UNIVERSAL
LIBRARY

OU_190054

UNIVERSAL
LIBRARY

فاصبر ان وعد اللہ حق ولا یستخفنک الذین لا یوقنون

کتاب مستطاب

شرح رسالۂ قشیریہ

ازافادات

قدوۃ الاولیاء الواصلین امام الاصفیاء الکاملین سلطان العارفین المقربین

سید السادات

صدر الدین ابوالفتح ولی الاکبر الصادق

سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز چشتی

قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ العزیز

بہ انتظام و توجہ

جناب معلّی القاب نواب محمد امیر علی خاں صاحب دام اقبالہم بی سی ایس

صوبہ دار (کمشنر) صوبۂ گلبرگہ شریف و صدر نشین مجلس انتظامی کتب خانہ و مدارس رضویہ گلبرگہ شریف

و بہ تصحیح و بہ اہتمام

مولوی حافظ سید عطا حسین صاحب دام اے سی ای

ناظم (وظیفہ یاب) شعبۂ تعمیرات سرکار عالی

در عہد آفریں برقی پریس (حیدرآباد دکن) طبع شد

رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ

ملنے کا پتہ مہتمم صاحب عمدہ ازی کتب خانۂ رضویہ گلبرگہ شریف

قیمت چار (۴) روپیہ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۔ الحمد للہ الواحد الاحد الفرد الذی جعل فی السماء بروجاً وجعل فیھا سراجاً وقمراً منیراً وارسل نبیہ الی کافۃ الناس شاھداً ومبشراً ونذیراً وداعیاً الیہ باذنہ وسراجاً منیراً وبشرا اولیاءہ واصفیاءہ بان لھم منہ فضلاً کبیراً۔ اللھم صل علی نبیک المجتبی ورسولک المصطفی سیدنا محمد والہ واصحابہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا۔

۲۔ یہ کتاب جس کی طباعت اور اشاعت کی سعادت حاصل کی گئی حضرت شیخ المشائخ امام الائمہ استاد ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب رسالۂ قشیریہ کی شرح ہے جس کو حضرت قدوۃ الواصلین امام العارفین سید السادات مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز نے ۸۰۰ھ میں تحریر فرمایا رسالہ قشیریہ تصوف میں نہایت مستند اور بلند پایہ کتاب تسلیم کی گئی ہے اور بعد کے تمام اکابر صوفیہ کی مستند علیہ رہی ہے۔ صوفی اور تصوف کے وجہ تسمیہ کے متعلق حضرت شیخ نے رسالہ میں اجمالاً اور حضرت مخدوم نے شرح میں کسی قدر وضاحت سے یہ فرمایا ہے کہ امت مرحومہ کی سابقین اولین کی

اس مقدمہ میں بنظر اختصار امام ابو القاسم قشیری حضرت شیخ اور حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز حضرت مخدوم کے لقب سے لکھے جائینگے۔

جماعت کے وہ بزرگ جو حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے فائز اور اون کی فیض صحبت سے شرف اندوز ہونے صحابہ کے جلیل القدر لقب سے مشہور ہوئے۔ باوجودیکہ وہ مجمع کمالات ظاہری و باطنی تھے مگر یہی لقب غالب رہا اسی سے ملقب ہوئے اور آج تک اسی لقب سے یاد کئے جاتے ہیں حضرت مخدوم فرماتے ہیں "ہیچ شرف ایشان شارف تر و ہیچ فضل ایشان فاضل تر از صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبود ہر آئینہ باشرف نسبت ایشاں را خواندند گفتند صحابہ، صحابی، اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" بلکہ خود حضرت سرور کائنات نے اون کو یہ لقب دیا اور ان کیلئے اسی لقب کو اشرف ترین لقب فرمایا۔ اس کرم جماعت کے بعد کے بزرگ جنہوں نے اونہیں دیکھا اور ان کی صحبت سے فیض یاب ہوئے تابعی کہلائے اور ان کے بعد نفوس قدسیہ جو ان کی صحبت سے مستفید ہوئے اور ان کے طریقے اور مسلک پر چلے تبع تابعی کہے گئے جب یہ دور جو خیر القرون کہا گیا ہے ختم ہو گیا تو بعد کے صالحین کی جماعت زہاد اور عباد کہی گئی۔ اس زمانہ میں اہل بدعت وضلالت وجود میں آچکے تھے اور جیسا کہ بعد میں کسی قدر صراحت سے بیان کیا جائیگا) صالحین عباد و زہاد کی صورت اور وضع اختیار کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دے کر عقاید فاسدہ و باطلہ کی در پردہ اشاعت شروع کر دی تھی اس وقت تک اسلامی اقتدار بھی شرق سے غرب تک قائم ہو چکا تھا مال و دولت کی انتہا نہیں رہی تھی۔ لوگ عیش و عشرت میں مبتلا ہونے لگے تھے اور قرن اول کی خالص اسلامی زندگی میں جو دنیا سے اعراض اور خالصاً مخلصاً ہمہ تن توجہ الی اللہ پر مشتمل تھی زوال شروع ہو چکا تھا حق سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ اور مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ

حَرُثَ الدُّنْیَا لِوُرْثِہٖ مِنْھَا وَمَالَہٗ فِی الْآخِرَۃِ مِنْ نَصِیْبٍ ۔ صالحین عباد و زہاد کی نظریں ان اور ان کی ہم معنی آیتوں پر شدت سے جمی رہی تھیں لامحالان بزرگوں نے دنیا سے اعراض کیا اور کتاب وسنت کے ہر جزئیات پر قولاً و فعلاً و حالاً استقامت اور استقلال سے عمل پیرا ہوئے اور خدا اور رسول کے عشق و محبت میں مست و سرشار و فانی ہو کر ماسوی اللہ سے منقطع ہو گئے اور اپنے سارے وجود سے ظاہراً و باطناً اور سراً و جہراً اسی کے ہو کر رہ گئے۔ حضرت مخدوم فرماتے ہیں "در این چنیں ایامے کہ ہر طرف فتن و آفات و بدع و جہالات سر برکردہ است مردمے بمبالغت و بقدر وسع و طاقت خود در کار دین بذل مجہود کردند و آنچہ استقصائے آں بود بداں رسانید مد اہتمام دریں کردند کہ البتہ نفس ایشان جز اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در جزوی و کلی نباشد و بواطن ایشان جز بحق مستغرق نبود البتہ نخواہند کہ طرفۃ العین دل ایشان طرفے متعلق شود جز طرف حق و خطرہ در دل ایشان آید جز خطرۂ خدا از جملہ اکساب و اخبان منقطع و منزوی گشتند و تمام خود را بدیں دادند ایشان را صوفی نامیدند از آنچہ از ہمہ صاف تر و پاک تر آمدہ اند ۔ ۔ ۔ ۔ ۔"

(۳) قطعی طور پر محقق نہیں ہو سکا کہ ان بزرگوں کو صوفی کا لقب کیوں دیا گیا حضرت مخدوم نے (عبارت مرقومہ بالا میں فرمایا ہے "ایشان را صوفی نامیدند از آنچہ از ہمہ صاف تر و پاک تر آمدہ اند" حضرت شیخ نے رسالہ کے باب التصوف کے ابتدا میں اپنی سند سے متصلاً حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث روایت کی ہے "خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متغیر اللون فقال ذھب صفو الدنیا وبقی الکدر فلموت الیوم تحفۃ لکل مسلم" اس حدیث کو نقل کر کے حضرت شیخ فرماتے ہیں "ھذہ التسمیۃ غلبت علی ھذہ الطایفۃ فیقال رجل صوفی وللجماعۃ صوفیۃ"

مراد یہ ہے کہ صوفی کا لفظ "صفوۃ" سے مشتق ہے جو اس حدیث میں ارشاد ہوا ہے۔ حضرت مخدوم کا منشا بھی یہی ہے۔ صوفی کی وجہ تسمیہ ایک یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ ان بزرگوں میں اکثر نے صوف کا لباس اختیار کیا یہ فرما کر حضرت شیخ نے لکھا ہے والتصوف اذ لبس الصوف کما یقال تقمص اذا لبس القمیص، یعنی جس طرح قمیص سے تقمص مشتق ہوا اور اسی طرح صوف سے تصوف مشتق ہوا۔ حضرت شیخ نے رسالہ میں اور حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی نے عوارف المعارف میں اور بھی چند وجہیں لکھی ہیں لیکن لفظ صوفی کا اشتقاق صفوہ اور صوف ہی سے بہت زیادہ قرین قیاس ہے۔ صوف ادنی قسم کے اون کے کپڑے کو کہتے ہیں چونکہ یہ کپڑا نہایت ارزاں ہوتا تھا اور خشن ہونے کے باعث اس کا لباس زمانہ دراز تک کام دے سکتا تھا اور جلد جلد اس کو دھونے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی اس لئے ان تارک الدنیا بزرگوں نے اس کو دوسرے کپڑوں پر ترجیح دی اور اس کا لباس اختیار کیا۔

۴۔ سب سے پہلے بزرگ جو صوفی کے لقب سے ملقب ہوئے حضرت شیخ ابوالہاشم صوفی ہیں مولانا جامی نے نفحات الانس میں لکھا ہے "و پیش ازو ے بزرگاں بودند در زہد و ورع و معاملت نیکو و در طریق توکل و طریق محبت لیکن اول کسیکہ وے را صوفی خواندند وے بود و پیش ازو ے کسے را بہ ایں نام نخواندہ بودند" شیخ ابوالہاشم کی رحلت کا سال مجھے معلوم نہیں ہو سکا مگر وہ حضرت سفیان ثوری (متوفی ۱۶۱ھ) حضرت داود طائی حضرت عبدالواحد زید حضرت فضیل عیاض اور حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہم کے ہم عصر تھے شام اور بصرہ میں سفیان ثوریؒ سے اون کی ملاقات بھی رہی تھی۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ تبع تابعی تھے اور صوفی کا لفظ تبع تابعین کے زمانہ میں رائج ہو چکا تھا

۵۔ صوفیوں کی جماعت چونکہ وفور علم و فضل اور کمال زہد و ورع و مکارم اخلاق و اتباع سنت نبوی اور اعراض و انقطاع عما سوی اللہ کی صفتوں کی جامع ہوا کرتی تھی اس لئے عامۂ خلائق کی نظروں میں نہایت عزت اور عظمت اور عقیدت کی نظر سے دیکھی جاتی تھی اور ان کی ذات سے ارشاد و ہدایت کا دریا بہا کرتا تھا جس سے بے شمار انسان فیض یاب ہوتے رہتے تھے حضرت شیخ نے اس رسالہ میں ایک بزرگ کا واقعہ لکھا ہے کہ وہ ایک روز جاڑے کے پیاسے ہوئے ایک دروازے پر دستک دی ایک لڑکی باہر آئی اس سے پانی مانگا اور اس کے سامنے پی لیا یہ دیکھ کر وہ بے ساختہ چلائی کہ صوفی نے دن کو پانی پی لیا شاید قیامت قریب آگئی۔ عام طور پر لوگوں کو معلوم تھا کہ صوفی دائم الصوم ہوا کرتا ہے اس لئے اس لڑکی نے باوجود کم عمر ہونے کے ان کا دن کو پانی پینا نہایت حیرت سے دیکھا اور یہ فعل اوسے اس قدر غیر معمولی معلوم ہوا کہ اوسنے اس کو قرب قیامت کی ایک علامت خیال کیا۔ اسی رسالہ میں حضرت شیخ نے حضرت سفیان ثوری کا ایک واقعہ لکھا ہے ان پر خدا کا خوف نہایت شدت سے غالب رہا کرتا تھا ایک مرتبہ وہ بیمار ہوئے اون کے مریدان کا قارورہ ایک نصرانی طبیب کے پاس لے گئے حال سنکر اور قارورہ دیکھ کر اس نے یہ احساس کیا اور کہا کہ "ایں دلیل مردے است کہ جگر او خوف خدا بریدہ است" وہ ان کے پاس آیا اور جب ان کی نبض دیکھی اور عشق الٰہی کی شدید حرارت محسوس کی بے ساختہ کہا مجھے معلوم نہ تھا کہ دین حنیفیہ (اسلام) میں ایسے لوگ بھی ہیں اور اسی وقت مشرف بہ اسلام ہوا۔ حضرت مخدوم نے شرح رسالہ قشیریہ میں اس واقعہ کو لکھ کر فرمایا ہے کہ خواجہ ابو علی فضل محمد فارمدی جو اس واقعہ کے راوی ہیں "این لطیفہ گفتہ

است الحق بانصاف تواں گفت کہ بول ایشان بہ از قول ماست"

۶۔ خیر القرون کے بعد اسلام کی اشاعت اور تبلیغ دنیا میں زیادہ تر انہیں صوفیوں سے ہوئی خصوصاً ہندوستان میں اسلام کی اشاعت قریب قریب تمام تر انہیں سے وابستہ ہے جس زمانہ میں محمود غزنوی کے حملے ہو رہے تھے حضرت علی بن عثمان الجلابی الہجویری (مصنف کشف المحجوب) ہندوستان آئے اور اس پرآشوب زمانہ میں جب کہ حرب و قتال کی آگ لگی ہوئی تھی اور ہندو جہاں مسلمان پر قابو پالیتا بے دریغ قتل کر دیتا تھا انہوں نے لاہور میں سکونت اختیار کی اور آخر عمر تک وہیں رہے اور ۴۶۵ھ میں انتقال کیا۔ ان کی برکات سے بے شمار ہندو پنجاب میں مسلمان ہوئے اُن سے تقریباً سوا سو سال کے بعد ایک صوفی (خواجہ بزرگ معین الدین چشتی) ایسے وقت میں جب کہ سارے ملک پر کفر شرک اور اصنام پرستی کی تاریکی چھائی ہوئی تھی یکہ و تنہا بے زاد و راحلہ اور بے یار و مددگار صرف ایک عصا اور ایک ابریق ساتھ لے کر مدینہ منورہ سے روانہ ہوا اور سفر کرتا ہوا دہلی کی راہ سے اجمیر وارد ہوا جو شرک و بت پرستی کا صدر مقام اور ہندوستان کے قوی ترین راجہ کا پایۂ تخت تھا یہاں آکر اس نے مستقل سکونت اختیار کر لی۔ آرنلڈ نے "پریچنگ آف اسلام" میں لکھا ہے کہ دہلی کے چند روزہ قیام میں سات سو سے زیادہ ہندو ان کے فیض سے مشرف بہ اسلام ہوئے اور اجمیر میں جو پہلی جماعت ان کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئی اس میں راجہ کا پجاری اور گرو بھی تھا۔ آرنلڈ نے یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی اور بابا فرید الدین گنج شکر کے ہاتھوں پر مغربی پنجاب کی تقریباً تمام آبادی مسلمان ہوگئی شیخ جلال الدین تبریزی حضرت بہاؤالدین زکریا کے ہمراہ ملتان آئے یہ ملتان میں رہ گئے اور وہ

سفر کرتے ہوئے آسام پہنچے اور وہاں ہدایت خلق اور اشاعت اسلام میں مصروف ہوگئے اور لاکھوں آدمیوں کو مسلمان کر دیا۔ حضرت نظام الدین اولیا کے خلفا میں خواجہ منتجب الدین اور خواجہ برہان الدین غریب دولت آباد آئے خواجہ شمس الدین غازی فقیہ دہار اسیو (عثمان آباد) پہنچے اور شیخ اخی سراج نے بنگال جاکر تبلیغ و ہدایت شروع کی اور اللہ ہی کو علم ہے کہ کتنے انسان ان بزرگوں کے فیض سے مشرف بہ اسلام ہوئے۔ دکن میں گو اسلامی حکومت ایک صدی سے قائم تھی مگر بقول آرنلڈ اسلام کی وسیع تبلیغ حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز سے ہوئی خاص طور پر قابل لحاظ یہ امر ہے کہ متقدمین صوفیہ (علی بن عثمان الہجویری۔ خواجہ معین الدین چشتی۔ بہاؤالدین زکریا۔ جلال الدین تبریزی) دوسرے ملکوں کے رہنے والے تھے اور اور ہندوستان میں اجنبی تھے۔ یہ بزرگ نہ یہاں کی زبانوں اور رسم و رواج سے واقف تھے اور نہ یہاں کے باشندوں میں کوئی ان کی زبان کا سمجھنے والا تھا پھر بھی ان کی ذات سے دین کی تبلیغ اور اشاعت اس قدر ہوئی کہ شمار میں نہیں آسکتی۔ باوجود اس دشواری کے اس قدر وسیع کامیابی کس قدر حیرت انگیز ہے۔

۷۔ صوفی کے لئے علم شریعت کا مجتہد عالم ہونا ضرور تھا اور جس کو کافی علم نہیں ہوتا وہ اکابر کی صحبت میں مقبول نہیں ہوا کرتا تھا۔ نوجوانی میں اگر کوئی شخص کسی بزرگ کے خدمت میں ارادت کے ساتھ حاضر ہوتا تو اس کے جوہر قابل کو دیکھ کر وہ قبول تو کر لیتے تھے اور حلقہ ارادت میں داخل کر لیتے تھے لیکن حکم دیتے کہ جاؤ اور علم کی تکمیل کر کے آؤ۔ بہت زمانہ سے ایک مثل مشہور چلی آتی ہے کہ "زاہد بے علم مسخرۂ شیطان" اس لئے بے علم متصوف کی جانب بزرگوں کی توجہ نہیں ہوا کرتی تھی۔ حضرت ابوالقاسم قشیری جس وقت اپنے پیر حضرت استاد ابوعلی دقاق کے خدمت میں ارادت کے ساتھ حاضر ہوئے انہوں نے اون کو اپنے حلقہ میں داخل کر لیا لیکن حکم دیا کہ جاؤ اور تحصیل علم کرو اور اس سے فراغت

کرکے یکسوئی کے ساتھ میرے پاس آؤ۔ حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی نے غلبۂ حال سے مجبور ہوکر ایک وقت اپنے پیر حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا سے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو پڑھنا چھوڑ دوں تاکہ تمام تر اشغال باطن میں مصروف ہو جاؤں انہوں نے فرمایا کہ علم کو اس وقت تک تم نہ چھوڑو جب تک کہ علم خود تم کو نہ چھوڑ دے۔ حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز نے بھی ایک مرتبہ اپنے پیر خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی سے یہی عرض کیا اور ان کو بھی تقریباً یہی جواب ملا۔

۸۔ اکابر صوفیہ عموماً نہایت بلند پایہ عالم ہوئے ہیں اور متقدمین میں اکثر بڑے بڑے محدث ہوئے ہیں علم کا تقاضا یہ تھا کہ تصنیف و تالیف کے ذریعہ سے بھی بندگان خدا کی ہدایت کی جائے اور ان کو فائدہ پہنچایا جائے۔ چنانچہ متقدمین اور متوسطین میں اکثر صوفی صاحب تصنیف تھے۔ سہل تستری۔ ابو سعید خراز۔ جنید بغدادی۔ محدث ابن ابی الدنیا۔ حسین منصور حلاج وغیرہم نے کتابیں تصنیف کیں۔ ابن الندیم نے کتاب الفہرست میں اکثر بزرگوں کے نام کے ساتھ ان کی تصانیف کا بھی نام لکھا ہے اور تفصیل سے ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ کتابیں اب مفقود ہیں اللہ ہی کو علم ہے کہ ان میں سے کسی کتاب کا کوئی نسخہ کہیں موجود بھی ہے معلوم نہیں کہاں سے اور کس طرح بھی کے بعض علم دوست اصحاب کو حضرت ابو سعید خراز کی مختصر لیکن بے نظیر تصنیف "کتاب الصدق" کا ایک نسخہ مل گیا اور انگریزی ترجمہ کے ساتھ حال میں طبع کرا دیا گیا ہے۔

۹۔ متقدمین نے گو بکثرت کتابیں تصنیف کیں لیکن وہ صرف ایک یا دو یا چند مسائل پر لکھی گئیں جس مسئلہ کو وضاحت کرنے کی ضرورت جس بزرگ نے پائی اوس مسئلہ پر رسالہ لکھ دیا۔ تمام مسائل تصوف پر حاوی اور جامع کتاب جو سب سے پہلے تصنیف ہوئی وہ شیخ ابو طالب محمد بن علی بن عطیۃ المکی (متوفی ۳۸۶) کی مبسوط اور جامع اور بے نظیر کتاب "قوت القلوب فی معاملۃ المحبوب و وصف طریق المرید الی مقام التوحید" ہے

مختصر اقوت القلوب کہتے ہیں۔ کشف الظنون کے مصنف نے اس کے متعلق لکھا ہے "لم یصنف مثلہ فی دقایق الطریقۃ" یعنی علم طریقت کے دقائق میں ایسی کوئی کتاب تصنیف نہیں ہوئی۔ یہ کتاب دو بار مصر میں طبع ہوئی ہے حضرت مخدوم نے اس پر حاشیہ لکھا تھا جس کا اب کہیں پتہ نہیں ہے۔ جس زمانہ میں قوت القلوب لکھی گئی تقریباً اسی زمانہ میں امام ابوبکر محمد بن ابراہیم البخاری الکلاباذی (متوفی سنہ ۳۸۰ھ) نے شہرہ آفاق موجز لیکن جامع کتاب موسوم بہ تعرف لمذہب التصوف تصنیف کی اس کے متعلق اکابر صوفیہ کا یہ قول (جسے صاحب کشف الظنون نے بھی لکھا ہے) مشہور ہے کہ لولا التعرف لما عرف التصوف یعنی اگر تعرف تصنیف نہ کی گئی ہوتی تو تصوف کی حقیقت معلوم نہ ہو سکتی۔ شیخ ابوابراہیم بن اسمٰعیل بن محمد بن عبداللہ المستملی کی فارسی شرح کے ساتھ یہ کتاب مطبع نولکشور لکھنؤ میں چھپی ہے حضرت مخدوم نے بھی اس پر شرح لکھی تھی مگر اس کا اب کہیں پتہ نہیں ہے تصوف کی تیسری جامع کتاب امام ابوالقاسم قشیری کی تصنیف رسالہ قشیریہ ہے جو اس وقت ہمارے پیش نظر ہے یہ کتاب سنہ ۴۳۷ھ میں لکھی گئی۔ چوتھی کتاب شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی متوفی سنہ ۶۳۲ھ کی شہرہ آفاق مبسوط کتاب عوارف المعارف ہے یہ کتاب بھی مصر میں طبع ہوئی ہے حضرت مخدوم نے اس پر نہایت مبسوط شرح عربی میں اور ایک مختصر شرح فارسی میں لکھی ہے۔ فن تصوف میں یہ چار کتابیں امہات کتب میں شمار کی جاتی ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ان سے زیادہ جامع اور مستند اور محققانہ کوئی کتاب تصنیف نہیں ہوئی یہ سب عربی زبان میں لکھی گئی ہیں۔ فارسی میں سب سے پہلی جامع اور مستند اور بہتر کتاب شیخ ابوالحسن علی بن عثمان بن علی الہجویری الغزنوی الجلابی (متوفی سنہ ۴۶۵ھ) کی کتاب کشف المحجوب ہے۔ دوسری کتاب شیخ نجم الدین رازی کی مرصاد العباد

ہے جو ۶۲۰ھ میں لکھی گئی۔ تیسری کتاب شیخ عزالدین محمود بن علی الکاشانی (متوفی ۷۳۵ھ) کی مصباح الہدایت معروف بہ ترجمہ العوارف ہے۔ یہ کتاب عوارف المعارف کے طرز پر لکھی گئی بلکہ اس کا خلاصہ ہے اور اس پایہ کی ہے کہ مولانا جامی نے نفحات الانس کے مقدمہ میں اس سے چند صفحے نقل کئے ہیں۔ ایک انگریز نے اس کا انگریزی زبان میں غلط سلط اور ناقص ترجمہ کرکے انگلینڈ میں طبع کرایا تھا۔ ہمارے پیش نظر اس وقت امام قشیری کی رسالہ قشیریہ اور حضرت مخدوم کی اس کی فارسی شرح ہے۔

۱۰۔ امام قشیری افراد امت میں تھے اور مقتدائے وقت تھے امت مرحومہ میں اون جیسے جامع کمالات ظاہری و باطنی کم پیدا ہوئے۔ ابن اثیر نے ان کے متعلق لکھا ہے "کان اماما فقیها اصولیا مفسرا کاتبا ذا فضائل جمة"، ابن خلکان نے لکھا ہے "کان علامة فی الفقه والتفسیر والحدیث والاصول والادب والشعر والکتابت وعلم التصوف جمع بین الشریعت والحقیقة"، تاج الدین سبکی نے بحوالہ امام عبدالغافر بن اسمٰعیل لکھا ہے "الامام مطلقا الفقیه المتکلم الاصولی المفسر الادیب النحوی الکاتب الشاعر۔ لسان عصرہ وسید وقته ومسر الله بین خلقه منبع المشائخ واستاد الجماعة ۔ تتوم الطائفه ومقصود سالکی الحضرة وشعار الحقیقة وعین السعادت وحقیقت الملا حت لم یر مثل نفسه ولا یری الراون مثله فی کماله وبراعته جمع بین علم الشریعت والحقیقت"، امام عبداللہ یافعی نے علامہ ابوسعید سمعانی کی روایت سے لکھا ہے "لم یر ابو القاسم مثل نفسه فی کماله وبراعته کان علامة فی الفقه والتفسیر

۔ امام قشیری کے حالات کو میں نے خطیب بغدادی کی تاریخ بغداد۔ ابن اثیر جزری کی تاریخ کامل تاج الدین سبکی کی طبقات الشافعیہ ابن خلکان کی وفیات الاعیان امام عبداللہ یافعی کی مرات الجنان اور مولانا جامی کی نفحات الانس سے اخذ کرکے لکھا ہے۔

والحدیث والاصول والشعر والادب والکتابت وعلم التصوف جمع بین الشریعت والحقیقت"

۱۱۔ شیخ الوقت "زین الاسلام امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن بن عبدالملک بن طلحہ بن محمد القشیری النیشاپوری" والد اور والدہ کی جانب سے عربی الاصل تھے۔ عرب میں قُشَیر ایک بڑا قبیلہ تھا جو قُشَیر بن کعب سے منسوب تھا حضرت شیخ کے اجداد میں ایک بزرگ عرب سے آکر نیشاپور کے نواح میں اُستُوا نامی ایک مقام میں جو چند قریوں کی مجموعی آبادی کا نام تھا سکونت پذیر ہوئے امام قشیری ربیع الاول سنہ ۳۷۶ھ میں یہاں پیدا ہوئے ان کی والدہ قبیلہ بنی سلم کی تھیں۔ حضرت شیخ ابھی کم عمر تھے کہ والد کا انتقال ہوگیا۔ اون کے ماموں ابوعقیل السلمی ان کی تربیت کے کفیل ہوئے اُستُوا میں حضرت شیخ کا ایک گاؤں تھا جس کی آمدنی پر گذر تھی چونکہ محاصل اور خراج کے حساب رکھنے کی ضرورت ہوتی تھی اس لئے انہیں خیال ہوا کہ نیشاپور جاکر علم حساب سیکھیں۔ نیشاپور اوس زمانہ میں سلاطین سلجوقیہ کا پایۂ تخت تھا اور نہایت آباد اور بارونق شہر تھا۔ یہ شہر نہایت مردم خیز ہوا ہے اور بہت کثیر تعداد میں یہاں علما اور عرفا پیدا ہوئے اور دوسرے مقامات سے بھی آکر یہاں سکونت پذیر ہوئے اس زمانہ میں اس شہر سے علم و فضل کے دریا بہ رہے تھے اس خیال کو پختہ کر کے حضرت شیخ اپنی نوعمری میں نیشاپور آئے آتے ہی اونہیں مقتدائے وقت حضرت استاد ابوعلی دقاق کی خدمت میں اور اون کی مجلس وعظ میں حاضر ہونے کا اتفاق ہوا ان کا کلام اور اون کی صحبت فوراً اثر کر گئی اور جس خیال سے وہ گئے تھے وہ بھول گئے اور حضرت استاد کی خدمت میں حاضر ہونے لگے چند روز کے بعد اپنی ارادت کا اظہار کیا۔ استاد نے اپنی فراست سے ان کی نجابت کا اندازہ کر لیا تھا اور سمجھ گئے تھے کہ وہ ایک بے بہا

جو سر میں اپنے حلقہ ارادت میں داخل کیا اور چند سے اشغال باطنی کی تعلیم کر کے انہیں حکم دیا کہ جاؤ اور جس قدر زیادہ ہو سکے علم حاصل کرو۔ پیر کے حکم کے مطابق وہ روانہ ہوئے اور حضرت شیخ علامہ محمد بن ابی بکر الطوسی کے حلقۂ درس میں داخل ہو کر فقہ کا علم کما ینبغی حاصل کیا۔ اس کے بعد وہ استاد ابی بکر بن فورک محدث کے حلقہ درس میں داخل ہوئے۔ ان کے متعلق علامہ سبکی نے لکھا ہے "کان المقدم فی الاصول" اور علم اصول کو حاصل کیا "حتی حصلها وبرع فیها وصار من اوجه تلامذته واشدهم تحقیقا وضبطا" یہاں سے رخصت ہو کر وہ استاذ العلامہ ابو اسحق اسفرائنی کے حلقہ درس میں داخل ہوئے روزانہ اون کے مجلس میں حاضر ہوتے اور وہ جو فرماتے اسے سن لیتے لیکن ضبط تحریر میں نہیں لاتے آخر ایک روز استاد نے کہا کہ فرزند محض سن لینا کافی نہیں ہے بلکہ ضرور ہے کہ جو میں بیان کیا کروں اوس کو لکھ لیا کرو مبدء فیاض نے حضرت شیخ کو اس قدر غیر معمولی اور قوی حافظہ دیا تھا کہ انہوں نے استاد سے جتنا سنا تھا سب حفظ کر لیا تھا چنانچہ سب سنا دیا۔ استاد حیران ہو گئے اور بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ اب تم کو ہمارے حلقہ درس میں آنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ کافی ہے کہ ہماری تصنیفات کو تم پڑھ لو اور جہاں کچھ دقت معلوم ہو مجھ سے پوچھ لو یہاں سے فراغت حاصل کر کے وہ دوسرے اساتذہ کے خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابو الحسن الخفاف۔ ابو نعیم اسفرائنی۔ ابو بکر بن عبد وس النجیری ابو نعیم بن محمد المہرجانی علی بن احمد الاہوازی۔ ابو عبد الرحمن السلمی ابن باکویہ شیرازی۔ امام حاکم (صاحب مستدرک) ابو الحسن بن بشران۔ محمد بن عبد اللہ الصوفی ابو عبد اللہ الصوفی۔ عبد اللہ بن یوسف اصفہانی علی بن احمد بن عبد اللہ الوہاب حبابی ان کے اساتذہ ہیں۔ ان میں سے ہر بزرگ علاوہ دوسرے علوم میں با کمال ہونے

کے بہت بلند پایہ محدث بھی تھے اور بعض (مثلاً حاکم اور ابو حاتم) امام اور حافظ الحدیث تھے ان بزرگوں کے علاوہ اثنائے سفر حج میں بغداد اور حجاز میں حضرت شیخ کا ساتھ علما کی بڑی جماعت کے ساتھ رہا جس میں امام ابو محمد الجوینی امام الحرمین اور امام الحافظ احمد بن الحسین البیہقی بھی تھے حضرت شیخ نے ان سے حدیث کی سماعت کی۔

۱۲۔ اثنائے درس میں حضرت شیخ اپنے پیر استاد ابو علی دقاق کے خدمت میں بھی حاضر ہوتے رہتے تھے اور اشغال باطن کی تعلیم حاصل کرتے رہتے تھے پیر کی نظر عنایت ان پر اس قدر زیادہ تھی کہ گو اون کے اہل فراش موجود تھے مگر انہوں نے اپنی صاحبزادی فاطمہ کا نکاح ان سے کر دیا۔ وہ مسلمانوں کے عروج کا زمانہ تھا اور اس زمانہ میں عورتیں بھی نہایت جید عالم ہوا کرتی تھیں چنانچہ یہ خاتون بھی علوم شرعیہ میں بلند پایہ عالم اور عالی مرتبت محدث تھیں تحصیل علم سے فراغت حاصل کر کے وہ پیر کے خدمت میں آگئے اور تمام تر اشغال باطن کی جانب متوجہ ہو گئے۔ اس قدر شدید ریاضت اور مجاہدہ کیا کہ بہت جلد درجہ کمال کو پہنچ گئے اور پیر نے ان کو تمام کمالات باطنی دے کر سرفراز کر دیا۔ حضرت شیخ اصول میں اشعری تھے اور امام ابو الحسن اشعری کے شدت سے متبع تھے اور فروع میں شافعی المذہب تھے استاد ابو علی دقاق سے ان کا سلسلۂ طریقت یہ ہے۔ ابو القاسم قشیری عن استاد ابی علی دقاق عن ابی القاسم النصر ابادی عن امام الشبلی عن سید الطایفہ۔ جنید بغدادی عن سری السقطی عن المعروف الکرخی۔ حضرت معروف کرخی کا سلسلہ دو طریقوں سے امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ تک پہنچتا ہے ایک یہ ہے معروف الکرخی عن امام ہمام موسی رضا علیہ السلام عن امام موسی کاظم عن امام جعفر الصادق عن امام

محمد باقرؒ عن امام زین العابدین عن سید الشہدا امام حسین عن امیر المومنین علی ابن علی طالب علیہم السلام۔ دوسرا سلسلہ یہ ہے معروف الکرخی عن داؤد الطائی عن الحبیب العجمی عن امام الاولیا سید التابعین حسن البصری عن امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ وکرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔ استاد ابوعلی دقاق کی رحلت ۴۱۲ھ میں ہوئی اور اسی سال حافظ الحدیث امام ابوعبدالرحمن السلمی النیشاپوری (یکے از اساتذۂ حضرت شیخ) کا بھی انتقال ہوا رحمۃ اللہ علیہم۔

۱۳۔ استاد ابوعلی دقاق کی رحلت (۴۱۲ھ) کے بعد حضرت شیخ پیر کے سجادہ درس وارشاد پر متمکن ہوئے اور درس ظاہری اور تربیت باطنی کا فیض جاری کر دیا اور تصنیف وتالیف میں مشغول ہوئے۔ چند سال تک اطمینان سے اپنے کام میں مشغول رہے لیکن حق جل وعلا کا ارشاد ہے۔ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ اور دوسری جگہ ارشاد ہے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ اولیا جس طرح تمام باتوں میں انبیا کے متبع ہیں اس میں بھی وہ متبع ہیں۔ شاید ہی کوئی شیخ وقت ایسا گذرا ہوگا جس کی مخالفت بلکہ تکفیر میں سفہا کی جماعت کمربستہ نہ ہوئی ہو حضرت ابوالقاسم قشیری کی مخالفت میں بھی ایسے بہت لوگ آمادہ ہوگئے اور ان کو اس قدر تکلیف پہنچائی کہ نیشاپور میں ان کو رہنا محال ہوگیا مجبور ہوکر عزیز واقارب کو چھوڑنا اور وطن کو ترک کرکے ہجرت کرنی پڑی اور گویا اس طریقہ پر اس سنت نبوی کی اتباع کا بھی اونہیں شرف حاصل ہوا نیشاپور کو خیرباد کہہ کر وہ ۴۳۸ھ میں بغداد پہنچے خلیفہ القائم بامر اللہ عباسی نے اون کی بے حد عزت کی اور نہایت احترام سے ٹھہرایا حضرت شیخ چندے وہاں رہے اور درس ووعظ وتربیت باطنی کا سلسلہ جاری رکھا اون کے بغدادی تلامذہ

بن خطیب بغدادی بھی تھے۔ یہاں سے تقریباً چار سو بڑے بڑے علماء و فضلا کی جماعت کے ساتھ درس میں امام الحرمین امام ابو محمد جوینی اور حافظ الحدیث امام احمد بن الحسین البیہقی بھی تھے حج کے لئے روانہ ہوئے اور حجاز میں بھی حضرت شیخ نے درس و وعظ کا سلسلہ جاری رکھا ۴۵۵ھ میں ملک السلطان الپ ارسلان نیشاپور کے تخت سلطنت پر بیٹھے۔ بادشاہ اور ان کے وزیر نظام الملک طوسی حضرت شیخ کے بے حد معتقد تھے ان کے برسر اقتدار آتے ہی شیخ کے مخالفوں کی مخالفت فوراً یک لخت ختم ہوگئی سلطان اور وزیر نے اونہیں واپس تشریف لانے کی دعوت دی چنانچہ وہ واپس تشریف لائے اور بقیہ عمر نیشاپور میں اطمینان سے بسر کرکے اور ہزارہا طالبان حق کو نعمتہائے ظاہری و باطنی سے مالامال کرکے صبح یکشنبہ قبل طلوع آفتاب ۶ ربیع الاول ۴۶۵ھ کو دنیائے ناپائیدار سے پردہ کرکے فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ پہنچ گئے اور مدرسہ میں اپنے پیر استاد ابو علی دقاق کی قبر کے بازو میں دفن کئے گئے رحمتہ اللہ علیہ رحمۃً وسعۃً۔ علامہ تاج الدین سبکی نے طبقات الشافعیہ میں ایک واقعہ لکھا ہے جس سے حضرت شیخ کی جلالت شان اور کمال تقرب الٰہی کا کچھ اندازہ ہوسکتا ہے۔ سبکی نے لکھا ہے کہ ایک بار حضرت شیخ کے فرزندوں میں سے ایک فرزند نہایت شدید بیمار ہوئے یہاں تک کہ اون کی صحت سے مایوسی سی ہوگئی۔ بتقاضائے فطرت حضرت شیخ نہایت فکرمند ہوئے اس حالت میں خواب میں اون کو سر اوقات غیب سے ارشاد ہوا کہ قرآن مجید میں سے آیات شفا کو جمع کرلو اور اون آیتوں کو پڑھ کر اپنے فرزند پر دم کردو یا کسی ظرف میں لکھ کر اور پانی سے دھو کر پلا دو حضرت شیخ نے اس ارشاد قدسی کے مطابق عمل کیا جس سے ان کے فرزند کو صحت ہوگئی

میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ سبکی کے الفاظ نقل کردوں وہ یہ ہیں" وبلغنا انہ مرض لاستاذ ابی القاسم ولد مرضا شدیدا بحیث یئس منہ فشق ذلک علی الاستاذ فرای الحق سبحانہ وتعالی فی المنام فشکی الیہ فقال لہ الحق تعالی اجمع ایات الشفا واقراء علیہ او اکتبہا فی اناء واجعل فیہ مشروبا واسقہ ایاہ ففعل ذلک فعوفی" آخر عمر میں حضرت شیخ بہت نحیف اور کمزور ہو گئے تھے لیکن رحلت کے وقت تک بھی سب نمازیں کھڑے ہو کر پڑھتے رہے اور ایک رکعت بھی بیٹھ کر نہیں پڑھی استقامت اسے کہتے ہیں اور اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا کے مصداق یہی لوگ ہیں۔

۱۴۔ حضرت شیخ کو خطاطی اور خوشنویسی میں بھی ایسا کمال تھا کہ اون کے زمانہ میں ان جیسا کوئی خطاط نہیں تھا۔ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کے ادیب اور شاعر بھی تھے سبکی اور ابن خلکان اور یافعی نے اون کے اشعار نقل کئے ہیں۔ میرا جی بہت چاہتا ہے کہ دو چار اشعار یہاں نقل کردوں چنانچہ دو شعر نقل کرتا ہوں۔

سقی اللہ وقتا کنت اخلو وتجلہم ... وثغر الھوی فی روضۃ الانس ضاحک

اتمنا زمانا والعیون قریرۃ ... واصبحت یوما والجفون سوانک

ان تمام فضایل وکمالات ظاہری وباطنی کے علاوہ وہ فن سپہ گری کے ہر شعبہ میں مثلاً گھوڑے کی سواری اسلحہ کے استعمال اور ہر قسم کے فنون حرب میں بھی کمال رکھتے تھے سبکی نے لکھا ہے" وکان فی علم الفروسیۃ و استعمال السلاح وما یتعلق بہ من افراد العصر ولہ فی ذلک الفن دقایق وعلوم انفرد بہا" ابن خلکان نے لکھا ہے" وکان لہ

فی الفروسیۃ واستعمال السلاح بیدیہ" ابن اثیر جزری اور سبکی نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ حضرت شیخ کی سواری میں ایک گھوڑا تھا جو بیس سال سے زیادہ اون کے پاس رہا تھا۔ جب ان کی رحلت ہوگئی تو گھوڑے نے دانہ گھاس پانی سب چھوڑ دیا اور اوسی طرح بے آب و دانہ سات دن زندہ رہ کر مر گیا۔

۱۵۔ استاد ابوعلی الدقاق کی صاحبزادی فاطمہ سے حضرت شیخ کو ذکور و اناث چھ فرزند ہوئے جن میں ایک عبدالمنعم تھے اور ایک فرزند ابوالنصر عبدالرحیم تھے جن کے متعلق ابن خلکان نے لکھا ہے "اماما کبیرا شبہ ابا فی علومہ ومجالسہ" ان کے علاوہ دو بیٹے ابوسعد اور ابوسعید تھے یہ دونوں بھی بڑے عالم اور محدث تھے ایک صاحبزادی کا نام امۃ الرحیم تھا ان کے بطن سے حافظ الحدیث عبدالغافر بن اسمعیل بن عبدالغافر بن محمد بن عبدالغافر بن احمد بن محمد بن سعید الفارسی تھے جو بقول ابن خلکان "کان اماما فی الحدیث والعربیۃ وقراءۃ القرآن" انہوں نے اپنے نانا امام قشیری سے اور اپنی نانی فاطمہ سے اور اپنے ماموں ابوسعد اور ابوسعید سے حدیث پڑھی اور سنی تھی۔

۱۶۔ حضرت شیخ کے شاگردوں کی تعداد اللہ ہی کو معلوم ہے ان میں بڑے بڑے علما و فضلا و محدث اور عرفا ہوئے اس زمانہ میں ماوراءالنہر سے اقصائے مغرب تک علم کے دریا بہہ رہے تھے۔ نیشاپور۔ بغداد۔ قاہرہ تلمسان۔ قرطبہ یہ سب علم کے مرکز تھے حضرت شیخ کے معاصرین اکابر صوفیہ علما و فضلا و حکما کی اگر فہرست مرتب کی جائے تو کتنے جزبھر جائیں گے۔ شیخ الاسلام عبداللہ انصاری شیخ الوقت ابویوسف چشتی (متوفی سنہ ۴۵۹ھ) ابوالحسن خرقانی

اوحدالدین کرمانی۔ علی بن عثمان الھجویری الجلابی (صاحب کشف المحجوب)
حافظ الحدیث امام ابونعیم اصفہانی (مصنف حلیۃ الاولیا) امام بیہقی (صاحب
سنن کبیر) امام الحرمین۔ شیخ الرئیس ابوعلی سینا۔ عمر خیام۔ ابوریحان بیرونی۔ امام
الشعرا فردوسی طوسی یہ سب حضرت شیخ کے معاصر ہیں اور ان میں سے چند
بزرگ ان سے ملے بھی تھے اور ذاتی طور پر واقف تھے عمر خیام اور حضرت
شیخ دونوں بیک وقت نیشاپور میں تھے۔ نظام الملک طوسی حضرت شیخ
کا بے حد احترام کرتے تھے جب یہ ان کے پاس تشریف لیجاتے تو وہ اپنی مسند
سے اٹھ جاتے اور حضرت شیخ کو اوس پر بٹھایا کرتے تھے۔ سلجوقی بادشاہ
الپ ارسلان بھی ان کا نہایت معتقد تھا اور بہت احترام کرتا تھا۔

(۱۷)۔ حضرت شیخ نے بہت کتابیں تصنیف کیں سبکی نے ان کتابوں
کے نام لکھے ہیں:۔ (۱) التفسیر الکبیر (۲) الرسالہ (۳) التخییر فی التذکیر (۴)
آداب الصوفیہ (۵) لطائف الاشارات (۶) کتاب الجواہر (۷) عیون الاجوبۃ
فی اصول الاسولہ (۸) کتاب المناجات (۹) کتاب نکت اولی النہی (۱۰)
کتاب نحو القلوب الکبیر (۱۱) کتاب نحو القلوب (۱۲) کتاب احکام السماع
(۱۳) کتاب الاربعین فی الحدیث تفسیر کبیر کے متعلق ابن خلکان اور امام
یافعی نے لکھا ہے "سماہ التیسیر فی علم التفسیر وھو من اجود التفاسیر"
دونوں نے یہی الفاظ لکھے ہیں۔ "الرسالہ" یعنی رسالہ قشیریہ چھپ گیا ہے اور
"لطائف الاشارات" کا ایک مکمل قدیم خط کا نسخہ کتب خانہ آصفیہ میں ہے۔
یہ کتاب قرآن پاک کے چیدہ چیدہ آیتوں کی تفسیر ہے جو حقایق و معارف
کے طریقہ پر لکھی گئی ہے اور نہایت بے نظیر اور دلکش تفسیر ہے۔ حضرت
مخدوم کو بہت مرغوب تھی اپنی تصانیف میں اس سے اقتباس بھی کیا ہے

بقیہ کتابوں کے متعلق کچھ معلوم نہیں کہ اب موجود بھی ہیں اور اگر ہیں تو کون کون کتاب کہاں کہاں ہے۔ کتب خانہ آصفیہ میں حضرت شیخ کی ایک چھوٹی سی بہت پرانی لکھی ہوئی ایک کتاب ہے جس میں اونہوں نے وہ سب حدیثیں جمع کردی ہیں جنہیں انہوں نے اپنے شیخ ابو علی دقاق سے بسند متصل سنی تھیں اس کتاب کا ذکر حضرت شیخ کے کسی تذکرہ نویس نے نہیں کیا ہے۔

۸۔ تصوف میں ان کی تصنیف جو رسالہ قشیریہ کے نام سے مشہور ہے نہایت مقبول خاص وعام ہوئی اور درحقیقت یہ کتاب نہایت محققانہ اور مجتہدانہ لکھی گئی ہے۔ اس کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ مصنف نے تقریباً ہر مسئلہ کے بیان کی ابتدا ایک یا دو آیت قرانی اور ایک یا دو حدیث نبوی سے (جسے اونہوں نے اپنے ہی سند متصل سے روایت کی ہے) کی ہے عرفا اور مشائخ صوفیہ میں یہ کتاب نہایت مقبول ہوئی اور متعدد بزرگوں نے اس کی شرحیں لکھیں۔ سب سے اول حضرت مخدوم قدس سرہ نے یہ فارسی شرح لکھی جو طبع ہوکر شائع ہورہی ہے۔ یہ شرح ۸۰۷ھ میں لکھی گئی حضرت مخدوم اوس سے پہلے ہی گلبرگہ تشریف لاچکے تھے اور یہ شرح گلبرگہ میں لکھی گئی۔ دوسری شرح جس کا مجھے علم ہے قاضی زکریا بن محمد الانصاری المتوفی سنہ ۹۱۰ھ کی ہے جو جمادی الاول سنہ ۸۹۳ھ میں لکھی گئی۔ رسالہ قشیریہ مطبوعہ مصر کے حاشیہ پر یہ شرح اختصار کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ تیسری شرح (بقول مصنف کشف الظنون) شیخ الفقیہ سدید الدین ابو محمد عبد المعطی بن محمود بن عبد العلی کی ہے جو "الدلالہ فی فوائد الرسالہ" کے نام سے موسوم ہے چوتھی شرح ملا علی قاری متوفی سنہ ۱۰۱۴ھ کی ہے۔ ایک بزرگ عبد الغفار بن احمد بن عبد الحمید القوصی متوفی سنہ ۶۰۸ھ نے اس کی تلخیص کی اور اوس کو

کتاب الوجد فی سلوک اہل التوحید" کے نام سے موسوم کیا۔ اس کتاب رسالہ قشیریہ کی موجودہ زمانہ میں مقبولیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ مطبع بولاق میں دو بار ۱۲۸۴ھ اور ۱۲۸۷ھ میں چھپی اوس کے بعد مصر میں ۱۳۰۴ھ میں پھر ۱۳۱۸ھ میں پھر ۱۳۳۰ھ میں طبع ہوئی۔ اور ہر مرتبہ محدث زکریا انصاری کی شرح کے اختصار کے ساتھ چھپی۔

۱۹۔ رسالہ قشیریہ کے دیباچہ میں حضرت شیخ نے اس کتاب کی تصنیف کا جو سبب بیان فرمایا ہے اوس کو واضح طور پر سمجھنے کے لئے ان فتنوں سے آگاہی ضرور ہے جنہیں دشمنان اسلام نے اسلام کے ابتدائی زمانہ میں پیدا کیا اور چند صدیوں بعد تک جاری رکھا۔ محقق ابوریحان بیرونی نے کتاب الہند میں ایک جگہ لکھا ہے کہ یہودیوں اور مانویوں نے اسلام کو بہت نقصان پہنچایا اور ایک جگہ (باب ۲۶) میں اسکی تھوڑی صراحت بھی کردی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ مدینہ منورہ اور اس کے حوالی میں یہودی قدیم زمانہ سے آباد تھے اور سود کا کاروبار کیا کرتے تھے۔ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہجرت کے ہوتے ہی وہ اون کے اور مسلمانوں کے بے وجہ بے سبب محض خباثت باطن سے شدید دشمن ہو گئے اور منافقین مدینہ اور کفار قریش و عرب سے مسلمانوں کے خلاف سازشیں شروع کردی چند سال کے اندر مدینہ اور نواح مدینہ سے یہودیوں کا استیصال ہو گیا یہ لوگ دوسرے مقامات پر منتشر ہو گئے اور جہاں جہاں گئے مسلمانوں کے جانب سے بغض و عناد کو ساتھ لیتے گئے۔ حضرت خلیفہ دوم رضی اللہ کے زمانہ میں ممالک ایران و فارس و عراق و شام و فلسطین اور مصر مسلمانوں کے قبضہ میں آگئے اور رعایا قریبا تمامتر مسلمان ہو گئی۔ یہودیوں نے دیکھا کہ

مسلمانوں کے خلاف کامیابی سے مقابلہ کرنے والی کوئی سلطنت اور قوت باقی نہیں رہی جس کے ساتھ یہ لوگ سازش کرسکیں ان کے دور اندیش فتنہ پردازوں نے محسوس کیا کہ اون کی قوت کو کمزور بلکہ درہم برہم کرنے کی صرف ایک صورت یہ ہے کہ ان میں مذہبی بدعقیدگی پھیلا کر ان میں باہم اختلاف پیدا کر دیا جائے۔ صنعاء یمن (جہاں کثیر تعداد میں یہودی بہت زمانہ سے آباد تھے) کا ایک یہودی عبداللہ بن سبا نامی اس کام کے لئے آمادہ ہوا منافقانہ طور پر بظاہر مسلمان ہو کر وہ مدینہ منورہ آیا اور عابد و زاہد بن کر مسلمانوں میں اپنی جانب سے حسن ظن پیدا کر دیا یہ وہ وقت تھا جب خلیفہ سوم کے خلاف مصریوں نے بغاوت شروع کر دی تھی اور مفسدوں کی جماعت فتنہ و فساد پر آمادہ ہو کر مدینہ منورہ آچکی تھی عبداللہ بن سبا خفیہ طور پر ان کے ساتھ شریک ہو گیا اور ان کو اشتعال دلاتا رہا امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ و کرم اللہ وجہہ جب خلیفہ ہوئے یہ یہودی ان کے ساتھیوں کے ساتھ مل گیا اور نہایت پوشیدہ طور پر چند سادہ لوحوں کو اپنا معتقد بنا کر عقاید فاسدہ کی تلقین شروع کر دی جب بات بڑھ گئی تو حضرت امیر المومنین کو خبر ہوئی اونہوں نے اس کی گرفتاری کا حکم دیدیا آدمی نہایت چالاک اور باخبر تھا اوسے معلوم ہو گیا وہ بھاگ گیا اور کسی طرح ہاتھ نہ آسکا جا بجا بھٹکتا پھرا اور جہاں جہاں موقع ملتا رہا عقاید فاسدہ کی تلقین کرتا رہا۔ آخر مر گیا لیکن بدعقیدگیوں کا اور مسلمانوں میں باہم شدید اختلاف کا بیج اچھی طرح بو گیا اور اپنے ذریات کو بھی چھوڑ گیا یہ لوگ جب تک ممکن ہو سکا خفیہ اور پوشیدہ طور پر سبائی عقاید کی تلقین کرتے رہے لیکن کب تک پوشیدہ رکھتے مسلمانوں کو آخر ان کے کید و مکر کا حال معلوم ہو گیا مگر اس وقت جب ابن سبا کے پیرووں کی تعداد زیادہ ہو چکی تھی اور وہ مختلف مقامات میں پھیل چکے تھے یہ لوگ سبائی کے نام سے مشہور ہوئے بدعقیدگی تو ان لوگوں نے پھیلا ہی دی تھی اب

شروع کیا کہ ان میں سے کوئی سبائی محدث کی وضع قطع اختیار کر لیتا اور منبر پر بیٹھ کر حدیثیں گڑھ گڑھ کر اور بجید اسناد سے منسوب کر کے بیان کرتا اور موقع موقع سے ایسی ایسی حدیثیں وضع کر کے بیان کرتا جو اون کے وضع کئے ہوئے عقاید فاسدہ کی تائید میں ہوتیں اس طرح ہزارہا موضوع حدیثیں مسلمانوں میں پھیلا دیں یہ راز بھی فاش ہو گیا اور اہل حق محدثین کی جماعت اس شر کے رفع کرنے کی جانب پوری قوت سے متوجہ ہوئی انہیں نہایت دقتیں پیش آئیں لیکن حق حق ہے اور باطل باطل ہے محدثین کی کوشش کامیاب ہوئی اور سبائیوں کا کذب و افترا صاف صاف کھل گیا وضع حدیث کے علاوہ یہ لوگ جہاں جہاں موقع ملتا مسلمانوں کی کتابوں میں تحریف کر دیتے بلکہ ان میں سے بعض سبائی اپنے عقیدوں کی تائید میں کتاب تصنیف کر کے اسے کسی مستند مسلمان مصنف سے منسوب کر دیتا اہل حق کی کتابوں میں ان لوگوں نے تحریف ایسی مکاری اور چالاکی سے کی کہ بعض بڑے بڑے علماء ہوکہ میں آگئے حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی نے لکھا ہے کہ صاحب ہدایہ اور علامہ سرخسی جیسے اکابر کو بھی بعض مسایل میں دھوکا ہو گیا۔

۲۰۔ مسلمانوں میں سبائیوں کا فتنہ موجود ہی تھا کہ مانویوں کا فتنہ بھی پیدا ہو گیا شاپور بن اردشیر کے زمانہ سلطنت میں ایران میں مانی نام کا ایک شخص پیدا ہوا جوان ہونے پر وحی اور نبوت کا دعویٰ کیا اور مجوسیت اور نصرانیت کو باہم ملا کر ایک نیا مذہب پیدا کیا۔ سلطنت نے چونکہ اس فتنہ کی جانب کوئی توجہ نہیں کی اس لئے اس کے مذہب نے جڑ پکڑلی اور نہ صرف ایران میں پھیل گیا بلکہ مانی نے اپنے داعی عراق۔ ہند اور ماوراء النہر میں بھی بھیجدئے جب نوشیرواں بادشاہ ہوا نہایت تہدید کے ساتھ اپنے پورے قلمرو میں حکم جاری کیا کہ جو مانوی جہاں ملے فوراً قتل کر دیا جائے چنانچہ سب کے سب جنکی تعداد

لاکھوں تک پہنچ گئی تھی قتل کردے گئے۔ معدودے چند نے جان بچائی اور مانی کی تصنیف کردہ کتابوں کو جنہیں اس نے کتب آسمانی مشہور کیا تھا ہمراہ لے کر ماوراء النہر بھاگ گئے وہاں کے باشندے اس وقت شمنیہ (بودہ) مذہب کے پیرو تھے ان میں بود و باش اختیار کی اور آہستہ آہستہ اپنے دین کی اشاعت کرتے رہے اور نہیں امید یہ تھی کہ کسی وقت میں جب کہ ان کی تعداد بہت ہو جائے اور ایران کی سلطنت کمزور ہو جائے تو حملہ کر کے اپنے اصل وطن پر قبضہ کر لیں گے لیکن اوس پر بڑی قوت کے ساتھ مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا اور ان لوگوں کی سب امیدیں خاک میں مل گئیں۔ اب انہوں نے دوسرا طریقہ اختیار کیا منافقانہ مسلمان بن کر ممالک اسلامیہ میں داخل ہونے لگے اور سلاطین بنی امیہ کے آخر زمانہ میں دمشق پہنچے۔ کوشش کی کہ سلطنت کی خدمتوں کو حاصل کریں لیکن بنی امیہ کی چونکہ خالص عرب حکومت تھی ان عجمیوں کو کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ بنی امیہ کے بعد بنی عباس بادشاہ ہوئے اور بغداد کو دارالسلطنت بنایا۔ عربوں سے چونکہ مایوسی ہو چکی تھی اس لئے عجمیوں کی جانب متوجہ ہوئے۔ اور ان میں سے ذی ہوش ذی علم لوگوں کو سلطنت کے کاروبار میں جگہ دینی شروع کی۔ اس وقت ہزارہا مانوی مسلمانوں کے بھیس میں ممالک اسلامیہ میں داخل ہو چکے تھے اور چونکہ مسلمانوں کی قوت اور سطوت کی وجہ سے اپنا اقتدار اور اپنی حکومت اور سلطنت حاصل کرنے کی جانب سے یہودیوں کی طرح یہ لوگ بھی قطعاً مایوس ہو چکے تھے اس لئے مسلمانوں کو کمزور کرنے کی انہیں بھی وہی صورت نظر آئی جو عبداللہ بن سبا کو نظر آئی تھی یعنی ان میں مل جلکر ان میں اپنے عقاید کی اشاعت کی جائے اور باہم شدید اختلاف پیدا کر دیا جائے چونکہ بنی عباس نے عجمیوں کو امور سلطنت میں داخل کرنا شروع کر دیا تھا اس لئے مانویوں نے نہ صرف علما اور زہاد کی صورت

اختیار کر کے مسلمانوں کو بہکانے پر اکتفا کیا بلکہ کاروبار سلطنت میں بھی داخل ہونے لگے۔ ابن الندیم (متوفی ۳۷۷ھ) نے کتاب الفہرست میں بہت سے ایسے مانویوں کے نام لکھے ہیں جو عالم اور متکلم اور محدث کی شکل اختیار کر کے مسلمانوں کو بہکایا کرتے تھے اور ایسوں کا بھی نام لکھے ہیں جو بادشاہ وقت کو دھوکہ دیکر سلطنت کی بڑی بڑی خدمتوں پر مامور کرائے گئے تھے اور امارت بلکہ وزارت کے درجہ پر پہنچ گئے تھے۔ مسلمان ان کی مکاری سے آخر کار واقف ہوگئے اور جب کسی کا راز کھل جاتا وہ فوراً قتل کر دیا جاتا تھا اس لئے یہ لوگ نہایت ہوشیاری سے رہتے تھے اور کسی طرح اپنا حال کھلنے نہیں دیتے کتاب الفہرست میں ابن الندیم نے اس تمہید کے ساتھ "ومن رؤسائهم المتكلمين الذين يظهرون الاسلام ويبطنون الزندقة" ابن لهاوت ابن الشاکر ابن اخی ابن الشاکر۔ نعمان ابن العوجا۔ صالح بن عبد القدوس جیسے فتنہ پرداز مکاروں کا نام لکھا ہے وزرا و امرا کے زمرہ میں ابن الندیم نے لکھا ہے کہ سوائے محمد بن خالد بن برمک کے برامکہ کا سارا خاندان زندیق تھا اور خلیفہ مہدی کا کاتب محمد بن عبید اللہ بھی مانوی زندیق تھا جب اس کی حقیقت کھلی مہدی نے اسے قتل کرا دیا۔ ظاہر ہے کہ علما اور متکلمین بنکر اور سلطنت کی بڑی بڑی خدمتوں پر مامور ہو کر ان لوگوں نے مسلمانوں میں کس قدر فتنہ و فساد برپا نہ کیا ہوگا۔

۲۱۔ مانوی جب ممالک اسلامیہ میں داخل ہوئے یہاں سبائی پہلے سے موجود تھے انہیں مسلمانوں کی دشمنی اور مخالفت میں اپنا ہم خیال ہم قصد اور ہم عزم پایا اور ان کے ساتھ مل گئے۔ سبائیت (جس کی بنا یہودیت پر ہے) عیسائیت مجوسیت اور شیعیت کی باہم آمیزش سے ایک معجون مرکب تیار کیا جو باطنیت کے نام سے مشہور ہوا ان باطنیوں نے سادہ لوح اور بے علم مسلمانوں میں سبائیت کے علاوہ اتحاد۔ حلول۔ تناسخ کے عقیدوں کی تبلیغ شروع کی ان کو اباحتی بھی بنانے کی کوشش کی یہ بھی سکھانے کی کوشش کی کہ قرآن پاک

کی آیتوں کے ایک معنی ظاہری ہیں اور ایک معنی باطنی ہیں واجب العمل باطنی معنی ہیں اور الفاظ قرآن کے ظاہری معنی پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں ہے اسی وجہ سے اس فرقہ کو باطنی کا نام دیا گیا۔ ابن مقفع۔ عبدالکریم بن عوجا اور ان جیسے ان کے قبل اور بعد کے لوگ اس فرقہ کے گروہ تھے۔ صوفیوں کی اللہ والی جماعت اس زمانہ میں نہایت احترام اور عقیدت کی نظر سے دیکھی جاتی تھی اس لئے اکثر باطنی صوفیوں کا لباس اور ان کی وضع اختیار کر لیتے تھے تاکہ لوگوں کو آسانی سے اپنا گرویدہ بنا سکیں یہ جعلی صوفی اپنے ان معتقدین کو جن پر انہیں پورا اطمینان ہو جاتا اتحاد حلول اور تناسخ کے عقیدوں کی تعلیم دیتے۔ قرآن پاک کے متعلق وہ کہتے کہ اس کے الفاظ کے ظاہری معانی واجب العمل نہیں ہیں بلکہ اس کے باطنی معانی واجب العمل ہیں اور یہ باطنی معانی صرف امام وقت ہی بتا سکتا ہے یا وہ جس کو امام نے تعلیم دی ہو۔ ان لوگوں نے یہ بھی سکھایا کہ تمام عبادتوں اور ریاضتوں سے غرض حصول معرفت ہے جب معرفت حاصل ہو گئی تو کسی عبادت اور ریاضت کی ضرورت باقی نہیں رہتی نماز روزہ حج اور تمام تکالیف شرعیہ ساقط ہو جاتی ہیں اس سے بڑھ کر یہ بھی تعلیم دی کہ جب معرفت حاصل ہو گئی تو کوئی گناہ صغیرہ یا کبیرہ شرب خمر زنا وغیرہ عارف کی معرفت کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

۲۲۔ باطنیوں کی حقیقت سے آخر مسلمان واقف ہو گئے اور ان کے خلاف اس قدر جوش پیدا ہوا کہ جس کے متعلق ثابت ہو جاتا کہ وہ باطنی ہے وہ فوراً قتل کر دیا جاتا دار و گیر کی سخت شدت ہوئی اور ممالک اسلامیہ میں ان کا رہنا محال ہو گیا تو ڈھونڈھ کر الموت کے کوہستان میں ایک نہایت دشوار گذار مقام کا پتہ لگایا وہاں ایک نہایت مستحکم قلعہ بنایا اس میں باغ لگائے نہایت خوش قطع عالیشان مکانات تعمیر کئے اور ان کو ہر طرح کی زیبائش سے آراستہ کیا۔ نوجوان نہایت خوبصورت عورتوں کو جہاں جہاں

اور جس جس طرح مل سکیں لاکر رکھا اور اس قلعہ کو بہشت کا نمونہ بنایا۔ ان کے امام نے اوس میں سکونت اختیار کی۔ وہاں سے وہ اپنے لوگوں کو جنہیں داعی کہتے تھے ممالک اسلامیہ میں بھیجتا تاکہ جس طرح ہو سکے لوگوں کو باطنیت کی تعلیم دیں۔ باطنیوں نے اپنے مذہب کی تائید میں کتابیں بھی تصنیف کرنی شروع کر دی تھیں اس مذہب کی سب سے پہلی کتاب موسوم بہ بیان باطنیوں کے ایک پیشوا غیاث نامی نے ۲۰۲ھ میں تصنیف کی۔ علمائے اسلام ان کتابوں کی تردید لکھا کرتے تھے یہ بات باطنیوں کو کیسے گوارا ہو سکتی تھی۔ داعی لوگ ابلہ، سادہ لوح، حواس باختہ نوجوانوں کو ڈھونڈھ کر اپنے فریب میں لاتے اور انہیں یہ تعلیم دیتے کہ بہشت کا ملنا صرف امام کی مرضی پر منحصر ہے اور جس کو وہ چاہے زندگی ہی میں بہشت دکھا سکتا ہے اس اعتقاد میں پختہ کرنے کی غرض سے بعض کو حشیش (بھنگ) پلا کر بیہوش کر کے قلعہ کے اندر لے جاتے اور نیم بیہوشی کی حالت میں وہاں کے باغات اور عورتوں کو چند منٹ کے لئے دکھا کر پھر بیہوش کر دیتے اور قلعہ سے باہر لے آتے اوسے یقین ہو جاتا کہ اوس نے بہشت دیکھی جب کسی عالم یا وزیر یا گورنر کو یہ لوگ اپنا مخالف سمجھ لیتے ان سادہ لوحوں میں سے ایک کو حکم دیا جاتا کہ جاؤ اور جس طرح ممکن ہو اس کو قتل کر دو۔ اگر پاداش میں مارے گئے تمہاری روح بہشت میں داخل کر دی جائیگی اور اگر زندہ بچ آئے تو امام تم کو زندہ ہی بہشت میں داخل کر کے تمہیں زندگی جاوید دیدینگے اس طرح سینکڑوں بڑے بڑے علما اور بہت سے وزرا قتل کر دئے گئے اور تیسری صدی سے ساتویں صدی ہجری کے وسط تک ماوراء النہر ایران اور عراق میں یہ تہلکہ مچا رہا آخر کار ہلاکو خاں نے ان کے قلعہ کا (جس کا نام الموت رکھا تھا) پتہ لگا کر اسکے حملہ کر دیا اور سب کو قتل کر کے قلعہ کو توڑ کر فنا کر دیا اس وقت اسلامی دنیا ان لوگوں کی شر سے محفوظ ہوئی۔ یہ ملاحدہ اکثر صوفیوں کا لباس اختیار کر کے اور صوفی کی صورت بنا کر زندیقیت اور الحاد کی اشاعت خفیہ طور پر کیا کرتے تھے اور علما اور وزرا کا قتل بھی وہ عموماً صوفیوں کے بھیس میں کیا کرتے تھے چنانچہ نظام الملک طوسی کو جس باطنی نے

شہید کیا وہ صوفی کے لباس میں تھا اس لئے جب ان کے زندیقانہ اور ملحدانہ عقائد سے مسلمان واقف ہوئے تو اس قدر برہمی پیدا ہوئی کہ بہت لوگ حقیقی صوفیوں سے بھی بدعقیدہ ہو گئے اور ان کو باطنی سمجھنے لگے عوام تو درکنار بعض محققین علما بھی جو صوفی مشرب نہیں تھے یا جس کو صوفیوں کے مشرب اور عقاید سے آگہی نہیں تھی اس خیال میں الجھ گئے ابوریحان بیرونی جیسا محقق اور یگانۂ روزگار شخص کتاب الہند کے باب نجم میں ہندوؤں اور بعض علماے یونان کا ایک عقیدہ بیان کرکے کہتا ہے "الی ھذا المعنی ذھب من الصوفیۃ من قال ان الدنیا نفس نائمۃ والاخرۃ نفس یقظانۃ وھم یجیزون حلول الحق فی الامکنۃ کالسماء والعرش والکرسی ومنھم من یجیزہ فی جمیع العالم والحیوان والشجر والجماد ویعبر عن ذلک بالظھور الکلی واذا جاز واذا ذلک فیہ لم یبق لحلول الارواح بالتردد عندھم خطر" حاشا وکلا حلول اور تناسخ کا یہ عقیدہ صوفیوں کا نہیں ہے۔ صوفیوں کے کسی مستند کتاب میں اس کا ذکر تک نہیں ہے یہ عقیدہ خود انہی کا ہے (کتاب الفہرست ابن الندیم) باطنیوں نے بعض کتابیں تصنیف کرکے بعض اکابر صوفیہ کی جانب منسوب کردی تھیں محقق علامہ نے شاید ایسی کوئی کتاب دیکھی اور انہیں دھوکہ ہوا دنیا اور آخرت کو نفس نائم اور نفس یقظان سے بعض صوفیوں نے تعبیر کیا ہے لیکن اس کا ماخذ یہ حدیث ہے۔ الناس ینام اذا ماتوا انتبھوا

۲۳۔ باطنیوں کے حلول اور اتحاد اور تناسخ کے عقیدے اور ان کی تعلیم (کہ معرفت کے حاصل ہو چکنے کے بعد عارف سے سب تکلیفات شرعیہ ساقط ہو جاتی ہیں اس کے لئے حرام حلال ہو جاتا ہے کوئی معصیت اس کے لئے معصیت نہیں رہتی

اور اس کے ارتکاب سے اویس کی معرفت کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا کا اثر ہر زمانہ میں موجود رہا ہے اور اب بھی موجود ہے۔ ہندوستان اور دوسرے ممالک میں سینکڑوں صوفی لباس اور صوفی صورت ملحد اور زندیق نظر آتے ہیں جنہوں نے نماز روزہ اور تمام اوامر شرعیہ کو بالائے طاق رکھ دیا ہے اور نفسانی تلذذ کے حاصل کرنے میں کسی معصیت سے باک نہیں رکھتے اور جب کوئی اعتراض کرتا ہے تو زندیقیت کے وہی عقیدے بیان کرتے ہیں جن کی تعلیم باطنیوں نے دی تھی اور جو اوپر بیان کئے گئے۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا

۲۴۔ رسالہ قشیریہ کے دیباچہ میں حضرت شیخ نے اپنے زمانہ کی جو حالت اور کیفیت بیان کی ہے وہ انہیں کے الفاظ میں اور حضرت مخدوم کی شرح میں پڑھنے کے قابل ہیں۔ میں اس صراحت سے اور ویسے گہرے اثر کرنے والے الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا مختصر یہ کہ شیخ نے اپنے زمانہ کی حالت یہ بیان کی ہے کہ ایسے اولیا اور اکابر طریقت جن کے نفوس قدسیہ کی برکت سے لوگوں کے قلوب زندہ ہو جاتے تھے اب باقی نہیں رہے وہ لوگ جو زہد و ورع ریاضت و مجاہدہ اتباع سنت نبوی عشق و محبت الٰہی میں کامل الاستقامت تھے نظروں سے غائب ہیں صوفی جو صحیح معنی میں صوفی ہیں اب بھی خال خال نظر آتے ہیں مگر ان میں وہ بات نہیں جو سابق کے اکابر میں تھی اب تو زیادہ تر ایسے لوگ دکھائی دیتے ہیں جنہوں نے صوفیوں کا لباس پہن لیا ہے اور خود کو صوفی مشہور کر رکھا ہے لیکن ان کے دلوں سے شریعت کی حرمت رخصت ہو چکی ہے ان میں حلال و حرام کی تمیز باقی نہیں رہی ہے نماز روزہ اور دوسرے تمام عبادتوں کا استخفاف و استہزا کرتے ہیں شہوات و نفس پرستی میں مبتلا ہیں کہتے ہیں کہ ہم تو معرفت کے درجہ کمال پر پہنچکر فنا اور محو ہو چکے ہیں ہمیں عبادات اور بجا آوری احکام شرعیہ سے کیا حاصل اور ہمیں حرام و حلال میں تمیز کرنے اور اس

جھگڑے میں پڑنے کی کیا ضرورت ہیں نہ ترک اوامر سے کوئی نقصان اور نہ ارتکاب مناہی سے کوئی مضرت حضرت شیخ لکھتے ہیں کہ صوفیوں کے لباس میں ایسے ایسے لوگ کو دیکھ کر عوام میں سچے اور حقیقی صوفیوں کی جانب سے بدعقیدگی پیدا ہوتی جارہی ہے اس حالت کو دیکھ کر مجھے ضرورت محسوس ہوئی کہ ایسی کتاب تصنیف کی جائے جس میں صوفیوں کے عقاید صراحت سے لکھے جائیں تاکہ لوگوں کو معلوم ہوسکے کہ صوفیوں کے عقاید ہر جزوی اور کلی میں سراسر وہی ہیں جن کی تعلیم کتاب و سنت نے دی ہے اور جن پر صحابہ اور خیر القرون کی جماعت قائم رہی اور متقدمین صوفیہ میں سے چند اکابر کے مختصر حالات اور اقوال بیان کئے جائیں تاکہ لوگوں کو (جو واقف نہیں ہیں) معلوم ہوسکے کہ نہ صرف اعتقادات ہی میں وہ کتاب و سنت اور صحابہ کے متبع تھے بلکہ ہر عمل میں بھی وہ ظاہراً و باطناً وجہراً ہر جزوی و کلی میں کتاب و سنت کے لفظ لفظ اور حرف حرف پیرو تھے اور اس کتاب میں یہ بھی دکھایا جائے کہ ان بزرگوں نے اپنی تمام عمریں کس قدر سخت ریاضت اور مجاہدہ میں بسر کیں اور باوجودیکہ مستجمع کمالات ظاہری و باطنی تھے اور معرفت اور تقرب الٰہی میں انتہائے کمال کو پہنچ گئے تھے تمام عمر میں اون سے نہ تو ادنی سے ادنی صغیرہ کا ارتکاب ہوا اور نہ چھوٹی سے چھوٹی سنت کبھی ترک ہوئی۔ حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ اس سے غرض یہ ہے کہ اکابر صوفیہ کے عقاید اور حالات کے معلوم ہونے سے صوفی صورت زندیقوں اور ملحدوں کے قول و فعل سے عوام میں سچے صوفیوں کی جانب جو بدگمانی پیدا ہوگئی ہے وہ دور ہوسکے اور یہ جان کر کہ اگلے بزرگوں نے عبادت الٰہی اور سنت نبوی کی اتباع میں ساری عمر کس قدر سخت ریاضتیں کی ہیں اور کیسی شدید مشقتیں اٹھائی ہیں لوگوں کے دلوں میں جوش و ولولہ پیدا ہو اور اس کام کی طرف راغب ہو جائیں۔ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ وَجَاءَكَ فِي هَٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَىٰ

لِلْمُؤْمِنِیْنَ۔

۲۵۔ باطنیوں کا حال میں نے کسی قدر تفصیل سے اوپر اسی عرض سے لکھا کہ معلوم ہو سکے کہ ان کی سیاہ کاریوں اور ریشہ دوانیوں کی بدولت خود حضرت شیخ کے زمانہ میں مسلمانوں میں اور اسلامی ممالک میں کیا حالت پیدا ہو گئی تھی۔ رسالہ قشیریہ انہوں نے ۴۳۷ھ میں لکھا۔ آپ دیکھئے کہ اس وقت کی حالت انہوں نے کس قدر سوز دل سے کس قدر درد انگیز الفاظ میں بیان کی ہے۔ حضرت مخدوم نے اس کتاب کی شرح تین سو ستر سال بعد ۷۰۷ھ میں لکھی فرماتے ہیں "اکنوں عزیز من یکے اندیشہ کن کہ مرا با خود ہمیں اندیشہ است شیخ قدس اللہ روحہ خود تاریخ بیان کرد کہ از تاریخ ہجرت چہار صد و سی و ہفت گذشتہ بود میان آن قوم این فترہ زاد کہ در ہر یک لفظ شیخ تامل کن ہیں کہ چہ حد بلا زادہ است مسکین محمد حسینی سلمہ اللہ تعالیٰ کہ امروز تاریخ ہجرت ہشت صد و ہفت شد نماند نشانے ازیں قوم آن مردماں ہم نماند نماند" اس کے بعد فرماتے ہیں "اکنوں ایں بیچارہ چہ گوید اما در خیال خود بوہمے و گمانے چیزے کہ مرا در ایں کار متحقق است می نویسم خود برائے کہ می نویسم اما چہ کنم ہمت حمیت بریں می آرد آنچہ حقیقت کار است بروں می باید داد تن بکل کہ از جملہ کوراں یکے را خدا چشم دہد از جملہ کراں کسے را گوشے بخشد"۔ اب یہ سال جس میں یہ شرح چھپ رہی ہے ۱۳۶۱ھ ہے اور اس کی تالیف کے وقت سے پانسو چون ۵۵۴ سال گذر چکے ہیں ہم اس زمانہ کو کیا کہیں کچھ کہنے کے لئے الفاظ بھی تو نہیں ملتے۔ اللھم ارحمنا وانت ارحم الراحمین واغفر لنا وانت خیر الغافرین

۲۶۔ رسالہ قشیریہ کے دو نسخے میرے پاس ہیں ایک ۱۳۱۸ھ کا مصر کا چھپا ہوا اور دوسرا قلمی جو شوال ۷۲۵ھ میں لکھا گیا تھا۔ اس کو قاضی اسمٰعیل بن

محمد نے قاضی القضاۃ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد الغنانی سے پڑھا تھا اور سندبھی کتاب کے آخر میں انہوں نے اپنے قلم سے سند لکھدی ہے اور امام ابوالقاسم قشیری تک چھ واسطے لکھے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ اوسی زمانہ میں پڑھا گیا جس وقت لکھا گیا تھا کتابت نہایت صحیح ہے اور جہاں جہاں کہ فروگذاست ہوگئی تھی قاضی اسمعیل بن محمد نے اپنے قلم سے (غالباً اثنائے قرارت میں) تصحیح کردی ہے ان وجوہ سے یہ نسخہ بلحاظ صحت کامل اعتبار کے قابل ہے مطبوعہ نسخہ میں اس قلمی نسخہ سے جا بجا اختلاف ہے کہیں زیادہ کہیں کم ہے اور کہیں الفاظ و عبارت مختلف ہے لیکن حضرت مخدوم کے شرح میں متن کی عبارت اس قلمی نسخہ سے زیادہ تر مطابق ہے۔ شرح رسالہ قشیریہ کا ایک قلمی نسخہ شعبان ۸۷۰ھ کا لکھا ہوا میرے پاس ہے اور ایک نسخہ محرم ۸۷۹ھ کا لکھا ہوا کتب خانہ آصفیہ میں ہے جب ایک کا دوسرے سے مقابلہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ کتب خانہ کا نسخہ اسی دوسرے نسخہ کی نقل ہے نہ صرف یہ کہ جو غلطیاں قدیم نسخہ میں ہیں اس میں بھی ہیں بلکہ قدیم نسخہ میں کاتب نے جہاں جہاں الفاظ یا عبارت نہ لکھ کر جگہ خالی چھوڑدی ہے یا جہاں جہاں کیڑے نے کھالیا ہے کتب خانہ کے نسخہ میں بھی ایسی ہر جگہ الفاظ اور عبارتیں چھوٹی ہوئی ہیں یہ نسخہ حامل المتین ہے لیکن خدا ان کاتبوں پر رحم فرمادے اس کتاب کے کاتبے نے متن کی عبارتوں اور الفاظ کو جا بجا چھوڑ کر اور نیز غلط لکھ کر بالکل مسخ کردیا ہے۔ اگر میرے پاس رسالہ قشیریہ کا قدیم اور نہایت صحیح قلمی نسخہ نہ ہوتا تو متن کی تصحیح نہ ہوسکتی اور یہ کتاب چھپنے کے قابل نہ ہوسکتی۔ مطبوعہ رسالہ قشیریہ چونکہ جا بجا غلط اور فروگذاشتوں اور الحاقات کے ساتھ چھپا ہے اس لئے اس سے کما ینبغی تصحیح ممکن نہیں تھی اس امر کا اطمینان ہے کہ متن کی کامل طور پر تصحیح کرلی گئی۔ اب رہی شرح تو اس کا صرف یہی ایک نسخہ ہے جو میرے پاس ہے کتاب خانہ آصفیہ کا نسخہ اس

کی نقل ہے اور کسی دوسرے نسخہ کا کہیں پتہ نہیں چلا اس لئے حتی المقدور الفاظ میں جو کھلی کھلی غلطیاں تھیں ان کی تصحیح کر لی گئی لیکن جہاں تصحیح نہ ہو سکی وہاں استفہام کی علامت (؟) لکھدی گئی اور جہاں جہاں اس کتابت کے کاتب نے الفاظ یا عبارت چھوڑ دی تھی یا جہاں جہاں کیڑے نے کھا لیا تھا وہاں طباعت میں جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہے کاتب نے بعض جگہ متن کا فقرہ کا فقرہ اور اس کی شرح چھوڑ دی ہے۔ رسالہ قشیریہ کے قلمی اور مطبوعہ نسخہ کے باہم مقابلہ سے متن کی عبارت میں نے فوٹ نوٹ میں لکھدی ہے لیکن شرح کی عبارت میں کہاں سے لاتا وہ نہیں لکھ سکا۔

۲۷۔ شرح رسالہ قشیریہ کا قلمی ۸۰۶ھ کا لکھا ہوا نسخہ جس سے طباعت کی گئی ہے پورے رسالہ قشیریہ کی شرح نہیں ہے بلکہ صرف باب التوکل تک یعنی کتاب کے نصف سے بھی کم کی شرح ہے اس شرح کے کاتب نے باب التوکل کے شرح کے ختم پر کتاب ختم کر دی ہے اور مطلق کچھ صراحت نہیں کی ہے کہ آیا اس کے بعد شرح کا کوئی دوسرا حصہ بھی تھا۔ چونکہ شرح کا یہی ایک نسخہ موجود ہے اور کسی دوسرے نسخہ کا پتہ نہیں ملا اس لئے کچھ معلوم نہیں ہو سکا کہ حضرت مخدوم نے یہاں تک لکھ کر کسی وجہ سے باقی کی شرح نہیں لکھی یا بقیہ کو دوسری جلد میں لکھا جس کا اب پتہ نہیں ہے محمد علی ساقی (حضرت مخدوم کے سوانح نگار) نے سیر محمدی میں جہاں ان کے تصانیف کی تفصیل دی ہے اس شرح کے متعلق صرف اسی قدر لکھا ہے "ترجمہ رسالہ قشیری و آن کتابے بر اسہ است" اس کتاب کا دیباچہ حضرت مخدوم نے خود نہیں لکھا بلکہ کتاب کو لکھ کر اپنے ایک مرید کو حوالہ کیا اور حکم دیا کہ دیباچہ لکھو اس حکم کی تعمیل میں انہوں نے دیباچہ لکھا لیکن کہیں اپنا نام ظاہر نہیں کیا۔

۲۸۔ اس شرح میں حضرت مخدوم نے اختصار کو بہت زیادہ ملحوظ رکھا ہے اور اس کو خود ہی جا بجا فرمایا بھی ہے ایک جگہ ص (۳۰۵) سطر (۱۲) میں فرمایا ہے "بسیار

"گفتن رسم مانیست" یہ شرح نہایت محققانہ اور مجتہدانہ لکھی گئی ہے۔ ابوالقاسم قشیری سے حضرت مخدوم نے متعدد جگہ اختلاف کیا ہے اور جہاں اختلاف کیا ہے نہایت بے رو و رعایت اور نہایت وضاحت سے لکھا ہے لیکن یہ بات خاص طور پر ذہن نشین رکھنے کی ہے کہ ہر جگہ ادب کو شدت سے ملحوظ رکھا ہے اور ایک لفظ کہیں ایسا نہیں لکھا ہے جو ادب کے درجہ سے گرا ہوا ہو۔ اس کتاب سے جو فوائد حاصل ہو سکتے ہیں وہ اپنی جگہ پر ہیں لیکن دو سبق خاص طور پر حاصل ہوتے ہیں ایک یہ کہ معانی کی وضاحت کو قائم رکھ کر مختصر نویسی کس طرح کی جا سکتی ہے، دوسرے یہ کہ بزرگوں سے اختلاف کرتے وقت بھی ادب کامل طور پر کس طرح محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ اس کے پیشتر حضرت مخدوم کی کتابیں سپید چکنے کاغذ پر چھپیں لیکن اس کتاب کی طباعت شروع کرتے وقت تمام ہندوستان میں تلاش کرنے کے باوجود ویسا کاغذ نہ مل سکا جو بہترین کاغذ ملا اس پر کتاب چھاپی گئی۔

۲۹۔ یہ کتاب بھی روضتین گلبرگہ شریف کی جانب سے طبع اور شایع کی گئی ہے۔ حضرت مخدوم قدس سرہ کی تصانیف کی طباعت کا سلسلہ ہمارے مکرم دوست نواب غوث یار جنگ بہادر رابطہ بہم نے اپنے زمانہ صوبہ داری گلبرگہ میں شروع کرایا اور چند کتابیں طبع ہوئیں۔ گذشتہ سال اون کا تبادلہ ہو گیا اور ہمارے محترم دوست نواب محمد امیر علی خاں بہادر ریچ۔ سی۔ ایس دام اقبالہم گلبرگہ شریف کے صوبہ داری پر فائز ہوئے اور انہوں نے یہ سلسلہ قایم رکھا اور یہ کتاب شرح رسالہ قشیریہ اون کی توجہ اور حسن انتظام سے شایع ہو رہی ہے۔ میرے نہایت مخلص دوست مولانا حافظ قاری محمد حامد صدیقی صاحب پروفیسر عربی و دینیات گلبرگہ شریف اور کتب خانہ روضتین کے اعزازی مہتمم ہیں ان کو حضرت مخدوم کی ذات پاک کے ساتھ نہایت شغف ہے اور ان کی تصانیف کے طبع اور شایع کئے جانے

میں بے حد دلچسپی۔ لیتے ہیں بحیثیت مہتمم کتب خانہ رضویہ انہوں نے (مثل سابق کی طبع شدہ کتابوں کے) اس کتاب کے طبع کئے جانے میں بھی بہت دلچسپی لی اور میری بہت مدد کی۔ میرے مخلص دوست **سید جلال ید اللہی صاحب** کا بھی میں بہت مشکور ہوں۔ ان کو حضرت مخدوم کی ذات پاک اور ان کی تصانیف کے ساتھ بہت عقیدت ہے اور اس شرح اور اس کے قبل کی طبع شدہ کتابوں کی کاپیوں اور پروفوں کے مقابلہ اور تصحیح میں ابتدا سے اب تک نہایت دلچسپی سے مجھے مدد دیتے آرہے ہیں جزاہم اللہ خیر الجزاء۔

۳۰۔ حق سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کو حضرت مخدوم کی کتابوں سے ہدایت اور نفع بخشے وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خاکسار
سید عطا حسین

نظام ملی جید آباد دکن
۱۹ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ

غلط نامہ کتاب شرح رسالۂ قشیریہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۲	مل	کل	۷	۱۳	بنول	بنوال
۸	۲۰	وبی	ربی	۹۲	۲۱	دارد	داود
۳۲۵	۷	تثبت	تنبت	۴۰۵	۲۱	رابے	رابطے
۶۵۵	۱۴	کہ وباخود	کہ اوباخود				

شرح رسالهٔ قشیریه

از تصنیفات

حضرت قدوة الواصلین امام الکاملین شمس العارفین مصباح المتقربین سید السادات

ولی الاکبر الصادق صدر الدین ابو الفتح

سید محمد حسینی گیسو دراز خواجه بنده نواز چشتی

قدس الله سره العزیز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رب انعمت فزد

الحمد للہ الاحد لکل احد منہ الابتداء والیہ التاویل الصمد لیس لاحد الیہ سبیل جمیل من جمالہ جمیل ظہر بالجمال فہو الجمیل واحتجب بالجلال فہو الجلیل فہو الان کما کان بلا تحویل لہ الشہود بکل الوجود لہ الشان الاعلی ذو العز والتبجیل کل یوم ہو فی شان لا یشغلہ شان عن شان عسیر ویسیر کثیر وقلیل لہ المثل الاعلی لا یحوم حولہ قال وقیل ہو المدبر لا دلیل ہو الجلیل لا جائل ہو المقیل غیر مقیل ہو الملک المتصرف فی ملکہ کیف یشاء ولا یسأل عن المفاعیل فعلہ ازلی لا حادث ولا علیل لہ الوجود المطلق غیر ارادۃ وتحییل لیس لہ جنس ولا نوع ولا صنف ولا قبیل لیس لہ ضد ولا ند ولا اشبہ ومثیل ہو ہو لا ہو الا ہو حمد اشتقاق وتاویل لا یعینہ عین کحیل لا یغنیہ غین ظلیل لا یصل الیہ الا شارۃ ولا یعبرہ العبارۃ الوجیز والطویل لا یخبر عنہ عین الوہم ولا یسمع منہ اذن الفہم فہو الوراء عما یدخل فی حس ودلیل فلسان الواصفین عن احصاء صفات کلیل لا یلحقہ الافکار ولا یرہقہ الابصار ولا تحصلہ

الاوهام ولا يمثله الافهام ولا يخيله تخييل حكمه على علمه رحمته على حلمه قدرته على جلاله وفطرته على كماله دليل لا يعجزه طلب ولا يعوزه حلب ولا يستتر عنه المخفى ولا ينتصر منه القوى المليل هو العالى عن الصفات ربّه بها دون من سواه فاشاروا من مواجيدهم الى مقاصد الرجال وبلّغوا منتهى كمالات اهل الكمال وآتاه عليهم بمصالح مقامات العباد بنسل طريق الرشاد لو لم مُبعث فيهم للارشاد مثل مرشد موحد محقق ذائق مدقق عالم فائق امام صادق شيخ خادق جالس اهل كل محجة فمحجتهم بما كان لهم من الحجة فلم يقيموا الا قعد فى قلوبهم حقيقة الاسلام والايمان وادرع الخلل والخطل فى كل الاديان فمنهم راجع الى الله الحنان ومنهم قانع بالخسران والحرمان لازال الحاسد الحقود قصد اطفاء هذا النور فسلّط الله عليهم الهلاك والثبور محرقة نار جسد الاحشاء والصدور ويابى الله الا ان يتم هذا النور ويتنوّر به صنابر الاسلام ويظهر شعايره كل الظهور وهو من الله فضائع بلا انقطاع ورداء بلا ارتجاع وليّه لازال فى ظلال النعم وحسوده فى عقال النقم حبيبه بدولته منصور وبغيضه بصولته مقهور يزيد ويسعد مسعوداً وحميداً مودوداً والنعم دائرة عليه والقسم قارّة لديه والنعمى عليه موقوفة والحسنى اليه معروفة بالحبور تفوتت اوقاته وبالسرور تضمّنت ساعات حبيبه مغتبط مرتاح عدوّه منحصر ممتاح وجليس احبابه الفرح والطرب انيس اعدائه الترح والتعب والايام له مطابقة مهوية والاقسام له موافقة مرضية على الايادى عال وعن الاعادى خال لازال عود وجوده ناضرا وجوده للناس عامرا فى رعاية من الله وافية ووقاية منه كافية وبما اولى مسرورا وبما اولى محبورا اشرفه

موطل خلفہ بحمد سلطانہ لمن صاد: قاھر احسانہ لمن وادہ ساتر رحمتہ
علی النّاس عامۃ، ونعمتہ للخلق شاملۃ محفوظ فیما یبتغیہ مصئون عما یحتوبہ
عظمتہ لازیۃ وحرمتہ واجبۃ جری التقدیر فی احبابہ بالزیادۃ وفی اعدائہ
بالابادۃ اسبغت علیہ النعماء وافرغت لدیہ الالاء مھمّہ مکفی ملمہ موفی
مابرج سعادتہ توصل لواحقھا بسوابقھا ویردف رداد فھا بسوالفھا قائدۃ
الکرامۃ زائدۃ السلامۃ ھذا ومدائحہ اکثر من یحصیہ تقریر یحصرہ تحریر تعلّل
فضائل الی یوم القیمۃ لاذب وتذکار شمائل لابد واجب وورد اسمہ دواء لکل
داء وامان علی کل بلاء ومن ارادہ فلیجرب یجد من نفسہ ما نحن الیہ نجرب۔

اما بعد آں سراج دین احمدی آں چراغ ملت محمدی آں نور دو چشم
مصطفیٰ آں پرکالہ جگر فاطمہ زہرا ریحان علی مرتضیٰ راحت جان حسن رضا جگر گوشۂ
حسینؓ شہید کربلا آں سرور مقتدایان دین وآں قاید غر محجلین آں دریای معرفت
وآں خلاصۂ کان نبوت آں مظہر اسرار دین وآں مبیّن حقایق یقین آں نہنگ دریاے
حقیقت آں سپہ سالار سلطان شریعت آں برہان ملت احمدی آں سلطان ملک
سرمدی آں جامع شریعت وطریقت ببیان آں مبیّن اسرار حقیقت بعیاں آں
دستگیر درماندگاں وآں امید واماندگاں وآں چارۂ بیچارگان وآں کارساز آوارگان
وآں مرہم ریش مجروحان وآں دارو ے دردو دردمندان آں پادشاہ درگاہ وصلتی
وسریر معرفت بدو آراستہ وتاج ولایت بدو پیراستہ ولایت تحقیق بدو مسلم
امارت تقریب بدو مکرم شیخ اہل سنت قامع اہل بدعت آں نتیجۂ نور احمد آں میوۂ
دل محمد آں عابد قنطرۂ مجاز سید السادات **محمد گیسو دراز** ابقاہ اللہ متمکنا
علی عینی وراسی ورأس الاناسی ما دامت الشمس طالعۃ والظلّ
طالعۃ والارض نابتۃ والجبال ثابتۃ والنجم مظہرۃ والنجم مزہرۃ

چون شرح فارسی رسالهٔ امام همام زاهد عابد ورع بارع عالم عامل فاضل کامل
استاد اساتذه دهر خوشش معلم علماء عصر خوشش مالک الملک تقریر سلطان
ولایت تجرید عازف بر جادهٔ شریعت مستقیم موحد بر سجادهٔ طریقت مستدیم شیخ
عالم مقتدای بنی آدم صاحب کشف و تجلی واصل مقام تخلی و تحلی عالم علوم ربانی
کاشف حقائق قرآنی از تکلف و ریا بری **ابوالقاسم هوازن**
قشیری لازال نفائس رحمة الرب علی روضة الشریفة محصوره
و عرائس لطفه عند روحه اللطیفة محضوره رسالهٔ که میان طالب و مطلوب
رسالتی ست و میان عاشق و معشوق سفارتی مجمع اسرار حقانی مخزن
خزائن ربانی براه ساحت اهل الله از عقیده اهل ضلال و زراهت شان ارباب
صفوة از اباطیل اهل فساد و خیال که مردم نادان و مبتلا ببلاء حرمان از غایت جهالت
و غلبهٔ حماقت بر ایشان گمانی فاسد برده و وهمی باطل باخود مستقیم کرده گرد الحاد
بر دامن پاک ایشان نشانده و غبار زندقه بدان جانب عالی افشانده این مصیبت
ازان زاد و این بلا ازان افتاد که گروهی از متشبهان و طائفه از متسمان از عبد الدینار
و الدرهم و از عبد البطون و اللهازم و از عبد الشیاطین و الاباسه و از عبد الخمیصة
و الطیالسه لباس این قوم کرده خود را بدین طائفه نسبت برده همه را بر حرف هوا
مصروف و تهمت را بر اصابت مشتهی موقوف رباعی

پوشیده مرقعه ازین خانه چند — بربسته بطامات الف لامه چند
نارفته ره صدق و صفا گامی چند — بدنام کنندهٔ نکونامی چند

سخنانی که از مستان شراب وحدت در بعضی غلبات وقت از ایشان
بنیابت صادر شد و بتحقیقت از ایشان ظاهر نشد آن را شنیدند و نشنیدند که گوش دل
کرده و مدهوش شدند که چشم دل از معنی آن کور بود و فوق مراد خود بچیزی پرداخته

وآں کلمات را بجہل خود برآں حجت ساختہ دین را بفروعہ و اصولہ بعقائد فاسدہ و ظنون کاسدہ بباختہ عمل ایشاں پتباہ دل ایشاں سیاہ بر زعم ایشاں بے بری ایشاں راہ و بفہم ایشاں طاعت گناہ گوگرد بکار بردہ ریشے سپید دل سیاہ کردہ بلیت

کاین نیست سر کردہ چو آسیا گرداں کانیست نشان نیک مرداں

صفت ایشاں در دنیا این ست کہ الدنیا مزرعۃ الآخرۃ بگذار بود بردار ما جز کذب و فسوس دیگر ہیچ نہ و جز تزویر و حرکت مایہ ذکر نہ از حکایت ایشاں بگذر نشنیدہ کہ مصراع

ہر چہ پرسی از زمستان سرد و تر باشد

اما چوں بشوم قدم ایشاں راہ طریقت مدروس شد و اعلام طریقت مطموس شیخ اہل سنت وقامع اہل بدعت را حمیت دین نگذاشت فرضے لازب و امرے واجب دید کہ بحجت و درایت و نقل و بروایت گرد الحاد را از دامن شاں برباد ہوا بپراند و ھباءً منثورا گرداند و آں غبار بر روے چوں بوم ایشاں شاند داں گرد ابر روزگار نابکار ایشاں افشاند لطیف معاملۂ ایشاں را بحجج یقینی بیان کرد و عزیز مقامات ایشاں را پیش اہل انصاف عیاں کرد اکثر الفاظ مصطلح را معنی گفت و بسے در تمیز را میان آں سلک سفت ازاں طائفہ مخاذیل بیزاری جست وآں زمرہ مجاہیل را بجماعت مردود داں باز بست تمیز حال صادق را نشانے کرد و مداخل نفس و شیطاں را بیانے کرد شرحے لفظ او مضبوط و مبسوط مونس اخیار مانوس ابرار در رو آداب طریقت بسیار و اسرار حقیقت بی شمار جواہر طریقت را در آداب داد و آفتاب شریعت را تاب داد در ہر نقطہ بجملہ اشارتے و ہر جملہ از سرے و عبارتے و در ہر کلمہ بسرے اشارتے و بدرماندہ بشارتے معانی دلالت او

عبارت نہ فحوی اشارت اورا اشارت نہ مواجید عارفاں واصل را نشانے و شرائط
مبتدیاں طالب را بیانے کامل با براز محاسن کتاب شیخ وضامن باظہار خفایا در ضمن
خطاب شیخ اقوال مشائخ کہ قریب بمتشابہ باشند چناں بیان کردند کہ در روز قیامت
متشابہ باشند ولایت بیان اسرار ربانی بدو مخصوص است وحمل اسرار حقانی بیان او
کانظار المحسوس است بیتے چوں آنحضرت عالی در مخازن چشمے ندید و مقرر ے
مثل آں درگاہ متعالی در متقدمان گوشے نشنید رتبہ بیان اسرار بدو آراستہ
درجت کشف خفایا بدو پیراستہ تمام کرد واز بہر امتساخ بکاتب سپرد بدیں بندہ کہ
کمترین بندگان است وشرمندہ کہ شرمندہ ترین شرمندگانست و ابستر بن متعلمان
وکمترین مسترشداں است امید آں میدارد کہ در زمرۂ سگاں درگاہ خویش شمارد
بلطیف لطفہ ونعم انعامہ وبعطوف عطفہ وکریم اکرامہ العبد الذلیل یستعطف والرب
الجلیل یعطف فرمود و درضمن آں قوتے قوی بخشود کہ دیباچہ بہر ایں شرح من بساز
بالفاظ فصیح ومعانی غریب انموذج پرداز اگرچہ حمل ایں بارگراں در خور ہیچ من ضعیف
نبود واطاعت آں فرمان از طاقت ہیچ من نحیف بیروں بود دست سوال بنول ایں
منال بداں جناب آسماں جاہ بردم ودرخواست برائے دریافت ایں عزیز حال
ازاں درگاہ عالم پناہ کردم بزبان آمرنہ مامور وبقدرت قادر نہ مقدور بقلم او نہ بقلم
خود بحکم او نہ بحکم خود بدید او نہ بدید خود بجہد او نہ بجہد خود در مامور بہ بصرف جہد وبذل
جہد شروعے افتاد وہو الموفق الصواب والسداد چند سطرے نبشتم وچند نقشے نگاشتم
رجا واثق آنکہ بعز قبول موصول گردد و درضمن آں امید وصول بمامول شود کہ
نظرۂ منك یکفنی حق سبحانہ تعالیٰ آں سایۂ عرش خود را بر فرش وجود ما مستدیم
ومستقیم دارد و آفتاب عالم حقیقت راز دائے نگمار در روشنی آں صبح دین بظلم شام
مبدل مباد بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد۔ نظم

می خواہم از خدا من دایم برای پیر عمرے دراز و گردش دوراں برای پیر
از بہر خود حیاتے در زیر پائے پیر تا آں زماں کہ باشد با من رضائے پیر
تا آں دمے کہ مرگ نہد مہر بر دہان یک لحظہ ناتمم من از دعائے پیر

بدآں اسعدک اللہ تعالیٰ کہ در اصطلاح قوم ملک گویند و ملکوت و جبروت و لاہوت ملک این شاہد و حاضر وجودانے کہ ہست و این را ناسوت ہم گویند و ملکوت است ملکوت خلاصہ این ملک است کہ قوام این ملک بدوست چنانچہ قوام قالب بروح است گفتہ اند ملکوت کل شی باطنہ و جبروت است جبروت کہ ملک و ملکوت و لاہوت در و بجمع است یعنی ہر سہ را یکجا اعتبار کنی اورا جبروت نامی لاہوت خلاصہ ملک و ملکوت و جبروت است و قوام ہر سہ بدو است مثال جبروت چنانچہ جوز خلاصہ او دہن است آں بہ لاہوت ماند و آں دہن کہ بادی پیوست آں بملکوت ماند و پوستے کہ بالا ر اوست این بملک ماند ہر چہار را بیک جا اعتبار کنی جبروت خوانی شیخ قدس اللہ روحہ فرمود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قولہ الحمد للہ الذی تفرد بجلال ملکوتہ یعنی او جداگانہ تنہاست بہ بزرگی ملکوت خود و بعزت و عظمت ملکوت خود دریں محل جلال گفت او تعالیٰ عبارت از احتجاب اوست بدانچہ او از وجودات محتجب است و ملکوت باطن و سر نہانی است مناسب او جلال است شیخ فرمود بجلال ملکوتہ ضمیر آورد ملکوت را نسبت بخویش کہ ہر چیزے باطنے دارد ظاہر او باطن اوست و باطن او ظاہر او ست لیکن او ظاہری نماید و خود باطن آں ظاہر باشد پس اضافت بملکوتی کردن لابدی و ضروری بود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود انی رایت ربی فی احسن صورۃ احسن صورۃ ظاہر او بود و تجلی کہ او خود بر آں صورت کردہ آں باطن او بود اضافت

ملکوتہ اختصاصے درستے باشد فہم کن کہ چہ می گویم و اینجا کلمۂ تذکّر گفت تفرید است و توحید است تفرید اخص از توحید باشد اگر در بیان این می کوشم سخن دراز می شود قولہ و توحد بجمال جبروتہ سخن از جبروت گفتم جمال نسبت بہ جبروت دارد زیرا چہ گفتہ ام کہ جبروت عبارت از جمع است و ظہور جمال بے ظہور صورتے ظاہری نباشد صورتِ ظاہری را پردہ سازد و در را آن جمالِ خود را نماید مرآتیۂ جمال جبروت گوید یا گویم جبروت جمع است دراں جمع صورت پردازد دراں صورت عکس جمال انوار خود اندازد جمال جبروت گفتن مناسب آید لاہوت است گفتہ ام قوام ہمہ بدوست او شامل محیط داخل خارج جزوے بجزوے ذرّہ بذرّہ از دعاری و خالی نہ و او ازین ہمہ بیرون چنین گوئی نہ درون و نہ برون نہ متصل و نہ منفصل و نہ در و را و نہ در فضا و این گماں نرود ملک فرو ملکوت بالا و جبروت بالاتر او و اگر محققے گفتہ باشد اعتبارے کردہ است مثال او بحر قُلزم کہ در بحر خضم افتادہ بود دروں آں خرقہ بروں او ہمہ بحر است و تمام اجزاء او بحر را تشریب کردہ است اگر گوئی خرقہ متصل بحر است باعتبارے درست آید و اگر این در و داخل او و دریں داخل ہم اعتبارے دارد و اگر گوئی ہر یکے از دیگرے منفصل است ہم شاید ملک و ملکوت و جبروت را با لاہوت ہمیں نسبت دہ قولہ و تفرد بعلوّ احدیتہ این دو معنی احتمال می برد یکے با مصاحبت باشد ملک و ملکوت و جبروت و لاہوت مصاحب علو احدیت او اند احدیتے کہ او دارد با وجود این ملک و ملکوت و جبروت مصاحب و یگانہ است و دوم احتمال دارد باسبب گوئی بسبب علو احدیتے کہ او راست این ملک و این ملکوت و این جبروت مزاحم احدیت او نہ جداگانہ نہ وجودات این ہمہ بیگانگی او باز می گردد قولہ و تقدس بسموّ صمدیتہ شیخ قدس اللہ سرہ العزیز از بیان احدیت تنزل بہ توحید کرد چنانچہ رسم این قوم است گاہے باشد از اعلیٰ بادنیٰ آیند و گاہے از ادنیٰ باعلیٰ روند چنانچہ

در ماثور است یا نور این نداآمد حرف است از وتنزل کرد یا نور النور یا منور النور
یا نور السموات والارض از وتنزل کرد ہتوحید آمد و در ماثور ذکر اللّٰھم انی
اعوذ بعفوك من عقابك و اعوذ برضاك من سخطك و اعوذ بك منك
نخست بیان توحید کرد از ان تدرج و ترفع از فعل بصفت رفت گفت اعوذ برضاك
من سخطك آنجا از فعلے بفعلے رفتہ بود اینجا از صفتے بصفتے پس آں گفت اعوذ
بك منك از ذات بذات او تعوذ کرد از توحید بوحدت آمد باز اشارت بتوحید
کرد و ما ابلغ مدحك ہر دورہ نمود چنانچہ آنجا گفتہ بود و نور قلبی بنور
معرفتك آنجا فرود آمد از ان چیزے فروتر نباشد **قولہ** تقدس بسمو
صمدیتہ مرتبط ہم بداں آمد کہ علو احدیۃ از صمدیۃ رتبتے دیگر نباشد **قولہ** و
تکبر فی ذاتہ عن مضارعۃ کل نظیر یعنی مجموع است نہ مضارعت است نہ نظیر ست اللہ سبحانہ
و تعالیٰ خود ذات بذات باشد نظیر و مضارعۃ چہ باشد بداں اعتبارے کہ گفتیم
قولہ و تنزہ فی صفاتہ عن کل ثناء و قصور نظیر و قصور در عربیۃ مستجمع
است کل ثناء چہ معنی دارد یعنی صفت ثنائی بدو نسبتے بر او بود و باشد و ست
نہ این است کہ وقتے نبود کہ شد یا گاہے باشد کہ نہ باشد **قولہ** لہ الصفات
المختصۃ بحقیقۃ مراد را صفاتے باو ست یعنی اضافی نیست حقیقی است
بعضے محققاں صفات او اضافی گویند شیخ رحمہ اللہ آں را در عبارت خویش
انکار کردہ است کہ اضافی نیست حقیقی است نہ صفات را کہ ایشاں ائمہ خوانند آں صفات
صفاتے است کہ او را اضافی تواں خواند ہیچ اعتبارے و نزد شیخ رحمہ اللہ
یا ہمہ نہ صفات را کہ اضافی نیست یا ہمہ صفاتے کہ او دارد حقیقی است اضافی نہ
و اگر گوئی کہ المختصۃ بحقیقۃ این تقاضا کند کہ ہماں ائمہ مراد است تو گوئی ہر صفتے
کہ ہست بحقیقت مختص بذات او ست اگر دیگرے در میاں آرند آں اعتباری

است قولہ والایات الناطقۃ بانہ غیر مشبہ بخلقہ ایں آیات
دو معنی احتمال دارد یکے آیات کتاب اللہ بریں ناطق است کہ مانند مخلوق نیست دیگر
علامات و صفات وجودات و موجودات امکانی نشان آنند کہ او مشبہ بخلق نیست
چنانچہ گویند شعر

ففی کل شیٔ لہ آیۃ تدل علی انہ واحد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیز اشارت بریں کرد اصدق کلمۃ قالتہا العرب
مصرع

الا کل شی ما خلا اللہ باطل

قولہ سبحانہ من عزیز لا احد ینالہ ولا علم یحتالہ ولا امل
یحصرہ ولا حد ینصرہ ولا ولد اشفعہ ولا عدد یجمعہ ولا مکان
یمسکہ ولا زمان یدرکہ ولا فہم یقدرہ ولا وہم یصورہ بیانی
کہ شیخ رحمہ اللہ در توحید فرمود نتیجہ او ایں آمد چو او غیر متناہی گفتہ بود اندازۂ نباشد کہ
او را برسد قولہ ولا احد یحتالہ و در عدد نیاید کہ او را در احتمال اندازد و در
اختیار آرد قولہ ولا امل یحصرہ چوں او غیر متناہی است غایتے نباشد کہ
او را محصور گرداند قولہ ولا احد ینصرہ نسبتے بہ توحید ندارد اما صفات و افعال
را بجمع میگوید قولہ ولا ولد یشفعہ چوں صمدیت دارد ہر آئنہ او را ولد نبود
قولہ ولا عدد یجمعہ او بر یکے و دو و سہ در نیاید تا یکے گوئی کہ از آں چہار
ایں یکے است یا از آں دو ایں یکے است قولہ ولا مکان یمسکہ چو
فرد حقیقی است تفرد بملکوتہ مکان او چہ نسبت مکان نبود او بود کذلک الآن
قولہ ولا فہم یقدرہ ولا وہم یصورہ گفتم ازیں ہمہ از توحید بالا تنزہ
کردہ است اینجا بیان آں میکند قولہ تعالی عن ان یقال کیف ہو و این

هو تعالی وسبحان موضع هردو بیک معنی است هرکه متعالی است او منزه است او متعالی ست من قبل گفت بعلواحدیة کیف وآین مباین احدیت اند اما اگر این کیف وآین را نسبتی بوجود ذات او بری چنانچه در بعض ماثور است سبحان من لا یعلم کیف هو الا هو واین هو الا هو درست باشد این آن کیفیت نیست که در فهم من وتو آید این نیت وکیفیت ازلی وابدی است او خود با خود بود در خود بود این او بهان بود او در خود با خود است وکیفیت او وید او خود بود بدان وصفی که او خود را می بیند این کیفیت اوست **قوله** لو اکتسب بصنعته الزین او دفع بفعله النقص والشین یعنی او خود را بفعل خود نیارا سته است ودرفع عیبے از خود بفعل خود نکرده است یعنی او بهمه اوصاف کمال موصوف است نه این است که چیزے نبود شد یا چیزے بود رفت نمی توان گفتن این سخن زیادتی است که شیخ قدس الله سره میگوید سخن توحید بالا رفته است شاید این برائے فهم من وتو گفته است وشاید مثل آن در فهم کسے نگذرد **قوله** لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ اورا مثلے تصور کن تصور محال محال نباشد ومثل اورا مثلے نه پس اورا چون مثل باشد همه وجودات بیک وجود باز گردند کمثل شیٔ چه معنی دارد گفت وهو السمیع البصیر باصفت سمع وبصر نفی ازان مثل شد یعنی سمعے وبصرے که او دارد نه آن سمع وبصر است که مثل سمع وبصر من وتو بود او می بیند بهمه چشمها او می شنود بهمه گوشها قوت سمع در سامع که دادقوت بصر در باصره که کرد سبحانه تعالی پس جز او سمیع وبصیر نباشد مثل او سمیع وبصیر نبود **قوله** ولا یغلبه حیٌّ وهو الجبار القدیر له الحیوة بلا نه حیات او عین ذات او وجمله احیا را حی بحیات او پس کدام حی باشد که تصور توان کرد که حیات او بر حیاة او سابق شود حیوان زنده بحیاتے که هست روحے داده وحسے بخشیده اند در وے روح حیوانی با نفس ناطقه وحیات

ایشاں ہم بحیات او فیض حیات او بحیات ایشاں رسیدہ قولہ احمدہ علی
مایولی ویصنع شیخ قدس سرہ العزیز حمدے من قبل گفت کہ اشارت
بعموم حامداں و محامد باشد خواست تا حمدے مخصوصے از ذات او صادر شود
گفت احمدہ علی مایولی می ستایم او را تعالیٰ بر آں نعمتہائے کہ او ما را داد و ہر کارے
او میکند شیخ رحمہ اللہ دریں عبارت شکر بر سرّا و ضرا و بر نعما و بلوا اشارت
کرد کہ بر ہمہ حال شکر او ایں عبارت دلیل بر رضا کند و در صنع او ہم شر است
و در صنع او ہم خیر و نعمت ست و ہم محنت قولہ واشکرہ علی مایزدی و یدرء
یدل فع و شکر می گویم بر آنچہ ناشائستہ را دفع کند و آنچہ نباید کہ برسد آنرا
می ہیچد و خیر را بما می رساند قولہ واتوکل علیہ واقنع و توکل بر وی کنم البتہ
خواست کہ اضافت توکل بخود کند کہ امرے مہتم علیہ است معنی توکل بنویسیم
اما بے ازاں توکل خواہد گفت ہما نجا بیانے خواہد کرد اینجا زیادتی است کہ
بنویسیم۔ قولہ واقنع قناعت می کنم قناعت دون توکل است با تقدم
و تاخر برائے رعایت سجع کردن یا از اعلیٰ بادنیٰ می آید برائے آنرا نخست قناعت
است بعد ان توکل و ہر دو دست دادہ است و او برائے مطلق جمع راست
قولہ وارضی بما یعطی ویمنع وراضی می شوم بدانچہ می دہد و بدانچہ باز می دارد
ایں باشارت بالا گفتہ بود اینجا بعبارت صریح گفت قولہ واشہد ان
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃ موقن بتوحیدہ مستجیر
بمحسن تائیدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است ہر خطبہ کہ در و
ذکر شہادت نیست آں خطبہ مرتب نیست کلیہ است شیخ رحمہ اللہ برائے
رعایت آں کلمہ شہادت گفت گواہی میدہم بر یگانگی الوہیت او تعالیٰ دریں
جلال کہ او متوحد است یا من دریں گفتار متوحدم میانِ درویشاں توحید

مقام اعلی است یعنی من گواہی می دہم دریں حال کہ من با او متوحدم مقام توحد کہ بندہ با حق متوحد شود اویی او بروذ و ہویت او باقی ماند ایں توحد بندہ با خدا است
قولہ شہادۃ موقن گواہی دادن من گواہی دادنی است کہ شخصے یقین کردہ باشد و بذوق و فہم خویش دانستہ کہ او تعالیٰ بہمہ جہت و نسبت و اعتبارات یکے است قولہ مستجیر حسن تائید و شہادت من شہادت کسے است بہ نیکی استوار کردن او باشد مستجیر آنکہ او خواہد کہ پنہ از حرمان او بوجدان او جوید۔
قولہ واشہد ان محمداً عبدہ المصطفی و امینہ المجتبی و رسولہ المبعوث الی کافۃ الوری صلی اللہ علیہ وعلی الہ مصابیح الدجی وعلی اصحابہ مفاتیح الہدی وسلم تسلیما کثیرا محمد از روے لغت او را گویند کہ ہمہ خصال حمیدہ در و جمع شدہ باشد و اینجا نام رسول اللہ مراد است بریں بیان کہ گفتم محمد از روے لغت چنیں کسے را گویند علی ہذا مصطفیٰ صفت کاشفہ او باشد مصطفیٰ کرا گویند ازاکہ خداوند سبحانہ تعالیٰ او را برائے خود برگزیدہ باشد یعنی او را باوے کار باشد و ایں را باوے ایں از اں او باشد و او از اں ایں چنانچہ تو انگور پسندی خلاصۂ آب او بستانی ایں آب مصطفیٰ باشد از اں انگور جملہ وجودات را پختہ اند با وجودات انبیا و اولیا زبدۂ ایشاں محمد را ساختہ اند صفتے دگر لغت عبدہ المصطفیٰ گفت نہ گفت نبیہ المصطفیٰ زیرا چہ بعضے انبیاء اقوام ایشاں مبالغت کردہ و بداں مبالغت از حد از دین تجاوز کردہ اند و کافر گشتہ چنانچہ عزیر ابن اللہ و عیسیٰ ابن اللہ اشارت بریں کرد کہ از بندہ برگزیدہ اوست و دیگر اشارت بریں کرد بندۂ خاصہ از ان او باشد کہ با او یکے باشد صفت برگزیدگی دراں بندہ بود قولہ و امینہ المجتبی مجتبی و مصطفیٰ یک معنی است امین اوست کہ ہیچ چیزے از نفس او نزادہ و از خود چیزے بہ کسے نرسانیدہ و جز بسوے

او دعوت نکردہ و با امانت دعوت کرد قولہ در رسولہ المبعوث الی کافۃ الوریٰ
ہر پیغمبرے بقومے مخصوص مبعوث بود مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ بر ہمہ مبعوث
بود و بعثت الی الاحمر والاسود ہم بریں معنی اشارت کردہ اکثر الوان ہم بدیں دو
باز می گردد و پس بدیں معنی است کہ بر ہمہ مبعوث است قولہ صلی اللہ علیہ
وعلی الہ علیٰ را باز گرداند قومے باشند علی را ہرگز ذکر نکنند قومے باشند علی گویند
بدیں والا ہم او آل باشد الی و در درود ے کہ از مصطفیٰ منقول است ہر دو ہست
باثبات علی ہم و بغیر علی ہم قولہ مصابیح الدجی بغیر ہدایت و دانش رہ دین
ہم تاریکی است و اصحابہ مفاتیح الہدیٰ و بر یارانِ او کہ ایشاں کلیدہا و قفلہاء
ہدایت اند یعنی ہدایت شے مخصوصے خاصے میان مردم منقوش چنانچہ چیزے
در حجرہ کنند بدارند و قفلے بر ان نہند اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
و رضوان اللہ علیہم اجمعین بر مثال کلید اند کہ قفلِ حجرۂ ہدایت بدیشاں کشادہ
است وسلم تسلیماً کثیراً بر صلی است خدائے ایشاں سلام گوید سلام گفتنی بسیارے و تمامے

قولہ وھذہ رسالۃ کتبھا الفقیر الی
اللہ سبحانہ ابو القاسم عبد الکریم ابن الھوازن
القشیری الی جماعۃ الصوفیۃ ببلد ان الاسلام فی سنۃ
سبع وثلاثین واربعمائۃ ایں جملہ متالفہ افتاد ایں حمدے و ثنائے کہ
گفت مقابلہ ایں نعمت بود شیخ را بدیں توفیق داد و رسالہ چیزے مکتوبے فرستادن
شخصے بشخصے باشد و اکثر مقاصدِ او دراں مستور باشد و رسالۃ فعالۃ است
و فعالہ برائے اشتمال راست چنانچہ عمامہ قولہ کتبھا الفقیر شیخ خود را غائب
کردہ میگوید نمی گوید کہ من چنیں کردم و میگوید فقیرے اشارت بریں میکند کہ من
نکردہ ام خدائے کردہ است قولہ اما بعد رضی اللہ عنکم فقد

جعل اللہ تعالی ھذہ الطائفۃ صفوۃ اولیاءہ وفضلھم
علی الکافۃ من عبادہ بعد رسلہ وانبیائہ صلوات اللہ علیھم
اجمعین وجعل قلوبھم معادن اسرارہ واختصھم من بین
الائمۃ بطوالع انوارہ شیخ رح سخت عقیدہ می آموزد تا این عقیدہ نباشد
کہ ایشاں برگزیدگاں خدا اند واز ایشاں کسے در برگزیدگی بیشتر نیست از حال و
مقال ایشاں نصیبے نگیرد و قولہ وفضلھم وایشاں را تفضیل دادہ است ہر چند
خلائق و تفضیل ایشاں پس تفضیل انبیا و رسل ست تفضیل متحد است اما تقدمے
و تاخرے اعتبار دارد و متاخر ہم بر انجامی رسد کہ متقدم رسیدہ است اما شرف
تقدم او دارد ہر آئینہ بعدہ آید قولہ جعل قلوبھم معادن دلیل می گوید
چرا ایشاں صفوہ اند زیرا کہ دلہاے ایشاں را معدن اسرار
خویش گردانیدہ است معدن کانے را گویند کہ از وے زرے و نقرہ و آنچہ
مانند اوست بیرون آید قولہ واختصھم از جملہ پیشوایان دین کہ ایشاں مخصوص
اند کہ طالع انوار باری تعالی بر ایشاں باشد و دلہاے ایشاں را معدن اسرار
گفت یعنی خزانۂ اسرار باری تعالی دلہا ایشانست اگر سرّے طلبند از آنجا طلبند
و اگر سرّے بیرون آید از آنجا بیرون آید چنانچہ انبیا و ائمہ ہر چہ گویند باستدلال
گویند و برہان نظیر گویند بقیاس انی ولمی اثبات کنند ایشاں آنچہ بر ایشاں از حق لائح
شود و بنور حق بر ایشاں ظاہر گردد ایشاں آں گویند فعلی ہذا در فہم ایشاں و در گفتار
ایشاں وہم خطاے و خللے نباشد قولہ فھم الغیاث للخلق واللہ یرد
فی عمو واحوالھم مع الحق بالحق صفاھم من کدورات البشریۃ
ورقاھم الی محال المشاھدات بما تجلی لھم من حقایق الاحدیۃ
فریاد رسانند مر خلقے را کہ ایشاں طالب دین و وجدان یقین اند قولہ واللہ یرد

فی عمومہ و در عموم احوال ایشاں دائر باحق بحق اند چنانچہ دریں بیت اشارت
میکند ؎

کیف مادارت الزجاجۃ ادرما یحسبون الجام لون انا خننا

قولہ صفا ھم خداوند سبحانہ و تعالی ایشاں را از بشریت کہ آں معدن ثہ کثافت
و مرکز بلاست پاک و صاف کردہ است قولہ و ترقاھم الی محال المشاھدات
ہر کہ را تصفیہ کردند ہمو را ترقی بمشاہدہ شد طریق صاف کردن شیخ قدس اللہ
روحہ بیان خواہد کرد ہماں جا معلوم خواہد شد قولہ بما تجلی بداں تجلیاتے کہ ہر تجلی موجب
علمے و ہر تجلی موجب تصفیہ تجلی معنی او بگویم اما شیخ رح خواہد گفت من چہ گویم قولہ
و وفقھم للقیام باداب العبودیۃ و اشھدھم مجاری احکام
الربوبیۃ باایں ہمہ کہ تجلی کردہ است و تصفیہ کردہ است ایشاں را توفیق
دادہ است کہ راسخ و واثق بعبادت باشند قولہ و اشھدھم مجاری
و ایشاں را حاضر کردہ است یعنی مطلع کردہ است بر مجاری احکام ربوبیت ربوبیت با عبودیت
مندرج است و عبودیت با ربوبیت مندمج شیخ ہر دو اشارت کردہ است
قولہ فقاموا باداء ما علیھم من واجبات التکلیف و تحققوا
بما منہ سبحانہ لھم من التقلیب و التصریف ہمانکہ عبودیت گفتہ
بود بسندہ بود اما تصریح میکند کہ قوام بعبودیت اینست و دیگر میان عبودیت
و مواجب تکالیف خصوصی و عمومی است عبودیت اطلاع است بر حدوث و
فنا و احتیاج ضروری ادائے تکلیفات ہمانچہ دانستہ آں چیزے از عبودیت باشد
کہ بیان کردم قولہ و تحققوا بما منہ و آنچہ خداوند سبحانہ و تعالی ایشاں را بدان
میگرداند و کار ایشاں را فرو بالا می کند نادانستہ را دانستہ میکند و دانستہ را نادانستہ
سازد شاید منکرے باشد در فہم مردم ناداں و آں چیزے است کہ عین مقصد

و مطلب قوم است این چنین تقلیب و تصریف دارد تعالی و تقدس با آنکہ بعضے از محققان
را کہ ایشان از تقلیب و تصریف خبرے دادند ایشان را پرکالہ پرکالہ کردند و دیگر چنانچہ
ایشان را می گرداند ایشان باوے میگردند خفتہ باشد بہر پہلوے کہ گردد باوے
گردد و تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ ہر مضجعہ از مضجعہ دیگر تجافی دارد و جنوب ایشان
باوے متقلب و متصرف بیتے کہ بالا نبشتہ ام دوم مصراع او با ایں سخن نسبتے دارد
قولہ ثم رجعوا الی اللہ بصدق الافتقار با ایں ہمہ تجلیات با ایں ہمہ تحقق
با ایں ہمہ تصریف و تقلیب بخدا باز گشتند و ایں حال کہ بصدق معلوم کردند ہیچ طورے
احتیاج از خدا خاستنی نیست چنانکہ گفتہ اند العبودیۃ احتیاج ذاتی **قولہ** و لم
یتکلوا علی ما حصل لھم من الاعمال آں علمہائے کہ ایشاں کردند بر آں
عمل تکیہ نکردند عقیدہ بر من نکردند عمل موجب قبول حق است و سبب درجات و ثوابات
است یا اثرے دارد بذاتہ کہ آں اثر نہادہ کسے نیست عمل کردند و دانستند و عقیدہ
بر آں داشتند اگر عمل ما را او اثر دہد ایں را اثر باشد ولا نہ ناسخ و منسوخ حکایت ہم ازیں
کردہ است عملے بر قومے میان مسلمانان مستحسن بود و بر آں ثواب می یافتند آں نسخ
شد و عملے خلاف آں فرمودند نہ آنکہ اثر از اولی دور کردند و آں اثر مردوم را دادند **قولہ**
او صفا لھم من الاحوال علما منھم بانہ یفعل ما یرید و یختار
من یشاء من العبید و احوالے صافی کہ ایشاں را بود بر آں اتکا نکردند **قولہ**
لا یحکم علیہ خلق ہیچ مخلوقے را نرسد کہ بر وے حکمے کند یا قابل آں باشد
قولہ و لا یتوجہ علیہ لمخلوق حق و مخلوقے را بر حق تعالی حقے متوجہ نیست
چنانچہ آں ظالم معتزلی می گوید بیچارہ او ہر چہ کرد و کرد و ہر چہ خود را دانست دانست
از ولایت حق محروم ماند **قولہ** ثوابہ ابتداء فضل نعمتے و درجہ جنتے و زینتے
کہ او تعالی بندہ را بخشد نہ بسبب عبادت او و سبب مشقت و محنت او بلکہ فضلے محضے

و لطفے صرفے است و وہبے خالصے۔ قولہ و عذابہ حکم بعدل و آنرا کہ او عذاب کند ہمہ طاعت ناکردہ بجا آوردہ باشد آں عذاب کردن او بر آں شخصی عدلے راستے باشد حکایت بعضے کہ با ہمہ فضل و درجہ بے ایمان رفتند چنانچہ بلعم باعور مناسب باشد قولہ و امرہٗ قضا فصل یعنی امر او قضاے قطعی است و محققی است و فصل است کہ در و شائبۂ ناحقی باشد و مفصول است و مقطوع است کہ البتہ ہمچناں می باید کردن کہ او امر کردہ است و امر کار او آں کار است آں مقضی است کہ قطع یقین است کہ شدنی و بودنی است غیر آں نبود۔

قولہ ثم اعلموا رحمکم اللہ ان المتحققین من ھذہ الطائفۃ اقرض اکثرھم و لم یبق فی زماننا ھذا من الطائفۃ الا اثرھم کما قیل۔ شعر

امّا الخیام فانّھا کخیامھم وأری نساء الحی غیر نسائھا

شیخ قدس اللہ روحہ از عزت ایں کار و عظمت ایں طائفہ دریں حکایت متضمن ذمت وصیت قومے بے انصافے کہ ایشاں نابودہ بر خود بندند و بداں نابودہ اعمانے نانشودہ کنند اکنوں عزیز من یکے اندیشہ کن کہ مرا با خود ہمیں اندیشہ است شیخ قدس اللہ روحہ خود تاریخ بیان کرد کہ از تاریخ ہجرت چہار صد و سی ہفت گذشتہ بود میان آں قوم ایں فترہ زاد کہ در ہر یک لفظ شیخ تامل کن ہمیں کہ چہ حد بلاز ادہ است مسکین محمد حسینی سلمہ اللہ تعالی کہ امروز تاریخ ہجرت ہشتصد و ہفت شد نماند نشانے ازیں قوم آں دل ہم نماند نداکنوں ایں بیچارہ چہ گوید اما در خیال خود بوہمے و گمانے چیزے کہ مرا دریں کار محقق است می نویسم خود برائے کہ مینویسم امّا چہ کنم ہمت حمیت بریں می آرد انچہ حقیقت کار ست بروں می باید داد بتحمل از جملہ کوراں یکے را خدا چشمے دہد از جملہ کراں کسے را نوشتے بخشد حکایت عمیان و فیل شنیدہ باشی چنانچہ میان آں کوراں یکے چشم یافت شاید میان ایں کوراں و کراں کسے چشمے یابد برائے تشخیص و تعیین ایں

قوم لیمیز الخبیث من الطیب و تشخص المنافق من المازق البتہ خواستم کہ کسر نفس ایشاں
شود و صدق ایشاں معلوم شود گفتم کسے را تلقین کنم کہ او نفس خود را چنیں خوار کند
کہ ہیزمے بر سر کند بیازد و جارو بے زند و بذل مالے کند از ملک بروں آرد خود مردمانے
آمدند ایں کار کردند من برائے آں کردم کہ کسر نفس ایشاں شود ایشاں را خود ہیں
سبب شد برائے تکبر و دروغ گفتن و نابودنیہا بر خود بستن اللھم اللھم اللھم
اجرنا من النار یا مجیر میخواہم کہ بکلی ایں گرد آرم اما باز می دانم مگر کسے باشد کہ از آنہا
بیروں آید امروز وقتیست اگر کسی نام خدا بہ تزویر می ستاند مارا ہماں غنیمت است
اکنوں چند گویم زباں گردمی باید آورد ترجمہ کلمات شیخ قدس اللہ روحہ را متعلق می باید شد
قولہ شد اعملوا شیخ چو خود شیخ است برحسب خویش می گوید شد اعملوا کہ ہمہ
متلمذاں او اند قولہ انقرض اکثر ہم در زمانہ او آں بودہ است کہ اکثرے رفتند
از زمانہ ما اگر گویم کل رفتند بحقیقت ہمیں باشد ولکن الفیض غیر منقطع از شئی ہائی
و از شخص ہائی خالی نبودہ باشد انقرض انقطع منقرض شدند نماندند قولہ و لم
یبق و ازیں طائفہ در زمانہ ما نماندہ است مگر اثر ایشاں یعنی آنچہ ایشاں کردند حکایت
ازاں کار ماندو اعتقاد براں کار ماند بعضے را قولہ اما الخیام چنانچہ شاعر می گوید ایں
خیمہا ہماں خیمہا ست چنانچہ بود و آں خوبانے کہ دراں خیام بودند آں نیند قولہ حصلت
الفترۃ فی الطریقۃ در طریقت فترۃ شد سستی افتاد یعنی طالبان نماندند سست
شدند بلکہ نیست نابود شدند از بس قلت کار بریں کشید اگر قلیل را عدیم گوئیم شاید
قولہ لا بل اندرست الطریقۃ بالحقیقت ایں اندراس ہم بداں معنی
کہ گفت قولہ مضی الشیوخ الذی کان بہم اھتداء آں پیراں کہ بسبب
ایشاں ہدایت می یافتند براہ راست می رفتند آں پیراں رفتند شیخ رحمہ اللہ
گفت اندرست الطریقۃ بالحقیقت دو معنی احتمال دارد طریقت بحقیقت

سندرس شد نہ ایں ماند و نہ آں و دیگر مردمے خود را بحقیقت رسیدہ دانستند
و آداب طریقہ را بکلی گوشہ نہاد ند پس آں حقیقت سبب شد برائے اندراس طریقت
را بطریقیت طلب حقیقت است چو یکے با خود راست گرفت کہ بحقیقت رسیدم
ہر آئینہ طریقت گذاشت **قولہ** قل الشبان الذین لھم بسیر تھم و سنتھم
اقتداء آں جواناں رفتند کہ بسیرت پیراں اقتدائے کنند و دیگراں طالبان جواناں
رفتند کہ ایشاں چہ می کردند تا طالب و مسترشد دیگر اقتدا بداں کنند کہ ایں باید کرد
قولہ زال الورع وطوی بساطہ تقوی رفت تورع رفت قومے کہ از شبہ محزون
شوند و در مباح تاملے کنند و البتہ جہد دراں باشد کہ ورک حلال شود آں صفت رفت
وطوی بساطہ و بساط ورع بہ پیچیدند **قولہ** واشتد الطمع و قوی رباطہ
طمع ضد ورع است بمبالغہ چو ورع زائل شد ہر آئینہ طمع قوت گرفت و سخت شد
و بنیاد خانہ طمع و سرائے طمع محکم شد **قولہ** وارتحل عن القلوب حرمت
الشریعۃ فعدّ و اقلۃ المبالاۃ بالدین اوثق ذریعۃ حرمت الشریعۃ
شریعت از دلہا رحلت کرد رفت **قولہ** فعدّ و اقلۃ المبالاۃ و دانستند عدم
التفات بدیں استوارترین وسیلت است عدّوا بمعنی علموا گفتم زیرا چہ آں عد بعد
علم است و حاصل عد ہیں علم است عدّوا شمردند شمردن بعد دانستن است **قولہ**
و رفضوا التمییز بین الحلال والحرام و دانوا بترک الاحترام طرح
الاحتشام آنجانے بے باک گشتند کہ ترک آوردند کہ میان حلال و حرام فرقے نہند
قولہ و دانوا بترک الاحترام و دین ایں ساختند کہ احترام شریعت را و آنچہ
مواجب ایں کار است و احترام مردان این کار را ترک کردند **قولہ** و استخفوا
بآداب العبادات و استھانوا بالصوم والصلوۃ آداب عبادات را
خوار کردند مثل ترک تعدیل ارکان و امثال این کنند و بداں مبالات نکنند

دیا در مسجد در آیند و وضو نباشد این آداب شریعت مردان این را جوار کردند قولہ
واستھانوا نماز و روزہ را مہان کردند خوار کردند استخفوا واستھانوا ہر دو
قریب المعنی اند قولہ وارکضوا فی میدان الغفلات وارکنوا الی اتباع
الشہوات وقلت المبالاۃ بتعاطی المحظورات و در میدان غفلت
جنبیدند و آن عبارت از دلیری و دلاوری است یعنی در مخالفت شریعت دلیر شدند
قولہ وارکنوا و میل بسوے آرزوہاے نفس کردند قولہ وقلۃ المبالاۃ و مباشرت
نامشروعات التفاتے نماند قولہ والارتفاق بما یاخذونہ من السوقۃ
والنسوان واصحاب السلطان و رفقے گرفتن بر خود آسان کردند فتوح گرفتند
از اہل بازار و از زنان و از امراء و ملوک شیخ رحمہ اللہ این سہ طائفہ را در یک
سلک راند مگر مقرر و مستقر ہر سہ یکے است زیرا چہ اکثر این طائفہ در اتباع و دینداری
سست باشند و فتوح از عورت گرفتن و در رفق با او بودن از سستی و دنائت
نفس است آنجا اینجا این دشوار باشد اگر دل چنین مسکینہ کند بندۂ خدا است
شاید دوست خدا ہم باشد دشوار شود و این طائفہ اکثرے کم ہمت باشند
و اہل سوق اکثرے مردم اجلاف باشند ہم ایشان قاصر و عقول ایشان ناقص.
و نفوس ایشان ناکص اکنوں از اینچنین ناکسان گرفتن حمیت و مروت نباشد
و اصحاب سلطان مردم اہل نفوس اند خود بینان اند ہر کرا چیزے بدہند دانند کہ
او را پروردیم و برآوردیم حق احیا داریم در باب او و دیگر وجوہات ایشان مغشوش
است سلطان من عند نفسہ در باب یکے مرحمتے کردہ چند ہزارے دادہ و او
از روئے استحقاق تا چہ قدر را لایق باشند و دیگر آنکہ میان ایشان اہل
عمل باشد یحتمل کہ جزع او از رہ دیگر ہم چیزے در آید این طائفہ مذموم اند و اخذ
فتوح ایشان و در رفق ایشان بودن کم ہمتی باشد اکنون بگوئیم مرد صوفی یا کسے دارد

بداں سر بر کند مزدوری و کسبے دیگر بعضے بقدر ضرورت گدائی ہم کردہ اند
خصوص کہ بعد بسر روز باشد اما آں یارقاں آں شہبازاں خود را دوست دہندہ
و آرندہ را دریا و یہ فنا ساقط دیدہ اند ایشان آنانند کہ بلکۂ ایشان نماندہ است
و چیزے در ملک ایشان در نیاید و اگر سلطان و اگر اصحاب او یا سوقہ و نسوان فتوح
آورند و خدمتے کنند خدا ہر بندہ را کہ بہت عبادت و بندگی کہ او را دوست دارد
دوستان خدا ہم ہمیں صفت دارند کہ ایشان متحد بصفت او بیند و لعمری سخنے نازکے
است شیخ قدس اللہ سرہ کہ نالیدہ ہم از ایشان نالیدہ کہ ایشان از ایشان
نبودہ و خود را از ایشان شمردہ بدیں بے التفاتی و بے باکی خود را داشتہ **قولہ**
ثم لم یرضوا بما تعاطوہ من سوء ھذہ الافعال حتی اشاروا الی اعلی
الحقایق والاحوال وادّعوا انھم تحرروا عن رق الاغلال وتحققوا
بحقایق الوصال وانھم قائمون بالحق بحری علیھم احکامہ وھم
محو چو بے التفات شدند ہر آئینہ بدیں ہا باک نماند بدیں رضا و خوشی ایں کار را
کنند و آنرا مقصد و مقصود دانند **قولہ** حتی اشاروا آنا آنکہ اشارت بدیں
اعلی احوال کردند چہ باشد ایں آنچہ ندانند اشارت بدان چونہ کنند ایں را دو
معنی است یعنی ایشان چنین کنند و اشارت بدیں باشد کہ حقایق و معارف
ہمیں است و دیگر مردے باشند صحبت ایں صوفیاں و بسیار بودن با ایشان
از ایشان کلماتے و حکایتے صادر شود ایں سامعان گمان برند کہ ایں مراد است
مثلاً شیخ قدس اللہ سرہ فرمود کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است خدائے
سبحانہ بر اہل بدر بجمال رحمت تجلی کرد و ایشاں را فرمود اعملوا ما شئتم فقد
غفرت لکم ہر چہ خوش آید کنید کہ من شما را آمرزیدم آں سامع این گمان برد
کہ ایشان ہر چہ خوش آید کنند خواہ حلال خواہ حرام بیباک شود و خلق را دعوت کند

نعوذ باللّٰه من شرّه و شرّ من اتبع به و درین ره تعلیمے و تعلمے هم نهاده اند و تعلّم ایشان
را جز این نیاموزد که اباحت و الحاد و نهایت رسیدن و غایت مرتبه او باشد قوله
و ادعوا ایشان دعوی حریت کردند که حرّ گشتیم یعنی تکلیفے بر ما نماند مطالبات ازما
بکلّی ساقط شد قوله و تحققوا برین گمان که ما بحقیقت وصال رسیدیم میان ما بیگانگی
نماند قوله دائماً هم قائمون و دعوی کردند که ما بخدا قائم بخدائیم خود نه ایم بما کارے
می رود و در مظهر ما آنچه خدا را خوش می آید می کند ما در میان نه ایم عارف محقق درمیان
نیست خداوند سبحانه در مظهر او هرچه خواهد کند و نکند جز حسنات و مبرات زندیق و ملحد
خداوند سبحانه در مظهر او جز شر را نیافریند قوله لیس للّٰه علیهم فیما یوتونه
او یذرونه عتب و لا لوم و انّهم کوشفوا بسرّ الاحدیّة و اختطفوا
عنهم بالکلیة و زالت عنهم احکام البشریة و بقوا بعد فنائهم
عنهم بانوار الصمدیّة القائل عنهم غیرهم اذ انطقوا و النائب
عنهم سواهم فیما تصرّفوا بل صرفوا و ایشان این گمان دارند که هرچه
ما می کنیم فردا بر ما ملامتے و طعنے نیست و ما را نه تعبے و نه عیبے قوله بانّهم کوشفوا
و ایشان از میان رفته اند بدین که اسرار احدیّت بر ایشان کشف است چون کشف
احدیت شود چیز در میان نماند قوله و اختطفوا و ایشان را از ایشان بکلی بربودند
قوله و زالت عنهم تکلیفات از ایشان بکلی خاست و بقوله بعد فنائهم
و این دعوی دارند ایشان از خود رفته اند و بانوار صمدیت باقی اند قوله القائل
عنهم هرچه ما می گوئیم ما می گوئیم دیگرے میگوید قوله و النائب عنهم و آنچه ما می کنیم
ما می کنیم دیگرے می کند ما نائب کار اوئیم چنانکه بعضے لعابان لعبتے می سازند و در پائے
و دست و کمر گاه و در هر بند که او را بسمان می بندند و لعبت می کنند و چنانچه خوش
می آید این لعاب می جنباند رقص می کنانند دستک می زنانند و خود محتجب و راء

ایشان ست ناداں گماں برد کہ ایشاں خود متحرک اند و عارف داند کہ محرک ایشان دگرے
است قولہ بل صرفہا چنانچہ او میگرداند ہمچناں میگردند قولہ و لما طال الابتلاء
فیما نحن فیہ من الزمان بما توحت ببعضہ من ہذہ القصۃ و کنت
لا اسبط الی ہذہ الغایۃ لسان الانکار غیرۃً علی ہذہ الطریقۃ ان
یذکر اہلہا بسوء او یجد مخالف لثلبہم مساغا اذا البلوی فی
ہذا الدیار بالمخالفین فی ہذہ الطریقۃ و المنکرین علیہا شدیدۃ
چوں ابتلا بسیار شد دراز کشید در چیزے کہ ازیں قصہ ہا ے تلویح کردم و گفتم و حال
من ایں بود کہ نمی خواستم کہ زبان دراز کنم چیزے بگویم از سبب غیرتے کہ در باب ایں طائفہ
است کہ اہل تصوف را چیزے بدے ذکر کنم اما تنبیہ کردن ضروری است تا کسے مغرور
نشود قولہ او یجد مخالف ایشاں را مخالفے۔ ہ در آمد یا بد قولہ اذ البلوی زیرا چہ
آں بلائے سختے است کہ مردماں در دیار ما با ایں طائفہ بسط لسانے و مذمت میکنند
اگر من ہم کنم ایں بلائے سختے است قولہ و لما کنت او مل من مادۃ ہذہ
الفترۃ ان ینحسم و لعل الحق سبحانہ یجود بلطفہ فی التنبہ لمن
حاد عن السنۃ المثلی فی تضییع آداب ہذہ الطریقۃ چو من از آنہایم
کہ امید داریم کہ ایں فترت ازیں طائفہ برود چیزے رشدے وزہ ایں کار پیدا
شود و بقدر وسع و امکان حسم ایں شود یعنی ایں برود قولہ و لعل الحق و شاید
خداوند سبحانہ و تعالی بکرم خویش بنخشد مر کسے را کہ او معرض است از سنتے حسنہ کہ محقق و
معلوم ایست قولہ و لما ابی الوقت الا استصحابا و اکثر اہل العصر بہذہ
الدیار الا تمادیا فیما اعتادوا و اعتروا اشفقت علی القلوب تحسبن ہذا الامر
علی ہذہ الجملۃ بنی قواعدہ و علی ہذا النحو سار سلفہ وقت ایں تقاضا
کرد البتہ ازیں گفتار تعبے باشد اکثر ایں دیار نیست مگر آنکہ تمادی دارند و غلو دارند

در انکار این طائفہ و بداں عارۃ دارند و عزوے دارند قولہ اشفقت علی القلوب شفقت کردم بر دلہا و لطف و رحمت کردم کہ ایشاں بدانند بنا رقواعد این کار بر اینست قولہ و علی ھذا النحو ذکر ایشاں ہم بریں رفتہ است و سلف ایشاں ہم بریں بودند یعنی شفقت کردم بر ایشاں تا بدانند کہ مذہب سلف چہ بود و ایشاں بر چہ بودند قولہ فعلقت ھذہ الرسالۃ الیکم اکرمکم اللہ و ذکرت فیھا بعض سیر شیوخ ھذہ الطائفۃ فی آدابھم و اخلاقھم و معاملاتھم و عقایدھم و قلوبھم و ما اشاروا الیہ من مواجیدھم و کیفیۃ ترقیھم فی بدایتھم الی نھایتھم پس این رسالہ را بشما تعلیق کردم و ذکر بعضی سیر مشایخ کردم و از حقایق ایشاں و معارف و مواجید ایشاں و کیفیت بدایت و نہایت ایشاں گفتم قولہ لتکون لمریدی ھذہ الطریقۃ قوۃ و منکم لی بتصحیحہ شھادۃ و لی فی نشر ھذہ الشکوی سلوۃ و من اللہ الکریم فضل و مثوبۃ تا باشد مر طالبان این راہ را قوتے و بصارتے قولہ منکم لی و مرا دریں گفتار شہادتے از کتاب و از حدیث رسول اللہ و سیر مشائخ ہست یعنی از خود نگفتہ ام از علم و تجربہ گفتہ ام قولہ و لی فی نشر و این شکوی را من آشکارا کردم دریں مر اسلوتے و تسلی میشود و دل را آرامے است و از خدای تعالیٰ امید ثوابے و درجہ قولہ و استعین باللہ سبحانہ فیما ذکرہ و استکفیہ و استعصمہ من الخطا فیہ و استغفرہ و استعینہ و ھو بالفضل جدیر و علی ما یشاء قدیر تعلق بخدا کرد و استعانت و اعتصام از و کرد چنانچہ شرط عبادت و طریق علما باللہ است۔

فصل

فی بیان اعتقاد هذه الطایفة فی مسائل الاصول

دریں فصل بیان عقاید ایشاں واصول دین انچه ایشاں براں هستند وفتند وبراں بودند آں را بیان خواهد کرد تا معلوم شود کار ایشان بر اصل است وانچه باید وشاید ایشاں آں دارند شیخ ازجهت آں ایں فصل را مقدم کرد در مقدمتی میگوید در معتقدات ومذهب هر طائفه بحقه آں مرد مذهب صوفیاں ایں میگوید که ایشاں میگویند که خدا میاں دو ابروے مرد است لاحول ولاقوة الا بالله خدا از شر ایں سخن واز کسے که معتقد این سخن است وکسے که ایں نبشته نگاه دارد محققاں وعارفاں وپاکبازاں ایشاں را ایں سخن گویند زهے گمرهی وبے رهی وزهے بے دینی

قوله اعلموا رحمکم الله ان شیوخ هذه الطایفة بنوا قواعدهم علی اصول صحیحة فی التوحید صانوا عقائدهم عن البدع ودانوا بما وجدوا علیه السلف واهل السنة من توحید لیس فیه تمثیل ولا تعطیل ولا تشبیه وعرفوا ما هو حق القدم تحققوا بما هو نعت الموجود عن العدم معلوم ومحقق است صوفیان را درمیان توحید تعطیلے وتشبیهے نیست سلف هم بریں رفت وخلف هم بریں اعتقاد دارد وقوله عرفوا ما هو آنچه صفت قوم است آنرا تحققے دارند وآنچه حادث وممکن است بشرط آنرا نیز دانستند قوله ولذلك قال سئل فی هذه الطریقة ابو القاسم الجنید رحمه الله التوحید هو افراد القدم من الحدث جنید را که سید طائفه گویند ومرشد القوم نامند او گفته است توحید چیست که قدم را از نعت حدث کلاً وجملة جدا گانه کنند میان واجب الوجود ومیان ممکن الوجود

ه این لفظ در هر نسخه همچنیں نوشته شده است بظاهر نام یکے از تصانیف حضرت ابو القاسم قشیری است

تقیضے درستے است قولہ واحکموا اصول العقاید بواضح الدلایل ولایح الشواھد ومحکم واستوار کردہ اند بدانچہ دلائل برایشاں لائح گشت وبحقیقت مشاہدہ معلوم گشت قولہ کما قال ابوحاتم السجستانی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا نصر الطوسی السراج رحمہ اللہ یحکی عن یوسف بن الحسین قال ابو محمد الجریری من لم یقف علی علم التوحید بشاھد من شواھدہ زلت بہ قدم الغرور فی فھوات من التلف یرید بذلک ان من رکن الی التقلید ولم یتامل دلائل التوحید سقط عن سنن النجاۃ ووقع فی اسر الھلاک ومن تامل الفاظھم وتصفح کلامھم وجد فی مجموع اقاویلھم ومتفرقاتھا مایثق بتاملہ بان القوم لم یقصروا فی التحقیق عن شاو ولم یعرجوا فی الطلب علی التقصیر ونحن نذکر فی ھذا الفصل جملا من متفرقات کلامھم فیما یتعلق بمسائل الاصول ثم نجری علی الترتیب بعدھا ما یشتمل علی ما یحتاج الیہ فی الاعتقاد علی وجہ الاختصار ان شاء اللہ عز وجل جریری رحمہ اللہ گفتہ است بدیں سندے کہ شیخ قدس اللہ روحہ گفت کہ از یوسف حسین رحمہ اللہ شنیدم کہ قدم ہر کہ بمشاہدہ نباشد ودراں باب او عقیدہ کند او البتہ در بادیۂ ہلاک ضائع شود قولہ یشاھد من شواھدہ شواہد توحید نہ واند یعنی بشہود ذوق خود نہ اندر آئینہ اوہام وظنون سخنے گوید وآں موجب ہلاکت وضائع شدن او باشد قولہ یرید بذلک شیخ قدس سرہ ہمیں قدر فرمود دلیلے استوارے باید ما گفتیم باں دلیل شہودے باشد آنگاہ استے کام را شاید قولہ من تامل وہر کہ در الفاظ ایشاں اندیشہ کند ودر غور آں تامل کند بداند در مجموع گفتار ایشاں وانچہ متفرق باہر کسے گفتہ اند ثقہ شود چیزے کہ ایں قوم در بیان نہایت دین تقصیرے نکردہ اند قولہ ولم

بیرجوا و در طلب میلے بتقصیہ نے کردہ اند قولہ یقول سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن محمد بن الحسین السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت عبد اللہ بن موسی السلامے رحمہ اللہ علیہ یقول سمعت الشبلی یقول حق الواحد المعروف قبل الحدد و قبل الحروف ھذا صریح من الشبلی ان القدیم سبحانہ لا حد لذاتہ و لا حروف لکلامہ

عبد اللہ موسی رحمہ اللہ این معتقد فرمود و بحقیقت ہمین است کہ او فرمودہ بے نیاز است آن یکے کہ شناختہ است کہ وجود او پیش از حدود و او حروف ماست حروف حدود مخلوق او ہر آئینہ خالق قبل مخلوق باید و ہمیں سخن از شبلی رحمہ اللہ ظاہر گفتہ است ذات او را حدے نیست یعنی ابتدائے و انتہائے ندارد و سخن او از اصوات و حروف منزہ مثل سخنے است این اگر در بیان این شروع میکنم سخن دراز می شود اما در مجموع بیان شاید فہمے فہم کند قولہ و سمعت اباحاتم الصوفی یقول سمعت ابا نصر الطوسی رح یقول سئل رویم عن اول فرض افترض اللہ علی خلقہ ما ھو فقال المعرفۃ لقولہ جل ذکرہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ قال ابن عباس رضی اللہ لیعرفونی از ابو محمد رویم پرسیدند اول فریضہ کہ خدا تعالی بر بندگان کرد چہ بود گفت معرفت او بود زیرا چہ او گفت وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ الی آخرہ نیافرید مر جن و انس را مگر کہ او را بپرستند از یعبدون یعرفون کجا فہم شود زیرا چہ ابن عباس رحمہ اللہ تفسیر یعبدون یعرفون کردہ است و از عبادت کہ بمعرفت بدان ماند کہ سبب گویند و مسبب مراد دارند و دیگر عبادت نباشد تا معبود معلوم عابد نباشد چونیما ملازمت بود مر آئینہ یعبدون گوید یعرفون مراد دارد قولہ و قال الجنید ان اول ما یحتاج الیہ من عقد الحکمۃ معرفۃ المصنوع صانعہ

والمحدث کیف کان احداثه فیعرف صفة الخالق من المخلوق وصفة القدیم من المحدث ویدل لدعوته ویعترف بوجوب طاعته فان لم یعرف ما لله لم یعترف بالملك لمن استوجبه جنید رحمه الله گفتست اول چیزے که در حکمت خلقت است که مخلوق را شناخت خالق باشد و محدث بشناسد که بکدام کیفیت صنع آن مصنوع کرده است یعنی مباشرتے و امتزاجے بود چنانچه مصورے را می بینی که صورتے می سازد یا بغیر مباشرت و ملاقات چون این دانسته باشد صفت خالق را بداند که او ممتاز است و صفت قدیم از محدث شناسد هرچه در ا رمحدثات رود تا آنجا که سبر و هم باشد محقق گردد که محدث از قدیم متاخر می باید عقلاً و وهماً و وجوداً هرچه گوئی گوئی تقدم علت از معلول بدیست قوله ویدل لدعوته چونین بود که گفتیم این آید که طوق ذل طاعت در گردن نهد و بحقیقت شناخت بداند که طاعت او واجب باشد قوله من لم یعرف هر که مالک را نشناسد نداند که مملوک در ذل طاعتست و معترف بندگی اوست گفته اند العبودیة احتیاج ذاتی قوله اخبرنی محمد بن الحسین قال سمعت محمد بن عبد الله ابا الطیب المراغی یقول للعقل دلالة وللحکمة اشارة وللمعرفة شهادة فالعقل یدل والحکمة تشیر والمعرفة تشهد ان صفاء العبادات لا ینال الا بصفاء التوحید ابو طیب رحمه الله گفتست عقل را بر وجود و وحدانیت او دلالتے است زیرا چه شئی خود بخود نتواند شد از آنچه ممکن و دو طرف دارد طرفے از طرفے دیگر ترجیح بلا مرجح باشد ضرورت آمد که این موجود را موجدے هست قوله والحکمة اشارة چون شئی خود بخود نتواند شد هر آئینه کسے دیگر هست که این را ساخته است او چونه کسے باید قادر باید عالم باید حی باید فاعل و مختار باید و منزه از شریک باید که وقت فعل او را کسے مزاحم نباشد حکمت را چندین اشارتیست بعضے گفتم باقی را

همبرین قیاس بر قوله والمعرفة شهادة و معرفت را شهود باید این سخن بچند اعتبار است یعنی آن را که تو شناختی بعقل و حکمت او را شاهد بینی و حاضر بینی پس آنکه با این صفات او را شناخته باشی و دیده و دانسته باشی این را معرفت گویند قوله والمعرفة تشهد و بصفار عبادة نرسند مگر بصفاء توحید و صفاء توحید چیست که شایبه کدورتی از شرک خفی باوی نباشد و هر چند که تو توئی تو با تست و توئی تو از تو رفتنی نیست این صفاء توحید دست ندهد اما بحصة و قسمة قوله سئل الجنید عن التوحید فقال افراد الموحد بتحقیق وحدانیته وبکمال احدیته انه الواحد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد نفی الاضداد والانداد والاشباه بلا تشبیه ولا تکییف ولا تصویر ولا تمثیل لیس کمثله شیء وهو السمیع البصیر جنید رحمه الله را پرسیدند از توحید گفت مر موحد واحد فرد حقیقی را جدا گانه کند تحقیق وحدانیت باری تعالی با تحقیق یگانگی خود چنان با وی یگانه گشته است که خود را از خود نفی و جدا گانه میکند یگانگی میشود قوله بکمال احدیته کمال احدیت چیست که از احدیت او اگر خواهی حکایت کنی این کنی هو هو لا هو الا هو چرا زیرا که او تعالی واحد لیست یکی است با خود یکی است نه آنکه از دو سه عدد یکی او ست چنین باشد همین آید که لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد در این گفتار موحد نفی اضداد کرد و نفی انداد کرد و نفی اشکال و امثال کرد یک لطیفه دگر ست بدانی که نفی ضد نیست تا نفی شکل و مثل نیست قوله لیس کمثله شیء همچو مثل او کسی نیست از نفی مثل مثل نفی مثل میشود شی در محل نکره افتاده است عموم تقاضا کند یعنی شیئی نائی بر نسبت مائی همچو مثل او نیست اینجا این نیز باید دانستن قوله وهو السمیع البصیر همو سمیع است و همو بصیر است و پس در معقول میگویند وجود اولی و اقدم و وجود غیر اولی و اقدم در گفتار وهو السمیع البصیر این اشارت کرد که

غیر وجود اولی و اقدم وجود ندارد همین یک وجود اولی و اقدم است وهو السمیع البصیر کلامی است که حصر تقاضا کند چنانچه گوید زید هو المنطلق **قوله** اخبرنا محمد بن احمد بن محمد بن یحیی الصوفی رحمة الله علیه قال اخبرنا عبد الله بن علی التمیمی الصوفی یحکی عن الحسین بن علی الدامغانی قال سئل ابو بکر الزاهد الکلاباذی ؒ عن المعرفة فقال المعرفة، سمر ومعناه وجود التعظیم فی القلب یمنعك عن التعطیل والتشبیه وقال ابو الحسین البوشنجی رحمه الله التوحید ان تعلم انه غیر شبه بالذوات ولا منفی الصفات ابو بکر کلاباذی علیه الرحمه را از معرفت پرسیدند گفت تعظیم باری تعالی در دل تو شاهد موجود گردد وایں مانع باشد ترا که اورا مانند چیزے کنی یا اورا بیکار کنی چنانچه حکماء یونانی گفته اند احتمال معنی دگر آں تعظیم در دل تو آید که تو اورا هیچ مانند نه کنی وآں تعظیم او معطل جوارح تو نیفتد آں شناخت موجب تعطل نباشد موجب تعبل باشد چنانچه گفته اند من عرف السبق تعطل قوله التوحید آں تعلم ایں سخن همه بخشم که از قسمت تشبیه منزه است ونه آنچنانکه معطله گفته اند او صفتے ندارد گفته اند ذات غیر صفت **قوله** اخبرنا الشیخ ابو عبد الرحمن رحمه الله قال سمعت محمد بن محمد غالب رحمه الله قال سمعت ابا نصر احمد بن سعید الاسبنجانی رحمه الله یقول قال الحسین بن منصور علیه الرحمة والغفران الزم الکل الحدث لان القدم له همه را صفت حدث ملازم دار یعنی همه وجودات صفت حدوث دارند افلاک وعناصر وسیارگان همه محدث اند زیرا چه قدم خاصهٔ اوست تعالی آنکه تو مے خواستند صفات را نفی کنند ورنه قدیمات آید علی هذا ایں صفات اضافی باشد جواب گوئیم فلیکن این قدیمات در قدم آن قدیم زیادتی ندارد شئ واحد موصوف بدیدهٔ

اوست اوست دیگرے را نمی گویم قدیم **قوله فالذی بالجسم ظهوره فالعرض** یلزمه ازین کلمیه که گفتم چند سخنے مرتب ظاهر میشود آنکه او متن خود ظاهر شده است بضرورت آن جسم را عرضے باشد **قوله والذی بالدلالة اجتماعه فقواها تمسکه** و آنکه تو دلیل گوئی بدان او را جمع کنی پس قوائے که او دارد آن قوی او را ممسک است اگر یک قوی برود آن ممسکه است **قوله والذی یولعه وقت بفرقة وقت** و آنکه او وقتے مولف اوست یعنی آن وقت این تقاضا کرد که وجودے شود و وقت آن تقاضا کرد که وجود او را تفرقه شود این تفریق و تالیف محتاج باشد بمفرقے و مولفے **قوله والذی یقیمه غیره فالضرورة تمسکه** و آنکه قوام او بغیر اوست ضرورت بامهٔ ذلت اوست وجودے ضروری یعنی وهمی و خیالی **قوله والذی الوهم یظفر به فالتصویر یتقی الله** آنکه وهم بر و غالب می آید یعنی آنکه واهمه با خود دارد صفت وهمی در وهمست پس تصویر البته این باشد که او را مصوری صورت کرده است تا آنکه هر که این دارد که وهم بر و غالب است او را وهم تصویری رد **قوله ومن آواه محل ادرکه** آین آنکه او را جائے فرود آمدنی جائے داده است پس مکان مدرک اوست در زمینے و مکانے که توشته تمام او را تو فرو نگرفته او ترا فرو گرفته است **قوله ومن کان له جنس طالبه الکیف** و آنکه او را جنسے است کیف فرض کنیم جنس حیوان از و پرسند چون است چگونه است یعنی مریض یا صحیح طویل یا قصیر سمین و عجیف **قوله انه سبحانه لا یظله فوق ولا یقله تحت ولا یقابله حد ولا یزاحمه عد ولا یاخذه خلف ولا یحده امام ولم یظهره قبل ولم یفنیه بعد ولا یجمعه کل** او تعالی بالا او را چیزے نه و فرود او را چیزے نه و بعد او چیزے نه یکے دو سه چهار ساز ندچیزے کنند او این نه **قوله ولا یفنیه بعد** نه اینچنین است که او را بعدے است

و بے فانی نکند بلکہ نہ او را بعد است نہ فنا **قولہ ولم یوجدہ کان ایشین** نیست
کہ نبود شد **قولہ ولم یفقدہ لیس** نفی او تصور ندارد ایں بود نے است کہ البتہ
نابود شدنی نیست **قولہ وصفہ لا صفۃ لہ** صفت او نیست کہ صفت او را صفت
ما برابر نیست چنانچہ گویند ذات او منزہ از ذات ما ہمچناں صفات او منزہ از صفات
ما **قولہ وفعلہ لا علۃ لہ** یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ ہر چہ خواہد کند صنع او را موجبے نباشد
موجب ہر شے صنع اوست **قولہ وکونہ لا امد لہ** تنزہ من احوال خلقہ
وجود او را نہایتے نہ **قولہ تنزہ عن احوال خلقہ** احوالے کہ مر خلق را است مرضے
و صحتے زوالے و فنائے و زیادتی و کمی او ازاں منزہ است **قولہ لیس لہ من**
خلقہ مزاج او را در خلق خویش امتزاجے نیست میان ایشاں مخلط نیست **قولہ**
ولا فی فعلہ علاج کارے کہ او کند مثلاً تصویرے کند بعالجتے نیست **قولہ**
یا تیہم بقدمہ کما یا تونہ بحدث ثم بود او را با ایشاں بصفت قدم است
یعنی چنانچہ بود بود او را با ایں محدثات تبدلے و تغیرے نہ و بود محدثات با وے
ہم بصفت حدوث از حدوث ایشاں را با صفت قدم او مزاحمتے نیست **قولہ**
ان قلت متی فقد سبق الوقت کونہ اگر پرسی او کے باز است کے عبارت
از وقت است وقت مخلوق او وقت نبودہ او بود **قولہ وان قلت ہو**
فالہاء والواو خلقہ غایات اشارات ہو است و ایں ہا و واو مخلوق او
مخلوق بخالق چہ اشارت تواند کرد **قولہ وان قلت این ہو فقد تقدم**
المکان وجودہ خدا کجا است و ایں عبارت از مکان است و مکان مخلوق او است
پس چوں تواں گفت این ہو **قولہ فالحروف آیاتہ** و حروف علامات شناخت
او است حرفے و سخنے میگوئی کہ بداں بشناسد ایں علامت شناخت او است **قولہ**
وجودہ اثباتہ وجود او عین اثبات او است وحی ایں نیست کہ چیزے مثبت

او افتاد بلکہ عین ذات او مثبت او ست **قولہ** و معرفتہ توحیدہ و شناخت او ہمیں توحید او ست یعنی او را یکے و بیگانگی بشناسی ہمیں رفت او ست الممکن ھو ھو معرفت او تر امکن نیست **قولہ** و توحیدہ تمیزہ من خلقہ و توحید او ہمیں است کہ او را از خلق جدا گانہ کنی یعنی صفت قدم بحقہ ہمو را اثبات کنی و صفت حدوث بشرط محدثات را اثبات کنی **قولہ** ما تصوّرتہ الاوھام فھو بخلافہ ہر چہ وہم تصور کند او خلاف آنست **قولہ** کیف یحل بہ ما منہ بلأ و یعود الیہ ماھو انشاء چونہ ممکن باشد چیزے بدو حلول کند کہ ہم از و پیدا آمد و ہم بدو باز گردد و چیزے کہ او انشا کردہ است **قولہ** لا تماثلہ العیون تقلہ نکند عیون او را چنانچہ مقلہ با مقلہ برابر می شود او را می بینند ایں نباشد در دے **قولہ** و لا تقابلہ الظنون ظنون با وی مقابلہ نتواند کرد یعنی البتہ ایں نباشد کہ ظنے با وے مقابل شود **قولہ** قربہ کرامتہ قرب او عبارت از نیست بندہ را مکرم بقرب خویش کند یعنی او را عرفان قرب و مدعرفان قرب چیست انہ مع کل شیء لا بمقارنۃ و غیر کل شیء لا بمزائلۃ **قولہ** و بعدہ اھانتہ و یکے را کہ از خود دور کند یعنی عرفان بقرب خود ندہد او را اہانت کند و بندہ را مہان کردہ باشد **قولہ** علوّہ من غیر سفل او ایں نیست کہ بہ نسبت کہ از جاے بجاے آید **قولہ** و مجیئہ من غیر تنقل گویند جاء ربک نہ ایں است کہ از جاے بجاے آید **قولہ** ھو الاول و الآخر و الظاھر و الباطن القریب البعید الذی لیس کمثلہ شیء و ھو السمیع البصیر مجموع حاصل ایں گفتار بریں باز آمد او اول و آخر او باعتبارے قریب و باعتبارے بعید و او چنانچہ بود ہم چنان است و ہمو سمیع است و ہمو بصیر **قولہ** لیس کمثلہ شیء ایں معنی بالا گفتہ ام **قولہ** سمعت ابا حاتم السجستانی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا نصر الطوسی

السراج علیه الرحمة یحکی عن یوسف بن الحسین رحمه الله
قال قام رجل بین یدی ذی النون المصری فقال اخبرنی عن التوحید
ماهو فقال هو ان تعلم ان قدرة الله تعالی فی الاشیاء بلا مزاج
وصنعه للاشیاء بلا علاج وعلة کل شیء صنعه ولا علة لصنعه ولیس
فی السموات العلی ولا فی الارضین السفلی مدبر غیر الله وکل
ما تصورفی وهمک فالله بخلاف ذلک این همه ترجمه بالا گفته
ام باز چه مکرر کنم قوله وقال الجنید التوحید علمک واقرارک بان الله
تعالی فرد فی ازلیته لاثانی معه ولا شیء یفعله فعله جنید رح گفته است
توحید چیست که معلوم تو باشد که فرد ازلی است یعنی تا او هست بود و باشد
بصفت فردانیت باشد قوله واقرارک یعنی اقرارے یا علمے محققے چنانکه گفته
اند تصدیق و اقرار باید فرد ازلیت همان است که لاشی معه واو آن کند
که کسے نکند یعنی فعل او بغیر معالجتے وملاقات شیء است وفعل دگرے بمعالجت
است قوله وقال ابو عبد الله بن خفیف رح الایمان تصدیق
القلوب بما اعلمه الحق من الغیوب ایمان حقیقی چیست که علم غیب بر دو
مشاهده شود دل آن را تصدیق کند قوله وقال ابو العباس السیاری
رحمه الله عطاؤه علی نوعین کرامة واستدراج فما ابقاه
علیك فهو کرامه وما ازاله عنك فهو استدراج فقل انا مؤمن
ان شاء الله تعالی وابو العباس السیاری رح کان شیخ وقته ابو العبا
سیاری علیه الرحمه میگوید عطاء او بر دو نوعست یکے کرامت است انچه حق است
وثابت است وبودنی وماندنی است ترا بدان اطلاع ومدایں عطا کرامتست
وچیزے که نماید نه آنچنان باشد ویا آنکه نماید وبا تو نماند آن استدراج است بلعم

باعور را چیزے نمود و ندوآں باوے نماند وآں استدراج بود و قولہ فقال انا مومن
چوانچنیں بودہ باشد کہ عطاے اورا احتمال استدراج است برای بقا و ثبوت او
را بگوانا مومن ان شاء اللہ تعالیٰ پس اگر شخصے را باوجود ایمان و معرفت در
آخر الامر خللے در وافتد آن ایمان استدراج بودنہ ایمان حقیقت بر من این سخن
مشکل است کسے کہ او را بعقل و فہم ہمہ نیز شناخت کہ او خداے تعالیٰ باجمیع صفات
است بعد آں ضد او شود و از و سلب شود بعد آنکہ دل را چیزے محقق و کشف شد
بمشاہدہ و ذوق و انست پس آں از و چونہ زائل می شود آرے و اللہ علی کل
شیء قدیر و ابو العباس در وقت خویش شیخے معتبرے و بر قول او اعتماد کلی است
قولہ سمعت الاستاذ ابا علی الحسن بن علی الدقاق علیہ الرحمہ
یقول عمر رجل رجل ابی العباس السیاری علیہ الرحمہ فقال تعمر
رجلا ما نقلتها قط فی معصیۃ اللہ تعالیٰ ابو علی دقاق علیہ الرحمۃ حکایت
کرد پاے عباس سیاری را علیہ الرحمہ شخصے معمرے میکرد سیاری فرمود پاے
را معمرے می کنی کہ ہیچ وقتے برای معصیت را قدمے نزدہ است این حکایت
برای آں آوردکہ او مردے بزرگ ممتاز بود سخن او معتبر و حجت باشد قولہ
وقال ابو بکر الواسطی رحمہ اللہ من قال انا مومن ما للہ حقا قیل
لہ الحقیقۃ تشیر الی اشراق او اطلاع او احاطۃ فمن فقد بطل
دعواہ فیہا یرید بذلک ما قالہ اہل السنۃ ان المومن الحقیقی
من کان محکوما لہ بالجنۃ فمن لم یعلم ذلک من سر حکمہ تعالیٰ
فدعواہ بانہ مومن حقا غیر صحیح ہر کہ این سخن گوید و دعوی کند کہ من مومن
حقم ثابتم او را چیزے می گویند تو گفتی مومن حقم و حقیقت معلوم شود یعنی او را امان
شدہ باشد او مومن بحقیقت بود و حقیقت اطلاع انشا را اللہ تعالیٰ کسے را دہند

آن ہم متحیل نیست نقش انگشتری زین العابدین رضی اللہ عنہ این نبشتہ بودند انا
قال ولی اللہ او شاید کہ گوید انا مومن حقا قولہ عمر بن احمد بن سلیمان
رحمہ اللہ من قال انہ مومن حقا صحیح الزمن شک فی ایمانہ فلدعواہ
بانہ عارف غیر صحیح ہمان سخن است ولکن این یک طرفہ گرفتہ است کہ ہر کہ
گوید انا مومن حقا شاید کہ او را اطلاعے شدہ باشد قولہ سمعت الشیخ
اباعبدالرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت منصور بن عبداللہ
یقول سمعت ابا الحسین العنبری یقول سمعت سہل بن عبداللہ
التستری علیہ الرحمۃ یقول ینظر الیہ المومنون بالابصار من غیر
احاطۃ ولا ادراک نہایۃ یعنی فراچیں باشد مومنان او را فرا بینند
بدیں بصر بینند اما احاطتے نباشد و دریافت او تمام نباشد چو احاطت در میاں
نباشد ایمان حقیقی و ایمان کلی متمثل باشد قولہ وقال ابو الحسین النوری
علیہ الرحمۃ شاہد الحق القلوب فلم یر قلبا اشوق الیہ من
قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فاکرمہ بالمعراج تعجیلا للرویۃ
والمکالمۃ خداوند سبحانہ بہ جملہ دلہا مطلع شد و شاہد ایشاں گشت ہیچ دے را مشتاقتر
از دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ندید از سبب ایں خواست محمد از دیگراں تعجیل تر بینند
محمد را صلی اللہ علیہ وسلم از ہستی او عروج کردہ تا مکالمت و رویت او از دیگراں بیشتر
باشد و مکالمت با خدا اینست تو با خدا سخن گوئی و خدا ترا جواب گوید و گہے باشد
خدا سخن گوید تو جواب گوئی عظیم حالتے است تا کدام نیک بختے را بریں رساند ہم چنیں
گویند خلیل صلوات اللہ علیہ گفت رب ارنی باز سوے ادب دید ازیں التفات
کرد گفت کیف تحیی الموتی او گفت اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ترا ایں مشاہدہ نشدہ است
گفت بلی شدہ است ولے می خواہم مکرر تجلی شود دل ہر بارے از جہت آن

مضطرب و متعلق است تجلی مکرر تا از قلق و اضطراب اطمینان شود این هم دلیل
بر آن شد که محدث نه همه مقدم است و تجلی او از همه مبتیر **قوله سمعت الامام ابا بکر**
محمد بن الحسین بن فورك رحمه الله علیه یقول سمعت
محمد المحبوب خادم ابی عثمان المغربی علیه الرحمة یقول قال
لی ابو عثمان المغربی یوما یا محمد لو قال لك احد این معبودك
الیش تقول قال قلت اقول حیث لم یزل قال فان قال فاین کان
فی الازل الیش تقول قال قلت حیث هو الآن یعنی انه لما کان و
لا مکان فهو الآن کما کان قال فارتضی منی ذلك ونزع قمیصه
واعطانیه ابو عثمان مغربی قدس الله سره از خادم خود محمد محبوب پرسید اگر ترا
کسی گوید معبود تو کجاست تو چه گوئی گفت آنجا گویم که بود همیشگی است گفت اگر تکون
از ازل پرسد گفت آنچنانکه این ساعت است اشارت بدین معنی آمد که بود
و باشد و هست و چنانچه بود و هست و چنانچه بود و باشد او را تحولی نیست شیخ
خوش شد پیراهن خود کشید آن خادم خود را پوشانید **قوله سمعت الامام**
ابو بکر بن فورك رضی الله عنه یقول سمعت ابا عثمان المغربی
رحمه الله علیه یقول کنت اعتقد شیئا من حدیث الجهة
فلما قدمت بغداد زال ذلك من قلبی فکتبت الی اصحابنا بمکة
انی اسلمت جدیدا عجب در خیال او مگر صفت حدوثی مزاحم بود بے بغداد
آمدم از صحبت صوفیان و عزیزان از من زائل شد عجب خطرهٔ است این مگر آنکه
تنوعات تجلیات را او حدوث گمان برد در بغداد آمد از مشائخ این تحقیق کرد که ایشان
گفتند این تغیر و تحول نیست باحدوث نسبتی ندارد او چنین پنداشته بود نه آنچنان باشد
او چنانچه هست بعد این فهم آن درویش از سر مسلمان شد **قوله سمعت**

اباعبدالرحمن محمد بن الحسین رح یقول سمعت اباعثمان المغربی
رحمه الله یقول وقد سئل عن الخلق فقال قوالب و اشباح
تجری علیهم احکام القدرة از وجودات در شواہد پرسیدہ شد گفت قالبے ہستند
وقالبے ہستند و ہر چہ خوش می آید در آں تصرف می کنند قوله وقال الواسطی علیه
الرحمة کما کانت الارواح والاجساد قامتا بالله وظهرتا به
لابد لها کذلك قامت الخطرات والحرکات بالله لابد لها
اذ الحرکات والخطرات فروع الاجساد والارواح صرح بهذا
الکلام ان اکساب العباد مخلوقة لله تعالی وکما انه لاخالق للجواهر
الا الله فلذلك لاخالق للاعراض الا الله تعالی واسطی علیہ الرحمہ فرمودہ
است سبحانہ چنانچہ قوالب وارواح را آفریدہ است حرکتے وفعلے کہ ازیں قوالب
وشواہد ظاہر می شود آں نیز مخلوق خدا است خدا در قالب ایشاں می آفریند ایں
خوش مشاہدہ است اگر کسے را دست دہد بسیارے از غیوب بروکشف شود از
گفتار واسطی علیہ الرحمہ ایں صریح معلوم چنانچہ بندہ مخلوق است افعال بندہ نیز
مخلوق است قوله سمعت الشیخ اباعبدالرحمن رحمه الله
یقول سمعت محمد بن عبدالله یقول سمعت اباجعفر الصیدلانی
رحمه الله یقول سمعت اباسعید الخراز رحمه الله یقول
من ظن انه ببذل الجهد یصل فهو متمن ومن ظن انه بغیر
الجهد یصل فهو متمن ابوسعید خراز قدس اللہ سرہ فرمود ہر کہ ایں گمان
برد کہ صرف طاقت خویش میکنم بدیں رسم او رنج بیں است بمقصود رسیدنی
نیست وآنکہ ایں او گمان برد کہ بغیر جہد برسد او مرد متمنی است ہرگز بداں
آرزو نرسد حاصل الکلام ایں باشد صرف طاقت خود در کار خدا کند بدیں

یقین که خداوند سبحانه در مظهر من آن افعال می افزاید که رضاء اوست امیدوارباشم
قوله وقال الواسطی رح اقسامُ قسمتُ ونعوت اجریت کیف تستجلب
بالحرکات او قال بالسعایات واسطی علیه الرحمة والغفران میگوید نصیبها قسمت بحرکات بر
شده است وصفت خیری وشری بر کسے رانده اند که آن می رود ومعنی دیگر نه آنکه
او میکند بلکه خدا میکند با آنکه اجریت وقسمت میگوید چون اینچنین بوده باشد کارے
دیگر کند صفتے وفعلے که زاید از وزاید اکنون بسعایت تو چه غرض حاصل شود
قوله وسئل الواسطی علیه الرحمة عن الکفر بالله او لله فقال الکفر و
الایمان الدنیا والآخرة من الله والی الله وبالله والله من الله ابتداءً ولله
وانشاءً والی الله مرجعاً وانتهاءً وبالله بقاءً وفناءً ولله ملکاً وخلقاً
از واسطی رحمه الله پرسیدند کفر بالله چه باشد او گفت کفر من الله والی الله و
بالله و لله وکفر بالله چیست که سبب کفر اوست وکفر بالله یعنی وجود کفر بدست
وکفر من الله این بود که از و آمده است ومخلوق اوست وکفر لله این است که
مالک کفر وخالق کفر اوست وکفر الی الله که بازگشت کفر سوے اوست ازین
بیان این معلوم شود که کفر هم از دست و با این هم بسوزد ظلم نباشد این سخن در رساله
استقامت مرتب گفته ام **قوله** وقال الجنید سئل بعض العلماء عن التوحید
فقال هو الیقین فقال السائل بین لی ما هو فقال هو معرفتک
ان حرکات الخلق وسکونهم فعل الله تعالی وحده لا شریک
له واذا فعلت ذلک فقد وحدته بعضے علما از توحید پرسیده شدند و جنید
علیه الرحمه این عنایت از نفس خویش میکند آن عالم گفت توحید همین یقین
است او را گفتند این را شرحے و بیانے کن گفت چون یقین کنی که حرکات و سکنات
خلق فعل خداست فعل خلق نیست یقین کرده باشی یعنی همه کارها بخدا حواله کن بریں قرار

کن منشیں آنکہ توحد باشی **قولہ** وسمعت محمد بن الحسین رح یقول سمعت عبد الواحد بن علی رحمہ اللہ یقول سمعت القاسم بن القاسم علیہ الرحمۃ یقول سمعت محمد بن موسی الواسطی علیہ الرحمۃ یقول سمعت محمد بن الحسین الجوھری یقول سمعت ابا حاشم السجستانی رح یقول سمعت ذا النون المصری قدس اللہ روحہ یقول وقد جاءہ رجل فقال ادع اللہ لی فقال ان کنت قد أیدت فی الازل فی علم الغیب بصدق التوحید فکم من دعوۃ مجابۃ سبقت لک والا فان النداء لا ینقذ الغرقی مروے از ذوالنون قدس اللہ سرہ العزیز التماس کرد برائے مرادعائے کن ذوالنون گفت اگر اینچنین است تو در علم غیب در ازل موئدی بصدق توحید چند خواست و دعائے مستجاب باشد بنام تو وآں از تو سابق است یعنی ظہور تو در جہاں نبود وآں دعا بنام تو مستجاب بود و اگر اینچنیں نیست برائے تو سابق نرفتست آنکہ او غرق مشود فریاد کردن از غرق شدن او باز نخواہد داشت حاصل حکایت ایں آمد کہ کارہا در ازل سابق اضطراب و تردد از جہل است **قولہ** وقال الواسطی رحمہ اللہ علیہ ادعی فرعون الربوبیۃ علی الکشف وادعت المعتزلہ علی الستر یقول ما شئت فعلت واسطی علیہ الرحمہ میگوید فرعون لعنہ اللہ دعوی ربوبیت کرد آشکارا آنا ربکم الاعلی و معتزلہ ہم دعوی ربوبیت کردند ولے پوشیدہ معتزلی میگوید ہر چہ مرا خوش آید کنم و ایں محض دعوی الوہیت است **قولہ** وقال ابو الحسن النوری رح التوحید کل خاطر یشیر الی اللہ تعالی بعد ان لا یزاحمہ خواطر التشبیۃ توحید چیست ہر خاطرے کہ بلا آلہ الا اللہ استقامت یابد بشرط آنکہ تشبیہے در میان نباشد **قولہ** اخبرنا الشیخ

ابو عبد الرحمن رحمه الله قال سمعت عبد الواحد بن
ابی بکر رحمه الله یقول سمعت هلال بن احمد علیه الرحمة
یقول سئل ابو علی الرودباری رح عن التوحید فقال التوحید
استقامة القلب باثبات مفارقت التعطیل وانکار التشبیه
والتوحید فی کلمة واحدة کل ما صوّره الاوهام والافکار فالله
تعالی بخلافه لقوله تعالی لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْر رودباری
را رحمة الله علیه از توحید پرسیدند گفت استقامت قلب بریکے باشد واز تعطیل
وتشبیه محبتاز تعطیل وتشبیه یعنی نفی صفات ازو نکند اورا بچیزے مانند نگرداند
وتوحید مرجع او بیک چیز باز میگردد وهر چه ترا پیش آید وهر چه تو بینی وبدانی که او خلاف
اینست وغیر اوست **قوله** وقال ابو القاسم النصرابادی رح الجنة باقیة
بابقائه وذکره لك ورحمته ومحبته لك باق ببقائه مشتاق
بین ماهو باق ببقائه وبین ماهو باق ببقائه وهذا الذی قاله
الشیخ ابو القاسم النصرآبادی هو غایة التحقیق فان اهل
التحقیق قالوا صفات ذات القدیم سبحانه باقیات ببقائه تعالی
فنبّه علی هذه المسئلة وبیّن ان الباقی باق ببقائه خلاف ما قاله المسئلة
مخالفوا اهل الحق وهم المعتزله بهشت موجودے ومکنے است وممکن چیست
ما استوی طرفاه باشد پس بهشت مستوی الطرفین است ولکن الله سبحانه
بارادت خویش باقی میدارد وفنا بر وروا نمی دارد ونمی خواهد که فانی شود پس بهشت
باقی ببقاء وی است وذکرے که مر ترا است ومحبتے ورحمتے که مر ترا است آن بقائے
است ببقاء او بسیار فرق است میان کسے که باقی ببقاء اوست ومیان کسے که باقی ببقاء اوست
پس آن کس متصف بصفات او وصفات او باقی پس آن هم باقی ببقاء صفت او ومعتزله علیهم

ما یستحقه میگوید بنده باقی ببقاء او نیست باقی بفعل خود است تا آنکه قائل باحترام آجال شدند نفی قول ایشان کرد قوله اخبرنا الشیخ ابو عبد الرحمن رحمة الله علیه قال سمعت النصرآبادی علیه الرحمة یقول انت متردد بین صفات الفعل وبین صفات الذات فکلاهما صفته علی الحقیقة فاذا اهیمك فی مقام التفرقة فربك بصفات فعله واذا ابلغك مقام الجمع فربك بصفات ذاته وابو القاسم النصرابادی علیه الرحمة والغفران شیخ وقته تو متردد میان صفات ذات درمیان صفات فعل صفات ذات حیوة و قدرت وعلم وکلام وسمع وبصر وصفات فعل احیاء واماتت ورزق وخلق تو میان دو صفت متردد و هر دو در آن یکے اند صوفی را این صفت است اگر تفرقه افتد در صفات فعل افتد واگر جمع افتد در صفات ذات افتد در هر دو صفت هم بدو متعلق است از خدا چیزے بخواهد در تعبدے وطلب نجاتے تو خواستے باشی ازین خواستے باشد ازین خواستے در تفرقه افتد وجمع شدن بدو وخود را بدو گذاشتن این جمع باشد قوله سمعت الاستاذ الامام ابا اسحق الاسفرائینی رحمة الله علیه یقول لما قیل مت من بغداد فکنت ادرس فی جامع نیسابور مسئلة الروح واشرح القول فی انها مخلوقة وکان ابو القاسم النصرابادی رحمه الله قاعداً متباعداً عنا یصغی الی کلامی فاجتازنا یوماً بعد ذلك الیوم بایام قلائل فقال لمحمد بن الفرغانی اشهد انی اسلمت علی ید هذا الرجل واشار الی ابو اسحق اسفرائنی رحمة الله علیه میگوید در مسجد جامع بغداد درس میکردم در مسئله روح سخن میگفتم که مخلوق است و ابو القاسم نصرآبادی رحمة الله از دور

شسته گوش نهاده سخن می شنید پس آن بعد چند روزے بما گذشت و محمد فرآء علیه الرحمه
را گفت گواه شو که من بدست آن مرد مسلمان شدم و اشارت بسوے من کرد
مگر در خاطر او آن بود که روح غیر مخلوق است غرض آن دارد در معتقدات یکے
مسئله روح است که او مخلوق است بعضے را غلط افتاده است که مخلوق نیست
و صحیح اینست که مخلوق است قوله وسمعت محمد بن الحسین رحمه الله اخبرنا
الله یقول سمعت محمد بن عبد الواحد بن بکر رحمه الله قال
علیه یقول حدثنی احمد بن علی البردعی رحمه الله قال حدثنا
طاهر بن اسمعیل الرازی رحمه الله قال قیل لیحیی بن معاذ الرازی
رحمه الله اخبرنی عن الله فقال الله واحد فقیل له کیف هو
فقال ملك قادر فقیل این هو قال لبالمرصاد فقال السائل لم
اسالك عن هذا فقال ما کان غیر هذا کان صفة المخلوقین
فاما صفته فما اخبرتك عنه از یحیی معاذ رازی قدس الله سره العزیز
پرسیدند از خدا خبر ده گفت آفریدگارے یکے است گفتند صفت او چیست گفت
صفت کیفیت او همین است پادشاهے بر همه چیزے قادر گفتند کجاست
گفت او بمرصاد باشد یعنی هر چه تصور کنی و تعقل کنی او از ان
بالاتر است او از ان پاکتر است وصاف تر است سائل گفت من ازین

سه در رساله قشیریه قلمی و مطبوعه این عبارت زیاده است که در شرح غالبا از سهو کاتب شامل نیست
"سمعت محمد بن الحسین السلمی یقول سمعت ابا حسین الفارسی یقول سمعت ابراهیم بن خاتك
یقول سمعت الجنید یقول متی یتصل من لا شبیه له ولا نظیر له بمن له شبیه ونظیر
هیهات هذا ظن عجیب لا یلطف اللطیف من حیث لا ادرك ولا وهم ولا احاطة الا اشارات
القدس وتحقیق الایمان"

نمی پرسم گفت ہر صفتے کہ جز این است صفت مخلوقات است **قولہ** اخبرنا محمد بن الحسین رحمہ اللہ قال سمعت ابا بکر الرازی رح یقول سمعت ابا علی الرودباری رحمہ اللہ یقول کل ما توھم متوھم بالجھل انہ کذلک فالعقل یدل انہ بخلافہ ابو علی رودباری رحمۃ اللہ علیہ فرمودہ است ہر وہم بر نہ وگمان بر نہ بسبب جہلے کہ باوے است گمان بر داو تعالی بریں وہم و بریں تصور است خدائتعالی خلاف آنست یعنی غیر آنست وعقل حکم کند کہ غیر آنست اینجا مشکلے است بسیار الہیات باشد کہ کہ عقل را آنجا حکمے نیست پس فالعقل یدل علی خلافہ چونہ درست آید متشابہات ہم ازیں متشابہ است کہ در عقل وفہم در نمی آید و ہر کہ کشف وتجلی دارد او داند کہ اینجا چہ سر است **قولہ** وسأل ابن شاھین الجنید رحمھما اللہ عن معنی مع فقال مع علی معنیین مع الانبیاء بالنصرۃ والکلاءۃ قال اللہ تعالی اِنَّنِیْ مَعَکُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰی ومع العامۃ بالعلم والاحاطۃ قال اللہ تعالی مَا یَکُوْنُ مِنْ نَّجْوٰی ثَلٰثَۃٍ اِلَّا ھُوَ رَابِعُھُمْ فقال ابن شاھین مثلک یصلح الا للامۃ علی اللہ ابن شاہین علیہ الرحمہ از جنید رح پرسید از معنی مع کہ در کتاب اللہ آمدہ جائے گفت مَعَ الْمُتَّقِیْنَ جائے گفت وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ این معیت چہ معنی دارد جنید علیہ الرحمہ گفت باعتبار مختلف است چوگوئی مع الانبیاء یعنی بالنصرۃ والکلاءۃ ایشاں را ناصر است وحافظ است اِنَّنِیْ مَعَکُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰی موسی وھارون علیھما السلام گفتہ بودند کہ فرعون چنیں وچنیں کسے است ما چونہ رویم بر وگفتہ اِنَّنِیْ مَعَکُمْ این معیت بمعنی نصرت وحفظ است ومع العامۃ باجملہ وجودات بعلم واحاطہ است یعنی ہمہ معلوم او اند ومحاط او اند او بہمہ محیط است قال اللہ

تعالی مَا یَکُوْنُ مِنْ نَجْوٰی ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ راجع بذانست هیچ جمعے
نیست که او تعالی آن جمع نیست یعنی محیط بهمه است وعالم بهمه است و مبقی
همه است ابن شاهین رحمه الله گفت جنید رحمه الله علیه را مثل تو شاید که رهنمائے
امت محمد علیه السلام باشی با تو سخنے گویم علما بسیار در مسئلهٔ معیت خلافے واختلافے
کرده اند از من یک سخنے جامع وشامل یاد دار که جمله خلافات و اختلافات بیک
طرف پریده است معیت باری تعالی باشیا اعتباری ومعنوی است یا حسی
اگر حسی گوئی باجماع ادیان وعقل خلاف گفته باشی واگر اعتباری ومعنوی گوئی خود جزا این
نیست همین است فعلی هذا الاعتبار خواه معیت بذات گو خواه بصفات الا لطیفه
هست اینجا هر که بذات میگوید شوق وذوق او غالب تر است واحتمال اباحتے
والحادے هم دارد درویشی درویشانست واگر بعلم وقدرت گوئی ازین هر دو
بدور باشی **قوله** وسئل ذوالنون المصری علیه الرحمة والغفران
عن قوله تعالی اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی فقال اثبت ذاته
ونفی مکانه فهو موجود بلا ته والاشیاء موجودة بحکمه
کما شاء ذوالنون مصری علیه الرحمه را از معنی اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی
پرسیدند گفت ذات خویش را اثبات کرد ونفی مکان کرد زیرا چه رحمان گفت
صفت رحمانیت مستوی برعرش است واو تعالی ورای آنست پس او ثبوت
ذات کرد ونفی مکان کرد **قوله** فهو موجود بلا ته او خود بخود موجود صفت
رحمت او بر اشیا محیط زیرا چه عرش محیط اشیا واللہ تعالی محیط عرش پس
اثبات ذات آمد که او مدبر است واو محیط محیط است **قوله** وسئل الشبلی
رحمة الله علیه عن قوله اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی فقال الکیف
لم یزل والعرش محدث والعرش بالرحمن استوٰی شاء الامر

پرسیدند از معنی الرحمن علی العرش استوی حاصل سخن شبلی آنست او تعالی لم یزل ولا یزال است بر صفتے کہ بود و ہست باشد استوا را و بر عرش تغیرے و تحولے در ذات او بدیں نشدہ یعنی کہ او مستوی نبود شد ایں صفت در و نیست چو او محیط بمحدثات شد و قوام محدثات بدوش پس ایں سخن شبلی آید و العرش بالرحمن استوی

قولہ وسئل جعفر بن نصیر رحمہ اللہ عن قولہ الرحمن علی العرش استوی فقال استوی علمہ بکل شئ فلیس شئ اقرب الیہ من شئ جعفر بن نصیر علیہ الرحمۃ والغفران گفت کہ علم او بہمہ اشیا مستوی است پس ہیچ چیزے قریب تر بدو از شئے دیگر نیست **قولہ** وقال جعفر الصادق رضی اللہ عنہ من زعم ان اللہ تعالی من شئ او فی شئ او علی شئ فقد اشرک اذ لو کان علی شئ لکان محمولا ولو کان فی شئ لکان محصورا ولو کان من شئ لکان محدثا ہر کہ گمان برد کہ خدا از چیزے است یا در چیزے یا بر چیزے او بخدا شرک آورد زیرا چہ اگر گوی بر شئے پس آں شئے حامل باشد و ایں محمول باشد و حامل قدیم قدیم باید پس شرکے در سے کہ ثابت شود اگر گوئی در چیزے است پس ایں چیز محیط باشد و آں محاط و آں ظرف نباشد و او مظروف پس ہماں آید کہ گفتم و اگر گوئی از چیزے است فعلی ہذا محدثے باشد کہ او را ابتدا و انتہا لازم آید **قولہ** وقال جعفر الصادق رضی اللہ عنہ فی قولہ ثم دنی فتدلی من توہم انہ دنا بنفسہ جعل ثم مسافۃ انما التدلی انہ کلما قرب منہ بعد عن انواع المعارف اذ لا دنو ولا بعد ایں آیہ قولہ ثم دنی فتدلی جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرمودہ است ہر کہ گمان برد

کہ او قریب بنفس خویش بحق باشد یا حق بذات خویش قریب بدو شد پس
در مقام دنو و تدلی اثبات مسافتے کردہ باشد تدلی کہ ہرگاہ قریب بدو شد
از انواع معارف دور افتاد زیرا چہ او قریب نہ آں قریبے کہ تو با خویش راست
میگیری و تو قریب دانی نہ آنکہ از ہمہ معارف دور افتی زیرا چہ در حضرت تعالی
دنوے و بعدے نیست زیرا چہ آں دنو و بعد از امور اضافی است و التوحید
قطع الاضافات پس اگر دنو و قریب با خویش راست گرفتہ مراد داری از ہمہ
معارف دور افتی **قولہ** قال رضی اللہ عنہ ورائیت بخط الاستاذ
ابی علی رح انہ قیل لصوفی این اللہ فقال اسحق اللہ تطلب مع اسحقک
البعین این شیخ ابو القاسم قشیری رح میفرماید بخط استاذ ابی علی دقاق نبشتہ دیدم
گفتہ شد مر صوفی را این اللہ گفت ہلاک گرداند خدائے تعالی ترا تو با مشاہدہ
مغائبہ می طلبی و در شدت ظہور و تو از نہایت غیبت سوال کنی نہ آنکہ مستحق آں شوی
کہ ترا گویند اسحقک اللہ **قولہ** اخبرنا الشیخ ابو عبد الرحمن
السلمی رحمہ اللہ قال سمعت ابا العباس بن النحشاب البغدادی
رحمہ اللہ یقول سمعت ابا القاسم بن موسی رحمہ اللہ
یقول سمعت محمد بن احمد رحمہ اللہ یقول سمعت الاصفہانی
یقول سمعت الخراز یقول حقیقۃ القرب فقد حس الاشیاء
من القلب وھدو الضمیر الی اللہ تعالی ابو سعید خراز رحمہ اللہ
گفت حقیقت قرب عبارت ازیں است کہ فقدان وجودات حسیات شود بدانچہ
شود عقلاً و وہماً و حساً شہوداً ہر آئینہ ہمہ رود او ماند تعالی قرب عبارت ازیں مقرر
اوست قریب بدو اوست کہ نزدیک او فقدان ہمہ اشیا شدہ است
ہر آئینہ ہمو ماندہ است ایں اطلاع ایں عرفان عبارت از قرب است و تعریف

قرب نگفته ام الاطلاع علی سرانه مع کل شی لا بمقارنته وغیر کل شیٔ لا بمزائلة قوله
سمعت محمد بن الحسین رحمه الله یقول سمعت عمر بن علی الحافظ رح
یقول سمعت ابا معاذ القزوینی رحمه الله یقول سمعت علی
الدلال رحمه الله یقول سمعت اباعبد الله بن قهرمان
رحمه الله یقول سمعت ابراهیم الخواص رحمه یقول انتهیت
الی رجل وقد صرعه الشیطان فجعلت اوذن فی اذنه فنادانی
الشیطان فی جوفه دعنی اقتله فانه یقول القران مخلوق ابراهیم
خواص رحمۃ اللہ علیہ میگوید نزدیک مردے رسیدم می بینم او بیہوش افتادہ است
اورا شیطان بیہوشانہ کردہ است در گوش او بانگ نماز گفتن گرفتم شیطان از شکم
او با من گفت بگذار تا این را بکشم زیرا چہ این قرآن را مخلوق میگوید بدبختی شیطان را
نظارہ شومی خواہد کہ او تنبیہ کنند کہ قرآن غیر مخلوق است میخواہد کہ تا او ہمہ ان
عقیدہ بمیرد۔ قوله وقال ابن عطا رحمه الله ان الله لما خلق الاحرف
جعلها سرّ اله فلما خلق آدم علیه السلام بث فیه ذلك
السر ولم یبث ذلك السر فی احد من ملائکة فجرت
الاحرف علی لسان آدم علیه السلام بفنون الجریان وفنون
اللغات فجعلها الله تعالی صورا لها فصرح القول ابن عطا
رحمه الله بان الحروف مخلوقة ابن عطا رحمہ اللہ گفت اللہ تعالی
حروف را آفرید و سر خویش را در ان حروف نہاد یعنی ہر خفایا و کمین سرے
را کہ خواست بیان بحروف کرد و این حروف بتمام آدم را علیہ السلام تعلیم کرد
تا آنکہ آدم علیہ السلام بانواع لغت تکلم کردہ است مقصود این سخن این آورد
کہ ابن عطا رحمہ اللہ علیہ صریح کردہ کہ این حروف مخلوق است قوله وقال

سهل بن عبد الله رحمه الله ان الحروف لسان فعل لا لسان ذات لانها فعل في مفعول وهذا ايضا صريح بان الحروف مخلوقة سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ گفت حروف ترجمان فعل است نہ ترجمان ذات یعنی ذات او بدیں حرف سخن نگفت ایں حروف آفریدآں علمے کہ در نفس اوست علم نفسی را در لباس ایں حروف در پردۂ ایں حروف گفت و آنکہ گویند او تعالی متکلم بکلام واحد است ہمیدیں معنی باز گرد و در نفس او تعالی در ذات او سبحانہ علمے بود کہ آں علم نہی دارد نہ صیغہ امر دارد و نہ انشا و نہ جز خواست آں علم را اظہار کند مثلاً صیغہ امر آفریدد راں علمے کہ در ذات او بیان کرد کذلك باقیات الصالحات ایں سخن را بسیار با خود تکرار کن و بداں متکلم بکلام واحد چہ باشد متکلمان و دیگراں چیزے چیزے بیان کردہ اند قوله وقال الجنيد في جوابات مسائل الشاميين التوكل عمل القلب والتوحيد قول القلب وهذا اقوال اهل الاصول ان الكلام هو المعنى الذى قام بالقلب من معنى الامر والنهى والخبر والاستخبار مگر شامیاں سوالہا از جنید علیہ الرحمہ کردہ و او جوابہا فرمودہ یکے ازاں اینست جنید رح در جواب شامیاں گفتہ است توکل عمل قلب است یعنی دل بریں قرار گیرد اتکال بریں کند ہر چہ شود او کند تعالی و قائل از دیاد و نقصان نباشد در جملہ چیز در رزق و در اجل و در محنت و مصیبت ہر چہ شود از و شود دافع و جاذب و جالب جز او نیست و توحید قول دل است دل بیند یشد جز یکے را با لوہیت اثبات نکند اینجا مشکل شود میان آن قول و میان آن عمل چہ تفرقہ است مگر ایں تفرقہ گویند توحید یکے کردن یکے دانستن است این بیان نسبت بقول من

و دل را بر آن داشتن و بر آن قرار دادن این عمل دل است گفتم فرقی باریکی دارند و الّا بنیاد چندان تفرقه نیست و در توحید یکی گفتن است و در توکّل دل را بر قدرت او و برخواست او داشتن است بدین تفرقه میشود و اگر در بحث استقصا میکنی آل یکی میشود و این سخن اهل اصول است آنکه در علم کلام سخنی گویند و معرفت حق بعلم بیانی کنند شیخ قدس الله روحه گوئی عذری خواست که سخن صوفیان نیست سخن متکلّمان است آنکه گفت توحید نسبت بقول دارد آن قول هم قائم بدل است تفرقه مشکل باشد **قوله و قال الجنید رحمه الله فی مسائل الشامیین تفرد الحق بعلم الغیوب فعلم ما کان و ما یکون و ما لا یکون ان لو کان کیف کان یکون** و این سخن هم از آن جوابات شامیان است حق تعالی بعلم غیب متفرد است یعنی جز او کسی نیست عالم باشد هر چه هست و شود او داند هر چه قابل نیست که شود او داند هر چه پیش از موجودات بود او داند و پس وجودات چه شود او داند و هر چه امروز در میان موجودات هست شود او می داند و آنکه کسی را از کان یکون علمی شود آن علم بذات نیست ان بتعلم الله است **قوله وقال الحسین بن منصور الحلاج من عرف الحقیقة فی التوحید سقط عنه لم وکیف** هر که توحید را بحقیقت شناخت لم و کیف از سینه او برود چرا چنین کرد و این چونه شد این از وی نزاید **قوله اخبرنا محمد بن الحسین رحمه الله قال سمعت منصور بن عبد الله رحمه الله یقول سمعت جعفر بن محمد رحمه الله یقول قال الجنید قدس الله روحه اشرف المجالس و اعلاها الجلوس مع الفکرة فی میدان التوحید** جنید علیه الرحمة گفت بهترین کارها و شریفترین

نشستہا آنست کہ بفکرت توحید نشینی و ہرچند اندیشہ شود سیر را نہایتے نباشد
قولہ وقال ابو اسطی رحمۃ اللہ علیہ ما احدث اللہ شیئا اکرم
من الروح صرح بان الروح مخلوقۃ واسطی علیہ الرحمۃ گفتہ است
ہیچ چیزے نے خدائے تعالی شریف تر و مکرم تر از روح خلقت نکردہ است این سخن
صریح ہست از واسطی کہ روح مخلوق است قولہ وقال الاستاذ الامام
زین الاسلام ابو القاسم رحمہ اللہ دلت ہذہ الحکایات
علی ان عقائد مشائخ الصوفیۃ یوافق اقاویل اہل الحق فی
مسائل الاصول وقد اقتصرنا علی ہذہ المقدار خشیۃ خروجنا
عما آثرناہ من الایجاز والاختصار استاذ ابو القاسم علیہ الرحمۃ میگوید این حکایتہائے
کہ گفتم ازاں مشائخ دلیل برین میکنند کہ عقاید ایشان موافق قول صحابہ و مرتضی و
مصطفی است رضوان اللہ علیہم و معتقد مصطفی و مرتضی بود علیہما السلام و بسیار
ہیچ تفاوتے نیست میان ایشان اما این مقدار تفاوت است کہ اہل ظواہر
بر ظاہر رفتہ اند و ایشاں ہم بر ظاہر و بر باطن مطلع اند۔

فصل

قولہ قال الاستاذ الامام وہذہ فصول یشتمل علی بیان
عقایدہم فی مسائل التوحید ذکرناہا علی وجہ الترتیب
قال شیوخ ہذہ الطریقۃ ما یدل علیہ متفرقات کلامہم
ومجموعاتہم ومصنفاتہم فی التوحید ان الحق سبحانہ قاہر
فاطر موجود قدیم واحد حکیم جواد حلیم قادر رحیم مرید

سميع مجيد رفيع متكلم بصير متكبر قدير حيّ احد باق صمد
وانه عالم بعلم قادر بقدرة مريد بارادة سميع بسمع بصير
ببصر متكلم بكلام حيّ بحيوة باق ببقاء وله يدان هما صفتان
يخلق بهما من يشاء على التخصيص وله الوجه الجميل وصفات
ذاته مختصة بذاته لا يقال هي هو ولا هي اغيار له بل هي صفات
له ازلية ونعوت سرمدية وانه احدى الذات ليس يشبه شيئا
من المصنوعات ولا يشبهه شيء من المخلوقات ليس بجسم
ولا جوهر ولا صفاته اعراض ولا متصوّر في الاوهام ولا يتقدّر
في العقول ولا له جهة ولا مكان ولا يجري عليه وقت وزمان
ولا يجوز في وصفه زيادة ولا نقصان ولا تخصّه هيئة وقدّ ولا
يقطعه نهاية وحدّ ولا يحله حادث ولا يحمله على الفعل باعث
ولا يجوز عليه لون ولا كون ولا يضره مدد ولا عون ولا يخرج
عن قدرته مقدور ولا ينفك عن حكمه مقطور ولا يعزب عن
علمه معلوم ولا هو على فعله كيف يصنع وما يصنع ملوم ولا يقال
له اين ولا حيث ولا كيف ولا يستفتح له وجود فيقال متى كان ولا
ينتهي انتهاء فيقال استوفى الاجل والزمان ولا يقال لم فعل ما
فعل اذ لا علة لا فعاله ولا يقال ما هو اذ لا جنس له فيتميز بامارات
عن اشكاله يرى لا عن مقابلة وبعلامات ويرى لا على مقابلة
ويصنع لا بمباشرة ومزاولة له الاسماء الحسنى والصفات
العلى يفعل ما يريد ويذل بحكمه العبيد لا يجري في سلطانه
الا ما يشاء ولا يحصل في ملكه غير ما سبق به القضاء ما علم انه

له بقاء بامارة

يرى لا على مقابلة

یکون من الحادثات اراد ان یکون وما علم انه لا یکون
منها جاز ان یکون اراد ان لا یکون خالق اکساب العباد
خیرها وشرها ومبدع معانی العالمین من الاعیان والآثار قلّها
وکثرها ومرسل الرّسل الی الامم من غیر وجوب علیه ومتعبّد
الانام علی لسان الانبیاء علیهم السلام بما لا سبیل لاحد الیه
باللّوم والاعتراض علیه وموئید بنبینا صلی الله علیه وسلم
بالمعجزات الظاهرة والایات الزاهرة بما ازاح به العلل واوضح
به الیقین والفکر وحاط بیضة الاسلام بعد فاته صلی الله ان النکر
علیه وسلم بخلفائه شمر حارث الحق وناصره بما یوضحه من
حجج الدین علی السنّة اولیائه عصم الامة الحنیفیة عن الاجماع
علی الضلالة وحسم مادة الباطل بما نصیب من الدلالات وانجز
ما وعد من نصرة الدین لقوله تعالی لِیُظْهِرَهُ عَلَی الدِّینِ کُلِّهِ وَلَوْ
کَرِهَ الْمُشْرِکُونَ فهذه فصول نشیر الی اصول المشائخ علی وجه
الایجاز وبالله التوفیق شیخ قدس الله روحه آنچه معتقد دین بود بتمام بیان فرمود
مرد مومن خصوص متعلّم این قدر فریضه دین اوست شاید هر کسے داند و بدین شناسد
اگر هر یکے را ترجمه میکنم سخن زیاده میشود اگر کسے را مشکل میشود از متعلّمے پرسد از آنها
مشکل نیست که محتاج بیان ماست

باب

قوله باب فی ذکر مشائخ هذه الطریقة ومایدل من سیرتهم واقوالهم

علی تعظیم الشریعۃ

اعلموا رحمکم اللہ ان المسلمین بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یتسموا فاضلهم فی عصرهم بتسمیة علم سوی صحبة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ لا فضیلة فوقها فقیل لهم الصحابة فلما ادرک اهل العصر الثانی سمی من صحب الصحابة التابعین وذلک اشرف سمة ثم قیل لمن بعدهم اتباع التابعین ثم اختلف الناس بتباین المراتب فقیل لخواص الناس ممن لهم شدة عنایة بامر الدین الزهاد والعباد ثم ظهرت البدع وحصل التداعی بین الفرق وکل فریق ادعوا ان فیهم زهادا فانفرد خواص السنة المراعون انفاسهم مع اللہ الحافظون قلوبهم من طوارق الغفلة باسم التصوف واشتهر هذا الاسم لهولاء الاکابر قبل المائتین من الهجرة ونحن نذکر فی هذا الباب اسامی جماعة من شیوخ هذه الطائفة من الطبقة الاولی الی وقت المتاخرین منهم ونذکر جملا من سیرهم واقاویلهم بما فیه تنبیه علی اصولهم واد ابهم ان شاء اللہ تعالی

صحابہ

شیخ قدس اللہ سرہ نخست ذکر اقوامے کرد کہ ایشان اعلام دین اند و ہداۃ و دعاۃ اہل اسلام اند اوّل صحابہ اند رضوان اللہ علیہم اجمعین ایشان بودہ اند آنچہ بودہ اند ہیچ شرف ایشاں شارف تر و ہیچ فضل ایشان فاضل تر از صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبود ہرآئنہ باشرف نسبت ایشان را خواند ند گفتند صحابہ صحابی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و آنکہ رسول اللہ را ندید صحابہ را یافت اورا تابعین نام کردند و آنکہ از ایشاں پیشتر شد بیک مرتبہ ایشان را تبع تابعین نام کردند پس ایشاں مردم صلحا را زہاد و عباد نامیدند بعد آں جہالات و بدع و اہویہ سر برکرد

ہمان شد فیفشوا الکذب ہر قومے برائے خویش معتقدے و مذہبے و دینے
اختیار کردند و آنرا گزیدہ ترشناختند دریں چنین ایام ہر طرفے فتن و آفات و بدع
و جہالات سر برکردہ است مردمے بمبالغت و بقدر وسع و طاقت خود در کار
دیں بذل مجہود کردند و آنچہ استقصاء آن بود بداں رسانیدند اہتمام دریں کردند
البتہ نفس ایشان جز اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در جزوی و کلی نباشد
و بواطن ایشان جز بحق مستغرق نبود البتہ نخواستند کہ طرفۃ العین دل ایشان
طرفے متعلق شود جز طرف حق و خطرۂ در دل ایشان در آید جز خطرۂ خدا از جملہ اکساب
و اجبان منقطع و منزوی گشتند و تمام خود را بدیں دادند ایشان را صوفی نامیدند
از آنچہ از ہمہ صافتر و پاکتر آمدہ اند و ایں از خود نکردند و خود باختیار خویش چیزے پیش
نگرفتند سر ور ایشاں مرتضیٰ است کہ از دیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ملازم تر و نزدیک تر کسے نبود و بر سیر ظاہری و باطنی جز او کسے مطلع نبود تا آنکہ برائے
این سند را شجرہ و عنعنہ اثبات کردند یعنی ما از خود پیش نگرفتہ ایم آنکہ او اخص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بود از و گرفتہ ایم از و اشارات و عبادات بخبر
صحیح بدیشاں رسید وصول را و شہود را امرے امکانی دیدند و مسلک و طریق را
ہم از وے یافتند آں کار کردند کہ کرد ہمانجا کہ مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ بود ہم بدانجا رسیدند
جنید رحمہ اللہ گفتہ است کہ علی کرم اللہ وجہہ فرمودہ است لو کشف الغطاء ما
ازددت یقیناً اگر ایں سخن از و نبودے ما بچہ اقتدا می کردیم و ما را چہ دستگیر
بودے و ہمو گفت لم اعبد ربّاً لم اره و ہمو گفت اطفی المصباح فقد
طلع الصباح چو ایشاں بدیں دولتے ممکن قریب الحصولے یقین کردند و یقین
دانستند آں کار کردند کہ مرتضیٰ علیہ السلام کردہ بود و ہمہ آنجا رسیدند کہ مرتضیٰ
علیہ السلام رسیدہ بود شیخ قدس اللہ روحہ نخست سروراں ایں قوم را ذکر

کرد که از ایشان احوال و مقامات صورت اثبات یافته است

ابو اسحق ابراهیم ادهم

قوله فمنهم ابو اسحق ابراهیم بن ادهم بن منصور من کورة بلخ وکان من ابناء الملوك رحمه الله فخرج یوما متصیدا واثار ثعلبا او ارنبا وهو فی طلبه فهتف به هاتف الهذا خلقت ام بهذا امرت ثم هتف به هاتف من قربوس سرجه والله ما لهذا خلقت ولا بهذا امرت فنزل عن دابته وعقل التوبة مع الله عزوجل وصادف راعیا لابیه فاخذ جبة الراعی من صوف فلبسها واعطاه فرسه وما معه من السلاح ثم انه دخل البادیة ثم دخل مکة وصحب بها سفیان الثوری رحمه الله والفضیل بن عیاض رحمه الله ودخل الشام ومات بها وکان یاکل من عمل یده مثل الحصاد وحفظ البستان وغیر ذلك وانه رای فی البادیة رجلا علمه اسم الله الاعظم فدعا به بعده فرای الخضر علیه السلام فقال انما علمك اخی داود علیه السلام اسم الله الاعظم شیخ قدس الله روحه نخست ذکر سلطان ابراهیم ادهم علیه الرحمة کرد اگرچه از وی مشایخ بسیاران مقدم اند زیراچه عظیم القدر وجلیل الشان است وآنچه میان ایشان اورا دست داد کسی را نداده است شیخ قدس الله روحه اورا از ابناء ملوک فرمود او خود پادشاه بود از جد و پدر ایشان را از سلاطین سامانیه گویند سلطان ابراهیم ادهم علیه الرحمة تا هفده هم جا پادشاه و پادشاه زاده است شیخ سبب توبه او همین قدر گفت که او در شکار بود دنبال شکاری کرده تیر بار کرده خواست بگذرد ازان شکاری بعضی روباه گویند و بعضی ارنب گویند آواز شنید

و از ہیبت زین آواز خاست راست میگوید گوینده که برای آن آفریده نه و بدین
مأمور نه این سخن در دل شیخ رح اثرے تمام دارد تا آنکه از اسپ فرود آمد و داد
آنچه با خود داشت لباسے و سلاحے و نشانے بود از ان پدر او این اسپ
و همه اسباب بدو داد و جامه گلیم او در بر کرده بادیه گرفت سالها در بادیه بود پس
آن در مکه آمد و صحبت فضیل بن عیاض و سفیان رح ثوری علیه الرحمة والغفران چند
گه ماند مسلک و مقصد از ایشان تحقیق کرد تمام قصه نمی نویسم شیخ رحمه الله بعض
موجب توبه او گفت این یوم تنبیه است دو بار پیش ازین بود اگر نویسم دراز
می شود قوله وکان یاکل واو کسبے کردے از ان چیزے خوردے و بعضے اوقات
بعد سه روز حالت مخمصه گدای هم کردے قوله وانه رای شخصے را در بادیه دید
او تعلیم اسم اعظم کرد اسم اعظم عظیم ترے است هر کرا بران اطلاع دهند
مجمع خیرات در خانه او گرد آورده باشند قوله فدعا به بسوے خداوند تعالی
بدان اسم اعظم دعا کردے و خواندے یا خضر علیه السلام ملاقات شد خضر علیه السلام
این فرمود آنکه او ترا اسم اعظم تعلیم کرد او را و او پیغمبر صلوات الله علیه بود ازانجا
این معلوم میشود ارواح را تعلیمے و تلقینے و ارشادیست اگرچه کشف ارواح را صوفیان
اندک مرتبه گفته اند اما مجمع خیرات و احوال اخراوی بغیر تمثیل و تاویل تحقیق میشود
بسیاران دست و پازده اند حتی بمعنوی آورده اند تحقیق را بتاویل نموده اند
و در کشف ارواح اگر تاویل است و اگر تمثیل است و اگر تحقیق است هم بکشف
و عیان معلوم میشود قوله ثم اخبرنی بذلک الشیخ ابو عبد الرحمن
السلمی رحمه الله قال حدثنا محمد بن الحسین بن الخشاب
رحمه الله تعالی اخبرنی ابو الحسن علی بن محمد البصری
قال حدثنی ابو سعید الخراز رح قال اخبرنی ابراهیم بن

بشار رح قال صحبت ابراهیم بن ادهم رح فقلت اخبرنی عن بدو امرك فذکر هذا وکان ابراهیم رح کبیر الشان فی باب الورع یحکی عنه انه قال اطب مطعمك ولا علیك ان لا تصلی باللیل والصوم بالنهار ابراهیم بشار گفته است که صحبت با ابراهیم ادهم کردم و از آغاز کار او پرسیدم آن حکایتی که گفته شد ابراهیم علیه الرحمه هم ازان خبر داد و ابراهیم رحمه الله در قسم ورع جلیل الشان عظیم القدر بود حکایت کرد ازو که او گفت مطعم و ماکول خویش حلال کن و بر تو نیست که همه شب بیدار باشی و روز روزه داری او از اصل ورع خبر دارد قوله وقیل کان عامة دعائه اللهم انقلنی من ذل معصیتك الی عز طاعتك وچنین گویند عظیم ترین دعا نزدیک او این دعا گفتی قوله اللهم انقلنی اے بار خدای مرا از ذل معصیت خود ببر و بعز طاعت خود رسان قوله وقیل لابراهیم بن ادهم رحمه الله ان اللحم قد غلا فقال ارخصوه بالترك ای لا تشتروا ابراهیم ادهم رحمه الله را گفتند گوشت گران شد گفت شما ارزان کنید چون ترک آورید ارزان شد قوله اخبرنا محمد بن الحسین رح قال سمعت منصور بن عبد الله رح قال سمعت محمد بن حامد رح یقول سمعت احمد بن خضرویه رح یقول قال ابراهیم بن ادهم علیه الرحمة لرجل فی الطواف اعلم انك لا تنال درجة الصالحین حتی تجوز ست عقبات اوله تغلق باب النعمة وتفتح باب الشدة و الثانی تغلق باب العز تفتح باب الذل والثالث تغلق باب الراحة وتفتح باب الجهد والرابع تغلق باب النوم وتفتح

باب السّهر والخامس تغلق باب الغنی وتفتح باب الفقر والسادس تغلق باب الامل وتفتح باب الاستعداد للموت احمد خضرویہ رح میگوید از ابراہیم ادہم رحمہ اللہ در وقت طواف شخصے را این پند داد آنکہ تو در زمرۂ صالحان نرسی تا نگذری از چہار عقبات عقبہ گوید آنکہ ترا از کار خدا پس اندازد و مانع راہ تو باشد اول اینست ہر نعمتے و آسانئے کہ بر تو باشد در ان مبندی و در سختی بکشائی و دوم عزتے کہ میان مردماں داری در آں عزت مبندی و در خواری نفس خویش بر خود بکشائی و آنکہ گویند لا یحلّ لامرء ان یذل نفسہ یعنی مرد عاقل را نشاید کہ نفس خود را بمعصیت خدا خوار کند و سیوم در راحت مبندی و مشقت بکشائی ہمان سخن است کہ گفت اینچنیں تکرّرات در سخن ناصح میشود و برائے اظہار تنبیہے را و چہارم اینست کہ در خواب بر مبندی و در بیداری بکشائی و در خواب بر بستن بچہ باشد بتقلیل طعام بتقلیل آب و اہتمام برائے بیداری کلّی اینست و پنجم اینست در تونگری بر مبندی و در فقر را بکشائی کسے بمنی بیچاری دنبال کسے نہ شوی و ہر چہ باشد بہ بندگان خدا ایثار کنی ہر آئینہ در غنا بستہ شود و ششم امیدے کہ در حیات بر بستہ رہ آں در بر مبندی و استعداد برائے موت را کنی آنکہ اہل ادب میگوید امروز خواہم کرد زیرا کہ امید دارد کہ خواہم زیست و استعداد او برائے موت را جز ایں نباشد کہ وقت خود را یک ساعت ضائع نکنی بدانی کہ ایں ساعت خود ہم مرد و یا زمانے دگر **قولہ ابراہیم ادہم رحمہ اللہ یحفظ کرما فمر بہ جندی فقال اعطنی من ھذا العنب فقال ما امر بہ صاحبہ فاخذ یضربہ بسوطہ وطاطأ راسہ وقال اضرب راسا طال ما عصی اللہ تعالی فما عجز**

الرجل ومضی سلطان ابراهیم ادهم رح تاک انگور ے را نگه می داشت شخصے لشکری می گذشت از وے انگور طلبید سلطان ابراهیم علیه الرحمه گفت صاحب این مالک این مرا این کار نفرموده است که ازین چیزے بدهم آن مرد طالب عنب غضب کرد تازیانه بدست گرفت وبر سر سلطان می زد سر فرود کرده گفت بزن سر یرا که بسیار بے فرمانی خدا کرده است مرد عاجز شد وباز گشت عاجز شد از بسیار زدن یا سلطان را شناخت عاجز گشت از ان زدن قوله وقال سهل بن ابراهیم رحمه الله صحبت ابراهیم بن ادهم رحمه الله فمرضت فانفق علی نفقته فاشتهیت شهوة فباع حماره وانفق علی فلما تماثلت قلت یا ابراهیم این الحمار فقال بعته فقلت فعلی ماذا اترکب فقال یا اخی علی عنقی فحملنی ثلثة منازل سهل بن ابراهیم علیه الرحمة والرضوان میگوید سلطان ابراهیم را علیه الرحمة والمغفرة مصاحب شدم بعده بیجور گشتم او بر من انفاقے می کرد روزے شهوتے را آرزو کردم لاشه داشت آنرا فروخت انفاق بر من کرد گشتم دیدم می بینم خرنیست پرسیدمش دراز گوش چه شد گفت فروختم گفتم تو او را فروختی من بر چه سوار خواهم شد گفت بر گردن من سه روز بر خود سوار کرده بوده است

ابوالفیض ذوالنون المصری

قوله ومنهم ابو الفیض ذو النون المصری رح واسمه ثوبان بن ابراهیم وقیل ابو الفیض بن ابراهیم وابوه کان نوبیاً توفی فی سنة خمس واربعین ومائتین فایق فی هذا الشان واوحد وقته علما وورعا وحالا وادبا سعوا به الی المتوکل فاستحضره المتوکل من مصر فلما دخل علیه وعظه فبکی المتوکل ورده مکرما وکان المتوکل اذا ذکر بین یدیه اهل الورع یبکی ویقول اذا ذکر اهل الورع فمنی هلا بذی النون المصری وکان رجلا تعلوه حمرة لیس

با بیض اللحیۃ و بعضے ازاں مشائخ کہ قول و فعل او حجت است ذوالنون مصری است علیہ الرحمہ ابوالفیض کنیت او ست و نام او ثوبان و نام پدر او ابراہیم سعید پوست بود کہ بسر خی زدے یگانہ وقت خویش بود دراں زماں ہمچو او کسے کم بود متوکل خلیفہ آں وقت بود سعایت ذوالنون کردند ہر گاہ او را حاضر کردند و عظے می گفت متوکل خلیفہ بگریست سپس آں باغراز و اکرام باز گردانید بعدہ وقتے کہ ذکر اہل ورع افتادے ذوالنون علیہ الرحمہ را یاد کردے و گریستے **قولہ** سمعت احمد بن محمد یقول سمعت سعید بن عثمان یقول سمعت ذا النون رحمہ اللہ یقول مدار الکلام علی اربع حب الجلیل و بغض القبیل و اتباع التنزیل و خوف التحویل ذوالنون علیہ الرحمۃ فرمودہ است کہ کلام بر چہار چیز می گردد یعنی مقر او بچہار چیز است بدیں چہار چیز تمام او باشد حب الجلیل آنکہ بزرگ باشد او را طالب باشی و خواہان و آنچہ سفلی و فرومایہ باشد و افتادہ و قلت باشد از و روبگردانی و دل بدو ندہی و آنچہ کتاب اللہ فرمودہ است و در کتاب اللہ است ہماں بگوئی و خوف آں باشد از آنچہ توئی ازاں بگردانند و آنچہ گفتہ شاید خلاف آں باشد بر گفت کسے اعتماد نکند چو اعتماد نہ کند ہر آئینہ بمبالغت در تحقیق آں کوشد **قولہ** سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت سعید بن احمد بن جعفر یقول سمعت محمد بن سہل یقول سمعت سعید بن عثمان رحمہ اللہ یقول سمعت ذا النون المصری رحمہ اللہ یقول من علامات المحبۃ للہ تعالی متابعۃ حبیب اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فی افعالہ و اخلاقہ و اوامرہ و سننہ نشان محبت خدا آنست کہ متابعت محبوب او کنی یا متابعت محب او کنی محب ہر چہ کند برائے رضائے محبوب کند محبوب ہر چہ کند بداند ہر چہ میکنم مرضی او ست چو ایں محب بودہ باشد یا محبوب

بوده باشد دیگرے که اورا دوست دارد سلوک محبان بشنود او هم همان کند
امید باشد که از آنجا که او رسیده است این هم بانجا برسد **قوله** وسئل
ذوالنون المصری رحمه الله عن السفلة قال من لا یعرف الطریق
الی الله تعالی ولا یتعرفه ذوالنون علیه الرحمه را از سفله پرسیدند یعنی فرمایه کیست
گفت هر که ره خدا نداند و او را تعرفے بداں نباشد همان سفله است **قوله**
سمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رح یقول سمعت ابابکر محمد
بن عبد الله بن شاذان رحمه الله یقول سمعت یوسف بن
الحسین رحمه الله یقول حضرت مجلس ذی النون یوما وجاء
سالم المغربی زائرا فقال له یا ابا الفیض ما کان سبب توبتك فقال
عجب لا تضیقه قال بمحبوبك بمعبودك الا اخبرتنی قال ذوالنون
رحمه الله اردت الخروج من مصر الی بعض القری فنمت فی الطریق
فی بعض الصحاری ففتحت علینی فاذا انا بقنبرة عمیاء سقطت من
وکرها علی الارض فانشقت الارض فخرج منها سکرجتان احداهما
ذهب والاخری فضة وفی احدهما سمسم وفی الاخری
ماء فجعلت تاکل من هذا وتشرب من هذا فقلت حسبی قد
لزمت تبت والزمت الباب الی ان قبلنی سالم مغربی رحمه الله بزیارت ابوالفیض
آمد و پرسید سبب توبه تو چه بود گفت بگویم و لے طاقت فهم تو نیست گفت شنو
محبوب تو بر تو باشد گر آنکه خبر کنی که سبب توبه تو چیست ذوالنون رحمه الله گفت
از مصر بروں آمدم خواستم در دیهے بروم پس در بعض صحاری خفتم پس از خواب
بیدار شدم چشم گشودم دیدم پرنده خرد سے ضعیفے کورے از بالائے درخت
بر زمین افتاد زمین پاره شد و سکوره بیروں آمد یکے از آں زر و یکے از آں نقره

دریکجا کنجد و دریکے آب کنجد را بپید آب را آشامید و آں سگ جہاں از پیش او غائب شد از بخاد انستم خدا قادر است بغیر کسب کسے از غیب رزقے دہد و خدا قادر است بریں کہ زمین را پارہ کند و از و چنین اعجوبہ بیروں آرد پس من باز گردم بخدائے خود مرا رزق بے واسطہ بدہد و عجائب قدرت مرا نماید آمدم و بستم بخدائے خود مشغول شدم آنکہ او مرا قبول کرد قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت علی بن عمر الحافظ رحمہ اللہ یقول سمعت ابن رشیق رحمہ اللہ یقول سمعت ابا دجانۃ رح یقول سمعت ذا النون المصری رحمہ اللہ یقول لا تسکن الحکمۃ معدۃ ملت طعاما ذوالنون مصری رح فرمودہ است شکمے کہ پُر از طعام باشد دراں شکم حکمت نگنجد قولہ وسئل ذوالنون رح عن توبۃ فقال توبۃ العوام من ذنوب وتوبۃ الخواص من الغفلۃ ذوالنون را از توبہ بہ پرسیدند گفت توبۂ عوام از گناہ است و توبۂ خواص از غفلت اگر یک ساعتے از خدا غافل شوند گوئی گناہ کبیرہ کنند۔

قولہ ومنہم ابو علی الفضیل بن عیاض خراسانی من ناحیۃ مرو وقیل انہ ولد بسمرقند ونشأ بابیورد ومات بمکۃ فی المحرم سنۃ سبع وثمانین ومائۃ سمعت محمد بن الحسین رحمۃ اللہ علیہ یقول اخبرنا ابوبکر محمد بن جعفر رحمہ اللہ قال اخبرنا الحسین بن عبد اللہ العسکری رحمہ اللہ قال حدثنا ابن اخی زرعۃ رحمہ اللہ قال حدثنا محمد بن اسحق بن راھویہ قال حدثنا عمار عن الفضل بن موسی رحمہ اللہ قال کان الفضیل شاطرا یقطع الطریق بین ابیورد وسرخس

ابو علی فضیل بن عیاض

وکان سبب توبته ان عشق جارية فبينما هو يرتقي الجدران
اليها سمع تاليا يتلو الم يان للذين آمنوا ان تخشع قلوبهم
لذكر الله فقال يارب قد آن فرجع فاواه الليل الى خربة
قوله فاذا فيها رفقة فقال بعضهم نرتحل وقال بعضهم حتى
نصبح فان فضيلا على الطريق يقطع علينا فتاب الفضيل وآمنهم
وجاور بالحرم بعضے ازاں مشائخ معتبر و متبع کہ در قول و فعل او اعتبارے
است خواجہ فضیل است رحمہ اللہ از خراسان بود از نواحی مرو گفتہ اند
مولد او در سمرقند بود و منشا او در ابیورد و در مکہ و در حرم کعبہ مرد فضیل
بن موسی رحمہ اللہ حکایت کند سبب توبہ فضیل چہ بود گفت فضیل مردے
شاطر یعنی بازندہ یا دہ گرد چنانچہ جوانان می باشند عورتے بود بر و ابتلاے
داشت شبے بر دیوار ا بر می رود چنانچہ رسم این طائفہ است در اثنار این ندا
شنید کسے این میخواند الم يان للذين آمنوا ان تخشع قلوبهم
ہنوز وقت آں نیامدہ است آں کساں کہ ایمان آوردند کہ خاشع شود دل ایشاں
بذکر خداے گفت یارب قد آن اے پروردگار من آمدہ است باز گشت
و مجاور حرم کعبہ شد و ہما نجا مرد شب باز گشت بورد خویش مشغول بود ناگاہ
دراں مرحلہ می شنود قومے کہ مسافر اند ایشاں میگویند بگذریم تعجیل ترے اینجا
فضیل مزاحم است بعضے می گوید صبح شود بگذریم فضیل میگوید مترسید من توبہ
کردم در بعضے کتب سلوک حکایتے بریں نمط نبشتہ اند فضیل عیار بود و مردماں
عیار با خود یار داشت و خود در بادیہ بعبادت مشغول بودے یاراں باستعانت
او رہ زنی میکردند عورتے داشت در مرو کہ با وے در ابتلاش بود ہر چہ حاصل
کردے با وے خرج کردے شبے قافلہ دراں جاے کہ مقطع فضیل است میگذشت

کاروانیان باخود گفتند فضیل رحمہ اللہ رہ نے خداترس است مقری خوش آوازے را برشتر در شانیم او قرآن را بالحان خوش بشنود و بدان متعلق شود ما بگذریم مقری را برشتر فشاندند و او با واز بلند و صوت حسن قرآن را میخواند آنجا رسیدہ بود آلم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ فضیل رحمہ اللہ این آیت بشنید فریاد برآورد آمدہ است وقت آمدہ است از ایشان روے گردانید رہ شہر گرفت یکے میان کاروانیان میگوید تعجیل بگذر برکہ این مقام فضیل است فضیل رحمہ اللہ گفت بخاطر جمع بروید چنانچہ شما از فضیل میگریختید فضیل از شما می گریزد **قولہ** وقال الفضیل بن عیاض رح اذا احب اللہ عبدا اکثر غمہ واذا ابغض عبدا اوسع علیہ دنیاہ فضیل رحمہ اللہ گفتہ است چون خداے تعالی بندہ را دوست دارد غم خویش در دل او بسیار کند و چون بندہ را دشمن دارد دنیا بروے فراخ کند **قولہ** وقال ابن المبارک رحمہ اللہ اذا مات الفضیل ارتفع الحزن ابن مبارک رحمہ اللہ گفتہ است چون فضیل رحمہ اللہ مرد حزن از جہان رفت گوئی تمام حزن جہان ہمو داشت اسباب حزن بسیار است اگر بنویسم کتاب دراز شود **قولہ** وقال الفضیل رحمہ اللہ لو ان الدنیا بحذافیرھا عرضت علیّ ولا احاسب بھا لکنت اتقذرھا کما یتقذر احدکم الجیفۃ اذا مر بھا ان تصیب ثوبہ فضیل گفت رح اگر تمام دنیا بمن دہند و گویند ترا بمقابلہ این حساب نخواہد بود و ترا بریں حساب نباشد چناں از و ننگ دارم چناں از و بہ پرہیز باشم چنانچہ یکے از شما مردار پلید پرہیز کند از و ننگ دارد و چوں یکے از شما بگذرد بترسد کہ نباید جامہ

بدان مردار برسد هر چند دنیا ترا دهند و بران حساب نیاشد آنست
وقت درخرج و دخل نقد وقت او باشد قوله وقال الفضیل رحمه الله
لو حلفت انی مرائ احب الی ان احلف انی لست بمرائ و
قال ترک العمل لاجل الناس هو الریاء والعمل لاجل الناس
هو الشرک فضیل رحمه الله گفته است این که من سوگند خورم بریں که مرائی
ام بهتر باشد نزدیک که من که سوگند خورم بریں که مرائی نه ام ریا صفت نفس است
هر چند که ازو دور کرده باشی ولیکن دروا ایں تمیز باشد البته خواهد که نماید قوله وقال
ترک العمل فضیل رحمه الله فرموده است اگر کسے ترک عمل کند بریں که
کسے او را مرائی نگوید این ترک عمل او ریا بود و اگر مباشر عمل شود بریا آں شرک
باشد قوله وقال ابو علی الرازی رحمه الله صحبت الفضیل رحمه الله
ثلثین سنة ما رأیته ضاحکا ولا متبسما ولا متبشرا الا یوما
مات ابنه علی فقلت له فی ذلک فقال ان الله تعالی احب
امرا فاحببت ذلک ابو علی رازی رحمه الله علیه میگوید سی سال صحبت فضیل
رحمة الله علیه بودم او را ضاحک و متبسم و متبشر ندیدم مگر آں روز که پسر او علی نام
بود مرد آں روز خوشحال دیدم پرسیدمش گفت خدا کارے دوست داشت
من هم بموافق او دوست داشتم قوله وقال الفضیل رحمه الله انی
لاعصی الله تعالی فاعرف ذلک فی خلق حماری وخادمی گفته باشد
خدا را گنه کنم خرے که دارم و خادمے که دارم اطاعت من نکنند سوء خلق در ایشان
ظاهر شود و آن اثر شوم معصیت من باشد

ابو محفوظ معروف بن فیروز الکرخی

قوله رحمهما ابو محفوظ معروف بن فیروز الکرخی
رحمه الله کان من المشائخ الکبار مجاب الدعوة یستشفی

بقبره يقول البغداديون قبر معروف رحمه الله ترياق مجرب
وهو من موالي علي موسى الرضا رضي الله عنه مات سنة
مائتين وقيل احدى وماتين وكان استاد السري السقطي
رحمه الله وقد قال له يوما اذا كانت لك الى الله حاجة
فاقسم عليه بي و بعضے ازان معتبران و معتمدان خواجہ معروف
فیروزکرخی است واو مجاب الدعوۃ بود تا آنکہ ہر کسے حاجتے بتربت او گوید
حاجت او برآید تا آنکہ بغدادیاں گویند قبر خواجہ معروف رحمہ اللہ تریاق مجرب
است واو از موالی علی رضا است رضی اللہ عنہ و تاریخ ماتین گذشتہ بود
کہ او وفات یافت علی ہذا او ہم تبع تابعین است و شیخ سری رحمہ اللہ گفتہ
است اگر حاجتے از خدا بخواہی خدا را سوگند من بدہ یعنی چنانچہ میگویند
الٰہی بحرمت دوستان خویش الٰہی بحرمت النبی و آلہٖ ہمچناں کو الٰہی بحرمت
خواجہ معروف کرخی و از عربیت ایں معنی آید چنانچہ یکے دیگرے را گوید اے
فلاں بہ سر فلاں چنیں کارے کن و اینجا آن مراد داشت کہ گفتم ایں اقسام دلیل
برین کنند کہ معروف علیہ الرحمہ از محبوبان بود پس ایں اقسام محبوبی باشد
قوله سمعت الاستاذ ابا علي الدقاق رحمه الله يقول كان
معروف رحمه الله ابواه نصرانيين فسلموا معروفا الى
مؤدب بهم وهو صبي وكان المؤدب يقول قل ثالث ثلاثة
ويقول المعروف بل هو الواحد فضربه المعلم يوما ضربا
مبرحا فهرب معروف رحمه الله وكان ابواه يقولان
ليته يرجع الينا على اي دين شاء فنوافقه ثم ان السلام
على مولدي علي بن موسى الرضا ورجع الى منزله فلما اتى الباب

فقیل من بالباب فقال معروف فقالوا علی ای دین فقال
علی الدین الحنیفی فاسلما بواه شیخ قدس الله روحه میگوید از
استاد ابو علی دقاق رحمه الله شنیدم که پدر و پدر معروف رحمه الله نصرانی بودند او را
باستاد نصرانی تسلیم کردند استاد او را تعلیم کرد گفت بگو هو ثالث ثلثه معروف
رحمه الله گفت بل هو الواحد بلکه او یکی است استاد نصرانی بزدش و سخت بزدش
از و گریخت پیش علی رضا رضی الله عنه آمد اسلام آورد و بر مادر و پدر رفت و زد
ایشان گفتند کیستی گفت معروف گفتند بر کدام دینی گفت بر دین اسلام
مادر و پدر وی طلبیدند و خود هم مسلمان شدند **قوله** سمعت محمد بن
الحسین رحمه الله یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمه الله
یقول سمعت ابا بکر الحربی رحمه الله یقول سمعت سرّی
السقطی رحمه الله یقول رأیت المعروف الکرخی رحمه الله
فی النوم کانه تحت العرش فیقول الله تعالی الملئکة من
هذا فیقولون انت اعلم یارب فیقول هذا معروف الکرخی
سکر من حبی فلا یفیق الا لمقائی سری رحمه الله میگوید معروف علیه الرحمه
را بعد از نقل در خواب دیدم گفتم او در زیر عرش ایستاده است خداوند تعالی
از فرشتگان می پرسید این کیست گفتند الهی تو بهتر میدانی گفت این
معروف کرخی است رحمه الله مست دوستی من است هشیار نشود جز بلقای
من مگر میگوید که این مستی است که هیچ وقتی هشیار نشود **قوله** و قال معروف
رحمه الله قال لی بعض اصحاب داؤد الطائی ایاك ان
تترك بسرك العمل فان ذلك الذی یقربك الی رضا مولاك
فقلت و ماذا لك العمل فقال دوام الطاعة لربك و حرمت

المسلمین والنصیحۃ لھم معروف کرخی رحمہ اللہ گفتہ است بعضے اصحاب داود طائی رحمہ اللہ مرا گفتند زینہار عمل را ترک نیاری بسبب صفا سرے کہ ترا با خدا است زیرا چہ این اعمال مقرب بسوے خدا است و رضاء خدا بذل است معروف کرخی رحمہ اللہ پرسید آن عمل چیست گفت ہمارہ طاعت خدا کنی و مسلمانان را حرمت داری و ہمارا نصیحت ایشان کنی ہمانچہ گفتہ انما المعظیم لامر اللہ والشفقۃ علی خلق اللہ و در بعض نسخ لفظ بسرک نیفتادہ است معنی درست ہمان است و اگر باشد آن معنی ہم عنایت کردم و اگر بسترک باشد یعنی خواہی از مردماں بپوشی و ترک آری نہ از سبب این ترک میار قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن عبد اللہ الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت علی بن محمد بن عبد اللہ الدلال رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن الحسن رحمہ اللہ یقول سمعت ابی رحمہ اللہ یقول رائت المعروف الکرخی رحمہ اللہ فی النوم بعد موتہ فقلت ما فعل اللہ بک فقال غفر اللہ لی فقلت بزھدک او ورعک فقال لا بقبولی موعظۃ ابن السماک رحمہ اللہ ما قال معروف کنت مارا بالکوفۃ فوقفت علی رجل یقال لہ ابن السماک وھو یعظ الناس فقال فی خلال کلامہ من اعرض عن اللہ بکلیتہ اعرض اللہ عنہ بجملتہ ومن اقبل علی اللہ بقلبہ اقبل اللہ برحمتہ الیہ واقبل بجمیع وجوہ الخلق الیہ ومن کان مرۃ ومرۃ فاللہ یرحمہ وقتا وقتا علیہ فوقع کلامہ علی قلبی واقبلت

علی اللہ تعالی و ترکت جمیع ما کنت علیہ الا خدمت مولای
علی بن موسی الرضا علیہ السلام و ذکرت ھذا الکلام
لمولای فقال یکفیک بھذا الموعظۃ ان
اتعظت محمد بن الحسین رحمۃ اللہ علیہ میگوید معروف کرخی را رحمہ اللہ
بعد مردن او در خواب دیدم پرسیدمش خدا با تو چہ کرد معاملہ گفت بیامرزید
گفت بسبب زہد و ورع گفت نہ نصیحت ابن سماک را قبول کردم و
آنرا بعمل داشتم خدا بیامرزید و آن نصیحت چہ بود در راہ می گذشتم
ابن سماک رحمہ اللہ مردماں را پند می دادے این سخن گفت ہر کہ از
خدا بہ تمامی خویش اعراض کند خدا نیز بجملت از و اعراض کند
و ہر کہ بدل بکلیہ خویش سوے خدا اقبال کند خدا بدل او بر حمت خویش
اقبال کند ضمیر بجملتہ یا با اللہ باز گردد یا بدان معرض خدا بجملتہ رحمت خویش
از و اعراض کند این سخن پند آوردم بر مولای خویش علیؑ رضا رضی اللہ
عنہ او گفت اگر بدین سخن پند گیری بسندہ باشد ترا این موعظت پند
دگر اختیاج نماند قولہ اخبرنی بھذہ الحکایۃ محمد بن الحسین شیخ قدس اللہ
سرہ میگوید این حکایت بر من محمد بن حسین گفتہ است قولہ قال
سمعت عبد الرحیم بن علی الحافظ ببغداد رحمہ اللہ
یقول سمعت محمد بن عمر بن الفضل رحمہ اللہ
یقول سمعت علی بن موسی رحمہ اللہ یقول سمعت
السری السقطی رحمہ اللہ یقول سمعت معروفا یقول
ذلک و قیل لمعروف فی مرض موتہ اوص فقال اذا
مت فتصدقوا بقمیصی ھذا فانی اریدان اخرج من الدنیا

عریانا کما دخلتها عریانا ومر بسقاء یقول رحمه الله من یشرب هذا الماء وکان صائما فتقدم وشرب فقیل له الم تکن صائما فقال بلی ولکنی رجوت دعاء معروف را رحمه الله گفتند در مرض موت وصیتی کن گفت پیراهن مرا صدقه دهید که در دنیا پیراهن نو نداشتم ام از دنیا برهنه روم وروزی معروف رحمه الله بر سقا گذشت مگر سقا شخصی معروف معتقد بود یا خود هر سقا که بود سقا گفت رحمت کند خدای تعالی کسی را که این آب خورد ومعروف صائم بود آن آب خورد وگفتند تو صائم بودی گفت آری ولکن دعا را وی امید داشتم۔

ابوالحسن السری بن مغلس السقطی

قوله ومنهم ابوالحسن السری بن المغلس السقطی رحمه الله خال الجنید واستاذه وکان تلمیذ معروف الکرخی کان اوحد زمانه فی الورع والاحوال السنیة وعلوم التوحید بعضے از ان مشائخ سری السقطی است بزرگ وآن رحمه الله خال جنید است واستاد جنید وشیخ سری سقطی شاگرد معروف کرخی بود رحمه الله یگانه روزگار بود در ورع واحوال ومقامات عالیه واسرار توحید قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله یقول سمعت عبدالله بن علی الطوسی رحمه الله یقول سمعت ابا عمرو بن علوان یقول سمعت ابا العباس بن مروق رحمه الله یقول قال بلغنی ان السری السقطی رحمه الله کان یکون فی السوق وهو من اصحاب معروف الکرخی رحمه الله فجاءه معروف یوما ومعه صبی یتیم وقال اکس هذا الیتیم قال سری فکسوته ففرح به معروف وقال بغض الله الیك الدنیا

وارا حاك مما انت فيه قال فقمت من الحانوت وليس
شئ ابغض إلىّ من الدنيا وكل ما انا فيه من بركات بمعروف
رحمه الله سری رحمه الله در بازار بدکان نشسته بود و معروف رحمه الله
باکودکے یتیمے آمد معروف سری را گفت این کودک را بپوشان نگر اندامش
برہنہ بود سری بپوشانید معروف رحمه الله علیه دعا کرد گفت خدائے تعالی
دنیا را بر تو دشمن گرداند یعنی دل تو دنیا را دشمن دارد و از آنچه تو در آنی برهاند اک
را منقوطه هم درست آید و غیر منقوطه هم سری رحمه الله علیه میگوید از دکان خواستم
و هیچ شئ نزدیک من دشمن تر از دنیا نبود و هر چه مرا هست از برکت دعائے
معروف است قوله سمعت الشيخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمه الله
يقول سمعت ابا بكر الرازی رحمه الله يقول سمعت ابا
عمر الانماطی رحمه الله يقول سمعت الجنيد رحمه الله
يقول ما رأيت اعبد من السری رحمه الله انت عليه
رابع ثمان وتسعون سنة ما يرى مضطجعا الا فی علة الموت جنید
رحمه الله میگوید هیچ یکے را عابد تر از سری ندیدم رحمه الله نود هشت سال
بروگذشت هیچ وقتے اورا در تکیه ندیدم مگر در علت موت که او بغلطید
قوله ويحكى عن السری رحمه الله انه قال التصوف اسم
لثلثة معانی وهو الذی لا يطفئ نور معرفته نور ورعه
ولا يتكلم بباطن فی علم ينقضه عليه ظاهر الكتاب ولا يحمله
الكرامات على هتك استار محارم الله مات السری سنة
سبع وخمسين ومائتين سری گفت رحمه الله تصوف نام است مر
معنی رابعنی وقتے که آن سه معنی جمع شود انگه تصوف باشد و آن سه معنی چیست

نور معرفت او نور ورع او را فرو نشاند و سخنے نگوید در علم معرفت و حقیقت کہ آنرا نہ شاند
ظاہر کلام اللہ مخالف باشد و اگر خارقے ازو پیدا باشد ایں نباشد
کہ خوارق ما و ہتک استار محارم اللہ کند ہتک محارم چیست تعظیم او ترک
آرد و بر مواجب او نرود اگر ورنفس او چیزے زاید بداں چنداں التفاتے
نکند قولہ مات السری رحمہ اللہ سری از ہجرت دویست پنجاہ ہفت
سال مرد پس او تبع تابعین نباشد مگر ازیں جہت کہ معروف را دریافتہ بود
ہرچہ در رایۃ است تابعین است ہرچہ در دویست است تبع تابعین بعد آں
تبع تابعین نماند قولہ سمعت الاستاد ابا علی الدقاق رحمہ اللہ
یحکی عن الجنید رحمہ اللہ انہ قال سالنی السری رحمہ اللہ
یوما عن المحبۃ فقلت قال قوم ھو الموافقۃ وقال قوم الایثار
وقال قوم کذا وکذا فاخذ السری جلدۃ ذراعہ ومدھا فلم یمتد
ثم قال وعزتہ لو قلت ان ھذہ الجلدۃ یبست علی ھذا العظم
من محبتہ لصدقت ثم غشی علیہ فلون وجھہ کانہ قمر
مشرق وکان السری رحمۃ اللہ بہ ادمۃ ابو علی دقاق رحمہ اللہ از جنید
علیہ الرحمہ حکایت میکرد گفت روزے سری علیہ الرحمہ مرا از محبت پرسید
جنید علیہ الرحمہ گفت قومے عبارت از طاعت کردہ اند و موافقت و قومے
از ایثار و بذل سری رحمہ اللہ دست بر پوست بازوے خود زد و پوست استخوان
دست چنان خشک متصل شدہ بود کہ برنیامد سری رحمہ اللہ گفت اگر گویم پوست
من بدین استخوان من بمحبت او خشک شدہ راست گفتہ باشم ایں سخن گفت
بیہوشانہ افتاد و رنگ روے او ہمچو نورمہ درخشندہ گشت و او برنگ اصل
خویش سبز رنگ بود قولہ یحکی عن السری علیہ الرحمہ انہ قال

منذ ثلثین سنة فی الاستغفار عن قولی الحمد لله مرة قیل
وکیف ذلک قال وقع ببغداد حریق فاستقبلنی احد فقال
لی نجا حانوتک فقلت الحمد لله فمنذ ثلثین سنة انا
نادم علی ما قلت حیث اردت لنفسی خیرا مما للمسلمین سری رحمة الله
گفتہ است سی سال استغفار کردم از گفتہ یکبار الحمد لله گفتم پرسیدند چوں باشد
گفت یکبارے در بازار آتش افتاد و دکانہا سوخت کسے مرا گفت دکان
تو سلامت است من گفتم الحمد لله اکنون پشیمانم بدانچہ مسلماناں را زیاں باشد
ومن خود را بہتر از ایشاں دانستم و گفتم الحمد لله قوله قال سمعت ابا بکر الرازی
رحمه الله یقول سمعت ابا بکر الحری یقول سمعت السری انه
قال انا انظر فی انفی فی الیوم کذا مرة مخافة ان یکون قد اسود
وجهی خوف من الله لوان یسود صورتی لما اتعاطاه سری میگوید
رحمہ الله روزے چند بار روے خود را بینم خوف آنکہ نباید سیہ شدہ باشد
سبب کارے کہ از من می آید انف گفتہ است وجہ مراد داشتہ است
معلوم است کہ انف را تحفہ روے گویند مقصود ایں دارد بدان حد خوف و بداں
حد متحفظ و متفحص وقت خود بودے کہ آں قدر خوف داشت ایں بدانی ہر کہ
با خدا مقرب است ازیہا در وے بسیار باشد قوله سمعت محمد
بن الحسین الخشاب رحمه الله یقول سمعت جعفر بن
محمد بن نصیر رحمه الله یقول سمعت الجنید یقول سمعت
السری رحمه الله یقول اعرف طریقا مختصرا اقصد الی الجنت
فقلت له ما هو فقال لا تسال من احد شیئا ولا تاخذ
من احد شیئا ولا یکن معک شیء تعطی احدا جنید رحمة الله

میگوید از سری علیہ الرحمہ شنیدم گفت رسیدہ مختصرے نزدیک بسوے
بہشت میدانم گفت چیست آن گفت از کسے چیزے مخواہ واز کسے چیزے
مگیر واگر کسے چیزے خواہد با تو آں نباشد کہ چیزے دہی قولہ سمعت
عبد اللہ بن یوسف الاصفہانی رحمہ اللہ یقول سمعت
ابا نصر السراج الطوسی رحمہ اللہ یقول سمعت جعفر بن
نصیر رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید یقول سمعت السری
رحمہ اللہ یقول اشتہی ان اموت ببلد غیر بغداد فقیل
لہ ولم ذاک فقال اخاف ان لا تقبلنی قبری فافتضح جنید
رحمہ اللہ میگوید از سری علیہ الرحمہ شنیدم کہ میگفت آرزو دارم کہ غیر بغداد
جائے میرم می ترسم کہ زمین گور من مرا قبول نکند ومرا برون
اندازد ومیان اقران واہل خویش فضیحت شوم قولہ سمعت عبد اللہ
بن یوسف الاصفہانی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا الحسن
بن عبد اللہ بن طوسی الطرطوسی رحمہ اللہ یقول سمعت عبد اللہ بن
الجنید رحمہ اللہ یقول سمعت السری رحمہ اللہ یقول الانطاکی الطرطوسی
اللہم مہما عذبتنی بشیء فلا تعذبنی بذل الحجاب جنید
رحمہ اللہ میگوید از سری علیہ الرحمہ شنیدم کہ می گفت الٰہی ہر چہ عذاب کنی
مرا بکن بگر بذل حجاب عذاب مکنی ہر حجاب شدن ذل شد وہیچ عذاب بالاتر
ازیں نیست کہ از محبوب خویش محجوب ماند قولہ سمعت عبد اللہ
بن یوسف الاصبہانی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا بکر
الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت الحریری رحمہ اللہ یقول
سمعت الجنید رحمہ اللہ یقول دخلت یوما علی السری

وھو یبکی فقلت ما یبکیک فقال جاءتنی البارحۃ الصبیۃ فقالت
انی یا ابت ھذہ لیلۃ حارۃ وھذا الکوز اعلقہ ھھنا ثم انہ
حملتنی عیناي ضمنت فرائت جاریۃ من احسن الخلق قد نزلت
من السماء فقلت لمن انت قالت لمن لا یشرب الماء المبرد
فی الکیزان وتناولت الکوز فضربت بہ الارض قال الجنید
رحمہ اللہ فرائت الخزف المکسور لم یرفعہ ولم یمسہ
حتی عفی علیہ التراب جنید رحمۃ اللہ میگوید بر سری علیہ الرحمہ رفتم می نیم می گریدا ز سبب
گریہ پرسیدم گفت دخترے آمد دریں معلقہ این کوزہ را آویخت گفت
ہوا گرم است آب سرد شود وقت سحر بخوری خفتم در خواب رفتم دیدم دخترکے
در غایت حسن وجمال از آسمان فرود آمد او را پرسیدم برائے کہ فرود آمدۂ
گفت برائے کسے کہ کوزہ در معلقہ نہد تا آب سرد شود و در سحر بخورد ایں
سخن گفت و کوزہ را بر زمین زد بشکست پرکاہا کوزہ شکستہ در زمین
ماند تا آنکہ خاک بر آن پرکاہا افتاد پوشیدہ شد این احتمال دارد کہ او
بخدا چنان مشغول است کہ پروائے آن ندارد کہ آنرا دور کنند یا بر آئے
تنبیہ خویش را دور نمی کرد۔

ابو نصر بشر بن حرث حافی

قولہ ومنھم ابو نصر بشر بن الحرث الحافی اصلہ من
مرو وسکن ببغداد ومات بھا وھو ابن اخت علی
بن خشرم مات سنۃ سبع وعشرین ومائتین وکان
کبیر الشان وکان سبب توبتہ انہ اصاب فی الطریق
کاغذا مکتوبا علیھا اسم اللہ تعالی ولمشتھا الاقدام
فاخذھا واشتری بدرھم کان معہ غالیۃ فطیب

بها الکاغذ وجعلها فی شق حائط فرای فیما یری النائم کان قائل یقول له یا بشر طیبت اسمه لاطیبن اسمك فی الدنیا والآخرة بعضے کہ قول وفعل ایشاں متبع است ابونصر بشر بن الحرث حافی است اصل او از مرو است ومسکن او بغداد ست وہم در بغداد مردہ است و او شریف بود زیرا چہ مادر بشر خواہر علی خشرم است رحمہ اللہ واو سیدے حسنی است غرض دارد کہ او را نسبتے با اہل بیت است ودر روے یک شرف ایں ہم است دویست بست ہفت سال از ہجرت بود کہ مردہ است ایں ہم قرین تبع تابعین باشد چنانچہ سری رحمہ اللہ در کار دین ودر ورع وتقوی بس مرتبہ بلند داشت وسبب توبہ او میگویند در رہ کاغذ افتادہ بود در پائمال مردماں آں را برگرفت درمے باوے بود غالیہ خرید وبداں کاغذ انداخت در شق دیوارے داشت شب را در خواب دید کہ نام ما را تو خشوے کردی انام ترا در دنیا وآخرت خشوے کردیم بیدار شد ودر آنچہ بود توبہ کرد بخدائے مشغول شد وسبب توبہ او نوع دگر ہم نویسند او کاغذے یافت دراں نام خدا بود او پائمال می شد او را برگرفت وخوشوے کرد ودر گوشہ داشت دوم روز آں خمارہ شستہ با یاراں دراں کار بود شخصے آمد بر در بشر آواز داد بشر پائے برہنہ بیرون آمد او گفت خدائے تعالی گفتہ است تو نام ما را خوشبوے کردی وتعظیم داشتی انام ترا در دنیا وآخرت معظم کردیم وخوشبوے کردیم او ہماں جا استادہ پا برہنہ توبہ کرد وبخدا مشغول شد والبتہ بعد ازاں پا افزار نپوشید گفت مرا ہماں حال خوش می آید کہ با خدا آشتی کردم قوله سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمة الله علیه یقول مر بشر ببعض الناس فقالوا هذا الرجل لا ینام باللیل کله ولا یفطر الا فی کل ثلثة ایام مرة فبکی بشر فقیل له فی ذلك فقال انی لا اذکر

انی سهرت لیلة کاملة ولا انی صمت یوما لم افطر من اللیلة ولکن
الله سبحانه یلقی فی القلوب اکثر مما یفعله العبد لطفا منه
سبحانه وکرما ثم انه ذکر ابتداء امر کیف کان علی ما ذکرنا
ابو علی دقاق رحمه الله گفت بشر علیه الرحمه بعض مردمان می گذشت ایشان گفتند
این مردے است که تمام شب بیدار می باشد و بعد سه روز افطار می کند بشر
علیه الرحمه این سخن بشنید و می گریست سبب گریه پرسیدند گفت خداوند سبحا
در دل مردمان القا می کند بیش از آنکه بنده می کند سبب لطفے و کرمے که دارد
پس آن شب اصلا نخفت و بعد سوم روز افطار می کرد قوله سمعت الشیخ
ابا عبد الرحمن السلمی یقول محمد بن عبد الله الرازی یقول
سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن بن ابی حاتم رحمه الله یقول
بلغنی ان بشر ابن الحرث الحافی رضی الله عنه قال رائت النبی
صلی الله علیه وسلم فی المنام فقال لی یا بشر اتدری بم
رفعك الله من بین اقرانك قلت لا یا رسول الله قال باتباعك
لسنتی وخدمتك للصالحین ونصیحتك لاخوانك ومحبتك
لاصحابی واهل بیتی بلغك منازل الابرار شبے در خواب رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم بابشر رحمه الله گفت میدانی خدا ترا بر تبه بلند
بچه رسانید گفت نمی دانم یا رسول الله صلی الله وآله وسلم رسول علیه السلام فرمود
بسبب آنکه پس روی سنت من کردی و مردمان صالح را حرمت داشتی و با یاران
هم کار صحبت کردی و یاران مرا دوست داشتی و اهل بیت مرا دوست گرفتی
و در بعض نسخ افتاده است ونصیحتك لاخوانك هم معنی درست ولایق
است همین کار بود که ترا مقام ابرار رسانید قوله سمعت محمد بن

الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن عبد اللہ الرازی
یقول سمعت بلال الخواص رحمہ اللہ یقول کنت فی تیہ
بنی اسرائیل فاذا رجل قام عندی فتعجبت ثم الہمت
انہ الخضر فقلت لہ بحق الحق من انت فقال اخوک الخضر
فقلت ان اردت ان اسالک فقال سل فقلت ما تقول فی
الشافعی رحمہ اللہ قال ھو من الاوتاد فقلت ما تقول فی
احمد بن حنبل قال رجل صدیق قلت فما تقول فی
بشر بن الحرث فقال لم تخلق بعدہ مثلہ فقلت بای
وسیلہ رایتک فقال ببرک بامک بلال خواص رحمہ اللہ میگوید
در تیہ بنی اسرائیل بودم ناگاہ مردے بشر آمد پس عجب پنداشتم کہ یکایک
کہ آمد بعدہ در دل افتاد کہ ایں خضر است گفتم بحق حق راست گو تو کیستی گفت
برادر تو ام خضر رحمہ اللہ گفتم مرا خوش می آید کہ از تو چیزے پرسم گفت بپرس
گفتم در حق شافعی چہ میگوئی او چہ مرتبہ دارد گفت او مرتبۂ اوتاد دارد گفتم
در باب احمد حنبل رحمہ اللہ چہ می گوئی گفت او مردے صدیق است گفتم در باب
بشر چہ می گوئی گفت بعد او مثل او نباشد نادرہ است گفتم کدام کار نیک
کردم کہ با تو ملاقات شدم گفت با در خود بار بودۂ بدیں ملاقات شدی
قولہ سمعت الاستاذ ابا علی رحمہ اللہ یقول انی بشر
الحافی باب المعافی بن عمران فدق علیہم الباب فقیل المعافی
من انت فقال بشر الحافی رحمہ اللہ فقال بنیۃ من داخل
اللہ لو اشتریت نعلا بد انقین لذھبک عنک اسم
الحافی اخبرنی بھذا الحکایۃ محمد بن عبد اللہ الشیرازی

رحمہ اللہ گوید بشر حافی بر در معاف عمران آمد در کوفت گفتند کیستی تو گفت
بشر حافی دختر معاف از درون خانہ گفت اگر بدو دانگ نعلین خری ای اسم
حافی از تو برود و این حکایت را بشر خود می گفت کہ آن دختر مرا این سخن گفت
و این دلیل بر شکستگی بشر و قبول سخن حق باشد **قولہ** قال حدثنا عبد الغنی
بن الفضیل رحمہ اللہ قال حدثنی محمد بن سعید رحمہ اللہ قال
حدثنی محمد بن عبد اللہ قال سمعت عبد اللہ المغازلی رحمہ اللہ یقول سمعت
بشرا یذکر ھذہ الحکایۃ وسمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ
یقول سمعت ابا الحسین الحجاجی رحمہ اللہ یقول سمعت المحاملی
یقول سمعت الحسن مسوحی یقول سمعت ابا الفضل العطار
رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن علی الدمشقی رحمہ اللہ یقول
قال لی ابو عبد اللہ بن الجلاء رحمہ اللہ علیہ رایت ذا النون
وکانت لہ العبارۃ ورایت سہلا وکانت لہ الاشارۃ ورایت
بشر بن الحرث وکان لہ الورع فقیل لہ فالی من کنت تمیل فقال الی بشر بن الحرث استاذنا
عبد اللہ جلاء میگوید ذوالنون را رحمہ اللہ دیدم او مرد صاحب عبارت بود یعنی سخنے کہ از و پرسیدے بعبارت
بیان کردے و سہل را رحمہ اللہ دیدم او صاحب اشارت بود حقایق و معارف
را اشارت کردے بعبارت بیان نکردے و بشر را رحمہ اللہ دیدم ورع مختص
او بود پرسیدند میان این ہر سہ میل بکہ داری گفت بشر استاد ماست
قولہ وقیل انہ اشتہی الباقلی سنین فلما کلہ فرؤی الباقلا
فی المنام بعد وفاتہ فقیل لہ ما فعل اللہ تعالی بک فقال
غفر لی وقال کل یا من لم یاکل لاجلنا واشرب یا من لا
یشرب لاجلنا بعد مردن او در خواب دیدند گفتند خدا با تو چہ کرد گفت ہمین

باقلی داشتم و برائے خدایرا نخوردم ایں ہوس و شہوت نفس دشمن
خداست خداوند تعالی بیامرزید مرا و گفت ہر چہ خوش آید بخور اے کسے
کہ ہر چہ خوش آمد از کردہ ما نخوردی بیاشام آں قدر کہ خوش آید و آنچہ
خوش آید شیر و شہد و شراب اے کسے کہ از کردہ ما نیاشامیدی سخن
درماکول بود مگر آب ہم نفس را سیراب بہوائے نفس نداوہ است **قولہ**
اخبرنا الشیخ ابو عبد الرحمن السلمی قال اخبرنا عبد اللہ
بن عثمان بن یحیی رحمہ اللہ قال حدثنا ابو عمرو ابن سماک
قال حدثنا محمد بن عباس رحمہ اللہ قال حدثنا
ابو بکر بن بنت معاویۃ رحمہ اللہ قال سمعت ابا بکر
بن عفان رحمۃ اللہ علیہ یقول سمعت بشر بن الحرث
رحمہ اللہ یقول انی لاشتہی الشواء منذ اربعین سنۃ
ما صفا لی ثمنہ وقیل لبشر رحمہ اللہ بای شیء یامل الخبز
فقال اذکر العافیۃ واجعلہا ادامک بشر حافی رحمہ اللہ
گفت چہل سال آرزوے بریاں داشتم مرا و جہے بے شبہ نشد کہ آں را
بخرم بخورم **قولہ** وقیل لبشر گفتہ شد مر بشر را نان بچہ خورند گفت نان
از وجہ حلال کن و عافیت را نان خورش ساز و معنی دگر نان برائے چہ خورند
برائے قوام بنیہ را یا برائے چہ خورند بشر رحمہ اللہ گفت عافیت را یاد کن
و آنرا نان خورش ساز چنانکہ گرسنہ را گویند نان خشک در کاہ انداز و چندان
بخاکہ آن نان نا نخورش شود **قولہ** اخبرنا محمد بن الحسین
قال اخبرنا عبد اللہ بن عثمان رحمہ اللہ قال حدثنا
ابو عمرو ابن السماک رحمہ اللہ قال حدثنا عمر بن سعید

قال حدثنا ابن ابی الدنیا قال قال رجل لبشر الحکایۃ و قال لبشر لا یحتمل الحلال السرف بشر رحمہ اللہ گفتہ است حلال احتمال نکند اسراف را یعنی در فعل خرج شود قولہ و رأی بشر علیہ الرحمۃ فی المنام فقیل لہ ما فعل اللہ بک فقال غفر لی واباح لی نصف الجنۃ وقال لی یا بشر لو سجدت لی علی الجمر ما ادیت شکر ما جعلت لک فی قلوب عبادی وقال یا بشر لا یجد حلاوۃ الآخرۃ رجل یحب ان یعرفہ الناس بشر را رحمہ اللہ در خواب دیدند گفتند خدا با تو چہ کرد گفت بیامرزید مرا بہشت مرا مباح کرد و گفت اے بشر اگر بر آتش مرا سجدہ می کردی شکر انکہ گردانیدم من ترا در دلہای بندگان بجا نمی آوردی قولہ وقال یا بشر مردے کہ در دل او آن باشد کہ مردماں او را بشناسند حلاوت آخرت نیابد۔

الوعبداللہ بن الحرث المحاسبی

قولہ ومنہم ابو عبد اللہ بن الحرث بن اسد المحاسبی رحمہ اللہ عدیم النظیر فی زمانہ علما و ورعا و معاملۃ وحالا البصری الاصل مات ببغداد سنۃ ثلث واربعین ومائتین قیل انہ ورث من ابیہ سبعین الف درہم فلم یاخذ منہ شیا لان اباہ کان یقول بالقدر فرأی فی الورع ان لا یاخذ من میراثہ شیئا وقال صحت الروایۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یتوارث اھل ملتین شیئا بشیئ بعضے ازاں معتبراں و معتمداں کہ قول و فعل ایشاں در دین حجت است حرث محاسبی است علیہ الرحمہ والغفران مبالغتے در ورع داشت پدر او مرد ہفتاد ہزار درہم گذاشت حارث میراث نگرفت مگر پدر او معزلی بود و است زیرا چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفتہ است القدری

مجوس ہذہ الامۃ حارث گفت در اختلاف دین میراث نیست قول رسول است
صلی اللہ علیہ وسلم لا یتوارث اھل ملتین و ملت مختلف یکدیگر میراث نہ برند
قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت الحسین
بن یحیی رحمہ اللہ یقول سمعت جعفر بن محمد بن نصیر
رحمہ اللہ یقول سمعت محمد ابن مروق یقول مات الحرث
المحاسبی رحمہ اللہ وھو محتاج الی درھم وخلف ابوہ ضیاعاً
وعقاراً فلم یاخذ منہ شیئاً ابن مروق میگوید حارث رحمہ اللہ مرد
و او محتاج یک درم بود پدر او میراث گزاشتہ بود ہیچ ازاں برنگرفت قولہ
سمعت الاستاذ اباعلی الدقاق رحمہ اللہ یقول کان الحرث المحاسبی
علیہ الرحمۃ اذا مدّ یدہ الی طعام فیہ شبھۃ تحرک علی اصبعہ
عرق قال ابو عبد اللہ رحمہ اللہ فکان یمتنع منہ شیخ قدس اللہ روحہ
از ابو علی دقاق شنید کہ حارث علیہ الرحمہ دست بطعامے بردے و اگر دراں
طعام شبہتے بودے رگے در دست وے بجنبیدے او دانستے کہ ایں شبہتے
دارد دست گرد آوردے جاے دگر بنشستے اندر حلق نرفتے وجاے دیگر میگویند
انگشت او ایستادہ شدے ماندے برائے لقمہ گرد آوردن میسر نشدے
قولہ وقال ابو عبد اللہ بن خفیف رحمہ اللہ اقتدوا بخمسۃ
من شیوخنا والباقون سلموا لھم حالھم الحرث بن اسد المحاسبی
والجنید بن محمد وابو محمد رویم و ابو العباس بن عطا وعمرو
بن عثمان المکی رحمھم اللہ لانھم جمعوا بین العلم والحقایق
عبد اللہ خفیف رحمہ اللہ گفتہ است بہ پنج نفر از مشائخ ما اقتدا کنید و باقیاں
اگرچہ حال ایشاں سنیہ است اما چو جمع نکردہ اند با علم ظاہر عموم خلق را از ایشاں نفع

نباشد و آن پنج مشایخ حرث محاسبی و جنید و ابو محمد رویم و ابو العباس عطاء
عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ علیہم زیرا چہ ایشاں میان علم ظاہر و حقایق و معارف تطبیقے
دادہ اند حقایق را بر صورتے بیان کردہ اند کہ ہیچ مزاحم ظاہر را مخالف نباشد
معنی دیگر حقایق را بر حقایق داشتہ اند و ظاہر را بر ظاہر و دیگر حقایق را بر اصول شناختہ
اند و ظاہر را بر آں فروع نکردہ اند چنانچہ شیخ محی الدین ابن اعرابی **قولہ**
سمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت
عبد اللہ بن علی الطوسی رحمہ اللہ یقول سمعت جعفر الخلدی
رحمہ اللہ یقول سمعت ابا عثمان المغربی رحمہ اللہ یقول قال
الحرث المحاسبی رحمہ اللہ من صحح باطنہ بالمراقبۃ و الاخلاص
زین اللہ تعالی ظاہرہ بالمجاہدۃ و اتباع السنۃ حارث رحمہ اللہ
فرمودہ است ہر کہ تصحیح باطن کرد یعنی باطن را راست درست بریں آورد کہ کار او
جز برائے خدا را نیست طلب او جز خدا چیز دیگر نیست چوایں رویش مستقیم است
ہر آئینہ مراقبہ لازم حال او باشد از آنچہ ہمارہ محبوب در محضر محب است وہما
وخیالا و تصورا بہر چہ گوئی گوئی البتہ او در محضر می باید اینچنین کسے را خداوند سبحانہ
و تعالی بیاراید ظاہر او را بمجاہدہ نفس و باتباع سنت مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم
مجاہدہ بر صفتے کند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ کردہ است
قولہ و یحکی عن الجنید رحمہ اللہ انہ قال مرّ بی یوما الحرث
المحاسبی رحمہ اللہ فرایت فیہ اثر الجوع قلت یا عم تدخل
الدار و تتناول شیا فقال نعم فدخل الدار و طلبت شیا اقدمہ
الیہ وکان فی البیت شئ من طعام حمل من عرس قوم فقدمتہ
الیہ فاخذ لقمۃ و ادارھا فی فمہ مرات ثم انہ قام والقاھا

فی الدهلیز ومر فلما رایته بعد ذلك بایام قلت له فی ذلك فقال
انی کنت جایعاً واردت ان اشرك باکلی واحفظ قلبك و
لکن بینی وبین الله علامة ان لا یسوغنی طعاماً فیه شبهة
فلم یمکنی ابتلاعه فمن این کان ذلك الطعام فقلت له انه
حمل من دار قریب لی من العرس ثم قلت تدخل الیوم فقال
نعم فقدمت الیه کسیرة کانت لنا فاکل وقال اذا قدمت
الی فقیر شیئاً فقدم مثل هذا جنید علیه الرحمه میگوید روزے حارث رحمه الله
بمن گذشت اثر گرسنگی در روے وے دیدم گفتم در خانه درمی آئی وچیزے
میخوری گفت آرے حارث رحمه الله درون خانه در آمد چیزے در خانه طلبیدم
تا پیش او آرم ودر خانه طعامے بود که از عروسی کسے آمده بود لقمه ازاں در دهان
انداخت وچند بار در دهن گردانید پس آں حرث رحمه الله خاست وآن
لقمه در دهلیز از دهن انداخت ورفت پس آں بعد چند گهے دیدم وازاں حال
پرسیدم چه بود که لقمه انداختی ورفتی گفت من گرسنه بودم خواستم با تو بلقمه شریک
شوم ودل تو نگاه دارم که تو می طلبی برائے خاطر تو آمدم ولیکن طعامے
که در وشبه باشد در حلق من زود ابتلاع او مرا ممکن نشد که اورا فرو برم بگو
از کجا بود آن طعام در خانهٔ تو این چنیں طعام چه نسبت گفت در خانه همسایه عروسی
بود آں طعام ازاں خانه آمده بود باز گفتم امروز میخواهی درون در آئی گفت آرے
پس پرکاله نانے بود پیش او آوردم او خورد وگفت اگر پیش فقیرے طعامے آری
مثل این طعام بیار اینجا شکلے می آید اگر علامت آں بود که رگے جنبیدے خود
در دهن چرا گرفت تا عدم امکان ابتلاع علامت شود برائے شبه را الله اعلم
مگر آنکه گهے چنیں بود وگهے چناں یا آنکه برائے خاطر جنید رحمه الله ابتدائاً امتناع

نکرد چو در دہن انداخت و آن امکان ابتلاء نہ ضرورت پیش او نینداخت
بیرون آمد و دیگر انداخت تا آنکہ بالا گفتہ است و احفظ قلبک۔

ابوسلیمان داود بن نصر الطائی

قولہ ومنہم ابو سلیمان داؤد بن نصر الطائی رحمہ اللہ وکان کبیر الشان اخبرنا الشیخ ابو عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ قال اخبرنا ابو عمرو بن مطر رحمہ اللہ قال حدثنا محمد بن المسیب رحمہ اللہ قال حدثنا ابن خبیق رحمہ اللہ قال قال ابو یوسف

یوسف

وردت داؤد الطائی عشرین دینارا فاکلھا فی عشرین سنۃ بعضے ازاں مشائخ کہ شالستہ اقتدا اند داود طائی است رحمۃ اللہ علیہ ابو یوسف فقیہ علیہ الرحمہ گفتہ است داود طائی رضی اللہ عنہ بیست دینار از پدر میراثش رسیدہ بود بیست سال زیست در ہر سالے یکان دینار خرج کرد ہم چنین معلوم می شود ایں بست دینار بود سائل وضیف راہ خرج را ہمیں اقتصار میکرد صوفی می تواند چند روزے گرسنگی اختیار کند قولہ سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول کان سبب زھد داود الطائی رحمہ اللہ انہ کان یمر ببغداد یوما تنخاع المطرقون بین یدی حمید الطوسی فالتفت داود رحمہ اللہ فرای حمیدا فقال داود رحمہ اللہ اف لدنیا سبقت بھا حمید فلزم البیت واخذ فی الجھد والعبادۃ شیخ قدس اللہ سرہ العزیز گفتہ است از استاذ ابو علی دقاق رحمہ اللہ شنیدم سبب زہد داود علیہ الرحمہ چہ بود روزے در بغداد می رفت تنخیہ کردند او را یعنی چنانچہ رسم است پیش ملوک چند نفر ہمچناں میگفتند دور شوید داود علیہ الرحمہ سر پیش کرد دید کہ حمید است گفت اف لدنیا خواری باد مرد دنیا را کہ حمید

سابق شدہ است او را یعنی مالک شدہ است او را و در ملک او در آمد پس لازم
گرفت خانہ را شروع کرد در کوشش عبادت چو دنیا را بدین خواری دید
همچو حمید بے راہ بست و بدہ است ہمت حمیت مرد نباید کہ متوجہ این چنین
شئے شود مرد مومن را خصوص عاقل را نشاید دست در آں زند کہ دیگرے با او
شرکت بر خصوص در ذلیلے کہ در حساب بے در نیاید او را بیند کہ بروقا درست
فالحذار والحذار ایها الاحرار قوله وسمعت ببغداد بعض الفقراء
یقول ان سبب زهده انه سمع نائحة تنوح بای خدیك
تبدی البلی وای علیك اذن سالا شیخ رحمہ اللہ میگوید از بعض
فقرا بغداد شنیدم سبب زہد داود این بود عورتے نوحہ گری میکرد و مرثیہ
این بود بای خد یک بکدام دو خد تو کہ بلی ظاہر خواہد شد یعنی گداخت و خواہد
ریخت و بکدام دو چشم تو کہ خواہد ریخت یعنی کدام رخسارہ است و کدام چشمے
است یعنی بدین حسن و بدین جمال کہ خواہد ریخت داؤد شنید این فکر در دلش
او نمود البتہ در ہر چہ باشی باش نہایت کار فنا و زوال باشد مرد عاقل و ہوشمند
بفانی و زائل متعلق نشود قوله وقیل کان سبب زهده انه کان
یجالس ابا حنیفه رضی الله عنه فقال له ابو حنیفة یوما
یا اباسلیمان اما الاداة فقد احکمناها فقال له داود فای شئ نفعل
فقال العمل به قال داود رحمه الله علیه فنازعتنی نفسی الی
العزلة فقلت لنفسی حتی تجالسهم ولا تتکلم فی مسئلة قال
فجالستهم سنة لا اتکلم فی مسئلة وکانت المسئلة تمر لی
وانا الی الکلام فیها اشد نزاعا من العطشان الی الماء البارد
ولا اتکلم به ثم صار امره الی ان ما صار وچنیں ہم گفتہ اند سبب انقطاع

و اختیار تعبّد و انزوای داود علیہ الرحمہ چہ بود و وقتے امام رضی اللہ عنہ باداود رحمۃ اللہ علیہ فرمودہ است اقرار را استوار چنانچہ باید کردیم داؤد علیہ الرحمہ گفت سپس ایں چہ کنیم امام رضی اللہ عنہ فرمود دست اقرار را در عمل آریم دانستیم چہ باید کرد چہ نباید کرد کردنی را بکنیم و ناکردنی را ترک آریم از لازمۂ ایں سوال و جواب ایں سخن درست آید بر لے چہ کنیم گویند برائے نجات را گویند برائے درجات را برائے قربات را گویند برائے تجلیات را ہمیں مقالات و ہمیں حالات دامن گیر داود علیہ الرحمہ شد حتی اختار الخلوۃ و العزلۃ و الانزواء عن الناس خواستم من این اختیار کنم نفس من با من منازعت کردنی خواہد کہ از مردم اللہ فی اللہ گوشہ گیر و پس گفتم نفس خود را ترا ایں قدر بسندہ باشد بیارم میاں مردماں بنشانم و در گفت و شنید با ایشاں شریک نباشی و چنیں بودے مسئلہ و سخنے بر من گذشتے و برائے سخن گفتن دران مرا سخت تر ازاں دل کشیدے کہ تشنہ را سوے آب و بر نفس من ایں سخت ترین مجاہدہ ہا بود آنکہ کار او گشت تا آنجا کہ گشت اما ابتدائے او ایں بود **قولہ وقیل حجم جنید الحجام داود طائی رحمہ اللہ فاعطاہ دینارا فقیل ھذا اسراف فقال لاعبادۃ لمن لامروۃ لہ** جنید حجامے بود داود طائی رحمہ اللہ را حجامت کرد داد علیہ الرحمہ او را یک دینار داد مگر ہاں حجام گفت برائے ایں کار را دینار دادن اسراف است داود علیہ الرحمہ گفت او را عبادتے درست نباشد کہ او را مروتے نباشد گوئی منع کرد کہ ایں اجرت نیست کہ تو اسراف نام نہی ایں مروت است **قولہ وکان یقول فی اللیل الٰھی** الدنیوۃ **ھمک عطل علی ھموم الاسباب وحال بینی وبین الزاد تیھا اخذا** ایں راز در میاں نہادے اے خدائے من اے آفریدگار من قصد تو جملہ مقاصد

سہ یعنی حجامے بود کہ جنید نام داشت ع ح

راو جملہ اسباب ہر مقصدے را بر من بیکار گردانیدہ است یعنی مرا
از ہمہ بیکار گردانیدہ است۔ نظم

با غم تو الفت ہمخانگی است از دگراں وحشت و بیگانگی است

تا ایں ہم را ہر کسے بگمان خود چہ معنی گوید دقیق ترین آن معانی این باشد

نظم

عجبے نیست کہ سرگشتہ شود طالب دوست عجب اینست کہ من واصل سر گردانم

قولہ سمعت محمد بن عبد اللہ الصوفی رحمہ اللہ قال حدثنا
محمد بن یوسف رحمہ اللہ قال حدثنا سعد بن عمرو قدس اللہ
سرہ قال حدثنا علی بن حرب الموصلی رحمہ اللہ قال حدثنا اسمعیل
بن زیاد الطائی رحمہ اللہ قال قالت دایۃ داود الطائی رحمہ اللہ
لداود اما تشتھی الخبز فقال ما بین مضغ الخبز وشرب القدیت
قراءۃ خمسین آیۃ دایہ داود رحمہما اللہ بر داود گفت میخواہی نان بخوری
گفت میان خائیدن نان وریزہ کردہ فرو بردن و یا آب خوردن پنجاہ آیت
تواں خواند یعنی قرآن خام نہ یا نان و آب خورم چہ بہتر یعنی نان نخورم و وقت را بخواند
قرآن مشغول دارم قولہ ولما توفی راہ بعض الصالحین فی المنام وھو
یعدو افقال لہ مالک فقال الساعۃ تخلصت من السجن فاستقبلہ
الرجل فارتفع الصیاح مات داود الطائی رحمہ اللہ چنین گویند
شبے کہ داود علیہ الرحمۃ مرد بعضے صالحاں در خواب دیدند دریں حالت کہ او می دوید
او را پرسیدند سبب چیست کہ ہمی دوی گفت ایں زمان از بند خانہ خلاص یافتم
شخص بیدار شد و گریاں شد کہ داود علیہ الرحمہ مرد قولہ وقال لہ رجل اوصنی
فقال عسکر الموتی ینتظرونک مردے داود علیہ الرحمہ را گفت وصیت کن الموت

لشکر مردگان ترا منتظر اند یعنی البتہ بمیری فعلی ہذا وقت را غنیمت دار
و کارے کن کہ بعد مردن پشیمانی آرد قولہ ودخل بعضھم علیہ فجعل
ینظر الیہ فقال ما علمت انھم کانوا یکرھون فضول النظر کما یکرھون فضول الکلام
و بعض مردم بردارد رحمہ اللہ آمدند و شخصے بسیار طرف او می دید گفت چنانچہ
بسیار گفتن مکروہ است ہمچناں بسیار دیدن مکروہ ہست قولہ ودخل
بعضھم علیہ فرای جرۃ ماء انبسطت علیھا الشمس فقال
لہ الا تحملھا قال حیث وضعتھا لم یکن شمس وانا استحیی
ان یرانی امشی لما فیہ حظ نفسی سبوے در صحن نہادہ براں آفتاب
آمد و آب گرم می شد شخصے گفت این را در سایہ نداری گفت وقتے کہ من
اینجا نہ بودم آفتاب نبود مرا شرم از خدا می آید کہ خدا مرا بیند دریں حال کہ من ہوائے
نفس چندگامے بزنم قولہ اخبرنا عبد اللہ بن یوسف اصفھانی
رحمہ اللہ قال اخبرنا ابو اسحق ابراھیم بن محمد بن یحیی
المزکی رحمہ اللہ قال حدثنی قاسم بن احمد رحمہ اللہ
قال سمعت میمون الغزال رحمہ اللہ قال قال ابو الربیع الواسطی
رحمہ اللہ قلت لداود الطائی اوصینی فقال صم عن الدنیا واجعل
فطرک الاخرۃ وفر من الناس کفرارک من الاسد ابو الربیع واسطی
رحمہ اللہ داود علیہ الرحمہ را گفت مرا وصیت کن گفت از دنیا امساک کن و
آخرت را افطار خود ساز در حدیث است صوموا لرویتہ وافطروا لرویتہ
مردم محدث ضمیر رویت را بر شہر دارند یعنی شہر رمضان ببینند روزہ دارند
شہر شوال بینند افطار کنند محققان چنین گویند ضمیر راجع سوی اللہ است یعنی
صوموا لرویۃ اللہ وافطروا لرویۃ اللہ دارد علیہ الرحمہ میگوید از دنیا امساک

کن وافطار بردیت خدا کن واز مردماں بگریز ومنزوی شو ومعاملت با ایشان کمن وهمچنین گریز از ایشان چنانچه می گریزی تو از شیر۔

ابوعلی شقیق بن ابراهیم البلخی

قوله ومنهم ابو علی شقیق بن ابراهیم البلخی رحمه الله من مشایخ خراسان له شان فی التوکل وکان استاذ حاتم الاصم رحمه الله بعضے از مشائخ شقیق بلخی است ودر مقام توکل شانے وبیانے دارد واستاد حاتم اصم است قوله قیل کان سبب توبته انه کان من ابناء الاغنیاء خرج للتجارة الی ارض الترک فهو حدث فدخل بیتا للاصنام فرای خادما للاصنام فیه حلق راسه ولحیته ولبس ثیابا رجوانیة فقال شقیق للخادم ان لك صانعا حیا عالما فاعبده ولا تعبد هذه الاصنام التی لا تضر ولا تنفع فقال ان کان کما تقول فهو قادر علی ان یرزقك ببلدك فلم تتعب الی ما ههنا للتجارة فانتبه شقیق رحمه الله واخذ فی طریق الزهد سبب توبه او گویند که او از ابنا راغنیا بود وجوان بود که در تجارت برون آمد در خانه که بتاں می پرستند در آمد دید شخصے خادم بتان سر وریش حلق کرده بتاں رامی پرستید شقیق رحمه الله گفت ترا آفریدگارے صانعے هست کفع وضر تواز اوست چرا این رامی پرستی که نه ترا زیان تواند کرد ونه نفع بت پرست گفت اگر چنیں است که نفع وضر از وست تو برائے تجارت را چندیں رنج چرا دیدی این سخن در دل من اثر کرد وزهد را پیشه ساخت قوله وقیل کان سبب زهده انه رای ملوکا یلعب ویمرح فی زمان قحط وکان الناس یهتمین من الحزن والقحط فقال له شقیق ما هذا النشاط الذی فیك اما تری ما فیه الناس من الجد

والقحط فقال ذلك المملوك وما علیّ من ذلك ولمولای قریة خاصة یدخل منها ما نحتاج نحن الیه فانتبه شقیق رحمه الله وقال ان کان لمولاه قریة مملوکة ومولاه مخلوق فقیر ثم انه لیس منهم لرزقه فکیف ینبغی ان یهتم المسلم لاجل الرزق ومولاه غنی

و اینچنین هم گویند سبب توبه او آن بود در بلخ قحط افتاد همه خلق در اندوه و غم بودند شقیق در بازار میگذشت مملوک شخصی بازی و مزاح می کند یا بمزح خوشحال می رود شقیق رحمه الله باو گفته است چیست این خوشی و نشاط تو مردمان همه در غم اند او گفت خوندکاری دارم که دیهی مملوک اوست از ان دیه آن قدر برو می رسد که ما را خوش می گذرد شقیق رحمه الله باو گفت خوندکار او دیه مملوک دارد و خود هم مملوک این را چندین خوشی و نشاط براں و ترا خوندکاری که مالک الاملاک است و قادر بر همه تو چرا چنین غمگین قوله فکیف ینبغی غمگینی

پس چونه شاید کسے را که غم خورد و مولاے او غنی قوله سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمه الله یقول سمعت ابا الحسین بن احمد العطار البلخی رحمه الله یقول سمعت احمد بن محمد البخاری یقول قال حاتم الاصم رحمه الله کان شقیق بن ابراهیم علیه الرحمة موسرا وکان یتفتی ویعاشر الفتیان وکان علی بن عیسی بن هامان امیر بلخ وکان یحب کلاب الصید ففقد کلبا من کلابه فسعی برجل انه عنده وکان الرجل فی جوار شقیق رحمه الله فطلب الرجل فهرب ودخل دار شقیق رحمه الله مستجیرا فمضی شقیق رحمة الله الی الامیر وقال خلوا سبیله فان الکلب عندی اردّه

الیکم الی ثلثة ایام فخلوا سبیله وانصرف شقیق مهتما لما ضع فلما کان الیوم الثالث کان رجل غائبا من بلخ رجع فوجد کلبا فی الطریق علیه قلادة فاخذه وقال اهدیه الی شقیق رحمه الله فانه یشتغل بالتفتی فحمله الیه فنظر شقیق رحمه الله فاذا هو کلب الامیر فسر به فحمله الی الامیر وتخلص من الضمان فرزقه الله الانتباه وتاب مما کان فیه وسلک طریق الزهد شقیق علیہ الرحمہ مردے بایثار بود وکار جوانان کردے وبا ایشان معاشرت کردے واگر تیغے باشد باشد یعنی سگان داشتے وباسگان بازی کردے وامیر بلخ سگان صید را دوست داشتے وبدلیشان شکار کردے روزے یکے سگے ازان ادگم شد شخصے درجوار شقیق رح بود سعایة کرد کہ سگ برویست اورا گرفتند بردند وبرجانیدند ونگہ داشتند شقیق رحمہ اللہ برورفت کہ سگ تو برمن است سہ روز مرا فرصت بدہ بیارم برسانم واورا بگذار وشقیق رحمہ اللہ اندوہگیں بازگشت کہ چہ کردم بعد سہ روز سگ را کجا خواہم یافت روز سوم کہ روز وعدہ بود کہ سگ برسانم مردے بود از بلخ غائب بود در شہر می آمد در راہ سگے را یافت باقلادہ اورا گرفت وشخصے را داد ایں سگ را بشقیق برعلیہ الرحمہ کہ او در کار جوانان مشغول است واگر تفتی است درنسخہ یعنی در صید سگ مشغول است پس شقیق دید کہ ایں کلب امیر است خوش شد وبرامیر برد واز ضمانیت خلاص یافت دریں ضمان شدن وغمگین شدن وخلاص یافتن ازاں اورا انتباہے شد وتائب شد ورہ زہاد را پیش گرفت۔ قولہ وحکی حاتم الاصم رضی اللہ عنہ قال کنا مع شقیق رحمہ اللہ فی مصاف بخارب الترک فی یوم لا یری الا رؤس تندر وملح

تتقصف وسیوف تنقطع فقال لی شقیق رحمه الله کیف
تری نفسک یا حاتم فی هذا الیوم تراه مثل ما کنت
فی اللیلة التی زفت الیک امراتک فقلت لا والله قال لکنی
والله اری نفسی فی هذا الیوم مثل ما کنت تلک اللیلة ثم
قام بین الصفین ورمقته تحت راسه حتی سمعت غطیطه
حاتم اصم رحمہ اللہ حکایت میکند با ترکان جنگے بود با شقیق حاضر بودم سہ روز در جنگ
گذشت تیغہا شکست نیزہا شکست شقیق رحمہ اللہ با حاتم گفت نزدیک تو
امروز بداں شب ماند کہ عورت را زفاف کردہ بودی حاتم گفت رحمہ اللہ
لا واللہ ہیچ بداں نمی ماند شقیق رحمہ اللہ گفت مرا امروز آں شب برابر است
از اسپ فرود آمد در میان آں دو صف و مرا فرمود فرو آئی غلطیدن من زانو
خود را زیر سر او نہادم قلیلولہ کرد و خفت و آواز خفتن او در گوش من افتاد
و باز بیدار شد و صف کرد و بگاہ گذارد **قوله** وقال شقیق رحمه الله
ان اردت ان تعرف الرجل فانظر الی ما وعد الله تعالی وعده
الناس بایهما یکون قلبه اوثق شقیق رحمہ اللہ گفتہ است
اگر خواہی مرد را بشناسی کہ با خدائے تو چہ در ستے دارد یا نہ نظر کن در
معاملہ او بر اے او را چیزے خدا وعدہ کردہ است و چیزے مردمان وعدہ
کردہ اند دل او بکدام استوارتر است بہر طرفے کہ دل او استوارتر است
ہماں مرد است **قوله** وقال شقیق علیه الرحمة یعرف تقوی
الرجل فی ثلثة اشیاء فی اخذه ومنعه وکلامه شقیق
رحمہ اللہ گفتہ است تقوی و پارسائی مرد در سہ چیز پیدا شود اگر چیزے
از کسے بستاند بحق ستدن باشد و البتہ بداند چونہ آورد و از چہ وجہ آورد و اگر

اگر منع کند برائے خدا را کند بہوائے نفس نباشد وکلاں فضول کلام است کلام

قولہ ومنہم ابو یزید طیفور بن عیسی البسطامی رحمہ اللہ ابویزید طیفور بن عیسی البسطامی
وکان جدہ مجوسیا اسلم وکانوا ثلثۃ اخوۃ آدم وطیفور
وعلی کلہم کانوا زہادا وعبادا وابو یزید کان اجلہم حالا
قیل مات سنۃ احدی وستین ومائتین وقیل اربع
وثلاثین ومائتین وبعضے ازاں اہل اقتداو اتباع ابویزید طیفور بسطامی است وجد
ابویزید مجوسی بود واسلام آوردہ بود وبایزید رحمہ اللہ باد وبرادر خود سہ
برادر بودند یکے را آدم نام بود ودوم را علی وسوم را طیفور وہر سہ برادر زاہد وعابد
بودند وابویزید میان ہر سہ برادر بالاتر وبلند تر مرتبہ داشت چنین گویند
دویست شصت ویکسال ونزدیک بعض دویست سی وچہار سال از ہجرت
گذشتہ بود کہ بایزید رحمہ اللہ مرد قولہ سمعت محمد بن الحسین
رحمہ اللہ یقول سمعت ابا الحسین الفارسی رحمہ اللہ یقول
سمعت الحسن بن علی یقول سئل ابو یزید رحمہ اللہ بای
شئ وجدت ہذہ المعرفۃ فقال ببطن جائع وبدن عار
بایزید را رحمہ اللہ پرسیدند بدیں معرفت ومرتبہ بچہ رسیدی گفت
بدیں کہ شکم را گرسنہ داشتم وتن را برہنہ داشتم قولہ سمعت محمد
بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت منصور بن عبد اللہ رحمہ اللہ
یقول سمعت عمی البسطامی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا یزید
رحمہ اللہ یقول علمت فی المجاہدۃ ثلثین سنۃ فما وجدت
شیئا اشد علی من العلم ومتابعتہ ولولا اختلاف العلماء
لشقیت فاختلاف العلماء رحمۃ الا فی تجرید التوحید

وقیل لم یخرج ابو یزید رحمہ اللہ من الدنیا حتی استظہر القرآن کلہ طیفور رحمہ اللہ گفتہ است سی سال مجاہدہ کردم ہیچ چیزے سخت تر از متابعت علم و بر اثران رفتن ندیدم و اگر اختلاف علما نبودے و ہمیں اتباع یک فقیہہ بودے سخت دشوار شدے و من از کار می ماندم و از مقصود محروم می شدم و اختلاف علماء رحمت است ہمیں اختلاف مراد تگیر شدہ مگر در تجرید و توحید کہ آنجا اختلاف را اعتبارے نیست اگر آنجا اختلاف شود یک طرف کفر بود ہمہ جا اختلاف را اعتبار ہست مگر در تجرید توحید توحید را تخلیص می کنند تا آنکہ جز فرد حقیقی ہمہ اعتبار باقی نماند ہم ازیں بایزید آمد رحمہ اللہ بعد نقل اورا در خواب دیدند از معاملت او را پرسیدند گفت خدا مرا پرسید چہ آوردہ در درگاہ ما گفتم توحید صرف گفت اما تکسر لیلۃ اللبن مگر شبے شیر خوردہ بود و بامداد آں شکمش می پیچید از و پرسیدند موجب پیچش شکم چیست گفت شیر خوردہ بودم ہمیں کہ صورت اضافت بوے شیر کردہ بود عتاب آمد ہم ازیں جا قیاس کن تجرید و توحید چہ باشد قولہ وقیل لم یخرج بایزید ہا یزید از دنیا نرفت تا آنکہ مستظہر تمام قران نشد استظہار چہ معنی دارد یکے ہمیں کہ چنانچہ شرط است ہم چناں حافظ قران شد یا مستظہر بقران یعنی تمام حقایق و معارف خویش مقابل بقرآن کرد ہمہ برابر یافت دگر بقرآن مستظہر شد یعنی بر ہمہ اسرار اطلاع یافت تا آنکہ واقف بمتشابہات شد و حکایت معراج او کہ گویند ہمبریں دلیل کرد مستظہر بقرآن شد یعنی آنچہ در قرآن باشارت و بعبارت و بصریح و کنایت از کار و اعمال مذکور ست او بداں متصف بود قولہ اخبرنا ابو حاتم السجستانی رحمہ اللہ قال اخبرنا ابو نصر السراج رحمہ اللہ قال سمعت طیفور البسطامی

رحمه الله يقول سمعت المعروف بعمي البسطامي رحمه الله
يقول سمعت ابي يقول قال ابو يزيد رحمه الله قم بنا حتى ننظر الى هذه
الرجل الذي قد شهر نفسه بالولاية وكان رجلا مقصودا
مشهورا بالزهد فمضينا فلما خرج من بيته ودخل المسجد
رمى بزاقه تجاه القبلة فانصرف ابو يزيد ولم يسلم عليه
وقال هذا غير مامون على ادب من ادب رسول الله
صلى الله عليه وسلم فكيف يكون مامونا على ما يدعيه
شخصے را در ایام بایزید رحمه الله بفضل وتقوی ذکر کردند تا آنکه او مقصود ومزور
گشت بایزید رحمه الله با اصحاب خویش گفت خیزید برویم ببینیم که آن مرد نفس
خویش را بولایت شهرة کرده است با اصحاب برفت اتفاقا
او از مقام خود بیرون آمده بمسجد می شد آب دهن خود را طرف قبله انداخت
بایزید رحمه الله باصحاب فرمود که این مرد ادبے از آداب رسول مامون نیست
ومتصف بدان نیست چونه استوار داریم بدان چیزے که او دعوی میکند لفظ
بایزید شهر نفسه دلیل میکند که او باشراق باطن دانسته بود که او از اولیاء الله
نیست مدعی است قوله وبهذا الاسناد قال ابو يزيد رحمه الله
لقد هممت ان اسال الله تعالى ان يكفيني مونة الاكل
ومونة النساء ثم قلت كيف يجوز ان اسال الله هذا ولم
يسأله رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ان الله تعالى
كفاني مونة النساء حتى لا ابالي استقبلتني امراة او حائط
ہم بدان اسناد کہ ان حکایت فرمود شیخ این حکایت را ہم بدان اسناد
گفت بایزید گفته است قصد کردم که از خدا خواهم از نفس من اشتیاق

اکل بردو احتیاج بزنان نباشد گفتم چہ نشاید مرا این خواستن کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نخواستہ است از خواست ممتنع شدم از برکت آں کہ نظر بر اتباع
مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کردم کہ او نخواست من ہم نخواہم مرا نا خواستہ خواست
من رسید تا کار بجاے است عورتے پیش آید یا دیوارے پیش آید نزدیک من
ہر دو برابر باشد قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت الحسن بن
علی یقول سمعت عمی البسطامی یقول سمعت ابی یقول سالت بایزید رحمہ اللہ عن ابتداء
زھدہ فقال لیس للزھد منزلۃ فقلت لما ذا فقال لانی کنت
ثلثۃ ایام فی الزھد فلما کان الیوم الرابع خرجت منہ فالیوم
الاول زھدت فی الدنیا وما فیھا والیوم الثانی زھدت
فی الاخرۃ وما فیھا فلما کان الیوم الثالث زھدت فیما سوی اللہ
تعالی فلما کان الیوم الرابع لم یبق لی سوی اللہ تعالی فھممت فسمعت
ھاتفا یقول یا ابا یزید لا تقوی معنا فقلت ھذا الذی ارید فسمعت
قایلا یقول وجدت وجدت بزرگے از بایزید رحمہ اللہ پرسید از
ابتداء کار و زہد او بایزید رحمہ اللہ گفت زہد را منزلتے بلند نے کارے باطولے
و عرضے نیست زہد یا در دنیا باشد یا در آخرت یک روز در دنیا و آنچہ در دنیا
است از لذایذ و حظوظ او و ہمی و حسی ترک آوردم روز دوم آخرت و آنچہ در
آخرت است و قصور از باغ و رضوان حور و از انہار و غلمان ترک آوردم روز
سوم ماسوی اللہ را گذاشتم یعنی از وجود خود بدر شدم ترک دنیا و آخرت
کردہ بود پس او بود ترک وجود خود کرد از خودی خود بدر شد ہر آئینہ ترک ماسوی
شد بعد انکہ روز چہارم شد جز خدا دگرے نماند او رفتہ بود او ئی او با او باقی بود
آن روز کارش شد او ئی او ہم خاست جز او دگرے نماند بالا کہ گفتہ بودم تجرید

توحید اینجا استقامت یافت و دیگر توان گفت روز چہارم آنچہ در روز سیوم رموز بود استقامت یافت و در ملک وضبط آمد ہمچنین شد کہ ہمہ اوشد جز او کسے نماند باوے تنہا شدم با من چیزے نماند موانست و مصاحبت از ہمہ خاست اندوہگین شدم ہاتفے آواز داد بایزید تو با ما بودن نتوانی آرے او فرد حقیقی او خود با خود از جملہ خطائط واز ودائع تصور توان کرد واز ان دور و تو از عالم دوم انگہ چہ میگو توئی تو از تو رفتنی ہست شدہ نزد و گفتہ اند خدا تو اند بندہ را از بندگی معذور کنند گویند ان اللہ لا یوصف بالمحال و بایزید رحمہ اللہ گفت من ہمیں میخواہم تفرقہ با جمعے و جمعے با تفرقہ گہے من دگہے او من شنیدم قائلے گفت یا فتی یا فتی یعنی مقصود ہمین است ای عرفت عرفت **قولہ** وقیل لابی یزید رحمہ اللہ ما اشد ما لقیت فی سبیل اللہ فقال لا یمکن وصفہ فقیل ما اھون ما لقی نفسک منک فقال اما ھذہ فنعم دعوتہا الی شئ من الطاعات فلم تجبنی فمنعتہا المأسنۃ از ابایزید رحمہ اللہ پرسیدہ شد سخت ترین چیزہا کہ تو کردہ دریں راہ چہ چیز ست بایزید علیہ الرحمۃ گفت از وے حکایت نتوان کرد گفتند آسان کارہا چہ بود کہ تو کردی بایزید علیہ الرحمہ گفت اما ایں را بگویم یکبار نفس را بکارے دعوت کردم اجابت نکرد یک سال آب را از وے منع کردم تا آنکہ اجابت کرد در کتب سلوک دگرمی نویسند شبے برائے تہجد خاست وقت خاستن نفس چنان کاہلیش چہ بود معلوم کرد ہماں شب کہ کاہلی کرد یک قدح آب زیادہ خوردہ بود سوگند خورد کہ نفس را یک سال آب ندہم و بعضے شش ماہ گفتہ اند **قولہ** وکان ابو یزید رحمہ اللہ یقول منذ ثلثین سنۃ اُصَلّی واعتقادی فی نفسی فی کل صلوۃ کانی مجوسی اریدان اقطع زناری ابویزید رحمہ اللہ گفتہ سی سال نماز گذاردم و اعتقاد

من در خود ایں بود چنانستے کہ من مجوسی ام میخواہم کہ زنار خود را ببرم شرک خفی مرد موحد در نفس خویش احساس کند خود را مشرک داند ہر آئینہ گمان مجوسیت رود کارے کنی و ندانی کہ از تو کارے سزید جز شرک محض نباشد قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت عبد اللہ بن علی رحمہ اللہ یقول سمعت موسی بن عیسے رحمہ اللہ یقول قال لی ابی قال ابو یزید رحمہ اللہ لو نظرتم الی رجل اعطی من الکرامات حتی یطیر فی الھواء فلا تغتروا بہ حتی تنظروا کیف تجدونہ فی الامر والنھی وحفظ الحدود واداء الشریعۃ ابو یزید رحمہ اللہ گفتہ است مردے را بینید در ہوا می پرد و بر آب می رود بدو مغرور مشوید تا آنکہ بدانید کہ او در تنبیہات و امورات و معاملات چہ معاملہ می کند اگر بر سنن و روایت می رود تخمیں بر سند باشد قولہ وحکی عمی البسطامی رحمہ اللہ عن ابیہ انہ قال ذھب ابو یزید رحمہ اللہ لیلۃ الی الرباط لیذکر اللہ علی سور الرباط فبقی الی الصباح لم یذکر فقلت لہ فی ذلک فقال تذکرت کلمۃ جرت علی لسانی فی حال صبای فاحتشمت ان اذکرہ سبحانہ وتعالی عمی بسطامی رح میگوید شبے بایزید سوے رباط آمد تا بذکر خدا مشغول شود و ہمہ شب بود البتہ بذکر مشغول نشد پرسیدند گفت در کودکی سخنے بر زبان من رفتہ بود احتشام ذکر خدا و حشمت آن کلمہ یاد آوردم ذکر خدا گفتہ نشد و در بعض سلوک ہمچنیں افتادہ است خواست نماز گذارد و تحریمہ بندد کلمہ در کودکی گفتہ بود یاد آمد تحریمہ بستن میسر نشد و نماز نگذارد بریں تقدیر لیذکر اللہ بمعنی لیصلی اللہ باشد۔

ابو محمد سهل بن عبد الله التستری

قوله ومنهم ابو محمد سهل بن عبد الله التستری رحمه الله احد ائمة القوم ومن لم یکن له فی وقته نظیر فی المعاملات والورع وکان صاحب کرامات تلقی ذا النون المصری رحمه الله بمکة سنة خروجه الی الحج توفی کما قیل سنة ثلاثة وثمانین ومائتین وقیل ثلث وسبعین و بعضے ازان مشائخ که قدوه واسوه اند سهل بن عبد الله تستری است کرامات بسیار دارد احوال ومعاملات صادق داشت ودرزمان او همه چو او کم بود دران سالے که در مکه بیرون آمد برائے حج را با ذو النون رحمه الله ملاقات شد و برسر دو لیست هشتاد سه یا هفتاد سه فرمان یافت البته شیخ اهتمام دارد که تاریخ وفات می نویسد مقصود دارد که تابعین است وفلان تبع تابعین ودیگرے مجاور ایشان وقریب بدیشان آید قوله و قال سهل رح کنت ابن ثلاثة سنین وکنت اقوم باللیل انظر الی صلوة خالی محمد بن سوار رحمه الله وکان یقوم اللیل فربما کان یقول یا سهل اذهب فنم فقد شغلت قلبی سهل گفته است رحمه الله سه ساله بودم شب بیدار می بودم ونظر می کردم سوی نماز خال خویش محمد سوار مگر او متعبد و شب بیدار بودے وبارها گفتے اے سهل برو خواب کن که دل مرا مشغول می داری دوم شخص مزاحم است میخواست تا بفراغ مشغول باشد قوله سمعت محمد الحسین رحمه الله یقول سمعت ابا الفتح یوسف بن عمر الزاهد رحمه الله یقول سمعت عبد الله بن عبد الحمید یقول سمعت عبید الله بن لؤلؤ رح یقول

سمعت عمر بن واصل المصری یحکی عن سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ
قال قال لی خالی یوما الا تذکر اللہ الذی خلقک فقلت
کیف اذکرہ فقال قل بقلبک عند تقلبک فی ثیابک ثلث
مرات من غیر ان تحرک بہ لسانک اللہ معی اللہ ناظری
اللہ شاہدی فقلت ذلک ثلث لیال ثم اعلمتہ
فقال قل فی کل لیلۃ سبع مرات فقلت ذلک ثم اعلمتہ
فقال قل فی کل لیلۃ احدی عشر مرۃ فقلت ذلک فوقع
فی قلبی حلاوۃ ولما کان بعد سنۃ قال لی خالی احفظ
ما علمتک ودم علیہ الی ان تدخل القبر فانہ ینفعک فی
الدنیا والآخرۃ فلم ازل علی ذلک ستین فوجدت لہا
حلاوۃ فی سری ثم قال لی خالی یوما یا سہل من کان اللہ
معہ وہو ناظر الیہ وشاہد علیہ کیف یعصیہ ایاک
والمعصیۃ وکنت احفظ فبعثانی الی الکتاب فقلت
انی لا اخشی ان یتفرق علی شیء ولکن شارطوا المعلم انی
اذہب الیہ ساعۃ فاتعلم ثم ارجع فمضیت الی الکتاب
وحفظت القرآن وانا ابن ست سنین او سبع سنین
وکنت اصوم الدہر وقوتی خبز الشعیر اثنی عشر سنۃ فوقعت
لی مسئلۃ وانا ابن ثلث عشر سنۃ فسالت ان یبعثونی
الی البصرۃ اسال عنہا فجیت البصرۃ وسالت علماءہا فلم
یشف عنی احد شیئا فخرجت الی عباد ان الی رجل یقال
لہ حبیب حمزۃ بن عبد اللہ العباد الی رحمہ اللہ فسالتہ

عنها فاجابنی فاقمت عنده مدة انتفع بکلامه واتادب
بادابه ثم رجعت الی تستر فجعلت قوتی اقتصادا علی ان
یشتری لی بدرهم من الشعیر الفرق فیطحن ویخبز لی
فافطر عند السحر کل لیلة علی اوقیة واحدة بغیر ملح ولا
ادام وکان یکفینی ذلک الدرهم سنة ثم عزمت علی
ان اطوی ثلث لیال ثم افطر لیلة ثم خمسا ثم سبعا ثم خمسة
وعشرین لیلة وکنت علیه عشرین سنة ثم خرجت سیحا
فی الارض سنین ثم رجعت الی تستر وکنت اقوم اللیل کله

سهل میگوید رحمه الله خال من روزے مرا گفت میخواهی خدارا ذاکر باشی گفتم
چونه ذکر گویم گفت بدل خود بکن بغیر آنکه بزبان سخن رانی مراقبه می آموزد چون خواهی
که از پهلو به پهلو بگردانی سر بار بدل بگو خدا با من است خدا مرا می بیند و
خدا حاضر وقت من است این سه کلمه را سه بار بدل بگو چند شبے همچنین گفتم
و او را خبر دادم که من این کار می کنم گفت در تقلب هر شبے هفت بار بگو ازین هم
اعلام کردم بعد ازین یازده بار بگو بعد ازین حلاوت این کلمه که بخیال و بدل میگفتم
در دل من افتاد بعد آنکه سه سال گذشته بیاء من مرا گفت آنچه ترا تعلیم کردم یاد
دار و بدان مداومت کن تا آنکه بمیری زیرا چه این آن کارے است که نفع کند
ترا در دنیا و آخرت در دنیا از همه بے نیاز گرداند و از گناهان باز دارد و در آخرت
بدرجات قربات رساند سالها بدین کار بوده ام تا در دل و سر خویش ذوق این
کار یافتم روزے خال من گفت اے سهل هر که بداند خدا ے مطلع است
و ناظر است احوال اورا او چونه گونه کند بر تو باد یاکه طرف هیچ صغیره میل نکنی
پس مرا برنویسانند فرستادند مرا در دل آمد که در آمدشد بر کتاب نباید من متفرق

شود تا بے کہ بریکے بستہ ام متفرق گردد و مادر و پدر کہ او را می فرستادند ایشاں را
گفت من می نہ رسم کہ ہم من متفرق شود شرط کنید با استاد تا ساعتے بروم و باز گردم
بر معلمان رفتم و حفظ قرآن کردم و دراں ایام من شش سالہ یا ہفت سالہ بودم و صوم
دوام داشتم و دوازدہ سالہ قوت من نانِ جو بود مسئلہ مرا مشکل شد و من سیزدہ سالہ
بودم بر مادر و پدر خود گفتم مرا در بصرہ فرستید ازاں مسئلہ پرسم در بصرہ آمدم و علما ربصرہ را
پرسیدم اشکال مرا ہیچ یکے حل نہ کرد و ماندگی مرا شفا نشد در عباداں رفتم بر مردے
کہ او را حبیب نام بود ازاں مسئلہ پرسیدمش او جواب داد مرا مدتے بر دامندم و استفادہ
از سخن او می گرفتم و آداب او را می گرفتم پس آں در تستر آمدم قوت خویش گردانیدم
بریں اقتصار کہ یکدرم را فرق بخرم فرق پیمانہ است وقت سحر یک او قیہ افطار می کردم
بغیر نمک و نان خورش و یکدرم را یکسال بس میکرد بعد غریمت بریں کردم بعد سہ
روز یکبار از سہ بہ پنج و از پنج بہ ہفت تا آنکہ بست پنج شب کردم ہمچنیں گفتہ اند بعد
ما ہے یک لوزینہ خوردے و بریں صفت بست سال بودم بعدہ سالہا سیاحت
کردم پس باز گشتم بہ تستر و ایں صفت بود کہ ہمہ شب بیدار می بودم **قولہ سمعت**
محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا العباس البغدادی
رحمہ اللہ یقول سمعت ابراھیم بن فراس رحمہ اللہ یقول
سمعت نصر بن احمد یقول قال سھل بن عبد اللہ رحمہ اللہ
کل فعل یفعلہ العبد بغیر اقتداء طاعۃ او کان معصیۃ فھو
علیش النفس وکل فعل یفعلہ بالاقتداء فھو عذاب علی النفس
نصر بن احمد رحمہ اللہ میگوید از سہل رحمہ اللہ شنیدم گفت ہر عملے کہ بندہ کند
و بغیر اقتدا بپیغمبر علیہ السلام و سلف صالح بودہ باشد از فعل طاعت باشد
یا معصیت نسبت حال او باشد از لذت نفس بودہ باشد و زندگی نفس بدان

باشد مثلاً مردے صدقہ بدہد و آن ہوائے نفس بودہ باشد مطلوب شادباشی
و نام و آوازہ میان خلق یا ازدادن خود را بازدارد و آن سبب شحّ او در جبلت نفس
است سبب آں بودہ باشد پس آن لذت نفسانی باشد و زندگی نفس ہم بداں
بود و ہر فعلے کہ بندہ کند و آں باقتدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و پس روی
سلف صالح باشد آں عذاب بر نفس است

ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ

قولہ ومنہم ابو سلیمٰن عبد الرحمن بن عطیۃ الدارانی رحمہ اللہ
دارانی قریۃ من قری دمشق مات سنۃ خمس عشرۃ و
مائتین و بعضے ازاں معتمداں و مقتدایاں ابوسلیمان دارانی است و داران دیہے
است از دیہہا ے دمشق و از تاریخ ہجرت دویست پانزدہ سال گذشتہ بود کہ او
فران یافتہ است قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ
یقول سمعت عبد اللہ بن محمد الدارمی رحمہ اللہ یقول اخبرنا
اسحٰق ابراھیم بن ابی حسّان رحمہ اللہ یقول سمعت احمد
بن ابی الحواری رحمہ اللہ یقول سمعت ابا سلیمان رحمہ اللہ
یقول من احسن فی نھارہ کفّی فی لیلتہ ومن احسن فی لیلہ کوفی فی لیلہ
فی نھارہ من صدق فی ترک شھوۃ رذھب اللہ بھا من قلبہ
واللہ تعالی اکرم ان یعذب قلبا بشھوۃ ترکتھا لہ احمد ابو الحواری رحمہ اللہ
میگوید کہ من از ابوسلیمان رحمہ اللہ شنیدم کہ ہر کہ در روز کارے نیکے کند در شب
او را آن احسان کفایت باشد و ہمچنیں اگر در شب نیکی کند در روز او را کفایت
کند یعنی روز در حمایت شب است و شب در حمایت روز است کہ در روز
عملے نیکے کرد البتہ در شب ہم موفق بعمل نیک شود و ہر کہ در شب نیک کرد در روز
ہم موفق بعمل نیک شود و معنی دیگر ہر کہ در روز احسانے کرد و در شب از وے

تقصیرے رفت آن احسان روز مکافات تقصیر شب کند وکذلك القیاس
احسان چیست چنانچه رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فرمود الاحسان ان
تعبد الله کانك تراه یعنی هر عملے که او بحضور دل کرده باشد آن عمل مکافات
تقصیر عمل دیگر باشد وهر که آرزوے نفس را برائے خدا ترك آورده باشد
خداوند سبحانه وتعالی آن آرزو از دل او ببرد خداوند کریم برتر ست که عذاب کند
بندهٔ را که برائے او ترك آرزوے هوا نفس کرده باشد او را بداں مواخذه
کند یا جزا او بدو ندهد قوله وبهذا الاسناد قال اذا سکنت الدنیا
القلب ترحلت منه الآخرة هم بدین سندے که سخن بالا بود ابو الحواری
رحمه الله از دارانی این روایت کرد در هر دلے که دنیا قرار گرفت ازاں دل آخرت
رفت آرے ضدان لا یجتمعان بلك نقیضان لا یجتمعان ولا یرتفعان
قوله سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمه الله یقول سمعت
الحسین بن یحیی رحمه الله یقول سمعت جعفر بن محمد النصیر
رحمه الله یقول سمعت الجنید رحمه الله یقول قال ابو سلیمان
الدارانی رحمه الله ربما یقع فی قلبی النکتة من نکت القوم ایاما
فلا اقبله منه الا بشاهدین عدلین الکتاب والسنة جنید
رحمه الله میگوید که ابو سلیمان دارانی رحمه الله گفته است اگر نکتهٔ از طائفهٔ صوفیه
ولطیفهٔ از حقایق ومعارف در دل من جاے گیرد من هرگز آن را قبول نکنم مگر که دو
گواه عادل براں گواهی دهند کتاب الله وسنت رسول الله هر دو یکے اند اما
بحکم آنکه کتاب الله وسنت رسول الله است بدیں حکم دو گواه می شود هر چه
کتاب الله گواهی داد همانست که رسول الله صلی الله وآله وسلم گواهی داد وهر
چه رسول الله گواهی داد همانست که کتاب الله گواهی داد قوله وقال ابو سلیمان

رحمه الله افضل الاعمال خلاف هوی النفس قال ولکل شیء
علم وعلما لمخذلان ترک البکاء وقال لکل شیء صداء وصداء
نور القلب الشبع وقال ما شغلك من الله من اهل او مال و
ولد فهو علیك مشوم بہترین عملہا خلاف ہوا نفس است یعنی ہر چہ نفس
آرزو کند مرد سالک را خلاف آن باید کرد قولہ ولکل شیء علم ہر چیزے را
علامتے ہست وعلامت آنکہ خدائے کسے را از درخویش راندہ باشد اینست گریہ
کہ برائے خدا یرا میکرد ترک آن گریہ کند و بفرح باشد من قیدے گرفتہ ام
و درین قید رد مشکلے کردہ ام زیرا چہ خواجہ حسن بصری رحمہ اللہ فرمودہ است
گریہ ہژدہ نوع است ہفدہ بہ نفاق است یکے بصدق قولہ وقال لکل شیء
صداء و دارانی رحمہ اللہ گفتہ است ہر چیزے را مانعے و موجب تاریکی ہست
و موجب تاریکی دل و باز ماندن نجل است زنگ در دلے افتد کہ او چفسند گیرندہ
باشد و شح چفسندہ و گیرندہ دل است ہر آئینہ زنگ دل ہمان باشد چو در دل
شح افتاد بذل ہوا نفس نتواند کرد صفا نپذیرد از جاہ و مال نتواند خاست از نقد
خاستن با میدِ وعدہ نتواند پرداخت و ہمبریں آنچہ باقیات نفس است قیاس
کن قولہ وقال ما شغلك وگفتہ است ہر چہ ترا از خدا باز دارد ہمہ شومت تو باشد
اگر چہ اہل باشد وولد باشد الکلام فی بعض الطاعات والحسنات اگر
کسے را زہد مطلوب باشد و ہم بر آن ماند ہموشوم او شد و باقی مقامات ہم بریں منوال
است و در بعضے نسخ بجای شح شفیع افتادہ است آں نیز معنی ظاہر دارد قولہ
وقال ابو سلیمان رحمه الله کنت فی لیلة باردة فی المحراب فالقتنی
البرد فخمات احد الیدین من البرد وبقیت الاخری ممدودة احدیہ
فغلبتنی عینی فهتف بی هاتف یا ابا سلیمان قد وضعنا فی هذه

ما اصابها لو کانت الآخری لوضعنا فیها فالیت علی نفسی
ان لا ادعو الا ویدای خارجتان حرّا کان او بردا و ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ
گفتہ است شبے ہوائے سردے در محراب بردم ہر دو دست بکشودہ از خداخاست
میکردم سردی ہوا مرا مزاحمت کرد کہ ازو در قلق افتادم یک دست را پوشیدم
گرد آوردم پس آں خواب بر من غلبہ کرد ہاتفے آواز داد ہر چہ تو میخواستی دستے
کہ فراز بود آں بداں دست دادیم و آں دستے کہ گرد آوردی ازان او باز داشتیم
سوگند با خود خوردم بہر موجبے کہ باشد سرما یا گرما ہیچ دستے را گرد نیارم اینجا گویند
ہر دو دست فراز ندبرائے ہر چہ خواہی خواہند آنچہ برائے دست دراز
بود دادیم و آن دستے کہ پنہان کردی ازان او باز داشتیم چہ معنی دارد اینجا گوئیم
مراد ازیں کلام آنچہ دادیم موفر تمام نبود و اگر ہر دو دست بودے موفر بودی **قولہ**
وقال ابو سلیمان رحمہ اللہ نمت عن وردی فاذا انا بحوراء تقول
فی الخدر لی تنام وانا اربی لک فی الجنۃ منذ خمس مایۃ عام ابوسلیمان رحمہ اللہ
گفتہ است وقتے وردے معہودے کہ داشتم خواب غلبہ کرد بخفتم ازاں ورد باز
ماندم ناگہان در خواب خود را بحورائے یافتم آن حورا با من گفت تو می خسپی و پانصد
سال باشد کہ مرا برائے تو می پرورند پرورش حورا عبادت از ازدیاد جمال و حسن
و پیرایۂ او باشد تا ازیں حورا دارانی علیہ الرحمۃ چہ عنایت کرد تحمل مرا ازیں تمثل
قدسی باشد تنام اشارت بریں کند ورنہ نوم با آنکہ اورا می پرورند چہ مزاحمت
کند یعنی تو می خسپی و از جمال محروم می مانی چہ گوئی اکثر روایات را باسند گفت و چند
چنانچہ بغیر سند بران مثال باشد چنانچہ در احادیث مسایند و مراسیل می کند **قولہ**
اخبرنا عبد اللہ بن یوسف الاصفہانی رحمہ اللہ قال اخبرنا
ابو عمرو الحواستی رحمہ اللہ قال اخبرنا محمد بن اسمعیل رحمہ اللہ

قال حدثنا احمد بن ابی الحواری رحمه الله قال دخلت
علی ابی سلیمان یوما وهو یبکی فقلت له ما یبکیك. فقال یا
احمد ونم لا ابکی اذا جنّ اللّیل ونامت العیون وخلا کل
حبیب بحبیبه افترش اهل المحبّة اقدامهم وجری دموعهم
علی خدودهم وتقطرت فی محاریبهم اشرف الجلیل تعالی فنادی
یا جبرئیل بعینی من تلذذ بکلامی واستراح الی ذکری وانی اطلع
علیهم فی خلواتهم اسمع انینهم واری بکاءهم فلم لا
تتاوی فیهم یا جبرئیل ما هذا البکاء هل رأیتم حبیبا یعذب
حبیبا ام کیف یحمل بی ان آخذ قوما اذا جنهم اللّیل تملقونی
فبی حلفت اذا ورد واعلی القیامة لاکشفن لهم عن وجهی لکرّم
حتی ینظروا الیّ وانظر الیهم احمد ابوالحواری رحمه الله میگوید روزے بر
ابوسلیمان در آمدم او می گریست از موجب گریه پرسیدمش گفت ای احمد چرا
نگریم چون شب افتد وچشمها بخسپد وهر دوستے بدوست خویش تنها شود اهل محبت
پادراز کنند بغلطند آب چشم ایشان برخسارها ایشان روان شود واز قطرها چشمهاء
ایشان در محلّها سجدهٔ ایشان بگفتند قوله اشرف الجلیل خداوند سبحانه وتعالی بر
ایشان مطلع است وبعد اطلاع بر جبرئیل ندا کند گوید اے جبرئیل بسوگند خود هر که
بسخن من لذت گرفت واستراحت او منتهی بذکر من شود یعنی همه استراحت او
بذکر من باشد وحال اینست بتحقیق که بر حالات ایشان من مطلع ام وحال دل
ایشان من نکو می دانم من ناله ایشان می شنوم وگریه ایشان می بینم پس اے
جبرئیل چرا با ایشان ندانمی کنی که این گریه چیست از عذاب می ترسید هیچ دوستے
را دیده اید که دوست خود را عذاب کند چگونه نیک آید بکرم من که من بگیرم طائفه

راکہ چوں شب بر ایشان تاریک شود تملق بمن کنند چاپلوسی من کنند و در من گریہ کنند سوگند خوردہ ام چو روز قیامت بر من فرود آیند ہر پردہ کہ ہست از وجہ جمال خویش آں پردہ را برگیرم تا ایشان جمال من بہ بینند و من ایشان بنیم درین حکایت چند سخنے ہست اگر طالب این گوید کہ وعدۂ دیدار فردا کردی کجا فردا و کجا این روز من طالب جمال تو بنقد وقتم و آنکہ گفت لا اعذب این عذاب جز عبارت از ذل حجاب نباشد و آنکہ گفت من ایشان را بینم او ہمہ وقت ناظر است چہ باشد کہ من ایشان را بینم یعنی آں مکاشفہ و مواجہ باشد چنانچہ ہر یکے مر دیگرے را بیند ہمچناں باشد و اگر بعینی را قسم نداریم یعنی ایشان ہمہ بحضرت من اند و بیان آن این کہ کلام ایشان می شنوم الی آخرہ۔

حاتم بن یوسف الاصم

قولہ ومنہم ابو عبد الرحمن حاتم بن عنوان یقال حاتم بن یوسف الاصم من اکابر مشائخ خراسان وکان تلمیذ شقیق استاذ احمد بن خضرویہ قیل لم یکن اصم وانما تصامم امراۃ فسمی بہ وبعضے از مشائخ کہ متبع و مشد است حاتم اصم است رحمہ اللہ و او از متلمذان و شاگردان شقیق بلخی بودہ است علیہ الرحمہ از کبار مشائخ خراسان بود و شیخ و پیر احمد خضرویہ بود و چنین گویند او کر نبود از سبب عورتے خود را کر ساخت قولہ سمعت الاستاذ اباعلی الدقاق رحمہ اللہ یقول جاءت امراۃ فسالت حاتما عن مسئلۃ فاتفق انہ خرج منہا فی تلک الحالۃ صوت فخجلت فقال حاتم رحمہ اللہ فی صوتک فاری من نفسہ انہ اصم فسرت المراۃ بذلک وقالت انہ لم یسمع الصوت فغلب علیہ اسم الصمم وچنین گویند حاتم اصم نبود عورتے بر وے آمد او را مسئلہ می پرسید مگر بادے از وے جدا شد او خجل

گشت و انست مگر حاتم شنید حاتم رحمه الله گفت سخن بلند گو تا شنوم آن عورت درخویش گمان برد که مگر حاتم کر است. و خوش شد که آواز او شنید همین این نام بر وی افتاد و او را حاتم اصم خواندند قوله اخبرنا الشیخ ابو عبد الرحمن رحمه الله قال سمعت ابا علی سعید بن احمد رحمه الله یقول سمعت ابی یقول سمعت محمد بن عبد الله رحمه الله یقول سمعت خالی محمد بن اللیث رحمه الله یقول سمعت حامد اللفاف رحمه الله یقول سمعت حاتما اصم رحمه الله یقول ما من صباح الا والشیطان یقول لی ما تاکل وما تلبس واین تسکن فاقول اکل الموت والبس الکفن واسکن القبر حاتم رحمه الله میگفت نفس شیطان هر صباحی با من این گوید چه خواهی خورد چیزی نداری چه خواهی پوشید که وجه جامه با تو نیست و کجا خواهی بود که خانه نداری و من با این نفس شیطان گویم مرگ خواهم خورد و کفن خواهم پوشید و در گور خواهم بود هر کرا این مستقیم شد که البته مردنی بنقد است از جملهٔ هوا و آرزوها باز ماند و جملهٔ لذتها از دل وی رفت و وقت خویش را مصروف جز بطاعت وی نکرد قوله وباسناده قیل له الا تشتهی قال اشتهی عافیة یومی الی اللیل فقیل له الیست الایام کلها عافیة فقال ان عافیة یومی ان لا اعصی الله فیه حاتم را رحمه الله پرسیدند چیزی را آرزو نمی کنی یعنی متهنی تو چیست گفت مشتهی و متهنی من اینست که روز تا شب بعافیت باشم مردمان گمان بردند که صحت بدن و اصابت رزق این عافیت است گفتند نه آنکه در همه ایام تو همه عافیتی با صحتی و مرزوقی گفت عافیت روز من اینست که دران روز بی فرمانی خدا نکنم هر تو می عصیانی دارد عصیان اهل محبت رغبت ایشان بغیر خدا باشد بلکه تو هم وجود غیر خدا در دل ایشان نبود قوله وحکی عن حاتم رحمه الله انه قال

کنت فی بعض الغزوات فاخذنی ترك واضجعنی للذبح فلم یشتغل به قلبی بل کنت انظر هاذا یحکم الله فبینا هو یطلب السکین من خفه اصابه سهم غرب فقتله وطرحه عنی وقمت وحاتم رحمه الله گفته است روزے مرا ترکے گرفت وغلطانید تا ذبح کند در خاطر من نظر جز بحکم خدا نبوده است هم میان این که قصد ذبح من کرده بود وکارد را در موزهٔ خود می جست تیرے گذرنده که معلوم نباشد که آن تیر را که انداخت بدو رسید او مرد من خاستم ورستم از وے قوله سمعت عبد الله بن یوسف الاصفهانی رحمه الله یقول سمعت ابا نصر منصور بن احمد بن ابراهیم الفقیه یقول سمعت ابا محمد جعفر بن محمد بن نصیر رحمه الله یقول روی عن حاتم انه قال من دخل فی مذهبنا هذا فلیجعل فی نفسه اربع خصال من الموت موتا ابیض وهو الجوع وموتا اسود وهو احتمال الاذی من الخلق وموتا احمر وهو العمل وفخالفت الهوی وموتا اخضر وهو طرح الرقاع بعضنا علی بعض حاتم رحمه الله میگوید هر که دریں رود یا در آید چهار خصلت را بر نفس خویش ملازم کند یکے موت سپید وآں گرسنگی است گرسنگی را مرگ سپید نامید از انچه او موجب صفا ونور است وآں نسبت سپیدی دارد ودوم مرگ سیاه وآں مرگ سیاه این است که خلق بر و جفا کند واو آن را تحمل کند این را مرگ اسود نام نهاد زیرا چیکے بر تو ترفع میکند وبا استهانتے وطعنے وتشنیعے پیش آید وتو آں را بر خود می گیری وآں بار را برمی داری این تحمل تو بدان اهانتے که او میکند آنچنان باشد گوئی تو آنچنانی که او بر تو می کند این همان

کس داند کہ این را تحمل می کند ہر آئینہ این را مرگ اسود نامند و سیوم مرگ سرخ و آن عبارت ازین است کہ تو عملے کنی و آں مخالف ہوا و نفس تو باشد این را موت احمر خوانند زیرا چہ خلاف ہوا کردن بسیار نے خون خوردن است چوں در خون خوردن بسیار باشد و خون نسبت باحمر دارد ہر آئینہ او را موت احمر گویند و چہارم مرگ سبز و آن پکالہ بر پکالہ دوختن خرقہ است و این را موت اخضر خوانند زیرا چہ پر کالہ از ہر جنسے دوختن انواع رنگہا بجمع می آید مثال بادیہ باشد کہ در و از ہر جنس گیاہی رستہ باشد۔

ابوبکر زکریا یحییٰ بن معاذ رازی

قولہ ومنہم ابوزکریا یحییٰ بن معاذ الرازی رحمہ اللہ الواعظ فی زمانہ نسیج وحدہ فی وقتہ لہ لسان فی الرجاء خصوصاً وکلام فی المعرفۃ خرج الی بلخ واقام بہا مدۃ ورجع الی نیشاپور ومات سنۃ ثمان وخمسین ومائتین یکے ازان صوفیہ یحییٰ بن معاذ رازی است کنیت او ابوزکریا واعظے بود مردماں را پند دادے بر منبر بر فتے سخنے گفتے و در فن وعظ نادرہ وقت خویش بود سخنے خصوص در رجا گفتے مگر مقام رجا بر و غالب بود و در بیان معرفت حذا سخنے بلندے داشت سوے بلخ رفت و مدتے آنجا بود و نیشاپور باز گشت از تاریخ ہجرت دویست پنجاہ ہشت سال گذشتہ بود کہ او را مراجعت شد قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت عبد اللہ بن محمد بن احمد بن حمدان العکبری رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن محمد السری رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن عیسی رحمہ اللہ یقول سمعت یحییٰ یقول کیف یکون زاہد امن لا ورع لہ توسع عما لیس لک شما زہد فیما لک احمد عیسی رحمہ اللہ میگوید

که من از یحیی رضی الله عنه شنیدم که او گفتی کسی که ورع نباشد از مشتبهات محترز نگردد او چگونه شاید که زاهد باشد در جملهٔ سلوک نبشته اند زهد بعد استقامت ورع است آنچه از ان تو نیست و ترا بدان نسبت نباشد از ان ترک آری ورع است و آن حلالی که در ملک تست آن را ترک آری این زهد است **قوله وبهذا الاسناد قال جوع التوابین تجربة وجوع الزاهدین سیاسة وجوع الصدقین مکرمة** و بهمین اسناد که سخن بالا گفته است این سخن هم گفت گرسنگی که تائب را باشد تجربه باشد یعنی بواسطهٔ جوع او را تجربه شود که کسر نفس جز بجوع میسر نشود تجربه باشد که بجوع صفائی و زکائی میسر است و تجربه باشد که جوع بسوی گناهان نفس را مائل شدن ندهد و گرسنگی که زاهد را باشد از موجب سیاست نفس او بود سیاست حفظ است یعنی حفظ زهد او بجوع شود چو زهد کرد هر آئینه قلت لازمهٔ حال او است و جوع لازمهٔ وقت او است زیرا چه ترک حلال کرد بر و نقدی نماند جوع اختیاری شد حفظ زهد هم بدان مستقیم گشت و گرسنگی صدیقان کرمت است موجب عزت و سبب کرامت و استقامت صدق و صفای او است **قوله وقال یحیی رحمه الله الفوت اشد من الموت ان الفوت انقطاع عن الحق والموت انقطاع عن المخلوقین** و یحیی رحمه الله گفته است فوت وقت فوت مقصود و فوت ذوق سخت تر از موت است زیرا چه فوت دور شدن از حق است و موت دور شدن از خلق است و انقطاع از حق سخت از انقطاع از خلق است **قوله وقال یحیی رحمة الله علیه الزهد ثلثة اشیاء القلة والخلوة والجوع** سه چیز لازمهٔ زهد است قلت اندک چیزی بدو باشد ستر عورت سد جوعی و خلوت از خلق تنها بودن چو ترک حلال

حلال کرو ترک صحبت هم شود زیرا چه از صحبت استقامت بر ترک نشود
و سیوم گرسنگی لابدی است اگر جوع اختیار نشود زهد کجا استقامت شود
قوله وقال یحییٰ رحمة الله لا تزخ علی نفسك بشیء اجل من
ان تشغلها فی کل وقت بما هو اولی بها بر نفس هیچ چیز
سودمند نشوی مگر آنکه او را بران بداری که بهترین کار ها است **قوله** و
قیل ان یحییٰ بن معاذ رحمه الله تکلم ببلخ فی تفضیل الغنا
علی الفقر فاعطی ثلثین الف درهم فقال بعض المشائخ
رحمه الله لا بارك له فی هذا الحال فخرج الی نیشاپور فوقع
علیه اللص واخذ ذلك المال و تمام حکایت یحییٰ معاذ رحمه الله
این است که بروصد هزار درم قرض شد و خرج آن قرض برای فقراء
غزات بوده است و اینان مطالبه مال کردند یحییٰ رحمه الله متعلق شد
رسول الله صلی الله علیه وسلم را در خواب دید رسول الله علیه السلام باو
فرمود که خداوند سبحانه و تعالیٰ ترا سبب صفا دلها آفریده است تو در سفر شو و با
خدا سخن گو ترا یکجا صد هزار درم رسد در بلخ سخن گفت و آنجا غنا را بر فقر
ترجیح داد و واقعه خود را بر خلق گفت هر کسے شیخ را چیزے داد تا آنکه آن درم
حاصل شد کسے سی هزار کسے چیزے تا آنکه بصد هزار درم رسید مشائخ شنیدند
یحییٰ علیه الرحمه غنا را بر فقر ترجیح داد و واقعه خود را بر خلق گفت هر کسے شیخ را
چیزے داد تا آنکه آن درم حاصل شد کسی سی هزار کسی چیزے تا آنکه بصد
هزار رسید مشائخ شنیدند یحییٰ علیه الرحمه غنا را بر فقر ترجیح داده است و این
قدر مال او را دست داده است شیوخ فقرا رحمهم الله دعا بد کردند گفتند
لا بارك الله تعالیٰ فیما له و زود افتاد تمام مال او برد بیشتر شد در

نیشاپور آمد آنجا نیز وعظ کرد چند مردم دراں مجلس از سخن او از جان خود بیرون شدند جنازہ چندے شد و آنکہ بیہوش گشتند و جامہا پارہ کردند خدا داند تا چہ قدر و آں خواب گفت چند مردم آن مال قبول کردند از اول واقع گفت مرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یکجا فرمودہ است آمد و در ہر یو آنجا وعظ کرد چیند بذل روح کردند و بسیارے تائب و بیہوشانہ گشتند و آں واقع و خواب را گفت دختر وزیر حاضر بود او گفت شیخ رحمک اللہ ہماں شب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ترا خواب نمود کار خیر من بود پدر من از پیرایہ و اوانی زر و نقرہ بسیارے داده بود ہماں شب رسول اللہ را صلی اللہ و آلہ وسلم در خواب دیدم با من گفت کہ آرزوے آں داری کہ فردا شفاعت من بتو رسد گفتم یا رسول اللہ کیست کہ این آرزو ندارد گفت اگر می خواہی شفاعت من بتو رسد یحیی بن معاذ را صد ہزار درم قرض بر رفتہ است او می آید ایں مالے کہ بر تست صد ہزار درم او را بدہ فردا من شفاعت کنم گفت شیخ التماس دارم کہ یکبار دگر وعظ بگوید شیخ رحمہ اللہ بار دگر وعظ گفت او اوانی زر و نقرہ کہ از پدر یافتہ بود آں مقدار کہ صد ہزار درم شود بشیخ سپرد و خلق دگر ہم خدمتے کردند شیخ رحمہ اللہ ہفتاد شتر پر نقرہ از ہر یو بیرون آورد باقی حکایت نمی گویم کہ مرا ازاں گفتار ملالت می افزاید قولہ اخبرنا عبد اللہ بن یوسف الاصفہانی رحمہ اللہ قال حدثنا ابو القاسم عبد اللہ بن الحسین ابن بالویہ الصوفی رحمہ اللہ قال سمعت محمد بن عبد اللہ الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت الحسین بن علویہ رحمہ اللہ یقول سالت یحیی بن معاذ الرازی رحمہ اللہ یقول من خان اللہ فی السر ھتک اللہ سرہ فی العلانیۃ ہر کہ خدا را در نہانی طاعتے کہ موجب تعظیم او باشد نکرد بسبب ترفعے و تعجبے کہ در نفس او

افتادہ است چنانچہ بعض صوفیان رامی باشد البتہ خدائے تعالی اورا در ملاء عام خوار کند قولہ سمعت عبد اللہ بن یوسف رحمہ اللہ قال سمعت ابا الحسین محمد بن العزیز الموذن رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن محمد الجرجانی رحمہ اللہ یقول سمعت علی بن محمد رحمہ اللہ یقول سمعت یحیی بن معاذ یقول تزکیۃ الاشرار حجۃ بك وحبهم لك عیب علیك وهان علیك من احتیاج الیك تزکیہ اشرار کنی چنانچہ بعض مردم از جہت مصلحتے بعض ملوک وظلمہ راکہ البتہ اشرار اند تزکیہ کنند آن نقصان تو باشد وآں عیب تو باشد وآں سوء حال تو باشد واینک تو ایشان راد وست داری البتہ فردا بواسطہ ایں تراعتاب باشد محبت تقاضا چیست کرد وایشان معاتب تو ہم معاتب باشی وهان علیك وہمان کس کہ محتاج است ترا خوار وسہل دارند۔

ابو حامد احمد خضرویہ البلخی

قولہ ومنهم ابو حامد احمد بن خضرویہ البلخی رحمہ اللہ من کبار مشائخ خراسان صحب ابو تراب النخشبی رحمہ اللہ قدم نیشابور وزار اباحفص علیہ الرحمہ وخرج الی بسطام فی زیارۃ ابی یزید البسطامی قدس اللہ سرہ العزیز وکان کثیرا فی الفتوۃ یکے از ایشان کہ قول وفعل ایشان متبع باشد احمد خضرویہ است رحمہ اللہ بعضے از بزرگان پیران بزرگ خراسان بود با ابو تراب نخشبی رحمہ اللہ علیہ صحبت داشت در نیشابور آمد وزیارت ابو حفص حداد کرد وزیارت بایزید رحمہ اللہ ہم کردہ است ودر فتوت کارے بزرگے داشت قولہ وقال ابو حفص رحمہ اللہ ما رایت احدا اکبر همة ولا اصدق

حالا من احمد بن خضرویہ علیہ الرحمۃ والرضوان ابوحفص حداد رحمہ اللہ فرمودہ است ہیچ یکے را بلند ہمت تر از احمد خضرویہ علیہ الرحمہ ندیدم و ہم چنیں ہیچ کسے را صادق تر از وے نیافتم صدق حال عبارت از وفق اعمال بحسب حال است ہمانچہ گفتہ اند چو معاملت نباشد سخن آشنا ندارد و حال عبارت از حالاتے است کہ بر مردم طاری شود حال محبت گویند وحال معرفت گویند وحال زہد و ورع وتقوی گویند وکذالک الباقیات فقر و غنا وصحت ومرض یکے از احوال باشد قولہ وکان ابو یزید رحمہ اللہ یقول استاذنا احمد رحمہ اللہ ابو یزید رحمہ اللہ گفتے احمد علیہ الرحمہ استاذ ماست مگر بسخنے و معاملتے لطیفے پیش بایزید رحمہ اللہ ظاہر شدہ است بداں بایزید رحمہ اللہ او را استاد میخواند قوم صوفیہ از ہر کہ یک سخنے گرفت شد و بفعلے و قولے و عملے از و نفعے یافتہ باشند او را استاد گویند شنیدہ باشی جنید میگوید کہ مراقبہ از گربہ آموختم قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول منصور بن عبد اللہ یقول سمعت محمد بن حامد رحمہ اللہ یقول کنت جالسا عند احمد خضرویہ علیہ الرحمۃ وھو فی النزع وکان قد اتی علیہ خمس وتسعون سنۃ فسالہ بعض اصحابہ عن مسئلۃ فدمعت عیناہ وقال یا بنی باب کنت ادقہ منذ خمس وتسعین سنۃ ھو ذا یفتح لی الساعۃ لا ادری بالسعادۃ ام بالشقاوۃ انی لی او ان الجواب قال وکان علیہ سبعمائۃ دینار دین وغرماؤہ عندہ فنظر الیھم وقال اللھم انک جعلت الرھون وثیقۃ لارباب الاموال وانت تاخذ عنھم وثیقتھم فادِ عنھا قال فدق داق الباب وقال ان

غرهاء احمد علیه الرحمة نقضی عنه ثم خرجت روحه مات سنة اربعین ومائتین محمد حامد رحمه الله گفته است که نزدیک احمد علیه الرحمه شصت بودم واو درحالت نزع بود وعمر او نود وپنج ساله شده بود وبعض یاران او ازمسئله پرسیدند چشمهاء او روان شد وگفت درسے را نود وپنج سال کوفته ام آن درپیش من می آید نمی دانم اورا بسعادت کشانید ویا والعیاذ بالله منه بشقاوت کشانید مرا چه جاے آنست که درجواب شروع کنم آرے تجلی جدید است تا بکدام صفت تجلی کند وبر احمد علیه الرحمه هفصد دینار دین بوده است وصاحبان دین نزدیک او بودند بسوے ایشان دید وگفت اے بار خدایا تو گردانیدهٔ رهنما را معتمد خداوندان مال چنانچه معتاد مردم است رهنے می نهند ماسے ستانند ازجهت من آن مال را تو ادا کن او این سخن گفت پس آن شخصے آمد در او را کوفت گفت واینان احمد کجا اند آن قدر مال که بروے بود ادا کرد بعد آن روح او از تن او برون آمد ونقل او بر شرود بست چهل سال از تاریخ هجرت است قال وقال احمد بن خضرویه رحمه الله لانوم اثقل من الغفلة ولا رق املك من الشهوة ولو اثقل الغفلة لما ظفر ملك الشهوة احمد گفته است رحمه الله هیچ خوابے گران غلیظ تر غافل کننده تر از غفلت نفس نیست که نفس از حق واز کار حق غافل باشد وهیچ چیزے نفس را مالک تر از شهوت نیست اگر ثقل غفلت نبودے شهوت بر تو غالب نیامدے هرکه بر وخواب غالب است۔

ابوالحسن احمد ابن ابی الحواری

قوله ومنهم ابوالحسن احمد بن ابی الحواری رحمه الله من اهل دمشق صحب ابا سلیمان الدارانی رضی الله عنه وغیره ومات سنة ثلثین ومائتین وکان الجنید

علیه الرحمة والرضوان یقول احمد بن ابی الحواری رحمانة
الشام احمد بن ابی الحواری صحبت با ابوسلیمان و با مشایخ دگر هم داشت و
از تاریخ دویست سی سال گذشته بود که بحضرت بازگشت قوله وکان الجنید
یقول جنید رحمه الله گفته است احمد ابی الحواری علیه الرحمه در شام همچو گلے
خوشبوے باشد قوله سمعت الشیخ اباعبدالرحمن السلمی
علیه الرحمه یقول سمعت ابا احمد الحافظ رحمه الله یقول
سمعت سعید بن عبدالعزیز الحلبی یقول سمعت احمد
بن ابی الحواری رحمه الله یقول من نظر الی الدنیا نظرة ارادة
وجب لها اخرج الله نور الیقین والزهد من قلبه احمد گفته است
رحمه الله هر که طرف دنیا بنظر رغبت دید نور یقین و زهد از دلش رفت گوئی همچنین
میگوید که اگر او را یقینے بودے و زهدے بودے بطرف دنیا نظر رغبت
نکردے فعلی هذا من نظرها لفظ معنی این باشد هر که نظر کرده است
نور ایمان یقین از دلش برده است قوله وبهذا الاسناد یقول من
عمل بلا اتباع سنة فباطل عمله هم بدین اسنادے که سخن بالا بود
این کلام است هر عملے که بغیر اتباع سنّت مصطفیٰ صلی الله علیه وآله وسلم
باشد باطل باشد یعنی معتدّ به نباشد و مقبول حضرت نبود اے عزیز از
عمل مشایخ صوفیه از متقدمان و متاخران ترا اشکالے شود که مگر به اتباع سنت
نیست الله علیك از من پرس جزئیات و کلیات ایشان بر وفق اتباع
ترا نمایم بلکه اشارتے و عبارتے از کتاب الله هم باشد قوله وبهذا
الاسناد قال احمد رحمه الله افضل البکاء بکاء العبد علی
ما فاته من اوقاته علی غیر الموافقة وهم بدین اسناد رسیده است احمد

گفتہ است بہترین گریہا آنست کہ بندہ بگرید بسبب وردے کہ از دے فوت شدہ باشد و سبب کارے کہ از دے رود کہ آں موافق اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نباشد یعنی کار کرد و آں بر وفق اتباع نبود و سخن با لا ازاں نا بود و سخن احمد علیہ الرحمہ آنچہ ما فرو تر جمہ کردہ ایم و سخن ما میاں سخن احمد نیست فافہم **قولہ** وقال احمد رحمہ اللہ ما ابتلی اللہ عبدا بشیء اشد من الغفلۃ والقسوۃ ہیچ بلائے خدا را بر بندہ ازیں بدتر نیست کہ بغفلت و سختی دل مبتلا کند قسوۃ از غفلت زاید و غفلت از قسوۃ آید۔

ابو حفص عمر بن سلام الحداد ان کورۂ آباد

قولہ ومنہم ابو حفص بن عمر سلام الحداد من قریۃ یقال لہا کوراباد علی باب مدینۃ نیشاپور علی طریق بخارا احد الائمۃ والسادۃ مات سنۃ نیف وستین ومائتین و بعضے ازاں مشائخ معتبر و معتمد و مقتدی و مشد ابو حفص حداد است نام او ابو حفص است و بداں شہرہ است و پدر او عمر سلام نام و نزدیک نیشاپور و در رہ گذر بخارا قریہ است کوراباد نام مسکن شیخ آنجا بود یکے از ائمہ ان و سروران ایں قوم است و نیست شصت چند سال گذشتہ بود او رحمت پیوست قال ابو حفص رحمہ اللہ المعاصی بریدالکفر کما ان الحمی بریدالموت ابو حفص رحمہ اللہ گفتہ است معصیت خدا کردن نشان کفر است و کشندہ بکفر است و برندہ بکفر است و منتہی بکفر است چنانچہ تپ نشان مرگ است شیخ قدس اللہ روحہ معصیت را نشان کفر گفت ازیں رو کہ گنہ است غایت یکے اکبر اگر ایں کبیرہ با عدداں و باصرار و بعدم مبالات کشد قرین کفر شود آئینہ سخت بر روے وے اندک اضطلاے شود قدرے

صفا اورا کم کند اگر مردم ادراک آن نکند ہر طرفے مورچہ افتد و اگر آئنرا
در نیابد مورچہ بسیار افتد در آئینہ چنانچہ تمام را زنگ گرفت و اگر این را نیز اہمال
کردی ثم وثم کار بجائے کشد تیغان گرد و پس معصیت برید کمر درست باشد اے
مرد مسلمان ترا اندیشہ می باید ایمان است کفر است این ثالث کہ اورا فسق نامی
این چہ شد کہ او بہر دو طرف نسبت دارد ہر طرفے کہ غالب خواہد آمد او را ہمان
سو خواہد برد **قولہ** وقال ابوحفص رحمہ اللہ اذا رایت المرید یحب السماع
فاعلم ان فیہ بقیۃ من البطالۃ ابوحفص رحمہ اللہ گفتہ است اگر مریدرا
بینی کہ میل بسرودے میکند بدانکہ در و بقیہ بطالت ہست نیکو سخنے است این
قصد مرا نست کہ بقیۂ او را شود سماع شنود تا آں بقیہ نقیہ گردد و اگر مردم این را بر معنی
ظاہر برند چنانچہ در بعض سلوک ہمیں معنی اند منہم الشیخ شہاب الدین
السہروردی رحمۃ اللہ علیہ از روے ترجمۂ ظاہر ہمیں آید اما تا دام کہ در مرید ہوا
نفس باقی است او را طالب مرید نامند بعد آنکہ کسے ہمہ ہوا ہا را پشت دہد
و طلب خدا در سرش افتد او را مرید گویند در کتب دیگر این سخن نسبت بہ جنید
کردہ اند رحمۃ اللہ علیہ **قولہ** وقال حداد الظاہر عنوان حسن ادب
الباطن ابوحفص گفتہ است رحمۃ اللہ علیہ ہر کہ در ظاہر عبادات او بے کہ
آمدہ است مراعات کند نشان آن باشد کہ باطن او بحسن ادب کہ دارد
قولہ وقال الفتوۃ اداء الانصاف وترک مطالبۃ الانصاف واو
گفتہ است جوانمردی چیست انصاف از خود دہی و ترک طلب انصاف
از دیگرے کنی و رود این سخن نیز حکایتے دارد اگر می گویم کتاب دراز می شود
قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا
الحسن بن محمد بن موسی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا علی

الثقفی رحمۃ اللہ علیہ یقول کان ابوحفص رحمہ اللہ یقول من لم یزن افعالہ واحوالہ فی کل وقت بالکتاب وسنۃ ولم یتہم خواطرہ فلا تعدّہ فی دیوان الرجال واستاد ابوحفص رحمہ اللہ فرمود است ہر کہ احوال خود را بکتاب و سنت نسنجد چنانچہ در ترازو سنگے در پلہ نہند وچیزے در پلہ دیگر بدان سنگ نسنجد ہمچنیں اعمال و احوال خود را بکتاب وسنت وزن نکند و متہم خواطر خود نباشد اتہام در خواطر چیست ہر خاطر حقانی کہ اورا در دل گذرد و ہر چیز کہ صادق الفراست بودہ باشد و ہر چند کہ منبع و منبت را بداند با این ہمہ جواز آں سومی آید اعتماد در انشاید و اگر این آیت خواندہ باشد و معنی را فہم کردہ باشد وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ این سخن را نیکو فہم کن اولا بعدہ کسے کہ چنین نبود ما اورا از مردان راہ و مردان کار نشمریم۔

ابوتراب عسکری حصین النخشبی

قولہ ومنہم ابوتراب عسکر بن حصین النخشبی رحمہ اللہ صحب اباحاتما الاصم واباحاتم العطار البصری رحمہ اللہ مات سنۃ خمس واربعین ومائتین وبعضے ازاں مردان دیندار و رہ روان ایں کار ابوتراب عسکر نخشبی بودہ است باحاتم اصم صحبت داشت وباحاتم عطار نیز صحبت داشت واز تاریخ ہجرت دویست چہل پنج گذشتہ بود کہ او ازیں جہاں انتقال کردہ است قولہ وقیل مات بالبادیۃ نہشتہ السباع وچنین گویند موت او در بادیہ بود درندگان اورا دریدہ اند قولہ قال ابن الجلاء صحبت ستمائۃ شیخ ما لقیت فیہم مثل اربع اولہم ابوتراب النخشبی محمد بن جلاء رحمہ اللہ گفتہ است کہ ششصد پیر را صحبت کردہ ام ہمچو ایں چہار کسے ملاقات نشد مقدم ایشان و سرایشان

ابوتراب است علیہ الرحمۃ **قولہ** قال ابوتراب رحمہ اللہ الفقیر قوتہ ما وجد ولباسہ ما ستر ومسکنہ حیث نزل ابوتراب گفتہ است رحمہ اللہ قوت فقیر ہرچہ یابد اگرچہ برگ درختے باشد ولباس او ہمانچہ ستر عورت او کند ودافع حر و قر او باشد ومسکن او بود ہر جا کہ فرود آید **قولہ** قال ابوتراب رحمہ اللہ اذا صدق العبد فی العمل وجد حلاوتہ قبل ان یعملہ فاذا اخلص فیہ وجد حلاوتہ وقت مباشرۃ العمل ابوتراب رحمہ اللہ گفتہ است کہ بندہ عملے بصدق کند رغبت وحلاوت ولذت آن عمل در دل خویش یابد پیش از انکہ کند یعنی بہ نشاط وبذوق وفرح کند و چوں دراں عمل مخلص باشد وعملے باخلاص کند در حالت مباشرت عمل حلاوت یابد میان صدق واخلاص تفرقہ گفتہ اند صدق اول حال اخلاص است سخن بسیار است جاے گفتار نیست کہ اکثار کلام میشود **قولہ** سمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت جدی اسمعیل بن نجید رحمہ اللہ یقول کان ابوتراب اذا رای من اصحابہ ما یکرہ زادنی اجتہادہ وجد توبتہ ویقول بشومی دفعوا الی ما دفعوا الیہ لان اللہ عزوجل یقول اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوا مَا بِاَنْفُسِہِمْ نجید گفتہ است رحمہ اللہ کہ ابوتراب چوں دیدے در اصحاب خویش چیزے را کہ اورا کارہ بودے یعنی تجاوزے از حد تعبد وترک احسن ادبے یا تقصیرے در عملے یا والعیاذ باللہ میلے بنبایستہ در مجاہدہ خویش ازدیاد کردے وتوبہ را از سر تجدید کردے و گفتے از شومت من است کہ اصحاب من بچنین چیز مبتلا شدہ اند زیرا کہ خداوند تعالیٰ فرمودہ است بتحقیق خدا نعمتے را از قومے نگردانند تا آنکہ ایشان

آن معامله با خداوار بندآن معامله را نگردانند اینجا این سخن آید اگر صاحبی متغیر شد خدای تعالی تغیر حال او کرد بر شیخ چه آید اما شیخ قدس الله روحه خود را یکی از ایشان می شمرد تغیر ایشان تغیر خود می داند گفته اند الفقر اکنفس واحد **قوله** قال وسمعته یقول اصحابه من لیس منکم مرقعة فقد سال ومن قعد فی خانقاه او مسجد فقد سال ومن قرأ القرآن من المصحف او کما یسمع الناس فقد سال هر که مرقعه پوشید یعنی ژنده وخرقه در بر کرد پس تحقیق از مردان خواستن کرد که او را چیزی بدهند و بچیزی برسند و هر که در خانقاه و مسجدی نشست فقد سال و هر که قرآن را دست گرفت و بدین مردمان خواند و آواز بلند خواند فقد سال و نیز یکی از سائلان باشد **قوله** وکان ابو تراب رحمه الله یقول بینی و بین الله عهد ان لا آمد یدی الی حرام الا قصرت یدی عنه ابو تراب رحمه الله گفته است میان من و خدا عهدی است که سوی هر حرامی طعامی یا چیزی دست فراز کنم و خواستم بستانم دست من کوتاه شود یعنی بدو البته نرسد و قادر بران نتوانم شد **قوله** ونظر ابو تراب رحمه الله یوما الی صوفی من تلامذته قد مد یده الی قشر بطیخ وقد طوی ثلثة ایام فقال له ابو تراب رحمه الله تمد یدك الی قشر بطیخ انت لا یصلح لك التصوف الزم السوق ابو تراب رحمه الله در صوفی را که از مسترشدان او بوده دست سوی پوست خربزه فراز کرده است و او سه روز برآمده بود که طی کرده است گفت که تو لائق تصوف نه تو صوفی نیستی برو ملازم بازار باش مد یده می گوید این مد بطریقهٔ سوال بود یا پوست بطیخ بود دست فراز کرد تا آنرا بستاند همچنین گمان می رود مگر او برغبت خواست پوست

خرپزہ را بستاند بلبید یا کسے می داد او دست فراز کردتا بستاند ہمہ
احتمالات سنایغ می آید قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ
یقول سمعت ابا العباس البغدادی رحمہ اللہ یقول سمعت
ابا عبد اللہ الانصاری رحمہ اللہ یقول سمعت ابا الحسن الرازی عبداللہ بن فارسی
رحمہ اللہ یقول سمعت یوسف ابن الحسین رحمہ اللہ یقول
سمعت ابا تراب النخشبی رحمہ اللہ یقول ما تمنت نفسی علی
قط الا مرۃ تمنت علی خبزا و بیضا و انا فی سفری فعدلت عن
الطریق الی قریۃ فوثب رجل و تعلق بی و قال کان ھذا مع
اللصوص فبطحونی و ضربونی سبعین جلدۃ فوقف علینا رجل نخشبۃ
فصاح و قال ھذا ابو تراب النخشبی فخلونی و اعتذروا الی و ادخلنی نصرخ
الرجل منزلہ و قدم الی خبزا و بیضا فقلت کلما بعد سبعین
جلدۃ یوسف حسین رحمہ اللہ میگوید ابو تراب علیہ الرحمہ میگوید من در سفر بودہ
ام از رہ سوے دیہے شدم شخصے دایہ را گم کردہ بود دایہ خود را می جست مرا گرفت
و نجود متعلق داشت و گفت این مرد یکے از ان دزدان است کہ دایہ مرا بردہ
اند مرا زدند و کوفتند ہفتاد دوال بر پشت من زدند شخصے مرا شناخت فریاد
کرد کہ ابو تراب است مرا گذاشتند و عذر این کوفتن و بستن خواستند
من اعتذار ایشان را قبول کردم مرا در خانہ بردند نان سپیدے و بیضہ پیش من
آوردند و نفس من ہیچ وقتے آرزوے نکردہ بود ہمین نان و بیضہ را آرزو کردہ
بود با نفس گفتم ہر بار کہ آرزو کنی ہفتاد دوال بخوری آرزوے تو بتو دہند قولہ
و حکی ابن الجلاء رحمہ اللہ قال دخل ابو تراب رحمہ اللہ مکۃ
طیب النفس فقلت این اکلت ایھا الاستاذ قال اکلت اکلۃ

بالبصرة واكلت بالنباح واكلت ههنا ابن جلامی گوید دیدم ابو تراب را رحمہ اللہ در مکہ نیک خوشان با نور و صفا دانستم کہ او طیہا کردہ باشد و طعام گذاشتہ باشد این صفا از انست پرسیدم طعام کجا خوردہ بودی گفت یک لقمہ در بصرہ خوردم و یک لقمہ در نباح خوردم موضعے است میان مکہ و بصرہ و یک لقمہ در مکہ از بصرہ در آمد چرا سہ لقمہ نخوردی یک دو زیرا چہ سیوم لقمہ ہمان ست کہ در مکہ خوردہ است۔

ابو محمد عبد اللہ بن خنیق

قوله ومنهم ابو محمد عبد الله بن حنبق من زهاد المتصوفة صحب يوسف بن اسباط كوفي الاصل ولكنه سكن انطاكيه بعضے از آں پیران بزرگ و مشائخ کہ لایق اقتدا اند ابو محمد عبد اللہ خنبق از زہاد صوفیان است و مصاحب یوسف اسباط بود و مولد او و مولد آباء او کوفہ بود و در انطاکیہ ماند قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه الله يقول سمعت ابا الفرج الوراثاني رحمه الله يقول سمعت ابا الازهر المياراقيني رحمه الله يقول سمعت فتح بن شرف رحمه الله يقول سمعت عبد الله بن حنبق اول ما لقنه قال يا خراساني انما هي اربع لا غير عينك ولسانك وقلبك وهواك فانظر عينك لا تنظر بها الى ما لا يحل لك وانظر لسانك لا تقل به شيئا يعلم الله خلافه من قلبك وانظر قلبك لا يكون فيه غل ولا حقد على احد من المسلمين وانظر هواك لا تهوى شيئا من الشر فاذا لم يكن فيك هذه الاربع من الخصال فاجعل الرماد على راسك فقد شقيت فتح شرف رحمہ اللہ از ارکان تصوف پرسید ابن خنیق گفت جز این چہار نیست علمے در چشم است و علمے در زبان است

وعملے در قلب است وعملے در نفس است نظرے در چشم خویش کن زنہار جز سوے چیزے کہ دیدن او ترا حلال باشد یعنی نظر بسوے اجنبیہ نبود و نظر بسوے زخارف دنیا نبود و نظر بسوے چیزے کہ ترا مہلی از حق و از کار حق باشد نبود و نظرے زبان را کن بزبان آن نگوئی کہ دل مخالف آں باشد در دل میل بہوا باشد و تو بزبان سخن از ترک ہوا گوئی و دل راغب بسوی دنیا باشد بزبان سخن از ترک دنیا گوئی از احوال و مقامات گوئی کہ دل تو بدان متصف و متجلی نیست و نظرے دل را کن در وغلے و حقدے و حسدے نباشد آنرا کہ مردان متصوف غیرت و رشک نامند صوفی باشد یکے را دیدن نتواند بسبب حالے و مقامے و قبولے کہ او را پیش آمدہ است ایشان این را حسد نامند و غل خوانند و این نوعے از غش باشد و ہوائے خود را ببیں کہ ہیچ بلائے را خواہان نباشد ہر چہ جز خدا و کار خدا بود آں شر بود بلکہ ازیں شرشے بدتر نباشد اگر در تو این چہار چیز نباشد خاکستر بر سر خود انداز بتحقیق کہ تو بدبختی

وقال ابن خفیف رحمہ اللہ لا تغتم الا من شیء یضرک غدا ولا تفرح الا بشیء یسرک غدا غم مخور مگر چیزے را کہ ترا فردا غمگین کند و خوش مباش مگر بچیزے کہ ترا فردا خوش کند ازیں غدا یا قیامت مراد باشد یا امروز غم مخور چیزے کہ فردا زیان کند و امروز شاد مباش مگر چیزے کہ فردا شادمان باشی بارہا گفتہ ام مرد عاقل آن عمل کند کہ چوں کار آخر رسد او با خود حسابے کند کہ عمر در چہ گذشت اگر بچیزے ممدوحے مقبولے موجودے بود ہم ایں قدرے بیاید در دل آنچہ با پیشے کردم و قبول من اللہ است بارے آنچہ با پیشے کردم نباید و نشاید و نسزد کہ در دلش ایں آید بد آنچہ کار گذشت نا بایستہ و ناشائستہ بود اکنون کار آخر آخر رسید جائے عذر نماند جز فسوس

جز دریغ در دامن او نه بستند زهے خسران وزهے خذلان نعوذ باللہ من امثال هذه الاعمال قوله وقال ابن خنبق رحمه الله وحشة العباد عن الحق اوحش منهم القلوب ولو انهم آنسوا بربهم لاستانس بهم کل احد هر که از خدا وحشت دارد دلها همه ازو موحش اند و هر که با خدا موانست دارد قلوب با او مونس باشند نیکو سخنے است این اما کلی نیست بحمل که چنین باشد اگر موانست با حق موجب موانست با خلق باشد این نوع شئ مخوفے باشد اگر فرد آمنا این را جز اعمل او دارند چه توان کرد قوله وقال انفع الخوف ما حجزك عن المعاصی وانفع الرجا ما سهل علیك العمل لابدی است مردمان را میان خوف و رجا بودن نافع ترین خوفها اینست که ترا از معاصی باز دارد و نافع ترین رجا چیست که عمل بر طاعت تو آسان گرداند بارها گفته ام خوف آنست که با همه طاعت که تو بجا آری خوف در دل تو آن بود که نباید او قبول نکند و رجا آنست که همه طاعت ها بجا آری و امید داری که مگر قبول کند بریں سخن من در کلام این صوفے اشارتے هست قوله وقال طول الاستماع الی الباطل یطفی حلاوة الطاعة من القلب بسیار گوش داشتن بسوے چیزے که آن نسبت ببطلان دارد حلاوت طاعت از دل برد نشاط عباد از و برود چو بسیار گوش دارد علامت اینست که بدان تلذذے میکند و او را آن خوش می آید چو باطل خوش آید هر آئینه لذت طاعت برود و شیخ قدس الله روحه در صدر ذکر آن بزرگوار را از زهاد متصوف نامیده است و کلمات و اشارات او حکایت هم ازین کرد که از زهاد متصوفه بود۔

ابو علی احمد بن عاصم الانطاکی

قولہ ومنہم ابو علی احمد بن عاصم الانطاکی رحمہ اللہ من اقران بشر بن الحرث والسری والحرث المحاسبی رحمہ اللہ علیہم کان ابو سلیمان الدارانی رحمہ علیہ یسمیہ جاسوس القلب لحدۃ فراستہ بعضے ازان صوفیان کہ برسنن اتباع رفتہ اند قول و فعل ایشان حجت و متبع است احمد انطاکی است رحمہ اللہ از اقران بشر حارث وسری وحرث محاسبی بود رحمہ اللہ علیہم و ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ اورا جاسوس قلب گفتے بموجب صدق فراستے کہ در و بود فراستے تیز داشت کہ ظاہر مردم را بباطن آن فراست کردے کہ البتہ خطا نبودے و ابو الحسن نوری را رحمہ اللہ نیز جاسوس قلب گویند چنین گویند کہ او بر خطرات دل مردم مطلع گشتے قولہ وقال احمد بن عاصم رحمہ اللہ اذا طلبت صلاح قلبک فاستعن علیہ بحفظ لسانک و احمد رحمہ اللہ گفتہ است چوں خواہی کہ دل تو صلاح باشد یعنی کدورتے و ظلمتے البتہ بر وطاری نشود استعانت بنگاہ داشت زبان خود کن حفظ لسان عبارت از نگاہ داشت او باشد از فحش و غیبت و بصناع و حفظ لسان عبارت ازان باشد کہ بزبان آن نگوید کہ در دل نیست و حفظ لسان عبارت ازین باشد البتہ آنچہ در دل است بر زبان بیارد و دیگر حفظ لسان عبارت ازین باشد ہر چہ عیوب مردمان مطلع شود ازان حکایت نکند و حفظ لسان عبارت ازین بود و باشد کہ از معارف و حکایت سخن نگوید و حفظ لسان عبارت از سکون کلی باشد سخن گفتن خصوصا بسیار دل را سیہ کند قولہ وقال احمد بن عاصم رحمہ اللہ قال اللہ تعالی اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ونحن نستزید من الفتنۃ احمد رحمہ اللہ گفتہ است خدا فرمودہ است

اموال شما و اولاد شما فتنۂ شماست یعنی شما را از مقصود شما هم ایشان باز می دارند و ما همین فتنه را زیادت می کنیم اولاد فتنه است زیرا چه دل مردم را متعلق بخود می کنند اولاد فتنه است زیرا چه سبب ایشان بسیار محابے که صوفیه ازان محترز باشند شروع کنند اولاد فتنه است زیرا چه البته بریں آرد که مرد صاحب ولد ذخیره کند چنانچه گفته اند الولد مبخل ومدین ومجبن عمر دراز کند همت بلند را پست سازد به سبب جبانتے که او را طاری شده است اگر مرد ولا اوراست گاه جمال فرزند را یاد کند که اگر من کشته شوم او ضائع گردد جبانتے در دل او آید و فتنه است زیرا چه ولد مبخل است دو درمے در گرو باشد مرد فرزند را یاد کند نخواهد بکسے دهد و شرح اموال ظاهر است۔

ابو السری منصور بن عمار

قوله ومنهم ابو السری منصور بن عمار من اهل مرو من قریة دندانقان یقال انه من یوشنج واقام بالبصرة وکان من الواعظین الاکابر و بعضے ازان مقتدایان دین ومتبعان اهل تحقیق وطلب منصور عمار ست رحمه الله خلق مرو بود ومولد او از دیه دندانقان مگردیهے از دیه هاے او است وهمچنیں گویند که او یوشنجی بود ومقیم در بصره بود یکے از واعظان اکابر بود ومیان واعظان او را در مرتبه بلند شمرده اند مگر واعظے بود بر منبر بر رفتے خلق را پندے گفتے قوله وقال منصور بن عمار رحمه الله من جزع من مصائب الدنیا تحولت مصیبته فی دینه هر که از سبب مصیبت دنیا و زیان جزعے با فرط کرد زیانے که در دنیا شده بود آن جزع او سبب آن شد که آن مصیبت در دین افتد او را صبر باید کرد چو صبر نکرد جزع کرد مصیبتے نقدے در دین است قوله وقال منصور بن عمار

رحمه الله احسن لباس العبد التواضع والانکسار و احسن لباس العارفین التقوی قال الله تعالی وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذٰلِكَ خَيْرٌ و منصور گفته است بهترین لباسهای بندگان خدا تواضع و انکسارست و بهترین لباس عارفان تقوی است در لباس زینت نفس است و بهترین زینت ها تواضع و انکسارست خود را مردم با همه فضل و شرف در مرتبه فرود نهد بهترین لباس های او باشد و لباس پوشیدنست بزرگی خود را بتواضع پوشیدن بهترین لباس ها است تواضع تفاعل است تکلف در چیزی است که تو خواهان آن نباشی او خود را بستم هر چند که خواهان آن نیست که فرود کسی باشد سبب پوشیدن عزت و عظمت خویش را او تواضع میکند و نمیخواهد که وضیع باشد تواضع برای خدایرا با همه شرفی که خدا او را نهاده است و عزتی و عظمتی که او را داده است او را محبوب خود نامیده است و او را گفته افعل ما شئت فانك معفو با این همه در حضرت او مسکنت و عبودیت و بیچارگی را بر پای دارد خود را از جمله طالبان و روندگان کمتر و پستر می دارد این مرد را بهترین لباسها باشد و همبرین لباسها باشد و همبرین چند سخنی که گفتم دیگر هم هست اما تو بر این قیاس کن و بهترین لباسهای عارفان تقوی است مرد عارف بالله متقی باشد در قول و فعل و عمل و صحبت خویش این بهترین لباسها باشد و هیچ لباسی برای پوشیدن معرفت از این بهتر نبود یکی را تجلی شود بر صورت نامحمود او تقوی را انکار دارد بسبب آن تجلی مباشر نشود و الصبر عن الله من اشد الصبر این بهترین لباسها باشد فهم کن چه میگویم چه دانم تو فهم خواهی کرد یا نه و گفته اند بهترین زینت ها تقوی و عبادت خداست جوارح را بعبادت خدا مشغول داشتن و نفس را بتقوی بهترین زینت ها باشد و عارف را بهتر از این زینت نیست که متقی بود و چه میگوئی با همه معرفت نفس را آرایش بتقوی و ظاهر جوارح را بعبادت

زیباترین زینت ابودیانه قوله وقیل سبب توبته انه وجد فی الطریق
رقعة مکتوبة علیها بسم الله الرحمن الرحیم فاخذها فلم یجد
لها موضعا فاکلها فاری فی المنام کانّ قائلا قال له فتح علیك
باب الحکمة باحترامك لتلك الرقعة وچنین گویند سبب توبهٔ او پرکاغذی
در ره افتاده یافت و در و بسم الله الرحمن الرحیم نبشته جای گهی
نیافت که کاغذ را آنجا دارد یا خود عزت و احترام نام خدا این تقاضا کرد که سینهٔ
خود را و حلق و کام خود را بدان متخلط و ممتزج دارد آن کاغذ خائید و فرو برد او را در
خواب نمودند گوینده می گوید تو نام خدا را احترام کردی در حکمت بر تو گشادند قوله
سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمه الله یقول سمعت
ابا بکر الرازی رحمه الله یقول سمعت ابا العباس القاصر رحمه الله
یقول سمعت ابا الحسن الشعرانی رحمه الله یقول رایت منصور
بن عمار رحمه الله فی المنام فقلت ما فعل الله بك فقال قال لی
انت منصور بن عمار قلت بلی یارب قال انت الذی کنت تزهد
الناس فی الدنیا وترغب فیها قلت قد کان ذلك ولکنی ما
اتخذت مجلسا بدأت بالثناء علیك وثنیت بالصلوة علی
نبیك صلی الله علیه وآله وسلم وثلثت بالنصیحة لعباد ك
فقال صدقت قال الله تعالی للملئکة صنعوا له کرسیا یحمدنی فی سمائی بین ملائکتی کما یحمدنی فی ارضی بین عبادی ابوالحسن
شعرانی رحمه الله گفت منصور بن عمار را رحمه الله بخواب دیدم پرسیدمش خدا
با تو چه کرد گفت، خدا مرا گفت تو منصور عماری گفتم بلی یارب گفت تو آنی که مردم
را در بین می آوردی که ترک دنیا کنند و خود را در دنیا رغبت می کردی گفتم

آری یارب بود چنین ولیکن من هیچ تبرک مجلسی را نگرفته ام مگر آنکه آغاز بحمد وثنا تو کرده ام و دوم ثنا بر پیغمبر تو گفته ام پس آن بسیوم مرتبه خلق را پند داده ام خداوند فرمود راست میگوئی خداوند سبحانه فرشتگان را فرمود کرسی بنهید برای منصور که او حمد من در آسمان من میان فرشتگان من بگوید چنانچه در زمین من میان بندگان مرا به بزرگی یاد کرده است و حمد و ثنا کرده است.

ابو صالح حمدون بن عمارة القصار النیشابوری

قوله ومنهم ابو صالح حمدون بن عمارة القصار النیشابوری رحمه الله منه انتشر مذهب الملامتیة بنیشابور وصحب سلیمان الفارسی وابا تراب النخشبی رحمه الله علیهم مات سنة احدی وسبعین ومائتین و بعضے ازان مشائخ که ایشان را علمے پسندیده وصنعے گزیده بود حمدون قصار است رحمه الله مذهب ملامت از و منتشر شد مصاحب سلیمان فارسی بود و ابو تراب نخشبی رحمه الله و و دویست هفتاد یک از هجرت گزشته بود که حمدون قصار بپاس حیات خود در آفرین جهان پاکتر شسته است **قوله سئل حمدون رحمه الله متی یجوز للرجل ان تکلم علی الناس فقال اذا تعین علیه اداء فرض من فرائض الله فی علمه او خاف هلاک انسان فی بدعة یرجو ان ینجیه الله تعالی منها** از حمدون رحمه الله پرسیدند که کے شاید که مردم سخن با خلق گوید گفت وقتے که بر و فریضه شود به تشخص و تعین که البته این سخن باید گفتن یا به بیند کسے بمعصیت خدا هلاک میشود و ازین بدعتی افتد و بدان بدعتے مبتلا گردد و امید دارد که این چنین کسے را از بدعت خداوند تعالی نجات دهد **قوله وقال من ظن ان نفسه خیر من نفس فرعون فقد غلظ فی الکبر** و حمدون گفته است رحمه الله هر که در خود این گمان برد که نفس من از نفس فرعون بهتر است پس تحقیق او اظهار کبر

کرده باشد شیخ قدس الله سره می فرماید خود را خود چیزے دانستن و او را مرتبۀ دوزنے نهادن جز از صفت کبر نباشد این مرد در خود این گمان برد که من بهتر از فرعونم نظرش از فعل حق غافل شد ندانست که مرا توحید و ایمان آراست که آراست، خدا و او را که کافر کرد خدا کرد تو کیسی که نظر بر فعل خود کنی و حکایت بایزید و سگ گرگین قریب بدین است **قوله وقال مذ علمت ان للسلطان فراسة فی الاشرار ما خرج خوف السلطان من قلبی** وقصار گفته است رحمه الله ازان گهے که دانستم که پادشاه را فراستے هست که بدان مردمان شرار را شناسد هیچ وقتے ترس سلطان از من نه رفت خود را شر میدانست ترس داشت که سلطان بفراست بر شر من مطلع گردد **قوله وقال اذا رایت منکرا فتمائل لئلا تبغی علیه فتبتلی بمثل ذلك** وحمدون گفته است رحمه الله علیه الرحمه چون منکرے به بینی منکر شده طریقت یا منکران معرفت از و بگذر بسوے دگر شو تا تو بدان نمانی که تو هم بدان مبتلا گردی **قوله وقال عبد الله بن منازل رحمه الله قلت لابی صالح رحمه الله اوصنی فقال ان استطعت ان لا تغضب بشی من الدنیا فافعل** عبد الله منازل رحمه الله گفته است که ابو صالح حمدون را گفتم مرا وصیتے کن گفت اگر توانی که برائے دنیا بر کسے بغضب نشوی پس کن که این نیکو کارے است غضب کردن برائے دنیا دلیل بر رغبت و خواست اوست **قوله ومات صدیق له وهو عند راسه فلما مات اطفاء حمدون السراج فقالوا فی مثل هذا الوقت یزاد فی السراج فقال الی هذا الوقت کان له ومن هذا الوقت صار الدهن للورثة** یارے ازان حمدون مرد او بر سر او حاضر بود همیں که او مرد چراغ

سه در نسخه منقول عنه الفاظ را کرم خورده است پس بیاض گزارده شد

را کشت گفتند این وقت آنست که چراغ را فروزند تو چرا کشتی گفت تا او زنده بود ملک او بوده است چو او مرد ملک ورثه شد اکنون بوجه که سوزند قوله وقال حمدون رضی الله عنه من نظر فی سیر السلف عرف تقصیره وتخلفه عن درجات الرجال وقال لا تفش علی احد ما تحب ان یکون مستورا منك وحمدون گفته است رحمه الله هر که نظر در سیرت سلف کند و اعمال و افعال و اقوال ایشان بیند تقصیر خویش را بشناسد که هر چه کردم کردم از ایشان پس آمدم و بدیشان نسبت ندارد و از ایشان تخلف کردم و تجاوز کردم قوله وقال لا تفش آنچه تو خواهی که در تو آن پنهان ماند آن چیز را بر دیگری فاش مکن و معرفت خدای سریست از اسرار و قصد بر اسرار اخاف است اگر آشکارا کنی سر خویش را فاش کنی.

ابوالقاسم جنید بن محمد

قوله ومنهم ابو القاسم الجنید بن محمد سید الطایفه وامامهم اصله من نهاوند ومنشائه ومولده العراق وابوه کان یبیع الزجاج فلذلك یقال له القواریری وکان فقیها علی مذهب ابی ثور صحب السری والحرث المحاسبی ومحمد بن علی القصاب رحمه الله علیهم مات سنة سبع وتسعین ومایتین یکی از آن شهبازان و سروران متبعان و مقتدایان ابوالقاسم جنید محمد است رحمه الله او را سید الطائفه گویند رئیس القوم گویند امام الصوفیه گویند اصل او از نهاوند است و منشاء و مولد او عراق است و بغداد داخل عراق ست بدین نسبت او را جنید بغدادی گویند و پدر او شیشه فروشی کردی هم ازان او را قواریری خوانند و جنید رحمه الله همین کار کرده است و او فقیه بود بر مذهب ابوسفیان ثوری بوده است

سری مربی و استاد او بود و خال او بوده است و با حارث محاسبی مصاحبت
و مصادقت بود و مصاحبت با محمد علی قصاب هم داشت و پرسرد و بیست
نود و هفت سال اتفاق بازگشت کرد قوله سمعت محمد بن
الحسین رحمه الله یقول سمعت محمد بن الحسین البغدادی
رحمه الله یقول سمعت الفرغانی رحمه الله یقول سمعت
الجنید رحمه الله یقول وقد سئل من العارف قال من
نطق عن سرك وانت ساکن فرغانی رحمه الله میگوید از جنید علیه الرحمه
پرسیدند عارف کیست گفت آنکه سخن از سر تو گوید و تو قایل ان سر نباشی
نطق از چیست حقیقی که ترا ست که آن بر تو نهان ست او سخن از ان حقیقت ۲ حقیقتی
تو گوید و تو آن را عارف باشی یا نباشی ولیکن مبین تو نباشی سر ایشان
اشارت بدانست که در کلمات قدسی است خداوند تعالی فرمود الانسان
سری و روح را هم گویند سر معنی دل را هم گویند و سخنی که در جوز است
آن سر جوز است خلاصه که با انسان متعلق است آن سر انسان ست و دان
معنی دگر هم گویند یعنی هر چه در دل تو چنین میگذرد و چنین هست قوله
سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمه الله یقول سمعت
محمد بن عبد الرحمن الرازی رحمه الله قال سمعت
ابا محمد الحریری یقول سمعت جنید رحمه الله یقول
ما اخذنا التصوف عن القیل والقال لکن عن الجوع وترك
الدنیا وقطع المابوفات والمستحسنات حریری میگوید رحمه الله از
جنید علیه الرحمه شنیدم که می گفت ما تصوف را از دوستی و تعلمی و تعلیمی نگرفتیم تصوف را از گرسنگی و ترک دنیا
و ترک علایق کردیم و هر چه مالوف ما بود و مستحسن ما بود آن را ترک کردیم تصوف

را ازیں گرفتیم یعنی بریں طریق سلوک کردیم شکم را گرسنہ داشتیم توجہ بخدا کردیم
حقیقت امر بدیں مسلک ما را مفہوم گشت آنرا تصوف نامیدیم یا خود ایں
مسلک را تصوف خواندیم ومقصود پیشتر است قولہ سمعت محمد
بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمہ اللہ
یقول سمعت الحریری رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید رحمہ اللہ
یقول لرجل ذکر المعرفۃ قال اھل المعرفۃ
باللہ یصلون الی ترک الحرکات من باب
البر والتقرب الی اللہ تعالی فقال الجنید رحمہ اللہ ان
ھذا قول قوم تکلموا باسقاط الاعمال وھو عندی عظیم
والذی یسرق ویزنی احسن حالا من الذی یقول ھذا
وان العارفین باللہ اخذوا الاعمال عن اللہ والیہ رجعوا
فیھا ولو بقیت الف عام لم انقص من اعمال البر ذرۃ
الا ان تحال فی دونھا حریری میگوید رحمہ اللہ مردے نزدیک جنید
علیہ الرحمہ سخن معرفت میگفت جنید علیہ الرحمہ فرمود عرفا باللہ می رسند
بخدا وغایت رسیدن ایشان بریں می آرد ہر عملے نیکے کہ ایشان کردند
آنرا بخود اضافت نکردند آں اضافت را ترک دادند نسبت بخدا کردند
آنجا وہم سخنے ہست مردماں این سخن بریں وہم می برند کہ اہل معرفت بر را
ترک می آرند اما ایں سخن محققان نیست لفظ موہم است اما مراد اینست کہ ما
گفتیم ایں گفتار آن قایل بود کہ لفظ موہم آں بود اما جنید علیہ الرحمہ ہماں گفت
کہ ما عنایت کردیم جنید رحمہ اللہ مر آں قایل را گفت ایں سخن قومے
است کہ قایل باسقاط اعمال اند ونزدیک من ایں سخنے عظیم ست

نشاید که اهل معرفت را این صفت باشد آنکه زنا کند و دزدی کند بهتر از آن کس باشد که معتقد او این بود احسن حالا چرا است زیرا چه آن قایل سخنی گفته است که از دائرهٔ اسلام بیرون آمده است سارق و زانی خود را فاسق داند و قصد توبه دارد و آن کسی که ابواب بر را بر بسته است و ترک اعمال کرده است از دائرهٔ دین بکلی خارج است و جنید رحمه الله گفت صفت عارفان به تحقیق آنیست عمل از خدا گرفتند یعنی اعمال یعنی آنچه خدا فرمود فرمان کردند یا آنچه من الله اذن شد بدان متصف شدند و باز نگشتند مگر بسوی خدا یعنی اعمال از و گرفتند و باز گشت هم بدو کردند و گفت اگر من هزار سال زنده مانم ذرهٔ از اعمال بر کم نکنم مگر آنکه حایلی آید میان من و اعمال من و این حایل عبارت از چه باشد یعنی من میرم و قدرت بر عمل نماند یا از من شعور رود و عقل مذهول شود یا آنکه مانعی باشد هر گه خواهم عمل کنم او بیاید مرا باز دارد عنایتی که جنید کردند هم در گفتار قایل عنایتی کرده ام اگر قایل آن عنایت کردی جنید انکار نکردی تا آنکه جنید هم بدان باز گشت کرد **قوله** وقال الجنید رحمه الله ان امکنك ان لا یکون آلة بیتك الا خزفا فافعل جنید گفته است رحمه الله اگر ترا میسر آید آنچه در خانه تست که بدان امور معاش متمشی میشود مثلا سبوئی و کوزه و آوندی نباشد مگر گلین فافعل بکن این کار کم نکو کاری است و هم بدین سخن جعدار رحمه الله سری پند داده است که ولیکن او انی بیتك من جنسك یعنی تو از گلی و آوند هم از گل باشد **قوله** وقال الجنید رحمه الله الطریق کلها مسدودة علی الخلق الا علی من اقتفی اثر الرسول صلی الله علیه وسلم جنید گفت رحمه الله علیه همه راهها بر بسته است مگر رو پس روی رسول الله صلی الله علیه وسلم گفته اند الطرق الی الله شتی و گفته الطرق الی الله بعدد انفاس الخلق اما اینکه بحقیقت رسند

که شائبه وکدورتی درمیان نباشد آن جز باتباع مصطفی نیست صلی الله علیه وآله وسلم وبرخورداری وآرام وقرار جز بدان نیست **قوله** سمعت محمد بن الحسین رحمه الله یقول سمعت منصور بن عبد الله یقول سمعت ابا عمرو الاماطی رحمه الله یقول سمعت الجنید رحمه الله یقول ولو اقبل صادق علی الله تعالی الف الف سنة ثم اعرض عنه لحظة کان ما فاته اکثر مما نال اگر هزار وهزار سال صادقی بخدا اقبال کرد ولحظهٔ اعراض ازو کرد آنچه از و فوت شد بیش ازان زیان کار تر از انست که اورسیده بود آنچه او گم کرد تجربه اینست که بازنیاید اگرچه گوئی در توبه مسدود نیست مثالش اینست سنگی را آتش زنند بس نرند نرم لطیف سازند وآن را چونانمند چنانکه نازک ولطیف شود که بر لطیف ترین چیزها وراضم کنند بخورند واطبا از چونه مرهمی سازند شخصی که او سوخته شده باشد آن چونه را بران سوختگی مالند او را راحتی وخنکی شود که همه کس داند که او واجد شده است واگر بریں چونه آب برسد تر شود ونرم شود بعد آن خشک شود ولا قابل گردد وهرچه کنی کنی باز آمدنی نیست وبهیچ کار نیاید **قوله** وقال الجنید رحمه الله من لم یحفظ القرآن ولم یکتب الحدیث لا یقتدی به فی هذا الامر لان علمنا هذا مقید بالکتاب والسنة وقال الجنید رحمه الله علمنا هذا مشید بحدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم هر که حفظ قرآن نکرد یعنی یاد نکرد یعنی یاد نگرفت قرآن را یک معنی همین است اینست که در اعمال وافعال نگاه نداشت کلام الله نباشد وعالم بسنن وآثار رسول الله صلی الله علیه وسلم نباشد در کار تصوف بدان شخص اقتدا نکنند زیرا که علم تصوف مقید بکتاب وسنت است اگر آن معنی

مذهبنا مقید

مراد داریم که حفظ لفظ او اکثر صحابه حافظ کلام الله نبوده اند از مجموع صحابه جز هفت
نفر حافظ نبودند و کتاب احادیث اگر بظاهر رود کرا میسر است علی هذا در تصوف
بسته شود قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله یقول سمعت
ابا نصر الاصفهانی رحمه الله یقول سمعت ابا علی الرودباری
رحمه الله یقول سمعت عن الجنید رحمه الله مذهبنا
هذا مقید باصول الکتاب والسنة همان سخن بالا باز آورده است
ترجمه چه کنم قوله اخبرنا محمد بن الحسین رحمه الله قال
سمعت ابا الحسین بن فارس رحمه الله یقول سمعت ابا الحسن
علی بن ابراهیم الحداد رحمه الله یقول حضرت مجلس ابی
العباس بن شریح رحمه الله فتکلم فی الفروع والاصول بکلام
حسن اعجبت به فلما رای اعجابی قال اتدری من این هذا
قلت یقول القاضی فقال هذا برکة مجالستی ابا القاسم الجنید
رحمه الله ابراهیم حداد رحمه الله میگوید در مجلس ابو العباس شریح رحمه الله
حاضر بودم او سخنی در قسم سلوک و معارف و حقایق میگفت بس عزیز و لطیف
کلام بود گفتار او مرا شگفت آورد بعد آنکه ابو العباس رحمه الله در عجب آمدن
من دید گفت میدانی که این سخن گفتم قاضی فرماید گفت این برکت
آنست که با ابو القاسم جنید رحمه الله نشسته ام از و سخن شنیده ام قوله
وقیل للجنید رحمه الله من این استفدت هذا العلم
فقال من جلوسی بین ید الله تعالی ثلثین سنة تحت قلک
الدوحة وامی الی دوحة فی دار از جنید رحمه الله پرسیدند
این علمی که تو داری از کجا گرفتی و استفادت از که شد گفت مستفید بدین علم

ازیں عمل شدم کہ سی سال بحضور خدا بودہ ام ونشست من بداں حضور زیرا این درختے است کہ دریں خانہ است **قولہ** سمعت الاستاد ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یحکی عن ذلک سمعتہ یقول رئی فی یدہ سبحۃ فقیل لہ انت مع شرفک تاخذ بیدک سبحۃ فقال طریق بہ وصلت الی ربی لا افارقہ تسبیح بردست جنید بود رحمہ اللہ وآنرا می گردانید گفتند این شرف معرفتے وعزت درجتے کہ ترا ست چیست کہ بدیں سبحہ متعلق میشوی گفت برسے کہ بخدا رسیدم آنرا نگذارم ازاں دور نشوم جدا نگردم خدا پرستان برانواع اند یکے برسم وعادت پرستند ودیگرے برائے نجات پرستند وسہ دیگرے برائے حسنات ودرجات پرستند وکسے بالنظر من حیث انہ الٰہنا ونحن عبیدہ پرستند قطع نظر از بہشت ودوزخ واز قبول ورد ویکے برائے دیدار پرستند نقداً اطلبدیا بوعدہ قرار گرفتہ است ودیگرے بحق وفا ومروت پرستند ہرچند احتیاج بتعبد ظاہر نماند از زیادتی نوافل فارغ شد اما ایفاءً بحقہ واداءً لرعایت المروۃ خدارا پرستند جنید رحمہ اللہ بریں اشارت کرد اگرچہ احتیاج بدیں نیست اما برسے کہ باخدا برسند مروت وفا این تقاضا نکند کہ آن را نگذارند **قولہ** وسمعت الاستاد ابا علی رحمہ اللہ یقول کان الجنید یدخل کل یوم حانوتہ لیسبل الستر ویصلی اربعمائۃ رکعۃ ثم یعود الی بیتہ استاد ابوعلی دقاق رحمہ اللہ گفتہ است جنید علیہ الرحمہ در دوکان خود پردہ فرو ہشتے وچہار صد رکعت نماز گذاردے بعدہ بخانہ بازگشتے دکان شستے وقاروہ فروختے **قولہ** وقال ابوبکر العطوی رحمہ اللہ کنت عند الجنید علیہ الرحمہ حین مات ختم القرآن ثم ابتدأ من البقرۃ سبعین آیۃ

رحمہ اللہ ابوبکر رحمہ اللہ میگوید وقت نقل جنید رحمہ اللہ حاضر بودم ختم قران کرد
باز از سر آغاز کرد ہفتاد آیت از سورۂ بقر خواند جان بحق تسلیم کرد۔

ابوعثمان سعید بن اسمعیل الحیری

قولہ ومنهم ابوعثمان سعید بن اسمعیل الحیری المقیم بنیشابور وکان من الری صحب شاہ الکرمانی ویحیی بن معاذ رحمهما الله ثم ورد نیشابور مع شاہ الکرمانی علی ابی حفص الحداد رحمه الله واقام عنده وتخرج به وزوجه ابو حفص ابنته مات سنة ثمان وتسعین ومائتین وعاش بعد ابی حفص نیفا وثلثین سنة وبعضے ازان مشائخ کہ قول وفعل ایشان حجت است ابوعثمان حیری است رحمہ اللہ او در نیشاپور شاہ شجاع کرمانی ویحیی معاذ وابوحفص حداد را مصاحب بود نخست در صحبت یحیی بود بعد ہ مصاحب شاہ شجاع بود بعد صحبت ابی حفص حداد کرد ونزدیک او ماند وبعد ابوحفص رحمہ اللہ سی وچند سال زیست قولہ سمعت محمد بن الحسین یقول سمعت اباعمرو بن حمدان یقول سمعت ابا عثمان رحمه الله یقول لا یکمل ایمان الرجل حتی یستوی قلبه اربعة اشیاء المنع والعطاء والعز والذل ابوعثمان رحمہ اللہ گفتہ است مرد کامل نشود تا ایں چہار چیز در دل او مساوی نباشد منع وعطا اگر کسے او را منع آید یا کسے او را چیزے بدہد یا کسے او را عزیز دارد یا کسے او را خوار دارد ہر چہار پیش او برابر باشد ہر دو گر منع وعطا عز وذل ہر چہ از خدا آید نزدیک او برابر باشد وایں سخن اشارت برضاست ومیان صوفیان بدوام رضا جز او سخن نگفتہ است قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمه الله یقول سمعت عبد الرحمن بن عبد الله رحمه الله یقول سمعت بعض اصحاب ابی عثمان

رحمه الله يقول سمعت اباعثمان يقول صحبت اباحفص رحمه الله وانا شاب فطرح لي مرة وقال لا تجلس عندي فقمت ولما وله ظهري وانصرفت الى وراء ووجهي الى وجهه حتى غبت عنه وجعلت في نفسي ان احفر على بابه حفرة لا اخرج منها الا بامره فلما راى ذلك ادناني وجعلني من خواص اصحابه بعض مصاحبان ابوعثمان رحمه الله گفتند که ابوعثمان گفت سی سال با ابوحفص علیه الرحمه مصاحب بودم یک روز مرا گفت نزدیک من منشین خاستم وپس پامی رفتم روسوے او نهاده وپشت پس ناکرده آن قدر دور رفتم که از نظر غائب شدم با خود گفتم پیش دراو کوے کاوم دران کوک فروشوم والبته بروں نیایم مگر بامراو چوا وحال مرا بدیں صفت احساس کرد مرا نزدیک خود طلبید از خواص اصحاب خویش گردانید قوله وكان يقال في الدنيا ثلثة لا رابع لهم ابو عثمان بنیشابور والجنید ببغداد وابوعبد الله بن الجلاء بالشام وهمچنین گویند در دنیا سه نفر بودند ابوعثمان حیری در نیشاپور جنید در بغداد وابو عبد الله جلاء در شام رحمة الله عليه وعلى اسلافه رحمة واسعة قوله وقال ابوعثمان رحمه الله منذ اربعين سنة ما اقامني الله تعالى في حال فكرهته ولا نقلني الى غيره فسخطته وابوعثمان گفت چهل سال بر هر حالے که مرا خدائے داشت من ازان کاره نبودم وبسوے غیر مقصود من نینداخت من آزاد شوار نداشتم این کلام بدان اشارت میکند که منع وعطا عز وذل برابر است وایں دوام رضاست همه صوفیان رضا را ارا حوال گفته اند وقول ابوعثمان رحمه الله اشارت بدین کرد که رضا از مقامات است قوله سمعت الشيخ اباعباس الرحمن السلمي رحمه الله يقول سمعت عبد الله

بن محمد الشعرانی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا عثمان یذکر ذلک
ولما تغیر علی ابی عثمان الحال مزق ابنہ ابو بکر رحمہ اللہ قمیصاً
علی نفسہ ففتح ابو عثمان رحمہ اللہ عینیہ وقال خلاف السنۃ
یا بنی فی الظاہر علامۃ الریاء فی الباطن ابو عثمان را رحمہ اللہ علیہ آخر
وقت شد متغیر شد چنانچہ یکے نزدیک بمرگ شد پسر او ابو بکر پیراہنے کہ در تن
او بود نجائید تا پارہ کرد چشم کشود پسر را بریں حال دید گفت اے پسرک من خلاف
سنت کردن در ظاہر نشان ریاے باطن است قولہ سمعت محمد
بن الحسین یقول سمعت ابا الحسن الوراق رحمہ اللہ
یقول سمعت محمد بن احمد الملامتی رحمہ اللہ یقول سمعت
اباعثمان رحمہ اللہ یقول الصحبۃ مع اللہ بحسن الادب ودوام الھیبۃ
والمراقبۃ والصحبۃ مع الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باتباع
سنتہ ولزوم ظاہر العلم والصحبۃ مع اولیاء اللہ تعالی بالاخضر
والخدمۃ والصحبۃ مع الاھل بحسن الخلق والصحبۃ مع الاخوان
بدوام البشر ما لم یکن اثم والصحبۃ مع الجھال بالدعاء لھم و
الرحمۃ علیھم محمد ملامتی رحمہ اللہ روایت کرد کہ ابو عثمان رحمہ اللہ فرمودہ است
صحبت با خدا بدیں صفت است چو او مصاحب باشد و با او صحبت باشد
او عظیم جلیل باوے حسن ادب باید کہ چو او عظیم است و قہار است ہیبت
لابدی است در صحبت وے قولہ والمراقبۃ و با انتظار کشف و تجلی باشد اینجا
دو احتمال واز دیکے اینکہ صحبت باوے ہمین است و دوم صحبت باوے
است ولے باین سہ صفت بارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باتباع سنت
او باشد وظاہر حدیث وسخن دلیل کردہ است ہمیں آں رود اگر ہر دو

(۱) سمعت محمد بن الحسین یقول سمعت محمد بن احمد الملامتی یقول سمعت ابا الحسن الوراق

چیز ایشان رعایت کنیم تا در حق صحابہ درست آید صوفی کہ او روح رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بودہ باشد و صحبت با اولیای خدا بشرط احترام و خدمت باشد و صحبت با اہل دول بحسن خلق مدارا تے با ایشان و لطف و شفقت کردن و انچہ نفع و ضرر دین ایشان باشد بطریق بہتر ایشان را بران داشتن و انان باز آوردن و با اصحاب و با برادران دین صحبت بکشادگی روے بخلق نیک ہر چہ ایشان گویند با ایشان بخوشی باشد مگر در کارے کہ دران اثم باشد و صحبت نادانان اگر افتد رحمے و شفقتے بر ایشان کند کہ مسکینان بکدام چیزے مبتلا اند و دعا کند کہ خدائے تعالیٰ از ایشان در گذرد **قولہ** سمعت عبد اللہ بن یوسف الاصفہانی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا عمرو بن نجید رحمہ اللہ یقول سمعت ابا عثمان رحمہ اللہ یقول من امر السنۃ علی نفسہ قولا و فعلا نطق بالحکمۃ و من امر الھوی علی نفسہ نطق بالبدعۃ قال اللہ تعالیٰ وَاِنْ تُطِیْعُوْہُ تَھْتَدُوْا ابو عثمان رحمہ اللہ گفتہ است ہر کہ سنت را بر نفس خویش امیر گرداند یعنی آنچہ سنت تقاضا کرد بران رفت السنۃ سنت رسول اللہ و سنت صحابہ و سیر سلف صالح مختری سخن او بحکمۃ باشد و ہر کہ ہوا را بر نفس خویش امیر کرد سخن بدعت گفت یعنی آن کرد کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بر آن نیست و صحابہ بر آن نیستند و سیر سلف صالح نیست زیرا کہ خدائے گفتہ است اگر طاعت کنند و اطاعت ہمین است کہ بر اتباع سنت رسول اللہ و صحابہ رویدر ضوان اللہ علیہم رہ راست یابید

ابو الحسن احمد بن محمد النوری

قولہ و منھم ابو الحسین احمد بن محمد النوری رحمہ اللہ بغدادی المولد و المنشاء بغوی الاصل صحب السری

وابن ابی الحواری وکان من اقران الجنید رحمه الله مات سنة خمس وتسعین ومائتین وکان کبیر الشان حسن المعاملة واللسان ونیکے از مشایخ کبار وعلماے باللہ عارفان ذیندار ابوالحسن نوری است رحمہ اللہ در بغداد زادہ اند ونشو ونما ہم در بغداد یافتہ است وما در و پدر او بغوی بودند صحبت باسری وبا احمد ابی حواری داشت واز یاران جنید بود رحمہ اللہ اقران یا جمع قرین گویا جمع قرن ہر دو صالح است در تاریخ دویست ونود وپنج انتقال کرد از دار فنا بسراے بقا پیوست ودر کار فصیح ومعانی بلیغ اشارت کردے قوله وقال النوری رحمه الله التصوف ترك كل حظ النفس وسخن نوری است کہ تصوف عبارت ازین است کہ ہمہ حظوظ نفس ترک کنی قوله وقال النوری رحمه الله اعز الاشیاء فی زماننا شبان عالم یعمل بعلمه وعارف ینطق بحقیقة نوری گفتہ عن حقیقتہ است رحمہ اللہ نادرہ ترین چیزہا در زمانہ ما دو چیز است عالمے کہ عمل بمقتضی علم کند وعارفے کہ سخن حقیقت خویش گوید یعنی خود را خود شناختہ باشد وسخن از ان معروف خود فرماید شیان گفت شئی لفظے عام است بر ہمہ اشیا اطلاق تواں کرد اما اینجا اشخصاں مراد است یا از عالم وعارف علم وعرفان معلوم شد یعنے علمے کہ بعمل معروف باشد وعرفانے کہ از حقیقت نشان دہد است قوله سمعت ابا عبد الله الصوفی رحمه الله یقول سمعت احمد بن احمد البردعی رحمه الله یقول سمعت المرتعش رحمه الله یقول سمعت النوری یقول من رایته یدعی مع الله تعالی حالة تخرج من حد العلم الشرعی فلا تقربن منه مرتعش رحمہ اللہ میگوید از نوری علیہ الرحمہ شنیدم کہ

میگوید ہر کرا بینی با خدا دعوی حالتے میکند کہ بداں دعوی از حد علم شرعی بیرون
می آید پس بداں مردے نزدیک مشونگفت کہ او مرد و غیر مقبول است گفت
کہ تو نزدیک مشو یعنی اگرچہ او را حالتے و صدقے بود اما ترا سود مند نبود
و از حد علم شرعی چہ مراد ست انچہ کتاب اللہ و سنت رسولہ بعبارۃ و دلالۃ
و اشارۃ بداں ناطق نشدہ نہ آنکہ مولانا فقیہ فلان الدین کہ عداوت با این طائفہ
محققاں و عارفاں و علمار با للہ دارد و بحسب گمان خویش اقتہا کردہ
کہ احتمال خطا و صواب دارد بلکہ محض خطاست کہ تو آنرا گوئی مخالف قول
مجتہد انست لاحول ولا قوۃ الا باللہ **قولہ سمعت ابا عبد الرحمن**
السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا العباس البغدادی رحمہ اللہ
یقول سمعت علی الفرغانی رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید
مذمات النوری رحمہ اللہ لم تخبر عن حقیقۃ الصدق
احد فرغانی رحمہ اللہ گفتہ است از جنید رحمہ اللہ شنیدم کہ گفت تا آنکہ
نوری علیہ الرحمہ مرد از حقیقت صدق ہیچ یکے خبر ندارد و مردم ہر یکے داند
کہ من در عمل و قول و فعل صادق و از حقیقت کہ در کمین نفس است ندانند
الا ان یطلع اللہ علیہ پس باید ہر چہ تو دانی کہ صدق است آنچنانکہ باید
نوری علیہ الرحمہ بداں نشان داد گفت اللہ تعالی **لِیَسْـَٔلَ الصّٰدِقِیْنَ**
عَنْ صِدْقِهِمْ ایں صدق انبیاست از ایشان پرسند میدانی کہ صدقے
کہ تو دانی انبیا ازان عاری بودند ولکن صدق وقتے دارد ہمان کہ گفتم الا
ان یطلع اللہ علیہ اما کلی بدانی تا توی تو با ست صدق کما ھو حقہ ترا دست
دادنی نیست تو یک سیر گنجد را وزن کنی دو گنجدے و سہ گنجدے کہ کم و بیش
است ترا قابل نیست کہ بران مطلع شوی اما اگر ازاں وزن و ازاں سنگ

وآنچہ بوزن نسبت دارد تو نیست کردی ہرچہ ہست ہست تو ازاں بیرونی صادق
و درستے و راستے باشی قولہ وقال ابو احمد المغازلی رحمہ اللہ
ما رأیت اعبد من النوری رحمہ اللہ قیل ولا الجنید قال ولا
الجنید ابو احمد مغازلی رحمہ اللہ گفتہ ہیچ کسے را عابد و پرستندہ تر
از نوری علیہ الرحمہ ندیدم گفتہ شد جنید را ہم گفت آرے جنید را ہم ندیدم
قولہ وقال النوری رحمہ اللہ کانت المراقع غطاءً علی الدر
فصارت مزابل علی جیف نوری رحمہ اللہ گفت است مرقع پوشیدن
یعنی زندہ کہ صوفیان پوشند پر کالہ دوزند بریں مثال بود چنانچہ درے در صدفے
باشد زندہ می پوشید و مردمان نظر حقارت می دیدند و آن نورے
وصفائے کہ در ایشان بود بہ ان پوشیدہ ماندے نوری رحمہ اللہ میگوید در
ایام من ہمچنیں شد مردارے را بمزبلہ پوشند قولہ وقیل کان یخرج
کل یوم من دارہ ویحمل الخبز ثم یتصدق بہ فی الطریق و
یدخل مسجدا یصلی الی قریب من الظہر ثم یفتح باب حانوتہ
ویصوم وکان اہلہ یتوہمون انہ یاکل فی السوق واہل السوق
یتوہمون انہ یاکل فی بیتہ فبقی علی ہذا فی ابتدائہ عشرین
سنۃ وچنین گفتہ اند ہر روزے کہ از خانہ بیرون آمدے نانے از
خانہ برائے قوت را برگرفتے و آن را در راہ صدقہ دادے و در مسجد در رفتے
نماز گذاردے تا نماز پیشین بعدہ آمدے دوکان را کشادے نشستے
و خود صائم ماندے خلق خانہ می دانستند در بازار می خورد و اہل بازار می دانستند کہ در خانہ
می خورد بریں طریق بیست سال بود و ایں در آغاز کار او بود۔

قولہ ومنہما ابو عبد اللہ احمد بن یحیی الجلاء ابو عبد اللہ احمد بن یحیی الجلاء

رحمه الله بغدادی الاصل اقام بالرملة ودمشق من اکابر
مشائخ الشام صحب ابا تراب وذا النون وابا عبید البسری
واباه یحیی بن الجلاء رحمه الله وبعضے از دوستان حضرت عزت
ومتبعان حضرت رسالت ابوعبداللہ احمد جلاء رحمہ اللہ و مادر و پدر او از بغداد
در دمشق از بزرگان پیران شام بود وصحبت با ابوتراب و با ذاالنون مصری
وبا ابوعبید بسری و با پدر خود یحیی بن جلاء داشت رضی اللہ عنہم قوله سمعت
محمد بن الحسین رحمه الله یقول سمعت محمد بن
عبد العزیز الطبری رحمه الله یقول سمعت
ابا عمر الدمشقی رحمه الله یقول سمعت ابن
الجلاء رحمه الله یقول قلت لابی وامی
احب ان تبیعانی لله عز وجل فقالا انت وهبناك لله تعالی
فغبت عنهم مدة فلما رجعت کانت لیلة مطیرة فدققت
بالباب فقال ابی من ذا قلت ولدك احمد قال کان لنا ولد
فوهبناه لله ونحن من العرب لا نسترجع ما وهبنا ولم
یفتح الباب ابن جلاء رحمہ اللہ میگوید مادر و پدر را گفتم مرا خوش می
آید کہ مرا بخدا بخشید یعنی مطالبہ ادای حقوق خویش از من نکنید مرا بکارے
ندارید و مرا بکارے نفرمائید هر چه مرا خوش آید آن کنم مادر و پدر هم او
را بخدا بخشیدند پس از مادر و پدر مدتے غائب شدم بدان کارے کہ
مرا مطلوب بود آن کار کردم هرگاه کہ باز گشتم آمدم بر در مادر و پدر در کوفتم
وآن شب باران می بارید پدر گفت کیست آنکہ در می کوبد گفتم منم فرزند تو
احمد پدر او گفت ما را فرزندے بود بخدا بخشیدیم و ما قوم عربیم هر چه بخشیده باشیم

باز نگردیم پدر این سخن گفت و در نکشاد اینجا ما معلوم نیست که بر بخش نکشاد یا بدین نکشاد که ترا بخداداد یم از مارفتی باز چه بر ما آمدی فعلی ہذا ہمت پدر بالاتر از ابن جلاء علیہ الرحمہ بود قولہ وقال ابن الجلاء رحمہ اللہ من استوی عندہ المدح والذم فھو زاھد ومن حافظ علی الفرائض یعنی اول مواقیتھا فھو عابد ومن رای الافعال من اللہ فھو موحد ابن جلاء علیہ الرحمہ گفتہ است ہر کہ نزدیک او بدگفت مردمان و نیک گفت ایشان برابر باشد زاہد اینچنیں کسے باشد یعنی تارک او بود از مدح و ذم فارغ باشد و ہر کہ محافظت فرائض کند یعنی اول وقت فرض را محافظت کند یعنی نہ آنکہ ہمہ وقت او محافظت کند بلکہ اول وقت را محافظت کند چہ بانتظار و چہ ساختگی و تعلق پس اینچنیں کسے را عابد گویند و ہر کہ اعتقاد کند و بیند افعال از خدائے پس او موحد باشد ہر چہ می کنم از خدا میکنم فاعل آن بحقیقت باری تعالی است او موحد باشد قولہ ولما مات ابن الجلاء رحمہ اللہ نظر الیہ وھو یضحک فقال الطبیب انہ حی ثم نظر الی نبضہ فقال انہ میت ثم کشف عن رأسہ عن وجھہ فقال لا ادری ھو میت ام حی وکان فی داخل جلدہ عرق علی شکل اللہ آن وقتے کہ ابن جلاء رحمہ اللہ فرمان یافت روے او دیدند میخندید طبیب دید گفت زندہ است دست در نبض او نہاد و احساس ولمس او کرد گفت مردہ است روے او می بینند میگوید زندہ است تن او می بینند میگوید مردہ است و در تن او رگے بودہ است نقش اللہ بود اینجا این احتمال می رود کہ بعد مردن دیدہ آن رگ یا دایم دیدہ شدے قولہ قال ابن الجلاء رحمہ اللہ کنت امشی مع استادی فرایت حدثا جمیلا فقلت یا استادی تری یعذب اللہ ھذہ الصورۃ فقال

ان نظرت ستری غبۃ قال فنسیت القرآن بعدہ بعشرین سنۃ
این جلار رحمہ اللہ گفتہ است با استاد خویش در رہ می رفتم جوانے امردے
خوبصورتے دیدم با استاذ گفتم چہ اعتقاد می کنی اینچنیں صورتے را خدا خواہد سوخت
استاد فرمود زہی این تحقیق بینی گفت تا بست سال قرآن از من فراموش شد

ابو محمد رویم بن احمد بغدادی رح

قولہ ومنہم ابو محمد رویم بن احمد بغدادی من اجلۃ المشایخ مات سنۃ ثلث وثلثمائۃ وکان مقریا فقیہا علی مذہب داؤد رحمہ اللہ و بعضے ازان محققان وعالمان باللہ ومتبحان دین ملت احمدی ابو محمد رویم است رحمہ اللہ از بزرگان مشائخ بود بعد بصید وسہ سال دنیا را خالی کردہ است ومقری بود قرآن را خواندے وخوانا بیدے وبر مذہب داؤد طائی بود رحمہ اللہ قولہ قال رویم رحمہ اللہ من حکم الحکیم انہ یوسع علی اخوانہ فی الاحکام ویضیق علی نفسہ فیہا فان التوسعۃ علیہم اتباع العلم والضیق علی نفسک من حکم الورع از حکم حکیم اینست یعنی مردے کہ حکیم باشد حکم او بریں صفت است در مسئلہ عزیمتے است ورخصتے است رخصت بر برادر مومن بیان کند وعزیمت بر نفس خود گیرد آنچہ مردم را فرمودی ومطالب از ایشان کردی آنچہ آسان تو بود وہر چہ بر خود گرفتی تنگ تر وسخت تر گرفتی مثلاً امام فرمودہ است در اثر بہ دلیل اباحت انچہ بود گفتم اما ہرگز قطرہ ازان نوشیدم گویند بعد عشا اداے فریضہ خواب مباح است گویم ہر کہ نخسپد نخسپد اما خود تمام شب بیدار بودے وگفت توسیع بر اخوان بظاہر علم است وتنگ گرفتن بر نفس خود کار متورعانست قولہ سمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت عبد اللہ بن بکر رحمہ اللہ یقول سمعت اباعبد اللہ

الخفیف رحمه الله یقول سألت رویما رحمه الله فقلت
اوصنی فقال ما هذا لامر الا ببذل الروح فان امکنك المدخول
فیه مع هذا والا فلا تشتغل بترهات الصوفیة عبد الله خفیف
رحمه الله رویم گفت مرا وصیتی کن فرمود این کار تو نیست مگر خواستن ار سر جان اگر
ممکن باشد دریں کار درآئی بذل روح بس نیکو کاریست است بکن والا فلا
تشتغل بترهات الصوفیة اگر توانی کار کردن بدیں مشغول مشو ترهات عبارت
از سخنانیست که مردمان بداں عجب کنند که این سخنان ست که معنی ندارد
ودر محل دیگر بدیں عبارت است ان قدرت علی بذل الروح والا فلا
تشتغل بترهات الصوفیة قوله قال رویم رحمه الله قعودك
مع کل طبقة من الناس اسلم من قعودك مع الصوفیة فان
کل الخلق قعدوا علی الرسوم وقعدت هذه الطایفة علی
الحقایق فطالب الخلق کلهم انفسهم بظواهر الشرع وطالب
هولاء انفسهم بحقیقة الورع وملازمة الصدق فمن
قعد معهم وخالفهم فی شئ مما یتحققون به نزع الله نور الایمان
من قلبه رویم رحمه الله گفته است باهر طبقهٔ از مردمان که نشستی ترا زیانکار
نیامد وسالم تر باشد ازیں که با طائفه صوفیان شینی زیرا که همه خلق بر رسم وعادت
نشسته اند واین طائفه صوفیان بر حقایق ومعارف اند خلق انفس خویش را
مطالب بظواهر شرع کرده اند ومطالبهٔ این قوم با نفوس خویش بحقیقت ورع
وملازمه بر صدق بودن پس هر که با ایشان نشیند وآن چیز که محقق است
نزدیک ایشان بسنتی مائی خلاف کند خداوند سبحانه نور ایمان را از دل ایشان
بیرون کشد حقیقت ورع چیست نزدیک محققان که جز خدا وطلب خدا

نباشد و جز خطرہ حق در دل خویش آمدن ندہد و در دل جز یک وجود حق را و عادتاً وجوداً و وہماً خاطراً از معدوم و منفی گویند مرد متزہد و متفقہ و عامی کہ با ایشان نشیند ہر آئینہ انکار ورزد و آن مقصود ایمان عاقبتش بہمان شود کہ نور ایمان از دل ایشان بیرون آید ہمچریں نمط گفتہ آید کتب محققان مطالعہ نباید کردن و آں پیش نباید داشتن سخنے کہ مذکران بر منبر گویند فقیہاں درس گویند آن سخن عامی را نافع باشد قوله وقال رویم رحمه الله اجتزت ببغداد وقت الهاجرة ببعض السكك وانا عطشان فاستسقيت من دار ففتحت صبية بابها ومعها كوز فلما اتتنى قالت صوفى بشرب بالنهار فما افطرت بعد ذلك قط ابو محمد رویم رحمہ اللہ میگوید در بغداد میگذشتم در کوچہ می رفتم تشنہ بودم از خانۂ آب طلبیدم دخترکے کوزۂ آب آورد آن آب آشامیدم آں دخترک آغاز کرد صوفی و آب در روز خور و بعد ازاں ہیچ وقتے افطار نکردم و جاے دیگر چنین ست کہ آں دختر فریاد کرد کہ قیامت نزدیک رسید کہ صوفی در روز آب خورد قوله وقال رويم رحمه الله اذا رزقك الله تعالى المقال والفعال فاخذ منك المقال وابقى عليك الفعال فانها نعمة واذا اخذ منك الفعال وابقى عليك المقال فانها مصيبة واذا اخذ كلامها فهو نقمة رویم رحمہ اللہ گفتہ است چوں خداوند سبحانہ دو چیز روزی کند مقالی و فعالی یعنی سخن میگوی و موافق آں کارے میکنی اگر چنیں شد سخن از تو استد و علمے کہ مقتضاے آن میکردی آں با تو داشت ایں صفتے نعمتے عظیمتے بر تو و اگر از تو ستد کارے کہ بحسب علم میکردی ازاں باز داشت و آن مقال را باقی داشت سخن میگوی و برحسب

آن کار نمیکنی این نوع مصیبتے باشد کہ خدا ترا مدان مبتلا کردہ است اگرنہ مقال ماندونہ فعال ماندازین نقمتے است وعذابے نقدے است بدتو کہ خدای تو بدان مبتلا کردہ است

ابوعبداللہ محمد بن فضل السلمی

قولہ ومنہم ابوعبداللہ محمد بن الفضل البلخی ساکن سمرقند بلخی الاصل اخرج منہا فدخل سمرقند ومات بہا سنۃ تسع وعشر وثلثمائۃ صحب احمد بن خضرویہ وغیرہ کان ابوعثمان الحیری رحمہ اللہ یمیل الیہ جدا لسبب المذہب وبعضے از جملہ مشائخ واز اعزر سیدگان ومتبع ملت دین اسلام محمد فضل بلخی است اصل او در بلخ بود خلق بلخ برو جفا کردند از انجا بیرون کردند در سمرقند آمد ہمانجا سکونت کرد وہمانجا مرد بتاریخ سیصد ونوزدہ سال ومصاحب احمد خضرویہ بود وجز او مشائخ دیگر ابوعثمان حیری رحمہ اللہ میل بسوی او کردے سبب آنکہ مذہبے صافی داشت البتہ بر اتباع سنت بود قولہ سمعت الشیخ اباعبدالرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن احمد الفراء رحمہ اللہ یقول سمعت ابابکر عثمان رحمہ اللہ یقول کتب ابوعثمان رحمہ اللہ الی محمد بن الفضل رحمہ اللہ یسألہ ما علامۃ الشقاوۃ فقال ثلثۃ اشیاء تزرق العلم وتحرم العمل وتزرق العمل وتحرم الاخلاص وتزرق صحبۃ الصالحین ولا تحترم لہم ابوعثمان حیری رحمہ اللہ مکتوبے فرستاد متضمن بدین معنی علامت بدبختی چیست او درجواب نبشت سہ چیز علم نصیبہ شود واز عمل محروم ماند وعمل نصیبہ شود واز اخلاص محروم ماند وصحبت صلحا وصوفیان روزی شود واز احترام ایشان محروم ماند

ن یسرق
ن یحرم

قولہ وکان ابو عثمان الحیری رحمہ اللہ یقول محمد بن الفضیل
سمسار الرجال ابو عثمان رحمہ اللہ گفتے محمد بن فضل دانندہ قیمت
مردان است یعنی قدر ہر یکے چنانچہ ویست او داند خداوند سبحانہ اورا
این معرفت دادہ بود قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ
یقول سمعت محمد بن عبد اللہ الرازی رحمہ اللہ یقول
سمعت محمد بن الفضل رحمہ اللہ یقول الراحتی فی السجن
من امانی النفوس محمد بن عبد اللہ رازی رحمہ اللہ از فضل شنید علیہ الرحمہ
کہ در زندان باشی و راحت طلبی جز آرزوہاے نفس نباشد آرے دنیا زندان
خانہ محنت کدہ سراے رنج و بلا و اینچنیں موضع ہر کہ راحت جوید نہ آنکہ آرزوہاے
نفس باشد آرزو کند و لے بداں آرزو نرسد قولہ سمعت
محمد بن الحسین رحمہ اللہ سمعت عبد اللہ الرازی
یقول سمعت محمد بن الفضل رحمہ اللہ یقول ذھاب
الاسلام من اربعۃ لا یعملون بما یعلمون و یعملون بما لا
یعلمون و لا یتعلمون ما لا یعلمون و یمنعون الناس من التعلم
فضل رحمہ اللہ گفت کمال اسلام بر چہار چیز رود یکے آنکہ بدانند عمل نکنند
بدانند کہ دنیا و حاصل او مانع راہ حق است و مع ہذا در طلب دنیا باشند و
دیگر علمے بیاموزند کہ درین عمل بدان نیست چنانچہ منطق اقلیدس ہندسہ
ہیئت محی نجوم ریاضی و دوم عمل کنند بدانچہ نمی دانند یعنی ہواے
نفس ہر چہ خوش آید کنند و آن را از عمل دین دانند و سیوم آنچہ نمی دانند
و در تعلم آں نشوند نمی دانند سلوک چیست و مسلک چیست و مقصود چیست
این را تعلم نکنند و چہارم مردمان را از تعلم باز دارند مسکین رہ سلوک ندانند

مقصود را نشناسد یکے از جہال صوفیہ او را ازیں مانع آید بدیں چہار چیز ذہاب کمال اسلام باشد **قولہ** وبھذا الاسناد قال العجب ممن یقطع المفاوز لیصل الی بیتہ ویری آثار النبوۃ کیف لا یقطع نفسہ وھواہ لیصل الی قلبہ فیری آثار ربہ فضل رحمہ اللہ گفتہ است عجب از کسے کہ بیابانہا و بادیہا را بسپرد این چنیں راہہاے مہالک را قطع کند تا آنکہ بیت اللہ را رسد و آنچہ نبی اللہ آنجا کردہ بود آن محال و مقال را بیند چگونہ باشد کہ قطع نفس نکند از قطع رہ نفس بدل رسد و مشاہدۂ آثار قدرت کند **قولہ** وقال اذا رایت المرید یستزید من الدنیا فذلک علامات ادبارہ چوں طالبے مریدے را بینی کہ جنس دنیا را زیادت میکند جاہے می افزاید نامے برنامے آرد این وصف و علامات ادبار او ست کہ البتہ از حق باز ماند بدین استزادت غنی نشود و ما مدبر گردد **قولہ** سئل عن الزھد فقال النظر الی الدنیا بعین النقص والاعراض عنھا تعززا وتظرفا او را از زہد پرسیدند گفت نظر بدنیا کند بچشم نقص یعنی دنیا را کمتر و ناقص تر بیند و او را بدین شناسد کہ او چیسے است خلقے است مردارے است با این نظر نقص اعراض از دنیا کند از سبب تعزز کہ نفس را بنقصان چہ دہم و ظرافت این تفاضا کند کہ خلقے چیسے مردارے را اعراض میکنند و پشت می دہند.

ابوبکر احمد بن زقاق الکبیر

قولہ ومنھم ابوبکر احمد بن الزقاق الکبیر کان من اکابر مصر و بعضے از ان صوفیان کہ داد دین بواجبی دادہ اند و قدم صدق بر اتباع مصطفی نہادہ ابوبکر زقاق است از قرینان جنید بود و از بزرگان مشائخ مصر بودہ است **قولہ** سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ

یقول سمعت الحسین بن احمد رحمه الله یقول سمعت الکتانی رحمه الله یقول ما مات الزقاق انقطع حجة الفقراء فی دخولهم مصر کتانی رحمہ اللہ گفتہ است تا ابوبکر زقاق مرد در آمد فقرا در مصر منقطع شد یعنی فقرا ازکردہ او آمدند او مرد برکہ آیند قوله وقال الزقاق رحمه الله من لم یصحبه التقی فی فقره اکل الحرام المحض ہر فقیرے راکہ مصاحب او تقوی نباشد ضرورت را حرام محض خورد ہر کہ بیارد بخورند انداز کجا آورد قوله سمعت الشیخ عبد الرحمن السلمی رحمه الله یقول سمعت محمد بن عبد الله بن عبد العزیز رحمه الله یقول سمعت الزقاق رحمه الله یقول تهت فی تیه بنی اسرائیل مقدار خمسة عشر یوما فلما وقعت علی الطریق استقبلنی انسان جندی فسقانی شربة من ماء فعادت قوتها علی قلبی ثلثین سنة زقاق رحمہ اللہ گفتہ است کہ من در بادیہ بنی اسرائیل بودہ ام مقدار پانزدہ روز بعد انکہ در رہ افتادم لشکری ملاقات شد قطرہ آبے خوراندہ قوت او بر دل من سی سال بماند اول صفا باید بعد آن قوت معلوم شود۔

ابوعبداللہ عمر بن عثمان المکی

قوله ومنهم ابو عبد الله عمر بن عثمان المکی رحمه الله لقی اباعبد الله النباجی وصحب اباسعید الخراز وغیره شیخ القوم وامام الطائفة فی الاصول والطریقة مات ببغداد سنة احدی وتسعین ومائتین و بعضے از ملازمان اتباع رسول الله ومتابعان سنت ابوعثمان مکی است رحمہ اللہ ملاقات با عبد اللہ نباجی داشت ومصاحب بوسعید خراز بود رحمہ اللہ ومشائخ

دیگر را ہم پیر و امام صوفیان بود در طریقت و حقیقت و در بغداد رحلت از و ارفنا بدار
بقا کرد تاریخ وی ست نود و یک سال قوله سمعت محمد بن الحسن رحمه الله
یقول سمعت محمد بن عبد الله بن شاذان رحمة الله یقول
سمعت ابا بکر محمد بن احمد رحمه الله یقول سمعت عمرو
بن عثمان المکی رحمه الله یقول کل ما توهمه قلبك او رسخ
فی مجاری فکرتك او خطر فی معارضات قلبك من حسن
او بهاء او انس او ضیاء او جمال او شبح او نور او شخص
او خیال فالله تعالی بعید عن ذلك الا تسمع الی قوله لَیْسَ
کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ وَقَالَ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ
یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ابوبکر محمد رحمه الله گفته است شنیدم از عمرو بن عثمان مکی
که می فرمود هر چیزے که در دل تو وهم برد که آن چیز اوست تعالی یار و شن شود
در محاسبے که فکر میکنی یا معارضاتے پیش می آید در دل تو یا خطراتے که در تقلب
دل تو پیش می آید معارض یکدیگر از حسنے زیبائے یا چیزے خوبے یا چیزے
روشنے یا انسی یا چیزے شخص باشد ذاتے نماید شخصے نماید یا نورے باشد
هر نورے که هست زردے و سپیدے و سرخے و سیاهے نورے که روزیکے
نباشد یا خیالے آید پیش تو که آنرا در حقیقت وجودے نیست پس خداوند تعالی از ان
دورست ازان هزار است بار اگفته ام انه سبحانه وراء کل ما یراء کلام الله
نشنیدی که لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَلَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ یکو سخنے است که علما گفته
شی لا کالاشیاء قوله وبهذا الاسناد قال العلم قاید والخوف
سابق والنفس حرون بین ذلك جموح خلاعة رواعة
فاحذرها وراعها بسیاسة العلم وسقها بتهدید الخوف

یتم لک ما تریدہ و بدیں اسناد کہ گفتہ بود عثمان فرمودہ است علیہ الرحمہ علم قاید است می کشد ترا بسوے حق و حقیقت و خوف اللہ تعالی ترا سابق است البتہ بدانچہ رضاے خداست ترا آن سو میراند و نفس حرونی دارد حرونی اسپے را گویند در آن طرفے کہ راکب را اندر آن طرف نرود و سرکش است خداع بسیار دارد ترا چیزے نماید و مراد غیر آن بودہ باشد و ترا ترسانیدہ است کہ اگر چنین کنم چنیں بر آید و چنین زیان دارد پس حذر کن او را نگاہ دار او را بحفظ علم ترا علمے باید دقیق کہ آنرا علم باللہ نامند نگاہ داشت او بدان علم شود بران او را بتازیانۂ خوف و سخت کن او را بخوف علم باللہ بدانی آنچہ او ست تہدید کنی کہ اگر نروی چنین چنین کنم یا خدا چنین چنین کند آنچہ میخواہی ترا حاصل تمام و کمال شود و قولہ و قال لا یقع علی الوجد عبارۃ لانہ سر اللہ عند المومنین و گفتہ است وجد را بیانے نیست زیرا چہ ان سر اللہ کہ از غیب می آید صورت بیانے ندارد از کجا آمد و چہ چیز است من وجد صرف

سمنون بن حمزہ

قولہ و منہم سمنون بن حمزہ و کنیتہ ابو الحسن و یقال ابو القاسم صحب السری و ابا احمد القلانسی و محمد بن علی القصاب و غیرہم رحمۃ اللہ علیہم و بعضے از اولیاء خدا و دوستان حضرت عزت ابو الحسن سمنون حمزہ است رحمہ اللہ و بعضے گویند ابو القاسم سمنون مصاحب سری و ابو محمد بن علی قصاب رحمہ اللہ بود و با درویشان دگر ہم صحبت داشت و قیل انہ انشد ؎

لیس فی ھواک حظ فکیف ما شئت فاختبرنی

فاخذہ الاسر من ساعتہ فکان یدور علی المکاتب و یقول الصبیان ادعوا لمعلمکم الکذاب و گویند انشاد او ست لیس لی فی سواک الی آخرہ اے جز تو مرا در جہاں حظے نیست پس آنچہ میخواہی بداں امتحان کن این بیت خواند و ہم در آن ساعت بول گرفت و مضطر گردد رانده در جمع مکاتب جاے

کہ کودکان میخواندند میگشت و میگفت این عم کذاب خود را دعائے کنید او دعوی
کردہ بود کہ چنانچہ خواہی بیازمائی چو آزمودن او آمد سر آئینہ کہ تواند تحمل کردن
کار بدین کشید کہ در مکاتب می گشت قولہ وقیل قد انشد ھذہ الابیات
فقال بعض اصحابہ لبعض سمعت البارحۃ وکنت بالرستاق
صوت استاذنا سمنون رحمہ اللہ یدعوا اللہ ویتضرع الیہ
ویسال الشفا فقال آخر وانا ایضا کنت سمعت ھذا البارحۃ
وکنت بالموضع الفلانی فقال ثالث ورابع مثل ھذا فاخبر
سمنون رحمہ اللہ وکان قد امتحن بعلۃ الاسر وکان یصبر
ولا یتجزع فلما سمعھم یقولون ھذا ولم یکن ھو قد دعا ولا
نطق بشئی من ذلک علم المقصود منہ اظھار الجزع تادبا بالعبودیۃ
وستر الحالۃ فاخذ یطوف علی المکاتب ویقول ادعوا لعمکم الکذاب

و این حکایت کہ ازان سمنون رحمہ اللہ گفت تمام حکایت او برین جملہ است
این بیت خواند اصحاب او یکے مرد یگرے را گفت کہ شب دوشین شنیدم
و من بیرون بودم در رستاق شاید از بعد او چند کروہے صوت استاذ خویش
سمنون علیہ الرحمہ شنیدم دعا میکند و تضرع بسوے خدا میکند
و شفا می طلبد آنکہ بر و حکایت میکرد او ہم گفت آرے من چنین
شنیدم و سیوم و چہارم گفتند کہ ما ہم شنیدیم سمنون خبر کرد کہ بعلت اسر ممتحن
گشتہ ام و اگر فاخبر مجہول است یعنی دران رسانیدہ شد کہ سمنون بدین علت
باسر بول ممتحن شدہ است و صبر میکرد و جزع نمیکرد پس ہر گشنید سمنون
رحمہ اللہ کہ ایشان چنین میگویند کہ صبر میکند و دعا برائے خود نمیکند و ہیچ سخنے
ازان نمیکند و معلوم شد این کہ در مکاتب میگشت مقصود اظہار عبودیت و عجز

خویش و سرحال خود قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله
یقول سمعت ابا العباس محمد بن الحسین البغدادی رحمه الله
الجلدی یقول سمعت جعفر بن نصیر الخلدی یقول قال لی ابو احمد
المغازلی کان ببغداد رجل فرق علی الفقراء اربعین الف درهم
فقال لی سمنون رحمه الله یا ابا احمد اما تری قد انفق هذا
وما قد عمله ونحن ما نجد شیئا فامض بنا الی موضع نصلی
فیه بکل درهم الفقه رکعة فمضینا الی المدائن فصلینا اربعین
الف رکعة مردے در بغداد بود چہل ہزار درہم بفقرا آورده سمنون رحمه الله
گفت می بینی ای احمد که این مرد چند انفاق کرد و چه عمل کرد و ما چیزی نیابیم که
انفاق کنیم پس بیا تا در مقامے بدل ہر درمے یک رکعتے بگذاریم پس در
مدائن گشتیم چہل ہزار رکعت نماز گذاردیم قوله وکان سمنون رحمه الله
ظریف الخلق اکثر کلامه فی المحبة وکان کبیر الشان مات قبل
الجنید کما قیل وسمنون رحمه الله خلقے نیک داشت وسخن او بیشتر
در محبت بودے تا آنکه سمنون محب نامند چو سخن محبت گفتے ہر آئینه شانے
بزرگے داشت و مرتبۂ بلندے و پیش از جنید رحمه الله در پرده شد
ابو عبید البسری قوله ومنهم ابو عبید البسری رحمه الله من
قدماء المشائخ صحب ابا عثمان الحیشی وبعضے از انکه در عدادے
واعتدادے در دین و دینداری اند ابو عبید بسری است از مشائخ متقدم بود
با ابو تراب نخشبی رحمه الله صحبت داشت قوله سمعت محمد بن
الحسین رحمه الله یقول سمعت عبد الله بن علی رحمه الله
یقول سمعت الرقی رحمه الله یقول سمعت ابی الجلاء

رحمه الله يقول لقيت ستماية شيخ ما رايت مثل اربعة ذى النون المصرى وابى تراب النخشبى وابى عبيد البسرى رحمهم الله میگوید شصد پیر را ملاقات شده ام همچو این چهار پیر ندیده ام همچو ذوالنون مصری و ابو تراب نخشبی و ابو عبید بسری ذکر چهارم جلا رگفته است از جهت آن چهارمی را نگفت قوله سمعت الشيخ ابا عبد الرحمن السلمى رحمه الله يقول سمعت احمد بن محمد بن البغوى الشعرى سمعت محمد بن معمر رحمه الله يقول سمعت ابا زرعة الحسن بن الحسين النجيبى رحمه الله يقول كان ابو عبيد البسرى رحمه الله يوما على جرجريد وس فحاله وبينه وبين الحج ثلثة ايام اذ اتاه رجلان فقال ايا اباعبيد تنشط للحج فقال لا ثم التفت الى وقال شيخك على هذا اقدر منها يعنى نفسه ديدم ابا عبيد را رحمه الله كه بزخرمنے استاده گندم را میکوبد ومیان او ومیان حج سه روز مانده بود ونفرے بروآمدند گفتند برائے خلق دیه را میکنی گفت نه بعد آن سوے من شد گفت شیخ تو بریں قادر تر است ازیشان یعنی نفسه یعنی این شخص که منم ازینها بسیار توانم کرد

قوله ومنهم ابو الفوارس شاه بن شجاع الكرمانى رحمه الله وكان من اولاد الملوك صحب ابو تراب النخشبى وابا عبيد شاه بن شجاع الكرمانى

سه "برائے خلق دیه را میکنی" ۔ معنی این الفاظ واضح نیست ولیکن عبارت متن است تنشط للحج تنشط از نشط است ومعنی نشط آب کشیدن از چاه پس این معنی متبادر میشود که آن دو مردان از بسری رحمه الله پرسیدند که زمان حج قریب است آیا تو برائے خلق آب از چاه خواهی کشید سع ۔ ح

البسری رحمہ اللہ و اولیٰئک الطبقۃ وکان من احد الفتیان
کبیر الشان مات قبل ثلثمائۃ وقبرہ بشیرکان و بعضے ازان معتبران
و بلند ہمتان ابو الفوارس ابن شجاع کرمانی است رحمہ اللہ و از ابنا ملوک بود
مصاحب ابو تراب و ابو عبید علیہما الرحمۃ بود و با دیگران از طبقہ صحبت داشت
و یکے ازاں جوانمردان است و در تصوف شانے عظیمے داشت پیش ازانکہ
سی صد سال بگذرد روے بنقاب گرد آورد و قبر او بموضع شیر کانست قولہ
وقال شاہ علامۃ التقوی الورع وعلامۃ الورع الوقوف عند
الشبہات علامت تقوی ورع است و ورع ہمین ست کہ از مشتبہات محترز
باشد و ورع را شناسد ہمیں کہ محترز از شبہات باشد قولہ وکان یقول
لاصحابہ اجتنبوا الکذب والخیانۃ والغیبۃ ثم اصنعوا ما
بدا لکم و اصحاب خویش را گفتے دروغ مگوئید ہر کارے کہ خواہد کہ اضافت
بخود کند آں دروغ گفتہ باشد آں بحقیقت اضافت او بسوے خداست
اجتناب از خیانت کنید اسرار باری سبحانہ امانۃ اللہ نزدیک بندہ است
کہ آنرا فاش کند و بنا اہلے گوید خیانت کردہ باشد برحسب ایں قوم
می گویم و آنچہ فقیر گفتہ است آں ظاہر است و چیزے کہ نقد وقت تو نباشد
واز تو غائب بود حکایت ازاں کنی ایں غیبت باشد چنانکہ گویند ذکر
الغائب غیبۃ و بعضے اصحاب را دیدہ آنکہ آنچہ در نفس تو است ازاں حکایت
کنی کہ نفس بداں راضی نیست ایں غیبت باشد تراستر واجب است و آنچہ
مرد مذکر متعلم ترجمہ گوید آں ہر عامی و غلام و کنیزک بداند کہ ازاں اجتناب باید
کرد الکلام فی الاجابۃ اما بحسب ایں طائفہ صوفیان عنایت کردیم قولہ
ثم اصنعوا چہ ایں سہ چیز نقد وقت شما باشد ہر چہ خوش آید در دین

از حلالات و مباحات بکنید چندان زیان تان نباشد قوله سمعت
الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمه الله یقول سمعت جدی
من جهة الامه ابن نجید رحمه الله یقول قال شاه من عضّ
بصره عن المحارم و امسك نفسه عن الشهوات و عمر باطنه
بدوام المراقبة و ظاهره باتباع السنة و عوّد نفسه اکل الحلال
لم تخطی له فراسته شاه رحمه الله گفته است هر که چشم را از دیدن محارم
باز دارد و از شهواتی که او را از عبادات و معاملات باز دارد و باطن خویش
را بدوام مراقبه معمور دارد و ظاهر را معمور باتباع سنت رسول الله صلی الله
علیه و آله وسلم و صحابه رضوان الله علیهم اجمعین و سیر سلف صالح کند و نفس
خویش را عادت بر اکل حلال کرده باشد البته او را در فراست خطا نیفتد
فراست چیست از ظاهر حال استدلال کند باطن وی چیست در کلمه که بالا نسبت
بسخن عامیانه است عنایتی درستی است که نسبت باحوال صوفیان دارد
نمی گویم خوف اکثار و اطالت یکدو جا گفته ام تو بران قیاس کن آنکه شیخ دوام
مراقبه گفته است اگر این معنی میسر آید که حضور بر دوام است خود از جمله مشتبهات
و منکرات و محرمات بطبیعت بغیر قصد او را اجتناب پیش آید۔

قوله ومنهم یوسف ابن الحسین شیخ الری والجبال یوسف بن حسین
فی وقته وکان نسیج وحده فی اسقاط التصنع وکان عالما ادیبا
صحب ذا النون المصری وابا تراب والرافق ابا سعید الخراز
رحمه الله مات سنة اربعة وثلثمائة ویکی از ان بندگان دین که
لایق اقتدا و پیش روی اند یوسف حسین رحمه الله است و شیخ ری و
جبال بود یعنی در وقت خویش شیخ ری و جبال او بود هم اقتدا بدو داشتند

و در وقت خویش یگانۂ روزگار بود در اسقاط تصنع بے نظیر بود کدام صوفی باشد کہ اسقاط تصنع ندارد اما کسی قسمے مبالغ است بنا بران اورا نسبت آں می کنند و مردے عالم بود و ادبے مبالغت داشت کہ از دیگران ادب گیرند و باذ والنون و بوتراب رحمہ اللہ مصاحب بود و با ابوسعید خراز رحمہ اللہ یاری داشت و در سیصد و چہار سال جہانرا بجہان آفرین سپرد و

قولہ قال یوسف بن الحسین رحمہ اللہ لان القی اللہ بجمیع المعاصی احب الی من ان القاہ بذرۃ من التصنع ویوسف حسین گفتہ است اگر بخدا با جمیع گناہان پیوندم دوست دارم ازین کہ با تصنع پیوندم تصنع از معنی شرک آید و از غلبۂ غفلت و خود نمائی باشد و تصنع قرین ریا و نفاق فعلی ہذا از جملہ معاصی بدتر باشد قولہ قال یوسف بن الحسین رحمہ اللہ اذا رایت المرید یشتغل بالرخص فاعلم انہ لا یجیئ منہ شئی یوسف حسین رحمہ اللہ گفتہ است چوں طالب را بینی کہ عمل برخصت میکند تو بداں کہ از و ہیچ کارے نیاید قولہ وکتب الی الجنید رحمہ اللہ لا اذا اقات طعم نفسک فانک ان ذقتہا لا تذوق بعدہا خیرا ابدا

قولہ وقال یوسف بن الحسین رحمہ اللہ رایت آفات الصوفیۃ فی صحبۃ الاحداث ومعاشرۃ الاضداد ورفیق السوء یوسف حسین رحمہ اللہ گفتہ است آفات صوفیان در چند چیز دیدم یکے آنکہ صحبت با احداث یعنی کودکان امرد زیرا چہ خوف فتنہ است و مردماں را در فتنہ انداختن است والصحبۃ تؤثر احداث را چہ عقل و چہ فہم نباشد بود و چوں تو در صحبت ایشاں باشی عجب نباشد

ے در نسخہ منقول عنہ شرح ایں عبارت متن تا خیرا ابدا مرقوم نیست و بیاض گذاشتہ شدہ است ۱۲ ح

کہ کم عقلی و کم فہمی در تو ہم اثر کند و دوم با مردے کہ کار او ہم مذہب و ہم مطلب تو نباشد با ایشاں صحبت و معاشرت کنی درین ہم آفت صوفی است با مرد متعلم صحبت کند مضر باشد و سوم در رفق زنان یعنی در مونث ایشان نباشد رفق نسواں ہرچہ ایشان کنند او با ایشان نرمی از سر ایشاں بگذرد و دیگر ناز و کرشمہ کہ ایشان کنند آنرا با خود گیرد و دیگر آنچہ ایشان طلبند برائے آں ہرطرفے بدود از ہرجا کہ باشد حاصل کند ایشان را بہ دو رفق نسوان دیگر است ہم اما اندکے کہ گفتم تو باقی بریں قیاس کن

قولہ و منہم ابو عبد اللہ محمد بن علی الترمزی رحمہ اللہ من کبار الشیوخ و لہ تصانیف فی علوم القوم و صحب اباتراب النخشبی و احمد خضرویہ و ابن الجلاء غیرہم رحمہ اللہ و مرد ازمردان دین سرورے از سروران اہل اسلام متبع و مقتدی از کبار مشایخ ابو عبد اللہ حکیم ترمذی است مصاحب ابو تراب نخشبی و احمد خضرویہ و محمد بن جلاء و جز آن و مشایخ دیگر بود رحمہ اللہ و قرین ایشان بود و در حقایق و معارف و در سلوک و مسلک قوم تصانیف دارد کہ معتمد علیہ است قولہ سئل محمد بن علی رحمہ اللہ عن الخلق فقال ضعف ظاہر و دعوی عریضۃ ابو عبد اللہ ترمذی رحمہ اللہ را از صفت خلق پرسیدند گفت ضعف ظاہرے کہ در ایشان پیداست احتیاج در ہر چیزے و دعوی فراخے دراز بہ اندازۂ عہد خود قولہ وقال محمد بن علی رحمہ اللہ ما صنفت حرفا من تدبیر ولا ینسب الی شئ منہ ولکن کان اذا اشتد علی وقتی التمس بہ محمد علی رحمہ اللہ گفتہ است کہ من حرفے را تصنیف نہ کردہ ام از تدبیر خویش و برائے آں نکردہ ام کہ نسبت بمن کنند کہ این تصنیف اوست ولیکن وقتے باشد کہ دل من گرفتہ

گرفته شود یا وقتی باشد که از همه وحشت گرفته باشم و دل من بچیزی قرار نگیرد چیزی از احوال روزگار خود بنویسم و آنچه شاید و باید آن را در قلم آرم و بداں مرا تسلی شود و بعمری دریں مقال اشارتی بروزگار حال من باشد

الوبکر محمد بن عمر الوراق الترمذی

قوله ابوبکر محمد بن عمر الوراق الترمذیؒ رحمه الله اقام ببلخ وصحب ابن خضرویه وغیره وله تصانیف فی الریاضیات ویکے ازاں کہ قول وفعل ایشاں حجت باشد ابوبکر محمد وراق ترمذی است مقیم ببلخ بود و مصاحب احمد خضرویه وجز او از صوفیان دیگر را بود و ابوبکر وراق رحمه الله در ریاضت صوفیان مصنفات دارد ابومحمد علی را رحمه الله تصانیف در علوم قوم گفت واز عبادت واز حقایق ومعارف از مجموع علم این قوم است اما علم ریاضت علمے مخصوصے است قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله

محمد بن محمد البلخی

یقول سمعت محمدؒ بن علی بن محمد البلخی رحمه الله یقول سمعت ابابکر الوراق رحمه الله یقول من ارضی الجوارح بالشهوات غرس فی قلبه شجر الندامات ہر کہ جوارح را چشم را وزبان را وکام را ودست را وپا را بحسب لذت ایشاں در کار داشت این شخص درخت پشیمانی را در دل خویش نہال کرد یعنی البتہ آں پشیمانی در دل او باشد ومحکم کہ قلع آں مشکل شود قوله سمعت الشیخ اباعبد الرحمن رحمه الله یقول سمعت ابوبکر البلخی رحمه الله یقول سمعت ابابکر الوراق یقول لو قیل للطمع من ابوك قال الشك فی المقدر ولو قیل ماحرفتك قال اکتساب الذل ولو قیل ماغایتك قال الحرمان فرموده است اگر فرض کنیم کہ گفته شود مطمع را از چه زاد طمع گوید آنچه من الله برائے من مقدور است رسد ہم نرسد پس طمع کند مگر ازیں طرف برسد واگر از طمع پرسند کار تو چیست گوید خواری واگر گویند غایت تو چیست گوید حرمان

نومید شود بنشیند طمع کرد و آن میسر نشد آخر الامر حرمان پیش آمد قولہ وکان ابو بکر الوراق رحمہ اللہ یمنع اصحابہ عن الاسفار والسیاحات یقول مفتاح کل برکت الصبر فی موضع اشارۃ تلک الی ان تصبح لک الارادۃ فاذا صحت لک الارادۃ فقد ظہر علیک اوائل البرکۃ ابو بکر رحمہ اللہ مترشدان خویش را از سفر منع کردے و فرمودے کلید ہر برکتے و خیرے که منتظر و متوقع تست که ملازمت و حبس نفس در موضعے کنی که خدائتعالی ترا آنجا وقت مترشدان ارادت نصیب کردہ است آرے از موضع تو خیرے و برکتے رسید انتظار خیرات و برکات ہمانجا کن که فتح باب ترا ہمانجا شدہ است تا آن زمان ملازمت کنی که صحت ارادت ترا مستقیم شود باشرایطے که او راست تا آنکه نام باید که ارادتے صحیح شدہ است بتحقیق فتح اوائل برکات و خیرات باشد

قولہ ومنهم ابو سعید احمد بن عیسی الخراز ابو سعید احمد بن عیسی الخراز من اهل بغداد صحب ذا النون المصری والنباجی وابا عبید البسری والسری وبشرا وغیرهم مات سنة سبع سبعین ومایتین وبعضے از مشائخ کبار و سروران نامدار ابو سعید احمد خراز است و او از اہل بغداد است و بسیار مشائخ را مصاحب بود چنانچه ذو النون و ابو عبد اللہ نباجی و بشر حافی و آن ایام که در پردہ شد از تاریخ ہجرت دویست ہفتاد ہفت سال گذشتہ بود قولہ وقال ابو سعید الخراز رحمہ اللہ کل باطن یخالفه ظاهر فهو باطل ابو سعید رحمہ اللہ گفتہ است ہر باطنے که ظاہر مخالف او باشد آن باطن باطل باشد و بران رفتن و امضا کردن و بران دعوت کردن روا نباشد در باطن سالکے تجلی شود ظاہر شرع آنرا مبین است امضا بان رفتن بران خطاے محض باشد اینجا سالکان ظاہرین و متعلمان

کہ متعلق بحرفے وصوتے اند اینجا گویند ہرچہ در باطن مردم باشد از وہمیات و خیلات شیطانی
و نفسانی کہ مرد فقیہ آں را انکار کند آں باطل باشد قولہ سمعت محمد بن الحسین
رحمہ اللہ یقول سمعت ابا عبد اللہ الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت
ابا العباس الصیاد رحمہ اللہ یقول سمعت ابا سعید الخراز رحمہ اللہ
یقول رایت ابلیس فی النوم وھو یمر عنی ناحیۃ فقلت تعال فقال
ایش اعمل بکم انتم طرحتم عن نفوسکم ما خادع بہ الناس
قلت وما ھو قال الدنیا فلما ولی عنی التفت الیّ فقال غیر انّ لی فیکم
لطیفۃ قلت ما ھی قال صحبت الاحداث ابو سعید رحمہ اللہ میگوید
ابلیس را در خواب دیدم او از من میگذشت گفتمش بیا گفت بر شما بیایم چہ کنم بدانچہ
مردماں را مکر میکردم و در شہوت می انداختم شما آنرا بکلی ترک آوردید گفتم آں چیست گفت
دنیا و دین ترک آوردن دنیا زخارف او وجاہ و اعتبار و نام و ہرچہ او را غیر اللہ مانند
آں دنیاے صوفیان باشد بعد آنکہ مرا پشت داد و رواں شد سوے من التفات
کرد و گفت یک لطیفہ است مرا بر شما کہ بداں فرجہ مرا مدخلے بر شما ہست گفتمش آں
چہ چیز است ابلیس گفت با جوانان امرد بودن گفتہ ام استحباب این شواب بسیار
آفات و بلیات را اکتساب شود اگر فرض کنم کہ بدیں مصاحب پاک و صاف است
اما دیگراں را بسیار زیاں کند قولہ وقال ابو سعید الخراز رحمہ اللہ صحبت
الصوفیۃ فما وقع بینی وبینھم خلاف قالوا لم قال لانی کنت معھم
علی نفسی ابو سعید گفتہ است رحمہ اللہ با صوفیان صحبت کردم میان من و میان
ایشاں ہیچ خلافے نبود گفتند چرا گفت زیرا چہ من چناں با نفس خود بودم و چناں
مشغول بودہ ام کہ ہمیں نظر بکسے نمیکردم۔

قولہ ومنھم ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل المغربی

ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل المغربی

رحمه الله استاذ ابراهیم بن سلیمان رحمه الله وتلمیذ علی بن
رزین رحمه الله عاش مائة وعشرین سنة ومات سنة تسع و
تسعین وماءتین وکان عجیب الشان لم یاکل مما وصلت الیه ایدی
بنی آدم سنین کثیرة وکان یتناول من اصول الحشیش اشیاء تعود
اکلها و بعضے ازان داعیان دین اسلام که بقول وعمل خویش بندگان خدارا دعوت
کرده اند ابو عبد الله مغربی است رحمه الله واستاد ابراهیم بن سلیمان بود واز مسترشدان
وشاگردان علی رزین است صد بست سال زیسته است ودر سرد ویست نوده
از جهان سفر کرده است وبسیار کارهاے او عجیب بود وسالهاے بسیار آنچه مصنوع
آدمی که دست آدمی بدان رسیده آن نخورده است گیاه هاے که بر زمین آمده
است بغیر کسب کسے وبغیر زرع آن آن خوردے ونفس را هم بریں عادت کرده
بود عجیب حیاتے طول عمر را حکما تدبیر نبشته اند ازاں هم تدبیرها بیروں اکلے بے عیبے
وحیاتے از غیبے قوله وقال ابو عبد الله المغربی افضل الاعمال عمارة
الاوقات بالموافقات بهترین عمل صوفیان این است وقت بموافقت
اتباع معموردارى ودیگر عمارت وقت بحسب اقتضاے او باشد نیکو سخنے است
این قوله وقال اعظم الناس ذلا فقیر داهن غنیا وتواضع له واعظم
الخلق عزا غنی یذل للفقراء وحفظ حرمتهم بالاتراز همه ذلیلان خواران
از همه خواران فقیرے که مداهنت غنی کند هرچه از و آید این ساکت باشد تا راضی
بداں باشد چنانچه مردماں را بمدح وثنای کنند آنرا خواجه گوئی و عظیم ترین مردم
وعزیز ترین ایشان در عزت و کرمت غنی که مر فقیر را تذلل کند با ایشان تواضع کند
وخود را خوار تر دارد واحترام فقرا کند ونگاه داشت مرتبه ایشان که عند الله بزرگ اند مرتبه نگاه
دارد ودر هر دو جمله اعظم گفته است در جمله ثانیه انسب است ودر جمله اول صنعت مشاکله کرده است والا آنجا

واحقر مناسب است.

ابوالعباس احمد بن محمد بن مسروق

قوله ومنهم ابوالعباس احمد بن محمد بن مسروق من اهل طوس سکن بغداد وصحب الحرث المحاسبی والسری السقطی رحمه الله توفی ببغداد سنة تسع وتسعین ومائتین

و بعضے از مشائخان شهر باز کباران احمد مسروق است رحمه الله از اهل طوس بود در بغداد ساکن شد بها نجا وفات یافت مصاحب حرث محاسبی و سری سقطی بود وفاتش در بغداد بود در تاریخ دویست نود نه بود **قوله** قال ابن مسروق رحمه الله **من راقب الله فی خطرات قلبه عصمه الله فی حرکات جوارحه** هر که در خطرات دل خویش مراقب خداوند سبحانه و تعالی باشد او را در حرکات جوارح او عصمت کند و آنچه ناشائسته و نابایسته باشد خداوند سبحانه نخواهد که از جوارح او آن صادر شود **قوله** راقب الله فی خطرات قلبه یعنی هر لحظه که در دل او بیاید در آن خطره خدایرا مراقب باشد و هر خطره که می آید آن را دفع نمیکند و دل را هم بر مراقبه خدا می دارد و دیگر مراقب الله فی خطراته یعنی خطرات او هم مراقب خداوند و بس مراقبه همین خطره است لیکن خطره حق و دیگر در هر خطرهٔ که او را تغلب می شود و در آن تغلبات هم با خطرهٔ خدا متغلب میشود و دیگر در هر خطرهٔ که می آید شرا و خیرا و آنرا خطرهٔ خدا میداند چند سخنی نازک است اما ترا فهمی دهد **قوله** وقال تعظیم حرمات المؤمنین من تعظیم حرمة الله تعالی وبه یصل العبد الی محل حقیقة التقوی تعظیم حرمت بندگان خدا تعظیم خداست و بدین تعظیم بنده بحقیقت تقوی برسد تعظیم حرمات مومنین چنانچه مادر و پدر و استاد و آنکه از و بزرگ شد در عمر و تقوی و پارسائی حقیقت تقوی چیست از غیر خدا پرهیز کند پرهیز از غیر خدا چه باشد که جز او را نطلبد جز او را نخواهد جز بجمال او تسلی نگیرد جز او را نشناسد و ندا ندو نه بیند

قولہ وقال شجرۃ المعرفۃ تسقی بماء الفکرۃ وشجرۃ الغفلۃ تسقی بماء الجھل وشجرۃ التوبۃ تسقی بماء الندامۃ وشجرۃ المحبۃ تسقی بماء الاتفاق والموافقۃ درخت معرفت را آب فکر واندیشہ پرورید و برآرید و فکرت چند معنی باشد یکے ہمیں کہ مرمتعلم مفسر و محدث در کلام اللہ و حدیث رسولہ فکرے واندیشہ کند بداں او را شناخت خدا شود بما یلیق بفکرتہ و دیگر شخص متکلم قضایا منطق واصول کلام واز برہان انی و لمی اثبات وحدانیت او کند اقترانی و استصنائی و باقی قضایا کہ ہست گفتن مناسب مقام نیست و دیگر مرد طالب صوفی در مراقبہ ملازمت کند حضور او را قصیب المعنی تصور کند و ازاں تجلیاتے و کشوفاتے او را روے نماید بداں عرفان خدا شود و ازاں تجلیات فکرتے دیگر کند کار بیشتر شود القصہ بطور ہا قولہ وشجرۃ الغفلۃ و درخت غفلت آب جہل پرورده شود یعنی ہر کہ جاہل باشد غفلت بروطاری شود قولہ وشجرۃ التوبۃ درخت توبہ آب پشیمانی پرورده شود یعنی کارے کند وآن پشیمانی بار آرد و توبہ کند آن توبہ پرورش آب پشیمانی یابد چنانکہ گفتہ اند التوبۃ ان لا تنکث ذنبک ہر بار گنہ خویش را یاد می کند و ازاں پشیمان می شود توبہ قوت میگیرد قولہ وشجرۃ المحبۃ و درخت محبت آب موافقت محبوب و آب اتفاق کہ در راہ محبوب کنند بداں درخت محبت برآید بار و گل نماید و بیخش قوی گردد اگر بجاے اتفاق باشد مرادف موافقت باشد یعنی چوں میانہا موافقت باشد محبت قوت گیرد قولہ وقال متی طمعت فی المعرفۃ ولم تحکم قبلھا مدارج الارادت فانت فی جھل ومتی طلبت الارادۃ قبل تصحیح مقام التوبۃ فانت فی غفلۃ فما تطلبہ و دیگر ابن مسروق رحمہ اللہ گفتہ است ہر گاہ کہ طمع در معرفت بری یعنی خواہی کہ مرد عارف گردی و آنچہ مدارج و مقام ارادت ست آنرا محکم نکردہ باشی پس تو در نادانی و جہلے مفرطے باشی ہمیں آید خواست تو ارادتے

که تو با خداوندی آن محکم نشده اطلاع بر اسرار خدا و عرفان چون دست دهد نه جهل و نادانی نباشد و هرگاه که تو طالب باشی خواهی که طلب خویش خدا روزی کند و هنوز توبه استقامت نکرده باشی و آن نصیحتی که باید شنیده باشد پس تو در غفلتی نمیدانی که چه باید تا دولت ارادت نصیبهٔ او شود.

ابوالحسن علی بن سهل الاصفهانی

قوله ومنهم ابوالحسن علی بن سهل الاصفهانی رحمه الله من اقران الجنید رحمه الله قصده عمرو بن عثمان مکی فی دین رکبه فقضاه عنه وهو ثلاثون الف درهم. لقی ابا تراب النخشبی رحمه الله والطبقة وبعضی ازان مرتاضان وراضیان بقضاوقدر رحمن تعالی ومتبع دین احمد ابوالحسن سهل اصفهانی است ازیاران جنید بود واقران یا ازقرین است یا ازقرن است هر دو معنی درست است عمرو عثمان مکی قصد او کرد از کردهٔ دین که بر سهل اصفهانی برفته بود آنرا ادا کرد و آن سی هزار درم بود و ابوتراب نخشبی را رحمه الله ملاقات کرده بود و از مشایخ طبقات غیر او هم قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله یقول سمعت ابابکر محمد عبدالله الطبری یقول سمعت علی بن سهل رحمه الله یقول المبادرة[1] الی الطاعات من علامات التوفیق والتقاعد عن المخالفات من علامات حسن الرعایة ومراعات الاسرار من علامات التیقظ واظهار الدعاوی من رعونات البشریة ومن لم یصح مبادی الارادة لا یسلم فی منتهی عواقبه شاقین بطرف طاعات نشان آنست که خداوند سبحانه او را توفیق طاعت داده است

[1] این لفظ در نسخهٔ منقول عنه همچنین نوشته شده است و معلوم نشد که صحیح چه لفظ است ولیکن ترجمه لفظ "مبادرت" است. ع ح

یا دهد اینجا سخنے هست المبادرة من الحدی علامة التوفیق این که مبادرت کرد هم بتوفیق کرد اگر توفیق نه بودے مبادرت نکردے قوله والتقاعد والتقاعد بازنان علامت اینست که خداوند سبحانه و رباب او حفظے و عصمتے دارد اینجا هم همان سخن است تقاعد آن مخالف هم عصمت باری است مگر انکه ابتدا و استقامت بداں گیرند قوله و مراعات الاسرار سرّے که میان خدا و بنده است آن را نگاه دارد و بر هر اهلے و نااهلے نگوید نشان آنست که تقیطے و تحفظے در کار او دارد قوله واظهار الدعاوی گفته است اما اگر چنین اتفاق افتد که من چنین کسے ام و چنین ام خبر از رعونت و خودنمائی نفس میدهد اظهار دعاوی گفته است اما اگر چنین اتفاق افتد حکایت این یقین کند برائے ارشاد را یا برائے مصلحتے دیگر آن ازیں خارج هر که در تصحیح مبادی و آغاز کار خویش نکرد در انتهائے کار خویش نماند در عاقبت یاد عافیت

ابو محمد احمد بن محمد الحسن الحریری

قوله ومنهم ابو محمد احمد بن محمد بن الحسن الحریری رحمه الله من کبار اصحاب الجنید علیه الرحمة وصحب سهل بن عبد الله رحمه الله اقعد بعد الجنید فی مکانه وکان عالما بعلوم هذه الطائفة کبیر الحال مات سنة احدی عشر و ثلثمائة دیگر از سروران دین و بزرگے از بزرگان ملت اسلام ابو محمد احمد حریری است رحمه الله از بزرگان اصحاب جنید بود رحمه الله و مصاحب سهل عبد الله بود و بعد جنید در مقام او ابو محمد حریری نشست رحمه الله و معلوم این طائفه و اسرار و حقایق و معارف که این طائفه دارند عالم بود سر آمینه چو از اصحاب جنید بود و در مقام جنید نشست چنین باشد و حالے بزرگ داشت بتاریخ سیصد و یازده سال اختیار استار کرد قوله سمعت اباعبد الله الشیرازی رحمه الله یقول سمعت احمد بن عطاء الروذباری رحمه الله یقول ما رأی الحریری

الهبیرہ رحمه الله سنة الهبیرہ فجرت به بعد سنة فاذا هو مستند جالس وركبته الى صدره وهو مشير الى الله باصبعه احمد عطا میگوید رحمہ اللہ بعد وت حریری رحمہ اللہ بچہار سال بر تربت او گذشتم نشان ترتیش نمانده بود دیدمش شسته زانوها بصدر گرفته چنانچه نشست مراقبه صوفیان است بریں ہیئت شسته وانگشت شہادت برآورده اشارت بوحدانیت باری میکرد واین دلیل اشارت بکشف ارواح باشد یا خود قالب او نرنجیده است ولیکن این نشست او بریں ہیئت از کرامت اوست قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله يقول سمعت ابا الحسين الفارسي رحمه الله يقول سمعت ابا محمد الحريري رحمه الله يقول من استولت عليه النفس صار اسيرا في حكم الشهوات محصورا في سجن الهوى حرم الله على قلبه الفوائد فلا يستلذ بكلام الحق ولا يستحليه وان كثر تردده على لسانه لقوله تعالى سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ہر کہ نفس استیلا یافت او اسیر شہوات خود گردد و در بند ہوائے نفس چنان باشد کہ کسے را در زندانے کنند خداوند سبحانہ فوائد حقایق و معارف در دل او حرام کند یعنی او را ازاں محروم دارد او را بسخن لذتے نباشد و حلاوت این نگیرد اگرچہ زبانے دراز دارد دران و سخنے فراخ گوید اما استلذاذ حلاوت نیابد زیرا چہ خداوند سبحانہ گفتہ است تحقیق بگردانم از حقایق و معارف خویش آنان را کہ در زمیں بغیر استحقاق خویش خود را بزرگ دانند او حق کلام ندارد و بگفت از کلام قوم خود را بزرگ میدارد پس تحقیق باشد کہ خدائے تعالیٰ او را نصیبے ازاں ندہد قوله وقال الحريري رحمه الله رويه الاصول باستعمال الفروع وتصحيح الفروع بمعارضة الاصول ولا

سبیل الی مقام مشاهدة الاصول الا بتعظیم ما عظم الله من الوسائط والفروع اصول حقایق و معارف را نظر کند و معارضهٔ آن بفروع کند وحال این باشد که تصحیح فروع بمعارضهٔ اصول کند او را بدان صحت و بدو ره نیست که کسے بشهود اصول رسد مگر بتعظیم چیزے که خداوند سبحانه او را معظم داشته است و رعایت وسائط بحق تعظیم این سخن را بعبارات خویش بیان کم هر که اصول را کرد و مسایل شرع را بران مقابله و معارضه کرد جز حرمانے عظیمے او را پیش نیامد او از جمله قابلیت لاقابل شد زندقه و اباحت و الحاد نقد بذل خرقه وجود او بر بستند یکے سخنے که اندکترین و اول احوال اصول است گوئی الله خالق افعال العباد و کسائر خالق لاعیانهم کسے را که خدا تعالی خواهد از مشاهدهٔ غیوب محروم گرداند این سخن را اصل سازد و مسائل بران فروع سازد گوید هرچه کنم کنم من نکردم او کرد کار بجاے کشد چنانچه قوم قلندر و حیدری و مُولّه دیدهٔ اقوال و افعال ایشان مردم بامروت صیانت لسان ازان کند نگوید اے عزیز مرد طالب خداے را بخدا بسپار او است هرچه میخواهد او میکند چیزے با تو نمیگویم آن اسرار است کسے را انبیا و اولیا را ما و شما را آن کار نیست شرک و کفر و زندقه و اباحت و الحاد را آفرید او کرد تخصه هر که بریں رود آنچه کتاب الله بدان ناطق دوزخ نقد او و اورا خائب و خاسر خوانده این آیت را وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللهُ وَاللهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ قصهٔ حسین منصور شنیدهٔ انا الحق را قایل او خود بود و در مظاهر بندگان این آفریده که او را انکار کنند و سنگسار و پرکار پرکاله کنند خدائی است خدائی او را بخدا سپارند کسے را بخدا مدخل نیست چه کنم اگر او اصلے و عارفے بود سے که او را مشاهدهٔ غیوب هست با وے میگفتم که بود وقتے چنین که ترا او تعالی بغیر واسطه کسے گفت اینچنیں و آنچنان چرا نمی کنی تمنم آخر ازینچنیں دولتے چرا محرومی مانی از کنی ترسی

تا کدام نیکبختے باشد تا کدام کسے بود کہ حرفے از نقطۂ نبوت و ردل او نقش گرفتہ است او فرماید او کند اگر کسے را در خاطر افتد کہ او می فرماید بی فرمانی او خوف کنند آن احمق نمی داند آن مقام آن مقام است ہر چہ این کند او کند ہر چہ این را خوش آید آن کند و ہر چہ خوش نیاید نکند فافہم و اغتنم انشاء اللہ تعالی خدائے تعالی بدیں معاملہ رسی۔

ابو العباس احمد بن محمد بن سہل بن عطاء الادمی

قولہ ومنہم ابو العباس احمد بن محمد بن سہل بن عطاء الادمی من کبار مشائخ الصوفیۃ وعلمائہم وکان فی الخراز یعظم شانہ وہو من اقران الجنید وصحب ابراہیم المارستانی مات سنۃ تسع وثلثمائۃ یکے از ان دعات و ہدات متبع و مشد احمد عطا است رحمہ اللہ از بزرگان مشائخ و علمائے صوفیہ بود و ابو سعید خراز رحمہ اللہ تعظیمش کردے و او تعظیم ایشاں داشتے و او از یاران جنید بود و مصاحب ابراہیم مارستانی بود در تاریخ سیصد و نہ سال پردۂ حجاب را بر روے خود کشید است قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا سعید القرشی رحمہ اللہ یقول سمعت ابن عطاء رحمہ اللہ یقول من الزم نفسہ بآداب السنۃ نور اللہ قلبہ بنور المعرفۃ والاستقامۃ اشرف من مقام متابعت الحبیب فی اوامرہ وافعالہ واخلاقہ ابن عطا رحمہ اللہ گفتہ است ہر کہ نفس خویش را الزام آداب سنت کرد البتہ ہمیشہ در دل او را خداوند سبحانہ بنور معرفت خویش روشن گرداند و ہیچ مقامے بالاتر ازاں نباشد پس روی دوست خدائی یا پس روی دوست خود کنی محب را چہ بہتر کہ پس روی محبوب کند و طالب را چہ بہتر از انچہ محبوب خدا است پس روی کند قولہ وقال ابن عطا رحمہ اللہ

اعظم الغفلة غفلة العبد عن ربه عزوجل وغفلته عن اوامره وغفلته عن آداب معاملته ابن عطا رحمه الله گفته است بزرگترین غفلتها غفلت بنده است که از خدا غافل شود یعنی کاری برای او نکند کاری بحضور او نکند و او را ساعة فساعة حاضر و ناظر خویش نداند قوله وغفلة عن اوامره این هم غفلت از خداست اما انواع غفلت بیان می کند و دیگر خدا را حاضر داند و ادب حضور او نگاه ندارد و معاملت با او امر و نواهی او نکند و ادبی که در اوامر و نواهی آمده است آنرا نگاه ندارد قوله سمعت ابا عبد الله الشیرازی رحمه الله یقول سمعت ابا عبد الرحمن بن احمد الصوفی رحمه الله یقول سمعت احمد بن عطاء رحمه الله یقول کل ما سئلت عنه فاطلبه فی مفازة العلم فان لم تجده ففی میدان الحکمة فان لم تجده فزنه فی التوحید فان لم تجده فی هذه المواضع الثلثة فاضرب به وجه الشیطان ابن عطا رحمه الله گفته است از هر چه ترا پرسند مسئول را در مفاوزهٔ علم طلب کن یعنی علمی که ترا حاصل است از شرائع و سنن آنجا طلب کن آن علم او از انهاست که کتاب الله بدان ناطق و رسول الله مباشر اوست و اگر آنجا نیابی نظر در حکمت کن که بحکمت دارد و اگر در حکمت هم نیابی با توحید برابر کن یعنی ازان سخنانی هست که موحدان گویند و بتوحید نسبتی دارند و اگر آن مسئول نسبتی بریکی ازین سه ندارد آن سخن هم بر روی آن سائل زن که آن سائل شیطانی است که ازین هر سه دائره بیرون است آنچنان سائل را شیطانی نام کرد از بس سخن شیطانست که از وزاد

قوله ومنهم ابو اسحاق ابراهیم بن احمد الخواص

ابو اسحق ابراهیم بن احمد الخواص

رحمه الله من اقران الجنید والنوری وله فی التوکل والریاضیات
حظ کثیر مات بالری سنة احدی وتسعین ومایتین کان مبطونا
ن البسروة وکان کلما قام توضأ وعاد الی المسجد وصلی رکعتین فدخل مرة الماء
فمات رحمه الله وبعضے از محبان صادق و واصلان حق ابو اسحٰق ابراہیم
خواص است از اقران جنید و نوری بود رحمہم اللہ در لفظ اقران دو احتمال می باشد
یکے قرین اوست یعنی از یاران اوست و دیگر از مسترشدان و متلمذان مثلاً گویند
فلاں از یاران شیخ است یعنی از متلمذان و مسترشدان و دیگر بر اگویند از یاران
شیخ است یعنی ہم خرقہ او و ہم قدم او من جا بجا اشارت بدیں کنم کہ می روم اینجا
ابراہیم رحمہ اللہ از یاران جنید علیہ الرحمہ یعنی ہم سران اوست و او را خاصہ در
ریاضت و توکل بسیار حظ است یعنی ذوق توکل آں قدر گرفتہ است کہ آنرا بسیار
نامند و کذلک ریاضت نقل در ری بود در تاریخ دویست نود و یک او را علت
مشکم بود یعنی کناک داشت ہر بار یکے تقاضا شدے وضو کردے در مسجد
در آمدے دو گانہ گزاردے یکبارے چنین بود در آب در آمد ہما نجا جان را بجانان
سپرد این حکایت را بریں جملہ نبشتہ اند عادت او بود ہر بار کہ او را وضو حاجت شدے
غسل کردے و آمدے دو گانہ گزاردے ہفتاد بار چنین بود ہما نجا غسل کرد
و کارش تمام گشت قوله سمعت محمد بن الحسین یقول سمعت
ابا بکر الرازی رحمه الله یقول سمعت الخواص رحمه الله یقول
لیس العلم بکثرة الروایة انما العلم من اتبع العلم واستعمله واقتدی
السنن وان کان قلیل العلم گفتار ابراہیم است رحمہ اللہ کہ او گفت
اگر شخصے را بانواع علوم حوالت شود و در اتباع درست نباشد او را عالم نخوانند
عالم نباشد مگر آنکہ بمقتضاے علم عمل کند و بر اتباع مصطفی و صحابہ و سلف

صالح باشد و اگرچه علم او اندک تر باشد قوله وسمعت محمد بن الحسین یقول سمعت احمد بن علی جعفر رحمه الله یقول سمعت الانزدی رحمه الله یقول سمعت الخواص رحمه الله یقول دواء القلب خمسة اشیاء قراءة القرآن بالتدبر وخلاء البطن وقیام اللیل والتضرع عند السحر ومجالسة الصالحین ابراهیم خواص رحمه الله گفته است تصفیه دل به پنج چیز شود تلاوت قرآن بشرط تدبر و تفکر و بشرط حضوری که لایق تلاوت کلام الله است و شکم از بسیاری طعام خالی باشد آن را نام بصوم نباشد در غذا تقلیل باشد و سخن تقلیل باخود چنانچه صوفیان چندگاه روزه طی کنند و مقام همین تقاضا می کند و لایق همین است و بیداری شب بتلاوت و بذکر و مراقبه و وقت سحر التجا بحضرت و تضرع کند بشرط تعلق بحضور کسی که برد تضرع و تملق مسکینی یک آیت اینست که تضرع کنند خدا تعالی بر و رحمت کند دل او را روشن سازد و دیگر همین تضرع نفس مصفی دل است درین وقت دل گرم می شود و حضور بتمام دست میدهد و این هر دو مصفی دل اند و دیگر نشست با صالحان باشد هر آئینه چون صحبت با صالحان شد و ایشان هر چه گویند و هر چه کنند هم در امر صلاح دین باشد و آن صلاح مصلح دل گردد و

قوله ومنهم ابومحمد عبدالله بن محمد بن الخراز من اهل الری جاور بمکة صحب اباحفص واباعمران الکبیر وکان من المتورعین ومات قبل العشرة ثلثمائة و بعضے ازان که اتباع بذیل او کرده اند ابومحمد عبدالله است رحمه الله از ساکنان ری بود و مجاور مکه شده بود و اباحفص و اباعمران کبیر را مصاحب بود و مردے متورع بود تزهد و تورع با فراط داشت و پیش ازانکه سیصد و ده سال بگذرد بر وے او پشت روے

زمین را وداع کرد و شکم زمین را منزلے آباد ان ساخت حاصل عبارت
این معلوم شد کہ سیصد چند سال نہ وہشت ہفت وفات یافت قولہ سمعت
الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا نصر الطوسی
رحمہ اللہ یقول سمعت الرقی یقول دخلت علی عبد اللہ الخراز
ولی اربعۃ ایام لم اکل فقال تجوع احدکم اربعۃ ایام فیصبح
ینادی علیہ الجوع ثم قال ایش یکون لو ان کل نفس منفوسۃ
تلفت فیما تؤمله عن اللہ تری یکون ذلک کثیرا رقی علیہ الرحمہ گفت
برا بر عبد اللہ خراز رفتم چہار روز بود کہ چیزے نخوردہ بودم گفت چونہ باشد
یکے چہار روز فاقہ کند و اگر اثر گرسنگی در وظاہر گردد یعنی ضعیفی و نزاری
و زردی در وظاہر شود پس خراز گفت رحمہ اللہ چہ باشد و چہ اعتبار دارد و چہ
زیان کند تلف نفس بنا بر کارے کہ طالب آنست و آنرا امید میدارد
از خدای تعالی قولہ قال عبد اللہ الخراز رحمہ اللہ الجوع طعام
الزاهدین والذکر طعام العارفین عبد اللہ الخراز رحمہ اللہ گفتہ است
گرسنگی طعام زاہدانست و ذکر طعام عارفان یعنی زاہدان بجای طعام گرسنگی
کردہ اند علی ہذا اگر گرسنگی طعام ایشان باشد و دیگر در جوع قوت روح زیادت
می گردد و صفاے دل و تزکیۂ نفس بکمال می باشد فعلی ہذا جوع طعام زاہدان باشد
و دیگر ہر کرا اعتبار برجوع شد و نفس بدان اطمینان گرفت اگر او طعامے
خورد ضعفے در و آید سستی بر و غلبہ کند مرد اکوال را آن قدر گرسنگی نباشد
کہ او را بیہوش باشد اگر کسے اعتبار ترک طعام کرد چند گہ و بعد آن خورد و اگر
زید عجیب باشد یگانہ دوازدہ سال طعام نخورد و بعد از دوازدہ روز کبر خوردے
و بعد یکساعت قے کردے آن دانہا کہ بیرون افتادے با چیزے بلغم درونی

ہم دوازدہ سال بریں بود والبتہ حرکتے وسکنے نبودے یعنی وشادی متعلق نشدے
و دیگرے ہم ہمیں کار کرد دو سال بریں بود اہل ولد او را مزاحمت کردند او را
طعام خورانیدند خورد ہمار کہ دوم روز آن مرد الجوع طعام الزاہدین درست
آید و ذکر نقدے دارد کہ آن نقدے بجاے طعام باشد ذکر بند کور بردشہود مذکور غذا نفس
و غذاء روح باشد مردمانے باشند سالہا بشہود مذکور مانده و از طعامے و آبے
ایشان را شعور نبود

ابوالحسن بنان رح

قولہ ومنهم ابو الحسن بنان بن محمد ن الجمال واسطی
الاصل اقام بمصر و مات بها سنة ست عشرة ثلثمائة کبیر الشان
صاحب الکرامات و بعضے ازان رہ روان دین و رہبران اہل اسلام ابوالحسن
بنان است اصل او واسطہ بود و اقامت بمصر کرد و ہم در مصر این جہان را
وداع کرد بتاریخ سیصد و شانزدہ مرد بزرگ بود و خوارق بسیار داشت قولہ
سئل بنان رحمه الله عن اجل احوال الصوفیة فقال الثقة
بالمضمون والقیام بالاوامر ومراعاة السر والتخلی من الکونین
از ابوالحسن پرسیدند رحمہ اللہ بہترین اعمال صوفیہ چیست گفت آنچہ خداوند
سبحانہ در علم ازلی خویش مضمون کردہ است یعنی آنچہ در ازل تقدیر کردہ بودن
آنرا چنانستے کہ ضمان شدلذتے و جلے ردے و قبولے ہجر و وصالے دل را
بداں ثقہ باشد قولہ والقیام بالاوامر آنچہ خداوند فرمودہ ران بحق آں باید
یعنی آنرا بجا آرد و بشرط آن سر برد باین صفت کہ ثقہ باللہ باشد قوام او با وامر امرے زیادتے باشد
صوفی را با این قوام با وامر بشرط سر بردن قولہ ومراعاة السر و آن سرے کہ بینہ وبین الرب تعالی
است نگاہ دارد یعنی افشاء آن نکند و دیگر ہرچہ سر فرماید بدان رود و دیگر اورا مکدر و مضطرب شدن ندہد تا
صفا و جلاے او بکار دارد و قولہ والتخلی من الکونین و ازین جہان و ازان جہان

دل و نفس خویش را خالی دارد یعنی تعلق بر ایشان نکند و رغبتے ازیں جہان و
ازان جہان بر نفس خویش روا ندارد مرد صوفی این جہان را دیدہ است
و بدیں مباشر و متعلق است تخلی کرد و آں جہان را کہ ندید جز آنکہ حکایتے شنید
و بران یقینے بست از وے چہ تخلی کند چنیں ہم می باشد صوفیان را احوال
قیامت و بہشت و لذائذ و نعیم او مشاہدہ میشود کار بجائے باشد حوران بیایند
باوے در افتند چنانچہ عورت طالب آں کار مرد فحل را خواہد کہ رغبتے شود دران
حالت آں طالب صادق را و عاشق جمال حضرت را التفاتے بدیشاں نشود
و اگر شود خط طعن بر رقم طلب او کشند و بنام او در دیوان این طائفہ تا ملے
رود عنایت از احوال و اعمال کردیم از انچہ احوال میان محققان آنچہ از تجلیات
و تقلبات تجلیات نقد وقت ایشان شود و ساختہ فسانۂ بصورتے و ہیئتے دگر تجلی شود
ما این را احوال نامیم قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول
سمعت حسین بن احمد الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا
علی الرودباری یقول القی بنان الجمال بین یدی السبع فجعل السبع یشمہ
ولا یضرہ فلما خرج قیل لہ ما الذی کان فی قلبک حیث شمک
السبع قال کنت اتفکر فی اختلاف العلماء فی سور السباع چنین
گویند طالمے بر بنان جمال رحمہ اللہ غضب کرد در حجرہ کہ انواع سباع بودند
اینجا انداخت تا بدرند و پرکالہ پرکالہ کنند دوم روز در آں حجرہ کشودند دیدند جمال
رحمہ اللہ بخدا مستغرق است و آں سباع بعضے بوے او میکردند گردان
بر اندام او داشتہ می بوئیدند ظالم ازان پشیمان شد شیخ را رحمہ اللہ ازان بیرون
آوردند کسے پرسید کہ در آن حالت کہ ایشان ترا می بوئیدند در دلت چہ می گذشت
گفت اختلاف علما کہ در سور سباع رفتہ است دراں اندیشہ میکردم چنیں

دانم جمال علیہ الرحمہ دراں حالت جمع الجمع بود و اگر در جمع بودے گفتے سبحانی کہ بودے کہ و من کجا تا مرا پرسید در ولایت چہ می گذشت دل کہ دل کجا من کہ و من کجا سالہا ست دل و خود را گم کردہ ام و من کیم

قولہ وسنہما ابو حمزۃ البغدادی البزازمات ابو حمزہ البغدادی
قبل الجنید کان من اقرانہ صحب السری والحسن المسوحی
وکان عالما بالقرأۃ فقیہا وکان من اولاد عیسی بن ابان
رحمہ اللہ و بعضے ازاں مردم کہ اعتماد اہل دین و ملت اسلام ابو حمزہ بغدادی
بزاز است رحمہ اللہ و از اقران جنید یعنی یار و ہمسر بود و موت او پیش از موت
جنید بود علیہ الرحمہ صحبت با سری و با حسن مسوحی داشت و علم قرأت دانستے
و فقیہ بود و از اولاد عیسی ابان بود قولہ یروی ان احمد بن حنبل رحمہ اللہ
یقول لہ فی المسائل ما تقول فیہا یا صوفی و احمد حنبل رحمہ اللہ در
مسائل فقہ او را پرسیدے کہ اے صوفی تو اینجا چہ میگوئی یعنی در مجتہدات و مستنبطات
مشورہ با او کردے قولہ وقیل کان یتکلم فی مجلسہ یوم جمعۃ فتغیر
علیہ الحال فسقط من کرسیہ ومات فی الجمعۃ الثانیۃ وچنیں
گویند در روز جمعہ در مجلس خویش سخن میگفت در اثنائے گفتن حال او متغیر
شد چنانچہ از منبر فرو افتاد و در روز جمعہ بخدا باز گشت قولہ وقیل مات
سنۃ تسع وثمانین ومائتین گفتہ اند تاریخ وفات او ہمیں است و نقل کردہ
بریں روایت موت او پیش از موت جنید علیہ الرحمہ نباشد زیرا کہ موت
جنید بر دو بیست افتاد بود قولہ قال ابو حمزۃ رحمہ اللہ من
علم طریق الحق سہل علیہ سلوکہ والدلیل علی الطریق الی
اللہ الاقتداء بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی احوالہ وافعالہ

و افعاله و اقواله ابوحمزه رحمه الله گفته است هر که راه حق را دانست سلوک آن بر وی آسان شود و نداند که ره نداند رفتن بر وی آسان نباشد و دیگر علم طریق چیست نمایند که ره نماید و بر طریقه که سلوک فرماید اینچنین کسی را سلوک کردن آسان باشد قوله ولا دلیل آن سخن بالا گفت هر که راه داند سلوک بر وی آسان شد آنرا بیان کرده ولا دلیل علی الطریق بر ره حق هیچ ره نمونی نیست و هیچ ره نمایی نیست مگر آنکه متابعت رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم کنند در احوال او و در افعال او و در اقوال او و اقوال او آنچه فرمود چنین کنید چنین نکنید آنچه او فرمود بران مباشر باشند و از آنچه باز داشت ممتنع باشند اقوال و اشارت بعزیمت هم بود و بر خصت هم بود طالب را اخذ بعزایم شود و اگر از ان فرو افتد بارے برخص و متابعت در افعال او و شب بیدار بودے و چندگان روز طی کردے و دائم شکم گرسنه داشتے و البته فقر نزدیک او ممدوح بود و غنا مذموم و بذل و ایثار سیرت و شیمت او بود و همبرین قیاس باقی افعال و اما متابعت احوال نیک مشکل حال امرے طاری من الله بر بنده نیاید متابعت او چون نشود اما ازین متابعت این مراد دارند احوال خود را بمیزان احوال نبی بسنجد هر چه برابر آید و مانند او باشد قبول کند و همان نوع را متابع باشد و هر چه خلاف آید از ان اعراض قوله قال ابوحمزة رحمه الله من رزق ثلثة اشياء فقد نجا من الافات بطن خال مع قلب قانع و فقر دائم مع زهد حاضر و صبر كامل مع ذكر دائم ابوحمزه گفته است رحمه الله هر که را سه چیز نصیبه شد او از آفات نفسانی خلاص یافت و مداخل شیطان را بر بست شکم خالی از برای طعام و از گرانی آن و دے قانع یعنی شکم خالی است و دل بدان خوش است و قانع است و فقری و نیستی باشد در ملک و مال و آن اضطراری نباشد باختیارے

وترکے نقد باشد و مبرے کامل باشد البتہ اضطرابی و اضطراری نباشد شب و روز با قرار باشد و با آن ذکرے دائمے باشد دوام ذکر عبارت ازدو چیز باشد شخصے بود کہ البتہ وقت او ضائع نرود و دریا وخدا باشد بہ تلاوتے و بذکرے و بصلوتے و تخلل جزما مور بشری ضروری نباشد و ذکر دائم عبارت از ذکر خفی ہم کنند و بدوام ہمان میسر است و دیگر مراقبہ خود دوام چنانچہ حق دوام است ہمیں بیش نیست زیرا چہ کسے را کہ حضور مراقبہ دست داد ذکر دوام بشرط وحقیقت بجز این نیست در ہر حالتے کہ ہست او میخواہد حضور نباشد و حضور اورا فرو گرفتہ است۔

ابوبکر محمد بن موسی الواسطی

قولہ ومنہم ابوبکر محمد بن موسی الواسطی رحمہ اللہ خراسانی الاصل من فرغانۃ صحب الجنید والنوری رحمہما اللہ عالم کبیر اقام بمرو ومات بہا بعد العشرین ثلثمائۃ و بعضے از متکلمان بحقایق و معارف و داعیان بحق وحقیقت بشرط متابعت حضرت رسالت ابوبکر محمد واسطی بودہ است رحمہ اللہ اصل او از خراسان بود و با جنید و نوری صحبت داشت بزرگے عالم بعلم لدنی بود اقامت بہ مرو کردہا نجا از عالم تفصیل بعالم اجمال شد بعد مضی سیصد بست سال قولہ قال الواسطی رحمہ اللہ الخوف والرجاء مانعان من سوء الادب واسطی رحمہ اللہ علیہ گفتہ است بیم از خدا و امید از خدا ہر دو مہارے اند کہ در دایۃ نفس کشیدہ اند مردم را از سوء ادب باز می دارند خوف از عظیمے باشد و از عقاب باشد حضور عظیم نگذارد و امیدوار ہم نتواند کہ سوء ادب کند زیرا چہ متکل از ان امیدنا امید شود و بریں عبارت خوف و رجا ہمیں باشد و لکن از خوفے است کہ از رجا خاستہ است گفتہ ام خوف آنست کہ با ہمہ طاعات و حسنات

ومبرات امید آن دارد کہ عبادت او را قبول فرماید قولہ وقال مطالعۃ الاعواض
علی الطاعات من نسیان الفضل یعنی طاعت و عبادت کند و نظر او بر عوض
باشد یعنی چنین کارے کنم و چنین ثوابے و درجہ یابم این نظر از معنی نسیان فضل
حق باشد و ہمش این رفت کہ طاعت و عمل اثر کند آنگہ درجہ یابند و اینچنیں
نیست کہ سبب طاعت در بہشت درجہ یابند بلکہ با وجود ہمہ طاعات و مبرات اگر
فضل کند درجہ بہشت دہد و قبول کند والا نہ قولہ قال الواسطی رحمہ اللہ
اذا اراد اللہ ھوان عبد القاہ الی ھولاء الاثنان والجیف
یرید بہ صحبۃ الاحداث واسطی گفتہ است رحمہ اللہ چوں خداوند
بندہ را خوار کند دل او را میل بسوے این گندگیہا و بسوے این مردار ہا دہد یعنی
بسوے امارد پریشان حال و پریشان صورت و زبان پریشان شیخ رحمہ اللہ عنہ
باحداث کرد و اگر حدثے صالحے طالبے باشد و مرشدے عارفے سوے او
میل کند سبب طالبے کہ او راست و استعدادے کہ خدای تعالی او را دادہ
است ازیں دائرہ خارج باشد جنید رحمہ اللہ کودک بود کہ مشائخ کبار بسوے
او میلے تمام و التزامے داشتند و بسیار مشائخ چنین اند یکے جنید رحمہ اللہ
گفتم و دیگراں ہمہ چنانچہ عثمان حیری و غیران پس ضرورت بیانے کہ ما کردیم درست
آید قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا
بکر محمد بن عبد العزیز المروزی رحمہ اللہ یقول سمعت
الواسطی رحمہ اللہ یقول جعلوا سوء آدابھم اخلاصا وشرہ
نفوسھم انبساطا ودناءۃ الھم جلادۃ فمنعوا عن الطریق وسلکوا
فیہ الضیق فلا حیوۃ تنمو فی شواھدھم ولا عبارۃ تزکو فی
محاضرتھم ان نطقوا فبالغضب وان خوطبوا فبالکبر قویت انفسھم

ینبی عن ضمائرھم وشرھھم فی المآکول یظھر مافی سویداء اسرارھم قاتلھم اللہ انی یؤفکون واسطی رحمہ اللہ گفتہ است مردان بے ادبیہا خود را اخلاص نمایند سخنے برآمدہ یا وہ گویند کہ ما مخلصانیم وسخن صدق میگوئیم وثمرہ نفس راکہ دران خوشی نفس است گویند این انبساط حضرتست وکم ہمتی راجلادت خوانند وناے ہمت دو صفت است میانہ در دل وجلادت در ظاہر بظاہر شوخی تا بر روے کسے برآمدہ می نماید واورا از دادن باز میدارد ظاہر جلادت می نماید نخواہم داد براے چہ دہم وبدان خیانت دل را می پوشد تا بلقاء بخلاے این وناء ت ہمت را جلادت نام کردند چنانچہ گوئیم ظاہر خیانت دارد نمی تواند بر روے کسے گفتن کہ ندہم ودل دلاورد او البتہ می خواہد کہ مد مد قولہ فعموا عن الطریق پس از رہ حق کور ماندند وسلوک در رہے تنگے کردند ندانستند در مضیق کار افتادند حیاتے در ایشان بر نیاید در مظاہر ایشان ایشان را آن مظہر نیست گوئی مظہرے مردہ ومردارے دارند وعبارتے ندارند اگر سخن گویند بغضب گویند برآمدہ گویند ندانند کہ از دہن چہ بیرون می آید واگر کسے ایشان را خطاب کند ایشان بصفت کبر باشند نمی گوئیم سخن تو چہ لایق ایں کہ با تو بگوئیم قولہ قوت انفسھم برآمدن نفس ایشان آنچہ درون دل ایشان ست ازان خبر میدہد وقصدے خوشے کہ در خورد نیہا دارند حکایت میکند آنچہ در نہانی دلہا ایشانست بر انداز ند ایشان را خداے تعالی نیست ونابود گرداند چون دروغ گویند وچہ دروغہا بر خود بر می بندند قولہ سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول سمعت بعض المراوزۃ انسانا صید لا بنیا یقول احتاز الواسطی رحمہ اللہ یوم الجمعۃ بباب حانوتی قاصدا الی الجامع فانقطع شسع نعلہ فقلت ایھا الشیخ اتاذن لی ان اصلح نعلک فقال اصلح فاصلحت شسعہ فقال اتدری لم انقطع شسع نعلی فقلت

حتی تقول فقال لا انّی ما اغسلت للجمعة فقلت یا سیدی همنا حمام تدخله فقال نعم فادخلته الحمام فاغتسل صید لانی رحمه الله میگوید واسطی رحمه الله بدر دکان میگذشت وقصد سوے مسجد جامع داشت بند نعل او جدا شد گفتم شیخ دستوری میدهید نعل ترا راست کنم گفت راست کن بند نعلین را راست کردم گفت میدانی بند نعل از وصل چرا جدا شد گفتم من نمیدانم تا آنکه تو گوئی آنگه بدانم گفت زیرا چه من براے جمعه غسل نکرده ایم گفتم اے سید آنجا حمامے است در می آئی درو گفت آرے اورا در حمام در آوردم او غسلے کرد مقصود ازین حکایت این بود که غسل را نسیان کرد تا بوقت چنان مشغول بود پرواے غسل نداشت یا خود چنانچه رسم بعضے متاخرین هست التفاتے بآثار سنن نکنند یا ازان بود یا عذرے بود یا دردے وے داشت که غسل مضر باشد او در ره می رفت بند از موصل جدا شد او را تنبیه کرد که بایست غسل کن نا غسل کرده می روی لابد سزاے آن تقصیر این بود بند نعل شکست اشارت بریں کرد که مرد سست قدمی در رعایت سنن قدمے ثابت نداری این قدر تقصیر بریں اسباب که گفتم این قوم معذور نیست اگر گوئی نسیان عذرست گویم حالت ایشان حالت تذکار است نسیان بر ایشان عذر نیست واگر گوئی مرض گفته و مرض عذر است راست میگوئی اما ایشان اهل عزیمت اند

ابو الحسن بن صایغ دینوری

قوله ومنهم ابو الحسن بن صایغ واسمه علی بن محمد بن سهل الدینوری رحمه الله اقام بمصر ومات بها وهو من کبار المشایخ و بعضے ازان درویشان نامور و مشائخ سرور متابع سنت احمد خیر البشر ابو الحسن صایغ است ونام او علی بود و دینوری بوده است ومقیم در مصر وبها نجا ظاهر خود را با باطن سپرده است از بزرگان مشائخ بود

قوله قال ابوعثمان مغربی رحمه الله ما رایت من المشایخ انور من ابی یعقوب النهرجوری رحمه الله ولا اکثر هیبة من ابی الحسن بن الصایغ مات سنة ثلثین وثلثمائة ابوعثمان مغربی رحمه الله گفته است یکے از مشائخ روشن تر از ابی یعقوب نهرجوری ندیدم چو انور بود انس با او بیشتر باشد وصورت جمال ظاهر تر و هیچ شیخے را در بسیاری هیبت از ابوالحسن صایغ ندیدم واز دار فنا بسرائے بقا ارتحال بتاریخ سصدوسی سال کرد قوله سئل ابن الصایغ عن الاستدلال بالشاهد علی الغائب فقال کیف یستدل بصفات من له مثل علی من لا مثل له ولا نظیر اورا پرسیدند چونه باشد که بذات حسی را بر الٰهیات دلیل سازند گفت چونه استدلال درست آید بصفات چیزے که اورا مثلے ونظیرے نه در کتاب اهل کلام دیده باشی وشنیده باشی بسیار اوصاف انسان را دلیل می آرند برائے اثبات صفات الٰهیه در بحث سمع وبصر وامثال این و ابن صایغ میگوید این استدلالے بهوا وخطاے است این مجعول ومخلوق ومتهی وزائل اورا مثلے ونظیرے نه چون استدلال صحیح آید زیرا چه مبنیها مبانیه است قوله وسئل عن صفة المرید فقال ما قال الله عز وجل وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ اورا از صفت مرید پرسیدند که مرید چونه کسے باشد گفت صفت مرید در کلام مجید اشارتے کرده است زمین را با آن فراخی که دارد بر ایشان تنگ نفوس این طائفه با آن فراخی که دارد بر ایشان تنگ شده باره در بند آنند البته نفس در مضیق باشد قوله وقال الاحوال کالبروق فاذا ثبتت فهو حدیث النفس وملازمة الموافقة للطبع وگفتار ابن صایغ است که احوال هم چو برق است یعنی آید

درود و باقی نماند و اگر باقی ماند آن حدیث نفس باشد یعنی حدیث نفس معتد بہ نیست و معتد علیہ نہ حال ہمان بود کہ آمد و رفت و آنکہ دوم بار شد و باقی ماند یا موافقت طبع است یا خیالات نفس اینجا کسے باشد از اقران شیخ این عرضہ دارد اگر سخن اینست کہ شیخ فرمود احوال ہمچو برق اند شیخ چہ می فرماید اگر توانی بروق شود آرے گفتہ اند کہ اعراض را بقا نیست اما تجدد امثال باشد و دیگر این سخن راست است ہر چہ رود باز نیاید اما امثال باشد میان فرد و ثم و ثم باشد کہ جز فاصلہ وہمی نبود و آنکہ شیخ فرمود فاذا ثبتت فھو حدیث النفس یعنی چنانچہ حدیث نفس متوالی است ساعت فساعت می آید و بغیر اختیار نیاید و این موافق طبع است زیرا چہ متوالی میشود طبع بداں خو گیرد و موافق او باشد اگر حال موافق طبع شود حال تو متوالی شود مقام تو برگردد

ابو اسحق ابراہیم الرقی

قولہ ومنھم ابو اسحاق ابراھیم بن داود الرقی من کبار مشائخ الشام وکان من اقران الجنید وابن الجلاء وقد عمر وعاش الی سنۃ ست وعشرین وثلثمائۃ و بعضے ازاں رہ روان صراط مستقیم و رہنمایان ملت خاتم النبیین ابو اسحق رقی است رحمہ اللہ از بزرگان مشائخ شام بود و از ہمسران جنید و ابن جلار بود رحمہم اللہ و عمر بسیار یافتہ بود اگر حساب کنند تاریخ را از دیک پنجاہ سال بعد جنید رحمہ اللہ زیادہ است تا سیصد و بست و شش سال از تاریخ ہجرت زیادہ است **قولہ وقال ابراھیم الرقی رحمہ اللہ المعرفۃ اثبات الحق خارجا عن کل موھوم** معرفت اینست کہ حق را اثبات کنی بریں صفت کہ ورائے ہر موہومے است یعنی یا آنکہ وہم سیر دارد ہیچ چیزے از وہم بیشتر و تیز سیر ندارد و آں وہم موہومے بیند و اللہ تعالیٰ ورائے موہوم است بحق الحق اثبات شد کہ ہو تعالیٰ وراء

کل وراء قولہ وقال القدرۃ ظاھرۃ والاعین مفتوحۃ ولکن انوار البصائر فقد ضعفت وابراہیم رقی رحمہ اللہ گفتہ است حق بقدرت خویش ظاہر و پیدا بست وچشمہا ہستند کشادہ کسی نشست چشم سر و چشم دل اما نور البصا ضعیف گشتہ است بدیں صفت کہ اگر گویند شاید کورے باشد چشمہا کشادہ دارد و گمان رود مگر می بیند ضَعُفَتْ گفتہ است اشارۃ برین کردہ است این ضعیف را قوی تواں کرد قولہ وقال اضعف الخلق من ضعف عن ردّ شھوانۃ واقوی الخلق من قوی علی ردّھا وگفتہ است ضعیف ترین مردمان آنست کہ قادر بر دفع شہوت خویش نتواند شد آرزوے نفس را نمی تواند مغلوب کند و قوی تر او کہ بخلاف این ضعیف باشد قولہ وقال علامۃ محبۃ اللہ ایثار طاعتہ ومتابعۃ نبیہ علیہ السلام گفتہ است نشان محبت خدا آنست یعنی اگر کسے را گمان برند کہ او محبت با خدا دارد نشان باشد کہ او فرمان خدا بجا آرد و بجہے کہ متابعت پیغمبر باشد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ۔

قولہ ومنھم ممشاد الدینوری من کبار مشائخھم مات ممشاد الدینوری سنۃ تسع وتسعین ومائتین و بعضے از اہل صفت کہ با صفا و نور اند و داعیان تہذیب اخلاق و اتباع رسول اللہ اند ممشاد دینوری است از بزرگان مشائخ صوفیان بودہ است و نقل او بردویست و نود و نہ است

قولہ قال ممشاد رحمہ اللہ ادب المرید فی التزام حرمات المشائخ وخدمت الاخوان والخروج عن الاسباب وحفظ آداب الشرع علی نفسہ کار مرید و راہ او حرمت داشت پیران ست حرمت پیران بودن بحضرت ایشان با ادب و مقدم داشتن ایشان در نشست و خاست و

در داد و ستد و در اکل و شرب و اطاعت و انقیاد ایشان هرچه ایشان فرمایند
آنرا بدل و جان گیرند و باید که ترک اعتراض باشد **قوله** در خدمة الاخوان و
خدمتهم کار از خویش هر طالبی مر طالبی دیگر را معاونت در احتیاج بشری و معاونت
در امور دینی یاری نماز گذارد و البته خواهد بی جماعت نگذارد تو او را معاونت
کنی برای جماعت را و همبری قیاس مذهب مرید انست **قوله** و الخروج عن
اسباب و از اسباب ظاهر بیرون شود بیرون شدن و صفت است یکی
آنکه بسبب متعلق هست اما سبب را در میان نمی بیند اعتبار و حقیقت خروج باشد
و دیگر صورت کسب در میان نباشد مرد بزاز جامه فروشی گذارد حفظ مایه و سرمایه
نکند و شاید مراد شیخ رحمه الله همین باشد زیرا چه آنچه اول گفتیم وظیفه پیران است
و این سخن در مریدان می رود و مشکل سخنی است یکی بسبب متعلق می باشد و
سبب را در میان نمی بیند دقیقه و لطیفه است میان محققان دانند **قوله** و
حفظ آداب الشرع و آداب شرع را بر نفس خویش لازم دارد زیرا چه این سر همه کارها
است **قوله** و قال ممشاد رحمه الله ما دخلت قط علی احد من
شیوخی الا و انا خال من جمیع مال انتظر برکات ما یرد علی من
رویته و کلامه فان من دخل علی شیخ بلحظه انقطع عن برکات
رویته و مجالسته و ممشاد رحمه الله فرموده است بر هیچ پیران خویش
در نیامدم مگر آنکه در آن حال هرچه مرا بود از ان خالی بودم از ملک و مال خویش
بودم این برای آن میکردم که انتظار می داشتم امید وار آن بودم که آنچه بمن فرو
می آید از دیدن او و کلام او برکت آن گیرم زیرا که هر که بر پیری بهوای و بحظ خویش
در آید و آنچه بدو نسبت کنند برکتی از دیدار و کلام و مجالست او بود آن برکت
منقطع گردد این عالم آلهیت است دوی را مساغ نیست یا حظ خود باشد یا بر

حق باشد قولہ ومنہم خیر النساج رحمہ اللہ صحب ابا خیر النساج
حمزۃ البغدادی ولقی السری رحمہ اللہ وکان من اقران النوری
رحمہ اللہ الا انہ عمر طویلا وعاش کما قیل مایۃ وعشرین
سنۃ وتاب فی مجلس الشبلی والخواص رحمہ اللہ وکان استاد
الجماعۃ وقیل کان اسمہ محمد بن اسماعیل من سامرہ جماعۃ
وانما سمی خیر النساج لانہ خرج الی الحج فاخذ رجل علی باب
الکوفۃ وقال انت عبدی واسمک خیر وکان اسود فلم یخالفہ
فاستعملہ الرجل فی نسج الخز فکان یقول یا خیر فیقول لبیک
ثم قال لہ الرجل بعد سنین غلطت لا انت عبدی ولا اسمک
خیر فمضی وقال لا غیر اسما سمانی بہ رجل مسلم بعضے ازان
قاعدان مجلس حق وقاعدان موحد صدق ومتحققان مقتدا وامامت خیر نساج
است وصحبت با ابو حمزہ بغدادی داشت وباسری ہم ملاقات بود واز یاران
نوری بود رحمہ اللہ ولیکن عمرے دراز یافتہ بود ہمچنین گویند صد وبست سال
زیستہ است ودر مجلس شبلی رحمہ اللہ وخواص رحمہ اللہ توبہ کردہ است دو جا توبہ کردہ است دو جا توبہ
کردن چہ معنی دارد مگر ہر دو یکجا بودند یا یکجا توبہ کرد وبردوم ہمان توبہ را تجدید کرد واستاذ
جمع مستر شدان ومریدان بود یعنی بسیار کس را تلمذ علم طریقت کردہ است وگویند
نام محمد بود واز چہ او را خیر گفتند از انجا کہ او طرف حج روان شد از آنجا باز می گشت
یا می رفت بر در کوفہ ایستادہ بود وبعضے گویند بر سر آبے نشستہ بود وضو میکرد
مردے آمد گرفت وگفت تو بندۂ گفت آرے بندہ ام گفت بندۂ منی
گفت ازان تو باشی کو گفت ترا خیر نام است گفت چہ بد خیر باش کو سیہ
چردہ بود وکوتہ بالا بود صورت غلامان داشت پس او را گرفت در خانہ برد و

در عمل نساجی داشت شعر بانی آموخت دوازده سال در خانهٔ او بود زهی معاملت
با همه که اوست خوارق و کرامات راست کرده غلام شده زیست تا آنکه آن مرد از
کرده پشیمان شد گفت ظلم کردم بر تو و گفت نه تو بندهٔ منی و نه نام تو خیر است بعد به شیخ
را گذاشت و عذرے خواست و استغفارے کرد شیخ گفت چه بد کردی مرا
خیر نام کردی و هنرے آموختی و در بغداد آمد و خود را بتمیمیه خیر شهره کرد و گفت نگردانم
اسمے را که مرا مردے مسلمے از غیب نام کرده است قوله وقال الخوف سوط
الله یقوم به النفس قد تعوّدت سوء الادب خوف تازیانهٔ خداست
که بدان می ترساند نفوسے را که بر بے ادبی عادت گرفته است یعنی منهی باشد
و تو منهی او را مباشر شوی و بدانی که او حاضر است مرا می بیند این را سوء ادب
می نامند و لیکن فاحش ترین معاصی است قوله سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن
السلمی رحمه الله یقول سمعت ابا الحسن القزوینی یقول سمعت ابا الحسن المالکی رحمه الله یقول
سالت من حضر موت خیر النساج عن امره فقال لما حضرت صلوة المغرب
غشی علیه ثم فتح عینیه واومی الی ناحیة البیت وقال قف
عافاک الله فانما انت عبد مامور وانا عبد مامور وما امرت به لا یفوتک وما امرت
به یفوتنی ودعا بماء فتوضاء للصلوة وصلی ثم تمدد وغمض عینیه
وتشهد ومات فرای فی المنام وقیل له ما فعل الله بک
قال لا تسالنی عن هذا ولکنی استرحت عن دنیاکم الوضرة
مالکی رحمه الله گفته است کسے در وقت موت خیر نساج رحمه الله حاضر بود او را
پرسیدم خبرده ازان کارے که دران وقت گذشت او گفت بیهوش
گشت و چشم به بست وقت نماز شام در آمد چشم گشود سوے گوشهٔ از گوشهاے
خانه دید گفت بالیت خدا ترا بهاره بر عافیت دارد آنچه ترا فرموده اند از تو فوت

نخواهد شد و آنچه مرا فرموده اند از من فوت می شود باز نخواهم یافت آب
طلبید وضو کرد و نماز گذارد و پادرازکرد و غلطید چشم بست و کلمهٔ شهادت گفت و از دل
جان را بدوست سپرد و در خواب دیدند و با او گفتند خدا با تو چه کرد گفت ازین میرسید
که سرے است و خاصلے است از خصوصیات آلهی ولکن این قدر شد که ازین
دنیا پر زور و ضار خلاص یافتم۔

ابوحمزه خراسانی

قوله ومنهم ابوحمزة الخراسانی نیشاپوری من محلة ملقاباد
من اقران الجنید والخراز وابی تراب النخشبی رحمه الله وکان ورعا زاهدا
وبکے از سران متکلمان در حقایق و دقایق معرفت ابوحمزه خراسانی است واز
محلت مخصوص بود ملقاباد واز همسران جنید وخراز ونخشبی بود رحمهم الله ومتورع
بود و ورعے با فراط داشت و ادیب بود قوم صوفیه را ادب آموختے و در
بیداری و دیانت بسیارے شهرت بود قوله وقال ابوحمزة رحمه الله
من استشعر ذکر الموت حبب الیه کل باق وبغض الیه کل
فان وهر که مرگ را بحق دانستن دانست هر چه صفت فنا دارد یا فنائے محققی
یا فنائے امکانی یا فنائے که نبود شد پس آن باقی ماند متبغض او باشد وآنکه او را
صفت بقا است بهیچ وجهے فنا در پیرامون او نگردد او محبوب او شود این
مقال حکما وعقلا است قوله وقال العارف یدافع عیشه یوما
بیوم ویأخذ عیشه یومه لیومه صفت عارف اینست که بنقد وقت
مشغول باشد عیش خویش را بروزے مدافعت کند امروز با مروز گذارد فردا
بفردا گذارد و روزے بروزے وقتے کسے گفته بود بیت

دی رفت گذشت باز ناید فردا آید وگر نه آید شاید
امروز بنقد وقت خوش باش فردا آید هر آنچه آید آید

قولہ وقال لہ رجل اوصنی فقال ھیئ زادک للسفر الذی بین یدیک
مردے از و وصیت طلبید گفت ساختہ شو برائے سفرے کہ البتہ آں پیش آمدنی است

قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا الطیب
العکی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا الحسن المصری رحمہ اللہ یقول
سمعت ابا حمزۃ الخراسانی رحمہ اللہ یقول کنت قد بقیت محرما
فی عباء أسافر فی کل سنۃ الف فرسخ تطلع علی الشمس وتغرب کلما
حللت احرمت توفی سنۃ تسعین ومائتین سالہا محرم ماندہ ام در
یک گلیمے ہر سالے ہزار فرسخ مسافرت کردمے آفتاب برآمدے وفروشدے
من این کار میکردم ازیں عالم فانی بتاریخ دویست ونود سال بعالم باقی رفت

ابو بکر دلف بن جحدر الشبلی

قولہ ومنھم ابو بکر دلف بن جحدر الشبلی رحمہ اللہ بغداد
المولد والمنشا واصلہ من اسروشنہ صحب الجنید ومن فی عصرہ
کان شیخ وقتہ حالا وطرفا وعلما مالکی المذھب عاش سبعا وثمانین
سنۃ ومات سنۃ اربع وثلثین وثلثمائۃ وقبرہ ببغداد وبعضے ازاں
دیوانگان حضرت و مبتلایان جمال صمدیت ابو بکر شبلی بود رحمہ اللہ کنیت او ابو بکر
ونام پدر او جحدر از مستر شدان جنید رحمہ اللہ بود ومصاحب مشائخ بود کہ در عہد
جنید بودند در بغداد زاد واندریں جا جہاں را خاکی کردہ است ویگانہ وقت
خود بود حالے کہ او داشت وطرفے کہ او داشت وعلمے کہ او داشت نادر وقت
بود مذہب مالک رحمہ اللہ داشت ہشتاد ہفت سال زیستہ است واز
عالم شہود بعالم غیب رفت سیصد وسی وچہار سال بود ومدفن او ہم در بغداد است
ہمانجا برآمد وہمانجا دفن کردند قولہ ولما تاب الشبلی رحمہ اللہ فی مجلس
خیر النساج رحمہ اللہ الی دماوند وقال کنت والی بلدکم فاجعلونی

فی حل وکانت مجاهداته فی بدایته فوق الحد وشبلی رحمه الله توبه
کرد پیش خیر نساج رحمه الله و در رباط آمد و گفت من والی شهر شما بودم هر چه کردم
مرا بحلی کنید و مجاهده بائے که شبلی علیه الرحمة در بدایت کرد نه اندازه بود قوله
سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمه الله یقول بلغنی انه الکحل بکذا
وکذا من الملح یعتاد السهر ولا یاخذه النوم ولو لم یکن من
تعظیمه للشرع الا ما حکاه بکران الدینوری رحمه الله فی آخر عمره
لکان کثیرا وشبلی رحمه الله چنین گویند نمک بجائے سرمه در کشیدے تا خواب
از چشم رود و اغنیا و بر بیداری شود قوله ولو لم یکن تعظیمه اگر فرض کنیم که او را
در رعایت و محافظت شرع والعیاذ بالله تقصیرے بودے مگر آن دینوری روائتے
که وقت نقل او کرد همان بسیار باشد دلیل کند که هیچ دقیقهٔ شرع او فروگذشت نکرده
است و آن حکایت آن ست آخر وقت او را غشی آورده خوے در پیشانی دوید
چنانچه در وقت انزاق روح میشود زبان بسته است قوت سخن ندارد اشارت
بتوضے کرد خادم وضو تمام کناند و تخلیل لحیه نکرد در آنجاں حالت قوتے
در و نمانده غشی شده و نزدیک انزاق شده دست او گرفت تخلیل لحیه کرد
قوله سمعت الشیخ اباعبدالرحمن السلمی رحمه الله یقول سمعت
ابا العباس البغدادی رحمه الله یقول کان الشبلی رحمه الله
یقول فی ایامه ؎

وکم من موضع لومت فیه لکنت به نکالا فی العشیر ۰

شبلی رحمه الله میگفت در آخر ایام خویش چند جا باشد که در آن موضع میرم
هر آینه بر قرابتان و نزدیکان خویش بلاے باشم و عذابے بر ایشان گردم یا از
جفاے ایشان می نالد که بمرگ من هم راضی نه اند یا حکایت از لطف و شفقت ایشان

اما اول لایق تر است یعنی آنچنان گرانم و آنچنان ذمیم و لئیم هر جا که میرم بر عشیره و قرابتان خویش گران باشم قوله وکان الشبلی رحمه الله اذا دخل شهر رمضان اول من جد فی الطاعات ویقول هذا شهر عظمه ربی فانی اولی ان اعظمه سمعت الاستاذ ابا علی رحمه الله یحکی ذلک چون رمضان درآمدی شبلی رحمه الله بجد در طاعت مشغول شدی و گفتی این شهری است که خدا او را حرمت داشته است پس مرا اولی باشد که من او را حرمت دارم

ابو محمد عبد الله بن محمد المرتعش

قوله ومنهم ابو محمد عبد الله بن محمد المرتعش رحمه الله نیشابوری من محلة الحیرة وقیل من ملقابادصحب اباحفص وابا عثمان رحمه الله ولقی الجنید رحمه الله وکان کبیر الشان وکان یقیم فی مسجد شونیزیه مات ببغداد سنة ثمان وعشرین وثلثمائه بعضی ازان که ره دین را بسر برند و طالبانرا بمقصد و مقام رسانیدند عبد الله مرتعش است رحمه الله نیشاپوری است از محله حیره و گفته اند از محلت ملقا با صحبت ابو حفص و ابو عثمان حیری داشت و جنید را رحمه الله ملاقات کرده بود و در کار تصوف بزرگ بوده است از بزرگان و مقیم در مسجد شونیزیه بودی و در بغداد ازین جهان اعراض کرده و اقبال بحضرت آورده از تاریخ هجرت سیصد و بیست و شش سال گذشته بود قوله قال المرتعش رحمه الله الارادة حبس النفس عن مرادها والاقبال علی اوامر الله تعالی والرضا بموارد القضا علیه مرتعش رحمه الله فرموده است ارادت حق آن عمل فرماید که نفس را باز دارند از خواست او و اقبال بدانچه خدا تعالی فرموده است و هر چه از قضا بر مرید افتد دل مرید را بدان رضا باشد چه او مرید است نظر او در موارد قضا نیست هر چه ازان سو آید او طالب

همان یک چیز است پس بضرورت او را بقضا رضا باشد و دیگر محب از محبوب هرچه یابد تنعم وقت او باشد و اگر دشنام و اکرام **قوله** وقیل له ان فلانا یمشی علی الماء فقال عبدی من مکنه الله من مخالفة هواه فهو اعظم من المشی فی الهواء مرتعش را رحمه الله گفتند فلانه بر آب می رود گفت اگر خداوند سبحانه او را قوت آن دهد و بدان موفق گرداند که خلاف هوای خود کند بهتر ازان باشد که بر آب رود اینجا سخنی هست آنکه بر آب می رود نه آنکه نخست قادر بر شکست هوای خود است تا آنکه عین روح روحانی گشت پس آنکه قادر بر مشی آب شده است مگر همین میگوید او موفق بکسر هوا شد تا متمکن بر مشی آب گشت پس تمکن بر کسر هوا بالاتر آمد از تمکن رفتن بر آب و دیگر اقتدارے که بر مشی بر آب نکردے و در کسر هوائے نفس او شدے این بهتر بودے نه آنکه بر آب رفت تا آنکه مردمان دانستند

قوله ومنهم ابو علی احمد بن محمد الرّوذباری رحمه الله البغدادی اقام بمصر ومات بها سنة اثنین وعشرین وثلثمائة صحب الجنید والنوری وابن الجلاء والطبقة الطرف المشائخ واعلمهم بالطریقة وبعضے ازان که قدمے ثابت و معاملتے بر حسب اتباع سنت داشتند ابو علی احمد رودباری است رحمه الله بغدادی بود نسبت ببغداد داشت مقیم بمصر بود و بهمانجا صورت مراجعت نموده است صحبت با جنید و با نوری و با ابن جلاء و طبقهٔ مشائخ دیگر داشت بسیار نظافت و مبالغت در تنزّه داشت و از مشائخ زمانهٔ خویش بعلم طریقت عالم تر بود **قوله** سمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمه الله یقول سمعت ابوالقاسم الدمشقی رحمه الله یقول سئل ابو علی الرّوذباری رحمه الله عمّن یسمع الملاهی ویقول هی لی حلال لانی قد وصلت درجة

لا یوثر فی اختلاف الاحوال فقال نعم قد وصل ولکن الی شقوة

ابوعلی رودباری رحمہ اللہ را پرسیدند از شخصے کہ او ملاہی را می شنود و می گوید کہ ایں خاصہ مرا حلال است زیرا چہ من بدرجۂ رسیدہ ام کہ اختلاف احوال طاعت وعصیان وردو قبول ابتدا و انتہا بر من اثر نمیکند یعنی ہمہ مرا برابر است رودباری رحمہ اللہ گفت آرے رسیدہ ولیکن بعمل بدبختی ابوعلی رحمہ اللہ درست فرمود ہر کہ باستوائے حالات رسیدہ اگر بما لایعنی فی الشرع مباشر شد آنگہ چہ شد بعمل بدبختی رسید اگر چنین بودے بہ بے التفات بودن و ہر چہ خوش آید کردن مزیدے در تجلی و قربت بودے من کہ محمد حسینی ام عالی تر و مبتلاتر بدینہا من بودم قولہ وسئل عن التصوف فقال ھذا مذھب کلہ جد فلا تخلطوہ بشئ من الھزل رودباری را رحمہ اللہ از تصوف پرسیدند گفت ایں رسے است ہمہ جد است او را مخلط بہزل مکنید یعنی کل تصوف کل جد است مکنید کارے جز کارے کہ دراں مزید دین باشد و موجب تصفیہ باشد و آنچہ محبان و عاشقان کنند و اگر از ایشان ہزلے زاید ہماں باشد کہ ھزلھم جد وجدھم جد قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت منصور بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول سمعت ابا علی الرودباری رحمہ اللہ یقول من الاغترار ان تشیٔ فیحسن الیک فتترک الانابة والتوبة توھما انک تسامح فی الھفوات وتری ان ذلک من بسط الحق لک رودباری علیہ الرحمۃ فرمودہ است از غرور نفس است و از نظر خود بینی است و وہم بریں کہ من چیزے شدہ ام یا چیزے ہستم کہ سوء ادبی از تو زاید و خداوند سبحانہ ترا بدان نگیرد بر تو احسان کند و تو ترک انابت کنی عذرے نخواہی استغفارے و توبہ نکنی کفارتے در میان

من علامة الاغترار

نہی و خود منہ جز منکسر نگردی بنا بر توہمے کہ در نفس تو باشد کہ خداوند سبحانہ ترا در سوء ادب تو مسامحت میکند و تو اعتقاد کنی کہ این احسان و مسامحت بسطے است از حق سبحانہ با من میکند اگر محب و محبوب نیکے باشند محب را حفظ ادب و صیانت سوء ادب واجبی بود و اگر نہ مغروری بود اشارتے بجالتے عزیزے میکند متحققان دانند **قولہ** وقال کان استاذی فی التصوف الجنید رحمہ اللہ و فی الفقہ ابو العباس بن شریح رحمہ اللہ و فی الادب ثعلب و فی الحدیث ابراھیم الحربی رحمہ اللہ ابو علی رحمہ اللہ علیہ فرمودہ است در تصوف استاد من جنید است و در فقہ ابو العباس و در ادب و در حدیث امام ابراہیم حربی رحمہ اللہ

قولہ ومنھم ابو محمد عبد اللہ بن المنازل شیخ الملامتیہ ابو محمد عبد اللہ بن منازل

واز حدود قتہ صحب حمدون القصار و کان عالما کتب الحدیث الکثیر مات بنیشابور سنۃ تسع وعشرین او ثلثین وثلثمائۃ و بعضے ازان دیان مخلص و دینداران صادق ابو محمد عبد اللہ منازل است پیر ملامتیان بود یگانہ وقت بودہ است مصاحب حمدون بود و ہر آئینہ حمدون قصار مذہب ملامتہ باختیار خویش کردہ است برائے ملامت را ہر کسے چیزی گفتہ اند اخلاص و صدق نفس را از دل خبر نباشد و دل را از روح خبر نباشد و روح را از سر ہمہ دانستیم اما نزدیک من اینست در اختیار لذتے و صورت از عیون اغیار راحتے دارد و ذوق ان نشناسد کہ در اظہار ہرگز پیرامون آن لذت نتوان گشت ہر قصہ کہ فاش شد تو بدان کہ لاشش شد و عالم بود بدین و آثار نبی علیہ السلام و حدیث را کتابت کردہ است و جمع آوردہ است و از اقران و اخوان و از اقارب و عشایر بتاریخ سیصد و نہ و ہشت نہ یاسی از تاریخ ہجرت فرقت و ہجران اختیار کرد و در نیشابور **قولہ** سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت عبد اللہ المعلم رحمہ اللہ

یقول سمعت اباعبد الله بن منازل رحمه الله یقول لم یضیع احد فریضة من الفرایض الا ابتلاه الله تعالی بتضییع السنن ولم یبتل احد بتضییع السنن الا یوشك ان یبتلی بالبدع ہیچ یکے فریضہ را ضائع و اہمال نکرد مگر آنکہ مبتلا شد بتضییع سنن و ہیچ یکے تضییع سنن نکرد مگر آنکہ مبتلا شد ببدعت قضیہ منعکس میشود ایں بایستے گفت ہر کہ مباشر بدعتے شود او مبتلا بہ تضییع سنن گردد و ہر کہ تضییع سنن کند مبتلا بہ تضییع فریضہ شود ایں متحقق است ہر کہ مبتلا بہ تضییع فریضہ شد بے شبہ او ترک سنن کرد ہم مباشر بفعلے بقطع آمد البتہ آنرا باید کرد و رسول آنرا ترا فرمود و خود کرد این سخن را گر بدین معنی میگوییم درست می آید کہ ہیچ یکے فریضہ را ضایع نکردہ است مگر آنکہ او نخست مباشر ببدعتے شدہ است

قوله سمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمه الله یقول سمعت اباحمد بن عیسی رحمه الله یقول سمعت عبد الله بن منازل رحمه الله یقول افضل اوقاتك وقت تسلم فیه من هواجس نفسك و وقت یسلم الناس فیه من سوء ظنك فاضل ترین و بہترین وقتہا تو انیست وقتے کہ تو از ہواجس نفس خویش سالم مانی و ہواجس خطرات ردیہ را گویند ہواجس این سخن را دو احتمال است یکے آنکہ ترا ہاجسہ باشد و تو اتباع ہاجسہ نکنی دوم سالم مانی از ہاجسہ یعنی ہاجسہ نفسانی ترا نباشد و سخن متحقق و صوفیانہ ہمین است و سخن متعلمانہ آن ست کہ اول گفتم و وقتے دگر آنکہ ترا صفا و جلا باشد و چنان بوقت خویش مشغول باشی کہ ہیچ کسے بر تو سوء ظن نبرد و با تو در چون و چرا و در سخن نباشد گمانے مسلم بر تو نیست و ہواجس خطرات مخصوص است کہ آں البتہ ردیہ باشد اما وساوس عام تر است شیطانی باشد ملکی باشد رحمانی باشد مرد دانشمند مجتہد در اجتہاد خویش رد نظیرے بے نظیرے میکند این ہم

وساوس است شنیدۂ الذکر باللسان لقلقة والذکر بالقلب وسوسة

قولہ ومنهم ابو علی محمد بن عبد الوهاب الثقفی رحمه الله امام الوقت صحب اباحفص وحمدون القصار وبه ظهر التصوف بنیشابور مات سنة ثمان وعشرین وثلثمائة وبعضے ازان کہ قول وفعل ایشان حجت باشد ومذہب معتقد او مذہب مرتضی ومصطفی بود صلی اللہ علیہ وعلی آلہ ابو محمد ثقفی است رحمۃ اللہ علیہ در وقت خویش پیشوائے اہل دین بود وصحبت با ابی حفص وحمدون قصار داشت ودر نیشاپور کہ تصوف ظاہر گشت بدو گشت تاریخ سیصد وبست سال ازیں جہاں خرامیدہ است ورحمت باری تعالی قرار گرفتہ قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمه الله یقول سمعت منصور بن عبد الله رحمه الله یقول سمعت ابا علی الثقفی رحمه الله یقول لو ان رجلا جمع العلوم کلها وصحب طوائف الناس لا یبلغ مبلغ الرجال الا بالریاضة من شیخ او امام او مودب ناصح ومن لم یاخذ ادبه من استاذ ینبه عیوب اعماله ورعونات نفسه لا یجوز الاقتداء به فی تصحیح المعاملات ابو علی ثقفی رحمہ اللہ گفتہ است اگر مردے ہمہ علوم را عالم شود وطوائف صوفیان را از ہر جنسے صحبت کردہ باشد باز با وعادات اہل طلب مرتبۂ مردان حق نرسد مگر بانواع ریاضت کہ بارشاد شیخے وبتعلیم امامے یا بتادیب مودبے ناصح شدہ است وہر کہ ادب نگیرد از استادے وشیخے کہ او را از عیوب نفس او تنبیہ کند واو را از ان باز دارد در تصحیح معاملات اقتدا بدو کردن روا نباشد کار او خود مغشوش است ودیگرے را چون تہذیب خواہد کرد اینجا سخنے ہست چہ ارشاد تہذیب اخلاق وطلب اخلاق ووجدان حقایق ومعارف جز بارشاد شیخ نیست ایں شیخ را

ابو علی محمد بن عبد الوہاب

خواہ امام یا مودب یا استاد و ان قولہ وقال ابو علی رحمہ اللہ یاتی علی ھذہ الامۃ زمان لا تطیب المعیشۃ فیہ لمومن الا بعد استنا ذہ الی منافق و ابو علی ثقفی رحمہ اللہ گفتہ است برامت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمانہ بیاید کہ معیشت کسے خوش نباشد مگر بتکیہ وجہ بمنافقے کند یعنی کسے کہ باشد کہ حق دینداری بجا نیارد برائے وسعت عیش را بتدبیرے و ترتیبے مشغول باشد ہر کہ آن کار کند کہ او کرد او را معیشت خوش باشد این نوع مشاہدہ شدہ است اگر درین زمانہ ما بر قومے کہ ایشان بعینہ و منہ نسبت دارند مراحمت و مدارات کنند جذب منفعتے از ایشاں و طیب معیشت شود نعوذ باللہ من شر زماننا قولہ وقال اف من اشغال الدنیا اذا اقبلت واف من خسرانھا اذا ادبرت والعاقل من لا یرکن الی شی اذا اقبل کان شغل واذا ادبر کان حسرۃ زجر بادابعض اشغال دنیا را اگر کسے را پیش آید و زجر بادا مر خطرات طلب دنیا را وقتے کہ رو گرداند اگر آید اف مر او را و اگر باز گردد و خطرہ او باقی ماند آن باز گشت او اف مر او را و عاقل کسے است کہ میل نکند بسوے چیزے کہ چوں پیش آید شرے پیش آمدہ باشد البتہ ببدی کشد و چیزے از و منتظر نبود و چون برود در دل آن مرد حسرت باقی ماند ہمانچہ گفتم خطرہ آں باقی ماند۔

ابوالخیر الاقطع

قولہ ومنھم ابو الخیر الاقطع مغربی الاصل سکن تینات ولہ کرامات کثیرۃ وفراسۃ حادۃ کان کبیر الشان مات سنۃ نیف واربعین وثلثمائۃ و بعضے از انکہ از دنیا بکلی بریدہ اند و اتصال بآخرت کردہ اند ابو الخیر اقطع است رحمہ اللہ کہ اصل او از مغرب است و ساکن تینات بود و مر او را کرامات و خوارق بسیار بود و فراستے تیز ے داشت البتہ آنچنان بود

اورا بتامل حاجت نبود بظاہر ہر کہ نظر کردے بباطن او آنچنان رہ بردے کہ البتہ خطا نباشد کرامت و فراست یک قبیل اند الا کرامت عبارت از خوارق بسیار باشد و فراست مخصوص است از ظاہر بباطن استدلال کند و در کار تصوف بزرگ کسے بود بتاریخ سیصد و چہل چند سال اتفاق نظارہ آن جہان کردہ است **قولہ** قال ابو الخیر ما بلغ احد الی حالۃ شریفۃ الا بملازمۃ الموافقۃ و معانقۃ الادب و اداء الفرایض و صحبت الصالحین و ابو الخیر رحمہ اللہ فرمودہ است ہیچ کے بحالتے لطیفہ کہ مقصود قوم است نرسیدہ است مگر آنکہ ملازمت موافقت صلحا کردہ است و صلاح دین از ایشان گرفتہ و ادب را چنان با خود التزام گرفتہ تا آنکہ ہیچ کے مر کسے را کنا مگیر و اداے فرائض بشرائط و ارکانہا و مواجبہا و [illegible] شرط آنکہ نظر او بر صلاح ایشان باشد آنچہ ایشان کنند [illegible]

قولہ ومنہم ابوبکر محمد بن علی الکتانی رحمہ اللہ بغدادی الاصل صحب الجنید و الخراز و النوری و ابن الجلاء و الطبقۃ اظرف المشائخ و اعلمہم بالطریقۃ و جاور بمکۃ الی ان مات سنۃ اثنین و عشرین و ثلثمائۃ و یکے از ان کاملان ملامتیان و واصلان و موصلان ابوبکر محمد کتانی است رحمہ اللہ اصل او از بغداد بود و مصاحبت با جنید و با خراز و نوری و ابن جلاء داشت رحمہ اللہ و جماعت کہ مشائخ طبقات بودند با ایشان ہم صحبت داشت از مشائخ زمانۂ خویش ظریف تر و نیکوسیرت تر بود و با آنکہ بمسلک قوم بود و مجاور مکہ بود تا آنکہ بتاریخ سیصد و بست و دو [illegible] وجہیت او فی اختیار کرد **قولہ** سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمہ اللہ یقول نظر الکتانی

رحمه الله الی رجل ابیض الراس واللحیة یسال الناس فقال هذا رجل اضاع حق الله تعالی فی صغره فضیعه الله فی کبره
ابو بکر کتانی رحمہ اللہ شخصے را دید موے سر وریش او سپید شدہ بود از مردماں گدائی میکرد گفت ایں مرد کسلے ست کہ در اول عمر خود انچہ حق خداے باشد بجا نیاورد ضایع کرد خداوند سبحانہ در آخر عمر او را ضایع کرد فروگذاشت صورت ذل وہوان وقت او داشت قوله وقال الکتانی رحمه الله الشهوة زمام الشیطان من اخذ بزمانه کان عبده کتانی رحمہ اللہ گفتہ است مشتہی نفس مہار شیطان است کہ در دہن انسان نہادہ است ہر کرا شیطان اخذ زمام او شد ایں شخص ماخوذ بندۂ شیطان باشد ہر جاکہ خوش آید آنجا برد۔

ابو یعقوب اسحق بن محمد النہرجوری

قوله ومنهم ابو یعقوب اسحق بن محمد النهرجوری رحمه الله صحب عمرو المکی وابا یعقوب السوسی والجنید وغیرهم رحمة الله علیهم ومات بمکة مجاورا سنة ثلثین وثلاثمائة
وبعضے ازاں روندگان راہ دین ومتعمدان ملت اسلام ابو یعقوب نہرجوری است رحمہ اللہ مصاحب ابو عثمان عمرو مکی وابو یعقوب سوسی وجنید وغیرایشان رحمۃ اللہ علیہم بود وبتاریخ سیصد وسی سال دلش ازیں جہان ظلمت گرفتہ شد ورہ نور وصفا گرفت ودر مکہ مجاور بود قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله یقول سمعت ابا الحسن احمد بن علی رحمه الله یقول سمعت النهرجوری یقول الدنیا بحر والاخرة ساحل والمرکب التقوی والناس سفر نہرجوری رحمہ اللہ گفتہ است دنیا بدریائے ماند وآخرت کنارۂ ایں دریا یعنی این تمام شود باخرت رسند ومرکب

تقوی باید و سلامتی درین سفر بدین مرکب است و اگر نه گذشت همه راست
و رسیدن بآخرت همه راست و لیکن مرکبی که او را سلامت رساند آن تقوی
است تعیین بخرازان اختیار کرد البته در و مهالک و مخاوف بسیار است قوله
سمعت محمد بن الحسین رحمه الله یقول سمعت ابابکر الرازی
رحمه الله یقول سمعت النهرجوری یقول رایت رجلا فی
الطواف یفرد عین یقول اعوذ بک منک فقلت ما هذا
الدعاء فقال نظرت یوما الی شخص فاستحسنته فاذا لطمة
وقعت علی بصری فسالت عینی فسمعت لطمة بنظرة فلو زدت
لزدناک و ابو یعقوب رحمه الله گفت در طواف کعبه دیدم مردی را که می گفت
اعوذ بک منک پرسیدمش چیست این دعا گفت شخصی را روزی
دیدم و حسن و جمال او را استحسان کردم دستی از غیب بر چشم من زد چشم من بر سخت
و کور شدم آوازی شنودم یک طپانچه بیک دیدن بود اگر زیادت کنی ما هم زیادت کنیم
اینجا چند سخن پرسند اعوذ بک منک درین محل گفتن چه مناسب باشد
اعوذ بک منک ورد عالی ماثور دریں مقام مذکور است تعوذ از فعل بفعل کرد
گفت اعوذ بعفوک من عقابک و ازیں ترقی کرد تعوذ از صفت بصفت
کرد گفت اعوذ برضاک من سخطک و ازیں ترقی کرد تعوذ از ذات
بذات کرد گفت اعوذ بک منک این تعوذ دران فعل گفتن چه نسبت
دارد و محتمل قایل ازان مردم است که ترقی او از فعل و از صفت شده بذات
رسیده هر آئینه اعوذ بک منک گوید این سخن گفتم اما تمام حکایت ازیں
سخن آبی ست زیرا چه لطمه بلحظ برین سخن نسبتی ندارد و کذلک لو زدت
زدناک اما تحقیق سخن ایں باشد که تعوذ از فعلی بفعلی و از صفتی بصفتی

بحقیقت تعوذ هم از وست عفو و عقاب سخت و رضا هم از ذات اوست چو هم از وست همال گفت که اصل و منبع است چنانکه بادشاهی را گوئی از تو با بد ترسید و ترس از عظمت و هیبت او اخص خواص را باشد اما عوام را از صفت و فعل ایشان گویند از سلطان بترسید **قوله** و سمعت محمد بن الحسین رحمه الله یقول سمعت احمد بن علی یقول سمعت النهرجوری رحمه الله یقول افضل الاحوال ما قارن العلم بهترین احوال صوفیه آنست که با علم ظاهر قرین باشد و دیگر افضل احوال صوفیه آن باشد که آن را در بیان علم توان آورد و دیگر افضل و اعز احوال آنست که مقارن علم با الله باشد مثلاً رسول الله صلی الله علیه وسلم فرموده است رایت ربی لیلة المعراج فی احسن صورة رونده را این حال و این روزگار پیش آید مقارن علم با الله باشد او یعلم بالله دانسته است که حقیقت معنی رایت ربی چه معنی است و ازین چه مفهوم است این علم و این مفهوم از خدای تعالی گرفته باشد.

ابوالحسن علی بن احمد المزین

قوله و منهم ابوالحسن علی بن احمد المزین رحمه الله من اهل بغداد من اصحاب سهل بن عبد الله و الجنید و الطبقة رحمهم الله مات بمکة مجاورا سنة ثمان و عشرین و ثلثمائة و کان ورعا کبیرا و بعضے از استادان ماهر و مصلحات ملت احمدی ابوالحسن علی مزین رحمه الله از یاران سهل بن عبد الله تستری و جنید و طبقه مشایخ دیگر بود رحمه الله و تاریخ میصد و بست و هشت سال از حج و سلم این جهان دانسته با صحاب احوال و مقامات بخدا رسیده دریں حال که مجاور مکه بود و ستوری بزرگ بود یعنی هر چه از احوال مقامات او را روی نمودے انچه مشتبه و تبت با شتباه داشت ازان ورع کردے آزاوزنے نهادے **قوله** سمعت الشیخ اما عبد الرحمن

السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت المزین یقول الذنب بعد الذنب عقوبۃ الذنب الاول والحسنۃ بعد الحسنۃ ثواب الحسنۃ الاولی اگر یکے راز لتے زاید عقوبت زلت اولی باشد گفتہ اذا الذنب یجر الی الذنب والطاعۃ تجر الی الطاعۃ گنہ کرد عقوبت آں گنہ چہ باشد کہ دلش سیہ شد تا آنکہ بار دگر مباشر آں شدہ وحسنہ کہ بعد حسنہ باشد حسنہ ثابتہ ثواب حسنہ اولی باشد ثواب حسنہ صفا و نور آید کہ اول کرد صفاے و نورے داشت موجب آن حسنہ در وجود آمد این حسنہ بعد آن در وجود آید ثواب حسنہ اولی باشد حسنات حسنات وہبات بانفسہا بہشت و دوزخ باشند ہر کہ بحسنہ امروز موافق است او بہشتے نقدے دارد و اگر کسے والعیاذ باللہ بچیزے دیگر مبتلا است او دوزخے نقدے دارد این نقد موصل بدان وعدہ ہست **قولہ** وسئل المزین رحمہ اللہ عن التوحید فقال ان تعلم ان اوصافہ بائنۃ لاوصاف خلقہ بائنہم بصفاتہ قال ما بائنوہ بصفاتہم حدثا مزین را رحمۃ اللہ از توحید پرسیدند گفت قدم را بقدم سپار و حادث را بحدوث حدوث مبائن قدم است و این حدوث ہم از ان قدم حاصل کلام است کہ گفتم اما ترا جملہ اینست توحید اینست کہ تو بدانی اوصاف او از اوصاف خلق جدا است یا نسبتے ندارد سمعے داری و بصرے داری و فعلے داری او سمع دارد نہ چنین سمعے کہ تو بگوش می شنوی او بصرے دارد نہ چنین بصرے کہ تو داری بیغولہ و حدقہ می بینی و فعلے داری کہ فعل تو بدان بمفعول مباشر و فعل او از ان منزہ **قولہ** وقال من استغنی باللہ تعالی احوج اللہ الخلق الیہ مزین رحمہ اللہ گفتہ است ہر کہ بخدا غنی شد خلق را محتاج بسوے او کرد یعنی استغنی باللہ عبارت از یکے شدن بندہ با خدا است چوا و با خدا

یکے شد خلق محتاج خدا اند ہر آئینہ محتاج او باشند۔

ابو علی بن کاتب

قولہ ومنہم ابو علی بن کاتب رحمہ اللہ واسمہ الحسین بن احمد صحب اباعلی الرودباری وابابکر المصری وغیرہما رحمہم اللہ کان کبیرا فی حالہ مات سنۃ نیف واربعین ثلثمائۃ

یکے ازان بازندگان جان وجہان بموجب دریافت رضائے رحمن ابو علی کاتب است رحمہ اللہ ونام او حسین بود بارودباری وبا ابوبکر مصری رحمۃ اللہ علیہم وبادیگران جز این دو صحبت داشت درحال خویش بزرگ روزگارے داشت ودر تاریخ سیصد وچہل وچند اشتیاق حضرت غلبہ کرد قلب وقالب وروح را بتمام خویش بدو سپرد قولہ قال ابن الکاتب اذا سکن خوف القلب لم ینطق اللسان الا بما یعنیہ چوں خوف وردل قرار گیرد زبان گویا نباشد مگر چیزے راکہ معنی ومراد مردم باشد کلامے از جنس حکمت باشد وانچہ مراد ومقصود قوم است قولہ وقال ابن الکاتب رحمہ اللہ المعتزلۃ تنزہوا اللہ من حیث العقل فاخطؤا والصوفیۃ نزہوہ من حیث العلم فاصابوا حسین کاتب رحمہ اللہ می گوید معتزلہ کہ تنزیہ خدا بفہم عقل کردند وصوفیہ تنزیہ او بحسب علم کردند صوفیہ را علمے من اللہ بود آنرا کہ علم من لدنی گویند وعلمے کہ از مصطفٰے وصحابہ وسلف صالح رضوان اللہ علیہم بدیشان رسیدہ بود بدان تنزیہ کردند ہر آئینہ معتزلہ در تنزیہ باری خطا کردند قوم صوفیہ وعلماے دین را مجرہ ومشبہ نامیدند وصوفیہ چو علم از خدا گرفتند واز مصطفٰے وصحابہ رضی اللہ عنہم بصواب رسیدند وسخنے درستے آنچہ بودے بایستے آں گفتند نقل مخلوقے از مخلوقات باری است اورا بخلق رہ بردن چنانچہ باید درست نیاید صوفیاں علماے دیندار اگر بتحقیق واگر بتقلید ہماں گفتند کہ مصطفٰے وصحابہ رضوان اللہ

علیہم گفتند و اگر تقلید و اگر بعیان ہمانچہ بایستے ہمانرا اثبات کردند۔

قولہ ومنہم مظفر القرمیسینی رحمہ اللہ من مشایخ الجبل مظفر قرمیسینی صحب عبد اللہ الخراز وغیرہ رحمہ اللہ وکیے ازاں متخلقان باخلاق اللہ ومتصفان بصفت رب تعالیٰ مظفر قرمیسینی است رحمہ اللہ از صوفیان جبل است جبل کوہے است کہ انجا مسکن صوفیان بود چنانچہ گیلان وغیرہ ازیں مصاحب عبد اللہ خراز وجزاں از صوفیان دیگر بود قولہ وقال مظفر القرمیسینی رحمہ اللہ الصوم علی ثلثۃ اوجہ صوم الروح بقصر الامل وصوم العقل بخلاف الھوی وصوم النفس بالامساک عن الطعام والشراب والمحارم قرمیسینی رحمہ اللہ فرمود صوم بر سہ نوع است یکے صوم روح است کہ امید بود و ماندن بود درین جہان از و منقطع شود این را بدین معنی صوم نامید کہ از حیوات خود را بتیقن خود امساک کردگوئی روح خود را از حیات باز داشت دیگر صوم عقلست کہ خود را از ہواے نفس باز دارد عقل این تقاضا نکند کہ بچیزے مباشر شود کہ فانی بود و ہر چیزے کہ از معانی معانی باز دارد بدان مشغول شود وصوم نفس عبارت از امساک باشد از طعام و شراب و ہر محرمے کہ غذاے او باشد قولہ وقال احسن الارفاق ارفاق النسوان علی ای وجہ کان وبہترین رفقہا کہ مردان کنند و نرمے و لطفے کہ از ایشان باشد از ارفاق نسوان بود بچند وجہ یکے انکہ ایشان بطبیعت قومی مخلوق باختیاج اند و دیگر ضعف طبیعت ایشان مجبول است و دیگر نظر ایشان جز بر مردم نیست کہ از و چیزے رفقے برسد وطائفہ حرام خوارانند ہر چہ کنی کنی اصطحاب شکرانہ آں بجا نیارند بلکہ متصف بصفت کفران گردند و دیگر التزام و اصطحاب با تو دارند و ہر کہ با تو اصطحاب و التزام دارد ضرورہ است کہ با وے رفقے کنند و دیگر در بسیار امور اعانت مردان کنند

دراں محلے کسے کہ مدخل نباشد اگرچہ پدر و مادر و پسر و دیگر توسیع بر عیال مستحب
است و دیگر مرتضی رضی اللہ عنہ فرمودہ است یکدرمے کہ در حق یار خود خرچ
کنی بہ ازاں کہ دہ درم در راہ خدا خرچ کنی و یار ہمواست کہ ملازم و مصاحب باشد
این ارفاق نسوان اضافت مصدر بود بسوئے مفعول واگر کسے برعکس گوید آں
مقال مخالف قول صوفیان باشد ایشاں گفتند صوفی در رفق نسوان نباشد
قولہ وقال الجوع اذا ساعدتہ القناعۃ یکون مزرعۃ الفکرۃ وینبوع
الحکمۃ وحیوۃ الفطنۃ ومصباح القلب وگفت چوں با گرسنگی قناعت
یار باشد آن گرسنگی محل زراعت فکر باشد یعنی فکر آنجا زراعت شود و میوہ
وغلہ از و بروید معانی و موارد و مصادر برآید و چشمۂ حکمت باشد یعنی حکمت از وے
برون آید چنانچہ آب از چشمہ چیست قول صواب با علم و عمل و حکمت دانستن
ارتباط ملک و ملکوت و جبروت با علم لاہوت قولہ وحیوۃ مرد دانا کیش بدان
باشد و بران روح قوت گیرد و دل صاف پذیرد و عقل صاف و تیز بین شود و
دور اندیش گردد قولہ ومصباح القلب و چراغ دل بود ہر چہ دل بشکم
خالی و عقل صافی و نفس پاک بیند درست بیند خطا برو نیفتد قولہ وقال
افضل اعمال العبد حفظ اوقاتہ وھو ان لا تقصر فی امر
ولا تجاوز فیہ عن حدہ و بہترین کارہائے بندگان خدا حفظ اوقات ایشاں
است یعنی ایشاں وقت را نگاہ دارند کارے بحسب وقت کنند یکے
حفظ وقت این باشد و ردے و نمازے کہ ہر وقتے معین دارند ہمت بران دارد
کہ وقت ہم بر آن کار بگذرد و دیگر نگاہ داشت وقت کند وقت چہ تقاضا کرد
ہمیں رود اگر وقت قبض است انتظار و انتجار و انحصار و اگر بسط است طلب
و دعا بشرط ادب و اگر وقت وجد ان است برحسب آں پوئی و اگر وقت استتار

است بموجب آن بودنی ہم برین قیاس است انواع چہ گویم ہر چہ وقت تقاضا کند ہمان کند چنانچہ گفتہ اند الصوفی ابن الوقت وقتے دو بیتے گفتہ بودم

بیت

بے درد مباد ہیچ فردے نامرد مباد ہیچ مردے
بے ورد مباد ہیچ وقتے بے وقت مباد ہیچ وردے

ایں دو بیت جامع ہر دو کلام ست قولہ وقال من لم یاخذ الادب عن حکیم لم یتادب بہ مرید ہر کہ ادب از حکیمے نیاموخت مسترشد از وادب نگیرد۔

ابوبکر عبداللہ بن طاہر الابہری

قولہ ومنہم ابوبکر عبداللہ بن طاہر الابہری رحمہ اللہ من اقران الشبلی رحمہ اللہ من مشایخ الجبل عالم ورع صحب یوسف بن الحسین وغیرہ مات بقرب الثلثین وثلثمائۃ وبعضے ازان رسیدگان بمراد ات خود و واجدان مطالب دل ابوبکر عبداللہ ابہری است رحمہ اللہ از یاران شبلی بود رحمہ اللہ و از کبار جبل عالم بعلم صوفیہ بود و متورع بود و معنی تورع بالا گفتہ ام باز چہ گردانم و با یوسف حسین رحمہ اللہ کہ از اجلہ مشایخ است صحبت داشت رہ طریقت از و آموخت و با مشایخ دیگر غیر او تباریخ سیصد و بست چند سال اختیار مشاہدہ رب خلیل جبار بتمام خود کرد خواست چنانچہ دل و روح بجمال او محفوظ نفس ہم ازان تصبر تمام گیرد قولہ سمعت الشیخ اباعبدالرحمن السلمی یقول سمعت منصور بن عبداللہ رحمہ اللہ یقول سمعت ابابکر طاہر یقول من حکم الفقیر ان لا یکون لہ رغبۃ فان کان ولا بد فلا تجاوز رغبتہ کفایۃ بعضے از امور درویش طالب و عارف محقق است کہ اورا

رغبتے برہوائے نباشد واگر فرض کنیم کہ اورا رغبتے شود باید کہ از حد شرع متجاوز نبود
واین فرمودہ است رغبت او کفایت اورا متجاوز نبود یعنی انچہ لابدی اوست
بے آن اورا بودن ممکن نیست ہم بدان کفایت کند مثلاً اگر رغبت بطعام کرد باید
کہ از قدر قوام بنیہ بیشتر نرود واگر بزوجی وازدواجی محتاج گردد باید ہماں قدر کہ اورا
آں میسر وممکن است حرصے وطلبے دیگر نکند قولہ وبھذا الاسناد قال اذا
احببت اخاً فی اللہ فاقلل مخالطتہ فی الدنیا چوں یکے را برای خدا دوست
گیری پس اختلاط در دنیا باو کم کن کثرت مخالطت خوف آن دارد کہ بین الشخصین
چیزے زاید کہ در حسب تقصیرے رود ونقصانے شود مخالطت بقدر ضرورت
باشد در جزوی وکلی اگر انبساط شود ہم آن باشد از بسیار انبساط یکے از دیگرے
گرفتہ گردد بقاے محبت بشرطہا نشود

ابوالحسین بن بنان

قولہ ومنھم ابوالحسین ابن بنان رحمہ اللہ ینتمی الی ابی سعید
الخراز رحمہ اللہ من کبار مشائخ مصر وے کسے کہ از خودی خود بیرون آمدہ
وہواے خویش را وداع کردہ بحق اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایستادہ
ابوالخیر بنان است رحمہ اللہ نسبت بابی سعید خراز کردے رحمہ اللہ یعنی علم قوم
وسلوک طریقہ از وگرفتہ است ویکے از بزرگان مشائخ مصر بودہ است قولہ
وقال ابن بنان رحمہ اللہ کل صوفی کان ھم الرزق قائماً فی
قلبہ فلزوم العمل اقرب لہ ابن بنان رحمہ اللہ علیہ گفتہ است
در دل ہر صوفی کہ قصد رزق ثابت باشد یعنی البتہ ہم رزق در دل او می باشد اورا
متعلق بکسب شدن بہتر باشد قولہ وعلامۃ سکون القلب الی اللہ
ان یکون بما فی ید اللہ واثق منہ بما فی یدیہ وعلامت آنکہ کسے را
قرار دل بمضمون رزق شدہ است اینست آں چیز را کہ او مالک است

و پیش او حاضر است و آنچه عهد الله است ثقه بدانچه عند الله است بیشتر باشد از آنکه بدست اوست **قوله** وقال اجتنبوا فاتحة الاخلاق کما تجتنبون المحارم گفت بپرهیزید از خلق دنی چنانچه می پرهیزید از شئی محرم از خلق دنی مقدمه مباشرت حرام باشد از موجب وقایه احتراز کنید تا ببلاء مباشرهٔ ممنوعی و محرمی نیفتید

ابو اسحق ابراهیم بن شیبان قرمیسینی

قوله ومنهم ابو اسحق ابراهیم بن شیبان القرمیسینی رحمه الله شیخی وقته صحب اباعبد الله المغربی والخواص وغیرهما رحمهم الله ویکی از ساکنان قریهٔ غیرت و همنشینان حضرت غرت ابو اسحق ابراهیم قرمیسینی رحمه الله در وقت خویش شیخ بود و صحبت با عبد الله مغربی و خواص داشت **قوله** سمعت محمد بن الحسین یقول سمعت ابا یزید المروزی الفقیه یقول سمعت ابراهیم بن شیبان رحمه الله یقول من اراد ان یتعطل و یتبطل فلیلزم الرخص قرمیسینی رحمه الله گفته است هر که میان صوفیان خواهد که عطلتی و بطالتی پیش سازد گو عمل بر رخصت کند و عمل بر رخصت کردن نزدیک ایشان از قدم ارادت بسر آمدن است چو از قدم ارادت پیش آید پس آید کارش پیشتر نشود **قوله** وبهذا الاسناد قال علم الفناء والبقاء یدور علی اخلاص الوحدانیة وصحت العبودیة وماکان غیر هذا فهو المغالیط والزندقة علم فنا و بقاء دائر بر اخلاص وحدانیت وصحت عبودیت است و هر چه جز این باشد از مغالیط و زندقه بود فنا و بقا بعد ثبوت اخلاص وحدانیت وصحت عبودیت بود فنا و بقا نبود و مرد ازین هر فانی شود نمیگویم اخلاص نماند بجای او یا آید نمیگویم وحدانیت برود و بجای او مشرک شود نمیگویم که صحت عبودیت برود و تزلزل و خلل در عبادت شود بلکه با این همه فانی شود باقی بخدا گردد بعد ثبوت بقا بالله اخلاص و وحدانیت

وصحت عبودیت بواجی بجا شود این فنا و بقا باشد و فنا و بقا دیگر باشد
بدین هر سه وایں هر سه از میان بصفت فنا و بقا بالله با این همه اگر شیخ این معنی
که ما گفتیم میگوید خود کلام بصحت و سداد باشد آنکه شیخ رحمه الله مغالیط و زندقه
نام نهاد بر آن صفت که کسے گوید که من مرد فانی ام چو فانی ام هر چه کنم کنم من نمی
کنم باقی بخدام او میکند بحسب آن هر چه هوا و هوس او باشد مباشر آن شود این
زندقه باشد فانی که او با خود نمانده است و او را از وے برده اند باز او را بدو
نمی دهند کار او وراے این سخن است فنا و بقا حالتے ست که صفت
تجرد دارد و حالتے است که صفت ثبوت بقا دارد اینجا بیان روے آشکارے
دارد از خود رفته هست بیت

زباده چون کف ساقی تهی نمی گردد کجا دماغ لطیفم ز مستی آید باز

قوله وقال ابراهیم رحمه الله السفلة من یعصی الله
عز وجل وهمیں قول ابوحفص حداد است رحمه الله سفله کسے را گویند
که او خدا را عاصی شود سفله مرد فرو افتاده را گویند آنکه از طاعت خدا معصیت
افتاد نه آنکه از علو بسفل شد او را سفله خواندن لایق حالش باشد سفله او را
گویند که کار دنی کند و ازیں بدتر چه دنائت باشد که عصیان خدا ورزد۔

ابوبکر الحسین بن علی بن یزدان یار

قوله ومنهم ابوبکر الحسین بن علی بن یزدانیار رحمه الله
من ارمینیة له طریقة یختص بها فی التصوف وکان عالما و
قال ینکر علی بعض العراقیین فی اطلاقات والفاظ لهم وبعضے
از مهتمان در کار دین و مقتدایان و طالبان حقیقت ابوبکر حسین است رحمه الله
رسے خاصه داشت در تصوف که مشایخ وقت او را کمتر بود و او عالم بود بعلم طریقت
واشکار کرد وے عراقیان را در اطلاقات الفاظ ایشان که از ایشان بیرون

افتادہ سخنے گویند درین کار دو گمان است یا آن مفہوم شیخ بودیا این گفتار اطلاقات روا نداشتے **قولہ** قال ابن یزدان یار رحمہ اللہ ایاک ان تطمع فی الانس باللہ وانت تحب الانس بالناس ابن یزدان یار رحمۃ اللہ علیہ گفتہ است احتراز کن ازیں طمع کہ ترا انسے باللہ شود و تو دوست داری انس بامردمان اکنون ازیں احتراز و ازین تحذیر این مراد است کہ ممکن نبود میان این دو انس جمع کنی انس بالناس نگیر دیگر کسے کہ اورا وحشت بخدا باشد و انس بخدا نشود مگر کسے کہ اورا وحشت از مردمان باشد انس باللہ چیست بعضے گویند بطاعۃ اللہ تعالیٰ و بعضے گویند بصفات اللہ و بعضے گویند بذات اللہ تعالیٰ انس بذات اللہ تعالیٰ چہ معنی دارد کہ تو با او یکے گردی و تفرقہ برتو محال باشد انس باللہ تعالیٰ بحقیقت ہمیں بود انس بطاعۃ اللہ تعالیٰ تفرقہ و تفرقہ است و انس بصفات اللہ تعالیٰ عبارت از جمع است و انس بذات اللہ تعالیٰ عبارت از جمع الجمع است گر ہر یکے را گویم سخن زیادت شود مارا غرض ترجمہ است این سخن زیادتی است کہ نویسانیدم **قولہ** وایاک ان تطمع فی حب اللہ وانت تحب الفضول و بحذر باش ازیں کہ طمع کنی در دوستی خدا و تو فضول ہوارا دوست داری فضول بسیار است اگر آن می نویسیم سخن فضول می شود اینجا سخنے ہست موانست باللہ حب فی اللہ نشود و نبود و در کلام می ہذا لقدمے و تاخرے باشد ہرگز باشد یکے فضول را دوست دارد او را انس باللہ شود و ہرگز باشد کہ کسی را انس باللہ شد او را طمع فضول باشد در قدیمی افتاد نو یعلم المشتغلون بذکری ما فاتھم عن انسی لیضجوا قلبلا ولیبکوا کثیرا و لو یعلم المشتغلون بانسی ما فاتھم عن قربی لیبکوا دما و لو یعلم المشتغلون بقربی ما فاتھم عنی لتقطعت اوداجھم

قولہ وایاک ان تطمع فی المنزلۃ عند اللہ وانت تحب المنزلۃ عند الناس وحذر کن ازین طمع کہ ترا غرّے و منزلتے عند اللہ شود و تو دوست میداری منزلت میان مردمان شیخ از اعلیٰ بادنی می آید ہرد و طریقہ بیانست از اعلیٰ بادنی آیند و از ادنی باعلیٰ روند۔

ابوسعید ابن الاعرابی

قولہ ومنهم ابو سعید ابن الاعرابی رحمه الله واسمه احمد بن زیاد البصری جاور المسجد الحرام ومات بها سنة احدی واربعین وثلثمائة صحب الجنید وعمرو بن عثمان المکی والنوری وغیرهم رحمة الله علیهم بعضے از مشائخ ماضی کہ در حال واستقبال مردم در صیغۂ امر و نہی اتباع ایشان کردہ اند و ایشان در کل امور و شیون خویش متابع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بودند ابو سعید احمد بصری است رحمہ اللہ مجاور مسجد حرام بود و ہم در مسجد حرام بتاریخ سیصد و چہل و یک سال از عالم فانی و زائل بجہان باقی ارتحال کرد صحبت با جنید و با عمرو بن عثمان مکی و با ابوالحسن نوری و جز ایشان داشت رحمہ اللہ قولہ قال ابن الاعرابی رحمه الله اخسر الخاسرین من ابدی للناس صالح اعماله بارز ربه بقبیح من هو اقرب الیه من حبل الورید زیان زدہ تر از مردمانے کہ زیان خوردہ اند اوست کہ برائے مردمان اعمال نیک را پیدا کند و مبارزہ و مکابرہ کند بعمل قبیح با کسے کہ بہ رگ گردن او از و نزدیک تر است عجیب شوخے مکابرے است او کہ ایمان برین دارد و ہر کہ میگوئم خدا می بیند و ہر چہ می گویم خدا می شنود و با این ہمہ عملے کند کہ او بدان راضی نباشد فرمان او ہم بران تو و آن ظالم ہم بے شرم است ہم مکابر است از خلق پنہان دارد بدین کہ ایشان گویند این کار میکند کہ خدا نفرمودہ است و

ہمو کہ فرمودہ است بحضور او کند۔

ابو عمرو محمد بن ابراہیم الزجاجی نیشاپوری

قولہ رحمہ منہما ابو عمرو محمد بن ابراھیم الزجاجی النیشاپوری رحمہ اللہ جاور بمکۃ سنین کثیرۃ ومات بھا صحب الجنید و ابا عثمان والنوری والخواص ورآہ ومات سنۃ ثمان واربعین وثلثمائۃ و بعضے ازان اولیاء اصفیا کہ متابع محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بودند ابو عمرو محمد زجاجی است رحمہ اللہ سالہائے بسیار مجاور مکہ بود و کار او ہمانجا تمام شدہ است جنید و ابو عثمان و نوری و ابراہیم خواص و رویم را مصاحب بود بتاریخ سیصد و چہل و ہشت سال رسول خدا را اجابت نمودہ است قولہ سمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت جدی اباعمرو بن نجید رحمہ اللہ یقول سئل ابو عمرو الزجاجی رحمہ اللہ مالک تتغیر عند التکبیرۃ الاولی فی الفرائض فقال انی افتتح بخلاف الصدق فمن یقول اللہ اکبر وفی قبلہ شیء اکبر منہ او قد کبر شیئا سواہ علی مرور الاوقات فقد کذب نفسہ علی لسانہ پرسیدند چہ موجب است کہ تغیرے در تکبیر اولی در تو ظاہر می شود گفت زیرا چہ افتتاح در فریضہ می کنم دران خود را بصورت صدق نمی یابم قولہ فمن یقول اللہ اکبر خلاف صدق را بیان کرد ہر کہ اللہ اکبر میگوید و دیگرے در دلش آید از و اکبر است یعنی با این ہمہ کہ تو بلا فی و ترا معتقد باشد کہ جز او اکبرے نیست و بحضرت دیگرے باطاعتے و انقیادے پیدا شود کہ بحضرت آں اکبر نبود نہ آنکہ آں اکبر دانستی یا مثل او دیگران را اکبر کردی از انچہ در حضرت او میکردی ہماں کردی نہ آنکہ این عمل او آنچنان باشد کہ دل با زبان خلاف نمودہ است دروغ کردہ است قولہ علی مرور الاوقات ای فی وقت من الاوقات

اینجا این مشکل می شود که تعیین فرایض چیست اگر نماز سنت اگر فریضه است اگر سنت است اگر واجب است واگر مستحب است هم تعبد خدا است تعیین فریضه چه باشد و اگر این گویند که فریضه است از صلوات دیگر ادای او هم راست باید که بصفت اتم و اکمل ادا شود نیکو سخنی است اما این سخنی دیگر است آن سخنی که من گفتم آن باقی است قوله وقال من تکلم عن حال لم یصل الیها کان کلامه فتنة لمن یسمعه ودعوی یتولد فی قلبه وحرمه الله الوصول الی تلک الحال هر که این سخن از حالی گفت که ذایق آن نیست و بدان نرسیده است سخن او فتنه باشد و زیان کار باشد مردی را که استماع آن کلام کرده است وسخن او دعوی باشد که در دل او می زاید و خداوند سبحانه و تعالی آن متکلم را محروم گرداند از آن حالی که بغیر ذوق و وجدان آن گفته باشد هر آئینه هم آید و وجدان مطلوب را دعوی کرد و از حاصل آن نشان داد پس او خود را بربست و بران راضی شد پس سزای او همین باشد که از آن محروم ماند این جای باشد تکلم او بصفتی باشد که گوئی از ذوق و وجدان خویش میگوید و اگر طریقه حکایتی از بزرگی می کند و میگوید چنین حالی او واقع است از این دایره بیرون باشد و دیگر اگر شارق ان حال است اگرچه ذایق آن نشده است تکلم بدان روا باشد قوله جاور بمکة سنین کثیرة لم یتطهر فی الحرم کان یخرج الی الحل یتطهر احتراما للحرم بسیار سال مجاور بود در حرم هیچ وقتی تطهر نکرد یعنی آنجا حاجتی نشد که تطهر آنجا کند اگر حاجت شدی از آنجا بیرون آمدی تطهر کردی باز آمدی حرمت حرم در دلش بیشتر ازان بود که در دل مردمان باشد بشری ضروری است اما او با خود این گرفته بود که در آن موضع این بشری ظاهر نشود بلکه وقتی در آن نخفته است

قوله ومنهم ابو محمد جعفر بن محمد بن

ابو محمد جعفر بن محمد بن نصیر البغدادی

نصیر الخلدی البغدادی رحمہ اللہ بغدادی المنشاء والمولد صحب الجنید وانتمی الیہ وصحب النوری ورویما وسمنون والطبقة مات ببغداد سنة ثمان واربعین وثلثمائة و بعضے ازان مستقیمان در مقام عبودیت ومجاوران ملت احمدیہ ابو محمد جعفر خلدی است رحمہ اللہ ہم در بغداد زاد و ہمانجا برآمد مصاحب جنید بود و نسبت ہم باجنید داشت از مشرکین و ملتمذان او بود و منتمی باجنید بود رحمہ اللہ وصحبت با نوری و رویم وسمنون وطبقہ مشائخ داشت و در بغداد از وجود وہمی وخیالی بتاریخ سیصد وچہل وہشت سال بوجود حقیقی پیوست قولہ قال جعفر لا یجد العبد لذة المعاملة مع لذة النفس لان اھل الحقایق قطعوا العلائق التی تقطعھم الحق قبل ان تقطعھم العلایق جعفر رحمہ اللہ گفتہ است بندہ لذت معاملت حق نیابد با شہوت نفس معاملہ حق از جملہ بیرون باشد پس بینہما تباین و تضاد باشد زیرا چہ اہل حقایق علایقے کہ عوایق حقایق است آن را قطع کردہ اند بعد آن بحقایق رسیدہ اند قولہ سمعت محمد بن الحسن رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن عبد اللہ بن شاذان رحمہ اللہ یقول سمعت جعفر رحمہ اللہ یقول انما بین العبد وبین الوجد ان یسکن التقوی قلبہ فاذا سکن التقوی قلبہ نزل علیہ برکات العلم وزال عنہ رغبة الدنیا بتحقیق آنکہ میان بندہ و وجدان موصل است آن تقوی است از غیر خدا بپرہیزند نشان رہ خدا یابند چو در قلب بندۂ مومن تقوی قرار گرفت برکت علم فرو آید انچہ او دانستہ بود اثر آن او را روے نماید و رغبت دنیا از دل او برود۔

قولہ ومنہم ابو العباس السیاری رحمہ اللہ واسمہ ابو العباس السیاری

ابوالقاسم ابن القاسم من مرو صحب الواسطی وانتم الیه
فی علوم هذه الطایفة وکان علی الدمات سنة اثنتین واربعین
وثلثمائة و بعضے ازاں کہ نفوس ارضی وقلوب سماوی واشباح فرشی وارواح عرشی
داشتند ابوالعباس ابوالقاسم سیاری است رحمہ اللہ از شہر مرو بود ومسترشد
واسطی رحمہ اللہ بود ونسبت ہم بدو کردے وعلم حقایق از وگرفتے وعالم بود وبتاریخ
سیصد وچہل ودو سال اختیارش افتاد کہ وجود ارضی را با سر سماوی اتحاد دہد اورا
بروح قدسی یکے گرداند قوله سئل ابوالعباس السیاری رحمه الله
بماذا یروض المرید نفسه فقال بالصبر علی الاوامر واجتناب
النواهی وصحبة الصالحین وخدمة الفقراء پرسیدند مرید نفس
خود را بریاضت چہ دہد گفت نفسے را البتہ بر مامورات ملازم دارد چنانچہ کسے
بر کارے محبوس باشد وانچہ منہی است بدور شود وصحبت صالحان کند چہ
با صالحان کند چہ با صالحان باشد نظر بر قول وفعل ایشان کند بران اتباع
باسلوک وخدمت فقرا کند فقرا یا ہمین صوفیان باشند یا ہر کجا کہ فقیرے
ودرماندہ باشد خدمت او کند حاجت او برآرد حاصل کلام او اینست
در احکام شرع ملازم باشد وبا این ملازمت صحبت صوفیان وخدمت ایشان
کند وبدانچہ ایشان فرمایند وبران دارند آن کند وبران باشد قوله و
قال ما التذ عاقل بمشاهدة الحق قط لان مشاهدة الخلق فناء
لیس فیها لذة وسیاری رحمہ اللہ گفتہ است ہیچ وقتے طالب بمشاہدہ
خلق لذت نگیرد زیرا چہ مضطلم است از انچہ زائل وفانی است اگر یکے بلذت
کدر دنیا مشغول شد ودران حالت در خاطر او آمد کہ این فانی است لذت او
تمام نشود وضائع گردد۔

قولہ وقال ابوبکر الدقی رحمہ اللہ المعدۃ موضع تجمع بالاطمعۃ فاذا طرحت فیھا الحلال صدرت الاعضاء بالاعمال الصالحۃ واذا طرحت فیھا شبھۃ اشتبہ علیک الطریق الی اللہ عز وجل فاذا طرحت فیھا البقعات کان بینک وبین اللہ عز وجل حجاب معدہ محلے ست کہ طعام را جمع میکند چون در موضع حلال اندازی در اعضا صالحہ را تصویر کردہ باشی وآن طعامے کہ در وشبہ است چون آنرا دران اندازی رہ خدا بر تو مشتبہ شود متردد مانی وچوں آنچہ حرام است دران اندازی میان تو ومیان خدا حجاب گردد یعنی بکلی محروم گردی نیکو سخنے است کہ بزرگ فرمودا ماندکرانہ وعامیانہ است سخن مرشدانہ نکیست طعام در معدہ ہضم شود اخلاطے کہ از و متولد شود دمے وصفرائے بلغمے وسوداے آنرا طبیعت قسمت کند ہر محلے کہ نسبت بدو دارد آنجا فرستد اخلاطے کہ از طعام حلال متولد شود صاف باشد بے کدورت بود فعلی ہذا باقی اگر ہمہ برین قیاس چو برعکس گردد کار ہم برعکس شود این نیز سخن حکما واطبا نیست این تقلید در تقلید است اصل در اشیاء اباحت است نہ حرمت واصل در اشیا طہارت است نہ نجاست واین بحکم شرع یکے را طاہر کردہ یکے را مباح کردہ یکے را نجس حرام شارع تواضع اثر خواص در ہر شے نہادہ است باجماع حکما اینجا را

ابوبکر محمد بن داود الدینوری المعروف بالدقی

کاتب نسخہ منقول عنہ قبل از عبارت "قولہ وقال ابوبکر الدقی" این عبارت متن را در کتابت نیاوردہ است "ومنھم ابوبکر محمد بن داؤد الدینوری المعروف بالدقی اقام بالشام وعاش اکثر من مأۃ سنۃ مات بدمشق بعد الخمس وثلثمائۃ صحب ابن الجلاء والزقاق" وعبارت ترجمہ وشرح را ہم در کتابت نیاوردہ - ع ح

مسلغ نیست در حلال اثر صفا نہاد و در حرام اثر کدورت نسخ شرایع حکایت
ہم ازان کردہ است دینے شرع نہادہ بود و خاصیتے دران کردہ و صفاے
و نورے دران داشتہ اند نسخ کرد و ازالہ آن خاصیت از و کرد حکمے دگر
خلاق آن فرمود آن خاصیت و روے نہاد جمع بین الاختین در نکاح در وقت
یعقوب پیغمبر صلوات اللہ علیہ حلال بود امروز حرام فاحش است۔

ابو عبد اللہ بن محمد الرازی

قولہ ومنہم ابو محمد عبد اللہ بن محمد الرازی رحمہ اللہ مولدہ ومنشاہ نیشابور صحب ابو عثمان الحیری والجنید ویوسف بن الحسین ورویما وسمنون وغیرہم رحمہ اللہ مات سنۃ ثلث وخمسین وثلثمائۃ و بعضے ازان اخوان صفا و خلان وفا از متبعان مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو محمد عبد اللہ رازی است رضی اللہ عنہ جاے زاد او جاے برآمد نیشاپور است و ابو عثمان حیری و با جنید و با یوسف حسین و رویم و سمنون وغیرہم مصاحب بود بتاریخ سیصد و پنجاہ و سہ سال از مبدا بواسطہ رسیدہ نظارہ معاد را اختیار کرد قولہ سمعت محمد بن الحسن رحمہ اللہ یقول سمعت عبد اللہ الرازی رحمہ اللہ یقول وقد سئل ما بال الناس یعرفون عیوبہم ولا یرجعون الی الصواب فقال لانہم اشتغلوا بالمباہات بالعلم ولم یشتغلوا باستعمالہ واشتغلوا بالظواہر ولم یشتغلوا باداب البواطن فاعمی اللہ قلوبہم وقید جوارحہم عن العبادات عبد اللہ الرازی را رحمہ اللہ پرسیدند چیست این مردمان را عیبہاے خویش می دانند و بہ ازالت آن نمی کوشند گفت زیرا چہ ایشان مشغول با فتخار بعلم اند چہ در علم افتخارے و وجاہتے ہست و حرف وجوہ الناس الیہ یشوہ و نفس را بدان میلے و استراحتے ہست و علم شئ

شریفے و باستعمال علم مشغول نشدند باقتضاے آن کارے نکردند کہ نفی آن رذائل باید کرد و در رفع فضول وزوایدباید کوشید و بعد تخلیہ و تجلیہ لابدی باشد و آنانے کہ بعلم مشغول شدند ہم بظاہر علم کارے کردند و از آداب باطن چیزے نیافتند چو اینچنین کردند دلہاے ایشان راکور کردند و جوارح از عبادات مقید و ممنوع گشتند۔

ابو عمرو اسمعیل بن نجید

قولہ ومنہم ابو عمرو اسمعیل بن نجید رحمہ اللہ صحب اباعثمان ولقی الجنید رحمہ اللہ وکان کبیر الشان آخر من مات من اصحاب ابی عثمان توفی سنۃ ست وستین وثلثمائۃ

وبیکے ازان منتسبان باصحاب صفہ ومنتسبان باياران رسول ابو عمرو اسمعیل است رحمہ اللہ وبا ابو عثمان کی صحبت داشت وباجنید رحمہ اللہ ہم ملاقات بود در کار تصوف بزرگ کسے بود و آخر کسے کہ از اصحاب عثمان رحمہ اللہ این جہان را پشت داد روے بدان عالم آوردہ است او بود حفظہ این جہانی را بتمام و کمال وداع کردہ است و بلذات آخرت روآوردہ است تاریخ سیصد و شصت و شش سال بود

قولہ سمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت جدی اباعمرو بن نجید رحمہ اللہ یقول کل حال لا یکون عن نتیجۃ علم فان ضررہ علی صاحبہ اکثر من نفعہ ابو عمرو رحمہ اللہ گفتہ است ہر حالے کہ از نتیجۂ علم نباشد یعنی آنچہ علم فرماید و مقتضی علم باشد و از و نشانے نبود آن بیست اگرچہ در نقد حاضر است شریفے و جنیئے صاحب او گمان برد کار بجاے است اما در مآل ضرر او از نفع او بیشتر باشد اگر تجلی بر وقف علم نشد کہ آنچہ علم توحید و تنزیہ اشارت کند از ان بیرون باشد خوف این فتنہ بود کہ مرد از قدم بلغزد قولہ وقال سمعتہ یقول من ضیع فی وقت من اوقاتہ فریضۃ افترض اللہ

علیه حرم لذة تلک الفریضة الا بعد حین هر که چیزے را که خدای تعالی بر وے فریضه کرده است او بے التفات شود کشف عورت کند پیش کسے که ستر از واجب است لذت آن فریضه بر وے حرام شود در ادائے آن فریضه او را برکتے و وجدان شایقے و غطیمے بود ازان حرمان شود عبارت ازان حرمان لذت همین است لیکن بعد گذشت وقت و زمانی نیست این چنین همان زمان نامشروعے کرد همان زمان بعکس آن مبتلا شود و اگر چنین باشد همان زمان مبتلا عذب آن شود کسے نکند و هم اتمام آن کار کند بعد آن مبتلا شود بعین حین باشد با آنکه معنی قوله الا بعد حین مگر بعد گذشت وقتے و زمانے او توبه کند و ازان باز گردد و عذر آن خواهد شاید صفت بغیر برود باز حلاوت طاعت بیابد **قوله** قال وسئل عن التصوف فقال الصبر تحت الامر والنهی سمعت محمد بن الحسین یقول سمعته یقول ذلک او را از تصوف پرسیدند گفت تصوف تحقق او تحقق امر و نهی است شخصے مرد طالب امر و نهی را بجها بجا آرد بشرط تقدم طلب و توجه تمام ورنه مرد متعلم هم درین داخل آید و سخن در تصوف است که تحقق تصوف بچه شود **قوله** سمعت السلمی یقول سمعت جدی یقول آفة العبد رضاه من نفسه بما هو فیه گفته است آفت بنده طالب انیست که نفس او در انچه هست بران از نفس خویش راضی باشد یعنی آنچه در نفس است در ازالت آن نکوشد و در تزکیه مشغول نشود کدام آفت بالاتر است که نفس را بهواے او گذارند و در ازالت آن نکوشند در تجلیات ترقیات را نهایتے نیست تجلی باشد که نفس را بدان لذت است بحسب وقف اوست محروم ماند.

ابوالحسن علی بن سهل البوشنجی

قوله ومنهم ابوالحسن علی بن احمد بن سهل البوشنجی رحمه الله احد فتیان خراسان لقی اباعثمان وابن

عطاء والحریری وابا عمرو الدمشقی مات سنة ثمان واربعین وثلثمائة ویکے از جوانان وجوانمردان وسواران راہ دین ابو الحسن علی است رحمہ اللہ ویکے ازان جوانان خراسان کہ در تصوف چالاک بودند وبذل روح ونفس کردند ابو الحسن اُمّی است واو ابو عثمان را دیدہ بود وبا او ملاقات کردہ با بن عطا وباحریری وبا ابو عمرو دمشقی نیز و بتاریخ سیصد وچہل وہشت سال مستر شدان وطالبان را در دمند گذاشتہ بدرود جان خویش پیوستہ **قولہ** سئل البوشنجی رحمہ اللہ عن المروة فقال ترک استعمال ما هو محرم علیک. وتعلم انک مع کرام الکاتبین شیخ بوشنجی را رحمہ اللہ علیہ از مروت پرسیدند گفت انچہ بر تو حرام است ترک آن کنی یعنی خداوند سبحانہ بر تو چیزے حرام کردہ است وتو بندہ ودر محضر او ومرئی او ومسمع او چہ میگوئی اگر با این چنین کسے تو خلاف او کنی نہ آنکہ بے مروتی کنی مروت این تقاضا کند کہ یکے بر تو احسان کند تو خلاف او کنی حرمت خدا این تقاضا کرد کہ بحضور او حرام را ترک کنی وحرمت کاتبین ہم این تقاضا کند کہ بحضور ایشان ترک حرام کنی واستعمال المروة احترام الامر الحاضر وکرام الکاتبین نیز حاضر بدیشان ہم باید **قولہ** وقال لہ انسان ادع اللہ لی فقال اعاذک اللہ من فتنتک بوشنجی را مردے التماس کرد مرا دعاے نیک کن گفت خداے تعالی ترا از شر تو نگاہ دارد این دعاے است کہ جامع ہمہ دعاہا ست ہیچ دعاے ازین بالاتر نیست بعضے مردم را پارسی تلقین کردہ شدہ است الٰہی مرا بمن مسپار الٰہی مرا بمن نگمار الٰہی مرا بمن نگمار الٰہی مرا از بلاے من نگہدار **قولہ** وقال البوشنجی رحمہ اللہ اول الایمان منوط باٰخرہ بوشنجی رحمہ اللہ گفتہ است اول ایمان منوط باٰخر است یعنی اول باٰخر پیوست چنانچہ شرط بود بلکہ کامل تر ودر روشن تر ایمان متعبر ہمان است ودیگر الایمان لا یزید ولا ینقص است چو باٰخر رسید ہمانست کہ اول بود

باصفت کمال برتمام وهر وصفی که بروافتد کاملتر وروشن تر شود ولیکن ایمان بیان اقرار وتصدیق بوصفی زاید اگر کسی بدین اعتبار یزید وینقص گوید شاید چنانکه شافعی وقوم متصوفه رحمه الله علیهم گفته اند چنانچه جمیلی باشد مریض شود آن رنگ سرخی رخساره آن تری آب وآن برآمد که چشم ازو رفته است اگر گوئی نقصان شد شاید واگر همان ست شاید۔

ابوعبدالله محمد بن خفیف الشیرازی

قوله ومنهم ابوعبدالله محمد بن خفیف الشیرازی رحمه الله صحب رویما والحریری وابن عطاء وغیرهم مات سنة احدی وتسعین وثلاثمائة شیخ الشیوخ واوحد وقته وبعضے ازان جوانمردان چالاک وبندگان پاک بیباک عبدالله خفیف است رحمه الله مصاحب بسیار مشائخ بود یکے ازان ابومحمد رویم وحریری وابن عطا تاریخ سعید ونود ویک سال اختیار اختفا عن اعین الناس کرده بحجرهٔ خلوت بخدای خویش یگانه گشت شیخ شیوخ بود آن مرد بود که مشائخ را ارشاد کند صاحب قبول بود وسر وطائفه ویگانهٔ روزگار خویش بود قوله قال ابن الخفیف رحمه الله الارادة استدامة الکد وترك الراحة ابن خفیف رحمه الله گفت هرکه مرید وطالب خدا شد کارش جز این نباشد که همه کد ومشقت را اختیار کرد وهمه راحتها را بکلی وداع کند قوله وقال لیس شئ اضر بالمرید من مسامحة النفس فی رکوب الرخص وقبول التاویلات گفت هیچ شئے زیانکارتر مرید را ازین نیست که مسامحت بانفس برکوب رخص کند یعنی اختیار رخص کند وبانفس مسامحت کند وقبول تاویل کند یعنی که مردمان کنند انچه فقیهان کرده اند در استبرا وزکواة وغیرآن ودیگر تاویلاتے میان صوفیه است مباشر آن هم نشود قوله وسئل عن القرب فقال قربك منه بلازمة الموافقات وقربه منك ودوام

التوفیق عبد اللہ خفیف را رحمہ اللہ از قرب پرسیدند کہ چہ معنی دارد قرب گفت قرب تو عبارت ازان باشد کہ ملازمت دران کنی کہ در و رضاے او ست و قرب او تو عبارت ازین ست کہ ترا موفق بعبادات و طاعات کند ملازمت موافقات چہ معنی دارد احتمال میکند یکے ہمیں کہ مرد متعلم متفقہ گوید کہ عبادت او کنی و امر و نہی او بجا آری این قرب تو باشد دیگر یکے بایکے موافقت کند چہ باشد یعنی بہتر منقلبی او ترا بگرداند تو بدان بگردی و دیگر سبب میگوید سبب مراد میدارد و ہر کہ بایکے بجان و تن نزدیک باشد او را موافقت او ضرور ست این مراد میدارد کہ او بجان و تن با خود بشہود و وجود او نزدیک است و ملازمت موافقت میگوید اینجا سخنے است دریغ ندارم نزدیک من قرب عبارت ازین ست انہ سبحانہ مع کل شیء لا بمقارنۃ و غیر کل شیء لا بمزائلۃ فافہموا غنتم **قولہ** سمعت اباعبد اللہ الصوفی رحمہ اللہ یقول سمعت اباعبد اللہ بن خفیف رحمہ اللہ یقول ربما کنت اقراء فی ابتداء امری فی رکعۃ واحدۃ عشرۃ آلاف مرۃ قل ھو اللہ احد و ربما کنت اقرا فی رکعۃ واحدۃ القرآن کلہ و ربما کنت اصلی من الغداۃ الی العصر الف رکعۃ و از عمل خویش برائے ارشاد مرید انرا گفتہ است و در اول کار در یک رکعت دو ہزار بار اخلاص میخواندم و بسا بودے در یک رکعت تمام قران خواندمے و بسا بودے از بامداد تا عصر ہزار رکعت میگذاردم این ہمہ در ابتداے کار بود و بعد آنکہ استقامت رفت تا چہ بود **قولہ** سمعت اباعبد اللہ بن باکویہ الشیرازی رحمہ اللہ یقول سمعت اباأحمد الصغیر رحمہ اللہ یقول دخل یوما من الایام فقیر فقال للشیخ ابو عبد اللہ بن خفیف رحمہ اللہ بی وسوسۃ فقال الشیخ عھدی بالصوفیۃ یسخرون من الشیطان والآن الشیطان

یسخر منهم شخصی بر عبد الله خفیف رحمه الله گفت که مرا وسوسه هست گفت پیش ازان چنین بود که شیطان مسخرهٔ صوفیان بود اکنون صوفیان مسخرهٔ شیطان گشتند حاصل سخن او اینست که او همواره در تصرف شیطان است شیطان بر و تسلط یافته است چو او تسلط یابد هر آئینه در نفس وسوسه بسیار شود تدبیر دفع او نفرمود مگر لاقا تلبش دانست یا آنکه اشارت برین کرد که تو خود را بکاری داده آن کارها میکنی که دران مراد شیطان باشد آن کارها بگذار تا دلت بجا آید قوله وسمعته یقول سمعت ابا العباس الکرخی رحمه الله یقول سمعت ابا عبد الله بن خفیف رحمه الله یقول ضعفت عن القیام فی النوافل فقد جعلت بدل کل رکعت من اورادی رکعتین قاعدا للخبر صلوة القاعد علی النصف من صلوة القایم عبد الله گفته است من ضعیف شدم که نماز نافله را ایستاده نمی توانم گذارد بدل هر رکعتی که ایستاده می گذارم دو رکعت نشسته می گذارم که رسول الله صلی الله علیه وسلم فرموده است صلوة قاعد نصف صلوة قائم تا چیز نقصان شود

الحسین بندار بن الحسین الشیرازی

قوله ومنهم ابو الحسین بندار بن الحسین الشیرازی رحمه الله کان عالما بالاصول کبیرا فی الحال صحب الشبلی رحمه الله مات بارجان سنة ثلاث وخمسین وثلثمائة و بعضی ازان شهسواران میدان عبودیت و سرگردان همچو گوی در محال ربوبیت ابو الحسن بندار شیرازی است رحمه الله عالم باصول قوم بود و حالی بزرگ داشت علم اصول کرا میگویند آن علمی که بمسلک و مقصد نسبت برد و باستعمال آن علم بمقصود رسند بدانچه اکتساب دل درست دهد این اصول است و علم ایشان را علم اصول گویند مصاحب شبلی رحمه الله بتاریخ سیصد و پنجاه و سه سال خواست بسر بوح و قدوس متصل گردد از قاب قوسین او ادنی نصیبه یابد و موضع موت او را ارجان بود قوله قال بندار

بن الحسین رحمه الله لا تخاصم لنفسك فانها ليست لك
دعها لمالكها يفعل بها ما يريد بندار رحمہ اللہ گفتہ است برائے نفس را
برائے لذت برائے ایثار خط او را جای ذاتی وجنسی و در ہمی مخاصمہ مکن زیرا کہ
نفس ملک تو نیست کس تو نیست ترک آر او را و او را با مالک او بسپار ہر چہ خوش
آید بکند قوله وقال بندار رحمه الله صحبت اهل البدع تورث
الاعراض عن الحق با اہل بدعت صحبت کردن البتہ نتیجہ این بار آرد از حق اعراض
کنند اہل بدعت قومے باشند کہ برائے خویش وہوائے نفس خویش کارے
کنند قوله وقال بندار رحمه الله اترك ما تهوى لما تامل ہر کہ برائے خود
وہوائے نفس خویش کارے کنی ہر چیزے کہ امیدواری یعنی اگر خواہی کہ خدا نصیبہ
شود و وجدان مقصود باشد ہوائے نفس را ترک کن۔

قوله ومنهم ابوبكر الطمستانی رحمه الله صحب ابراهيم ابوبکر الطمستانی
الدباغ رحمه الله وغيره وكان اوحد وقته علماً وحالاً ماتت
بنیشابور بعد سنة اربعين وثلاث مائة و بعضے ازان داد و ہنگ
ملت احمدی و سر باز زندگان در پس سنت بنی ابوبکر طمستانی است رحمہ اللہ مصاحب
ابراہیم دباغ رحمہ اللہ بود و جز او مشائخ دیگر او علم صوفیان و حلل ایشان یگانہ روزگار
خویش بود و از متن این جہان رستہ بروح و ریحان آن عالم بطرب و نشاط پیوستہ
بتاریخ سصد و چہل سال قوله قال ابوبكر الطمستانی رحمه الله النعمة
العظمى الخروج من النفس والنفس اعظم حجاب بينك وبين الله
تعالى نعمتے عظیم تر است ورائے ہمہ نعمت ہا است انیست کہ از وجود
وہم ہستی خود برون آئی و توئی تو و بود تو ہیچ حجابے میان تو و میان خدائے تو
ازین غلیظ تر و بدتر نیست قوله سمعت اباعبد الله الشيرازی رحمه الله

یقول سمعت منصور بن عبد الله اصبهانی رحمه الله یقول سمعت ابا بکر الطمستانی رحمه الله یقول اذا هم القلب عوقب فی الوقت وطمستانی رحمہ اللہ گفتہ است چوازدل اندوہگین شد بسبب من الاسباب کہ آن سبب نسبت بمقصود او ندارد عقوبتے در وقت او شد کہ صوفی را ہیچ عقابے بالاتر از پریشانی و تشتت دل نیست قوله وقال الطریق واضح والکتاب والسنة قائم بین اظهرنا وفضل الصحابة معلوم لسبقهم الی الهجرة ولصحبتهم فمن صحب منا الکتاب والسنة وتقرب عن نفسه والخلق وهاجر بقلبه الی الله فهو الصادق المصیب و طمستانی رحمہ اللہ گفت راست رہ پیداست و رہ رفتن در کتاب و سنت چنانچہ مطلوب است مذکور و مسطور و آن پیش ما و فضل صحابہ معلوم از اولیاے دیگر زیرا چہ ایشان در ہجرت از ہمہ سابق اند ہجرت یکے آنکہ از مکہ بمدینہ رفتند و دوم آنکہ از خود بدر شدند و برہ خداوند تعالی رفتند و بنا بریں کہ صحبت با مصطفی داشتند صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر کہ میان ما صحبت کتاب و سنت کرد یعنی آنچہ در کتاب و سنت است پیروی بر ہیزی او دین را سلوک کرد و از نفس خویش جدا شود از خلق بدل خویش بخدا ہجرت کند ہمانچہ بالا گفتہ ام ہجرد است پس او صادق در رہ سلوک است و او بصواب رسیدہ است و فضل سالکان در سلوک این گفتار چہ معنی داشت این گفتار لایق مذکران است حاصل کلام می گویم آنچہ در کتاب و سنت است مرد طالب عامل میان ما باشد و معتقد صحابہ رضی اللہ عنہم و مطیع ایشان بود و از ہواے نفس خویش جدا شدہ اینچنیں کسے را صادق گویند اینچنیں کسے را گویند چنانچہ باید ہمچنان در رہ می رود۔

ابو العباس احمد بن محمد الدینوری

قوله ومنهم ابو العباس احمد بن محمد الدینوری رحمه الله

صحب یوسف بن الحسین وابن عطاء والحریری رحمه الله وکان عالما فاضلا ورد نیسابور واقام بها مدة وکان یعظ الناس ویتکلم علی لسان المعرفة ثم ذهب الی سمرقند ومات بها بعد الاربعین ثلاثمائة و بعضے ازاں موتمنان ومعتمدان کہ عمل بحق امانت کردند از مبدء کار تا منتهی کار استقامت یافتہ ابوالعباس احمد دینوری است رحمہ اللہ مصاحب یوسف حسین وابن عطا وحریری بود رحمہم اللہ وعالم بود بعلوم قوم فاضل بود در بیان خویش در نیشاپور آمد وچندگاہے آنجا ماند وکارش این بود مردمان را پند دادے وسخن در معرفت گفتے نمیدانم در معرفت بیسر نیست بعدہ در سمرقند رفت وہمانجا بسنہ سیصد چہل سال از قشر بشریت منسلخ شد وبحق وحقیقت متصف گشت **قوله** قال ابوالعباس الدینوری رحمه الله ادنی الذکر ان تنسی ما دونه نهایة الذکر ان یغیب الذاکر فی الذکر عن الذکر کمترین مراتب ذکر آنست کہ دون مذکور ترا فراموش شود ونہایت ذکر ذاکر در ذکر از ذکر غائب شود یعنی چوں ذکر گفت ما دون مذکور منسی گشت این مرد در عین ذکر از ذکر غائب شد بعین مذکور رسید این نہایت ذکر باشد محققانہ می گوید اما اگر اینجا این عنایت کند کہ ذاکر در ذکر از ذکر غائب شود دوم ذکر را بمعنی مذکور دارند در عین ذکر بمذکور رسید واز مذکور غائب شود او با مذکور خود کے گردد زنند یقے می مرد کسے اورا گفت بگو لا الله الا الله ان زندیق است گفت لا اله الا الله گفتن سہل است لا اله الا الله باید شد مرد کہ زندیق است اما سخنے درست گفتہ است **قوله** وقال ابوالعباس رحمه الله لسان الظاهر لا یغیر حکم الباطن آنچہ بظاہر میگوی آں حکم باطن تست آنچہ در باطن تست آن بزبان می آید واگر نہ سد میان زبان ودل آید در زبان چیز دگر میگوی ودر دل چیز دیگر میگذرد معنی دیگر یعنی آنچہ بزبان گوئی باید حکم باطن تو

باشد دیگر لا اله الا الله که میگوی باید که آن بشرط خویش در دل تو باشد و بزبان تو همان رود قوله وقال ابو العباس الدینوری رحمه الله نقضوا ارکان التصوف وهدموا سبیلها وغیروا معانیها باسامی احدثوها وسموا الطمع زیادة وسوء الادب اخلاصا والخروج عن الحق شطحا والتلذذ بالمذموم طیبة واتباع الهوای بتلأو الرجوع الی الدنیا وصولا وسوء الخلق صولة والبخل جلادة والسوال عملا بذاءة اللسان ملامة وما کان هذا طریق القوم دینوری رحمه الله گفت است ارکان تصوف را از انچه بود نقص کردند وره طریقت را خراب کردند و معانی سبیل سلوک را تغییر کردند بنامهای دگرگ ایشان از خود پیدا کردند قوله وسموا الطمع بیان آن تغییر ونقض را میگوید که طمع را زیادت نام نهادند یعنی قناعت بود بهر چه بود بران طمع کردند وآن طمع را زیادت نام نهادند که زیادت فراغت باشد وزیادت وسعت باشد چنین بکسے رسد وسوء آداب را اخلاص نام نهادند بر روے یکے سخنے زشتے میگوید وآبروے یکے می ریزد واین را اخلاص نام نهادند وخروج از حق شود برآمده سخن گوید واین را شطح نامند یعنی چنانچه بایزید بسجانی ما اعظم شانی گفته است وحسین انا الحق گفت وایشان را شطح بود دیگرے شانی هم گوید خروج از حق وشطح نامند وشئے مذموم هست نفس بدان لذت بگیرد ونام می نهد که طیبت نفس است نفس ملول است قدرے طیبت کنم تا ملالت برود باز بطیب نفس بخدا مشغول شوم وپس روی هوا کنند وگویند ابتلا من الله است وبدنیا باز گردانند واسباب دنیا گرد آرند وهوی رانند وگویند این وصول است ما واصل شدیم هر چه کنیم ما را زیانے نیست خوش باشد وبدنیا میلے ورغبتے کنند واین را وصول نامند وبد خلقی را جلدی گفتند

که برای خدای را سخی می گویم و بخیل را و منع عطا را دلاوری نام کردند یعنی نفس کریم در منع جائزه عزاست اما ازان بخیل و لیراین بخیل را دلیری نام کردند و خواست را کسب نام نهادند خواست کنند گویند کسبی است که می کنیم هرچه خوش آید بگوید بروی کسی نداند که از دهن چه بیرون می آید این را ملامت نام نهادند گویند برای خدا یرا ملامت میکنم و این ره این قوم صوفیه نیست

ابو عثمان سعید بن سلام المغربی

قوله ومنهم ابو عثمان سعید بن سلام المغربی واحد عصره ولم یوصف مثله قبله صحب ابن الکاتب وحبیبا المغربی وابا عمرو الزجاجی ولقی النهرجوری وابن الصایغ وغیرهم رحمهم الله مات بنیسابور سنة ثلاث سبعین وثلاثمائة واوصی ان یصلی علیه الامام ابو بکر بن فورك رحمه الله و بعضے ازان نرد بازان بساط و پاکبازان اهل معرفت ابو عثمان سعید مغربی است رحمه الله یگانهٔ روزگار خویش بود چنانچه اورا صفت کرده اند در علم حقایق و معارف در زمانهٔ او دیگری را نکرده اند مصاحب ابن کاتب و مغربی و ابو عمرو زجاجی و نهرجوری و ابن الصائغ و غیرایشان مشایخ دیگر را بوده رحمهم الله و در نیسابور بتاریخ سیصد و هفتاد و سه سال از عالم تقیید بعالم اطلاق شد و مهمه عمر بر وفاق سنت و سلف صالح رفت وصیت کرده بود پس آنکه از ترک انسانی افتراق کرد و بوصل حقیقت رامنزل ساخت که ابن فورک رحمه الله برجنازهٔ او نماز گذارد قوله سمعت الاستاذ ابا بکر بن الفورك یقول کنت عند ابی عثمان المغربی رحمه الله حین قرب اجله وعلی القوال الصغیر یقول شیئا فلم تغیر علیه الحال اشرنا علی علی بالسکوت ففتح الشیخ ابو عثمان عینیه وقال لم لا یقول علی شیئا فقلت لبعض

الحاضرین سلوہ وقولوا علی ما یسمع المستمع فانہ احتشمہ فی تلک الحالۃ فسلوہ فقال انما یسمع من حیث یسمع وکان فی الریاضۃ کبیر الشان ابن فورک میگوید رحمہ اللہ نزدیک ابو عثمان رحمہ اللہ در وقتیکہ قریب بہ دکارش آخر رسید دو قوالے بود او را علی صغیر میگفتند پیش او سرودے میگفت بفہد آنکہ حال او متغیر شد یعنی در شرف موت افتاد بر علی قوال باشارت گفتم کہ خاموش شو او عثمان رحمہ اللہ چشم کشاد و گفت علی چرا چیزے نمیگوید چہ اماند پس فورک رحمہ اللہ مر حاضر از اگفت پرسید او را متمع بر کدام چیز سماع می شود یعنی چہ نقد وقت است کہ سماع می شنود من احتشام کردم چہ دراں حالت نتوانستم پرسیدن گفت ما می شنویم از انچہ می شنوند یعنی سخن محبوب از محبوب و از محبوب او می میگوید من می شنوم او نمیگوید خدا میگوید من از خدا می شنوم قولہ وکان فی الریاضۃ یعنی در ریاضت مبالغتے داشت

قولہ وقال ابو عثمان رحمہ التقوی ھو الموقوف علی الحدود ولا تقصروا فیھا ولا تتعدّاھا گفت تقویٰ وقوف بر خدا ست یعنی ہمان مقدار کہ شارع حدے نہادہ پیشتر ازوی نروی و پیشتر از وے نمانی و ہر چہ در تقوی مبالغہ کنند ہمان ست کہ ایشان بر حد است قولہ وقال من آثر صحبۃ الاغنیاء علی مجالسۃ الفقراء ابتلاہ اللہ تعالی بموت القلب ہر دے کہ باصفا و نور شدہ است اگر صاحب او صحبت فقرا گذاشت و صحبت اغنیا اختیار کرد خدا ے تعالی او را مبتلا بموت قلب کند عظیم بلائے است موت دل ازین آفتے و فتنۂ بدتر نباشد دل ہر کہ مرد صاحبش مردار گشت و دل مردہ باز نزید فردا آمنا و صدقنا حشر اجساد است حشر قلوب نیست دل ہر کہ مرد باز نزید و دل ہر کہ زندہ شد ہرگز نمیرد چنانچہ گفتہ اند سرا خفتہ دلہا بیدار

قولہ ومنھم ابو القاسم ابراھیم بن محمد النصرآبادی

ابو القاسم ابراہیم بن محمد النصرآبادی

رحمه الله شیخ خراسان فی وقته صحب الشبلی وابا علی الرودباری و
المرتعش رحمهم الله جاور بمکة سبعة ست وستین وثلاثمائة و
مات بها سنة سبع وستین وثلثمائة وکان عالما بالحدیث کثیر الروایة
وے یکے ازان بزرگان کہ اختیار عادت جز بکل کرد و با او با ہمہ خود یکے گشت ابو القاسم
ابراہیم نصرآبادی است رحمہ اللہ در وقت خود شیخ خراسان بود با شبلی و بارودباری
و با مرتعش رحمہم اللہ مصاحب بود و شصت و شش سال مجاور مکہ بود و ہم در حرم
تاریخ سیصد و شصت و ہفت سال ژاله گداخته بدریا پیوسته است و عین دریا
گشت و مرد محدث بود از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بسیار حدیث را روایت
کردے قوله سمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمه الله یقول سمعت
النصرابادی رحمه الله یقول اذا بدا لك شیء من بوادی الحق
فلا تلتفت معها الی جنة ولا الی نار فاذا رجعت عن تلك الحال فعظم
ما عظمه الله تعالی نصرآبادی رحمہ اللہ گفتہ است چو بوادی حق پیدا شود یعنی انچہ از
خدا بہ بندہ می رسد از تجلیات و کشوفات با آن شہود سوے بہشت و دوزخ التفات
نیفتد بعد آنکہ ازان حال باز گردی پس آنچہ خداوند سبحانہ و تعالی
تعظیم کردہ است تو ہم تعظیم آن باز آئی یعنی حالت بوادی حقیقت حالتے است
آن حالت این تقاضا کرد کہ ہیچ چیزے التفات نیفتد او غرق از حالت است او
جز آن چیزے دیگر نمی بیند و خواہد البتہ بمقتضاے آن باشد چو ازان باز گردد حسب
آن رفتن معاملہ عرفا نیست انچہ خدا عظم کردہ است آنرا معظم دارد چنانچہ دران وقت
ہیچ التفات نبود چون باز آید بدان بے التفاتی نماند آنرا اصلے نسازد بدان نوعے بنیاد
نہد اگرچنین اتفاق افتد کہ ازان بوادی مراجعت نیست آن زان مرد با خود نیست
زمرا اصلاحیت تکلیف نمانده است قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله

یقول قیل للنصرابادی رحمه الله ان بعض الناس تجالس النسوان
ویقول انا معصوم فی رویتهن فقال ما دامت الاشباح فان الامر
غالب والنهی باق والتحلیل والتحریم مخاطب به ولن یجتری علی الشبهات
الامن هو تعرض المحرمات واز نصرآبادی رحمه الله پرسیدند چه گوئی در باب
مردمانے که با زنان نشینند گویند که ما معصومیم در دیدن ایشان و در ما وهم خیانتے نمانده
است گفت تا آنکه این اشباح با هوش و عقل باقی است و قایم بصفت خویش
است پس امر و نهی بر و باقی است و تکلیفات شرعی ثابت و مستقیم است و تحلیل و تحریم
که از شرع آمده است او بدان مخاطب است آرے گوئیم نفس او مزکی است چشم
او صاف است اما با این هم از روے شرع چه گوئی بر اجنبیه نظر روا هست اما اگر او
محو نیست نابود کرده است از جمله بشریت بهمه وجه نظر او باوے نمانده است او نمی بیند
و کسے پیش او نمی آید دیوارے است نزدیک او و سنگے است پیش او حکایت بایزید
و فاطمه نیشاپوری معلوم است دیگر مشائخ رضوان الله علیهم اجمعین حکمے می فرمایند انچه کلی
است ان میگویند که علی العموم بران مباشر باشند اما اگر در چیزے کسے مخصوص است
آن در گفتار نیست و هیچ یکے بشبهات دلیری نکرد یعنی موضع که وهمے و گمانے هست
مگر آنکه او متعرض محرمات افتاد قوله وسمعت محمد بن الحسین رحمه الله
یقول قال النصرابادی رحمه الله اصل التصوف بالخلق وملازمة الکتاب
والسنة وترک الاهواء والبدعة وتعظیم حرمات المشائخ ورویة
اعذار الخلق والمداومة علی الاوراد وترک ارتکاب الرخص والتاویلات
نصرابادی رحمه الله گفته است اصل تصوف بخلقے است که بدان خلق رسول الله صلی
الله علیه وسلم متصف است و بدانچه کتاب و سنت است ملازمت بران باشد
و ترک هوا و بدعتها کند هوا انچه نفس آرزو دارد و بدعت سلوک بصفتے که کتاب و سنت

بدان ناطق نیست و پیران که مرشدانند و هادیانند تعظیم ایشان کنند و هرچه کسے کند نظر بر عذر او کنند او را بدان معذور دارد و وردے که ازان طالبان و مریدان ماست و آنچه از پیران تلقین یافته است بران ملازمت و مداومت کند طالب متصوف مرید بدین وصف باشد که گفتیم سرانجام صوفی گردد و آنچه مردم رخصت کرده اند در شرع و حیله و تاویلے ساخته اند ازان محترز و ممتنع باشد طعام هر روز خوردن و سیر خوردن مردم مرخص است شخص متوصل طالب چند روز نخورد و آن روز که خورد تقلیل خورد طالب متصوف هرچه بر نفس او شاق باشد اختیار او همانست

قوله ومنهم ابوالحسن علی بن ابراهیم بن الحصری البصری رحمه الله سکن بغداد عجیب الحال واللسان شیخ وقته ینتمی الی الشبلی علیه الرحمة مات ببغداد سنة احدی وتسعین وثلثمائة و بعضے ازان جوانمردان و بازندگان این جهان ستبین وآن جهان حضرت رب جبار ابوالحسن علی حصری است رحمه الله ساکن بغداد بود حالے عجیب داشت و بیان خوش شیخ زمانه خویش بود نسبت به شبلی کردے رحمه الله از مستر شدان او بود علم حال ازو گرفته بود و هم در بغداد بتاریخ سیصد و نود و یک سال خواست از مجلس برخاست او صاف حیوانی خلاص یابد بسکون و قرار پیوندد در عالم معانی رسد قوله قال الحصری رحمه الله الناس یقولون الحصری لا یقول بالنوافل وعلی اوراد من حال شباب لو ترکت رکعة لعوتبت حصری رحمه الله گفته است مردمان چنین گویند حصری بعبادات نوافل قایل نیست کسے را نمی دهد بمن فرائض بجا می آرد و بذکر و مراقبه مشغول می باشد چنانچه کبرا و یان می کنند و من پیر گشته ام در حالت جوانی که ورد گرفته ام اگر دوگانه ازان ترک آرم از خدا بر من عتاب برسد و عتاب بچند معنی است یکے

ابوالحسن علی بن ابراهیم الحصری البصری

صفائی وذوقے کہ داشت بدان صفا وذوق نماز و مقابلہ آن آفتے برسد یا آنکہ
خدا بغیر واسطہ او را عتابے کند چہ باشد کہ کارے برائے ما میکردی گذاشتی اگر از این
قوم است یا بزبان مریدے و مستر شدے عتابی کنند تا بدو رسد قولہ قال
ومن ادعی فی شئ من الحقیقۃ کذبتہ شواھد کشف البراھین
ہر کہ دعوی کشف حقیقت کرد شئ ما یا شواہد ظاہر و براہین معاملہ مصدق و گواہان
صدق اند اگر برخلاف تقاضا کشف و باشد ایشان مکذبان حال از بودگفتہ اند چون معاملہ باشد سخن آشنا دارد

ابو عبداللہ احمد رودباری

قولہ ومنھم ابو عبد اللہ احمد بن عطاء الرودباری
رحمہ اللہ ابن اخت ابی علی الرودباری رحمہ اللہ
شیخ الشام فی وقتہ مات بصور سنۃ تسع وستین وثلاثمائۃ
ویکے ازان غریقان بحار حقایق و دارستگان ذوایق وعلایق ابو عبداللہ احمد رودباری
است رحمہ اللہ خواہرزادہ علی رودباری در زمانہ خویش بولایت شام شیخ وقت او
بود و تاریخ سیصد شصت نہ سال غوک دریائے قلزم فرصت آن یافت و سر از دریا
بیرون کشد و از نشو و نمائے خود حکایتے کند مقید بمطلق پیوند و مطلق حکایت خویش
بزبان خویش خود گفت قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ
یقول سمعت علی بن سعید المصیصی رحمہ اللہ یقول سمعت احمد
بن عطاء الرودباری رحمہ اللہ یقول کنت راکبا جملا فغاصت رجلا
الجمل فی الرمل فقلت جل اللہ فقال الجمل جل اللہ احمد رودباری رحمہ اللہ
گفت بر شترے سوار بودم پایہا شتر در ریگ رفت خدایرا بہ بزرگی یاد کردم جمل
ہم گفت جل اللہ وخدایرا بہ بزرگی یاد کرد قولہ وکان عبد اللہ الرودباری
رحمہ اللہ اذا دعی اصحابہ الی دعوۃ فی دور السوقۃ ومن لیس
من اھل التصوف لا یخبر الفقراء وکان یطعمھم شیئا فاذا فرغوا

السوقۃ

اخبرهم و مضى بهم فكانوا قد اكلوا في الوقت ولا يمكنهم ان يعيدوا
ايديهم الى طعام الدعوة الا بالتعرض لما كان يفعل ذلك لئلا يسوء
ظنون الناس بهذه الطائفة فيأثموا بسببهم و ابو عبد الله رودباری رحمه الله
چون بطعامے دعوت شدے کسے طلبیدے و آن داعی ازین قوم نبودے کسے
از اہل بازار بودے یا از طائفہ دیگر فقرا را ازین دعوت خبر نکردے و طعام خود ایشان
را خوراندے پس آنکہ ایشان طعام بقدر حاجت خود خورده می بودند ایشان را
خبر کردے کہ شما را فلان جا طلبیده اند روان شوند غرض این داشت چوں ایشان
طعام وقت خویش فارغ گردند ایشان دست بدان طعام بشہوت و شدت و رغبت
نیندازند و اگر یک لقمہ برگیرند بتعذر گیرند تا مردمان را در حق ایشان گمان بد نرود و ندانند کہ
مردمانے اند کہ طعام بسیار بشہوت میخورند و بسبب آن ایشان بزہ کار نشوند اینجا چند
سخنے ہست چہ باشد یکے طعام برائے تو پخت و تو طعام او نخوری نہ آنکہ پختہ آن بیچارہ
ضائع شود و دیگر مطلب او اینست گر سنہ طعام بخورد و مزیدے او را شود ثوابے
زیادہ شود و دیگر مردمانے طعام خورده و دست تخییر آن بر طعام دراز نمی کنند و
مردمان دانند کہ اینچنین اند کہ خوراننداز بعضے صوفیان چنین شنیده ام و دیده ام اگر
جائے رفتند در خانہ طعام نمی خورند گفتند آن بیچارہ برائے ما طعام پختہ است اگر
طعام او نخوریم او بے دل شود و اگر اینجا بحسب معتاد نخوریم کسے تا چہ گمان برد قوله
وقيل كان ابو عبد الله الرودباري يمشي على اثر الفقراء يوما و لذا كانت
عادته ان يمشي على اثرهم وكانوا يمضون الى دعوة فقال انسان
يقال هؤلاء المستحلون وبسط لسانه فيهم وقال في اثناء كلامه
ان واحدا منهم استقرض مني مائة درهم ولم يردها ولست
ادري اين اطلبه فما دخلوا دار الدعوة قال ابو عبد الله الرودباري

رحمه الله لصاحب الدار وكان من جملة هذه الطايفة اينتى بمائة
درهم ان دمت سلوة قلبى فاتاه به فى الوقت فقال لبعض اصحابه
احمل هذه المايه الى البقال الفلانى وقل له هذه المائة التى استقرض
منك بعض اصحابنا وقد وقع له فى التاخير عذر وقد بعثه الان
فاقبل عذره فمضى الرجل وفعل فلما رجعوا من الدعوة اجتازوا بحانوت
البقال فاخذ البقال فى مدحهم يقول مثل هولاء السادات الثقاة
الامناء الصلحاء ابوعبدالله رارحمه الله شخصى از محبان او با اصحاب استدعا
كرد وعادت او در مشيت اين بود در پس اصحاب در پى ايشان رفتى يارانش
مى رفتند و او عقب شده مى آمد شخصى بقالى فرياد كرد گفت ايشان قومى
اند كه محرمات را حلال مى پندارند يارى ازين قوم كه مى رفتند صد درم قرض كرده است
و آن بوعده نرسيده است بقال بحسب آنكه خلاف وعده شده است ايشان
را متحمل ميگفت ابوعبدالله رحمه الله ساكت گذشت در خانهٔ آن داعى كه صحب
قوم بود رسيد در آمد در خانه او بروى گفت صد درم براى من بيار اگر سكون
دل مى طلبى مرد در حال صد درم پيش شيخ نهاد شيخ بدست يارى داد گفت برو
آن بقال را بده بگو كه اين قرض فلانيست بستان چون شيخ از انجا باز گشت گذر پيش دكان
آن بقال كرد آن بقال آغاز كرد كه اين قوم امنا وصلحا و ديندار چنين وچنانند غرض
ازين حكايت اين بود كه بترك معامله متحمل خوانند و ايشان معامله امنا وصلحا خوانند
فعلى هذا رد وقبول خلق را اعتبارى نيست و آن حكايتى كه من قبل نبشتم مگر همين مطلوب
داشت آنكه اين قومى اند كه ايشان بطرفى مى بايد گذاشت البته نبايد گذاشت
كه ايشان بوهمى بزه كار شوند ايشان قومى لايعبا بهم اند قوله رحمه الله فى هذا الباب
قال ابوعبدالله الرودبارى رحمه الله اقبح من كل قبيح صوفى

شیخ بدترین جمله بدان صوفی شیخ است این سخن در کتاب ذکر جنید رحمه الله نسبت کرده اند اکنون با این سخن همان سخن جنید رحمه الله میگفت یا اتفاقی همان سخن جنید رحمه الله این گفت

قوله هذا ذکر جماعة من شیوخ هذه الطائفة کان الغرض فی ذکرهم فی هذا الموضع التنبیه علی انهم مجتمعون علی تعظیم الشریعة متصفون بسلوک طرق الریاضة مقیمون علی متابعة السنة غیر مقلین بشیء من اداب الدیانة متفقون علی ان من خلا من المعاملات والمجاهدات ولم یبن امره علی اساس الورع والتقوی کان مفتریا علی الله سبحانه فیما یدعیه مفتونا هلک فی نفسه واهلک من اغتر به ممن رکن الی اباطیله ولو تقصینا ما ورد عنهم من الفاظهم وحکایاتهم ووصف سیرهم مما یدل علی احوالهم لطال به الکتاب وحصل منه الملال وفی هذا القدر الذی لوحناه فی تحصیل المقصود غنیة وبالله التوفیق فاما الشاهدین ادرکناهم والذین عاصرناهم وان لم یتفق لنا لقیاهم مثل الاستاذ الشهید لسان وقته واوحد عصره ابی علی الحسن بن علی الدقاق والشیخ نسیج وحده فی وقته ابی عبد الرحمن السلمی و ابی الحسن علی بن جهضم مجاور الحرم والشیخ ابی العباس القصاب بطبرستان واحمد الاسود بالدینور وابی القاسم الصیرفی بنیشابور وابی سهل الخشاب الکبیر بها ومنصور بن خلف المغربی وابی سعید المالینی وابی طاهر المخلدی قدس الله ارواحهم وغیرهم فلو اشتغلنا بذکرهم وتفصیل احوالهم لخرجنا عن

المقصود فی الایجاز وغیر ملتبس من احوالهم حسن سیرهیم فی
دستور معاملاتهم وسننهم ونجری من حکایاتهم طرفا فی مواضع من هذه
الرسالة انشاء الله تعالی شیخ قدس الله سره العزیز نخست فرموده بود ذاورا
در احوال این طائفه حیرتے نه وزبان دراز کرده چیزے گویند برائے آن چیزے
ذکر کرد وسیرت ومعاملت ایشان دربیان آورد تا معلوم گردد ایشان اینچنیں طائفه
اند مردم از برکت اصطحاب ایشان ومواجید ومطالب ایشان باز نمانند
نخست آن چندے راگفت وہمہ رانگفت ازجهت آنکه طال الکتاب ویورث
الملال وآنانے که درعصر شیخ بودند بعضے ایشان راوریافت وبعضے راشنید اگر
ایشان راہم گوید کتاب دراز گردد واکنون خواست وشرطے احوالے ومقامے
که ازان ایشانست بیان کند شروع دران کرد وبالله التوفیق.

باب (۲)

منہا تفسیر الفاظ یکہ در بین ہذہ الطائفۃ و بیان ما یشکل

اعلم ان من المعلوم ان کل طائفۃ من العلماء لہم الفاظ یستعملونہا انفردوا بہا عن من سواہم وتواطؤا علیہا لاغراض لہم فیہا من تقریب الفہم علی المتخاطبین بہا او تسہیل علی اہل تلک الصنعۃ فی الوقوف علی معانیہم باطلاقہا وہذہ الطائفۃ تستعملون الفاظا فیما بینہم قصدوا بہا الکشف علی معانیہم بعضہم علی بعض اجمال والستر علی ما بینہم فی طریقتہم لیکون معانی الفاظہم مشتبہۃ عن الاجانب غیرۃ منہم علی اسرارہم ان یشیع فی غیر اہلہا اذ لیست حقائقہم مجموعۃ بنوع تکلف او مجلوبۃ بضرب تصرف بل ہی معان اودع اللہ سبحانہ قلوب قوم واستخلص بحقایقہا اسرار قوم ونحن نرید بشرح ہذہ الالفاظ تسہیل الفہم علی من یرید الوقوف علی معانیہم من سالکی طریقتہم ومتبعی منہجہم شیخ قدس اللہ سرہ العزیز نخست الفاظ کہ میان این قوم دایر است کہ اطلاقات محاورات خویش میگویند شروع کرد واز گفتار ما مقدم داشت زیرا کہ ایشان ہمچو مقدمہ باشند این علم را چنانچہ در ہر وقتے مقدمہ رفتہ است در الفاظ چنانچہ در اصول فقہ خاص گویند عام گویند و در میان محدثان صحیح و سقیم و ضعیف و غریب و کذلک الفاظ دگر و میان

منطقیان موضوع ومجموع نقیض عکس نقیض ومیان نحویان مبتدا خبر وغیران در ہر علمے الفاظ وضع کردہ اند کہ بذکر آن الفاظ معہود معلوم شود تسہیل مر سامع را و مر متکلم را سخنے گویند معلوم سامع شود اما این کہ غیرت مستبہمہ گفتہ است این معلوم نمی شود در کار دین غیرت چہ باشد اما بحقیقت سخن اینست شئ از اسرار فہم کسے نیست و ہر کہ بشنود جز سنگ نکنند وطالب بشنود پیش از انکہ بر سد خراب شود طلب از سر او بر ود یا وہ گردد چنانکہ محی الدین ابن اعرابی کرد ہر کہ فصوص خواند طلب خدا کلی از دل او رخت بربست محاکات ومنازعات ومسامرات ومحادثات ہمہ رخت بربستند مرد عاطل وضائع وفارغ وچہ کارہ شد پس لابد کلماتے گفتند تا بیانے کہ کند بدان اجابت رہ بیابد حاصل بیان خویش آنچہ شیخ گفت من بعبارت خویش گفتم تو مرد متعلمی این قدر دانستن چہ چیز است۔

وقت قولہ فمن ذلک ان الوقت حقیقۃ الوقت عند اہل التحقیق حادث متوہم علق حصولہ علی حادث متحقق فالحادث المتحقق وقت للحادث المتوہم یقول آیاتیک راس الشہر فالاتیان متوہم وراس الشہر حادث متحقق فراس الشہر وقت الاتیان ازان کلمات ایشان یکے لفظ لفظ وقت است و وقت عبارت ازان است کہ از غیب طاری بر تو طاری شود آمدن او رفتن او بدست تو نباشد تا تقاضاے او بسط وقبضے انبساطے وانشاطے انحصارے انزعاجے وانزواے ازینجا گفتہ اند الوقت سیف قاطع ای ماضی بحکم سریع جایۃ فجاءۃ انچہ مفہوم ما بود گفتیم شرح سخن شیخ کنیم حقیقی وقت چیست یعنی معنی درستے ازان او حادثے از غیب متوہم یعنی چیزے غیر محسوسے معلوم دل نہ واثران چہ حدوث شے محققے شود وحصول آن حادث متحقق ہم در وقت حادث متوہم

یکے مریکے را گفت بر تو سرمہ بیایم پس اینان حادثے متوہم است وراس شہر حادثے متحقق و آن وقت اینان است قولہ سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول الوقت ما انت فیہ ان کنت بالدنیا فوقتک الدنیا وان کنت بالعقبی فوقتک العقبی وان کنت بالسرور فوقتک السرور وان کنت بالحزن فوقتک الحزن یرید بھذا ان الوقت ما کان الغالب علی الانسان وقت آنچہ تو بدوی وقت تو ہمان ست قولہ ان کنت بالدنیا فوقتک الدنیا این بیانے کہ شیخ میفرماید وقت دنیا نیست برائے خدا را بشنو شوق و ذوق فرما از دنیا و حکایت دنیا از گوشہ خانہ غیبی کہ کنیزک ترا باشد گو ہمانجا بنشند بدارند قولہ یرید بھذا الوقت گفتم آنچہ غالب بر ایشان باشد این نہ بلکہ ہمانچہ گفتیم انچہ از غیب بر تو طاری شود و بدست تو بنا شد آمدن و رفتن او قولہ وقد یعنون بالوقت ما ھو فیہ من الزمان فان قوما قالوا الوقت ما بین الزمانین یعنی الماضی والمستقبل و مباشر باشد کہ وقت عنایت از چیزے بود کہ او در دو زمانست زیرا چہ صوفیان گفتہ اند حادثہ کہ میان ماضی و استقبال شود ان وقت است ہر عبارتے کہ وقت را بیان خواہد کرد انچہ ما گفتیم مرجع ہمہ بر انیست تو مقابلہ آن ببین قولہ ویقولون الصوفی ابن وقتہ یرید ان بذلک انہ مشتغل بما ھو اولی بہ فی الحال قائم بما ھو مطالب بہ فی الحین آرے سخن اینست کہ شیخ میفرماید اما اولی چونہ آید از شوق ہیجان نیز دمرد بوقت خویش باید متصرف و غالب بر وقت او ست اما اگر اولی و احسن اختیار کرد این فعل او آمد نہ حرفت وقت معنی ترجمہ شیخ الصوفی ابن وقتہ صوفی نتیجہ وقت خویش مراد قائلان اینست کہ صاحب وقت مشغول ست بچیزے کہ در وقت او بہتر و اولی

است هم توبه بین این وقت گفته است به احسن اولی چونه رود هم آنچه وقت او ست هم بران رود و قایم با هو بد آنچه او مطالب است بتقاضای وقت این هم بدان قایم است **قوله** وقیل الفقیر لا یهمه ماضی وقته و آتیه بل یهمه وقته الذی هو فیه و هم چنین گفته اند آنچه گذشت غم گذشته نخورد و غم آینده نخورد بلکه در هر وقتی که او ست هم او هان وقت ست

رباعی

وی رفت گذشت باز ناید — فردا آید و اگر نه آید شاید
امروز بنقد وقت خوش باش — رفته رفت است هر آنچه آید آید

قوله وقیل اشتغال بفوات وقت ماض تضییع وقت ثان وگفته اند اگر وقت گذشته را دل دهند دران وقتی که تو ی آن وقت را ضایع کرده باشی یعنی اگر گذشته بحالتی غیر مراد گذشته است اگر در تشویر و فسوس آن مشغول شوی دران وقتی که تو ی آن وقتی را ضایع کرده باشی گذشته را هم ضایع کردی این هم ضایع کردی کذلک اگر در مدح و ثنا وقت گذشته باشی **قوله** وقد یریدون بالوقت ما یصادفهم من تصریف الحق لهم دون ما یختارون لانفسهم فیقولون فلان بحکم الوقت ای انه مستسلم لما یبدو من الغیب من غیر اختیار و هذا فیما لیس لله علیهم امرا او اقتضاء بحق شرع اذ التضییع کما امرت به و احالة الامر فیه علی التقدیر و ترک المبالات بما یحصل منك من التقصیر خروج عن الدین و بسا باشد که ایشان ازین وقت آن مراد دارند هر چه از حق بر ایشان آید بغیر اختیار ایشان ایشان بحکم آن باشند پس بگویند فلان بحکم وقت است یعنی آنچه از حق وارد است او هم بدان مشغول است و آنچه

از غیب بر وی وارد شده است نفس او هم بدان تسلیم کرده است و هم بدان مسلم است و این در امورے است که مطالبهٔ شرعی بدو متوجه نیست اگر از آنها است آن وارد این تقاضا کرد که او را تجاوزے از حد شرع شود اینجا تسلیم و استسلام نیست واگرنه خروج از دین شود و از معاملهٔ قوم بیرون آمد اما این در دل می آید که وقت از امور قوم و این طائفه اند مر درد حقانی مستغرق اند آن هم می باشند که خلاف شرع باشد و استعمال آن از شرع تجاوز شود آن کسے که در صرف تجلیات است وقت خود بروے بحکم تجلی اوست و متجلی مقهور و مقهور و مغلوب را حکمے نیست یقلبه کیف یشاء خضر علیه السلام بحکم تجلی کارے کرده است وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِیْ گفته وقت طاری است آید و برود قوله ومن کلامهم الوقت سیف قاطع ای کما ان السیف قاطع فالوقت بما یمضیه الحق و تجری علیهم غالب صوفیان گفته اند الوقت سیف قاطع یعنی وقت همچو تیغ برنده است از حق آید و قطع کارے کند که بران آمده است و بروغالب باشد و از و گذشت صورت ندارد و بریں معنی که الوقت سیف قاطع وفی الوقت السیف القاطع اما الملک و اما الهلک ازان سو وارد ے آید این را از وے بردغرق بحرے کند که ساحلش نیست ازان بحر یا ملکے برآید یا دران غرق شود قوله وقیل السیف لین مسه قاطع حده فمن لاینه سلم ومن خاشنه اصطلم کذا الوقت من استسلم لحکمه نجا ومن عارض بترک الرضا انتکس و تردی وگفته اند تیغ را دو صفت است یکے آنکه بینی می نماید روشنی می نماید نخستان می نماید دوم صفت او تیزی دارد که آن تیزی برنده است هر که با او ملائمت سد او را بشرط حفظ نگاه دارد و هر که با او بدرشتی پیش آید هلاک شود و ضائع گردد و حکم وقت هم همین است هر که با او ملایمت کند یعنی بر حکم او رود و بشرطه و وصفه او را نجات شود او را از وقت انتفاعے شود و هر که با او معارضه کند بسهل و برابری کند

خواند بحکم او نرود بشکند و ہلاک شود قولہ وانشدوا ؎

وکالسیف ان لاینتہ لان مسہ وحدہ ان خاشنتہ خشنان

انشاد شعرے کردہ است درین معنی حاصل او ہمان معنی کہ بالا رفت اگر با او نرمی کنی سست اوترا نرم باشد یعنی زیان نکند بلکہ نفع باشد اگر با او خاشنت و سختی کنی او خود خشن است یعنی سخت است با وے درشتی کردن از درشتی مزاج نباشد قولہ ومن ساعدہ الوقت فالوقت لہ وقت ومن نالک الوقت فالوقت علیہ مقت واگر وقت برین مساعد آمد بحالتے حسنے و بکارے مستحسنے پس آن وقتست و آنرا وقت نامند واگر بخلاف آید آن وقت نیست آن مقتست است وقت ابلیس علیہ لعنت است این تقاضا کرد کہ آدم را علیہ السلام سجدہ نکند وقت او مقت شد قولہ وسمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول الوقت مبرد یسحقک ولا یمحقک یعنی لو محاک وافناک لتخلصت حین فنیت لکنہ یاخذ منک ولا یمحوک بالکلیۃ وقت مبردے است محک بروے است بر تو افتد و ترا بساید و بکوبد بر حکم خود برد اما ترا از خود بکلی نکند کہ اگر ترا سحق کرد صورت فنا گیرد و لیکن ترا آن فنا نکرد کہ ترا بکلی بردہستی تو با تو گذارد اگر ترا فنا کند و بکلی محو کند دگر چہ می باید اما نمی کند و ترا بتو باز میگذارد این سخن گفتہ ام لیکن از کردۂ ترجمہ باز گردم قولہ وکان ینشد ؎

کل یوم یمر یاخذ بعضی یورث القلب حسرۃ ثم یمضی

وکان ینشد ایضا ؎

کاھل النار نضجت جلود اعیدت للشقاء لھم جلود

وفی معناہ

لیس من مات فاستراح بمیت انما المیت میت الاحیاء

ہر روزے بمن می گذارد و چیزے از من می ستاند و در دل حسرتے می گزارد کہ مرا تمام از من چرا نبرد و خود می رود یعنی چنانچہ معشوقہ بیاید و بخود مشغول کند و باز بگذارد و برود و تمام او از و نیرد قولہ کما اھل النار چنانچہ اہل نار را ہر بار تنہائے ایشان میگدازد و باز برائے شقائے ایشان را باز جلود دگر شود یعنی تمام ایشان را بکلی نمی برد تا ایشان از عذاب خلاص یابند قولہ لیس من مات فاستراح مثل این ہمچنین نیست شخصے مرد از جملہ رنجہا خلاص یافت بلکہ بدان ماند شخصے در شرف موت جانے می کند و نمی میرد قولہ واللبیس من کان بحکم وقتہ ان کان وقتہ الصحو فقیام بالشریعۃ وکان وقتہ المحو فالغالب علیہ احکام الحقیقۃ دانا کسے است کہ بحکم وقت خویش باشد اگر وقت ہشیاری است یعنی از مستی تجلی و کشف بخویش آمدہ و لذت سکر او باقی بس کار بحکم شرع باشد و ظایفے و اورادے کہ آمدہ است بدان مشغول باشد و اگر وقت او بقضا محو کردہ است کہ او را بدو نگذاشتہ است پس غالب بر و احکام حقیقت است او مغلوب بر حکم غالب و اینجا اشکالے می آید این سخن ہماں سخن است کہ بالا گفتہ است قولہ وقد یرید دن بالوقت ما یصادفہم من تصریف الحق لھم و شیخ اینجا این فرمود کہ اگر موافق شرع است بر ان رود و اگر مخالف شرع است ترک مبالات بدان کردن خروج از دین است و اینجا ہم چنین فرمود فالغالب علیہ احکام الحقیقۃ چو غالب حقیقت باشد تا حقیقت بر کدام چیز دارد و بکدام سو برد شیخ رحمہ اللہ در بیان وقت چند سخنے فرمود و بعض سخن از سخن دگر غیر آن نمود طالب مبتدی شد برچہ قرار گیرد کلی فرمودہ ایم من قبل تمام را ہم بران تطبیق دہ و ہم بران رو

قولہ ومن ذلک المقام والمقام یتحقق للعبد بمنازلتہ من الاداب مما یتوصل الیہ بنوع تصرف ویتحقق بہ بضرب تطلب مقام

ومقاسات تکلف فمقام کل احد موضع اقامتہ عند ذلک وما هو مشتغل بالریاضۃ لہ وازان کلماتے کہ صوفیہ راست در مجاہدات ایشان مقام است ومقام عبارت از کارے وجائے است کہ در تو قرار گیرد و ترا بدان استقامت شود مراد حق حالات حقانی متجدد شوند آنچنانکہ فرجہ وتفرقہ نماید آنرا مقام نامند وآنچہ شیخ می فرماید بیان کنیم مقام اینست ہر منزلے کہ از خدا برو شود یعنی پے در پے کہ از خدا آید او چیزے از تکلف خود او را با خود دارد مقام ہر کسے آن نباشد کہ او در آن محل ماندہ است وآنرا ثابت بر خود کردہ است این را مقام نامند بنوع تکلف چہ باشد یعنی حالے بر وطاری شدہ است والبتہ بقصد خویش نمی خواہد آن از و برود تمام کردہ خود را بران می دارد تا آنکہ باو ے ماند قولہ وشرطہ ان لا یرتقی من مقام الی مقام آخر ما لم یستوف احکام ذلک المقام وشرط مقام اینست کہ ازان پیشتر نشود تا استیفاے حق او نکند مثلاً یکے را حال توبہ آمد چنانچہ ندم او آن حالت را متجدد داشت تا آنکہ ندم استقامت یافت توبہ دست داد وبعد آنکہ درین توبہ خطرہ گناہ از دل رفت لذت گنہ از سینہ او خاست اینجا باشند کہ این مقام توبہ شد واستقامت این نشود تا آنکہ حال ورع بر و نازل نشود چوں حال ورع بر و نازل شود توبہ مقام گردد اینجا اشکالے می آید تا مادام استقامت توبہ نداشت او ورع نداشت اگر شئے مائی با او ورع نبود توبہ چونہ شد متعلے شتہ بود او گفت یعنی کمال ورع آن احمق نداشت کہ ما قید گرفتہ ایم اگر شئی مائی ورع نبود توبہ چونہ شد قولہ فان من لا قناعۃ لہ لا یصلح لہ التوکل من لا توکل لہ لا یصلح لہ التسلیم وکذلک من لا توبۃ لہ لا یصلح لہ الانابۃ شیخ می فرماید نخست قناعت باید تا پس آن توکل درست وہد زیرا چہ شئی مائی توکل در قناعت ہست اگر شئی مائی توکل در و نہ باشد قناعت نباشد فکذلک التسلیم والرضا قولہ ومن لا ورع لہ لا یصلح

الزهد پس از توبه بورع آید ورع عبادت از چیست که احتمال از مشتبهات کند چون ورع استقامت یابد توبه مستقیم شود چون او در ورع باشد ترک مشتبهات را ورع نامیدند حال زهد بر سالک طاری شود یعنی در ورع ترک مشتبهات بود آنجا اندیشه افتاد در ترک مشتبهات بود مر انظر باسمعان باید کردن که این مشتبه هست یا نیست وجائی که بدست اوست آنجا نظر باستقصا می باید آن حال برین آورد که ترک کلی باید کرد مشتبه و حلال را آنگه ورع دست دهد پس آنگه این حال متجدد شد و متوالی شد و مرد فاعل آن گشت مقام زهد نامیدند قوله والمقام بضم المیم هو الاقامت کالمدخل بمعنی الادخال والمخرج بمعنی الاخراج شیخ قدس الله سره بیان لغت مقام میکند یعنی این مصدر میمی است مصدر میمی از ثلاثی بروزن مفعل آید و مفعل بمعنی مصدر هم آید بمعنی زمان و مکان هم آید و آن منشعبه مصدر میمی بروزن مفعول آید و زمان و مکان هم بروزن او آید المدخل درآوردن و درآورده شده و زمان درآوردن و مکان درآوردن پس معنی اقامت در مقام چه باشد مقام فرو آوردن خدا و جای داشتن خدای و اگر مقام بفتح میم گویم هم معنی درست آید و در بعض کتب سلوک بفتح میم کرده اند آن بدین معنی باشد قیام آن شخص بموضع که وصف او چنین و چنین است توکل و صبر و رضا و این معنی از بیان شیخ مبائن نیست زیرا چه قام متابع اقام است تو گوئی اقمت فقام هم انجا که خدا خواست او را قرار داد هم انجا مقام و منزل او ساخت قوله ولا یصلح لاحد منازلة قوم الا بشهود اقامة الله ایاه بذلك المقام لیصح بناء امره علی قاعدة صحیحة و هیچ یکے را مقامے ثابت و مستقیم نشود مگر آنکه در دلش محقق و متیقن باشد که خدای سبحانه و تعالی بفضل و کرم خویش مرا این مقام روزی کرده و مرا بدین دولت رسانیده این شهودے که شیخ گفت این شهود خیالی و وهمی است نه شهود عیانی و حقیقی شهود حقیقی است انچه [illegible]

این برائے آنرا میگوئیم تا کار او بصحت و استقامت باشد ہر آئینہ چو نظر او بر خدا باشد کار او بر استقامت و سداد باشد قولہ سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول لما دخل الواسطی رحمہ اللہ نیسابور سال اصحاب ابی عثمان رحمہ اللہ ماذا کان یامرکم شیخکم فقالوا کان یامرنا بالتزام الطاعات و رویۃ التقصیر فیھا فقال یامرکم بالمحوسیۃ المحضۃ ھلا امرکم بالغیبۃ عنھا برویۃ عنیھا و مجریھا و انما اراد الواسطی رحمہ اللہ بھذا صیانتھم عن محال الاعجاب لا تعرضا فی اوطان التقصیر او تجویزا لاخلال باداب من آداب اللہ تو این حکایت را در تعرف و غیر آن یا می کہ با بی بکر کتانی نسبت کنند کہ مریدان ابو عثمان حیری رحمہ اللہ بر آمدند او پرسید شیخ شما شمارا چہ می فرماید ایشان جواب دادند شیخ ہم ہماں جواب گفت کہ مذکور است واسطی رحمہ اللہ در نیسابور آمد مشترشدان ابو عثمان رحمہ اللہ ملاقات کردند واسطی رحمہ اللہ پرسید شیخ شما شمارا چہ فرمودہ و بر کدام کار داشت ایشان گفتند شیخ ما ما را فرمودہ است و رطاعت خدا ملازمت کنید و خود را در آن مقصر دانید واسطی رحمہ اللہ فرمود شیخ شما را عبادت مجوسیان فرمود کہ کارے از خود دانستن مجوسیت محض باشد واسطی رحمہ اللہ گفت شما را شیخ این نمی فرماید شما ملازمت طاعت کنید و معتقد شما این باشد کہ ما را این میسر نشود و این فعل در مظہر ما از ما نمی زاید مبدی و مجری آن و پیدا کنندہ در مظہر ما خداوند تعالی است شیخ این حکایت برائے آں آورد کہ مقام استقامت نیابد تا این نظر نباشد کہ این فعل فضل باری است نہ بقصد و اختیار نفس ما و آنچہ استاد ابو القاسم مراد واسطی فرمود عین مراد ابو عثمان حیری است او کہ انتفائے رویت تقصیر تعوذ فرمود ہم بر موجب این کہ عابد را در عبادت اعجاب نشود اما دیگرے می گوید کہ مراد واسطی در گفتار خویش این بود کہ مرد عابد از مفقود و از عبادت خود غائب شود فانی گردد تصوراً او حقیقۃً این فرمایش

مشائخ باشد و کار مرشدان۔

قولہ ومن ذلک الحال و بعضے ازان مصطلح قوم حال است اشتقاق حال حال آن دو لغت تقاضا می کند یکے از حلول دوم از تحول اگر از حلول باشد حال مشدد باشد بکثرت استعمال تخفیف کردند و قول ایشان الحال نازلۃ تنزل من اللہ بہن تقاضا کند کہ شئ یحل من اللہ و اگر از تحول باشد گفتہ اند حال را ازان حال نامند کہ صفت تحول دارد آید و رود قرار نگیرد **قولہ والحال عند القوم معنی یرد علی القلب من غیر تعمل منھم ولا اجتذاب ولا اکتساب لھم من طرب او حزن او بسط او قبض او شوق او انزعاج او ھیبۃ او احتیاج فالاحوال مواھب والمقامات مکاسب** و حال باصطلاح صوفیان معنی است کہ بر دل فرود آید بغیر اجتذاب و اقتضاے حال خوشے او بستم نیاورد از خدا آید و کذلک الحزن والبسط انچہ شیخ می شمارد حالے کہ خواہد آمدن صاحب حال دران تاملے و تفکرے خواہد کرد اما ورود او نخست بغیر تاملے و تفکرے است پس احوال از مواہب باشد دران تصرف بندہ را مدخلے نیست و مقامات را مکاسب نامند زیرا چہ و ہم کسب بندہ در وے ہست حال آمد از خدا آمد و آن حال مقام گشت و خدا آن حال را مقام گردانید خدا او را بر تجدد و تمکن داشت تا آن مقام شد چو و ہم و صورت قصد بندہ بود مقام نام کردند و آن چوں ابتدا بغیر کسب آمد حال نام کردند ہم مکاسب مواہب اند اما تفرقہ اند کہ گفتم ہمان تفرقہ است **قولہ والاحوال تاتی من عین الجود والمقامات تحصل ببذل المجھود** احوال از عین فضل باری اند و مقامات ببذل مجہود حاصل شود یعنی خداوند تعالیٰ او را قوتے و توفیقے دہد تا بران استقامت شود ایں بذل مجہود شد **قولہ وصاحب المقام ممکن فی مقامہ وصاحب الحال مرتق مبتغی عن حالہ** مقام ممکن است مکان دادہ شدہ یعنی او را خداے تعالیٰ تمکن داد و

نعم ممکن ولکن تمکین اللہ تعالی وصاحب حال مرتی ومبقی است ازانچہ اوست وبرآنچہ اوست برآن نداشتہ اند وازان بیشتر برده اند **قوله سئل ذوالنون المصری رحمه الله عن العارف فقال کان ههنا فذهب** ذوالنون را رحمہ اللہ از عارف پرسیدند گفت بود اینجا رفت شیخ این سخن درمحل آن می آرد کہ حال باقی نماند برود و این حکایت از حال نگفت از صاحب حال گفت یعنی حال عرفان با وے بود چو از عارف حال عرفان رفت گوئی او بان حال رفت وعرفان نماند او را کہ عارف نامیدند بدین حال عرفان با وے بود چو عرفان رفت عارفیت عارف رفت شیخ عنایت کرده این سخن درین محل می آرد حال عرفان بود ورفت اما این قوم کان فذهب عنایت کرده اند چو اطلاع برحقیقت شود وجودات باجمعها واحوال بجملتها هم بجنب حقیقت وہمچنان بودند چوں حقیقت تجلی کرد این ہم بوہم وخیال رفتند ومعرفت از احوال نیست از مقامات است چنین ہم باشد کہ زمان من الطف الازمنة معرفت از دل عارف برود نماند استغفر اللہ عرفان عام گیر خواه خاص گیر خواه اخص گیر اما شیخ از تجلی وکشف حکایت کرد کہ تجلی برد وام نیست وکشف مستدیم نہ چو تجلی وعرفان رفت او بعین وعیان چیزے می دید آں رفت چون آن رفت آن مشاہد را بحال نسبت کردند چو حال مشاہدہ رفت عارف ہم رفت **قوله وقال المشائخ رحمه الله الاحوال کالبروق فان بقی فحدیث نفس** مشائخ رحمہ اللہ گفتہ اند احوال ہمچو برق است یعنی لائح شود ومختفی گردد واگر باقی ماند فہو حدیث النفس ودو معنی احتمال دارد یکے آنکہ آن حال نباشد حکایت نفس است دوم چو حال متجدد ومتوالی گردد چنانچہ حدیث نفس ہر یکے بسر دیگرے متوالی ومتجدد باشد آن حال را بدین نسبت حدیث نفس خواندند ودیگر چنانچہ نفس برجا است واحوال بروطاری میشود ایشان گفتہ اند الاحوال کالبرق برق آید وروود ومرد برجا باشد

اگر برق متجدد و متوالی شود مرد سوختہ و نیست و نابود گردد چنانچہ یکے گفتہ است

نظم

زبادہ چون کف ساقی تہی نمی گردد کجا دماغ لطیفم ز مستی آید باز

قولہ وقالوا الاحوال کاسمہا یعنی انہا لما تحل بالقلب تزول فی الوقت

احوال حاصل او مفہوم او ہمان لغت اوست حال آنست آید و رود یعنی تحول دارد چنانچہ در دل فرود آید ہمچنان برود قولہ وانشدوا

لو لم تحل ما سمیت حالا وکل ما حال فقد زالا

انظر الی الفیء اذا ما انتہی یاخذ فی النقص اذا طالا

و ہم بدین معنی کہ حال ثبوتے ندارد و صفت او زوال است انشاد شعر کردہ است آنرا کہ تو حال نام نہادہ اگر او فرو نیاید ہر حال کہ بر تو فرود خواہد آمد او خود زائل است قولہ انظر الی الفیء بسوے سایہ بین منتہی شود ہر چہ دراز تر میشود او را نقصان میشود قولہ واشار قوم الی بقاء الاحوال ودوامہا وقالوا انہا اذا لم تدم ولم تتوال فہی لوائح ہواد ولم یصل صاحبہا بعد الی الاحوال فاذا دامت تلک الصفۃ عند ذلک یسمی حالا بعضے اشارت برین کنند کہ حال بقا دارد و این را احوال بقا نامند و گفتہ اند وارد سے کہ بیاید اگر نماند او را حال نگویند او را لوائح و بواده گویند و چون بماند و ثابت باشد آنگہ حال گویند و اگر ہیں بواده و لوائح باشد پس صاحب او ہنوز بحال نرسیدہ است و چون آن بواده و لوائح قرار گیرد و حال نامند قولہ وہذا ابو عثمان الحیری رحمہ اللہ یقول منذ اربعین سنۃ ما اقامنی اللہ فی حال فکرہتہ اشار الی دوام الرضا والرضا من جملۃ الاحوال اینک این ابو عثمان حیری است رحمہ اللہ میگوید چہل سال شد خدای تعالی مرا بر ہیچ حالے نداشت کہ من

از ان کارہ بودہ ام اشارت بدوام رضا کرد و رضا از جملہ احوال است اینجا چند سخنے داریم کہ میگوید نزدیک ابوعثمان رضا از احوال است چرا از مقامات نیست دیگر من بالا گفتہ ام آمدہ ام کہ حال متوالی متجدد شد آورا مقام نامند اکنون حال رضا چو با عثمان حیری رحمہ اللہ متوالی و متجدد شد مقام شد و قول او ما اقامنی اللہ فی حال ہمبرین دلیل کرد کہ ما گفتیم کہ حالے متجدد و متوالی است و اینجا یک اشکالے دگر است کراہیت ضد رضا است نہ نقیض رضا است بینہما حالتے تصور توان کرد کہ نہ کراہیت است نہ رضا است زیرا چہ رضا سرور ست پس فی امر من الامور توان گفت کراہیت نیست رضا نیست قولہ و الواجب فی ھذا ان یقال ان من اشار الی بقاء الاحوال فصحیح ما قال فقد یصیر المعنی شربا لاحد فیہ ریب ولکن لصاحب ھذہ الحال احوال ھی طوارق لا تدوم فوق احوالہ التی صارت شربا لہ فاذا دامت ھذہ الطوارق لہ کما دامت الاحوال المتقدمۃ ارتقی الی احوال آخر فوق ھذہ و الطف من ھذہ قائلا یکون فی الترقی ہر کہ ببقاے احوال گفتہ است سخنے درست گفتہ است کسے باشد کہ این حال شرب او شود یعنی ذایق آن باشد و قوت او گردد و آن شرب این شود پس او آن اعتقاد کند و مر این شخص را احوالے دگر است کہ آنرا طوارق گویند و آن دایم نماید و آن بالاتر از ان احوالے کہ شرب او ست و صاف تر و لطیف تر و چون این طوارق مر آن صاحب حال را مستدیم شد چنانچہ احوال مقدمہ دایم بود ازان پیشتر مرتقی شود کہ آن ازین صاف تر و بالاتر و لطیف تر و روشن تر باشد پس ہمارہ آن مرد در ترقی است میگویم این ہمہ شدا احوال را دوام ہست یا نیست طوارق نام کن یا لوایح گو سالک را درین چہ نفع اگر این اختلاف و این اسامی نداند او را چہ زیان

اورا روزگار پیش آمدہ آن اورا بسر بردنی است فسمہ ماشئت قولہ سمعت الاستاذ الامام ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول فی معنی قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ لیغان علی قلبی حتی استغفر اللہ فی الیوم مئۃ یعنی مرۃ انہ کان علیہ السلام ابداً فی الترقی من احوالہ فاذا ارتقی من حال الی حال اعلی مما کان فیہا فربما حصل لہ ملاحظۃ الی ما ارتقی عنہا فکان یعدہا غیناً بالاضافۃ الی ما حصل ما فیہا فابداً کانت احوالہ فی التزاید ابو علی دقاق مراخواجہ وقاق رحمہ اللہ گفت در معنی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و انی لاستغفر اللہ کل یوم ازین عبارت چہ معنی است معنی اینست کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ در احوال خویش در ترقی بود چون از حالے ترقی میکرد بحالے دیگر عالی تر از انکہ و بعد از انکہ از انچہ گذشتہ بود بران ملاحظہ افتاد ازان استغفار کرد پس ہر ساعت حال در تزاید و ترقی است میلویم ملاحظہ شرط نیست بمجرد ازادنی باعلی رفتن بے آنکہ باشد ازادنی استغفار نشود اینجا نیز اسباب روے می نماید مرورا ضی را تجلی اطف واجل واطیب وارغب روے نماید ہر آئینہ بدید ارش خوشی افزاید آن خوشی نسبت برضا ندارد آن نسبت بوجدان مراد باشد مثلاً شخصے محبوب را ببیند و با خود ببیند و بران راضی و خوش است واگر محبوب با شہود و حضور خویش چیزے از مواصلات بخشد بموجب آن خوشی در مرد صاحب رضا آید آن وہب من الغیب آید فضل من المحبوب بود فہم کن کہ چہ گفتہ شد قولہ وتقدست ذات الحق سبحانہ من الالطاف لانہایۃ لہا واذا کان حق الحق العز فالوصول الیہ بالتحقیق محالا فالعبد ابداً فی ارتقاء احوالہ فلا معنی بوصل الیہ الا وفی مقدورہ سبحانہ ما ہو فوقہ یقدر ان یوصلہ الیہ وعلی ہذا یحمل قولہ حسنات الابرار

سیئات المقربین این سخن بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استقامت داد
کہ او ہمیشہ در ترقی بود بعد آں سخنے برائے ارشاد طلاب علی العموم فرمود کہ مقدورات
خداوند سبحانہ منحصر نیست و الطاف او را اندازہ نہ ہر کرا ترقی نصیب کرد
ہمارہ او را ادنی باعلی برد ہر اعلی کہ ہست نسبت آنکہ از و بالاتر ست ادنی است
مر متجلی را ہمارہ در ترقی می دارد و از ادنی باعلی می رود و چوں حق تعالی این آمد کہ البتہ وجدان
آن اندک باشد و دریافت او و شناخت او نادر و وصول بدو کما ہو حقہ محال زیرا کہ
او واجب قدیم لاتناہی و بندہ ممکن زائل تناہی ادراک آں و دریافت کما ہو حقہ بر بندہ
متحیل چوں چنیں باشد ہر آئینہ ابداً در ترقی باشد مثال این بدریاے ماند یکے
غوطہ خورد و گمان برد کہ بانتہاے این دریا رسیدم گمان بر و مر اقرار شد ناگہ یکے
فروتر نظر کرد دریاے دید بسے عمیق تر و لطیف تر و صاف تر تا آنکہ انتہاے او گیرم
کار تمام شود دراں ہم غوطہ خورد انتہاے او گرفت باخود راست گرفت اکنوں
رسیدم جاے کہ باید رسید ناگہاں پردۂ دیگر از چشم دل او بر گرفتند دریاے دیگر احساس
کرد آنچہ گذشتہ بود بجنب این ہیچ نیست باخود دمے سرد زد گریہ کرد گفت
در دریاے غرقم کہ ہرگز پایاب رسیدنی نیست تا آنکہ درین جہان باشد ہمچنین باشد
و فردا آمنا و صدقنا ہر جا کہ باشد ہم ہمچنین باشد قولہ وعلی ہذا یحمل
قولہم الخ مرد ہر حسنہ کہ کند او را درین مزیدے و ثوابے باشد و مقرب ہر نفسے
در ترقی است ہر زمانے از ادنی باعلی است نہ آنکہ حسنۂ او سیئۂ این مقرب
است تا آنکہ استغفار و تعوذ میکند و یک معنی دگر ہم احتمال دارد اینجا کہ از مقرب
حسنۂ زاید کہ آں نزد یک ابرار سیئہ نماید خضر علیہ السلام غلام را کشت ان حسنہ
خضر بود علیہ السلام و موسی حسنۂ او را سیئہ دانست قولہ وسئل الجنید
رحمہ اللہ عن ہذا أعنی قولہم سیئات المقربین فانشد

طوارق انوار تلوح اذا بدات فتظهر کتمانا وتخبر عن جمع ن ویظهر

جنید رحمہ اللہ را ازین سخن پرسیدند حسنات الابرار سیئات المقربین چہ باشد گفت چہ ہمچنین است طوارقے و انوارے و اطوارے ہست و ترقی از ادنی با علی ہست و اخیار از جمع ہست و ابرار از طوارق و انوار و از جمع الجمع خبر ندارد این مقرب کشتی او در قعر بحر غرق است مسکین ابرار کشتی در خشکی می راند ہر آئینہ حسنات او سیئات مقرب باشد۔

قوله ومن ذلك القبض والبسط و بعضے ازان الفاظ کہ میان قوم القبض والبسط

قبض وبسط است قبض از روے لغت گرفتن است در مصطلح قوم عبارت از انقباض دل است و آن عبارت از حالتے است از سالک از ادنی با علی ترقی نتواند کرد یا میکند اما ذوق و لذت آن نمی یابد و ہیچ بلاے بر صوفی بالاتر از قبض نیست و بسط خلاف قبض است در بسط یکے را باندک کشادگی دل است و در قبض یکے را با ہمہ چیز گرفتگی دل است مرد و احد اما فاقد ذوق قوله وهما حالتان بعد ترقی العبد من حال الخوف والرجا قبض از خوف خیزد و بسط از رجا خیزد چہ از ہر دو ترقی شود بموجب رجا کشادگی آید آنرا بسط خوانند وبحسب خوف نیک آمدنی چیزے کہ در دل شود آنرا قبض نامند پس قبض و بسط فوق خوف و رجا باشند قوله فالقبض للعارف بمنزلة الخوف للمستانف والبسط للعارف بمنزلة الرجا للمستانف پس قبض مر عارفاں را مرتبہ است کہ خوف مر مبتدی را کذلک بسط مر عارف را ہم چنانکہ رجا مر مبتدی را قوله ومن الفصل بين القبض والخوف والبسط والرجا ان الخوف من شئ فی المستقبل اما ان يخاف فوت محبوب او هجوم محذور وكذلك الرجا انما يكون بتاميل محبوب فی المستقبل او يتطلع زوال محذور وكفاية مكروه فی المستانف وبیان تفرقہ کہ میان

خوف و رجا و قبض و بسط است اینست که خوف از چیزے باشد که آینده است یا محبوبے است بدست او فوت او را خایف است و خوف وجدان محبوب دارد این هم بوقوع محذوری باز میگردد و چنین هم باشد محبوب بدست است بدامان دوام است خوف آن دارد که او خود را تمام ندهد با این تمام او مطلع تواند شدن و این همه که گفتیم بزمان آینده متعلق است وکذلک الرجا انما یکون بتامیل محبوب فی المستقبل او یتطلع زوال محذور وکذلک الرجا انما یکون بکفایة مکروه فی المستانف و رجا نیز نسبت باستقبال دارد که البته بر کمال محبوب و بر انتهاے عزت و جلال او مطلع خواهم شد یا بهمه تعززے که دارد مرا بخود دره خواهد داد قوله واما القبض فلمعنی حاصل فی الوقت وکذلک البسط اما قبض عبارت از شے حاصل است در وقت طاری بروے افتاده است او را منقبض میدارد و هیچ او را از ان خبرے نه و همچنین بسط قوله فصاحب الخوف والرجا تعلق قلبه فی حال التنبه بآجله و صاحب القبض والبسط تغیر وقته بوارد غلب علیه فی عاجله ثم تتفاوت نعوتهم فی القبض والبسط علی حسب تفاوتهم فی احوالهم وصاحب خوف و صاحب رجا دل ایشان متعلق است بچیزے که در مستانف نباید اما صاحب قبض و بسط را واردے است از انچه اوست او را بگرداند یا بقبض کشد یا ببسط یا اگر چنین است که قبض و بسط از معنی خوف و رجا است پس باید ایشان هم در مستانف باشند حادثه که در دل افتاده است آنرا شیخ وارد نام نهاد آرے من الله آمده است شخصے در اثناے وجدان شی در دلش افتاد که بدین شے اطلاع بتمام و کمال مراد ست نمیدهد بحسب این قبضے شد که بدان خوش نیست و لذت ازو نمی تواند گرفت با او وحشت است و ناخوشی هست و بسط در اثناے وجدان شے اگرچه آن اقل من کل قلیل هست نفس و دل را

بسطے و فرحتے شد این فرح را نہ مستانف گویند و نہ حال گویند اما بیان ہمان قدر کہ شیخ فرمود وارد قبض چہ باشد و دل او را برآمدہ کند از ان شئے کہ حاصل او ست لذتے و راحتے نتواند گرفت موجب برآید اگر گوییم ہمین قدر گفتم دراز می شود دراز تر گردد **قولہ** فمن وارد یوجب قبضا ولکن فی صاحبہ مساغ للاشیاء الاخر لانہ غیر مستوفی ہمان بیان کہ گفتیم کہ شیخ می فرماید رحمہ اللہ وارد ے باشد کہ موجب قبض آید اما صاحب او احکام آں وارد کہ ازین انتقال کند بشئے دیگر اندازد از انجا او را ازین قبض فرحتے شود و برائے این را حکایتہا بسیار است کہ از صوفیان منقول ست عذر ہمان ست کہ کتاب دراز شود لانہ غیر مستوفی زیرا چہ وارد او را تمام استیفا نکردہ است پس او را فرحتے آن ہست کہ از طرفے دگر نجات جوید **قولہ** ومن ہو مقبوض لا مساغ لغیر واردہ فیہ لانہ ماخوذ عنہ بالکلیۃ بوارده بعضے ازاں آنہا اند کہ او را از وے بکلی بردہ اند و او بکلی مقبوض است و او را از ان مساغ بیرون آمدن نیست زیرا چہ وارد بر و غالب است شیخ این را مقبوض بدین معنی میگوید چنانچہ شخصے قوی را بندے سختے کند و چنان ساختہ کہ از و کارے نیاید نالہ این مسکین این باشد از زبان محبوب میگوید نظم

باہر کہ بیا میزی میدان کہ نیاسائی زیرو زبرت دارم زیرا کہ تو ازمائی

قولہ کما قال بعضہم انا رہم لا مساغ فی" این ردم از قبض نیست انما رہم کہ یعنی من سختم در من چیزے نفوذ کردنی نیست این از قبض باشد چنانچہ شیخ رحمہ اللہ فرمود و دیگر مرد جائے رسید کہ امکان تغیر رفت از وے آنچنان تمکن یافتہ است کہ امکان تحولی نماندہ است و دیگر یکے بیکے گشتہ است و ثنائی نماندہ او را از و کہ گرداند این بخن انا رہم کہ فتح موصلی است رحمہ اللہ عمرے در مسجد جامع یک ستون پیش گرفتہ نشستہ بود و البتہ قابل نبود کہ با ہیچ کس انبساطے کند گفتند

قوالے بیاریم نغمہ سرایدبیتے گوید قدرے ثمارا گشادگی وخوشی باشد گفت انا ردم کلہ لا یوثر فی قول من بہاں آنچنان سختم کہ ہیچ در من اثر نکند در یکانگی دیکیئی فروق نیست ذوق در دوئی است قولہ وکذالک مبسوط قد یکون بسط یسع الخلق فلا یستوحش من اکثر الاشیاء ویکون مبسوطا لا یوثر فیہ شئ نحال من الاحوال چنانچہ قبض را دو حال گفتم ہمچنین بسط را دو حال است بسا باشد کہ تواند بچیزے دگر پردازد وبسا باشد کہ بسط چنان گرفتہ است چنانچہ سکران مایت باشد اکنون مبسوط اول امکان آں دارد کہ او بچیزے دگر مشغول شود بسط او برود ومبسوط او برود ومبسوط دوم چنان اورا بسط است کہ ہیچ حالے از احوال در و اثر نکند ہر چند کہ موجب قبض او را پیش افتد تا اورا از بسط بگرداند اینجا یک دو عبارتے می نویسم یقبض اللہ عنک بک ویقبض اللہ عنک بہ ویقبض اللہ عن مرادا تک ویقبض اللہ بحبس مرادا تک عنک ویقبض اللہ بحیث لا یبسطک وہم برین قیاس موارد وبسط کن ویبسط اللہ بک ویبسطک بسطا ویبسطک بما انت فیک ویبسطک بما لک منک انواع قبض را نبشتم وشیخ رحمہ اللہ در بیان خود سخن مضطرب می راند بقبض کہ گفت کہ آں قبض عنک بک است وآنجا نظرے وشمالے راند ودیگر گفت واین نظیر راند کہ یقبض اللہ عنک بک است بہ سبب این در بیان شیخ اشکالی می شود کلام مضطرب می رود قبض مبتدیانست قبض متوسطانست قبض منتہیانست اہل ابتدا را مراتب ودرجات است مبتدی اول قدم کہ توبہ کرد مبتدی نام یافت ویکے جملہ مقامات را قطع کردہ است آخر مقام ماندہ است کہ قطع کند اورا ہم مبتدی میگویند ببین کہ چند مرتبہ است یکے ازاں مقامات صبر است اورا چند مرتبہ است ابتدا است وسط است وانتہا است وہم ہمچنین متوسط

بعد آنکه این مقامات ترقی کرد و اطوار و بوادی را بخواند انواع اورادی
داد تا آنکه ابتدای قدم ممکن شود بعد آنکه قدم ممکن استقامت گیرد بوادی حقیقة تجلی کند
تا آنکه در حقیقت رسد با توجه گویم چه ممکن و چند انقلاب و تقلب و چها و چها است اکنون ترا منتهی ازان
می نامند که در مرتبه رسیدی که آن مرتبه تو نهایتی ندارد و تو می رود و می رود و جز نهایت
را نهایت نه بحسب هر چیزی قبضی و بسطی هست شیخ قدس الله سره طفل و صغیر
و مراهق و بالغ و کهل و شاب و شیخ و شیخ فانی را در یک حلقه می آرد متلمذ را فهم دشوار
باشد قوله سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمه الله یقول دخل
بعضهم علی ابی بکر الفحطبی رحمه الله وکان له ابن یتعاطی ما یتعاطاه
الشبان فکان ممر هذا الداخل علی هذا الابن فاذا هو مع اقرانه
فی اشتغاله ببطالة فرق قلبه للفحطبی رحمه الله وقال مسکین
هذا الشیخ کیف ابتلا بمقالاة هذا فلما دخل علی الفحطبی رحمه الله بمقاساة
وجده کان لا خبر له عما یجری من الملاهی فتعجب منه وقال فدیت
من لا یوثر فیه الجمال الرواسی فقال الفحطبی انا قد حررنا عن رق
الاشیاء فی الازل بعضی صوفیان را بوبکر فحطبی رحمه الله آمد و فحطبی رحمه الله را پسری بود و چنانچه
بعضی جوانان پریشان حال باشند همچنان بود و این مرد که بر شیخ آمد هم دران ره آمد
که پسر شیخ با جوانان بناشایستگی مشغول بود آن مرد که این حال را دید دل او بر ای
شیخ نرم شد که مسکین این شیخ چه مبتلا شده است بچنین بلای سختی کشیدن چون
بر شیخ در آمد شیخ را دید گوئی او را هیچ خبری نیست که پسر ایچنین کاره است پس
او را عجب آمد از شیخ رحمه الله و گفت ای من فدا باد تا آنکسی که گرانی کوههای بزرگ و تو
در وی اثر نه کند فحطبی رحمه الله فرمود که ما از بندگی اشیا از ازل باز آزدیم
درین حکایت اشکالی هست یعنی پسر را با علم میگذارد حکایت این دلیل کرد که

علم دارد چہ باشد مع العلم تاثرے ہم در شیخ پیدا بشود و این تاثر دینی است و مرد صاحب جمع الجمع را ہمہ کار ہا در کار است علی رضی اللہ عنہ کہ تیغ نبود از انچہ او را در غرق جمع الجمع بود کذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اینہا را انچنین گویند مرد نجود مشغول است و اداز و مصطلم است او را بدو نگذاشتہ اند و او را بدو نمی دہند ہم نجود گرفتاری دارند در انچنین حالتے تربیتے و ارشادے و تعلمے و منعے و امرے نہیے نیست **قولہ و من ادنی موجبات القبض ان یرد علی قلبہ وارد موجبہ اشارۃ الی عتاب او ذم باستحقاق تادیب فیحصل فی القلب لا محالۃ قبض** ادنی موجبات قبض انیست کہ واردے در دل او وارد شود اشارت تخویف بدخول نار کند یا عتابے و غیر آن باشد و صاحب را منقبض گرداند چو عتابے آمد و استحقاق ادبے شد ناخوشی ضروری است این نظیر برائے صوفیان را چندان نسبت دارد قبض و بسط از احوال قوم است قبضے از ان سو آید آن نسبت دارد و شیخ رحمہ اللہ ادبے گرفتہ است کہ قبض عام است **قولہ و قد یکون موجب بعض الواردات اشارۃ الی تقریب او اقبال بنوع لطف و ترحیب فیحصل للقلب بسط** چنانچہ بقبض خوف و رجا آورد و آنکہ اشارتے کرد بواردے و امکان تقرب خدا و ایصال رحمت او این موجب بسط آمد **قولہ و فی الجملۃ قبض کل احد علی حسب بسطہ و بسطہ علی حسب قبضہ** اگر قبض عوام بسط عوام و اگر قبض خواص بسط عکس او چہ بود بسط او بدان شود قبض او با ستتار بود بسط او بتجلی شود ہمبریں قیاس کن **قولہ قد یکون قبض یشکل علی صاحبہ سببہ یجد فی قلبہ قبضا لا یدری ما موجبہ و ما سببہ** بسا باشد قبضے باشد و موجب او معلوم نباشد انچنین میگویند کہ موجبے ہست اما او را بدان موجب اطلاعے نیست شخصے را

بجائے محبوب او فوت شدہ است این را قبض شد موجبے ہست اما او را
بدان علم نیست چنانچہ قبض دیگر اللہ یقبض واللہ یبسط الرزق لمن یشاء
ویقبض در دل یکے خلق قبض کردو در دل یکے خلق بسط کردنے موجبے و سببے
این نیز بسیار باشد قولہ فسبیل صاحب ھذا القبض التسلیم حتی
یمضی ذلک الوقت لانہ لو تکلف نفیہ او استقبل الوقت قبل
ھجومہ علیہ باختیار زادہ فی قبضہ ولعلہ بعد ذلک منہ سوء
ادب واذا استسلم لحکم الوقت فعن قریب یزول القبض فان
الحق سبحانہ قال واللہ یقبض ویبسط وزہ خلاص صاحب قبض چیست
ہست تدبیرہا گفتہ اند خواہم گفت بارے بیان شیخ کنم زہ صاحب قبض اینست
کہ دل را بہ تسلیم دہد و برائے دفع او تکلفے نکند زیرا چہ او اگر برائے رفتن قبض را
تکلف کردیا استقبال وقت کرد پیش او ہجوم ان قبض بر دود قبض زیادت شود
چہ اینچنین کند شاید این را از قسم بے ادبی شمرند شیخ رحمہ اللہ ہمیں فرمود کہ جز تسلیم
راہے دگر نیست و کار عرفا باللہ است اما برایشان ہم این چونہ میگوئی ایشان
را استتارے پیش آید بحسب آن قبضے و چنین حالت ایشان را تسلیم و سکون
چگونہ میسر است ایشان گفتہ اند واصحاب الصحو فی حال صحوھم کالمحب
الملقی ایخا ہا تدبیر میکنند و اگر از قسم غیب است موجبے ندارد و برائے قبض را بظاہری
کہ حال را متغیر تواند شد دل را و نفس را بچیزے تواند داشت و دران متعلق
می شود بسیار باراست کہ بدان می کشاید و آنکہ سوء ادب گویند اینچنین بے ادبہا
از طالب و عاشق بسیار زاید و عند اللہ و عند القوم معذور باشد شنیدہ ان
اللہ لا یواخذ العشاق بما یصدر منھم و دیگر از صفت قہر بصفت
لطف گراید و این تدبیرے خوشے است کہ میگویم اگر عارف باشد این را بجان

گیرد چو قبض پیش آید هم در قبض مشغول شود تمام خود را بقبض دهد و در رود و در نشیند که این چه چنین است و از کجا آمد و این را که فرستاد و استدعا چه بود و چه الحق بشیت ظهوره خفی چه باشد در بن غور غائر غرق شود و اسم الله بچیزهای ظفر یابد که دل بمراد روشن تر گردد **قوله وقد یکون بسط یرد بغتة ویصادف صاحبه فلتة لا یعرف له سببا یهز صاحبه ویستفزه فسبیل صاحبه السکون ومراعات الادب فان فی هذا الوقت له خطرا عظیما فلیحذر صاحبه مکرا خفیا** و بسا باشد بسطی باشد که او را سببی معلوم نباشد چنانچه قبض و ناگهان در دل صاحب افتد و صاحب او بزه گیرد او را لذت باشد و ان بسط او را سبک کند چنانچه ضابطه از دست رود و خوف آن باشد که از حد تجاوز کند و از وی چیزی آید که از طالب محب متوقع و منتظر نباشد و رهٔ کار او اینست سکونی سکوتی و انحصاری کردن مراعات ادب هم خود آمد زیرا چه در اینچنین بسطی خطری عظیم است شاید مکری خفی هم باشد و دیگر نه بسط بودن ضرورت وقت و انقباض نه وی انبساطی که از حد تجاوز نکند این انبساط عرفا بالله است و کسانیکه در ظهور و تجلی اند چنین هم باشد که گوید اصنع ما شئت فانک بأعیننا از طرف او این آمد و از طرف او این تواضع و تخاضع باصورت انبساط و فرح و انا صنعنا ما شئت از اقتضای کلی اینچنین بحس معیشت ماندن هر طرف نگاه داشته شد انبساط هم و مراعات ادب هم **قوله کذا قال بعضهم فتح علیّ باب من البسط فزللت زلة فنجبت عن مقامی ولهذا قالوا قف علی البساط وایاک والانبساط** و بعضی گفته اند مرا انبساطی داد زمام حفظ مراعات از دست رفت ناشائسته از من زاد از ان مقام محجوب شدم و هم از اینجا است که صوفیان گفته اند بر بساط بایست و انبساط مکن آری این بایستد و انبساط نکند او انبساط میکند برود

این بیچارہ چیست مثل حالتے است شاید بار دگر ہم گفتہ باشم معشوقہ حاضر و با انبساط و ببذل مراد شمستہ برین صفت ہر چہ طلبی بدہم و ہر چہ کنی معذور باشی دریں محل اگر طلب مرادے و صورت انبساطی پیش آورد دشوار نماید گوید بے ادب است و شوخ است اگر چہ من با او انبساط کردم اورامی شاید کہ چنین بے ادبی نکند و اگر نمی کند حرمانی نقد اوست بار دگر از سوختگی خویش می نالد و عجز و زاری میکند کہ ہیچ گہے مرارے بخود ندادی او گوید من ترا دادم و انبساط کردم و گفتم ہر چہ ترا خوش آید بکن اگر تو حرمان اختیار کنی برائے آن من چہ کنم این بلا را تدبیر چیست قولہ و قد علما اہل التحقیق حالتی القبض والبسط من جملۃ ما استعاذوا منہ لانہما بالاضافۃ الی ما فوقہما من استہلاک العبد و اندراجہ فی الحقیقت فقر ضرر از حالت قبض و بسط اہل تحقیق استعاذہ کردہ اند زیرا چہ نسبت حالت اہل فنا و اصلات بخدا این قبض و بسط ضروری باشد و اختیاری باشد زیرا چہ آن بر تر ایشان و مطلوب ہاں مرد مستہلک و منتفی گردد و قبض و بسط مشعر بقا باشد قولہ سمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت الحسین بن یحیی رحمہ اللہ یقول سمعت جعفر بن محمد رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید رح یقول الخوف یقبضنی والرجاء یبسطنی والحقیقۃ تجمعنی والحق یفرقنی اذا قبضنی بالخوف افنانی عنی واذا بسطنی بالرجاء ردنی علی واذا جمعنی بالحقیقۃ احضرنی واذا فرقنی بالحق اشہدنی غیری فغطانی عنہ فہو فی ذلک کلہ محرکی غیر ممسکی و موحشنی غیر مونسی و حضوری لذ ق طعم وجودی فلیتہ افنانی عنی فمتعنی و انا حضوری اذوق اوغیبنی عنی فرد حتی جنید رحمہ اللہ گفتہ است اثر خوف مرا قبض میکند و اثر

رجا مرا بسط می کند قبض و بسط فوق خوف و رجا نہ اند اما از آثار و آثر او اند و حقیقت
عبارت از اتحاد اشیا بیکے ست مرا جمع میکند و این جمع ہمین است کہ حق مرا
قریب بخویش میکند ہمین کہ او جمع بخود کرد سالک قریب او شد چوں مرا بخوف
قبض کرد و مرا با خوف بہم برد مرا از من فانی کرد مرا با خود بردن چہ باشد یعنی مرا
فانی کرد چنانچہ جمع عبارت از قرب است اینجا ہمہ جملہ ثانی عبارت از اولی است
و چوں مرا بسط بار جا کند بسط بار جا چہ باشد مرا بمن باز گردانند یعنی مرا از من فانی
کردہ بود باز بخود باقی کرد چوں مرا حقیقت جمع کرد حقیقت جامع من
شد مرا با خود حاضر آورد بعد آنکہ درین جمع مرا بحق تفرقہ کرد و غیر مرا بر من حاضر آورد
بعد آنکہ درین جمع مرا بحق تفرقہ کرد و غیر مرا بر من حاضر کرد و مرا از و پوشید اول عبارت
از جمع کرد و عبارت ثانی اشارت بجمع الجمع ہمہ حال در قبض و بسط و در جمع و جمع الجمع محرک
و ممسک او اگر مرا در قبض میدارد قابض او و اگر مرا در بسط میدارد باسط او و اگر
مرا فانی میکند مفنی من او و اگر باقی میکند مبقی ہمو و حضور من بنا بر ذوق طعم وجود من
است مرا بمن باز آورد و اند و مرا بمن دادہ اند وجود من بمن باقی است ذوق
وجود از شہود وجود است گفتم اول عبارت از جمع بود و دوم از جمع الجمع و اول
از فنا بود دوم عبارت از بقا ای کاش کہ مرا از من بکلی برد ذوقے کہ از شہود وجود
شد آن منطمس گردد یا کاشکے مرا از من غایب کند بعد بغیبت ترویح من میان
افناء میان تغییب تفاوتے ہست افنا اعلی مرتبہ است از تغییب گفت
اے کاشکے اگر افنا نباشد بارے تغییب میباں ہمیکے کنم تشخیص شاید مجلدے مستغرق
شود و ہنوز بحق حقیقت آن بیاں نشدہ باشد اما ہو المقصود مختص اندازہ فہم
عارفے محققے گفتہ ام من ذاق عرف و در بعض نسخ والحق یفہ قنی است
از حق تقریب ہمین تفریق است تفریق چیست او را از وجد اکردن بخود و تقریب کرد

در تقریب تفریق است زیرا کہ قرب یکے بدیگرے است و فرقے درمیان است آں ہر دو بیکے باز می گردد و شیخ قدس اللہ سرہ با بستے این سخنان جنید رحمہ اللہ را شرحے فرمودے و در بیان شیخ اشکالے بلیغ نیست اگر اشکال است ہم در سخنان جنید رحمہ اللہ

قولہ ومن ذلک الھیبۃ والانس وھما فوق القبض والبسط فکما ان القبض فوق رتبۃ الخوف والبسط فوق منزلۃ الرجاء فالھیبۃ اعلی من القبض والانس اتم من البسط وبعضے ازان الفاظ مصطلح میان ایشان ہیبت وانس است و ہیبت وانس از قبض وبسط بالاتر اند از ہیبت خوف آید اما از خوف ہیبت نیاید چون دوام انبساط شود انس گردد و در ہر دو لحہ از انبساط و خوف ہست چنانچہ قبض وبسط از خوف و رجا اعلی مرتبہ بودند ہمچنان ہیبت و انس اعلی مرتبہ اند از قبض وبسط و سبب اعلی مرتبہ ایشان من بالا در بیان گفتہ ام قولہ وحق الھیبۃ الغیبۃ فکلھا ئب غائب ثم یتفارتون فی الھیبۃ حسب تبائنھم فی الغیبۃ فمنھم ومنھم البتہ ہیبت بغیبت کشد یکے را آنچنان غائب کنند کہ او را کلی شعورے نماند و ہر کہ ہیبت خورد البتہ در وغیبت ہست اما در غیبت تفاوتے ہست یکے بکلی از خود رود و دیگرے ضابطہ کم کند و دیگر کلام و گفتار ازوے برود علی ہذا القیاس احوال الناس قولہ وحق الانس محو لحق وانس محوے بحق است و این محو با صحو است اگر با ین محو صحو نباشد ہوا نیست نباشد من از خود رفتہ است پس آن او را بدو باز داده اند آنگہ انیس خود کردہ اند اگر او با خود نباشد انس نباشد اگر او را از خود نبرند بکلی از آنچہ اوست او را بخود دانست ندہند قولہ فکل مستانس صاح ثم یتبانیون حسب

تباینهم فی الشرب ہر جا کہ متانسے است بیک قدم است اما شرب
کہ دارند ہر یکے را بحسب شرب او تفاوتے است ہر بار اورا از و بردند باز
بدو دادند باز از و بردند باز بدو دادند آنگہ اورا با خود انس دادند قوله قالوا
ادنی محل الانس انه لو طرح فی نظی لم یتکدر علیه انسه
ادنی حال مرد متانس کہ اورا انس با خدا است اورا در نظی اندازند نظی
نام دوزخے است با آن ہمہ سوختن انسے کہ اورا است ان انس او مکدر
نشود چونہ مکدر شود گفتم فانی کردند باقی کردند فانی شد باقی شد باز فانی شد باقی شد چو اورا
از خود بردند ہیچ باوے نماند مکدر چہ باشد با خود انس دارد مکدر از کدام فرجہ در آید قوله
قال الجنید رحمه الله کنت اسمع السری رحمه الله یقول یبلغ العبد
الی حد لو ضرب وجهه بالسیف لم یشعر وکان فی قلبی منه شیء حتی
بان لی ان الامر کذلک جنید رحمہ اللہ میگوید از سری رحمہ اللہ شنیدم مردے
باشد چنان بخدا مشغول باشد کہ از و شعور برود اگر تیغ بر روے او زنند او را خبر نباشد
این سخن البتہ ارباب انس نیست ذاکرے را چنین شود مر لقبے را ہمچنین باشد و یکے کہ
ساعتے بجمیلے مستغرق باشد او را ہمچنین باشد اگر معشوق یکے بغیبت و تجاہ بر و حاضر شود
او را ہم باشد این در انس لازم نیست اما شیخ رحمہ اللہ بعنایت خویش بر مدعاے
خود حمل میکند والعنایة للقابل و جنید رحمہ اللہ این سخن فرمود در دل من خدشہ بودہ است
یعنی چنین ہم باشد مگر ابتدائے کار جنید رحمہ اللہ تا آنگہ مرا معلوم شد کہ سخن آنست کہ
سری رح میفرماید قوله وحکی عن ابی مقاتل العکی رح قال دخلت علی الشبلی
رحمه الله وهو ینتف الشعر من حاجبه بمنقاش فقلت یا سیدی
انت تفعل هذا بنفسك ویعود الم الی قلبی فقال ویلك الحقیقة
ظاهرة لی ولست اطیقه فهو ذا ادخل الانس علی نفسی لعلی احس

بہ فیستر عنی فلست اجد الالم ولیس لیستر عنی ولیس لی بہ طاقۃ شخصے آمد پیش شبلی را رحمہ اللہ کہ لب خود را یا ابروی خود را بمقراض می برید مردگفت اے خداوند من تو بر نفس خویش این مشقت میکنی ونفس من بدان آزردہ می گردد من نمی توانم دید گفت اے ورا افتادہ چہ کنم حقیقت بر من ظاہر است ومن تاب او ندارم تا نفس من بدان مشغول شود واز من غائب گردد این سخن بانس باللہ نسبتے ندارد واز ین ظہور حقیقت کہ شبلی رحمہ اللہ گفتہ است ازین ان مراد نیست شیہے بلکہ مذہبے مفنئے است کہ او تاب آن ندارد میخواہد از و محتجب گردد واو بخود باز آید اما شیخ رحمہ اللہ این را از موانست می آرد وغلبہ موانست اینست کہ او باخود نباشد وشبلی علیہ الرحمہ باخود است اما تاب او ندارد میخواہد از و غائب شود این معنی ہم احتمال دارد بدو واو ان حقیقت شدہ است امارت وعلامات آں پیدا آمدہ است شبلی رحمہ اللہ میخواہد ازان باز گردد زیرا چہ حقیقت کارے فرماید کہ آں در وسع شبلی رحمہ اللہ نباشد وبران دارد کہ شبلی رحمہ اللہ آن را بسر بردن تواند ضرورت میخواہد ازان باز آید تا عبودیت ومعاملت را بر پاے تواند داشت بسیاران از کشتی حقیقت نالیدہ اند وخود را خواستہ اند تا در تفرقہ دارند ذوق وشوق نعرہ وسوز سبہات وبیہات صوفیان در مقام تقلید است ودر مقام حجاب است بسیاران بحقیقت رسیدہ اند وگفتہ در بغا اگر آن تقلید وآن حجاب با بودے زہے کار کہ این حقیقت ہیچ نفع ما نہ کرد جز وحشت در وحشت ہیچ زیادت نکرد من سخنے میگویم تو بیائی بدانی کسے گفتہ است بیت

اینجا کہ منم نہ لاست نے جاے نعم — زیرا کہ ہمہ یکیست نہ افزونست نہ کم
بیزارم از وصال واز ہجران ہم — نے کارم از وجود ولذات والم
نے وقت بماند نے ذوق مقام — نے ماندم من نہ او ہمہ گشتہ عدم

اینجا چہ ذوق جز وحشت در وحشت نیست و این دو حکایت کہ شیخ در بیان انس آورد مقصود این داشت مدعا رفتہ است کہ متانس اگر دوزخش انداز ند وقت او مکدر نشود بر اے آن را این دو حکایت آورد کہ شبلی را چنین بود سری چنین گفتہ است یعنی متجلی را وقتے باشد کہ از الم شعورے نشود **قولہ** وحال الھیبۃ والانس وان جلتا فاھل الحقیقۃ بعد نھما نقصا لتضمنھما تغایر العبد فان اھل التمکین سمت احوالھم عن التغیر وھو محو فی وجود العین فلا ھیبۃ لھم ولا انس ولا علم ولا حس شیخ رحمہ اللہ در انس آن بیان کرد و در عبارتے راند بعد آنکہ پس آں میگوید ہیبت و انس باہمہ مرتبہ کہ او دارد در و نقصانست ما این را در بیان گفتہ ایم و شیخ رحمہ اللہ ہمیں بیان خود کردہ است ہمان بیان کہ در تبیین کردہ است ہم در ان این بیان شدہ است ہیبت و انس اگرچہ مقامے شریف دارد اما اہل تمکین این را نقصان شمرند زیرا چہ این عرض تغیر و تحول است اما متمکن را ہیچ چیزے معتبر نیفتد زیرا چہ متمکن در وجود عین شاہد محو است تغیر بر محو چہ نسبت پس ایشان را ہیبتے نہ انسے نہ بقاے صبغے و شعورے نہ **قولہ** والحکایۃ معروفۃ عن ابی سعید الخراز انہ قال تھت فی البادیۃ مرۃ فکنت اقول

انیہ فلا ادری من الیہ من انا ۔۔۔ سوی ما یقول الناس فی وفی جنبی
انیہ علی جن البلاد والنسھا ۔۔۔ فان لمحا جد شخصا انیہ علی نفسی

حکایتے از ابو سعید خراز منقول است معروف است یکبار در بادیہ بزرگے می گردیدم با خود گفتم قولہ انیہ فلا ادری من کبر می کنم ازین کبر می دانم کہ من کیستم جز آنکہ مردماں میگویند کبر در خویش می کنم و در خویش کنم **قولہ** سمعت ھاتفا

یھتف بی ویقول شعر

ایامن یری الاسباب اعلی وجودہ ویعرج بالتیہ ادنی وبالانس

فلو کنت من اھل الوجود حقیقۃ لغبت عن الاکوان والعرش والکرسی

وکنت بلاحال مع اللہ واقفا یصان عن التذکار للجن والانس

وانما یرتقی العبد عن ھذہ الحالۃ بالوجود من این دو بیت انشاد می کردم شنیدم ہاتفے مرآواز می دہد اے آنکہ اسباب را اعتقاد می کند اعلی وجود او ست وخوش می شود بکبر خویش وبانسے کہ او را بدان کبر است فلو کنت اگر تو از ان قوم می بودی کہ ایشان را وجود نامند واجد است ووجود است ووجود عبارت از شخصے است کہ او عین وجود است ہر آئینہ از جملہ اکوان غائب می شدی واز عرش وکرسی ہم وباخدا بغیر حال انس وہیبت واقف بودی وتو مصون می بودی از ذکر جنی وانسی قولہ وانما یرتقی العبد یعنی بعد آنکہ بندہ عین وجود گردد ازین احوال ارتقا کند حاصل این ابیات خراز وابیات ہاتف غیب این معلوم شد خراز را نظر بحقیقت وجود افتاد وبدان ہیبتے وفخرے نمود وہاتف غیب این بگفت ہنوز بقیہ باقی است باید کہ تو او باشی واین نظر بود وجود فانی مانی۔

التواجد والوجد والوجود

قولہ ومن ذالک التواجد والوجد والوجود وہم ازان قبیل مصطلح تواجد وجد ووجود است تواجد جاے می گویند مقصود استجلاب وجد دارد وجد بچند معنی است الوجد یافتن والوجد اندوہگین شدن اینجا مراد یافتن است ستم خواست وجدانی شود ذوقی را وشوقی را وجد شد این را وجد وجدان گویند اما وجود کہ او ہمہ وجدان شود عین وجود گردد قولہ فالتواجد استدعاء الوجد بضرب اختیار ولیس لصاحبہ کمال الوجد اذ لو کان لکان واجداً وباب التفاعل اکثر علی اظہار الصفۃ ولیست ذلک ہمانچہ گفتہ بودم شیخ ہمان میفرماید تواجد استجلاب وجد ست تا آنکہ واجد شود وصاحب او را کمال وجد نیست زیرا چہ طلب

آن میکند واگر باید هم کمال نیابد زیرا چه بستم آورده است و باب تفاعل برائے تکلف را است وے درین چیزے که خواهان آن نباشد و اینجا شخص خواهان آن هست گرچه نظر بر مجرد تکلف کرده است قوله قال الشاعر

اذا تخازرت وما بی من خزر ثم کسرت العین من غیر ما عور

یعنے تکلف کردم و خود را خزر ساختم و کژ بین و مراخزر نبود چه تظهیر همان آورد که شخص خواهان آن نیست قوله فقوم قالوا التواجد غیر مسلم لصاحبه لما یتضمن من التکلیف ویبعد عن التحقیق قومے گفته اند تواجد ممدوح نیست زیرا چه ستم کاری می باید کردن و این از قسم تحقیق دور عجب این کار لیست که آن بزرگان کرده اند شخصے تکلف می کند برای وجدان و وجود که نوعے لاحق از وجد و وجود بروے افتد و او مگوید نشاید زیرا چه در وے تکلف است اولی گفت که تکلف نیست و گفت بعد از حقیقت نیست اما برائے کار راست قوله وقوم قالوا انه مسلم للفقراء المجردین الذین ترصد الوجدان هذه المعانی وقومے گفته اند که تواجد شاید کردن مگر فقرائے را که مجرد اند از علائق و عوائق ترصد کرده اند برائے وجدان این معانی را در سماع موافقت اصحاب کنند دست و پا بجنبانند این چه از اصحاب وجد از نفس خویش و دیگر تکلف برائے کارے که باجماع قوم ممدوح است آنرا کسے انکار نکند قوله واصلهم خبر الرسول علیه السلام ابکوا فان لم تبکوا فتباکوا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فرموده است در مصیبت نفس یا تلاوت قرآن بگریید واگر گریه نیاید تکلف کنید بگریید قوله والحکایة المعروفة لابی محمد الجریری رحمه الله انه قال کنت عند الجنید وهناك ابن مسروق رحمه الله وغیره وثم قوال فقام ابن مسروق رحمه الله وغیره والجنید ساکن فقلت یا سیدی مالك فی السماع شیء فقال الجنید وتری

الجبال تحسبها جامدة وهی تمر مر السحاب شم قال وانت یا ابا محمد مالك فی السماع شیء فقلت یا سیدی انا اذا حضرت موضعا فیه سماع وهناك محتشم امسکت علی نفسی وجدی فاذا خلوت ارسلت وجدی فتواجدت فاطلق فی هذه الحکایت التواجد ولم ینکر علیه الجنید رحمة الله علیه مجلسے بود قوے صوفیہ ومشائخ حاضر بودند میان ایشان ابن مسروق هم بود وغیر هم وآنجا قوالے انشاد شعرے کرد ابن مسروق رحمه الله خاست و دیگر اصحاب که حاضر بودند وجنید علیه الرحمه بفراز بود پس گفتم ای خوندکار من ترا در سماع جنبشے نیست گریه کردن و دست و پا جنبانیدن جنید گفت این گمان مبر که من با قرار ایستاده ام کوه را ایستاده بیند و او همچنان تیز می رود چنانچه ابر و جنید رحمه الله مر جریری را علیه الرحمه گفت ترا چیزے نمی بینم در سماع جریری رحمه الله جواب داد اگر من در مجلسے باشم وآنجا سماع باشد و محتشمے حاضر باشد خود را بحرکت سماع ندهم بدارم وچون تنها باشم خود را بگذارم وجد کنم وجنید رحمه الله تواجد را انکار نکرد فعلی هذا تواجد شئی مستحسن است ازین حکایت چند چیز معلوم یکے آنکه تواجد امرے ممدوح مقبول صوفیان و دیگر اگر محتشمے و محترمے باشد کسے که از وے ادون حال بود او را نشاید پیش او بجنبد و دیگر صوفیان را در سماع نه این چنین است که بے خبر می باشند با خود هستند اما علے هذا میان ایشان این بدین حرکت و بدین استماع ایشان مزیدے دارند آئی دانی و تحمل آن شخص را از وے یک ساعت برندکه او را شعورے نماند و دیگر البته در خلوت مزیدے باشد سامع را که در حضور مردم نیست اینجا حاجت نبود که شیخ فرماید ولم ینکر علیه الجنید زیرا چه قول وفعل ابن مسروق رحمه الله هم حجت است وقول وفعل جریری رحمه الله این گفتار در حالت سماع بود یا بعد آن همچنین می نماید که بعد آن دیگر ازین معلوم شد که کسے را

در سماع وجد قوی باشد بکمال و اورا نہ جنبشے باشد و نہ گریہ و اضطراب و دیگر اہل سماع را ہست میسر مصلحتے فرو یابی خود را در سماع ندارند دیگر وقت خویش را خوش کنند

قولہ سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول لما راعی ادب الاکابر فی حال السماع حفظ اللہ علیہ وقتہ لبرکات الادب حتی یقول امسکت علی نفسی وجدی فاذا خلوت ارسلت وجدی فتواجد لانہ لا یمکن ارسال الوجد اذا شئت بعد ذہاب الوقت وغلبتہ ولکنہ لما کان صادقا فی مراعاۃ حرمت الشیوخ حفظ اللہ علیہ وقتہ حتی ارسل وجدہ عند الخلوۃ این حکایت را شیخ ابو علی رحمہ اللہ سرے و معنی فرمود ہر گاہ کہ جریری رحمہ اللہ دید کہ نگاہ داشت ادب اکابر باید کرد در حالت استماع خداوند سبحانہ ببرکت ادبے کہ او نگاہ داشت حفظ وقت وے بروے کرد تا آنکہ او میگوید وقت خویش بر نفس خویش امساک کردم و چون در خلوت شدم ارسال کردم زیرا چہ وقتے کہ ہجوم کردہ بود آن وقت بار دگر کجا یابند تا ارسال کنند لکن چون او در مراعات ادب اکابر صادق بود خدای تعالی حفظ وقت او کرد تا در خلوت ذوق آن وقت گرفت نکو معنی و سرے شیخ ابو علی دقاق فرمود رحمہ اللہ اگر چنین بودیی کہ جریری رحمہ اللہ جنید رحمہ اللہ پرسید او جواب داد کہ من این دم نگاہ میدارم وجد را برائے احتشام ترا و ثانی حال وقت خلوت شود ارسال نفس کنم بتواجد اگر چنین باشد معنی شیخ راست آید لکن او میگوید مرا این صورت است اگر محتشم باشد من چنین می کنم حاصل سخن جریری رحمہ اللہ اینست کہ من پیش بزرگان احتشام ایشان را بجنبم چو تنہا باشم سماع بشنوم نہ آنکہ ہماں سماع را در خلوت ارسال کنم

قولہ فالتواجد ابتداء الوجد علی وصف الذی جری ذکرہ وبعد ہذا الوجد ہمانچہ شیخ گفتہ بود حاصل و نتیجہ آن میگوید کہ تواجد استجلاب وجد

وتکلف وبعد این تواجد وجد شود قولہ والوجد مما یصادف قلبک ویرد علیک بلا تعمد وتکلف وجد انیست وارد ے از غیب بر دل او فتد بغیر اختیار تو وبغیر عمل وتکلف تو قولہ ولھذا قال المشائخ الوجد الصادقۃ والمواجید ثمرات الاوراد فکل من ازداد وظائفہ ازداد من اللہ تعالی لطائفہ ومشائخ رحمہ اللہ گفتہ اند وجد ہمین یافتن است واین یافت از دولت اینست کہ رعایت اوراد وحفظ اوقات بشرط آنکہ آمدہ است بکند این مواجید در دل او برکت آن افتد وہر چند کہ بیشتر وظائف کند بیشتر مواجید شود قولہ سمعت الاستاد الامام ابا علی رحمہ اللہ یقول الواردات من حیث الاوراد من لا وارد لہ بظاہرہ لا وارد لہ فی سرایرہ وکل وجد فیہ من صاحبہ شئ فلیس بوجد وابو علی دقاق رحمہ اللہ میگفت واردات بحسب اوراد است ہر کرا در ظاہر اوراد نباشد مر او وارد نباشد وہر کہ ورد جدا او اختیار ے وبقیہ چیزے ہست پس آن وجد معتد بہ نیست زیرا چہ در تعریف وجد انیست کہ بغیر اختیار او چیزے آیدہ در تن چیزے اختیاری می نماید اینجا دقیقہ ہست مردے کہ صاحب ورد است ورد برائے چہ بجا می آرد مقصود وروش چیست نہ آنکہ او طالب است از پی مطلوب خویش این مشقت بر خود نہادہ وحفظ وقت کردہ پس دریں بجا آوردن ورد وانتظار او کردن مداومت لابد ازان سوہم برائے او را او را کے شود چو او بتوجہ انتظار کردہ است بر در مقصود ایستادہ جانش بیرون می آید چوں آن توجہ وانتظار بالتزام شود واگر کسے بغفلت بر طریق رسم وعادت بجا می آرد برائے او را این وارد نیست واگر کسے را بغتۃً وفجاۃً بے آنکہ انتظارے کردہ باشد وبے آنکہ وردے بجا آوردہ باشد برائے او مصادقہ شود این جذبہ نامند

قادر بقدرت خویش یکے را بجاے بر د این کارے دگر است اما سخن در عمل صوفیان است **قوله وکما ان ما یتکلفه العبد من المعاملات ظاهرة یوجب له حلاوت الطاعات فما ینازله العبد من احکام باطنه یوجب له المواجید** وگاہ کہ بندہ طالب در معاملات ظاہر خویش تکلف میکند ثمرہ نہادہ عملے ظاہر بجا می آرد البتہ این عمل او ثمرات می افتد مرد طالب در عبادت خویش حلاوت یابد عبادت وردش شیرین بود و انچہ احکام باطن و معاملہ باطن را بندہ مباشر شود و بحسب آن نگاہ دارد آن ثمرہ مواجید افتد **قوله فالحلاوت ثمرات الطاعات والمعاملات والمواجید نتائج المنازلات** این کہ مردم در طاعات حلاوت یابد از ثمرہ عبادت ظاہر است و مواجید نتائج منازلہ است اما سخن اینست اگر عبادات بی منازلات است یعنی مورث حلاوت باشد من ہمچنین دانم تا حضور زاید بریں صورت این آید حلاوت مواجید منازلات است **قوله واما الوجود فهو بعد الارتقاء عن الوجد اما وجد بعد آنکہ از وجد ارتقا شود کار مشیر شود وجود شود وجود عبارت از چیست بالا گفتہ ام کہ شخص عین وجود شود و وجود او عین مقصود شد وجود مقصود عین وجود این شد این را وجود گویند وجد یافتن بود تواجد کارے بتکلف کردن برائے یافتن را برائے یافتن چیزے کہ تواجد بود و یافتنی کہ آنرا وجدان میگویند وجدان چیزے است کہ برائے آن را تواجد بود این سخن عین آن وجدان شد چو بود او عین وجود او شد این را وجود گویند وقتے دو بیتے کسے گفتہ بود مناسب اینجا است** رباعی

ہستیم ولیک نیست نابود نابود ولیک بود را بود
نابود چو بود بود را بود نابود چہ بود عین مقصود

قوله ولا یکون وجود الحق الا بعد خمود البشریة لانه لا یکون للبشریة بقاء عند

ظهور سلطان الحقیقة و وجود حق نباشد مگر آنکہ آتش بشریت بکلی خمود یافتہ باشد یعنی کشتہ شدہ بود چوں بشریت رفت یا بشریت ہست اما خاص گشتہ بر ظہور سلطان حقیقت شود چو او پدید گردد مسیح وجودے را بود نماند ہو بود دیگر نہ قولہ وھذا معنی قول ابی الحسن النوری انا منذ عشرین سنة بین الوجد والفقد اذا وجدت ربی فقدت قلبی واذا وجدت قلبی فقدت ربی و براین سخن اشارت نوری رحمہ اللہ او گفتہ است بست سال کہ میان فقد و وجدم چون حق را یابم دل را گم کنم و چون دل را یابم حق را گم کنم چنانچہ سنائی گفتہ است علیہ الرحمہ بیت

بی منت او تا سنائی با منست　　با سنائی زین قبل در ماندہ ام

اینجا سخنے مشکل ہست اشارتے بدان کنم اگر مدققے بیند فہم کند نوری رح میگوید اگر دل را گم کنم اگر این معنی است کہ شیخ بیان کرد گاہے چنین و گاہے چنان اما ہمچنین معلوم می شود از سخن نوری رحمہ اللہ اگر وجد انست بعد آن فقدان نیست آن وجدان بر وجدان خویش است و آن فقدان بر فقدان است ہم وجدان فعلی ہذا حکایت از طریان حال باشد نہ از بیان حقیقت قولہ وھذا معنی قول الجنید رحمہ اللہ علم التوحید مبائن لوجودہ ووجودہ مباین لعلمہ ہمان سخنے را او وجود او مبائن است مر علم او را یعنی علم قائم است بدان علم بدان معلوم چو حقیقت تجلی شود نہ علم ماند نہ عالم ماند نہ معلوم باشد پس علم مبائن شد وجود را او وجود مبائن باشد مر علم را پس ہمان سخن اثبات می باید کہ علم توحید مبائن است مر وجود او را خواہ وجود شخصے گو خواہ وجود حق گو ہر دو درست است علم او مبائن وجود او و وجود او مبائن علم او بعد آنکہ آن وجود خیزد کشف حقیقت شود پس علم مبائن وجود آمد زیرا چہ علم دوئی تقاضا میکرد چو وجود آمد دوئی

خواست پس علم مبائن وجود باشد کہ علم دانستن است وعلم توحید یکے کردن است واین ہر دو مبائن یکے است کہ آنجا دانستن وکردن نیست ہمان سخنے کہ ما عنایت کردہ بودیم جنید قدس اللہ سرہٗ ہمان اثبات کرد قولہ وفی ھذا المعنی انشدوا ؎

وجودی ان اغیب عن الوجود ۔۔۔ یمایبد وعلی من الشھود

وجود من چون از وجود من غائب شود بسبب شہودے کہ بر من شاہد است

قولہ فالتواجد بدایۃ والوجود نھایۃ والوجد واسط بین البدایۃ والنھایۃ تواجد اول کار است وجد وسط است ہر دو طرف نسبت دارد ووجود انتہاے کار است قولہ سمعت الاستاد الامام ابا علی الدقاق رح یقول التواجد یوجب استیعاب العبد والوجد یوجب استغراق العبد والوجود یوجب استھلاک العبد فھو کمن شھد البحر ثم رکب البحر ثم غرق فی البحر تواجد آن می شود کہ تمام وقت بندہ فرو گیرد وچہ تکلف می کند آن قدر وقت کہ گیرد گیرد ووجد موجب استغراق است یعنی چیزے یافتہ است وبدان مشغول ومستغرق است ووجود موجب استہلاک بندہ است او برود وبدو باقی شود استہلاک بندہ شود استیفاے حق شود وبدان ماند چنانچہ کسے از دور دریا را بیند ہمچنان تواجد از دور وجد را نظارہ می شود ووجد ان بدان ماند کہ کسے بدریا سوار شود ووجود بدان ماند کہ کسے در دریا غرق غموم او غرق شد ونیست نابود شد ہمان دریا ماند محمد حسینی گوید تواجد بدان ماند کہ کسے در کنارہ دریا ایستد وساختہ می شود تا در دریا افتد ووجد ان بدان ماند کہ شخصے در دریا افتد وآشنا کردہ ووجود بدان ماند کہ غرق در دریا شود وبدتا گداز دو مین دریا گردد قولہ وترتیب ھذا الامر قصود ثم ورود ثم شھود

ثم وجود ثم خمود وترتیب این حال که گفتم اینست اول این کار قصد است
بعد آن فرود آمدن در آنجا که قصد کرده اند بعد ازان از آنجا که ورود شد شهود شود
بعد ازین شهود وجود شود این شهود پیاید وجودی نو بخشد او را بعد ازین وجود محمود
شود می گویم شریعت عبارت از گفت انسان کامل است طریقت عبارت از
کرد انسان کامل است حقیقت عبارت از دید انسان کامل است حق الحقیقت
عبارت از بود انسان کامل است وحقیقة الحق عبارت از بود نابود انسان کامل
است اینجا همان بیان شد قصود بمقابله شریعت بیان شد ورود بمقابله طریقت
بیان شد وشهود بمقابله حقیقت بیان شد ووجود بمقابله حق الحقیقت بیان شد
وخمود بمقابله حقیقت الحق بیان شد اینجا یک سخنی مشکل است شیخ رحمه الله گفته
بود اول خمود بشریت شود بعد آن وجود شود اینجا خمود بعد وجود گرفت آن خمود شهود
وجود بود اینجا خمود بعد وجود گرفت شهود شد سبب شهود خمود بشریت شد بعد آن
وجود شد بعد ازین وجود خمودی دگر شد این وجود که بعد خمود بشریت شده بود این
وجود را هم خمود شد قوله وبمقدار الوجود تحصل الخمود وبمقدار وجود
حصول خمود است اینجا گفته بود بمقدار خمود وجود است اینجا بمقدار وجود خمود
است قوله وصاحب الوجود له صحو ومحو سبحان الله وجودی له
بعد خمودش وبعد ثبوت این وجود هم خمود شد صحو وسحو او را کجا ماند صحو محو وجود
شخص را تقاضا کند واینجا خمود آن وجود شد صحو ومحو چه گذر دارد اما اینچنین میگوید
وجودی است بهمه وجه خمود دارد او را نشانی دگر شد بودی بنابود شده
با این که بروی احوال افتد مع هذا وجود رخمود بوده باشد سخن مشکل می رود
تا کدام نیک سخت باشد که این را بحقیقت فهم کند واینجا نیفتن ببالغت مصلحت
تقاضا نمیکند وغیره کار هم دامن گیر می شود هم در بیع ندارم اما هر چند بیشتر شرح خواهم کرد

مشکل ترخواهد شد قوله فحال صحوه بقاؤه بالحق وحال محوه فناؤه بالحق وهاتان الحالتان ابدا متعاقبتان علیه این دو حالت است این شخص راخود بخود وجود شد واز خود کشت وجودی دیگرے شد که آن بود نابود بوده است بران وجود دو حال ملازم باشد صحو ومحو از خود بخود باخود آید صحو نامیم از خود بخود باخود رود محو نامیم واین هر دو بران شخص متعاقب باشد یکے برود دیگرے بیاید بیان ظاهر شیخ رحمه الله این تقاضا کرد یکے برود دیگرے بیاید اما حقیقت سخن اینست کما صحا محا وکما محا صحا الصحو فی المحو والمحو فی الصحو قوله فاذا غلب علیه الصحو بالحق فبه یصول وبه یقول قال صلی الله علیه وآله وسلم فبی اخبر عن الحق فبی یسمع وبی یبصر چون صحو بحق غلبه شود بحق رسد وبحق گوید این نیست که تو بدو رسیدی اوست که خود بخود رسید این نیست که تو میگوئی اوست که خود بخود میگوید قوله قال علیه السلام فبما اخبر چه باشد نیست که این بدو می شنود بلکه اوست خود بخود می شنود وکذلك ینطق ویمشی قوله سمعت الشیخ اباعبدالرحمن السلمی یقول سمعت منصور بن عبدالله رحمه الله یقول وقف رجل علی الشبلی رحمه الله فساله هل یظهر آثار صحة الوجود الواجدین فقال نورٌ یزهر مقارناً للنیران اشتیاق فیلوح علی الهیاکل آثارها کما قال ابن المعتز

وامطر الکاس ماء من ابارقها ... فانبت الدر فی ارض من الذهب

وسبح القوم لما ان راوا عجبا ... نورا من الماء فی نار من الغنب

سلافة ورثتها عاد عن ارم ... کانت ذخیرة کسری عن اب فاب

نکو حکایتے ونکو سخنے است اما فیما نحن فیه مناسبتے ندارد شخصے بحضرت

شبلی رحمہ اللہ استاد پرسید اینچنین ہست بر واجدان صحت وجود ہست یعنی او
را ثبوتے و اورا قیامے و اعتدادے ہست شبلی رحمہ اللہ جواب گفت این
حکایت کہ حجب وجود را پرسیدی برین مثال ہست نورے روشن میگردد با انوار
اشتیاق مقابل میشود پس آثار آن نیران بر ہیاکل ظاہر میشود یعنی وجود بعد خمودی خویش
چنانچہ ہست ہست یعنی وجودے بعد خمودے و خمودے بعد وجودے
نورے روشنے بر آتش اشتیاق این وجود مقابل میکند بر ہیاکل اثر او ظاہر و روشن
می شود وجود بصحت خویش چنانچہ ہست ہست اما این احوال بر و افتد نورے
ازان سو ظاہر می شود بنار این می افتد نور و نور می شود و وجود چنانچہ ہست ہمچنان
است قولہ فامطرلکاس ماء الی آخرہ ریختہ است کاس آب را از ابر یقما
خویش پس انبات کرد درے را از زمین زرد قوم تعجب کردند و سبحان اللہ گفتند ہر گاہ کہ
عجبے دیدند نورے از آب دیدند و نارے از عنب دیدند و ہیچ شوائبے ہست از شوائب
عادمیراث رسیدہ است و ذخیرہ از کسرے از آب وجد آنوں این شعرے کہ گفت
حکایت ازیں کرد آبے بود کہ درشد عنبے بود کہ مے شد این شدن عنب مے
نہ آنکہ چیزے خارجے آورد بلکہ ہمان عنب بود کہ مے شد و ہمان آب بود کہ درشد
و ہمان وجود بصحت خویش بوجود است این تغیرات و تحولات ازان ذات او
بدوست کہ خود بخود می گردد قولہ وقیل لابی بکر الدقی رحمہ اللہ ان
جہم الدقی علیہ الرحمہ اخذ شجرۃ بیدہ فی حال السماع عن ثورانہ
فقلعہا من اصلہا فاجتمعا فی دعوۃ وکان الدقی کف بصرہ فقام جہم
الدقی رحمہ اللہ یدور فی ہیجانہ فقال الدقی رحمہ اللہ اذا اقرب
منی ارونیہ وکان الدقی رحمہ اللہ ضعیفا بمرۃ فلما قرب منہ قالوا
لہ ہذا ہو فاخذ الدقی ساق جہم رحمہ اللہ فوقفہ فلم یمکنہ

ان یتحرک فقال جهم رحمه الله ایها الشیخ التوبة التوبة فخلاه بر
ابوبکر دقی رحمہ اللہ حکایت کردند کہ جہم دقی رحمہ اللہ در سماع بود در رختے را از بیخ برکرد
اتفاقی ہر دو جہم ہم و ابوبکر در دعوتے جمع شدند کہ مکفوف البصر شد حاضران را گفت کہ
جہم در رقص نزدیک من آید مرا خبر کنید چو او نزدیک آمد گفتند این آن جہم است
ابوبکر رحمہ اللہ ضعیف مکفوف شدہ ساق جہم را رحمہ اللہ گرفت گفت اکنون بروجہم
ایستادہ ماند قوت رفتن نبود گفت اے شیخ التوبۃ التوبۃ بعد ازین خودنمائی نہ کنم حکایت
در تواجد و وجد صوفیان افتادہ است حکایتے کہ مناسب آنست شیخ درمیان میگوید
میرود و دیگر اگر تطبیق دہندرہ آن ہم ہست از خود رفتہ کارے از ایشان در وجود می آید
نہ آنکہ ایشان می کنند دیگرے است کہ در مظہر ایشان کارے میکند **قوله وقال**
الاستاذ الامام زین الاسلام رضی الله عنه وکان ثوران جهم
رحمه الله فی حق وامساك الدقی رحمه الله بساقه لحق ولما علم
جهم ان حال الدقی رحمه الله فوق حاله رجع الی الانصاف واستسلم
وکذا من کان بحق لا یستعصی علیه شیء وہمان سخنے کہ ما برائے تطبیق را گفتہ
بودیم شیخ ابوعلی رحمہ اللہ ہمان میگوید جہم رحمہ اللہ ہم بحق بود اما ابوبکر رحمہ اللہ اعلی تر است
او را وجودے بود بعد خمود و این را خمودے است بعد وجود **قوله واما اذا**
کان الغالب علیه المحو فلا علم ولا عقل ولا فهم ولا حس وچو محو غالب
شود صفت این باشد نہ او را علم و نہ عقل و نہ حس و نہ فہم و در صحو محو باشد اما احساس
باقی باشد ازین سخن چہ فہم کردی لا علم ولا حس این گمان بردی حس
برود شیریں و تلخ نداند و علم برود چہ تمیز از شے بہ شے نکند لا و الله علم باشد
لکن علم او علم او نباشد و حس او حس او نباشد و عقل او عقل او نباشد **قوله سمعت**
الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمه الله یذکر باسناده ان ابا

عقال المغربی رحمہ اللہ اقام بمکۃ اربع سنین لم یاکل ولم یشرب
الی ان مات ودخل بعض الفقراء علی ابی عقال فقال لہ سلام علیکم
فقال ابو عقال وعلیکم السلام فقال الرجل انا فلان فقال ابو عقال انت
فلان کیف انت وکیف حالک وغاب عن حالتہ فقال ھذا الرجل
فقلت سلام علیکم فقال وعلیکم السلام کانہ لم یرنی قط فقلت انا
فلان فقال انت فلان کیف انت وکیف کنت وغاب کانہ لم یرنی
ففعلت مثل ھذا غیر مرۃ فقلت ان الرجل غایب فترکتہ وخرجت از
ابو عبد الرحمن رحمہ اللہ شنیدم باستاد خویش میگفت ابو عقال مغربی رحمہ اللہ چہار سال
بمکہ مقیم بود نہ خورد نہ آشامید این سخن از باب حس نیست و این کار از صفت محو نیست
ما دیدہ ایم مردان را احمد بہاری دوازدہ سال نخورد نہ آشامید و این را از اعتیاد بود
و ہر کہ اعتیاد کند او را شود قولہ ودخل بعض الفقراء الی آخرہ شیخ رحمہ اللہ برای
آن کہ وجودے قایم بغیرے باشد و باب حس شود این حکایت آورد و قومے
بر ابو عقال رحمہ اللہ آمدند سلام علیکم کردند او جواب سلام کرد و مرو گفت کہ من فلانم
مگر آن شخصے بود کہ او را می شناخت شیخ گفت تو فلان باشی چونست حال تو و نام دیگرے
میگفت ہمچنیں سہ بار بود و شیخ غایب می شد شخص گفت من بعد آن بیرون آمدم دانستم
کہ این مرد از خود غایب است این حکایت شیخ برای آن آورد کہ مرد را عقل گم شدہ
است و حس باوے نماندہ اما اینجا این سخن است مرد بچیزے مشغول است دل
بدان متعلق است در نظارۂ آن مشغول است ہر چہ گوئی او حکایت مرتب نتواند
گفت این عبارت از محو نیست اما شاید کہ آن می آرد کہ چنین ہم باشد کہ حس
برود و تحمل عند البعض این صورت غیر محمود باشد ضابطہ ہر چہ رود از کشف تجلی باشد
وغیر آن قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت عم

بن محمد بن احمد رحمه الله يقول سمعت امراة ابی عبد الله
الترو غندی رحمه الله تقول لما كان ايام المجاعة والناس يموتون
من الجوع دخل ابو عبد الله الترو غندی رحمه الله بيته فرای
فی بيته مقدار منوين حنطة فقال الناس يموتون من الجوع وفی
بيتی حنطة فخولطه فی عقله فما كان يفيق الا فی اوقات الصلوة
يصلی الفريضة ثم يعود الی حالته فلم يزل كذلك الی ان مات
دلت هذه الحكاية علی ان هذا الرجل كان محفوظا عليه اداب
الشريعة عند غلبات احكام الحقيقة وهذا هو صفت اهل
الحقيقة زن عبد الله رحمه الله حکایتے می کند ایام قحطے بود و مردمان از بسر گرسنگی
می مردند ابو عبد الله رحمه الله در خانه خود در آمد در خانه خود مقدارے من گندم دید گفت مردمان ازگرسنگی
می میرند و در خانه من گندم باشد در عقل او خبطے و غلطے شد پس آن هیچ چیزے نبود
چنانکه فریضه گزاردے باز چنانچه بود و در بے ضبطی همچنان شدے و همچنین بودتا آنکه مرد
است این حکایت دلیل برین کند شخص از خود رفته چو وقت فریضه شود بخود باز آید
پس این قوم ازان ها اند که از خود رفته اند و در اوقات مخاطبه شرع محفوظ اند خداوند
سبحانه ایشان را در اوقات مخاطبه شرع باز بخود می آرد و این حکایت نیز از محو نیست
از بے ضبطی است پس ایشان محفوظ اند در وقت غلبه حقیقت در آداب شریعت
وصفت اهل حقیقت همین است قوله ثم كان سبب غيبته عن تميزه
شفقته علی المسلمين وهذه اقوی سمة لتحققه فی حاله عن تميزه شیخ
رحمه الله غیبت او فرمود بعد سبب غیبت او میگوید از تمیز اشیا شفقت او بر مسلمانان
نه عقل او افتاد این قوی ترین حال باشد زیرا چه او در امور خویش متحقق بود این مرد که
غائب شده است از کبار صوفیه است و مواجد او و حفظ او ابو علی دقاق رحمه الله

می فرماید و دیگرے را مجال دخلے نباشد و لیکن کسے اینجا چنین گوید بعد آنکہ این شد خولط فی عقلہ مجال و مساغ تحقق و تمیز نماند و آنکہ شیخ قدس اللہ سرہ میفرماید وقت صلوٰۃ بضبط خویش آمدے و نماز گذاردے دیوانگان باشند کہ بسیار کارہا کنند و خلق بدانند مگر مردے عاقل است حکایتے مرتب کنند و شعرے درست گویند و در واقع ایشان دیوانگان بانتہا باشند دیوانہ از ہر جا کہ باشد از ہجوم و غیر آن بخانہ شناسند و زن و دختر و مادر را شناسند اکل و مشرب خود را شناسند مردے سالہا عمر او در نماز گذاردن گزشتہ است وقت آن می آید بعبادت خود باز می گردد و این کہ شفقت بر مسلمانان مذہب عقل افتد مشکل کاریست در فہم ہر جا فاقہ نگنجد برائے ذہاب عقل را شئے میبیند باید در غایت حسن و جمال باشد رحمت و شفقت بر مسلمانان موجب ذہاب عقل نیست خصوص درویشی درویش نیست این حکایت تا موضوعیت طلبد بعض بعض دیوانہ شود بعض مردم را شنیدہ ایم و دیدہ ایم قومے اند عمر در مجاہدہ و ریاضت و شب بیداری و شب و روز تنہائی بودن تا آنکہ از تنہائی نہان آمد ہر چیزہا را فراموش کردہ از چیزکہ شب و روز دل بران متوجہ است اینجا سخنہائے دگر ہم ہست بود ہم از کبار کسے با ہمہ صحو و محو داشتند بے شبہ امادر جزئیات امور از جملہ حکما دانا تر عاقل تر و ضیعے مستقیم تر کردہ اند۔

الجمع والفرق

قولہ ومن ذلک الجمع والفرق لفظ الجمع والتفرقۃ یجری فی کلامہم کثیرا یکے ازان الفاظ مصطلح کہ در حکایات و محاورات ایشان است جمع و فرق است لفظ جمع و تفرقہ در سخن ایشان می رود قولہ وکان الاستاذ ابو علی رحمہ اللہ یقول الفرق ما نسب الیک والجمع ما سلب عنک فرق عبارت از آنست انچہ نسبت بتو دارد ان تفرقہ است و انچہ از امور بشری است اکلے و شربے و صومے و صلوتے و تلاوتے این ہمہ تفرقہ است و جمع

چیست انچہ اوست بشری او مسلوب گردد بحق جمع شود این جمع است **قولہ** معنا
ان ما یکون کسبا للعبد من اقامۃ العبودیۃ وما یلیق باحوال البشریۃ
فھو فرق وما یکون من قبل الحق من ابداء معانی وابتداء الطف و
احسان فھو جمع ھذا ادنی احوالھم فی الجمع والفرق لانہ فی
شھود الافعال وشیخ ہمین گفت کہ ما گفتیم اما شیخ ابو القاسم رحمہ اللہ بیان سبب
نگفت بیان آنکہ حاصل از سبب چیست آن گفت و این جمع و این تفرقہ ابتدای
حال ایشانست زیرا چہ در شہود افعال اند اما تعیین شہود افعال شیخ می کند بتعیین خویش
کہ این بشہود افعال ما ہر چہ الہیات او را بخود دارد و ازو برد آن جمع است و یکے
ازان شہود افعال است **قولہ** فمن اشھدہ الحق سبحانہ وتعالی
افعالہ من طاعاتہ ومخالفاتہ فھو عبد بوصف التفرقۃ این کہ
خلق را اثبات ایشان بذات وصفات و افعال ایشان کنی الی **قولہ** ومن
اشھدہ الحق سبحانہ ما یولیہ من افعال نفسہ سبحانہ فھو عبد
یشاھد الجمع ہر کرا خدائے شاہد کند با فعال خویش و او را ازو برد این بندہ را
گویند بوصف تفرقہ است و اگر اینچنین است کہ آن شخص را خداوند سبحانہ بشہود خویش
او را ازو برد و او بوصف طاعت و عبودیت مستقیم ماندہ این را جمع نامند **قولہ**
ما یولیہ من افعال نفسہ یعنی بندہ نمی کند خداوند سبحانہ در مظہر او فعل خویش میکند
قولہ فاثبات الخلق من باب التفرقۃ واثبات الحق من نعت الجمع
این کہ خلق را اثبات ایشان بذات وصفات و افعال ایشان کنی این تفرقہ است
و این کہ ایشان را ازین افعال و اقوال و صفات بدر بری و نکوئی کہ خداوند میکند
این جمع است ایشان را از ایشان برون کند و وجود ایشان را محو بیند و اثبات
وجود باری شود بحقیقت این جمع شود **قولہ** ولا بد للعبد من الجمع والفرق

فان من لا تفرقة له فلا عبودیة له ومن لا جمع له لا معرفة له چه
نباشد مرد عارف را ازین هر دو فرق باید هم جمع باید فرق باید تا اجزاء عبودیت
واستقامت آن برپای دارد و جمع باید فانی بشهود و عیان بمعرفت توحید و مرد عارف
متصف بصفات الله باشد اگر تفرقه نباشد زندقه باشد و اگر جمع نباشد
معرفت بشهود و عیان نباشد **قوله** فقوله ایاك نعبد اشارة الی الفرق
وقوله ایاك نستعین اشارة الی الجمع ایاك نعبد حق عبودیت است
وایاك نستعین حق ربوبیت است اشارت اول بتفرقه آید و دوم بجمع **قوله**
واذا خاطب العبد الحق بلسان یجوز اما سایلا او داعیا او مثنیا
او شاکرا او متصلا او مبتهلا فانه فی محل التفرقة چون بنده خطاب حق
بزبان راز خویش کند این که خطاب کند یا چیزے را خواهنده باشد یا داعی او
باشد او را یا ثنا گوید یا شاکر است یا بدو متصل است یا از هم انفصال
کرده بدو باز گشته است این بنده در محل تفرقه قایم است مگر با وجود اتصال چه
نجوی در میانست هر آینه تفرقه باشد و او بدوست و داعی است و سائل است
این هم چنان تفرقه است فعلی هذا ایاك نستعین هم تفرقه باشد **قوله** واذا (هچنان)
اصغی لبره الی ما یناجیه مولاه واستمع بقلبه ما یخاطبه به فیما
نادا ه وناجاه اوعرف معناه اولوح بقلبه واراه فهو یشاهد
الجمع وچون اینچنین باشد که این بنده بسر خویش گوش نهد بسوے چیزے که مولی
او او را ندا میکند و بدانچه با وخطاب میکند این بدل خویش با او بجمع آمده است
در چیزے خداوند سبحانه با وے نداکرده است یا رازے گفته است یا معنی
خطاب را یا مراد خود ازا تعریف کرده است و دل او را آنای محیی کرد و او را بخود نمود
یا او را آن معنی نمود پس این بنده بشاهد جمع باشد حاصل کلام شیخ این شد در نسبت

بہ بندہ است تفرقہ است و ہرچہ نسبت بربّ تعالیٰ است جمع است مفہوم تا اینست کہ اگر تفرقہ با جمع است معتدبہ است این تفرقہ از معلومات قوم باشد اما جمع این تفرقہ را بحق جمع کند این جمع کند باشد تفرقۂ مخصوصے کہ بیان کردہ است تفاریق بسیار است شیخ تشخیصے تعیینے کردہ است و اگرنہ در جملۂ افعال و اقوال بندہ تفرقہ و جمعے ہست **قولہ** سمعت الاستاذ ابا علی رضی اللہ عنہ یقول انشد القوال بین یدی الاستاذ ابی سہل الصعلوکی رحمہ اللہ ؎

جعلت تنزہی نظری الیکا وقلبی الدہر یبتکل علیہا

وکان ابو القاسم النصرابادی حاضرا فقال الاستاذ ابو سہل رحمہ اللہ جعلتَ بنصب التاء فقال استاذ بل جعلتُ بضم التاء فقال الاستاذ ابو سہل لیس عین الجمع اتم فسکت النصرابادی رحمہ اللہ وسمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ ایضا یحکی ہذہ الحکایۃ علی ہذا الوجہ (قال الاستاذ ابو القاسم القشیری) ومعنی ہذا ان من قال جعلتُ بضم التاء یکون اخبارا عن حال نفسہ فکان العبد یقول ہذا واذا قال جعلتَ بالفتح فکانہ یتبرا من ان یکون ذلک بتکلفہ بل تخاطب مولاہ فیقول انت الذی خصصتنی بہذا لا انا بتکلفی در لفظ جعلت میان این بزرگوار اختلاف رفتہ است در نصب تا و در رفع تا اگر جعلت نصب گوئی جمع آید و اگر رفع گوئی تفرقہ آید جعلتُ برفع اضافت بنفس متکلم است وجعلتَ بنصب اضافت بسوے حق است **قولہ** فالاول علی خطر الدعوی والثانی بوصف التبری من الحول والاقرار بالفضل والطول اکنون بے نظیر لیکن این کہ شیخ دعوی میفرماید دعوی چہ گذر دارد دعوی مناسب نیست میان طائفہ

میان دعوی چه نسبت الفرق وبیان الفرق بین من یقول بجهدی عبدك
وبین من یقول بفضلك وبلطفك اشهدك فرق است میان کسے
کہ گوید من چنین کارے میکنم بجہد خویش وسیمن کسے کہ گوید بفضل تو وقوت تو من میکنم
تو میکنی جہدی اضافت بسوے خود میکند بفضلك اضافت بحق است **قوله**
وجمع الجمع فوق هذا وجمع جمع برتر از جمع است ودر جمع الجمع جمع و تفرقہ است
جمع الجمع عبارت ازین است کہ جمیع تفاریق وباہمہ نسب واضافات وباہمہ مباشرت
با فعال وحرکات مردمچنین نماید کہ از ہمہ پریشانان پریشان تر واز ہمہ دور افتادگان دور
افتادہ تر با این ہمہ او یکے بیکے است این جمع الجمع است این مشکل جائے است مذلة اقدام
بسیاران ست وبسیاران واماندگان دعوی اشناسته کرده اند وخود را از قوم جمع الجمع
دانسته نعوذ بالله من شر هم مزلة اقدام ومظنة دعوی بسیار است اینجا عورتے باجنید
رحمه الله گفت چه باشد این کہ اسرار خدا با عوام میگوی این اشارہ بجمع بود وجنید رحمه الله
جواب فرمود کہ ما اسرار خدا با خدا میگوئیم این جمع الجمع است **قوله** **وتختلف الناس**
في هذه الجملة على حسب تباين احوالهم وتفاوت درجاتهم
فمن اثبت نفسه اثبت الخلق ولكن شاهد الكل قائما بالحق فهذا
هو جمع همین سخنے کہ بالا گفتیم شیخ ہمین سخن میفرماید طریقہ شرح سخن ما می شنود ومردم
مختلف اند درین جمع الجمع بحسب اختلاف درجہ ومرتبہ کہ دارند وکلی اینست ہر کہ
اثبات نفس خویش کرد ہر آئینہ چو اثبات نفس خویش کرد اثبات خلق ہم شد اما شیخ
بصریح میفرماید تا آنکہ اثبات نفس وخلق کرده اند این نظر واین مشاہدہ دارد کہ خلق قائم
بحق اند این جمع الجمع است **قوله** **واذا كان مختطفا عن شهود الخلق مصطلما**
عن نفسه ماخوذا بالكلية عن الاحساس بكل غير ما ظهر واستولى
من سلطان الحقيقة وذلك جمع الجمع وقتے کہ چنین باشد کہ او را از بودہ اند

و بکلی از احساس غیر حق ماخوذ بموجب ظهور سلطان حقیقت و استیلاء آن این را جمع الجمع
نامند قوله فالتفرقة شهود الاغیار لله سبحانه والجمع شهود الاغیار
بالله وجمع الجمع الاستهلاك بالكلية وفناء الاحساس بماسوى الله
عند غلبات الحقيقة شیخ بعبارت مختلف برای تفهیم مخاطب را طالب میکند
محل مشکل است سخن دقیق و لطیف است سبب آن عبارت میکند مگر کسی فهم کند
حاصل تفرقه این باشد اغیار شاهد اند اما شهود ایشان بنا بر خدا است اگر او تصویری
شود کرد و ران تصویر عکس جمال الهی کرد هم شهود بالله شهود و اگر شکلی و تمثلی نمود هم شهود لله باشد
و اگر گوئی همه را خدا آفریده است هم شهود لله باشد و اگر گوئی ثبوت ایشان و قوام ایشان
بخدا است هم شهود لله باشد و جمع چیست شهود اغیار بخدا باشد این را این معنی
باشد شهود ایشان شهود ایشان نیست آن شهود خدا است و جمع الجمع اینست که استهلاک
بکلی شود و از ان او با او بکلی نماند یعنی بنده کلا و جملة با همه اشیا استهلاک فانی رسما و
حقیقة وخیالا و وهما فانی شود شیخ رحمه الله شهود لله بالله را تفرقه داشت و استهلاک
بالکلیه را جمع الجمع و ما بالابیان کرده ایم قوله وبعد هذا حالة عزيزة يسميها
القوم الفرق الثانی وهو ان يرد الى الصحو عند اوقات اداء الفرائض
فرایض یجری علیه القیام بالفرایض فی اوقاتها فیکون رجوعه بالله سبحانه
لا للعبد بالعبد فالعبد يطالع نفسه فی هذه الحالة فی تصریف
الحق يشهد مبادی ذاته وعینه بقدرته ومجری افعاله واحواله
علیه بعلمه ومشیته وبعد این جمع که استهلاک کلی است حالتی عزیز است
و این این ست که او را باز گردانند بصحو نزدیک اوقات آن و این را صحو نامند
و این رجوع خدا بخدا است نه آنکه بنده ببنده آمده است آنرا که رجوع از و بدو شده
است صفت این مرد اینست دریں حالت مطالعهٔ نفس خویش ست و می بیند

که در تصریف حق است چنانچه خویش می آید می گرداند و مبدی ذات او را و صفات او را شاهد است که او بقدرت خویش او را بخود می دارد و او را بدو نمی دهد و افعال خویش و احوال خویش را بمشیت او می گذارد و یا خدا افعال خویش و مشیت خویش بدو می گذارد و یا بنده افعال خویش و مشیت خویش بخدا می گذارد و هر دو یک معنی است عبارت مختلف **قوله** و اشار بعضهم بلفظ الجمع و الفرق الی التصریف الحق جمیع الخلق فجمع الکل فی التقلیب و التصریف من حیث انه منشی ذواتهم و مجری صفاتهم و بعضی جمع و تفرقه را صوفیت نگفته اند و همین گفته اند جمع و فرق که همه خلق در تصریف حق اند یفعل الله بهم ما یشاء و یمضیهم بقدرته الی ما شاء پس جمع کرد کل را که در تصرف و تصریف او اند و منشی ذوات و مجری صفات ایشان اوست این جمع و تفرقه است و سر و متعلم همین خواهد گفت هر چه تو گفتی او هم و سائل هم بدین باز خواهد آورد **قوله** ثم فرقهم فی التوزیع ففریقا اسعدهم و فریقا ابعدهم و فریقا هداهم و فریقا اضلهم و اعماهم و فریقا اجتبهم و قربهم و جذبهم و فریقا انسهم بوصلته و فریقا انسلهم من رحمته و فریقا اکرمهم بتوفیقه و فریقا اعظمهم عند رؤیتهم بتحقیقه و فریقا اصحاهم و فریقا محاهم و فریقا قربهم و فریقا غیبهم و فریقا ادناهم و احضرهم ثم اسقاهم فاسکرهم و فریقا اشقاهم و اخرهم ثم اقصاهم و اهجرهم و انواع افعاله لا یحیط بها حصر و لا یاتی علی تفصیلها شرح و ذکر کلیی است و تفصیل شیخ فرمود یکی را میخواند یکی را می راند یکی را مقرب میکند یکی را از خود دور میکند یکی را اکرام می کند یکی را مصطلم می کند یکی را صحو میکند و یکی را محو میکند و همچنین قیاس افعال باری همه این جمع و تفرقه عام است و انواع افعال او در حصر و شرح

نیاید قولہ انشد الجنید رحمہ اللہ فی معنی الجمع والتفرقۃ ؎

وتحقیقک فی سری مناجاتی لسانی فاجمعنا لمعانی وافترقنا لمعانی

ان یکن غیبک التعظیم عن لحظ عیانی فلقد صیرک الوجد من الاحشاء دانی

در معنی جمع وتفرقہ جنید را دو سر بیتے گفتہ اند وتحقیقک فی سری واثبات کردہ ایم ترا در سر خود وزبان من با تو راز میگوید باعتبارے جمع شدیم وباعتبارے تفرقہ شدیم پس معانی شاہد شد آنرا جمع گویند ومعانی دیگر باعتبارے آنرا تفرقہ گویند قولہ ان یکن غیبک اگر تعظیم تو غائب کند مرا از لحظ عیان من پس وجد از احشائے من بتو نزدیک است اول تفرقہ گردد دوم جمع واین تفرقہ وجمع بحسب عامہ است چنانچہ شیخ گفت قولہ وانشد ایضا ؎

اذا ما بدا لی تعاظمتہ فاصد فی حال من لم یرہ

جمعت وفرقت عنی بہ ففرد التواصل مثنی العدد

وقتے کہ او ظاہر شود او را بزرگ دانیم وتعاظم کنیم از و یابد و فرد آئیم در حالے کہ کسے فرو نیاید جمع شدم وخود را از خود تفرقہ کردم و بدو جمع شدم و بدو تفرقہ کردم پس تواصل کہ جدا شود مثنی عدد شود تواصل را ثمری مثنی العدد باشد یکے یکے است دو چونہ شود کہ یکے را دو جانی وسیومی جا کنی سہ شود وہمچنین ہر اعداد را جمع کنی وباز گشت ہمہ یکے است آن الوف تفرقہ است این یکے جمع شیخ در بیان مناہم نسبتے نیاوردہ است در بیان کلمات صوفیہ ہم نسبتے نہادہ است نگفتہ است این حال بالا است این فرو است چنانچہ آمدہ است گفتہ است

الفناء والبقاء

قولہ ومن ذلک الفناء والبقاء یکے از ان الفاظ فنا وبقا است چنین گفتہ اند کہ چند لفظ است میان این صوفیہ مصطلح ومرجع آن ہمہ بیک معنی می شود حضور وغیبت فنا وبقا جمع وتفرقہ الفاظ مختلف است ومعنی متحد عبد اللہ خفیف رحمہ اللہ

حضور وغیبت گوید خراز علیه الرحمه فنا وبقا گوید وجنید رحمه الله جمع و تفرقه گوید
وتو در بیان با معان نظر کن اندک تفرقه هست میان ایشان اگر توانی دریافت
تفرقهٔ باریکی هست قوله اشار القوم بالفناء الی سقوط الاوصاف
المذمومة واشاروا بالبقاء الی قیام الاوصاف المحمودة بعضی از
فنا وبقا این عنایت کرده اند ذمیمه برود وبجای آن حمیده شود این را فنا و
بقا گویند شیخ در فنا وبقا بحسب تعدیه لفظ میگوید تعدیه فنا بعد است عن
الاخلاق المذمومة موقتی عن رغبة این فنا وبقا لغوی است مصطلح ایشان
نیست انچه در منتهای کلام خود خواهند گفت با بیتی ابتدا بمان را گوید و اگر نه انسان
همه مشوش ومتردد می گردد وگمان می رود این همه فنا است اما بعضی مردم دیده
خود را سالک گویند وگویند ما معنی می دانیم چون از ایشان پرسند ایشان هم معنی
فنا وبقا گویند قوله واذا کان العبد لا یخلو عن احد هذین القسمین
فمن المعلوم انه اذا لم یکن احد القسمین کان القسم الاخر لا
محالة فمن فنی عن اوصافه المذمومة ظهر علیه الخصال المحمودة
ومن غلب علیه الخصال المذمومة استتر عنه الصفات المحمودة
البته یکی ازین دو صفت در بنده باشد یا ذمیمه فنا شود یا بقای حمیده
بقا شود هر دو ضد ونقیض اند اگر یکی برود دوم لامحاله باشد قوله واعلم
ان الذی به العبد فعال واخلاق واحوال فالافعال تصدر فانه
باختیاره والاخلاق جبلت فیه ولکن یتغیر بمعالجة علی مستمر العادة
بنده بدانچه اوست ونسبت بدو دارد از افعال واخلاق جبلی اوست اورا
با آن آفریده اند بدین قابلیت آفریده است اگر زمانی رود بر کاری و بشرط
آن استمرار کند بران آن برود وضد آن آید غضب برود حلم آید قوله والاحوال

یرد علی العبد علی وجه الابتلاء لکن صفاؤها بعد زکاء الاعمال
فهی کالاخلاق من هذا الوجه لان العبد اذا نازل الاخلاق تقلبه فینفی
بجهده سفسافها من الله سبحانه علیه بتحسین اخلاقه واحوال
غضب وشهوت وحرص وهوا این احوال است بر وجه ابتلا بر بنده افتد
وصفاے او بچه باشد بزکاے اعمال باشد چو صفا و زکا پدید هست بمثال اخلاق
باشد چو بنده اخلاق بد خویش مشاهده کرد و بران اطلاع شد دانست حمیده چیست
و ذمیمه چیست وچه باید وچه نباید پس بجهد و طاقت خویش انچه ردی است انرا
نفی کند بحسن خلق خویش. قوله فکذلک اذا واظب علی تزکیة اعماله
ببذل وسعه من الله سبحانه علیه بتصفیة احواله بل بتوفیة
احواله چنانچه بریں استمرار کرد و در صفاے آن کوشید و زکا دست داد در اعمال هم
کذلک وسعی که خدا او را داده است بدل آن وسع کند آن هم قابل است
که شود تصفیه احوال کند بلکه توفیه کند یعنی چنانچه حق او ست همچنان بجا آرد قوله
فمن ترک مذموم افعاله بلسان الشریعة یقال انه فنی عن شهواته
فاذا فنی عن شهواته بقی بنیته واخلاصه فی عبودیته هر که بحکم شرع
هر چه ذمیمه در شرع است انرا انتفا کند از شهوت اشایسته فانی شد بر محل شهوت
براند و از غیر محل احتراز کند این فنا عن شهوته باشد چون شهوت برود باقی شود
بنیت صالح و اخلاص در عبادت اول بقا و دوم بقا قوله ومن زهد
فی دنیاه بقلبه یقال فنی عن رغبته فاذا فنی عن رغبته بقی بصدق انابته ومن
عالج اخلاقه فنفی عن قلبه الحسد والحقد والبخل والشح والعصب
والکبر وامثال هذا من رعونات النفس یقال فنی عن سوء الخلق
فاذا فنی عن سوء الخلق بقی بالفتوة والصدق ومن شاهد

جریان القدرۃ فی تصاریف الاحکام یقال فنی من حسبان الحدثان من الخلق این ہمہ در معنی واحدست وجہت آن ترجمہ تکرار کردہ شد قولہ فاذا افنی عن توہم الاثار من الاغیار بقی بصفات الحق ومن استولی علیہ سلطان الحقیقۃ حتی لم یشہد من الاغیار اغیاراً ولا اثراً ولا رسماً ولا اطلالاً یقال انہ فنی عن الخلق وبقی بالحق چو ازین فانی شد کہ چیزے از غیر او سزد یا بغیر وجود او وجودے باشد این را از جانب فنا شمرند نسبتے بفناے قوم دارد فنا مصطلح اینست سلطان حقیقت بر و تجلی کند کہ وجودی عینی و اثری از ہمہ فانی شود این را گویند کہ از وجود خود و از جملہ وجودات او ہمی فانی گشتہ و بحق باقی شدہ این فنا و این بقا قولہ فناء العبد عن افعالہ الذمیمۃ واحوالہ الخسیسۃ بعد ہذا الافعال وفناؤہ عن نفسہ وعن الخلق بزوال احساسہ بنفسہ وبہم فاذا افنی عن الافعال والاخلاق والاحوال فلا یجوز ان یکون ما فنی عنہ من ذلک موجوداً واذا قیل فنی عن نفسہ وعن الخلق فنفسہ موجودۃ والخلق موجودون ولکنہ لا علم لہ بہم ولا بہ ولا احساس ولا خبر فیکون نفسہ موجودۃ والخلق موجودین ولکنہ غافل عن نفسہ وعن الخلق غیر محس بنفسہ وبالخلق فناے کہ معلوم ما است بگوئیم تا بود ہر وجود فانی شود از ہمہ وجودات بجملتہا ایشان شاہد باشند با ہمہ اوصافے کہ ایشان راست مرد فانی باشد نہ آنکہ علم نباشد وخبر وحس نباشد علم باشد وخبر وحس باشد با این ہم مرد فانی باشد وانچہ شیخ رح میفرماید کہ حس نماند وعلم نماند وخبر نماند کہ بحس ہم اند او کجا بعلم ادراک کند او کجا کہ او را خبر باشد پروانہ خود را بر شمع زند این سوخت فانی شد این کہ

نور او با شمع ماند شمع را می بیند و بداند و همه را فانی یابد پروانه را نیز همین صفت باشد از انکه او با شمع یکی شده است خداوند سبحانه گوید لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ کلام او ازلی دائمی و ابدی ست با شهود وجود همه اغیار او میگوید لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ و کلام ابدی ازلی البته منقطع نه و او دائم قایل این دم که من قدوری حکایتیم با وجود همه وجودات او میگوید لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ و فانی را که بدو قایم [illegible] همین صفت است یکی هم میان ایشان چنین گفته است نظم

من رفته ام ز خویش درون و برون نه ام — از من مرا طلب تو مکن من کنون نه ام
با دوست چون یکی شده ام چیست بیرون — هستم همانکه بودم زان کم فزون نه ام
چون بحر گوهر شده است مرا عشق تو بدلک — من معترف انتخوان و دگر پوست و خون نه ام
کس پی نبرد از محمد چونی چگونه — بی چون چگون چه گوید چونم چگونه ام

این فنا و این بقاست اکنون بیشتر سخن در فنا و بقا نباشد قوله وقد تری الرجل یدخل علی ذی سلطان او محتشم فیذهل عن نفسه وعن اهل مجلسه ویذهل عن ذلک المحتشم حتی اذا سئل بعد خروجه من عنده عن اهل مجلسه وهیئات ذلک الصدر وهیئات نفسه لم یمکنه الاخبار عن شی شیخ رحمه الله میفرماید برای فنا او برای ذهاب حس و خبر اشخصی بر سلطان جلیل القدر عظیم الخطر در آید مرد را از نفس خویش ذهول شود و کار بجای باشد در میان آن مرد و بسیار چیز بود و که بود و چه گفتند و چه شنیدند و بسا باشد که آن معظم و محتشم هم شعور نماند این مثال فنا و بقا نیست برای حضور و غیبت را این مثال نیک موافق باشد شیخ رحمه الله برای آن آورده یا کل موجود و آن شخص موجود مع هذا احساس و خبر رفته این از مضمحلت عقل است و سستی طبیعت او نفس است با فنا نسبتی دارد قوله قال الله عز وجل فلما رأیته اکبرنه و

قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ لم یجدن عند لقاء یوسف علیه السلام علی لوعة المر قطع الایدی وهن اضعف الناس وَقُلْنَ مَا هٰذَا بَشَرًا ولقد کان بشرا وقلن اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ کَرِیْمٌ ولم یکن ملکا فهذا تغافل مخلوق عن احواله عند لقاء مخلوق فما ظنك بمن یکاشف بشهود الحق سبحانه فلو تغافل عن احساسه بنفسه وابناء جنسه فای اعجوبة فیه فمن فنی عن جهله بقی بعلمه ومن فنی عن شهوته بقی بامانیته ومن فنی عن رغبته بقی بزهادته ومن فنی عن منیته بقی بارادته وکذلك القول فی جمیع صفاته واذا فنی العبد عن صفته بما جری ذکره یبقی عن ذلك بفنائه عن رویة فنائه

صواحب زلیخا و صدائق او یوسف علیہ السلام باجمالے کہ او داشت آراستہ تر دیدند بجمال او مشغول شدند از خود غائب گشتند دست را از ترنج و از سیب تفرقہ کردن نتوانستند این نظیرے از حضور و غیبت است اینجا مرد فانی از خود نیست فانی از شعور خود است این مخلوقے بہ مخلوقے در آمد او از خود بود او شعورے نماند پس چہ گمان بری بر کسے کہ او را کاشف شہود حق سبحانہ شود او از خود بود او شعورے نماند چہ اعجوبہ است این را کہ اعجوبہ نداند اما عبارتے کہ از فنا کردیم اشکال دران است و نزدیک محققان آنست اول سے کہ تکلم بفنا و بقا کرد ابو سعید خراز ست رحمہ اللہ و فنا و بقا کہ ما گفتیم موافق بیان اوست قولہ والی هذا اشار قائلهم ؎

وقوم تاہ فی ارض بقفر وقوم تاہ فی میدان حبه

فافنوا ثم افنوا ثم افنوا وابقوا بالبقا من قرب ربه

فالاول فناء عن نفسه وصفاته ببقائه بصفات الحق ثم فناؤه عن صفات الحق بشهود الحق ثم فناؤه عن شهود فنائه باستهلاکه فی وجود الحق تو سے در زمین خیالی گم شدند و قومے در میدان حب او گم شدند

پس ایشان فانی گردند فافنوا اول فنائے افعال شد و بعد آن فنائے صفات بعد آن فنائے ذات از افعال خود فانی شد و بعد با فعال او باقی شد از صفات خود فانی شد بصفات او باقی گشت و از خود فانی شد بر ب باقی گشت این بیت کہ آوردہ ہماں فنا کہ ما گفتیم ہم بدان اشارتے درستے کرد شیخ ایں سہ فنا گفت فنا از فعل و فنا از صفت و یوم استہلاک از ان فنا در وجود حق

الغیبۃ والحضور قولہ ومن ذلک الغیب والحضور و بعضے از ان کلمات مصطلح غیبت و حضور است قولہ فالغیبۃ غیبۃ القلب عن علم ما تجری من احوال الخلق لاشتغال الحس بما ورد علیہ ثم قد یغیب عن احساسہ بنفسہ وغیرہ بوارد من تذکر ثواب او تفکر فی عقاب غیبت عبارت ازین است دل او غائب شود از علم چیزے کہ بر خلق میرود زیرا چہ حس او مشغول است بوارد ے کہ بر وے شدہ است از تذکر ثواب بے و تفکر عقاب بے والبتہ یحتمل کہ از خویش غائب شود و از خلق ؎ بسبب کہ بالا گفتم تذکر ثواب بے و تفکر عقاب بے والبتہ این منحصر بر نظیر ثواب و عقاب نیست جلال و جمال ہم منفیت شعور شخص اند

منفی قولہ کما روی ان ربیع بن خیثم کان یذہب الی ابن مسعود رضی اللہ عنہ فمر بحانوت حداد فرای الحدید المحماۃ فی الکیر فغشی علیہ ولم یفق الی الغد فلما افاق سئل عن ذلک فقال تذکرت کون اہل النار فی النار فہذہ غیبۃ زادت علی حدہا حتی صارت غشیۃ ربیع بن خیثم رحمہ اللہ بر دکان حداد ے گذشت می بیند آہن گرم کردہ اند و میکوبند او را غشی شد تا دوم روز بعد آنکہ بہوش آمد پرسیدند چہ بود گفت اہل نار را یاد کردم پس این غیبتے است کہ زیادت شد و

؎ در نسخۂ منقول عنہ عبارت را کرم خوردہ است بنا بران بیاض گذاشتہ شد۔ ع ح

از حد خود تا آنکہ غشی شدہ است شیخ رحمہ اللہ موجب بغیبتے موجب مخصوصے فرمود و حکایتے مخصوص آورد برائے مثال آں را و غیبت در فہم ما نیست ہر چہ مغیب افتد تذکر بارے عقاب قومے رویت شئے بہیئے حسنے دیدن ہیبتے عظیمے ہر چہ بیند و دل آنرا بیند و تحمل نکند آنرا غیبت نامند قولہ وروی عن علی بن الحسین رضی اللہ عنہما انہ کان فی سجودہ فوقع حریق فی دارہ فلم ینصرف عن صلوتہ فسئل عن حالہ فقال الہتنی النار الکبری عن ہذہ النار نظیرے دگر میگوید علی بن حسین رضی اللہ عنہما در سجدہ بود و آتشے در سرائے او افتاد او از سجدہ خویش باز نیامد از وے پرسیدند گفت آتش بزرگ از آتش خورد مرا باز داشت خیال آتش کبری بر وغالب آمد احساس این آتش صغری بر و محو کرد تا کبری بدین نسبت باشد این نار را نسبت بار شستہ اند ہر آئینہ این صغری باشد آں کبری و دیگر نار کبری نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَۃِ این عنایت کند آتش عشق آتش طلب چوں در دے افروزد این را کہ آتش صغری میگوند آں آتش کبری کہ مردماں عنایت کردہ اند از ہمہ شعور و احساس برود قولہ وربما تکون الغیبۃ عن احساسہ بمعنی یکاشف بہ من الحق سبحانہ وبسا باشد کہ از حق بر و چیزے کشف شود بداں او غائب شود و نورے افتد کہ شعاع ان نور جہاں را بسوزد این از ہیبت آں از خود رود و تجلی قہر شود این ہم از ان قبیل است تجلی لطف شود او در جمال او چناں مستغرق شود کہ از خود غائب شود این در آغاز کار است چوں مرد منتہی شود و آں چیزہا بر و بسیار افتد عادت شود این چیزہا مغیب و مغیر نیفتد و اگر بر سر نمایندہ مطلع شود کہ وراے این کیست کہ این می سازد ہم مغیر و مغیب نیفتد قولہ ثم انہم مختلفون فی ذلک علی حسب احوالہم ہر آئینہ ہمی آید کہ ایشاں مختلف اند بر حسب احوال خویش کسے را چہ مغیب افتد و کسے را چہ

قولہ ومن المشہور ان ابتداء حال ابی حفص النیسابوری الحداد فی ترکہ الحرفۃ انہ کان علی حانوتہ فقراء قاری آیۃ من القرآن فورد علی قلب ابی حفص رحمہ اللہ وارم تعاقل ان احساسہ فادخل یدہ فی النار واخرج الحدید المحماۃ بیدہ فرای تلمیذ لہ ذلک فقال یا استاذ ماھذا فنظر ابو حفص رحمہ اللہ الی ما ظھر علیہ فترک الحرفۃ وقام من حانوتہ ابتدائے سبب توبہ ابو حفص حداد رحمۃ اللہ علیہ این بود عورتے آمد خریدن قفلے دل شیخ باوے بربست دکان گرد آورد و دنبال عورت روان شد تا در خانہ او رسید عورت آن عورتست کہ البتہ مراد طلب این بدامان آن نرسد حداد را سوختند و گرمی دل شعلہ زد تاب نیاورد مجوسی شہرہ بود در سحر برو رفت حال سوختگی خویش بروے عرضہ کرد مجوسی گفت تو مسلمانی احمدی انچہ فرایم تو آن نکنی حداد گفت من در کورۂ غم افتادہ بسے سوزم و دمیدم آتش عشق را حسن آں معشوق در فروزمی آرد ہرچہ فرمائی کنم تحمل معشوق ورد امن افتد گفت چہل روز ہیچ طاعتے مکن وکلمۂ کفرے کہ من تلقین می کنم البتہ آن بزبان میگو و میگو ہمچنان قبول کرد چہل روز برین کار بود اثر سحر پیدا نشد آمد باز بران مجوس گفت انچہ گفتی کردم معشوقہ ہم برستیزہ کاری خویش است آتش سحر تو اثرے نکرد دل آہن او را نرم نساخت من ہمچنان بنر بخیر محبت گرفتارم مجوس گفت ہرگز نباشد انچنین تو طاعتے کردہ باشی درمیان واگرنہ سحر من آن چنان نیست کہ ہرگز خلاف شود اندیشہ کرد جملہ حرکات و افعال خویش را تا چہل روز یاد میکرد یاد آورد ہیچ طاعتے نکردہ ام مگر آنکہ سنگریزہ تیزے در رہ افتادہ بود آن را در گوشۂ کردم مجوس گفت شرم دار از خدائے کہ چہل روز متصل او را بر نجانی و کفر ورزی و طاعتے نکنی تا آنکہ یک طاعتے کمترین طاعتہا کردی خدائے آن را قبول کرد تا سحر مرا اثرے نشد ابو حفص ہمان ساعت

توبہ کرد دلش از ان عورت باز آمد و بخدا مشغول شد اما حرفہ حدادی کردے و موجب ترک حرفت آن بود کہ شیخ رحمہ اللہ بیان کرد در دوکان شستہ آہن در کورہ انداختہ گرم کردہ آیتے از قرآن شنید اللہ اعلم آیت رجا بود یا آیت خوف از خود غائب شد دست در آتش انداخت آہن را دست گرفت بیرون آورد دست را آزارے نبود شاگردے از ان شیخ بود یا تلمیذ تصوف بود یا تلمیذ در کار حدادی او دیدنست شیخ چیست ابو حفص رحمہ اللہ این دید کہ بر من چنین ظاہر شد اکنون ہم در دوکان شستہ بر من چنین ظاہر می شود بودن در دوکان بہتر نباشد از دوکان خاست و گوشہ گرفت و ترک آن حرفت کرد **قولہ** وکان الجنید رحمہ اللہ قاعدا وعند ہ امراتہ فدخل علیہ الشبلی رحمہ اللہ فاراد ت امراتہ ان تستتر فقال لہا الجنید رحمہ اللہ لا خبر للشبلی عنک فاقعدی فلم یزل یکلمہ الجنید حتی بکا شبلی فلما اخذ الشبلیؒ فی البکاء قال الجنیدؒ لامراتہ استتری فقد افاق الشبلی من غیبتہ جنیدؒ شستہ بود زن او نزدیک او بود شبلی علیہ الرحمہ در آمد عورت خواست پنہان شود جنید گفت بنشین کہ شبلیؒ از تو خبر ندارد ہمچنان او شستہ بود جنیدؒ با وے سخن میگفت شبلی علیہ الرحمہ گریست جنیدؒ گفت زن را پنہان شو کہ شبلی علیہ الرحمہ با خود آمد دانستن جنید شبلی را علیہ الرحمہ کہ او با خود آمد ہماں احساسے کہ میان ایشان ست و اگر گریہ دلیل نکند کہ او با خود آمد چونہ بود کہ باین بے خبری رہ دانست و بر جنید علیہ الرحمہ آمد پس معلوم شد کہ ایشان از خود غائب اند و افعال از ایشان جاری است بحسب عادت **قولہ** وسمعت ابا نصر الموذن رحمہ اللہ بنسا وکان رجلا صالحا فقال کنت اقراء القران فی مجلس الاستاذ ابی علی الدقاق رحمہ اللہ وقت کونہ

هناك وكان يتكلم في الحج كثيرا فاثر في قلبي كلامه وخرجت الى
الحج تلك السنة وتركت الحانوت والحرفة وكان الاستاد ابو علي
الدقاق خرج الى الحج ايضا في تلك السنة وكنت مدة كونه بنسا
اخدمه واطب على القراءة في مجلسه فرايته يوما في البادية يتطهر
وينسى قمقمه كانت بيده فحملتها فلما عاد الى رحله وضعتها عنده فقال
جزاك الله خيرا حيث حملت هذا ثم نظر الي طويلا كانه لم
يرني قط وقال رايتك مرة من ان فقلت المستغاث بالله
صحبتك مدة وخرجت عن مسكني ومالي بسببك وتقطعت
في المغازة بك والساعة تقول رايتك مرة ابو نصر موذن رحمه الله میگوید
که ابو علی دقاق در مسجد من بود چهار ماه و در فضیلت حج می گفت تا بگفت او مرا هم اشتیاق
حج شد بصحبت او برون آمدم و حانوت و حرفت را گذاشتم بحج برون آمدم پس دیدم
او را در بادیه تطهر و وضو کرد او قاروره را همانجا گذاشت من دانستم فراموش کرده است
پس آنرا گرفتم و چون او بر حل خویش بازگشت نزدیک او نهادم گفت خدا بر تو رحمت
کند که این را برگرفتی آوردی بعد آن سوی من بسیار دید چنانستی که مرا هرگز نه دیده است
و گفت من ترا یک بار دیده ام تو کیستی گفتم بخدا فریاد کنم از دست تو مدتی در صحبت
تو بودم و در صحبت تو خانمان خراب کردم خانه و دوکان را گذاشتم بسبب تو جنگها را بدیدم
این زمان تو میگوی یک بار ترا دیده ام در عبارت در بعضی سخنان زیادت کرده
ام نبشته ام چنانچه حکایت مرتب دیده ام همان نبشته ام این غیبتی که شیخ راشد
یا هیبت مبتلاے حق بود یا همان وقت که در و دیدآن وقت غیبتی شده بود چو از وقت
غیبت شد از گذشته و حال شعور رفت آرے دل چو بکارے متعلق باشد و آن
مور کار هجوم آرد که البته فرصت نمیدهد اینچنین غیبتها شود قوله واما الحضور فقد

یکون حاضرا بالحق لانہ اذا غاب عن الخلق حضر بالحق علی معنی ان
یکون کانہ حاضر وذلک لاستیلاء ذکر الحق علی قلبہ فھو حاضر
بقلبہ بین یدی ربہ فعلی حسب غیبتہ عن الخلق یکون حضورہ
بالحق فان غاب بالکلیۃ کان الحضور علی حسب الغیبۃ فاذا قیل
فلان حاضر فمعناہ انہ حاضر بقلبہ لربہ غیر غافل عنہ ولا ساہ مستدیم
لذکرہ برین بیان میان حضور وغیبت ملازمتے آمد غیبت بحضور است وحضور بغیبت
است وآن غیبتے کہ بغیر حضور حق باشد آن معتدبہ نیست اما وجودے ولذتے دارد
یعرف من ذاق اکنون اینجا دو سخن است غیبت بحضور یا حضور بعد غیبت یکے
اینست غایبے بود شاہد شد بحسن او بجمال او یا از عظمت او وغرت او دل مستغرق و
مشغول گشت ہر آئینہ از چیزہاے دیگر غائب شد این غیبتے بسبب حضور باشد وانچنیں ہم
باشد نخست خود آنکلف بحضور کند چنانچہ مرد مراقب ازپس تصور آں غائب این
مرد از احساس خویش غائب شود اینجا غایب حاضر آید این حضوری بعد غیبت باشد
مردم مراقب وذاکر این سخن را بدانند ایشان خلوت گیرند دل را بتصور حضور حق بدہند
وکذلک در ذکر این تصور آن غائب از خود غائب شوند دران حالت بر ایشان
تجلی شود نورے بینند نارے بینند تا چہ پیش آید بحسب ہر کسے این حضور از غیبت
است وچوں تکلف درین حضور دست داد وغیبت تحقیق شد کار بجاے کشد
کہ غیبت مبتلاے حق گردد وحضور حق شود یا نشود غیبت او را دست داد ہم دران
غیبت او را مسامراتے ومحاکاتے است مناجات ومکالمات ومتقلبات دیگر
ہم درین میرود با حق او دران مشغول واز حق غائب ودرین غیبت حکایت کسے
بدانند وبر واقعات ووجودات مطلع شوند واین بلائے است بر جان آن شخص کہ
جز حضور حق پیش او می آید قولہ لانہ غاب عن الخلق لازم نیست شاید حضور

شود و غیبت نباشد و شاید غیبت باشد و حضور نباشد قولہ فھو حاضر بقلبہ اینکہ شیخ میفرماید تمام حکایتے من گفتہ ام درست ترجمہ است بنیدیش ببین قولہ فاذا قیل فلان حاضر شیخ مسئلہ میگوید اگر گویند فلان حاضر است شیخ سخنے زیادتے میفرماید برائے تشریح و فہم مخاطب قولہ ثم یکون مکاشفا فی حضورہ علی حسب رتبتہ بمعان تخصّہ الحق سبحانہ بھا پس او از ہمہ غائب شود و خدا بدو حاضر آید چہ باشد یعنی پردہ کہ بر چشم دل او بود آن پردہ برگیرد و ورنہ او ہمارہ حاضر است درین حالت او از خود غائب شد و خداوند سبحانہ و تعالیٰ وجود را بدو حاضر نمود بدان اندازہ و مرتبہ کہ آن شخص دارد از معانی و اسرارے او را اطلاع دہند یا آن معانی و اسرار او را بکشف اطلاع دہند یا ازان حکایت کند حق تعالیٰ بروے اطلاع بر اسرار افعال و ہر چیزے را پیش او بیافریند او بداند کہ آفرینش بدین صفت است یا حکایت از آفرینش خویش کند کہ آفرینش من بدین صفت است ملاقاتے نیست مباشرتے نیست چنانچہ صانعے و مصورے را می بینی بمباشرتے و معالجتے صنعتے کند اینچنین نیست و اگر بحضور او بصورت مباشرت و ملاقات نماید این را دو چیز باشد یا ازان قبیل است وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ مباشرت نیست معالجت نیست ممارجت نیست اما چنین نماید و یا خود حکایت از تمثل است تمثیلے کردہ است مباشر شدہ است و از تمثل این توقع است ہر چہ از متمثل بہ آید از متمثل ہمان آید و ہمان کند این دریاے عمیقے است نحو لا ساحل لہ اما برائے خداے را تو مجرد شنیدن این سخنان خود را ذایق و واقف این ندانی و برین نمط سخن نہ کنی کہ من ذایق این ہستم و از دید و ذوق خود می گویم و دیگر بر اسرار و مرادات کلام اللہ از کلمات متشابہ کہ علماء آنجا نطق در کشیدہ اند خداوند سبحانہ او را بران اطلاع دہد او گوید اینجا این مراد است صوفی پیش خواجہ من قدس اللہ سرہ العزیز این

آیۃ راما تری فی خلق الرحمٰن من تفاوت معنی میگفت شیخ آنرا تحسینے واستحسانے میکرد و آن معنی جز این معنی است کہ در تفاسیر است تجلی افعال گفتم و حکایت از مسامراتے و محاکاتے گفتم اگر تجلی صفات و ذات می نویسیم کتاب دراز می گردد اگر تو مرد فہمی و زیرکی خواہی دانست **قولہ** وقد یقال لرجوع العبد الی احساسہ بحال نفسہ واحوال الخلق انہ حضر ای رجع عن غیبۃ و بسا باشد واز ان غیبت باز آید گرد خویش بر آید و گرد احوال خلق بر آید اورا گویند او حاضر شد یعنی غیبتے کہ بود ازاں رجوع کرد بخلق حاضر شد اگر اینجا عاد و رجع و غاب گویند درست آید اما شیخ لفظ حضر اختیار کرد زیرا کہ امور نسبی است از چیزے غائب شدن بچیزے حاضر شدن غاب و عاد درست آید **قولہ** فہذا یکون حضورا بالخلق پس این را دو اعتبار شد حضور بحق و حضور بخلق از حق غائب شد حضور بحق شد آنجا ہم این سخن درست آید غیبت بحق و غیبت بخلق **قولہ** والاول حضورا بالحق اکنون اول و آخر نیست ہر یکے پس دیگرے می آید ہر کرا اعتبارے کنی آن اول باشد اما شیخ او را اول فرض میکند **قولہ** وقد یختلف احوالہم فی الغیبۃ فمنہم من لا تمتد غیبتہ ومنہم تدوم غیبتہ گفتیم اگر غیبت متحد و متلاحقہ شود خود غیبت دایم است واگر غیبت می شود باز حاضر می آید این غیر دائم است اما غیبتے کہ در کشوفات و تجلیات است البتہ متلاحقہ و متراد فہ باید این کہ حکایت باشد و سخنے باشد و اطلاع باشد زمانے بتدی باشد در غیبت آنکہ اورا برین اطلاع شود و بسا چنین ہم باشد کہ شخص بمقدار پلک زدنی غائب شود بر ان مقدار اسرار و انوار مطلع شود کہ اگر بنویسد مجلدے شود و تمام کلام اللہ چنانچہ یک حرفے گوئی خواندہ شود یا او تعالی خواندیا این خواند **قولہ** وقد حکی ان ذا النون

المصری رحمہ اللہ بعث انسانا من اصحابہ الی ابی یزید رح لینقل الیہ صفۃ ابی یزید فلما جاء الرجل الی بسطام سال عن دار ابی یزید رحمہ اللہ فدخل علیہ فقال ابو یزید ما ترید فقال ارید ابا یزید فقال من ابو یزید واین ابو یزید انما فی طلب ابی یزید فخرج الرجل وقال ھذا مجنون فرجع الی ذی النون فاخبرہ بما شھد فبکی ذوالنون وقال اخی ابو یزید ذھب فی الذاھبین الی اللہ عزوجل ذوالنون رحمہ اللہ شخصے را بر ابو یزید رحمہ اللہ فرستاد تا چیزے از احوال او و اقوال او احساس کند بیاید برہ ذوالنون علیہ الرحمہ بگوید شخص حاسر پرسندہ بر طیفور رحمہ اللہ رفت وطیفور رح غایب بحضور بود بایزید رحمہ اللہ پرسید چہ میخواہی تو وکرا میخواہی تو او گفت بایزید رح را میخواہم بایزید رح گفت ابو یزید کیست و کجاست ابو یزید و من در طلب ابو یزیدم کہ نمی یابم آن مرد از ابو یزید رح بیرون آمد گفت این مرد دیوانہ است و بر ذوالنون رح رفت وحکایت کرد ذوالنون بگریست وگفت برادر من ابو یزید رفت با رفتگانے کہ بسوے خدا رفتہ اند یعنی او با خود نماندہ است و از خود رفتہ نمی داند چہ گویم و من کجا ام کجا طلبم این سخن دو معنی احتمال می برد یکے آنکہ شیخ حکایت از غیبت میکند چنانچہ گفتم او از خود غائب است بخدا حاضر است شعورے و خبرے از خود و از وجود دیگران ندارد دوم بایزید رح با خود است حکایت از حقیقت حق میکند و من کہ و تو کہ و بایزید کہ من کجا و تو کجا و بایزید و ذوالنون کہ او ست او ست تعالی دیگرے کیست سخن اول از تجلی و استتار است و سخن دوم از عالم تحقیق و تحقق باری تعالیٰ است این مرد متمکن و او متلون این محقق و او محقق و آنکہ ذوالنون رح گفت ذھب مع الذاھبین الی اللہ دلیل بریں کند سخنے کہ ما تحقیق کردیم سخن ہمان ست آنجا ذہاب بکلی نیست اما اینجا ذہاب بکلی است

ہمان ابیات کہ بالا نویسانیدہ ایم اینجا مناسب است نظم

من رفتہ ام زخویش درون و برون نہ ام از من مراطلب تو مکن من کنون نہ ام

قولہ ومن ذلک الصحو والسکر یکے ازان الفاظ مصطلح قوم الصحو

صحو و سکر است سکر عبارت از ابتہاجے از دیدن جمال و حسنے کہ دل را پیش آید آن ابتہاج بدان کشد او را مستان کند و چنان بسکر و لذت آن شاہد خویش مشغول است کہ از ضر و نفع اشیا غائب است و صحو عبارت از ہوشیاری کہ بعد ازیں سکر باشد با بقاے لذت سکر چنانکہ مدمنے مے دادم نوشد و ہوشیار باشد و نفع و ضر ہر چیزے را بشناسد اما خوشتان و سکران باشد و صحوے و سکرے کہ اینچنین نیست لا یعتد بہما **قولہ الصحو رجوع الی الاحساس بعد الغیبۃ** صحو عبارت از ہوشیاری است کہ بعد غیبت شود اول غائب بود بعد آن ہوشیاری شود **قولہ والسکر غیبۃ بوارد قوی** و سکر عبارت از غیبت احساس بوارد ے قوی بحسنے و جمالے و غیر آن و اکثر او بلطفے و بہائے نسبت دارد **قولہ والسکر زیادۃ علی الغیبۃ من وجہ وذلک ان صاحب السکر قد یکون مبسوطا اذا لم یکن مستوفیا فی سکرہ** و سکر بوجہے زیادہ از غیبت است غیبت از رویت نامے باشد و نورے باشد اما سکر غیبے مخصوصے و آن زیادت چیست کہ صاحب سکر مبسوط و منبسط باشد و خوشتان باشد وقتے کہ در سکر مستوفی بتمام نشدہ است یعنی سکر آنچنان غلبہ نکردہ است کہ ذہولے پیش آید شیخ رحمہ اللہ فرمود مزید سکر را از غیبت وقتے باشد کہ این سکر تمام او را استیفا نکردہ باشد اگر اینچنین اتفاق افتد کہ این سکر تمام او را استیفا کرد این سکر خود معتد بہ نیست این را سکران مایت خوانند و اگر او از آنہا است کہ ذوقے دارد و خوشی دارد و لذتے

دارد و بعض حرکات و سکنات مستان دارد از خطرۂ اشیا و از اشیا غایب
است این سکر معتد بہ است صحوے کہ در و سکر نباشد و سکرے کہ در و صحو
نباشد ہر دو معتد بہ نہ اند قولہ وقد یسقط اخطار الاشیاء عن
قلبہ فی حال سکرہ وتلک حال المتماسکر الذی لم یستوفہ
الوارد فیکون للاحساس فیہ مساغ ہر آئینہ ساقط شود خطرۂ اشیا
وقت و مستی است و اگر نہ مست کہ و این حال سکری است کہ استیفاے
وارد ے کردہ است اشیا را احساس باقی است و ہمین مطلوب است
قولہ وقد یقوی سکرہ حتی یزید علی الغیبۃ فربما یکون صاحب
السکر اشد غیبۃ اذا قوی سکرہ ہمان سخنے کہ گفتہ بودیم در ابتدا
سکر او ہم ہمان گفت و بسا سکر قوی شود تا آنکہ زیادہ شود بر غیبت اکنوں این
غیبت بکلی شدہ است یا من وجہ دون وجہ خود سخن ہمانست
مگر این گوید اینجا ہمین غیبت است و اینجا طرفے و خوشی علی ہذا برین
معنی غیبتے بصفتے زیادت باشد قولہ وربما یکون صاحب الغیبۃ
اتم فی الغیبۃ من صاحب السکر اذا کان متماسکرا غیر مستوف
ہر آئینہ تماسکرے کہ مستلزم غیبت غیبت کہ بکلی باشد ازان اتم باشد قولہ
والغیبۃ قد تکون للعباد بما یغلب علی قلوبہم من موجب
الرغبۃ والرہبۃ ومقتضیات الخوف والرجاء والسکر لا یکون
الا لاصحاب المواجید وغیبت شاید زہاد و عباد را ہم باشد بر ایشان
امیدے و خوفے غلبہ کند اما سکر جز اصحاب مواجید را نباشد قولہ
فاذا کوشف العبد ببعث الجمال حصل السکر وطرب الروح
وہام القلب چون جمال ازلی بر یکے تجلی کند بلطف و جمال است ہر آئینہ مرد

متاف گردد و جان خوش شود و دل از بس راحت و لذت ہا گم گردد یا وہ گردد شخصے بمحبوبے جمیلے رسد ہر آئینہ نفس در ترفع شود و روح خوشان گردد وقت با روح و راحت باشد چہ اینچنین بروز و رآرد مستان شود چنانچہ کسے گفتہ است نظم

من مست می عشقم مشار نخواہم شد خفتہ بر معشوقم بیدار نخواہم شد

قولہ وفی معناہ انشدوا۔ شعر

فصحوک من لفظی ہو الوصل کلہ وسکرک من لحظی یبیح لک الشرہا
فما مل ساقیہا وما مل شارب عقار لحاظ کاسہ یسکر اللیا

بسے صحو تو از لفظ من است۔

قولہ وانشدوا

فاسکروا القوم دور کاس وکان سکری من المدیر

اصحاب و یاران از دور شراب مست شدند و مستی من از کسے است کہ شراب می گرداند یعنی از ساقی قولہ وانشدوا

لی سکرتان وللندمان واحدۃ شئ خصصت بہ من بینہم وحدی

مراد و مستی است و مر ندماں را یک مستی است ندماں یا ندیم است یا نام شخصے است و این چیزے است کہ من بدان مستم کہ بمن مخصوص است کسے بدان شرکت ندارد قولہ وانشدوا

سکران سکر ہوی وسکر ملامۃ فمتی یفیق فتی بہ سکران

سکران سکر دوم سکر است یکے از عشق آید دوم از شراب شود پس جوانے کہ بعشق اوست او کے ہوشیار گردد قولہ واعلم ان الصحو علی حسب السکر فکل من کان سکرہ بحق کان صحوہ بحق ومن کان سکرہ نمن کان

بحظ مشوبا کان صحوہ بحظ مشوبا و اعتبار صحوا باعتبار سکر است اگر او خالص بحق بود صحوا و ہم خالص بحق است و ہر کہ سکر او بحظے با وے باقی بود در صحوا و ہمچنان باشد این سخن چندان مفہوم نمی شود در سکر او حظ باقی چہ باشد **قولہ** ومن کان محققا فی حالہ کان محفوظا فی سکرہ ہمان است کہ سکر او بحق باشد و سکر بحق ہماں کہ محفوظ باشد این دوم صیت **قولہ** والسکر والصحو یشیران الی طرف من التفرقۃ و سکر و صحو نسبتے بتفرقہ دارند اگر عنایت کنند کہ اشیا را می داند و خطر اشیا را می داند و مع ہذا از ضر و نفع ایشان غایب است و چناں مشغول است کہ از ایشان خبر ندارد آرے تفرقہ باشد و اگر آں عنایتے کنند کہ مرد سا کر کہ او را سکر استیفا کردہ است و سلطان سکر بر و غالب شدہ است این را نمی دانم تفرقہ نامند یا نہ **قولہ** واذا ظہر من سلطان الحقیقۃ علم ان صفۃ العبد الثبور والقہر و چوں سلطان حقیقت بسلطنت خویش ظاہر شود بندہ را جز نیست شدن و گداختن چارہ نباشد **قولہ** ومعناہ انشدوا

اذا طلع الصباح لنجم راح تساوی فیہ سکران وصاح

چوں سکر طالع شود یا ستارۂ روشنی کہ می دارد بر آمدنی کہ او دارد و تلالو کہ او می نماید او را با نجم نسبت کرد آنجا ہوشیار و مست برابر باشند یعنی ہمہ را از دست برد و بیخود گرداند اگرچہ سکران است یا صاحی است کہ بعد سکر سکر شدہ است **قولہ** قال اللہ تعالی فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا ہذا مع رسالتہ خر صعقا وہذا مع صلابتہ وقوتہ ظل دکا ہنکسرا از ظہور سلطان حقیقت این حکایت آورد حق تعالی تجلی بر جبل کرد عکس انوار حقیقت الوہیت بر جبل افتاد کوہ با ہمہ شکوہ و پیری

وغلطت کہ او وارد ذرّہ ذرّہ گشت بر موسی عکس عکس افتاد موسی علیہ السلام بیہوش گشت تجلی سلطان حقیقت را این اثر است کہ در حکایت موسی علیہ السلام شیخ آورد موسی صلوات اللہ علیہ را این نمودند کہ تو رویت می طلبی وصفت رویت این است کہ عکس جمال بر جبل افتاد ذرہ ذرہ شد نمی دانیم ذرہ ذرہ نمود موسی علیہ السلام را یا ہم بچنان ذرہ ذرہ گشت تا پدید شد موسی علیہ السلام اگرچہ تُبْتُ گفتہ است و مراجعت کردہ است نمی دانیم بعد آں بہران مستقیم ماند یا نماند یا بمقصود خود نرسید عاشق و طالب را چنین باشد صد بار توبہ کند و باز از غرض خود ماندنی نیست این بیت گویند مردان نظم

صد بار رفتہ ایم نکردہ است ما قبول بی ننگ عاشقیم و دگر بار می رویم

قولہ والعبد فی حال سکرہ یشاہد الحال وفی حال صحوہ یشرط العلم الا انہ فی حالہ محفوظ لا یتکلفہ وفی صحوہ مستحفظ بتصرفہ والصحو والسکر بعد الذوق والشرب وبندہ طالب در حال سکر بشاہد حال است حالے کہ بر و شاہد شدہ است بدان مست است وجود در حالۂ صحو آمد بشرط علم است یعنی آنچہ مشاہدہ در وقت سکر بود آں شی کہ او را مسکر افتادہ بود علم بدو باقی اگر در صحو آمدہ و از ذوق سکر خالی نہ مردے ہمہ شب در بر معشوق خسپد و بمراد خود باشد چو روز شود آن معاملتے کہ با معشوق در شب گذشتہ بود دل ہمہ آنرا عالم باشد این ساعت آن شخص و آں مضاجعت و آں معانقت نیست اما بخیال او و یاد او چنان شوق و ذوق مستی می راند کہ اندازہ نیست عشقے تازہ تر از سر می بازد شخصے ازیں حال خبر دادہ است نظم

خوشا عاشق کہ با معشوق پیوست وانگہے او عشق را از سر گرفت

این حکایت با بازندگان می رود اما او در سکر است خدا او را محفوظ می دارد آنچه وظائف و اوراد اوست و مواجب شرع است آنجا بجا می آرد اما صاحبے متحفظ و متصرف باختیار خود است و اختیار را و اختیار او ست در سکر نظارہ بود شاہدے بود او را بحسب آن آن شاہد طرفے دعوت می کند این محفوظ او را بدان نمی گذارد چنان بجمال خویش مشغول می دارد که او را ممکن نیست که بخلاف او تعلق مائی کند و در صحو آن مشاہدات و آن تجلیات بکارے می کشد و کارے میفرماید او متحفظ و متیقظ این را اختیارے دادند و اختیار او کردند اما او را اختیار ندادند و لکن محفوظ و معصوم داشتند و صحو و سکر بعد ذوق شراب است اول ذوق شراب باشد بعد آن صحو و سکر شود۔

الذوق والشرب

قولہ ومن ذلك الذوق والشرب ذوق حالتے را گویند که مرد طالب بدان محظوظ شود و دل را اہتزازے یا سکونے و قرارے باشد میان شرب و ذوق اندک تفاوت است یکے عام است در معاملات دوم خاص است در مصادقات قولہ ومن جملة ما يجري في كلامهم الذوق والشرب ويعبرون بذلك عما يجدونه من ثمرات التجلي ونتائج الكشوفات وبوارد الواردات و اول ذلك الذوق ثم الشرب ثم الري شیخ قدس اللہ سرہ العزیز تکرد تعریف را بیان کرد اما موجب آن را گفت که ذوق و شرب از کجا می خیزد آنچه از ثمرات تجلیات لطفی و بہائی و یا جلالی و قہری اگر اعتیاد بران شده باشد خوشی و فرحتے و لذتے که در دل شود آن را ذوق نامند اگر اول حال باشد ذوق و اگر تکرر شود شرب و اگر قرار گرفت ری قولہ فصفاء معاملاتهم يوجب لهم ذوق المعاني ووفاء منازلاتهم

یوجب لھم الشرب ودوام مواصلتھم یقتضی لھم الری
صفاے معاملت کہ ایشان دارند دو معاملہ دو است یک معاملہ با خلق است
ودوم معاملہ با حق است معاملہ با خلق راستی و درستی و ردمظالم و آنچہ بدین
ماند و معاملہ با حق صدق محبت و رعایت مواجب آن کہ محبت و عاشق را
لحظہ جز بمعشوق نباشد و جز خیال او و یاد او و ذکر او نباشد بخلوص این وصفاے
این ذوق معانی دست دہد در محبت انسے است و وصلتے است و فرقتے
است و مانند این از ہریکے معنی مستفاد است بصفاے آن این پیش آید
و معانی آن دست دہد و انچہ بر ایشان منازلات می شود و آں بوفامی کشد
حق آں بجا آوردہ شود آن را شرب می نامند نسبت لغوی ظاہر وجدانے
در دل خویش می یابد آنرا ذوق می نامد و چنانچہ چیزے بیاشامد و کشیرۃ شود
شرب نامند و اگر این منازلات بدوام کشد و مواصلات شود آن دوام
مواصلات بری کشد ری سیرابی است چو دوام مواصلات شود ری نامند
یعنی دوام مواصلات موجب ری است اما اگر یکے را ہرچند دہند سیراب
نشود آن جہانے دگر است قولہ فصاحب الذوق متساکر وصاحب
الشرب سکران وصاحب الری صاح صاحب ذوق بدان ماند
چنانچہ کسے چیزے آشامیدہ باشد و اندک سکرے باشد و صاحب
شرب بدان ماند کہ یکے آن قدر خوردہ است کہ مست شدہ است وصاحب
ری متساکر بود سکران مدمن گشت چو مدمن گشت صاحی نامیدند قولہ
وان من قوی حبہ تسرمد شربہ فاذا دامت بہ تلک
الصفۃ لم یورثہ الشرب سکرا فکان صاحبا بالحق فانیا
عن کل حظ لم یتأثر بما یرد علیہ ولا یتغیر عما ھو بہ ہرکہ دوستی

او و محبت او قوی و بیشتر است شرب او بیشتر است ہر آئینہ آنکہ در محبت قوی است از ناز و کرشمۂ معشوق ذوقے میگیرد و از خشم و برآمدگی او ذوق میگیرد و از زجر و قہر او و از طرب و غضب او ہر چہ از و زاید و آید و عشق را می باید و چوں بسیار باشد شرب او را مسکر نیفتد ہر آئینہ چو مدمن شود سکر نیارد ہر چہ بالا گفتہ بود کہ مستوفی عنہ عن احکام البشریۃ حیث لا حس و لا عقل و لا فہم و لا شعور اینجا آمد اثبات کرد کہ ہمہ باشد و او صاحی باشد چنانچہ مدمن خمر است پس او ہوشیار بحق است و از جملہ حظہا فانی است با این کہ از ہمہ چیز حظہا میگیرد ذوق با او ہست سُر با او ہست اما ازین ذوق و ازیں شرب فانی است ہر چہ بر و وارد می شود بداں متاثر نمی گردد ہر چہ ہست جلال و جمال قہر و لطف فرہیچ مغیرے متغیر نمیگردد و صواحب زلیخا دستہا بریدند بدیدن جمال یوسف علیہ السلام ایشان را شربے و ذوقے شد زلیخا صحو داشت بجمال یوسف علیہ السلام بدیدن یوسف علیہ السلام او متاثر نشد متغیر نشد از خود نرفت او جمال یوسف را علیہ السلام آشامیدہ است و می آشامد ساعت فساعت او را جمال یوسف علیہ السلام کجا مغیر افتد و لیکن این صاحی آرزوہا دارد کہ سکران و متساکر گردد **قولہ** ومن صفا شربہ لم یتکدر علیہ الشرب اگر شرب صافی باشد شرب منکدر نگردد **قولہ** ومن صار الشراب لہ غذاء لم یصبر عنہ ولم یبق دونہ و ہر کہ شراب غذائے او شد او از شراب نتواند ماند و از شراب نتواند گذشت **قولہ** و انشدوا

انما الکاس رضاع بیننا فاذا لم نذقہا لم نعش

شراب ما را بجائے شیرے کہ دایہ طفل را دہد و قتے کہ نخوریم نزیئیم **قولہ**

وانشدوا .

شربت الحب کاسًا بعد کاس فما نفذت الشراب وما رویت

شراب دوستی را متوالی و متجدد اشامیدم و حال برین جمله است نه شراب کم شد ونه من سیر شدم اینجا عجائب کارے باشد که ری عبارت از سیرابی است سیر لبی چه معنی دارد همیں قدرے که مخیر و مغیر نیست **قوله** ویقال کتب یحیی بن معاذ الرازی رحمه الله الی ابی یزید البسطامی رحمه الله هٰهنا من شرب کاسًا فلم یظمأ بعده فکتب الیه ابو یزید رحمه الله عجبت من ضعف حالك هٰهنا من تجسأ بحار الکون وهو ناغر

یستزید حکایت نویسد یحیی معاذ رضی الله عنه برابو یزید رحمه الله نبشت چه گوئی مرکسے را که یک قدحے نوشید مست الست گشت و بعد آن تشنه نمی شود بایزید رحمه الله در جواب نبشت این کار کار ازبدنام کن اینجا کسے است که قدح شراب ازل وابد می نوشد و نعره هل من مزید می زند این حاصل کلام شیخ نبشته ام ترجمه نیست **قوله** واعلم ان کاسات القرب تبدو من الغیب ولا تدار الا علی اسرار معتقة وارواح عن (ابدو) رق الاشیاء محررة بدانکه کاسهاے عشق از غیب پیدا می آید و هر که قطره ازان کام کسے نچکانند مگر براسرارے که از بندگی وجود آزاد شده است وارواحے که از قید شهود هستی آزادی یافته است دستے از غیب آید آن دست را قبضے و بسطے کفے وظهرے نیست قدحے بران کف باشد اورا لونے و رنگے و جهتے نه آن دست غیب این شراب بے که بلاریب ولاریب ولاغیب است بدست طالب و هر یا در کام او چکاند اگر مرد صاحی است بدستش دهد واگر مرد ساکر است در کامش چکاند مقصود اینست که ذوق و شرب وری جز اصحاب

مواجید و اہل محبت را نبود۔

المحو والاثبات قولہ ومن ذلک المحو والاثبات و یکے ازان الفاظ محو و اثبات است محو و اثبات نزدیک بفنا و بقاست و نزدیک بصحو و سکر است

۲ فرقے اما اندک فرقی است میان ایشاں قولہ المحو رفع اوصاف العادۃ والاثبات اقامۃ احکام العبادۃ محو عبارت از رفع عادت است آنچہ عادت بشری بود آن منمحی شود و اثبات عبارت ازین است کہ احکام عبادت را ثابت کند عادت بشریت برین می آرد البتہ از عبادت تکلی و تکاسلی باشد رفع این عادت شود این نباشد در و این ہست و او دور می دارد این بکلی رود ازوے و اثبات این است کہ عادت عبادت گردد چنانکہ یکے را نے غذائے آبے میسر نیست البتہ او را معیشت نباشد جز بریں عبادت شخصے برین صفت شود ہر چہ کنند بروے او نتواند از عبادت باز ماندن قولہ فمن نفی عن احوالہ الخصال الذمیمۃ واثبت لہا بالافعال و الاحوال الحمیدۃ فہو صاحب محو و اثبات ہم شود محو بکلی نشود اما اعتدال پذیرد ہمیں معتدل شدن محو ذمیمہ است شہوت نرود اما معتدل شود این شخص برد قاہر غالب باشد و آن مقہور و مغلوب شود اگر شہوت برود طلب برود و اگر حرص برود طلب معالی برود ایشان ہمہ می یابند اما بصفت اعتدال چنانچہ گفتہ ام کہ شرف ایشان فی محلہ باشد نشاید نا مشروعے بیند و مدا من گردد ہمہ بریں قیاس و دیگر محو ایشان بکلی میسر نیست زیرا چہ جبلی است لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ اما بسبب امہاتی و اصطحابی صفت افراط گرفتہ بود بمجاہدہ و ریاضت بصفت اعتدال گردد یکے صفت غضب را از خود دور کرد صفت شہوۃ ازوے سر بر کرد تا آنکہ این را دور کند صفتے دیگر سر بر کردہ ہمچنین روزگار

گذرد و غرضے حاصل نباشد قولہ فمن نفی ہر کہ از اوصاف ذمیمہ بدر شد
و متصف بصفات حمیدہ شد ایں را محو و اثبات گویند شیخ رحمہ اللہ ایں لفظ
محو و اثبات در معاملات و عبادات و منہیات و اوصاف ذمیمہ و اثبات حمیدہ آورد
اگر در الٰہیات حرف کند نیک بر محل و میخ افتد و قوم صوفیہ بیان کردہ اند بعض
کتب محققان را نظارہ شو انچہ من می گویم ہمانست **قولہ** سمعت الاستاد
ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول قال بعض المشائخ لواحد ایش
تحو وایش تثبت فسکت الرجل فقال اما علمت ان الوقت
محو واثبات من لا محو لہ ولا اثبات لہ فھو معطل مھمل دقاق
رحمہ اللہ فرمودہ است یکے را چہ چیز است کہ از خویش اثبات میکنی مرد خاموش
ماند ابو علی رح گفت نمی دانی تو وقت موجب محو است و موجب اثبات است
ہر کہ را محو اثبات نیست پس او معطل است و مہمل است این سخن
بدو چیز می کشد یکے آنکہ او ذمیمہ را محو نکرد و حمیدہ را اثبات نکرد او معطل و
مہمل است دیگر ہر کہ خود را محو نہ کرد و مقصود را اثبات نکرد کہ محو ایں اثبات
او نمی شود پس معطل و مہمل است ہر چہ ہست شو گو بے این چہ کار می آید **قولہ**
ونیقسم المحو الی محو الزلۃ عن الظواھر ومحو الغفلۃ عن الضمائر
ومحو العلۃ عن السرایر ہمانچہ من گفتہ بودم کہ محو و اثبات باحقائق و معارف
نسبتے دارد و ہمانجا مناسب تر است شیخ رحمہ اللہ ہماں میفرماید و ہم بدان
اشارت میکند یکے محو اینست زلتے کہ از و در وجود می آمد آنرا محو کند کہ
باز خطرہ آن در دلش نماند تا آنکہ گویند التوبہ ان تنسی ذنبک و دیگر غفلتے
کہ در دل است آن بہ یقظہ بدل گردد البتہ غفلت در دل وی نماند این محو
غفلت باشد **قولہ** ومحو العلۃ عن السرایر در سرائر علت چیست

قید وجود او و وہم ہستی او این علت اوست این وہم و این خیال برود این محو علت سرائر باشد قولہ ففی محو الزلۃ اثبات المعاملات در محو زلت اثبات معاملہ است یعنی معاملہ این باید کہ در نفس شخص زلتے نیاید قولہ وفی محو الغفلۃ اثبات المنازلات چوں غفلت برود قلب و روح بتمام خویش متوجہ بحضرت باشند اثبات منازلات شہود منازلات عبارت ازین است ازاں سو بیاید و ازین سو تقیل شود تا چہ آید قولہ وفی محو علۃ اثبات المواصلات و در محو علت اثبات مواصلات است ساعت فساعت وصلے متجددے و رسیدنی عزیزے علت از سرایر برود دوام مواصلت شود حجاب ہمان بود چو حجاب خاست دوام باشد اثبات مداومت تقاضا کند اثبات ثابت کردن شئے است و ثابت این باشد کہ دران تزلزلے نباشد و تجاوزے نباشد قولہ وھذا محو و اثبات بشرط العبودیۃ این محو اثباتے کہ گفتیم بشرط بندگی ایشان است و معاملتے کہ ایشان را باشد قولہ فاما حقیقۃ المحو والاثبات فصادران عن القدرۃ فالمحو ما ستر الحق ونفاہ والاثبات ما اظہرہ الحق وابداہ والمحو والاثبات مقصوران علی المشیۃ قال اللہ عز وجل یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ حقیقت محو آن ست کہ او تعالیٰ آنرا محو کند و اثبات آنست کہ او تعالیٰ آنرا اثبات کند و محو و اثبات بمشیت خدا است نیکو سخنے است اما چہ گفتار است این در فنا و بقا ہم بمشیت خدا است در صحو و سکر ہم اما سخن در عبودیاتست قولہ وقیل یمحو عن قلوب العارفین ذکر غیر اللہ ویثبت علی السنۃ المریدین ذکر اللہ عز وجل و محو الحق لکل احد و اثباتہ علی ما یلیق بحالہ و عنایت کردہ ازین

محو و اثبات خدائے تعالیٰ از دلہائے عارفان یا دغیر خود را محو کند و در زبان مریدان اثبات ذکر خویش کند چرا ہر دو را محو و اثبات را نسبت بدل نکرد چرا نگفت یمحو اللہ عن قلوب العارفین ذکر غیر اللہ ویثبت التوجہ والتعلق بتجلیاتہ فی قلوبہم و محو حق ہر یکے راست و اثبات او ہر یکے را مناسب حال او محو و اثبات منتہیان این دم تمام کرد **قولہ** ومن محاہ الحق سبحانہ عن شاہدہ اثبتہ بحق حقہ ہر کرا خداوند سبحانہ محو ان شاہدا و کرد نقدے دارد حاضرے دارد وجودے دارد ہر کرا از نہا محو کرد او را حق بثبوت خویش اثبات کرد او را متصف بصفت خویش گردانید **قولہ** ومن محاہ الحق عن اثباتہ بہ ردّہ الی شہود الاغیار واثبتہ فی اودیۃ التفرقۃ اثباتے کہ بحق حق بود ہر کرا از ان اثبات محو کرد او را بشہود اغیار باز گردانید او را بدان بلا مبتلا کرد او را در وادی تفرقہ انداخت **قولہ** وقال رجل للشبلی رحمہ اللہ مالی اراک قلقا ایس ہو معک وانت معہ فقال للشبلی رحمہ اللہ لو کنت انا معہ لکنت انا ولکنی محو فیما ہو شخصے با شبلی رحمہ اللہ گفت چیست من ترا قلق و مضطرب می بینم نہ آنکہ او با تست و تو با اوئی شبلی رحمہ اللہ گفت اگر من با او باشم من باشم و وجود من و بود من باشد کہ من با او ہستم ولکن در آنچہ او ست من در او وجود محقم یعنی بود من با من نیست بود من نابود شدہ است در چیزے کہ او در انست در جلال او و در جمال او و عزت او و در بود ہستی او کہ جزا و بودے نیست **قولہ** والمحق فوق المحولات المحو یبقی اثرا و المحق لا یبقی اثرا و محق از محو بالاتر است محو چیزے راست است دور کرد و محق آنست کہ آن را نیست و نابود کرد زیرا چہ محو البتہ اثرے باقی دارد

محق نیست ونابود کند قوله وغایة همة القوم ان یحقهم الحق عن شاهدهم ثم یردهم الیهم بعد ما محقهم عنهم وغایت همت قوم اینست که من نیست ونابود گردم او باوی خویش ماند از متمنیات این طائفه ست نظم

کے بود ما زما جدا مانده من وتو رفته وخدا مانده

چو محق نیست ونابود گشت او را بدو باز گردانند۔

الستر والتجلی

قوله ومن ذلك الستر والتجلی وبعضے ازان الفاظ ستر وتجلی است تجلی عبارت از ظهور غیبی است نورے ونارے وصورت ملیح یا کریه ویا غیر آن وستر واستتار ان تجلی که کرده باشد آن حجاب شود قوله العوام فی غطاء الستر والخواص فی دوام التجلی هم چنین باید سخن العوام فی دوام الستر والخواص فی دوام التجلی مگر بندکریکه دوام دوم را ترک آورده است قوله وفی الخبر اذا تجلی الله لشیء خشع له ازین خبر همین معلوم شد که تجلی هست اما از دوام وغیر دوام ساکت است وشیخ میفرماید عوام چنین صفت اند وخواص چنین قوله وصاحب الستر ابدا بوصف شهوده وصاحب التجلی ابدا بنعت خشوعه آنکه او صاحب ستر است وآن وظیفهٔ عوام کرده است همواره بشهود نفس خویش است وصاحب تجلی همواره در خشوع است هر آئینه چو بر وتجلی شود وهمواره در تجلی باشد بصفت خشوع باشد قوله والستر للعوام عقوبة وستر بر عوام عقوبت است بر ایشان ایشان را رانده اند وهجر کرده اند بر ایشان این عقوبت است قوله وللخواص رحمة اذ لولا انه یستر علیهم ما یکاشفهم به لتلاشوا عند سلطان الحقیقة ولکنه کما یظهر لهم یستر علیهم واستتار

مرخواص را رحمت است زیرا چہ اگر استار البتہ نباشد سلطان حقیقت بر ایشان
تجلی کند ایشان متلاشی شوند ایشان نمانند برائے ابقائے ایشان را و برائے
آنرا زماناً فزماناً ساعۃً فساعۃً بہ کشفے جدیدے و تجلی حمیدے محفوظ کردند اگر
یکبار پروانہ سوختہ شود و نیست و نابود گردد و باز بصورت خود نگردد و لذت از
نور شمع و ذوق تطوافی کہ گرد آں میکند و وجدان حرارتے کہ نزدیک شمع می یابد
آں پروانہ دیوانہ ہر بار کہ شمع نزدیک می شود چیزے سوختہ می گردد بدان شوقش
غالب تر می شود تا چند بار ذوق وجدان حرارت گیرد بعد آن کار بسوختگی کشد
و سوختن تا چند این ہم ذوق در ذوق است و وجدان در وجدان اما اگر ہمہ
یکبارگی سوخت و رفت از چندیں تنوعات کہ ذوق می گیرد علی ہذا استتار
بر صوفی رحمت باشد و سبب مزید حب او میگردد و معنی ذر غتاً تزدد حباً
فہم کردہ باشی قولہ سمعت منصور المغربی رحمہ اللہ یقول
وانی بعض الفقراء حیا من احیاء العرب فاضافہ شاب فبینا
الشاب فی خدمت ھذا الفقیر اذ غشی علیہ فسال الفقیر
عن حالہ فقالوا لہ بنت عم وقد علقھا فمشت فی خیمتھا
فرای الشاب غبار ذیلھا فغشی علیہ فمضی الفقیر الی باب
الخیمۃ وقال ان للغریب فیکم حرمۃ وذماما وقد جیت
مستشفعا الیک فی امر ھذا الشاب فتعطفی علیہ فیما بہ من
ھواک فقالت المراۃ انت سلیم القلب انہ لا یطیق شمو
غبار ذیلی کیف یطیق صحبتی ایں حکایت را مردمان بمجنون نسبت کنند
فقیرے میگوید در بعض دیہ ہائے عرب میگشتم در دیہے آمدم جوانے مرا
مہمان داشت او در خدمت و ضیافت من مشغول بود یکبارگی بیہوش شدہ

افتاد خلق را پرسید کہ چہ افتاد ایں جوانرا خلق او را گفتند اینجا عورتے
است کہ این مشغوف بدوست ایں شنید بر خاست در خانۂ آن عورت رفت
گفت غریب فقیر را شما حرمتے دارید او را بر شما حقے باشد گفت آنکہ چہ میگوئی
گفت آمدہ بر تو بشفاعت ایں جوانے کہ مبتلاے تست عورت گفت بتعجب
کہ سبحان اللہ تو مردے سلیم القلبی یعنی تو مردے نیکی از حالت عشاق ترا خبرے
نباشد او غبار نعل من و آنچہ از دامن من گردے خیزد او تاب آن ندارد صحبت
من کے تواند داشت قولہ وعوام ہذہ الطائفۃ عیشہم فی التجلی
وبلاؤہم فی الستر وعوام طائفہ صوفیان خوشی و ذوقی ایشان تجلی
است و بلاے ایشان در ستر است قولہ واما الخواص فہم
بین عیش وطیش اذا تجلی لہم طاشوا واذا استتر علیہم
عادوا الی الحظ فعاشوا واما خواص در عیش و طیش اند وقتے کہ تجلی کرد
ہلاک گشتند وقتے کہ استتار شد حظے و نصیبے از خویش گرفتند عیش یافتند
گفتہ اند کہ جملہ پیران در تمناے مقام مریدانند عموم مریدان در تمناے
مقام پیران پیران می گویند شاید ما را بما دہند تا از خود بدو حظے و لذتے
گیریم و مریدان در آنند کہ شاید ما را از ما برند تا ما را از و نصیبہ شود قولہ
وقیل انما قال لموسی علیہ السلام وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا
مُوسَىٰ لیستر علیہ ببعض ما یعلله بعض ما اثر فیہ من المکاشفۃ
بفجأۃ السماع وچنین گویند خداوند سبحانہ وتعالی با موسی علیہ السلام گفت
وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ ازیں سوال و پرسش حکمت ایں بود کہ او را
زمانے بخویش میدارند در سوالے و جوابے می دارند تا آن خطاب کہ بر و
می آید و آن تجلی کہ بر و میشود او با خود باشد آنرا تحمل تواند کرد و فہم خطاب را

تواند گرفت آنچہ فجاۃ وبغتۃً چیزے بر و افتادہ است محل آنست کہ او مبتلاے شے شود اما برائے ابقا او را بسوائے وجوابے داشتند
قولہ وقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ لیغان علی قلبی حتی استغفر اللہ فی الیوم سبعین مرۃ والاستغفار طلب الستر لان الغفر ھو الستر ومنہ غفر الثوب والمغفرۃ وغیرہ فکانہ اخبر انہ یطلب الستر علی قلبہ عند سطوات الحقیقۃ اذا الخلق لا بقاء لھم مع وجود الحق حدیث می آرد و آنرا بمعنی خویش درست می بردکہ بر دل من غین می آید از انچہ ہستم بدانچہ ہستم البتہ میخواہم آن پوشیدہ شود تا باعلیٰ واحسن آن رسم وانی لاستغفر اللہ طلب ستر است زیرا چہ غفر از روے لغت ستر است یعنی بدانچہ من این دم ہستم این ستر شود تا ازان پیشتر شوم چو سطوات حقیقت میشود او طلب ستر میکند تا باعلی ازان محفوظ شود زیرا چہ چو وجود حق آمد خلق را بقا نباشد ومعنی دیگر ہم گفتہ اند دراین انہ لیغان علی قلبی در آنچہ ہستم ازان دل من گرفتہ میشود در خود غینے می یابم یعنی غینے برعین حقیقت می یابم استغفار می کنم تا محو این نقطہ شود من بمقصودے اعلی ازین برسم قولہ وفی الخبر لو کشف عن وجھہ لاحرقت سبحات وجھہ ما ادرک بصرہ وبرائے این را چون تجلی شود شخص مبتلاے شے شود این حدیث می آرد حجابے کہ بر وجہ اوست اگر آن حجاب از وجہ دور کند سبحات وجہ او تا انکہ ادراک بصر او کند ہمہ را بسوزد حدیثے طویلے است تتمہ حدیث اینست حجابہ النور لو کشف لاحرقت سبحات وجھہ ما انتھی الیہ بصرہ من خلقہ

قولہ ومن ذلک المحاضرۃ والمکاشفۃ والمشاھدۃ

المحاضرۃ والمکاشفۃ والمشاھدۃ

قال المحاضرۃ ابتداء والمکاشفۃ بعدہ ثم المشاھدۃ و بعضے
ازان الفاظ مصطلح میان قوم ایں الفاظ است محاضرہ عبارت ازانست
کہ تو با او در حضور باشی و او با تو حاضر و مکاشفۃ عبارت ازین است پردہ
کہ میان تو و ادست آن حجاب از میان کشف شود و مشاھدہ عبارت
ازین کردہ اند دران اصطلاحے کہ شیخ خواہد فرمود کہ تو شاہد او شوی و او شاہد
تو باشد یعنی چنان بحضور او باشی گوئی کہ او شاہد است کانّک تراہ حکایت
ہم ازیں کرد قولہ فالمحاضرۃ حضور القلب وقد یکون بتواتر
البرھان وھو بعد وراء الستر وان کان حاضرا باستیلاء السلطان
الذکر ثم بعدہ المکاشفۃ محاضرہ حاضر شدن دل و این کہ دل با خدا
حاضر شود بتواتر برہان شود اینجا یکون بایستے قد یکون چہ باشد اگر صورت
دیگر فرمودے قد یکون راست آمدے و این محاضرہ ہنوز وراے ستر است
پردہ ازمیان نخاستہ است و اگرچہ بسلطان ذکر دل حاضر شدہ است و بعد
از محاضرہ مکاشفہ است قولہ وھو حضورہ بنعۃ البیان غیر
مفتقر فی ھذہ الحالۃ الی تامل الدلیل وتطلب السبیل ولا مستجیر
من دواعی الریب ولا محجوب عن نعت الغیب و اینجا بنعت
البرھان بود و اینجا مزید کرد بنعت البیان گفت اینجا شے مائی بر وظاہر شدہ است
آنکہ بصفت بیان است و اگرنہ ہماں برہان باشد و این حالتے است
کہ بتامل دلیلی و طلب برہانی درمیان نیست زیرا چہ شے مائی بر وظاہر شدہ
است و این جا ہا از صورت نیست کہ ریبے در و در آید تا ازینجا کسے تواند
ازان بیرون آید و آنچہ از غیب است بر و حجاب نیست چوں حجاب نباشد
ریب نباشد قولہ ثم المشاھدۃ وھی وجود الحق من غیر بقاء

تھمۃ بعد ازیں سیوم مشاہدہ است و مشاہدہ آنیست کہ وجود حق ظاہر شود و تہمتے درمیان باقی نماند و ہم شے درمیان نماند قولہ فاذا اضحی سماء السر عن غیوم السر فشمس الشہود مشرقۃ عن برج الشرف چو آسمان سر روشن گردد از ابرے کہ او را پوشید پس ہم چنین آید کہ شمس شہود برآمد و روشن است و اشراق او از برج شرف است قولہ وحق المشاہدۃ ما قالہ الجنید رحمہ اللہ وجود الحق مع فقد انک جنید رحمۃ اللہ گفتہ است مشاہدہ آنیست کہ تو گم شوی و او تعالی بوجود خویش موجود باشد قولہ فصاحب المحاضرۃ مربوط بآیاتہ وصاحب المکاشفۃ مبسوط بصفاتہ وصاحب المشاہدۃ منفی بذاتہ پس صاحب محاضرہ مرتبط بآیات او باشد زیرا چہ او آیات او را دلیل و برہان برائے حضور وجود و شہود او کردہ است و صاحب مکاشفہ مبسوط بصفات اوست کہ صفات او حجاب اوست بسط او ہم دران صفات اوست و صاحب مشاہدہ منفی است بذات او ذات او مشاہدہ کرد وجود او منفی شد چنانچہ جنید رحمۃ اللہ گفتہ است وجود الحق مع فقد انک قولہ وصاحب المحاضرۃ یہذبہ عقلہ وصاحب المکاشفۃ یدینہ علمہ وصاحب المشاہدۃ یمحوہ معرفتہ وصاحب محاضرہ ہادی او عقل اوست زیرا چہ عقل را دلیل ساختہ است بر وجود و شہود و او صاحب مکاشفہ علمے کہ صفات او شد او را بخدا نزدیک میگرداند و صاحب مشاہدہ معرفتے کہ او را با خدا شد سلطان حقیقت تجلی کرد او بدان عرفان شد محو گشت قولہ ولم یزد فی بیان تحقیق المشاہدۃ احد علی ما قالہ عمرو بن عثمان المکی رضی اللہ عنہ ومعنی ما قالہ انہ یتوالی انوار التجلی علی قلبہ من غیر ان

یتجلّٰی لھا ستر وانقطاع کما لو قدر اتصال البروق فکما ان اللیلۃ الظلماء یتوالی البروق واتصالھا اذا قدرت تصیر فی ضوء النھار فکذلک القلب اذا دام لہ دوام التجلی متّع نھارہ فلا لیل و در بیان مشاہدہ انچہ عثمان مکی رحمہ اللہ گفتہ است بران مزید نیست و معنی آن سخن اینست انوار تجلی بر دل طالب متوالیہ شود بغیر انکہ میان او ستر ے انقطاعے متخلل شود بریں مثال شود کہ اگر فرض کنیم در شب تاریک برقے لمعان کند و آن برق متصلاً و متجدداً باشد چنان روشن گردد کہ روز نماید ہم چنین دل چوں بر دوام تجلی شود پس ہمچنین شد کہ روز روشن و شب نماند قولہ وانشدوا

لیلی بوجھک مشرق وظلامہ فی الناس طاری

شب من بروے تو روشن است و تاریکی آں شب میان مردم ساری است قولہ:-

والناس فی صدف الظلا م ونحن فی ضوء النھار

مردمان در تاریکی اند و ما در روشنی ایم یعنی ما در کشف و تجلی ایم و مردمان در غطا و حجاب اند قولہ وقال النوری رحمہ اللہ لا یصح للعبد المشاھدۃ وقد بقی لہ عرق قایم نوری رحمہ اللہ گفتہ است مشاہدہ درست نباشد بریں صفت کہ یکے رگے از وجود او باقی ماندہ باشد اکنون تاملے کن میگوید تا شئے مائی از و باقی است او را مشاہدہ درست نیست انکہ او را از وے با او چیزے نماندہ است دنیا و آخرت او را برابر شدہ است خداوند سبحانہ وتعالی خود با خود تجلی کند اکنون آن تجلی ہم در دنیا ہم در آخرت پس این مشاہدہ این قوم را چہ دنیا و آخرت پس اینجائی آنجائی باشد آنجائی اینجائی باشد دریغ آیدم ازین فقیہ و ازین محدث و مفسر مردم نادان فکرتے ایشان کنند می گویند تجلی با کسے نیست نہ

اینجا نہ آنجا آنکہ میگوید اینجا دیدم این نمی گوید کہ من دیدم ولیکن این میگوید
بریں حالت کہ او خود بر خود متجلی است مرا شعورے دادہ است قولہ
وقالوا اذا طلع الصباح استغنی عن المصباح وصوفیان ہمچنین گفتہ اند
وقتے کہ صبح طالع شود احتیاج بچراغ نماند می باید دانست انسان در اصل خلقت
کور است فیض خارج گیرد بداں بیند روز را فیض از روشنی آفتاب گیرد بداں
بیند و شب را فیض از روشنی چراغ گیرد و بداں فیض بیند ہم ہمچنین او بر خود
تجلی کند بصیرت طالب آن نور تجلی او فیض گیرد بداں فیض او را بیند آفتاب
نور آفتاب می بیند قولہ وتوہم قوم ان المشاہدۃ تشیر الی
طرف من التفرقۃ لان باب المفاعلۃ فی العربیۃ بین
الاثنین وہذا وہم من صاحبہ فان فی ظہور الحق
بنور الخلق وباب المفاعلۃ جملتہا لا یقتضی مشارکۃ الاثنین
نحو سافر وطارق وامثالہ و بعضے گمان برند کہ مشاہدہ خالی از تفرقہ
نیست یعنی در مشاہدہ دوئی ہست زیرا چہ مشاہدہ مفاعلہ برائے مشارکت
است و در مشارکت دوئی لابدی است شیخ میفرماید این سخن کلی
نیست ہر گہ مفاعلہ باشد مشارکہ تقاضا کند چنانچہ عاقبت اللص و
طارقت النعل انکہ شیخ گفت سافر از مسافر است مع ہذا اشتراکت نیست
سافر ثلاثی ندارد و سفر نیامدہ است و سافر اول وصفت انچہ ما گفتیم و بدانچہ ما اشارت کردیم
کہ او خود با خود تجلی کردہ است مشاہدہ مفاعلہ اصلت مشارکت مشارکتے
درستے صحیح و آنکہ گفتیم آفتاب را بفیض نور آفتاب می بینم و خدا را بفیض
نور خدا می بینم اینجا التفاتیت ہست و بے لیقیت کہ مطلوب ہمہ جہان است
قولہ وانشد ۔

فلما استبان الصبح ادرج ضوءہ بانوارہ وانوار ضوء الکواکب
بجرعهم کاسا والبتلی بالاظمی بجرعیه طارت کاسرع ذاهب

ہرگاہ کہ صبح ظاہر شد نور او نور کواکب را مندرج ومنطمس کرد و شراب در کام ایشان می چکانند اگر آتش دوزخ بدان مبتلا شود کہ در کام او میچکانند از ہمہ روندگان پیشتر رود یعنی آتش دوزخ نماند و منطفی گردد قولہ کاس دای کاس تصطلهم عنهم وتفنیهم وتختطفهم منهم کاس وتبقیهم لا تبقی ولا تذر شراب ہست و کدام شراب است آن اینچنین شرابے است کہ یک جرعۂ آن شراب را از وی می برد یعنی او را فانی میگرداند چنانچہ پرندہ دانہ می چرد و در حوصلۂ او ہضم می شود لیست و نابود می گردد ہمچنان می گرداند و ایشان را از ایشان می برد و ایشان را با ایشان باقی نمیدارد آن کاس کاسے است ہیچکس را باقی نمیدارد آن کاس ندارد و ہیچ کس را نگذارد قولہ تمحو بالکلیۃ ولا تبقی شظیۃ من اثار البشریۃ کلیتہ طالب را محو میکند و ہیچ چیزے با او نمی گذارد قولہ کما قال قائلهم سار وا فلم یبق لا رسم ولا اثر ایشان رفتند و اثرے و رسمے از ایشان باقی نماند خداوندچہ روز بدے است این روز نیک است این بیچارہ طالب ببلائے گرفتار او را روزگارے پیش افتاد نہ او را با خود تواند داشت و نہ او را از خود دور تواند کرد دو نہ پے او تواند ماند

اللوائح والطوالع واللوامع

قولہ ومن ذلك اللوائح والطوالع واللوامع هذه الفاظ متقاربة المعنی لا یکاد یحصل بینهما کبیر فرق و بعضے ازان کلمات مصطلح لوایح وطوالع ولوامع است این لوایح ولوامع وطوالع الفاظے است کہ معانی ایشان قریب است و این حال ابتدا است

بعضے ایشان را در عیان ذکر کردہ اند و بعضے در معانی مثلاً نور لوائح گویند نور طوالع گویند نور لوامع گویند این در عیان است دگر گویند نور اللوائح بنجوم العلم و نور الطوالع ببیان الفہم و نور اللوامع بزواید الیقین استعمال این در معانی است آن فہم را آن بیان را نور میخوانند قولہ وھی من صفات اصحاب البدایات فی الترقی بالقلب و این سیرت مبتدیانست ترقی کہ ایشان را میشود لائحہ شد نورے پیش افتاد این را نور لائح گویند و کذلک الطوالع واللوامع این سخن میان صوفیانست کہ گویند نورے را دیدم کہ تمام حجرہ منور شدہ است پیر ایشان را گوید این نور وضوے تست این سخن متعلمانے شنیدہ ام کہ سخن در انست کہ ایشان پنج گنج فہم نکنند ضرورت ایشان ہمیں گویند قولہ فلم یدم لھم بعد ضیاء شموس المعارف لکن الحق سبحانہ یوتی رزق قلوبھم فی کل حین کما قال تعالی وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا یعنی ازان اہل ابتدا بعد آنکہ آفتاب معرفت طلوع کرد این لوائح و لوامع و طوالع دائم نباشد زیرا چہ در طلوع آفتاب چراغے نماید روشنی احساس نشود اما ہر یکے را خداوند سبحانہ نصیبہ و رزقے می دہد بدان اورا قوام باشد نورے بیند لائحہ و لامعہ بیند بدان بقاے او و قیام او باشد و طلب او زیادہ شود او بداند کہ مرا آن کارے پیش آمد نزدیک رسید کہ بمقصود رسم زیرا چہ شہود غیبے مر غیبے دگر را ممد و مسلم می افتد برائے آنکہ خداوند تعالی رزق ہر کسے می دہد این آیت آورد وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا شب و روز رزق می دہد قولہ فکلما اظلم علیھم سماء القلوب بسحاب الحظوظ سنح فیھا لوائح الکشف وتلألأ لوامع القرب وھم

ے پنج گنج نام کتابے است در صرف کہ طالب علمان در ابتدا میخوانند۔ ع ح

فی زمان سترهم یرقبون فجاة اللوائح بیان آن میکند که طالب را لوائح ولوامع بمثابہ رزق ایشان است وبدان بقا وزیادت طلب ایشان است ہرگاہ کہ آسمان دل ایشان تاریک شود بسبب خطے کہ گرفتہ است کہ آن بہ ابرے سیاہے ماند کہ میان آفتاب درآید ولوائح کشف درو برآید آن ابر سیاہ کہ حجاب بود او را متبرا کند آسمان دل ایشان بہ روشنی بازآید ولوامع قرب روشن برآید میان لوائح ولوامع شیخ رحمہ اللہ فرقے مینماید در لوائح مثال این وکشف گفت ودر لوامع تلالو قرب گفت شیخ این فرق درمیان نہادی نمایدو وقتے کہ ایشان را ستر ے پیش آید فجاۃً لوائح را انتظارے میکند او بیاید این پردہ از میان خیزد قوله فهم کما قال القایل

یا ایها البرق الذی یلمع من ای اکناف السماء تسطع

اے آن برق کہ روشن می شوی از کدام کنارہ ہاے آسمان است کہ تو بر می آئی تعجب می کند وآرزو میکند یعنی باشد ہم روزے کہ تو برآئی قوله فیکون اولا لوائح ثم لوامع ثم طوالع بریں بیانے کہ من کردم لوائح در محلے گفتم ولوامع در محلے گفتم معلوم شد کہ اول لوائح است بالاتر او لوامع وطوالع قوله فاللوائح کالبروق ما ظهرت حتی استترت پس لوائح ہمچو برقے باشد پیدا شود وپنہان گردد قوله کما قال القایل

افترقنا حولا فلما التقینا کان تسلیمه علی وداعا

چنانچہ شاعرے گفتہ است یک سالے جدا بودہ ایم وہرگاہ کہ ملاقات شد ہمان سلام ملاقات سلام وداع بود پیوستن ہمان وباز ماندنی ہمان ایں لوائح بدین ماند نمود در بود شیخ این در افتراق فرمود کہ یک سالے فراق

بود بعد آنکه ملاقات شد حالت این بود همان سلام همان وداع و دیگرے
باشد که سالها او را با وے اتصال باشد بعد آنکه افتراق شود آن وصال
سالها او را بدین ماند همان سلام همان وداع برائے این سخن هم ابیاتے
و نظمے و نثرے هست اما چه آرم سخن دراز می شود قوله وانشدوا

یاذا الذی زار اومازارا کانه مقتبس نارا
مرتبا ب الدار مستعجلا ماضر لو دخل الدارا

اے آنکه زیارت کردی گوئی زیارت نکردی گوئی شخصے آمده بود اقتباس نارے
کرد رفت بدر سرائے شتاب رفت او را چه زیان بودے اگر دران دار
درآمدے او را زیانے نکردے اگر زمانے وقفه کردے ببهانهٔ آتش ایستاده
ماندے او را چه زیان کردے قوله واللوامع اظهر من اللوائح
ولیس زوالها بتلك السرعة فقد تبقی وقتین وثلثة ولمع
از لوائح ظاهر تر است مثالے گویم بر شخصے نور چراغ می افتد و لوامع اظهر باشد
که آن نور چراغ پیش او آید و نیست این لوامع که بسرعت زائل شود دو سه
وقتے ماند قوله ولکن کما قالوا والعین بالکیة لم تشبع النظرا وگفته
اند چشم در گریه و دردیدن سیر نشد و معنی دارد یعنی چنان آب چشم چشم را فروگرفته
بود که بسیری نتوانستم دید و دیگر چشم می گیرید زیرا چه بسیری ندیدم قوله ولما قالوا

لم تزد ماء وجهه العین الا شرقت قبل زها بر قیب

یعنی چون بجمال معشوق دید گریه اش فروگرفت غبار گریه چشم را از رویت
جمال او مانع آمد چون ازان خلاص یافت چشم روشن شد رقیب معشوقه از پیش
رفت مانع و حجاب در نظر آمد قوله فاذا لمع قطعك عنك وجمعك
به لکن لم یسفر نورنهاره حتی کر علیه عساکر اللیل بعد آنکه

حقیقت روشن شد تر از خویش ببرد تا آنکه لشکرهای شب بر وحمله آورد قوله
فهولاء بین روح ونوح لانهم بین کشف وستر پس این طائفه
در راحت باشند و در نیاحت ونوحه باشند وقتی که واجد شوند در راحت
باشند وبعد آنکه گم کنند در نیاحت باشند زیرا چه ایشان میان کشف وستر
اند وقتی که کشف باشد راحت باشد ووقتی که ستر شده نیاحت باشد
قوله کما قالوا:-

فالیل یشملنا بفاضل برده والصبح یلحقنا رداء مذهبا

شب در میگیرد ما را بفاضل برد خویش وصبح می رساند بما رداء زرا ندود
را یعنی روشن و پیدا خوب منظر قوله والطوالع ابقی وقتا واقوی
سلطانا واد وم مکثا واذهب للظلمة وانفی للتهمة لکنها
موقوفة علی خطر الافول لیست برفیعة الاوج ولا بدائم
المکث طوالع پیشتر ماند و سلطان او قوی تر باشد واز یشان دیر تر ماند و
کدورت وتاریکی را پیشتر برد وتهمت را نافی و دور کننده تر است اما اینچنین
هست که این طوالع افولی دارد بر آید فرود واوج و بلندی ندارد و همیشه
نماند قوله شما وقات حصولها وشیکة الارتحال واحوال
افولها طویلة الاذیال وقت حصول طوالع زود رونده است
واحوال افول او طویل الذیل است یعنی دیر بر آید وچون فرود می رود ذیلی
دراز دارد قوله وهذه المعانی هی اللوائح واللوامع والطوالع
تختلف فی القضایا واین معانی لوائح ولوامع وطوالع در قضایا اختلاف
دارند لوائح نجوم علم گویند ولوامع بیان فهم گویند وطوالع بزیادت یقین گویند
در قضایا این اختلاف است قوله فمنها ما اذا فات لم یبق

عنها اثر کالشوارق اذا افلت فکان اللیل کان دایما ومنها مایبقی عنه اثر فان زال رقمه بقی المه وان غرب انواره بقی آثاره بعضے ازیں سہ از آنہا باشد وقتے کہ برو واثرے نماند چنانچہ سارقہ برآید فرورود چو نمود رفت ونماند گوئی شب دایم است وبعضے از آنہا است کہ او برود واثر او باقی ماند اگر رقم او رفت اثرے کہ یافتہ بود نماند یک الم باقی ماند واگر انوار او فرورفت آثار آن انوار باقی قوله فصاحبه بعد سکون غلباته یعیش فی ضیاء برکاته فالی ان یلوح ثانیا یرجی وقته علی انتظار عوده ویعیش بما وجد فی حین کونه پس صاحب آنکہ برآمد فرورفت واثر او باقی ماند بعد آنکہ طلوع او برود عیش او بدان برکات او باشد پس تا آنکہ باز لائح شود انتظار عود او را باشد ودر امکان وجود او را عیشے باشد یعنی آن امکان وجود دارد میداند باز خواہد شد بدان خوش می باشد محمد حسینی میگوید اگر ایں لوائح وطوالع ولوامع در تجلیات قہریات ولطفیات استعمال کنند وجہے برصواب باشد ہم ازان منتشی بود کہ لا یتجلی فی صورة مرتین ــــــــــــــــ ولا یتجلی فی صورة الا ثنین یکبار کہ برآمد دوم بار کسے رویش ندید بیچارہ گرفتار

قوله ومن ذلك البواده والهجوم وبعضے ازان الفاظ البواده الهجوم مصطلح بواده وہجوم است بواده عبارت ازانست ازان سو فجأة بغتة چیزے آید کہ ترا در خیال ووہم وگمان نباشد وترا ازو چارہ نہ وترا از وباز ماندن ودفع کردن از خود میسر نہ وہجوم چیزے را گویند کہ ترا آں آید کہ ترا بقہر وغلبہ وسلطان خود گیرد وترا بخود آمدن واورا از خود دفع کردن میسر نہ قوله

البواده ما یفجاء قلبك من الغیب علی سبیل الوهلة اما موجب فرح او موجب ترح ما گفتیم شیخ همان در تعریف او می گوید تراچیزے افتد بغتةً دفع آن ممکن نه واگر ترا باخوشی گشد یا بغم قوله والهجوم ما یرد علی القلب بقوت الوقت من غیر تصنع منك وتختلف فی الانواع علی حسب قوة الوارد وضعفه وهجوم یکایک بغلبهٔ وقت چیزے در تو در آید که ترا تصنع تصنع و تعمل نبا شد و اختلاف انواع بحسب وارد است که بنیه قوی دارد ضعیف اگر بنیه ضعیف دارد قوی برحسب آن اختلاف باشد قوله فمنهم من تغیره البواده وتصرفه الهواجم ومنهم من یکون فوق ما یفجاه حالا وقوة اولئك سادات الوقت بعضے ازان ها اند که در تصریف بواده اند و در تصرف هواجم و بعضے ازان ها باشند آن بادے که برو فجأةً آمده است از روے حال و قوت سخت تر است یعنی آن مورود علیه آن وارد قوی تر است این طائفه که فجأةً در آید و او قوی این طائفه که فجأةً در آید و او قوی تر باشد ایشان خداوندان وقت اند و مالکان وقت اند در ایشان فلجئے بادے اثر نکند قوله کما قیل۔

لاتهتدی نوب الزمان الیهم ولهم علی الخطب الجلیل لجام

زمانه سوے ایشان نیفتد و ایشان را سوے خود نبرد و ایشان را در کارهاے بزرگ لجام است یعنی کارهاے بزرگ نتواند که ایشان را از دست برد۔

التلوین والتمکین

قوله ومن ذلك التلوین والتمکین و یکے ازان الفاظ تلوین و تمکین است تلوین چیست حالتے بیاید و حالتے برود و وقتے زیاده

شود وقتے کم گردد چنانچہ ماہتاب غرہ ہر روزے روشنی میگیرد و زیادہ
میشود تا آنکہ بچہاردہ و پانزدہ رسد بعد آن کم شود این تلوین است قولہ
التلوین صفۃ ارباب الاحوال گفتہ ایم زیادہ و کم می شود حال از تحول
گرفتہ اند چو از جائے بجائے میگردد این صفت ارباب احوال باشد قولہ
والتمکین صفت اھل الحقایق و تمکین کار اہل حقیقت است بجائے
رسیدہ بکارے رسیدہ اند کہ قابل تحول و تغیر نیست ہر آئینہ ارباب تمکین
ایشان باشد قولہ فما دام العبد فی الطریق فھو صاحب تلوین
تا آنکہ در رہ می رود چیزے می آید چیزے می رود و زیادہ و کم میشود این صاحب
تلوین است چنانچہ صفت مہ گفتم قولہ لانہ یرتقی من حالۃ الی حالۃ
وینتقل من وصف الی وصف ویخرج من مرحل الی مرحل و
یحصل فی مربع فاذا وصل تمکن گفتیم زیرا چہ از صفتے بصفتے میشود و از مربع
حالے بحالے این تلوین در رہ بود چون رسید متمکن شد قرار گرفت آرام
یافت اینجا از رہ روش ماند ما دران منزلے کہ او رسید و دران مقامے
کہ او قرار گرفت و دران دریائے کہ غرق شد عجائب و غرائب او نہایتے
ندارد ابد الاباد دران سیر ہست و نہایت ندارد قولہ وانشدوا
ما زلت انزل فی وداد ک منزلا فتحیر الالباب دون نزولہ
ہمیشہ در دوستی تو در منزلے فرود می آیم کہ خرد ہا پیش نزول او حیران است
یعنی آن نزولے است کہ دران نزول الباب متحیر میشود قولہ وصاحب
التلوین ابدا فی الزیادۃ وصاحب تلوین در زیادت است زیادت
بنسبت نقصان است تا آنکہ بمقصد رسد ہر روز در زیادت است قولہ
وصاحب التمکین وصل ثم اتصل و صاحب تمکین رسیدہ است

وبعد وصول اتصال شدہ است وصول است و اتصال است بر شط
در آید دریا رسید گویند بدریا رسید و دریا در دریائی گویند بدریا متصل شد
درین بیان اتصال بالاتر از وصول باشد اما در بیان دگر وصول بالاتر از اتصال
گفتہ اند و قولہ تعالی لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ طالبا واصلا شم واصلا
بالکلیۃ ثم متصلاً ہر طبقے بالای رود **قولہ** وامارۃ انہ اتصل انہ بکلیۃ
عن کلیۃ بطل ونشان آنکہ او صفت اتصال یافتہ باشد کہ بکلیہ مطلوب
رسیدہ است واز کلیہ خویش باطل شدہ است **قولہ** وقال بعض
المشائخ انتہا صبر الطالبین الی الظفر بنفوسھم فاذا ظفروا
بنفوسھم فقد وصلوا یرید بہ انحناس احکام البشریۃ
واستیلاء سلطان الحقیقۃ فاذا دام بعد ھذہ الحالۃ
فھو صاحب تمکین بعض مشائخ گفتہ اند سیر سلوک تا آنجاست کہ ترا ظفر
بر نفس خویش شود یعنی او مقہور و ماسور گردد و بلک محو و منفی گردد و از وجود ہمے
باقی نماند پس آنکہ این ظفر دست داد حصول وصول در دامن او بر بستند
قایل مطلوب ازیں اثر دارد ہمانچہ گفتیم بشریت از و برود و سلطان حقیقت
بسلطنت خویش بر و استیلا یابد پس کسے را کہ این حال دائم شود او را صاحب
تمکین گویند او را ممکن نامند میان بندہ و خدا حجابے نیست جز وہم دوئی چوں
تبلقین بلقنے و بارشاد مرشدے برین حالت شعور باشد این وصول گویند
قولہ وکان الاستاذ ابو علی الدقاق رحمہ اللہ یقول کان
موسی علیہ السلام صاحب التلوین فرجع من سماع الکلام
واحتاج الی ستر وجھہ لانہ اثر فیہ الخال ونبینا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کان صاحب تمکن فرجع کما ذھب لانہ لم

یوثر فیہ ما شاھد تلک اللیلۃ وکان یستشھد علی ھذا
بقصۃ یوسف علیہ السلام ان النسوۃ اللاتی راین یوسف
علیہ السلام قطعن ایدیھن لما ورد علیھن من شھود
یوسف علیہ السلام علی وجہ الفجاءۃ وامراۃ العزیز کانت
اتم فی بلاء یوسف علیہ السلام منھن ثم لم تتغیر علیھا
شعرۃ ذلک الیوم لانھا کانت صاحبۃ تمکین فی حدیث
یوسف علیہ السلام ابو علی رحمہ اللہ میگوید موسی علیہ الصلوۃ والسلام
صاحب تلوین بود سماع کلام شد او را و عکس تجلی بر و افتاد و آن بر ظاہر وے
اثر کرد لمعانے و براقتے و ملاحتے در روے موسی علیہ السلام شد کہ چشمے
دیدن آن براقت تحمل نداشت ہمارہ برقع بر روے افگندہ بود ے
قصہ صغورا و موسی علیہ السلام شنیدہ باشی و پیغمبر ما محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم صاحب تمکین بود چنانچہ رفت ہمچنان باز گشت و ہیچ اثرے
بر ظاہر او پیدا نشد یکے کہ وقتے شراب نخوردہ یک پیالہ کہ نوشد اثر آن
بر رو پیدا شود رخسار ہا سرخ گردد و چشمہا بر آمدہ بہا خشک سر در سینہ کشادہ
ہذیان گویان سکران گردد و آن مدمنے متمکنے کہ ہست سبو ہا بیاشامد کہ ہیچ کسے نداند
کہ او شراب خوردہ است اما شراب خواران از بوے دہان او شناسند
و شیخ ابو علی دقاق رحمہ اللہ استشہاد بقصہ یوسف علیہ السلام و زلیخا و
صدایقے کہ از ان زلیخا بودند بدان استشہاد میکرد آن عوراتے کہ یوسف
را دیدند علیہ السلام دستہا بریدند میان دست و ترنج تفرقہ نکردند سبب
آنکہ یوسف را علیہ السلام دیدند از ان تعلق کہ با او کردند از احساس دست
غافل گشتند و زلیخا زن عزیز ہیچ دیدن یوسف علیہ السلام در وے اثر

نکرد او از دست نرفت با آنکہ او عاشق تر بود زیرا چہ صاحب تمکین بود اورا
بسیار دیدہ بود اعتیاد گرفتہ بود زیرا چہ عمرے با وے بودہ است نکو سخنے است
کہ ابو علی رحمہ اللہ فرمود موسی علیہ السلام صاحب تلوین بود و پیغمبر ما صلی اللہ
علیہ وسلم صاحب تمکین اما اینجا سخنے ہست شیخ از احوال قوم وصوفیان میگوید
کسے میان ایشان صاحب تلوین و کسے صاحب تمکین و صاحب تمکین از
صاحب تلوین بسیاری بالاتر و بلند تر سماع موسی را علیہ السلام صاحب تلوین
گوئید و از امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم یکے صاحب تمکین باشد پس او بر موسی
علیہ السلام بالاتر باشد بسیاری قولہ واعلم ان التغیر الذی یرد علی
العبد یکون لاحد الامرین اما بقوۃ الوارد او بضعف صاحبہ
والسکون من صاحبہ لاحد امرین اما لقوتہ او لضعف
الوارد شیخ قدس اللہ سرہ میگوید کہ تغیر یکے ازین دو سبب باشد وارد قوی باشد
و مورود علیہ ضعیف یا مورود علیہ قوی باشد وارد ضعیفے نیکو سخنے است این
اما امور نسبتی است شاید وارد ضعیفے بر بنیہ ضعیفے اورا از دست برد و وارد
قوئے بر بنیۂ قوئے اورا از دست نبرد و بعد گفتن تلون موسی علیہ السلام
و تمکن پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم این سخن زیادتی باشد و ہم رود کہ تمکن محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنا برین بود محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم قوی بود و وارد
ضعیف و تلوین موسی علیہ السلام بنا برین بود کہ بنیۂ موسی ضعیف بود و وارد
قوی سخن در تلوین و تمکین بود این سخن اینجا زیادتی است مرد متمکن را ہر وارد
کہ ہست باش کو او می آشامد واردات را ہر چون کہ ہست باشد و لفظ وارد
گفتن بر و زیادتی باشد قولہ سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق
رحمہ اللہ یقول اصول القوم فی جواز دوام التمکین یتخرج

علی وجهین احدهما لا سبیل الیه لانه قال صلی الله
علیه وآله وسلم لو بقیتم علی ما کنتم علیه عندی
لصافحتکم الملائکة ولانه صلی الله علیه وآله وسلم قال
لی مع الله وقت لا یسعنی فیه غیر ربی اخبر عن وقت مخصوص
قال رحمه الله والوجه الثانی انه یصح دوام الاحوال لان
اهل الحقایق ارتقوا عن وصف التاثیر بالطوارق والذی اثار
فی خبر انه قال لصافحتکم الملائکة فلم یعلق الامر فیه علی
امر مستحیل ومسافحة الملائکة دون ما اثبت لاهل البدایة
من قوله صلی الله علیه وآله وسلم ان الملائکة لتضع اجنحتها
لطالب العلم رضا بما یصنع وما قال لی وقت فانما قال علی
حسب فهم السامع وفی جمیع احواله کان قائما بالحقیقة ابو علی
دقاق رحمہ اللہ میگفت اصل این طائفہ مرتبط بجوارد وام تمکین است
وآن بدو طریق معلوم شود یکے از آنہا است کہ بدو ہیچ ریبے نیست چنانچہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باصحابہ گفت برانچہ شما نزدیک من بودید
اگر بران باشید میان راہہا با شما فرشتگان مصافحہ کنند قصہ این صحابہ بحضرت
رسول اللہ علیہ السلام گفتند نافقنا یا رسول اللہ ما نفاق کردیم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرسید از کجا میگوئید کہ نفاق کردیم گفتند بعد آنکہ
پیش تو می باشم چنین وچنین می باشم یعنی بوصفے کہ مطلوب باشد
بعد آنکہ بیرون می آئیم بر آن نمی مانیم بعد آن فرمود چنانچہ شما نزدیک من می باشید
اگر ہمچنان باشید ملائکہ با شما مصافحہ کنند اکنون این نیست کہ آن حال
باقی ماند پس فلا سبیل الیه باشد زیرا چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گفتہ است مرا با خدا وقتے خاصے است کہ دران وقت جز خدا نباشد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از وقتے مخصوص خبر کرد و دوام نیست
کہ او بدوام احوالے می رسد یعنی متجدد و متوالی می باشد زیرا چہ
ارباب احوال ازان وصف ثانی کہ آں بالا گذشتہ است باہم ازیں
کہ فیما نحن فیہ در بیان اویم طوارقے کہ بر ایشان است بدان طوارق
ازیں بالا ترفتہ اند اگر تمکین است این ارتقا عبارت از تنوعات ادراکات
اوست واگر بدین معنی کہ از حالے بحالے ترقی میکند آنکہ او متلون است
متمکن نیست طریقہ جواب و سوال میگوید و آں سخنے کہ لصافحتکم الملائکۃ
گفتہ است آرے کارے عجبے نیست و مصافحہ ملائکہ از انچہ
اہل بیت را گفتہ است ازان فرو است زیرا چہ برائے اہل بیت ابتدا
گفتہ است ان الملائکۃ تضع اجنحتہا لطالب العلم و آنکہ گفتہ است
لی مع اللہ وقت برائے فہم سامع راست والا مرتبہ او بلند است این حکایت
از تلوین است و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در جمیع احوال قائم بحقیقت
بود مخصوص گفتن چہ حاجت بود ایں از کجا ازین سخن آید کہ دوام نیست
وقتے ہست و وقتے نیست چرا معنی سخن این نیست کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم میفرماید مرا وقتے است خاصے ازان من کہ شما آنجا نرسید
و شما بدان متصف نتوانید شد کہ جز خدائے من دران وقت دیگرے نیست
یعنے منم اوست اوست منم غیر او نیست شما تا اینجا نرسید قولہ والاولی
ان یقال ان العبد ما دام فی الترقی فصاحب تلوین تصح فی
نعتہ الزیادۃ فی الاحوال والنقصان منہا فاذا وصل الی
الحق بالتخلص احکام البشریۃ مکنہ الحق سبحانہ بان

لایرد علی معلولات النفس فھو ممکن فی حالہ علی حسب
محلہ واستحقاقہ ثم ما یتحفہ الحق سبحانہ فی کل نفس
ولاحد لمقدوراتہ فھو فی الزیادہ متلون بل ملوّن و
فی اصل حالہ ممکن فابداً یتمکن فی حالہ اعلی مما کان فیھا
قبلہ ثم یرتقی عنھا الی ما فوق ذلک اذ لا غایۃ لمقدورات
الحق فی کل جنس ایہا الشیخ رحمک اللہ این سخن چند بار مکرر کردہ ایم
مکرر را چند نوع ترجمہ کنم و عذر مکرر چند خواہم و دیگر برین بیان اصلا متمکن
نباشد ہر جا کہ متمکنے است او متلون باشد اما متمکن را این شناختہ ایم
کہ مرد متمکن ہر چہ بر وافتد مزیدے باشد نہ آنچنان مزیدے کہ در تمکن
او مزید تمکن کردہ اما بتنوع تجلیات انواع علوم را ادراک شود چنانچہ دریا ہر
آبے کہ ہست از دریا است باز ہم در دریا پیوندد از دریا برون آمد و دریا
ازان کم نشد و باز بدریا پیوست و دریا بدان زیادت نشد تو احساس
کن بہ بین اما اگر گوئی چرا زیادہ و کم نشد چو ازان چیزے برون آمد و چوں
چیزے در آمد آرے اما آنچنان زیادہ و کم نشد کہ احساس شود قولہ
واما المصطلم عن شاھد المستوفی عن احساسہ بالکلیۃ
فللبشریۃ لا محالۃ حدّ فاذا بطل عن جملتہ ونفسہ وحسہ
وکذلک عن الملکوتیات باسرھا شمر امر بہ ھذہ الغیبۃ
فھو محو فلا تمکین اذ ذاک ولا تلوین ولا مقام ولا حال آنکہ او از شاہد
خویش مصطلم است شاہدے ہست اورا و او را ازو بردہ انداز شاہد
خویش یعنی از شہود وجود خویش و احساس اورا استیفا کردہ اند یعنی ہیچ
احساس او را با او نگذاشتہ اند و بشریت را لا محالہ حدے است او تا

اینجا بود کہ نیست و نابود گشت و چون کارے بجائے کشد کہ او از حس خویش و از اشیا متضمحل و منفی و مطموس و ناچیز گردد پس تا آنکہ با وے این حال باقی ماند پس او محوق اینجا تمکنے نیست تلوینے نیست مقامے نیست حالے وجودے نیست شہودے نیست فنا فی فنا محو فی محو طمس فی طمس رمس فی رمس محق فی محق آنگہ چہ شد ہو ہو لا ہو الا ہو شعر

فالبحر بحر علی ما کان فی قدم ان الحوادث امواج وانہار

و سیہات و سیہات رفت خیلات بخیلات رفت او بہ او ئی او باقی ماند

قولہ وما دام بہذا الوصف فلا تشریف ولا تکلیف الا ان یرد بما تجری علیہ من غیر شئ منہ فذاک متصرف فی ظنون الخلق مصرف فی التحقیق قال اللہ تعالی وتحسبہم ایقاظا وہم رقود ونقلبہم ذات الیمین وذات الشمال چو او در وصف محق است بر و تقنعے و تشریفے و تکلیفے نیست ہمانکہ فقیہ میگوید بقا ذمہ نماندہ است تکلیف بر کہ مگر آنکہ اینچنین باشد کہ ایشان را بدیشان باز گرداند آن از ایشان نباشد از ایشان بدو باشد فعلے از مظہر ایشان ظاہر شود و فاعل آن ایشان نہ میان مردم ہمچنین نماید کہ او خود کارے میکند در واقع او کارے نمیکند در مظہر او دیگرے میکند او متصرف نماید و در واقع از ہیچ وجودے نہ و نزدیک تو یکے محقق واقعے اندیشہ کن کہ خدا ازین قادر تر است می نماید کہ او کارے میکند او نمی کند دیگرے میکند قال اللہ تعالی وتحسبہم ایقاظا وہم رقود گمان بری کہ ایشان بیدارند و در واقع ایشان خفتہ اند و متقلبے ہست کہ پہلو بہ پہلو میگرداند

القرب والبعد

قولہ ومن ذلک القرب والبعد و بعضے ازان

کلمات مصطلح قرب است و بعد است نزدیک ما قرب عبارت ازین است که بنده واقف شود بر سر این انه مع کل شی لا بمقارنة وغیر کل شی لا بمزائلة و بُعد عبارت ازین است که بنده به ثبوت وہم دوئی خود خود را ازق بدور دارد **قوله** اول رتبة فی القرب القرب من طاعته والاتصاف فی دوام الاوقات بعبادته و اما البعد فهو التدنس بمخالفته والتجافی عن طاعته یک قرب عبارت ازین باشد که طاعت او کنی و متصف بصفت طاعت او باشی چنانچه فقیهان و محدثان و مفسران گفته اند و اما البعد ضد القرب بامر او نباشد آنچه منهی و معاصی است بدان متصف شود **قوله** یا وَل البعد بعد عن التوفیق ثم بعد عن التحقیق بل البعد عن التوفیق هو البعد علی التحقیق اول بعد توفیق از خدا نیابد و از طاعت بعید باشد چو بعد از توفیق شود بُعد از تحقیق شود زیرا چه تحقیق بعد توفیق است **قوله** قال صلی الله علیه وآله وسلم مخبرا عن الحق سبحانه ما تقرب الی المتقربون بمثل اداء ما افترضت علیهم ولا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احبنی واحببته فاذا احببته کنت له سمعا وبصرا فبی یسمع وبی یبصر الخبر رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم حکایتی از قدسی میکند آنکه قرب من خواهد هیچ رهی او را نزدیک ازین نیست که آنچه من بر و فریضه کرده ام آنرا بجا آرد سخن درین است عبارت قرب است یعنی موجب قرب است برای آنرا یک قدسی آورد و یک قدسی دگر اینست که لا یزال عبدی و هر دو عبارت ازین است که تقرب بعبادت شود همیشه بندهٔ من بمن

بنوافل برسد بعبادتی که از فریضه زاید است تا آنکه او مرا دوست دارد
ومن اورا دوست دارم چو اورا من دوست داشتم سمع او من باشم
وبصر او من باشم دست او من باشم پس هرچه او می بیند من می بینم
وهرچه او می شنود او نمی شنود و من می شنوم یا عکس آن شنیدن من شنیدن
او و دیدن من دیدن او **قوله** فقرب العبد اولاً قرب بایمانه
وتصدیقه ثم قرب باحسانه وتحقیقه اول قرب او
که ایمان آورد بدو بعد آن قرب که احسان کرد و عبادت کرد **قوله** وقرب
الحق سبحانه من العبد ما یخصه الیوم به من العرفان
وخدا که گویند به بندهٔ قریب شد یا بندهٔ مقرب خدا باشد عبارت ازین
است که امروز عرفانی خاصی که غیر این قوم طائفه دگر ندارد این را
مقرب گویند اکنون عرفان بر انواع است فکری بکن تو دریا را بوصف
او شنیدی که چنین وچنین است که هرچند قریب بدو می شوی برهوا
ومزاج او مطلع میگردی چو بدریا رسیدی بر شطی از شطوط او بر روی
دریا انظاره شد بکشتی سوار شدی در میانه شدی ازان کشتی بدریا افتادی
غرقه شدی پس آنکه غرق شدی ریختی هیچ با تو نماند با دریا وانچه در
دریاست با ایشان یکی گشتی اکنون عرفان او را برین قیاس کن هر
یکی عرفانی دارد اما عارف بهانست که در وافتاد ریخت و نیست
ونابود گشت وبا او یکی گشت پس او را دید بدو پیوست تا آنکه خود را تمام بدو داد نیست
ونابود گشت پس او را تا آنکه خود را تمام بدو داد نیست نابود در وی گشت
اکنون مراتب عارفان اینست جز این را عارفان نخوانند آنکه محققان
علی الاطلاق مرد عارف گویند این مراد است **قوله** وفی الآخرة

بکرمه به من الشهود والعیان کرامے خاصے وعیانے خاصے آنچه آنجا عنایتے
بود بود آنجا جزاین صورت باشد اما ابهی واجل واحسن واضو واظهر خه آنجا هم مردمان
باشند اورا بران صفتے که گفتیم بینند ومعه هذا مطلع بر اسرار او نباشند وایشان دراستے
عارف نباشند عارف درعموم رویت داخل اما بخصوص اطلاع وعرفان ازیشان
بارز قوله وفیما بین ذلك بوجوه اللطف والامتنان وما این همه
که گفتیم برایشان وجود لطف وامتنان وانواع لطف واحسان است چیزے
می دهند ومنت می نهند قوله ولا یکون قرب العبد من الحق
الا ببعده عن الخلق وهذا من صفات القلوب دون احکام
الظواهر والکون وبنده بخدا نزدیک نباشد مگر آنکه از خلق جدا شود یکے
ازان خلق نفس اوست وروح اوست ازین همه بدر آید بخدا نزدیک شود
خدا را نزدیک باشی اگر از خلق بدر گردی قرب خدا نباشد کسے را مگر از خلق بدر
باشد این دور بودن چه معنی دارد اگر طالب است اختلاط وآمیزش وشست
وخاست وبررسوم وعادت ایشان بودن وبر رضاے ایشان ماندن ازینها
همه بدور باشد واگر متوسط است که در مذاهب خلق واز انچه ایشان مستقبح
ومستحسن داشته اند واز رسوم وعادات بکلی برون آید البته عادت پرستی
درو نباشد واما بعد منتهیات از خود رفته بخدا یکے گشته واین قربے که بیان
کردیم حکایت اهل دل است نه حکایت ارباب ظواهر قوله وقرب الحق
بالعلم والقدرة عام للکافة وبالطف والنصر خاص بالمومنین
ثم بخصائص التانیس مختص بالاولیاء قال الله تعالی وَنَحْنُ
اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ وَقَالَ هُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ
وَقَالَ مَا یَکُوْنُ مِنْ نَجْوٰی ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وقرب حق

تعالیٰ با ہمہ اشیا بعلم و قدرت است و بلطف و رحمت و نصرت بوقت
صحابہ خاص مومنان است دگر با این ہمہ خاص صفات ذات او ست
ایشان را بدان اطلاع میدہد ایشان را انس بدان می شود این خاصہ اولیا
است اینجا عاقلے اندیشہ بکند کہ قرب بعلم و قدرت شد با ہمہ اشیا شد
وصفت رحمت و کرم با مومنان شد دیگر چہ خاصہ است دو صفت آمد یکے
عامہ یکے خاصہ اخص خصوص ہم باید چہ ماند باقی مگر اشد قرب بذات می شود این فکر
آن عاقل را دیوانہ می سازد اکنون آن عاقل را کہ این اندیشہ دیوانہ میکرد
کہ قرب بذات چیست شیخ آن را در بیان آورد و فرمود نَحْنُ اَقْرَبُ
اِلَیْهِ مِنْکُمْ ما بدان کس از شما نزدیک تر ایم و ایشان متصل بدو اند تو مجاز
انگیز اما ظاہر کلام را نظارہ کن نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ بدو
از رگ گردن او نزدیک تر او بہمہ او او را در گرفتہ و رگ گردن شے مائی
از و اکنون این تمام را محیط است اقرب باشد بدو از رگ گردن او و او
دل را محیط و جان را ہم محیط است پس او بیندہ از رگ گردن او نزدیکتر
باشد و قال وَهُوَ مَعَكُمْ وَهُوَ ضمیر راجع بر ذات است و معیت مقارنت
و مصاحبت تقاضا کند و قال مَا يَكُوْنُ مِنْ نَجْوٰى ثَلٰثَةٍ میان سہ
نفر رازے نباشد مگر آنکہ چہارم ایشان او ست تعالیٰ اینجا ہم هُوَ است
راجع بسوے ذات تعالیٰ سہ گفت دو رانگفت زیرا چہ رازے سہ نفر نشود
یکے گوید و یکے شنود و ازان کسے گو بند شنوند دو نفرے گویند راز گویند
و راز خدا گویند سامعے ہست و متکلمے ہست و راز خدا کہ یکدیگر میگویند
میان عاشقان و میان عارفان و محبان تفحص کن کہ بے سہ نفر رازیست
قولہ ومن تحقق بقرب الحق فادوامہ مراقبۃ ایاہ

ہر کہ بقرب حق متحقق شد یعنی او را با خود دانست دوام مراقبہ او را داد بضرورت و تجبر او را این حضور با شد سخنے کہ شیخ فرمود و خصوصیت عرفان گفت و گفت اولیا را قرب ذاتست درین سخن مردمان زبان دراز کردہ چیزے چیزے بخیال خود گفتہ و دست و پا زدہ اما میگوئیم اینجا اندیشہ کند این قرب حسی است چنانچہ عینی بعینی بیاید بپیوندد یا قرب اعتباری و معنوی اینچنین قربے کہ این بدو متصل نہ و از و دور نہ و در مکانے نہ بدین معنی کہ او مبقی و حافظ و محیط اوست چو قربے اعتباری شد حسی باجماع نیست اکنون خواہ بصفات گو خواہ بذات گو یا مولانا فقیہ تو قرب ذات را انکار می کنی آنکہ این خواہی گفتن کہ او از ایشان دور است و این توانی گفتن کہ این صفت اجسام است و اینجا انتقال و ارتحال آید پس ضرورتست کہ بگوئی لا قرب ولا بعد ولا بعید ولا قریب یعنی متصل و ممتزج نیست ولا بعید یعنی محجوب و ممنوع نیست و قرب مکانی نہ **قولہ** لان علیہ رقیب التقوی ثم علیہ رقیب الحفاظ والوفاء ثم رقیب الحیاء زیرا چہ با وے کسے است کہ او را با وفا و حیا و در حفظ می دارد یعنی چو قرب خدا با وے است او را متحفظ و با وفا و حیا می دارد **قولہ** وانشدوا

کان رقیب منك یری خواطری ... وآخر یرعی ناظری لسانی
فما رمقت عیناي بعدك منظرا ... بسوك الا قلت قد رمقاني
ولا اندرت من فی دونك لفظة ... لغیرك الا قلت قد سمعاني
ولا خطرت فی السر بعدك خطرة ... لغیرك الا عرجا بعناني
واخوان صدق قد سمعت بثهم ... وامسکت منهم ناظری ولساني

وما الزهد الا سلی عنهم غیر انی وجدتك شهودی بکل مکانی

نگاہبانے از جہت تو بر من ہست خواطر ترا بر من نگاہ می دارد خواہد کہ خاطرے کہ بہ لایق تو باشد آن در دل من ماند و ہمان رقیب باغیارے و گرنہ با من این می کند چشم و زبان من نگاہ می دارد جز سوے تو دیدن نمی دہد و جز ذکر تو بزبان ذکر دیگرے کردن نمی گذارد قولہ فما رمقت عینای بعدک توچشم من ننگریست منظرے را کہ دران منظر عیب تو باشد و ترا آن منظر بد باشد مگر آنکہ گفتہ است کہ مرا ضعیف کردہ است و پلک زدنی ماندہ است قولہ ولا نذرت من فی دونک و سخن نادرہم از دہن من بیرون نیامدہ است برائے غیر تو مگر آنکہ تو گفتہ کہ مرا شنوانیدہ است قولہ ولا خطرت بعدک تو در دل من ہیچ خطرہ نگذشتہ است بغیر تو مگر آنکہ تعریج کردہ اند بعنان من یعنی عنان من ازاں خطرہ گردانیدہ اند قولہ واخوان صدق قد سمعت یاران صادق اند با من و من ملول شدہ ام از حکایت ایشان و نگاہ داشتہ ام از ایشان چشم خود و زبان خود نمی خواہم کہ روے ایشان بینم و سخن با ایشان گویم قولہ وما الزهد الا سلی و نیست این کہ ترک و ہم و سلوت شود از ایشان غیر آنکہ ہر جا کہ ہستم تو در دل من حاضری حاصل شعر اینست خداوند سبحانہ و تعالی با من قریب از رگ گردن است بمن از من نزدیک و بمن محیط من محاط سخن جز با او نگویم و جز او را نہ بینم قولہ وکان بعض المشائخ یخص واحدا من تلامذتہ باقبالہ علیہ فقال اصحابہ لہ فی ذلک فدفع الی کل واحد منهم طیرا وقال اذبحوہ حیث لا یراہ احد فمضی کل واحد وذبح الطیر بمکان خال وجاء ہذا الانسان والطیر معہ غیر مذبوح فسألہ

الشیخ فقال امرتنی ان اذبح بحیث لا یراہ احد ولم یکن موضع
الا والحق سبحانہ یراہ فقال الشیخ لھذا اقدم ھذا علیکم
الغالب علیکم حدیث الخلق وھذا غیر غافل عن الحق
این حکایت را من از زبان شیخ خود قدس اللہ سرہ شنیدم و شیخ قدس اللہ
سرہ این حکایت را نسبت بہارون رشید میکرد گفت کہ ہارون را دو پسر بودند
یکے از زبیدہ کہ حرم او بود و دوم از جاریہ ہارون پسر کنیزک را دوست داشتے
و کارہاے بسیار او را فرمودے شبے در بستر زبیدہ رفتہ بود زبیدہ گلہ کرد کہ تو
پسر کنیزک را از پسر من دوست تر میداری این دلیل بریں کند کہ مادر او
نزدیک تو از من دوست تر است گفت این چنین نیست پسر او لایق آنست
کہ او را دوست دارم گفت بچہ گفت فردا شود ترا برہان نمایم بامداد گذار
باز زبیدہ شست ہر دو پسر را طلبید کاردے و کبوترے بدست پسر زبیدہ
داد و کاردے و کبوترے بدست پسر کنیزک داد و گفت جائے بروید
و ذبح کنید کہ کسے نہ بیند پسر زبیدہ شتاب ترے در گوشۂ حجرہ رفت
در حجرہ را بست ذبح کرد آورد کہ در حجرہ بستہ کسے نمی بیند پسر کنیزک بعد
دیرے متغیر و متحیر شد کبوتر زندہ بدست و کارد بدست آورد پیش ہارون
داشت گفت چرا ذبح نکردی گفت شما گفتہ بودی کہ جائے ذبح کنید
کہ کسے نمی بیند ہر جا کہ رفتم خدا می بیند این حکایتے کہ گفتم عین آنست
کہ شیخ نقل کردہ است تو مقابلہ کن بہ بین اگر یک دو لفظ تفاوت باشد
شیخ ہر طائفہ طالب مبتدی را و متوسط و منتہی را مراقبہ آموخت ہر کہ
این کارہ است از انجا سخن استنباط کند بداند من چہ نویسانم کتاب دراز
می شود قولہ ورویۃ الحجاب عن القرب چو قرب بذات

این گفتیم کہ تو مصطلم و مستہلک باشی او بشہود وجود خویش باشد این چنوئے را اگر نظر بر قرب او افتد حجاب او باشد بارے افتد قولہ فمن شاھد لنفسہ محلا ونفسا فھو ممکور بہ ہر کہ در خود نفسے را از خود و اندیا غیر وجود او را و سہمے برد او ممکور باشد مقرب نبود قولہ ولھذا قالوا اوحشك اللہ من قربہ ای من شھودك لقربہ ہم اینجا گفتہ اند یکے مر دیگر را دعا میکند خدائے تعالی ترا از قرب وحشت دہد یعنی این کہ ترا رویت قرب باشد خدا ترا ازین وحشت دہد نکو عنایتے تمامے باید اما حدیث قدسی برین حکایت میکند کہ از قرب وحشتے تمامے باید قال عزوجل لو یعلم المشتغلون بذکری ما فاتھم عن انسی لیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا ولو یعلم المشتغلون بانسی ما فاتھم عن قربی لبکوا دماً ولو یعلم المشتغلون بقربی ما فاتھم عنی لتقطعت اوداجھم آنکہ مشغول بقرب است ہر آئینہ او را باید بذات رسد اگر او را وحشت از قرب نباشد ہمانجا ماند قولہ فان الاستیناس بقربہ من سماۃ الغرۃ فیہ اذ الحق سبحانہ وراء کل انس وان مواضع الحقیقۃ توجب الدھش والمحو زیرا چہ بقرب او ماذن نشان آنست کہ او مغرور بقرب است زیرا چہ او تعالی ورائے ہر انسے است زیرا چہ مواضع حقیقت موجب دہش است و موجب محو است آرے دہش باشد اما لازم نیست و دیگر شما دہش گفتید آخر مقابل انس است اینجا ہم از محو گو دہش مقابلہ انس است دہش ہمچنان ست انس ہمچنان ست اینجا محو می باید گفت انہ وراء کل انس و دھش ما یکے را در یکے ضرب کنیم ہمان یکے آید دہش چہ معنی دارد انس چہ صورت بندد شعورے و فہمے و نیستے و نابودے دہش چہ باید

قوله وفی قریب من هذا قالوا

قربکم مثل بعدکم فمتی وقت راحتی

قرب شما مثل بعد شما اگر قریبم همان ست که بعیدم پس مرا راحت کے باشد و هرگز قابل نباشد که میان دو شخص قرب کلی شود قوله وکان الاستاد ابو علی رحمه الله کثیرا ما انشد شعرا

وداد کم هجرا وحبکم قلی وقربکم بعد وسلمکم حرب

وانتم بحمد الله فیکم فضاضة وکل یسیر من امورکم صعب

دوستی شما فراق است یکے که مریکے را دوست دارد بیشک دوئی میان ایشان است این استقامت وداد هم بدانست وحب شما بر شما بریان شده است اکنون با این حبکم همان تغییر وداد کم هست یا آنکه حب لطیف تر از وداد است حب را از حبت المار گرفته آند آوندی که پر از آب باشد آنچنانکه اگر فطرهٔ در و اندازند بریزد پس حُب بالاتر وداد باشد قوله وقربکم بعد وقربے که با شما شود آن بعد است هرچند که بدو نزدیک تر است چو دوئی بینهما باقی است از دور تر است اقربکم ابعدکم ومسالمت وآشتی که شما می کنید آن عین حرب است قوله وانتم بحمد الله فیکم فضاضة در شما بفضل خدا سختی است وهر اندک چیزے وآسانے نزدیک شما دشوار است یعنی اندکے وسبکے برائے من بر تو گران است قوله ورای ابو الحسن النوری رحمه الله بعض اصحاب ابی حمزة رحمه الله فقال انت من اصحاب ابی حمزة الذی یشیر الی القرب ذا لقیته فقل له ان ابا الحسن النوری یقرئک السلام یقول قرب

القرب فیما نحن فیہ بعد البعد فاما القرب بالذات
فتعالی اللہ الملک الحق فانہ متقدس عن حدود الاقطار
والنہایۃ والمقدار وما اتصل بہ مخلوق ولا انفصل عنہ
حادث مسبوق جلت الصمدیۃ عن قبول الوصل والفصل

ابوالحسن نوری را رحمہ اللہ ملاقات با یاران ابی حمزہ علیہ الرحمہ شد گفت تو از یاران
حمزہ گہ او اشارت بقرب میکند او را سلام من رسان و بگو قرب قرب
نزدیک با بُعد بُعدست اما قرب بدان گوئیم یعنی تو باشی و بخدا نزدیک
شوی چنانچہ یکے بیکے پیوندد متصل شود و تعالی اللہ عن ذلک من این را بالا گفتہ
ام قرب اعتباری و معنوی میگویم این صورت قربے کہ گفتم اقتران ذاتین و اتصال
ذاتین این نسبت بدو تعالی ندارد ہیچ مخلوقے بدین صفت بدو نرسیدہ است
و ہیچ حادثے کہ خدائے تعالی او را آفریدہ است او بدین صفت متصل نیست
صمدیت است یکے بیکے است فصل و وصل با او چہ گذرد ارد لا قرب ولا بعد
ولا فقد ولا وجد ولا فصل ولا وصل کلا بل ہو اللہ الواحد
القہار القرب بعد والبعد قرب والفصل وصل والوصل فصل

قولہ فقرب ہو فی لغتہ محال وہذا تلاقی الذوات وقرب
ہو واجب فی لغتہ وہو قرب بالعلم والرویت وقرب
ہو جائز فی وصفہ یخص بہ من یشاء من عبادہ وہو
قریب الفعل باللطف قربے است کہ آں محال است و آں قرب
در ذات است ہمانچہ گفتیم اقتران ذاتین باشد و آں در ذات باری تعالی
محال و قربے است واجب کہ آں صفت ترا البتہ باید و آں قرب
بعلم و رویت است بداند کہ او محیط بہمہ اشیا است و قربے است جائز

یعنی یکون فی موضع ولایکون فی موضع وآں آنست کہ ہر کسے لطفے کند قریب بلطفہ ہر کہ را خواہد لطف و رحمت کند قرب بحسب تنوعات مختلف است قربہ بمخلوقاتہ یکے است اما قرب عامہ کہ علم بدیشان دارد و قرب خاصہ کہ لطف و رحمت بر ایشان دارد اما آن قرب یکے است۔

قولہ ومن ذلک الشریعۃ والحقیقۃ و بعضے ازان الفاظ مصطلح شریعت وحقیقت است شریعت آنچہ حق سبحانہ وتعالی برائے انتظام امور عباد را درین جہاں کردہ است بے آن انتظام میسر نباشد و بمباشرت این فرد اجزائے و ثوابے و باامتناع این ملامتے وعقابے و حقیقت عبارت ازانست کہ مبدا و معاد ہمانست و بے او بودے نیست قولہ الشریعۃ امر بالتزام العبودیۃ والحقیقۃ مشاہدۃ الربوبیۃ شریعت عبارت ازآنست کہ التزام عبودیت یعنی امتثال امر وانتہا از منہیات او بوصف ملازمت این شریعت است منہیات یعنی منہی عنہ التزام عبودیت دو معنی دارد یکے کہ بندگی او کنند نماز گذارند روزہا بدارند حق کسے فرو نگیرند در دزدی ظلم کنند و آنچہ بدینہا ماند دوم التزام عبودیت کہ ہمارہ بصفت بندگی باشند آنچہ لایق بندہ و بندگی است ہمان را مباشر و ملازم باشند بندگی این ہرگز نرود چنانچہ خدائی او ہرگز نرود وحقیقت نظر کردن ربوبیت است مشاہدہ ہمیں تصور و اعتقاد و یا شاید کسے را ہمانچہ صریح مراد اوست چنانچہ گفتہ اند شریعت عبارت از گفت انسان کامل است و طریقت عبارت از کرد انسان کامل است وحقیقت عبارت از دید انسان کامل است قولہ وکل شریعۃ غیر مؤیدۃ بالحقیقۃ فغیر مقبول ہر شریعتے کہ باو حقیقت تائید

ندارد یعنی نسبتے با حقیقت ندارد چنانچہ معتزلی ظالم میگوید آن شریعت را عند اللہ قبولے نیست قولہ وکل حقیقۃ غیر مقیدۃ بالشریعۃ فغیر محصول وہر حقیقتے کہ معتد بشریعت نیست یعنی حقیقت ہست واجرا بر معاملت شرع نیست چنانچہ مردمان حقیقت را اصلے ساختہ اند وسالک ہوائے نفس را بدو اعتبار دادہ اند اینچنین حقیقت حاصلے ندارد واز حقیقت برخوردنی نیست آرام قرار ندارد مومن مباشر بطاعات باشد بجد و احتمال با این ہم داند کہ فاعل این بحقیقت خداوند تعالی است این شریعت با حقیقت بجمع است و دیگرے گوید ہرچہ میکند خدا میکند این حقیقت است اما منضم با شریعت نیست قولہ فالشریعۃ جاءت بتکلیف الخلق شریعت بتکلیف خلق آمدہ است یعنی اللہ تعالی تکلیف بر ایشان کردہ کہ چنین بکنید وچنین مکنید وچنین باشید وچنین مباشید این شریعت است قولہ والحقیقۃ ابناء عن تصریف الحق وحقیقت اثبات این کرد ہرچہ در شریعت کسے می کند آن بتصریف حق تعالی است وہرچہ در جہان می شود بفعل او می شود قولہ فالشریعۃ ما یجوز علیہ النسخ چو شریعت برائے انتظام امور عباد راست وبمقابلہ آن ثوابے وعقابے فعلی ہذا نسخ در ورود ا باشد زیرا چہ او تعالی فاعل مختار چیزے فرماید او را نسخ کند خیر آن فرماید قولہ والحقیقۃ ما لا یجوز علیہ النسخ وحقیقت آنست کہ نسخ بروے روا نیست حقیقت آنست کہ قوام اشیا بدوست واو ازلی وابدی ودائمی است وبیک صفت است لا یتغیر ولا یتحول صورت ما را قوام وبقا از حقیقت نیست اما ایذائے او واہلاک کہ در مظہر او ظاہر شود آن صفت قہر اوست

کہ حقیقت دران مظہر او بدین صفت ظاہر شدہ **قولہ** فالشریعۃ ان تعبدہ والحقیقۃ ان تشھدہ شریعت این تقاضا کند کہ عبادت کنی وحقیقت اینست کہ او را شاہد بینی یعنی عبادت کنی وبدانی کہ قیام عبادت من بشہود او **قولہ** والشریعۃ قیامک بما امرو الحقیقۃ مشھودک لما قضی وقدر واخفی واظھر شریعت عبارت از شہود چیزے کہ آنرا تقدیر کردہ است یعنی بدین اعتقاد کنی واین شہود تو باشد کہ آنچہ مقید است آن بما می رسد وہر چہ حکم کردہ است در مظہر ہمان پیدا می شود وانچہ در ما پیدا آوردہ است واخفا کردہ است بحقیقت ہمان است وآنکہ او تقدیر کردہ است وقضا میکند وآنکہ او اخفا میکند حقیقت اوست **قولہ** سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول ایاک نعبد حفظ الشریعت وایاک نستعین اقرار بالحقیقت یعنی ایاک نعبد اشارت بشریعت کرد وایاک نستعین اشارت بحقیقت کرد ایاک نعبد جزترا نپرستم این شریعت است ایاک نستعین کہ در عبادت جز بدو استعانت نکنم کہ عبادت مرا استعانت تو درست آید ودر ہر کارے کہ ہست بارے جز از تو نخواہم این حقیقت است **قولہ** واعلم ان الشریعت حقیقۃ من حیث انھا وجبت بامرہ والحقیقۃ ایضا شریعۃ من حیث ان المعارف بہ سبحانہ ایضا وجبت بامرہ اگر نظر کنند بریں کہ شریعت ہم از و آمدہ است علی ہذا شریعت حقیقت باشد واگر نظر برین کنند کہ عارفان افعال ایشان بحکم شریعت است علی ہذا حقیقت شریعت باشد اینجا سخنے میگوئیم تو این را نکو بگوش

دل بشنوی و مایہ روزگار خویش سازی مردان گویند شریعت امرے ظاہر است حقیقت سراست محمد حسینی ادام اللہ الملک الغفار شاہبیہ ماد ار الفلک الدوار میگوید حقیقت ظاہر است اما شریعت سراست زیرا چہ حقیقت پیدا ظاہر بغیر خفاے تا آنکہ طوائف انسان را صحبت کنی با جمعہم قایل بحقیقت باشند آن مقدار کہ مردم ہستند مغان و مجوس و یہود و ہنود این ولایت با جمعہم گویند اوست اومی کند پس این ظاہر آمد پیدا آمد کشادہ آمد تا آنکہ ہیچ کسے نیست کہ قایل بدین نباشد اما شریعت ثبوت او و وجود او با شہود حقیقت سرے عظیم حقیقت این تقاضا کرد کہ ہرچہ خوش آید کند و شریعت این تقاضا کردہ کہ مفید باشد و جز آنکہ او فرمودہ است آن مکند پس سرے عظیم است اگر خلاف آن کند زیان کار دل منظلم وقت مکدر مردد بدنام سنگسار شہودے کہ بود کہ سخن احتجاب۔

النفس

قولہ ومن ذلک النفس یکے از ان کلمات مصطلح نفس است و نفس در اصطلاح ما عبارت از بن باشد ترویح القلوب بمشاہدۃ الغیوب مقترنا بالنفس یعنی کہ از مردم بر آید دل کشادہ می شود و در اصطلاح ہر نفسے کہ از و بر آید خوشی دل آن نفس بمشاہدہ غیب بودہ باشد قولہ النفس ترویح القلوب بلطایف الغیوب ہمانچہ ما گفتیم شیخ ہمان فرمود اما مقترنا بالنفس ایستے قولہ وصاحب الانفاس ارق وصفا من صاحب الاحوال صاحب نفس او لطیف تر و صاف تر از حال صاحب احوال است زیرا چہ در انسان ہرچیزے اسرع و الطف و ارواح از نفس نیست قولہ فکان صاحب الوقت مبتدیا و صاحب الانفاس منتہیا و صاحب الاحوال بینہما فالاحوال

وسایط والانفاس نهایة الترقی هر آئینہ بس صاحب وقت آنچہ گفتیم وقت آید ورود دوام نباشد این مبتدیان را است این نیست که در منتهیان نباشد اما نسبت بمبتدیان دارد وصاحب احوال متوسط است زیراچہ در وے تحوے ہست وصاحب نفس منتہی است زیراچہ توالی و تجدد بسرعت در وے است واین صفت انتہا است البتہ مشاہدۂ غیب از ایشان محتجب نشود واحوال وسائط است وانفاس نہایت است

قوله والاوقات لاصحاب القلوب والاحوال لارباب الارواح والانفاس لاهل السرایر اوقات مر اہل دل را است قلبے بقلبے دارد ووقت آید ورود البتہ نماند پس وقت نسبت باہل دل دارد واحوال مر ارباب ارواح راست زیراچہ محبت نسبت بارواح دارد در محبت حالتہاے مختلفہ پس حال نسبت بصاحب ارواح دارد قوله والانفاس لاهل السرایر وآن کسانیکہ اطلاع بر سر دارند وبر امرے خفی رسیدہ اند انفاس مر ایشان راست مراقبہ راد وصفت است یک مراقبہ این کہ حس نفس بکلی شود ودل را بریک چیز قرار باشد وبعضے ہمیں جلا اختیار کنند نفس را بست ودل را خالی گذاشت از ہمہ چیز دوم طریقہ مراقبہ حضور را با نفس متوالی کنند آنجا کہ نفس برآید برا کو بحضور اوی متوالی است

برآن گو

قوله وقال افضل العبادات عدا لانفاس مع الله تعالى ایشان گفتہ اند بہترین عبادتہاے شما انفاس است یعنی ہیچ نفسے بغیر حضور نرود واگر در نماز است واگر در تلاوت است ودر کارے دگر است نفس می آید واو در حضور است قوله وقالوا خلق الله القلوب وجعلها معادن للمعرفة وخلق الاسرار وراءها وجعلها

محل للتوحید فکل نفس حصل من غیرہ لالۃ المعرفۃ واشارۃ
التوحید علی بساط الاضطرار فھو میت وصاحبہ مسئول
عنہ خدائے تعالیٰ دلہا را آفرید و آنرا محل و مسکن معرفت خویش کرد و در
دل اسرار را آفرید و آن محل و مسکن توحید کرد سخن در نفس بود شیخ زمام
کلام را راست گذاشتہ است طرفے غیر قصد است و آن سو ہم می رود ہر
نفسے کہ بغیر دلالت معرفت باشد یعنی آں قوت نیست وجود ظاہر را دلیل
آرد برائے اثبات صانع را و اشارت توحید را ثنا سد و در ہر خلقے و
ہر وجودے کہ در جہان ست اشارتے بہ توحید دارد و آیات کلام اللہ
اشارت بتوحید دارد کسے را کہ این فہم اشارت نباشد و این دلالت
توحید نباشد او را مدان کہ زندہ است بدان کہ مردہ است و صاحب آں نفس فرمود او را سوال
کند کہ چرا این نفس را ضایع کردی و چرا از ظاہر بباطن دلالت نکردی **قولہ**
سمعت الاستاذ ابا علی رحمہ اللہ یقول المعارف لا یسلم
لہ النفس لانہ لا مسامحۃ تجری معہ والمحب لا بد لہ من
نفس اذ لو لا ان یکون لہ نفس لالتلاشی لعدم طاقتہ
عارف را نفس سالم نیست زیرا چہ انچہ بر وی رود آن مسامحت نیست
او در ہر نفسے مطالب است چہ در ہر نفسے با او مطالبہ است پس نفس
او با او سالم نباشد **قولہ** والمحب لا بد لہ من نفس و محب را چارہ نیست
کہ البتہ او نفس زند و او بدان مطالب باشد زیرا چہ محب ہر نفسے در احضار
و تصور و خیال صورت معشوق است این نفسے کہ بروں آید ضایع چونہ
رود و اگر او را این نباشد او برجا نماند محب محب نماند
قولہ ومن ذلک الخواطر بعضے از ان الفاظ مصطلحہ خاطر است

خاطر آن را گویند کہ بغیر قصد تو بغیر آوردن تو یکایک در دل تو چیزے
گذرد و آنرا ہیچ اصلے و سندے نہ و اگر از نہایت کہ بعبادت کشد
بگویند خطرہ ملکی است و اگر ہوا کشد بگوئیم کہ خطرۂ شیطانیست و اگر با بتلا
و امتحان باشد گوئیم خطرۂ رحمانی است قولہ الخواطر خطاب برد
علی الضمایر خطاب اگر خواص باشد اما در دل چیزے یکایک بیفتد چنانکہ
گفتم آنرا خطرۂ نامند قولہ فقد یکون بالقاء الملک وقد
یکون بالقاء الشیطان ویکون احادیث النفس یکون من
قبل الحق سبحانہ بسا باشد آن خطرہ بالقاے ملکے باشد یا بالقاے شیطانے باشد
و خواطرے باشد احادیث نفس باشد اکنون این را خطاب چونہ نامی و خاطر از
قبل حق ہم باشد قولہ فاذا کان من قبل الملک فھو الالھام
وان کان من قبل النفس قیل لہ الھواجس واذا کان من
قبل الشیطان فھو الوسواس واذا کان من قبل اللہ عزوجل
والقائہ فی القلب فھو خاطر حق پس اگر از قبل ملک باشد الہام
بطاعت باشد الہام فعل اللہ است شیخ فعل ملک می نامد و زیرا چہ کہ نیابت
او القا خواہد کرد فعلی ہذا فعل او باشد و چوں از قبل نفس باشد او را ہواجس
نامند ہاجس چیزے رد یہ را گویند و خاطر عام تر است جو خاطر از نفس است
و میل نفس برویت است از جہت آن ہاجس خوانند اگرچہ خطرہ باشد
و چوں از قبل شیطان باشد وسوسہ نامند و اگر از قبل حق باشد آن را خطرہ
حق گویند خطرہ است اما این را چہ نامند من بالا گفتہ ام خاطر رحمن ابتلا
باشد و بعضے میان خاطر ملک و خاطر رحمن تفاوتے نگفتہ اند گفتہ اند
ہمیں الہام بطاعت است و بعضے میان خاطر نفس و خاطر شیطان تفاوتے

نگفتہ اند گفتہ اند زیرا کہ ہر دو بشر میکشد و بعضے گفتہ اند ہست میان ایشان فرقے اگر خطرہ لذتے در نفس آمد تو اتباع آن خطرہ کردی اگر ہا زباز میگردد و این خاطر نفس و اگر ازین لذت بلذتے دگر در خطرہ خاطر است آن خاطر شیطان زیرا چہ نفس چیزے را طلبد ملح باشد ملتزم باشد در و البتہ بران کوشد تا بداں برسد و شیطان این مطلوب ندارد مطلوب اضلال قدم شخص و ارد اگر اینجا نغلطید جاے دیگر خواہد غلطید مقصود او اخذ لذتے یعنی نیست مقصود اضلال شخص است قولہ وجملۃ ذلک من قبیل الکلام وکل این خواطر از قبیل کلام است گوئی کسے سخنے در دل میگوید قولہ واذا کان من قبیل الملک فانما یعلم صدقہ بموافقۃ العلم ولہذا قالوا کل خاطر لا یشہد لہ ظاہر فہو باطل اگر از قبل ملک است صدق او بدین معلوم شود خطرہ کہ آمد بر وقف علم شرع و ہم از بہر این گفتہ اند ہر خاطرے کہ مثبت آن شرع نیست آن باطل است قولہ واذا کان من قبل الشیطان فالکثرۃ یدعوا الی المعاصی واذا کان من قبل النفس فالکثرۃ یدعوا الی اتباع شہوۃ او استشعار کبر او ما ہو من خصایص اوصاف النفس و آنکہ از قبل شیطان است آن بیشترے بسوے معاصی کشد و اگر در معصیتے لذت نفس باشد آن چونہ معلوم شود کہ خطرۂ نفس یا خطرۂ شیطان و خطرہ کہ قبل نفس است بیشتر او دامی سوے ہوی ولذت و شہوت و کبری باشد و خودنمای خودبینی و غیر آن انچہ خصایص نفس است قولہ واتفق المشایخ علی ان من کان اکلہ من الحرام لم یفرق بین الالہام والوسوسۃ ہر کہ خورون او از حرام باشد او فرقے میان الہام و وسوسہ کردن نتواند

او بارے درین ورطہ باشد کہ تفرقہ کند او تاریکی در تاریکی دارد او اظطلام در اظطلام دارد او را با تفرقہ کردن میان الہام و وسوسہ چہ کار قولہ سمعت الاستاذ ابا علی رحمہ اللہ یقول من کان قوتہ معلوما لم یفرق بین الالہام والوسوسۃ این سخن کہ ابو علی رحمہ اللہ میگوید این سخن قوم است ہر کہ قوت او معلوم باشد او تفرقہ میان الہام و وسوسہ نتواند کرد زیرا چہ ہر کرا قوت او معلوم نیست قوت او غیب است و الہام ہم از غیب پس غیب مر غیب را جنس است چہ او بر معلوم شستہ بر الہام او را اطلاع شود یا نشود قولہ و ان من سکنت عنہ ھواجس نفسہ بصدق مجاھدتہ نطق بیان قلبہ بحکم مکابدتہ ہر کہ ہواجس او ساکن شد بصدق مجاہدہ یعنی از ہواجس خلاص یافت و ہواجس نماند قلب او مکابدہ کہ کردہ است و مجاہدہ کہ کردہ است سخن او ہم ازان باشد قولہ و اجمع الشیوخ علی ان النفس لا یصدق والقلب لا یکذب اجماع صوفیان است کہ نفس ہرگز راست نگوید و دل وقتے کہ از ہوائے نفس خلاص یافت ہرگز دروغ نگوید یعنی خطرہ کہ از ان دل باشد خطرہ صادق باشد خطرہ موثوق علیہ باشد و خطرہ کہ از نفس باشد لا یعتد بہ ولا یعتبر قولہ و قال بعض المشائخ ان نفسک لا تصدق وقلبک لا یکذب ولو اجتھدت کل الجھد ان تخاطبک روحک لم تخاطبک نفس راست گفتنی نیست و دل تو ہرگز دروغ نگوید بعد آنکہ از نفس بارزشدہ و لوث نفس با او نماندہ باشد و اگر جہد ہمان کنی کہ روح تو ترا خطاب کند ہرگز کردنی نیست نظر او بر محبوب خود است او طرف تو لحظہ کردنی نیست قولہ و فرق الجنید رحمہ اللہ

بين هواجس النفس ووساوس الشيطان بان النفس
اذا طالبتك بشئ الحت فلا تزال تعاودك ولو بعد حين
حتى تصل الى مرادها ويحصل مقصودها اللهم الا ان يدوم
صدق المجاهدة ثم انها تعاود وتعاود آنچه جنيد رحمه الله ميگويد
من با لا گفته ام نفس هر چيزے طلبد و نگذارد ازان الحاح كند تا بدان برسد
اگر چه بعد وقتے و زمانے باشد مگر آنكه دوام مجاهده شود اگر چه او معاودت
كند اما اين لحظه بسوے او نكند قوله واما الشيطان اذا دعا الى زلة
فخالفته بترك ذلك يوسوس بزلة اخرى لان جميع المخالفات
له سواء وانما يريد ان يكون داعيا ابدا الى زلة ما ولا غرض
له فى تخصيص واحد دون واحد معنى اين سخن بالا گفته ام
بتمام اگر مى دانستم فرو خواهد گفت نميگفتم قوله وقيل كل خاطر يكون
من الملك فربما يوافقه صاحبه وربما يخالفه فاما خاطر
يكون من الحق سبحانه فلا يحصل خلاف من العبد له يوافقه
موجه اما يخالفه چرا مگر آنكه اگر مخالفت او كند چندان بر و مطالبه نيست
اما در خاطر حق مخالفت نتواند كرد اما بران صفتے كه ما گفتيم خاطر رحمن ابتلاست
آنجا مخالفت ضرورى است قوله وتكلم الشيوخ فى الخاطر الثانى
اذا كان الخاطران من الحق هل هو اقوى من الاول فقال
الجنيد رحمه الله الخاطر الاول اقوى لانه اذا بقى رجع
صاحبه الى التامل وهذا شرط العلم فترك الاول يضعف
الثانى دوم خاطر بيايد اول هم رحمانى دوم هم آنكه كرا امضا كند جنيد رحمه الله
ميگويد اول را زيرا كه چو او باز گردد بتامل كشد پس خاطر نماند كار بتامل كشد و اينجا

شرط علم بایدتا ملے وتفکرے بحسب علم وآن وارد غیب است پس اول قوی آید وثانی ضعیف باشد قوله وقال ابن عطا رحمه الله الثاني اقوى لانه ازداد قوة بالاول اگر نہاں شہاں آید کہ ابن عطا گفت رحمہ اللہ واگر غیر آن آید خلاف آن باشد قوله وقال ابو عبد الله الخفيف من المتاخرين رحمه الله عليه هما سواء لان كليهما من الحق فلا مزية لاحدهما على الآخر والاول لا يبقى في حال الثاني لان الاثار لا يجوز عليها البقاء ہرچہ ہردو از حق اند ہرآئینہ ہردو قوی باشد ہردو برابر اند زیرا چہ آثار اند وآثار را بقا نیست یکے رفت انگہ دوم آمد آن نیامد و دیگر آمد پس ہردو برابر باشند درویشی درویشانست آنچہ در بیان خطرات ودفع آں ما از پیران خویش شنیدہ ایم شیخ بیمارے را آزاں ترک آورد و گرد آں نگشت وآں کارے لابدی است۔

قوله ومن ذلك علم اليقين وعين اليقين وحق اليقين علم الیقین وعین الیقین وحق الیقین

مصدر او چند احتمال دارد یک مخبرے صادقے عارفے محققے کہ ہرگز بر زبان آن نوع دگر نرود ترا خبرے رسانید بر ان دل عقیدہ بست ماند بغیر تردد و احتمال شکے و ظنے دیگر مرد عاقل بفکر و استدلال بر دنظیر بر نظیر دانست کہ در پردۂ غیب چنین چیزے ہست و دیگر بغیر آنکہ کسے خبرے رساند و بغیر آنکہ فکرے و استدلالے کند چنانچہ مرد متکلم می کند بغیر آنکہ مخبرے صادق خبرے رسانیدہ باشد فجأة بغتة بر دل قلبی در سینۂ او شود برائے ہر چیزے را حکایتے و نظیرے است نبشتن زیادت باشد و دیگر علم الیقین آنکہ در مفہوم ماست آنست یکے را عیان شود آنچہ در پردۂ غیب است بحق دیدن آنرا بیند ثانی حال کہ او متستر و محتجب گردد این بیندہ را علمے باقی ماند

این را علم الیقین نامند ہر سہ انواع کہ بالا گفتم ہر چند مستقر و محکم اند اما از ورطۂ خلل و
از مقر تزلزل بیرون نیفتد بسا باشد مرد حکیم مرد متکلم مرد فقیہ و مرد صاحب بردۂ
طاری بر ایشان افتد و دلیلے دگر ایشان را روے نماید ایشان بر آن یقین خویش
شاکر گردند اما فیما نحن فیہ بصد درجہ علمے کہ بعد عیان است قابل شکے و تردد
و تزلزلے نیست چہ گوئی چو لشکر ظلام رخت ببندد و طلیعۂ صبح روے نماید سلطان
نہار بضوء خویش تجلی کند آن گذشتہ ظلام را در دل این مرد ہیچ شبہ ماند اکنون این
علم الیقین بہ نسبت عین الیقین بدین ماند و عین الیقین ہمانچہ بعلم الیقین دانستہ
بود و بران عقیدہ بستہ بود ہمان عیان شود و حق الیقین آن عیانے کہ بود بود این
وجود آن عیان شود مردے شب را در روشنائی چراغ یا روشنائی ماہ نقشے
را دید کہ چنین و چنین است صبح دمید ہمہ نقش روشن تر و لطیف تر و خوب تر
نمود آفتاب بر آمد روز شد چنانچہ آن نقش است و چنانچہ آن ساختہ است
بحق او را علم شود این حق الیقین است دریا دیدی علم الیقین شد در دریا سوار
شدی عین الیقین شد در دریا غرق شدی و یا در دریا یکے گشتی این حق الیقین
شد انچہ مفہوم ما بود گفتیم انچہ شیخ فرماید آں را بیان کنم **قولہ وھذہ عبارات**
عن علوم جلیۃ این عبارتے است از علوم جلیہ و لطیفہ و دقیقہ **قولہ**
فالیقین ھو العلم الذی لا یتداخل صاحبہ ریب علی مطلق العرف
ولا یطلق فی وصف الحق سبحانہ لعدم التوقیف یقین علمے را
گویند کہ صاحب او را شکے و ریبے و وہمے خلاف آن نباشد و یقین و علم الیقین
خدا را نگویند سبب عدم توقیف یعنی اسما و خطابات او توقیفی ہر چہ وارد باشد
ہماں گویند **قولہ فعلم الیقین ھو الیقین وکذلک عین الیقین**
نفس الیقین وحق الیقین نفس الیقین شیخ رحمہ اللہ میگوید ہمان یقین

است کہ قوت می یابد بسبب آں قوت نامے دگر می نہند قولہ فعلم الیقین علی موجب اصطلاحھم ما کان بشرط البرھان من چہار اعتبار کردہ اند علم یقین را یکے از ان اینست کہ شیخ میفرماید کہ برہانے و دلیلے اثبات شود و بران یقین شود این را علم الیقین گویند قولہ وعین الیقین ما کان بحکم البیان عین الیقین آنچہ پیدا و ظاہر شود و دیگر آں علم بدین حد شود کہ اورا در بیان آرند تمثیلے و حجتے و برہانے بران ضم کنند کانہ صار عین الیقین قولہ وحق الیقین ما کان بنعت العیان وحق الیقین آنست کہ صفت عیاں باشد ایشان ہم چنین میگویند کہ این طایفہ آخرت است بلکہ یکے را در دنیا گویند و دوم را عین الیقین وحق الیقین را در آخرت گویند قولہ فعلم الیقین لارباب العقول وعین الیقین لاصحاب العلوم وحق الیقین لاصحاب العوارف علم یقین مردمانے را باشد کہ عقلے و فہمے دارند ہر آئینہ چیزے کہ بعلم و برہان دانند این صفت عقل است وعین الیقین مر صاحب علوم را ہست چہ در بیان است ہر آئینہ اصحاب علوم را باشد وحق الیقین مر اصحاب عوارف را ہست قولہ والکلام والافصاح عن ھذا محال این محال معقول نیست کہ شیخ میفرماید محال بمعنی است المحال بہرزہ گفتن یعنی اگر گویند وگفتار اینجا ہرزہ باشد و ما ازین ہرزہ گوئی نمائیم البتہ چیزے گفتیم قولہ وتحقیقہ یعود الی ما ذکرناہ فاقتصرنا علی ھذا القدر علی جھۃ التنبیہ وتحقیق سخن آنست کہ ما گفتیم ہر چہ بیان خواہی کرد آں ہماں خواہد شد کہ ما گفتیم مراتب علم الیقین را عین الیقین وحق الیقین نامیدہ اند

قولہ ومن ذلک الوارد ویجری فی کلامھم ذکر الواردات الوارد

کثیراً والوارد ما یرد علی القلوب من الخواطر المحمودۃ مما لا یکون متعمل العبد وکذلک ما لا یکون من قبیل الخواطر فھو ایضا وارد وارد آنرا گویند کہ از خداوند سبحانہ بغیر کسبے و قصدے و بغیر توہمے و تخیلے بر دل افتد والبتہ شئے محمودے و ممدوحے باشد این نزدیک بخواطر است اما این را سلطانے و قوتے ہست کہ خاطر را آن سلطانی و قوت نیست این وارد شخص را در انزعاج و اضطراب آرد تا آنکہ کار بجائے کشد کہ شخص را نگذارد تا بدان مباشر شود **قولہ** ثم یکون وارد من الحق وارد من العلم وارد از حق باشد و وارد از علم باشد آن وارد از علم ہم وارد از حق است اما نسبت صوری نگاہ میدارد **قولہ** فالوارد ات اعم من الخواطر لان الخواطر تختص بنوع الخطاب او ما یتضمن معناہ والوارد ات تکون وارد سرور و وارد حزن و وارد قبض و وارد بسط الی غیر ذلک من المعانی موجبہ این ہم آید اما وارد ہمانچہ ما گفتیم کہ مزعج و محرک و متغیر افتد نگذارد تا مرد مباشر آن شود اما خاطر اینچنیں نیست وارد ے باشد کہ موجب او سرور باشد وارد ے باشد کہ موجب او حزن باشد وارد ے باشد کہ موجب او قبض و بسط ہمچنین مقامات دیگر وارد ات اکثر آن مر ارباب قلوب را ست و خواطر عموم دارد

شاہد **قولہ** ومن ذلک لفظ الشاہد ولفظ الشاہد کثیرا ما یجری فی کلامھم و یکے از ان کلمات مصطلح لفظ شاہد است شاہد چند چیز را گویند یکے چیزے کہ غائب باشد بر تو حاضر شود و دیگر شاہد او را گویند کہ شئے حاضرے باشد البتہ غیبت ندارد چنانچہ این دنیا حاضرے شاہدے است الی بلوغ اجلہ این را شاہد گویند و دیگر تو با خود شاہد خودی و دیگر

گوئی خدا شاہد جز او غائب و دیگر شاہد انچہ نقد وقت تست آن شاہد
است قولہ فلان یشاھد العلم وفلان یشاھد الوجد وفلان
یشاھد الحال شاہد علم چہ باشد یعنی من حیث اقتضاء العلم او را این دست
داد شاہد این علم شد و فلان یشاھد الوجد وجدے شد او را و ذوق شد
او را شاہدے شد یا آنکہ ہمین ذوق شاہد اوست یا باقتضاے حال او شاہد
پیش آمد آن شاہد اوست قولہ ویریدون بلفظ الشاھد مایکون
حاضر قلب الانسان وھو مایکون الغالب علیہ ذکرہ حتی
کانہ یراہ ویبصرہ وان کان غائبا عنہ ہمانچہ حاضر وقت ایشان
باشد و شاہد دل ایشان باشد ہمانرا شاہد نامند و اینچنین باشد کہ تصور او
و حضور او بجائے کشد و بمرتبہ باشد کہ گوئی آن شخص می بیند چنانچہ گفتہ اند
کان انظر الی عرش الرحمان بادز آنچنان وجود عرش بر و محقق گشت گوئی
می بیند کانک تراہ این را مشاہدہ نامیدہ ام ہم بنا بر ین کہ گوئی می بیند
قولہ فکل ما یستولی علی قلب صاحبہ ذکرہ فھو شاھدہ ہر کہ بر
دل او ذکر کسے استیلا یابد این شاہد اوست این شاہد اعتباری است
اما شاہد حقیقی ہمانکہ ما گفتیم غایبے شاہد شود بعین العیان چنانچہ مردمان گویند
دیورا دیدیم جنے را دیدیم این غایبے است کہ بر و شاہد شدہ آلہیات
را ہمبرین قیاس کن صوفیانرا دیدہ ام کہ ایشان امر را و صورت جمیلہ را شاہد
نامند بدین معنی گویند او تعالی غیب است بدین صورت ظاہر شدہ است
معتزلی بے انصاف جاے آنست کہ ایشان را چیزے چیزے گوید مثل
این کلمات روز بہان شیخ خواجہ سعدی و مرشد حقیقی او و شیخ احمد غزالی
و قاضی عین القضاۃ رحمہ اللہ علیہم و از محی الدین ابن اعرابی را خود مپرس کہ

او هم عالم را شاهد گوید و خدای را غائب گوید الحق محسوس و الخلق معقول
چه گویم سخن بسیار است اینجا امن ترجمهٔ کلام سنیان می کنم مخزنا نزا در میان چه آرم
قوله فان کان الغالب علیه العلم یقال انه یشاهد العلم و
ان کان الغالب علیه الوجد یقال انه یشاهد الوجد
اگر علم بر و غالب است شاهد علم است و اگر وجد بر و غالب است شاهد
وجد است قوله و معنی الشاهد الحاضر فکل ما هو حاضر قلبك
فهو شاهدك و کلی بین است هر چه در خیال دل تو وجودی بندد چنانچه
دل از و منقلب نمی شود و بهاز انبیت شاهد نامند قوله و سئل الشبلی
رحمه الله عن المشاهدة فقال من این لنا مشاهدة الحق
لنا شاهد الحق اشار بشاهد الحق الی المستولی علی قلبه و
الغالب علیه من ذکر الحق و الحاضر فی قلبه دایما من ذکر الحق
شبلی را رحمه الله پرسیدند گفت کجا او کجا مشاهده حق ما ما را از شاهد حق پرس
زیرا چه ما را شاهد حق است نه مشاهده مقصود این دارد هر چه بر دل او غالب
و مستولی است و دایم در دل ذکر اوست آن را شاهد میگویند اخمای دگر هم
دارد اینجا که او را از مشاهده پرسیدند گفت کجا او کجا مشاهده ما را بمشاهده چه کار
اما ما شاهدی داریم با خود حاضر و نقدی هر چه هست همانست و هموست
مشاهده چه معنی دارد قوله و من حصل له مع مخلوق تعلق بالقلب
یقال انه شاهده یعنی حاضر قلبه فان المحبت توجب دوام
ذکر المحبوب و استیلاءه علیه و اگر کسی را با هیچ خودی بدل میلی
و تعلقی و محبتی شد او را همچنین گویند آن متعلق که این متعلق اوست شاهد
اوست این سخن را این صوفیان زمانه مالبیار گویند چو محبت آمد هر آئنه

ذکر محبوب بر دل محب مستولی باشد چو مستولی باشد آن محبوب را گویند شاہد دل
اوست قولہ وبعضهم تکلف فی مراعات هذا الاشتقاق
فقال انما سمی الشاهد من الشهادة فکانه اذا طالع شخصا
بوصف الجمال فان کانت بشریة ساقطة عنه ولم یشغله شهوده عن ذلک
ذلک الشخص عما به من الحال ولا آثر فیه صحبته بوجه من
الوجوه فهو شاهد له علی فناء نفسه ومن اثر فیه ذلک
فهو شاهد علیه فی بقاء نفسه وقیامه باحکام بشریته فهوا
ماشاهد له او شاهد علیه در مراعات این اشتقاق تکلفی کردہ
اند گفته اند شاہد مشتق از شہادت است شہادت را دو معنی است شہدای
حضر دوم شهد علی هذا الامر ای قام ببینة له چون شخصے را بصفت
جمال مطالعہ کرد اگر بشریت آن مطالع محو است وآنچہ آن شخص است بدان
بر و شاہد نشدہ و بروے این را تعلقے نیست پس آن مطالعہ شاہد است بران
مطالع کہ نفس این مطالع فانیست پس آن مطالع برین مطالعہ بوصف شاہد
است کہ نفس او فانی است واین ہر دو صفت محل دعوی ومحل اتہام است
فلیحذر کل الحذر قوله ومن اثر فیه ذلک فهو شاهد علیه
وہر کہ دریں مطالعہ بوصفے است کہ در و اثر کردہ است پس او مردے ہوا پرست
است شاہد بنفس خود است قائم بہولے خود وباقی بلذت نفس شیخ منعے
صریح کرد کہ این شاہد نفس این ہوائے نفس است امر ممدوح نیست بجملہ
جہات اما شیخ را بایستے اینجا مبالغتے کردے مگر بعض صوفیان را دید بدین باز گرفتار
تنبیہے کرد رفت قوله وعلی هذا حمل قوله صلی الله علیه وآله وسلم
رأیت ربی لیلة المعراج فی احسن صورة ای احسن صورة رایتها

تلك الليلة لم يشغلني عن رويته تعالى بل رأيت المصور
في الصورة والمنشئ في الانشاء ويريد به رويت العلم لا
ادراك البصر ودرين محل ميخواهد شيخ معنى اين حديث بگويد وآنچه غلط ايشان
است درمعنى اين بران تنبيه كند معنى اين حديث رأيت ربي ليلة المعراج ديدم
خداے را در شب معراج در نيكوترين صورت اهر جاكه حسنے است دران عالم
است واينجا مثال ازان عالم است ميگويد خداے را تعالى در بهترين صور تها
ديدم يعنى در بهترين صور تها بر من اين تجلى كرد كه خالق آن احسن اوست منشئ از
انشائے اوست يك معنى اينست معنى ديگر خداوند سبحانه وتعالى خواهد يكے
را از جمال الهى نصيبه كند واورا استعداد آن نه كه عين اورا مشاهده تواند كرد صورتے
بيافريند بهترين صور تها صاف شفاف عكس پذير عكس جمال عين بران صورت
افتد آنجا بحقه وبثونه عكس پيدا شود اين شخص طالب درين پرده نظارهٔ آن
جمال كند نه اينچنين است كه اين براے ناقصان راست اين نوع با مبتديان
هم كنند با متوسطان هم كنند با منتهيان هم باشد فعلى هذا آن مردمانے كه براے اين
را اشتهاد آورده اند كه او بصورت احسن ظاهر مى شود اين غلط است او صورتے
را مى آفريند وقدرت خويش وعكس خويش بران ظاهر ميكند ودر اول معنى قدرت
را ظاهر مى كند ودر دوم معنى عكس ذات را ـ

النفس

قوله ومن ذلك النفس نفس الشئ في اللغة وجوده وعند القوم
ليس المراد من اطلاق لفظ النفس الوجود ولا القالب الموضوع
وانما اراد وا بالنفس ما كان معلولا من اوصاف العبد ومذمومة
من افعاله واخلاقه نفس ذات شئے را گويند چنانكه تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي
وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ اى تعلم ما فى ذاتى ولا اعلم ما فى ذاتك

ونفس وجود را گویند چنانکہ شیخ گفتہ است ونفس خود را گویند مراد قوم از نفس
شئے است کہ اوصاف ذمیمہ از وزاید وقالبیت آن دارد کہ این ذمیمہ او را بحمیدہ
بدل کند بران نمطے کہ شیخ فرمود نفس ذاتی نیست ہمیں اوصاف ذمیمہ است
چنانچہ بعضے حکما گفتہ اند ونفس روح را ہم گویند وبربیان شیخ نفس شئے محسوس
نباشد ہمیں اوصاف ذمیمہ نفس باشد قولہ شمران معلولات من اوصاف
العبد علی ضربین احدھما یکون کسبًا لہ کمعاصیہ ومخالفاتہ والثانی
اخلاق الدنیۃ فھی فی انفسھا مذمومۃ فاذا عالج العبد و
تارکھا ینتفی عنہ بالمجاھدۃ تلک الاخلاق علی مستمر العادۃ اوصاف
ذمیمہ بعضے از انہاست کہ بکسب او شدہ صحبت مردمان دنی اختیار کردہ افعال
دنیۃ از وصادر شدہ ذمیمہ مکسوب او شد ودوم اخلاق دنیہ بذات خویش مذموم
است بکسب او نشدہ وچوں برآن معالجہ کند وترک کند بمجاہدہ ومستمر عادت
بران شود از وہ منتفی شود قولہ فالقسم الاول من احکام النفس ما نھی
عنہ نھی تحریما او نھی تنزیہ واما القسم الثانی من فتنی النفس
فسفساف الاخلاق الدنیٔ منھا ھذا احدہ علی الجملۃ ثم تفصیلھا
فکالکبر والغضب والحسد والحقد وسوء الخلق وقلۃ الاحتشام
وغیر ذلک من الاخلاق المذمومۃ قسم اول آنکہ مکسوب او ست
آنچہ منہی است نہی تحریم باشد نہی تنزیہ باشد وآن قسم دوم اخلاق دنیہ وفرو
افتادہ اخلاق دنی ازان اخلاقے کہ خوار است کلی او اینست کہ گفتیم اما تفصیل
او کبرے وحسدے وحقدے وباقی اخلاق کہ مذموم است قولہ واشد
احکام النفس واصعبھا توھمھا ان شیئا منھا حسن او ان لھا
استحقاق قدر ولھذا عد ذلک من شرک الخفی واغلظ

اشد احکام نفس اینست کہ او گمان برد کہ از من چیزے سزد و از من چیزے آید گوئی بدین مقدار شریک می شود با فاعل حقیقی قولہ ومعالجۃ الاخلاق فی ترک النفس وکسرھا اتم من مقاسات الجوع والعطش والسھر وغیر ذلک من المجاھدات التی یتضمن سقوط القوۃ وان کان ذلک ایضا من جملۃ ترک النفس مشقتے کہ طالب برائے دفع اخلاق ذمیمہ راکند سخت تر است ازین کہ گرسنگی وتشنگی وشب بیداری ومجاہدہ دگر کند اگرچہ این ہمہ از جملہ ترک نفس است ترک نفس عبارت ازین است کہ نفی وجود او کنند اما این را ہم باعتبارے نسبت بدو کنند قولہ ویحتمل ان یکون النفس لطیفۃ مودعۃ فی ھذا القالب ھی محل الاخلاق المعلولۃ یحتمل گفتن چہ معنی دارد شما محققانید سخن تحقیق فرمائید آنکہ مردان گفتند نفس را برچنین صفت وبرچنین صورت دیدیم یا در وقت ذکر و مراقبہ نفس بصورتے وہیئتے برایشان شاہد شد اینجا گمان برند کہ نفس چنین صورتے دارد شئے ہست کہ این اوصاف ازو می زاید و بعضے گفتہ اند خیر این شئے محققے نیست ہمہ اوصاف ذمیمہ است کہ متمثل شدہ بریں صورت پیش او آمدہ و لہذا بتنوع صور و باختلاف ہیئت می نماید چنانچہ گوئیم صوفی در ذکر است دید کہ ستورے طرف او حملہ کردہ است تعبیر می کند کہ ہمت او در اکل و شرب منحصر است البتہ می خواہد اکل و شرب کند در دفع آن کوشد سگے را می بیند دلیل می کند کہ بخل وحرص بروے غالب است ہم بریں قیاس جملہ اوصاف ذمیمہ پلنگ و شیر را بیند کہ باشد مار را بیند اذا آید بزغالہ و خروس را بیند شہوت ہا شد و کلیے دیگر جملہ موذیات وجملہ دنیات گوسفند و مادہ گاؤ و لاشہ ہرچہ مثل این بیند تعبیر می کند کہ تعلق مرضے

بدو لاحق شود الغرض این تمثالات او دلیل برین نکند کہ او شئے محققے است دلیل برین کند کہ او شئے معنوی است اما بدین صورت می نماید قولہ کما ان الروح لطیفۃ فی ھذا القالب ھی محل الاخلاق المحمودۃ ویکون الجملۃ مسخر البعضھا لبعض فالجمیع انسان واحد یعنی چنانچہ نفس لطیفۂ بودہ است کہ از و اخلاق ذمیمہ می زاید ہمچناں روح لطیفۂ موضوع است در قالب انسان کہ افعال حمیدہ ازو می زاید این تشبیہ کما انّ الروح آنگہ درست آید کہ اجماع قوم و حکما برین باشد کہ روح از علوی آوردہ اند با این سفل تعلق دادہ اند چنانچہ مشہور است میان مردمان و بعضے چنین گویند او نیز ہم ازین قالب رستہ است ایشان ہمچنین میگویند طبیعت معتدل شد با عتدال طبیعت و متبوبہ خلقت لکن از و حرکتے حسّے متولد شد و آنچناں حس و آنچنان حرکت کہ او را است ارواح نامند قولہ ویکون الجملۃ مسخر النفس و روح و قلب و قالب ہر یکے با دیگرے متعلق است مجموع این را انسان نامند قولہ ویکون النفس والروح من الاجسام اللطیفۃ فی صورۃ کون الملائکۃ والشیاطین بصفۃ اللطافۃ برین بیان کہ روح و نفس صورتے و وجودے دارد مخلوقے مصنوعے چنانچہ فرشتگان و جن و روح موجہ کہ او شئے مخلوقے ہمچو مخلوقات است اما الکلام فی النفس بعضے گفتہ اند شئے واحد است او را نفس امارہ گویند و ہمو را نفس لوامہ نامند و ہمو را مطمئنہ نامند و ہمو را ارواح نامند بحسب اختلاف اوصاف امام محمد غزالی رحمہ اللہ در بعض بیان خود اینچنین میگوید قولہ وکما یصح ان یکون البصر محل الرویۃ والاذن محل السمع والانف محل الشمّ والفم محل الذوق والسمیع والبصیر الشام والذایق انما ھی الجملۃ فکذلک محل الاوصاف الحمیدۃ

القلب والروح ومحل الاوصاف المذمومة النفس والنفس جزء من هذه الجملة والقلب جزء من هذه الجملة والحكم والاسم راجع الى الجملة تحقیق اینکه محل دیدن چشم است ومحل شنیدن سمع است ومحل ذوق کام است ومحل بوئیدن بینی است همچنین محل اوصاف ذمیمه نفس است هرجاکه ضمیمه است از وزاید ومحل اوصاف حمیده روح است هرجاکه حمیده است از وزاید آنکه سامع وباصر است آن جمله است آنکه بهیئت اجتماع این شده است در انسان چندین اجزا هست نفس وقلب وحکم واسم راجع بدوست.

الروح قوله ومن ذلك الروح بعضے ازان الفاظ مصطلح روح است سخن در روح بسیار تحقیق این شد که مخلوقے صافے ونورانیئے مقرب بے از عالم قدس وقرب آوردہ وبا این قالب سفلی تعلق دادہ چنانچہ تعلق ملک بمدینہ وتعلق عاشق بمعشوق وداخل وخارج محرک ومدبر در قالب انسان هموست حشر وثواب وعقاب اورا با قالب اوست وقتے که انسانے می میرد او نمی میرد او باقی ماند بعث شود اورا با قالب بیارند چنانچہ من قبل تعلق دادہ بودند همچنان بدهند ضعیف شود وقوی شود مریض شود بواسطۂ ضعف قالب اگر قالب را قوتے نماند او نمی تواند تنها کارے کردن اگر بدست سیاف تیغے باشد دست کند خود آنچه سیاف توانستے کردن نتواند بیکار شود وهم همچنین بروح چو قالب ضعیف شد دست شد اورا هم مرضے پیش آمد چنانچہ خداوند سبحانه وتعالیٰ آفرید ملک را آفرید شیاطین وجن را آفرید یک نوع این را آفریدا ما ازین جهت که گفتم مقرب است وقدسی است ببعض اوصاف او تعالیٰ متصف شود زیرا چه گفته اند از خانه بکد خدا ماند همه چیزان متاع البیت یشبه رب البیت هم ازین است احیا کند اماتت کند وامثال این چیزها

دگر دعوی کند آنا ربکم الاعلی با این همہ کہ گفتند مخلوق مجعول مکلف مثاب
و معاقب قولہ الارواح مختلف فیہ عند اھل التحقیق من اھل
السنۃ فمنھم من یقول انھا الحیوۃ فقط و محققان سنی در روح اختلاف
کردہ اند عجب سخنے تحقیق با اختلاف چہ نسبت دارد دو راگوئی محقق و یکے
راگوئی اختلاف کردہ است پس میان دو یکے خطا کردہ است فعلی ہذا
آں یکے کہ خطا کردہ است تحقیق ندارد بعضے گفتند روح ہمیں حیات است
این سخن سنیان نیست این سخن حکما یا اطبا است ایشان گفتہ اند باعتدال
طبائع و حرکتے و حسے در قالب انسان حادث شد و آنچہ تیز تر و لطیف تر بود
آنرا عقل نامیدند و آنچہ ازان اجلی و الطف شد روح نامیدند تا آنکہ بعضے
اطبا روح ہمیں دم را میگویند و موت این را میگویند کہ آن اعتدال نخیزد حس
و حرکت برود این را موت میگویند پس روح ہمیں حیات است فقط این قول
و این مذہب لایق آں نبود کہ شیخ در کتب سلوک آرد قولہ و منھم من
یقول انھا اعیان مودعۃ فی ھذہ القوالب لطیفۃ اجری
اللہ العادۃ بخلق الحیوۃ فی القالب ما دامت الارواح فی
الابدان فالانسان حی بالحیوۃ ولکن الارواح مودعۃ فی
القوالب ولھا ترق فی حال النوم و معارقۃ البدن ثم رجوع
الیھا بعضے گفتہ اند روح لطیفہ مخلوقے مودعے در انسانست خدائے
تعالی آفریدہ است و عادت برین کردہ است کہ حیات بدان باشد
و شیخ لفظ عادت گفت و سنت مراد است یعنی سنت خدائے برین رفتہ
است مردماں لفظ عادت را عیب کردہ اند کہ بر باری اطلاق نکنند اما در
کشاف و من عادت اللہ نیسار حام آرد و آرد کہ متزلہ [illegible]

صفات تنزیہی بمبالغت دارد تا آنکہ نفی میگوید تا انکہ آن مودع
در قالب انسان ہست انسان را حیات ہست و در نوم آرند مفارق می شود
و ازان ترقی ہمان مفارقت مراد است چنانچہ شخصے از لباس خویش عاری
شود یا نجارے آلت و اسباب خویش از خویش بدور دارد و خود بگشتے و تماشائے
باشد اینچنین مفارقت است قولہ وان الانسان ھو الروح والجسد
لان اللہ تعالی سبحانہ سخر ھذہ الجملۃ بعضھا لبعض والحشر یکون
للجملۃ والمثاب والمعاقب الجملۃ و انسان عبارت از مجموع قالب و روح
است و حشر مجموع را باشد و گفتہ آمدہ ام چنانچہ این دم اگر الم بتن می رسد
روح ہم متالم می شود فردا کذلک اگر ملتذ ہرد و اگر متالم ہرد و قولہ والارواح
مخلوقۃ ومن قال بقدمھا فھو مخطی خطاء عظیماً وصفت ارواح
کہ ما کردیم بی شبہ مخلوق عقلاً و تجربۃً و شہوداً و عیاناً و بعضے قدیم گفتہ اند
و آن خطائے محض است اگر مراد ایشان آں روحے است کہ ما بیان کردیم
بے شبہ و بے شک مخطی اند و اگر گویند کہ ما ازین روح فیض قدسی مراد
داریم فیض قدسی غیر او تعالی نیست و این روح کہ متعلق بقالب است قائم
بدان فیض است و ازان فیض فیضے گرفت متصف بصفت او شدہ است
و اگر کسے ازان روح آن فیض قدسی عنایت کردہ باشد و خطا نکردہ باشد
صواب بر صواب باشد این فیض قدسی آنست کہ حکما این را نفس جزئی خوانند
و محی الدین ابن اعرابی او خود تحفہ است و مقید و مطلق میگوید این را حادث
و ممکن و متوسط الطرفین نتوان گفت قولہ والاخبار تدل علی انھا اعیان
لطیفۃ و اخبار برین دلیل کند کہ ارواح اعیان لطیفہ است

السر قولہ ومن ذلک السر و بعضے ازان الفاظ مصطلح سر است

سر را از روح لطیف تر گفتہ است گفتہ اند سر چیزے است کہ روح را پیرا
باشد روح را غذا باشد روح را جمال باشد حاصل خلاصۂ روح است
چنانچہ روشنائی خلاصۂ چراغ است قولہ تحتمل انها لطیفة مودعة
فی القالب کالارواح ای شیخ این لفظ تحتمل اینجا مناسب نیست از تحقیق
خویش سخن گو سر لطیفہ مودع است چنانچہ در روح گفتہ ایم ہمان معنی است قولہ
واصولهم تقتضی انها محل المشاهدة کما ان الارواح محل المحبة و
القلوب محل المعارف واصول این طائفہ این تقاضا کند این محل مشاہدہ
است چنانچہ ارواح محل محبت است نسبت بدو دارد چنانچہ در محل معرفت
است انسان بر مثالے باشد چنانچہ شیٔ ما باشد در وچند محل خانہ خانہ مقامے
مقامے آوند و آوندی جاے نہادہ اند یک محل محبت باشد یکے محل معرفت
و یکے محل تکلیفات مجموع این انسان محلے سمع محلے بصر محلے ذوق محلے لمس بعضے
را این چیز بعیان نمایدیا این تمثل است یا این ہمچنانست چنانچہ نمودہ اند سخنے
کلی این گویند شئے واحد است باوصاف مختلف متصف شود قولہ وقالوا السر
مالك علیه اشراف وسر السر ما لا اطلاع علیه لغیر الحق سر اینست
کہ بر و اطلاع شود تر او سر السر آنست کہ جز حق کسے را بر و اطلاع نیست آن قدر
خفا دارد کہ حق تعالی گفت اکاد اخفیها و ہیں سر سر را کہ شیخ میخواند خفی
گویند قولہ وعند القوم علی موجب مواضعاتهم ومقتضی اصولهم
السر اللطف من الروح والروح اشرف من القلب
و برانچہ ایشانند و اصول کہ بران بنیاد کردہ اند و در محاورات ایشان این معلوم
شد کہ سر از روح اللطف و روح از قلب اللطف قولہ ویقولون ان
الاسرار معتقة عن رق الاغیار من آلاثار والاطلال وگفتہ اند

کہ اسرار از رقبۂ غیر آزاد است یعنی او آنجاست کہ غیر خدا را وجودے نہ بیند
قولہ ویطلق لفظ السر علی مایکون مصونا مکتوما بین العبد
والحق سبحانہ فی الاحوال سر بنام خود سر است ہر چہ میان بندہ
و خدا سرے پنہانی باشد آنرا سر گویند و ہم ازین جہت روح را ہم سر گویند و
قلب را ہم سر گویند و ہر چہ پنہانی باشد آنرا سر نامند و ہمچنین در کلام ایشان ہست
یخالج فی سری ای فی قلبی قولہ وعلیہ یحمل قول من قال سرائرنا
بکر لم یفتضہا وہم واہم اسرار ما بکر است کہ وہم و واہمے آنرا
تصرف نتوانست کردن مگر ازین اسرار سر سر مراد ست قولہ ویقولون
صدور الاحرار قبور الاسرار سینہاے آزادگان گورہاے اسرار است
یعنی نہانی اسرار در وے است قولہ وقالوا لو عرف زری سری لطرحتہ
اگر زر من سر من داند من آن سر را یا من آن زر را ترک آرم زر ہمین سر است
معنی سخن اینست اگر سر من اینچنین باشد کہ کسے بران مطلع تواند شدن من
آن سر را ترک آرم آن سر مرا کار نیاید
قولہ فہذا طرف من تفسیر اطلاقاتہم وبیان عباراتہم
فیما تفردوا بہ من الفاظ ذکرناہا علی شرط الایجاز ولنذکر
الآن ابوابا فی شرح المقامات التی ہی مدارج ارباب السلوک
ثم بعدہ ابوابا فی تفصیل الاحوال علی الحد الذی یسہل
اللہ بفضلہ ان شاء اللہ تعالی این کہ گفتیم بیان اطلاقات ایشانست
آنچہ در محاورات ایشان میگویند آن گفتیم و بیانے کہ در وسع ما بود آں ہم گفتیم
ما اکنون مقاماتے کہ میان صوفیان است و آداب آن کار کہ ایشان دادہ
اند و پس آن بدان رسیدہ اند ابواب آں بگوئیم و بعد آن ابوابے کہ در تفصیل

احوال است نخست متعقد را گفت پس آن مرشدان این قوم را گفت بعد آن الفاظ که میان ایشان مصطلح است آنرا بیان کرد تا بیان سلوک مطلوب است آسان باشد اکنون بسلوک و سلک قوم که سلوک چون کنند آنرا بیان خواهد کرد۔ قولہ

(۱) باب التوبۃ

ما گفتہ ایم التوبۃ الرجعۃ من النقصان الی الکمال و ما من حال و مقام و تجلی الا و فیہ کمال بہ لنسبۃ و نقصان بہ نسبۃ فتوبۃ ساری فی التجلیات و المقامات و الاحوال کلہا فما من توبۃ الا و منہا توبۃ ما تعریفے کردیم و آن تعریف شامل من جملہ اقوال و احوال و تجلیات است و باب توبہ را مقدم داشت از ابواب دیگر از انچہ اصل ہمہ احوال و مقامات است و الاصل یہتم و یقدم قولہ و قال اللہ تعالی وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ برائے اثبات ثبوت توبہ را و برائے فضیلت و فریضت توبہ را می آرد قال اللہ تعالی وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا جمیعاً گفتہ است بر مبتدی و بر متوسط و بر منتہی خطاب باشد أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ گفتہ است لفظ مومنون ہم شامل منجملہ اقسام مومنان را لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ لعل در کلام باری برائے تحقیق را است یعنی ہر کہ توبہ کند بتحقیق او فلاح یابد و فلاح چیست الظفر بالبغیت قولہ حدثنا الامام ابو بکر محمد بن الحسین بن فورک رضی اللہ عنہ قال اخبرنا احمد بن محمد بن خزان قال حدثنا محمود بن الفضل[1] بن محمد

[1] در کتاب رسالہ قشیریہ قلمی محمود بن الفضل بن جابر مذکور نیست ۔ع ح

جابر قال حدثنا سعید بن عبد اللہ رحمہ اللہ قال حدثنا احمد بن زکریا رحمہ اللہ قال حدثنا ابی قال سمعت انس بن مالک رضی اللہ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ واذا احب اللہ تعالی عبدا لم یضرہ ذنب ثم تلا ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین انس رضی اللہ عنہ روایت کرد کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود التائب من الذنب کمن لا لا ذنب لہ یعنی ہر کہ توبہ کرد گوئی ہرگز گنہ نہ کردہ بود آن توبہ ماحی آن گناہ باشد وہمبرین جملہ این سخن مرتبط کرد اذا احب اللہ تعالی عبدا لم یضرہ ذنب چوں خدائے تعالی بندہ را دوست دارد ہیچ گنہے اورا زیان کار نیاید چون این رابطہ براں کرد کہ التائب من الذنب پس اینجا ہمین معنی آید کہ ہر کرا خدا دوست دارد از و گنہے زاید اورا موفق بتوبہ کند ہمبرین معنی کہ ما گفتیم کلام اللہ ہمبراں تطبیق دادان اللہ یحب التوابین اکنون تواب فعال است کثیر التوبۃ است یعنی ہر گنہے کہ میکند خدائے اورا موفق بتوبہ می کند و یحب المتطہرین گفت دو کس را دوست دارد یکے آنکہ گنہ کند وتوبہ کند و دوم آنکہ ہرگز گناہ نکند و متطہر از گناہ باشد معنی دیگر یک قسم این شد التائب من الذنب گنہ کند وتوبہ کند گوئی گنہ نکردہ است قسم دوم اینست لم یضرہ ذنب نہ اورا ذنب باشد ونہ ضرر باشد نفی مجموع باشد التائب من الذنب آنجا ذنب بود وضرر نبود واینجا نہ ذنب ونہ ضرر ازین قبیل است ولا تری الضب بہا ینجر وان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین منصب ہر دو یحب التوابین منصب اول ویحب المتطہرین منصب

بدوم معنی دیگر اذا احب اللہ عبداً یکے ازینست توبہ کند و ضرر ذنب رفع شود گفتہ اند ایشان کسے دگر ہم باشد کہ او را ذنب شود و زیان کار او نباشد چنانچہ قصہ حاتم بلتغ شنیدہ باشی والقصہ شہرتہا قولہ قیل یا رسول اللہ وما علامۃ التوبۃ قال الندامۃ گفتند یا رسول اللہ علامت توبہ چیست گفت پشیمانی آید ازین پشیمانی را دو معنی است یکے آنکہ پیش از انکہ توبہ کند از گنہ پشیمان شود این نشان آن باشد کہ او توبہ خواہد کرد چنانچہ گفتہ اند اولہا الندم بلکہ گفتہ اند اولہا الانتباہ ثم الندم ثم التوبۃ معنی دیگر گنہ کرد و توبہ کرد و مع ہذا پشیمانی از ارتکاب گناہ باشد کہ من چرا این گنہ کردم چنانچہ قول سری است التوبۃ ان لا تنسی ذنبک قولہ اخبرنا علی بن احمد بن عبدان الاہوازی رحمہ اللہ قال حدثنا ابو الحسن احمد بن عبید الصفار رحمہ اللہ قال حدثنا محمد بن الفضل بن جابر رحمہ اللہ قال حدثنا الحکم بن موسی رحمہ اللہ قال حدثنا غسان بن عبید رحمہ اللہ عن ابی عاتکۃ طریف بن سلیمان رحمہ اللہ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من شئ احب الی اللہ من شاب تائب انس رحمہ اللہ روایت کرد حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزدیک خدا دوست تر از ہمہ چیز جوانے کہ تائب باشد یعنی گنہ از و زادہ باشد و او توبہ کردہ بود و دیگر جوان تائب تائب راجع است یعنی راجع بسوی خدا باشد یعنی طالب خدا باشد احب چرا بود بر تقدیر اول مرد جوان و ایام صرف ہوا ہائے او در ہر نفسے و ہر زمانے

ہوائے از دسر بر میکند با این ہمہ اسباب گنہ او تائب است ہر آئینہ احب العباد
باشد و بر تقدیر ثانی طالبان خدا بسیار باشند اما شاب قابل است و شوق و ذوق
در و از دیگران بیشتر است پس آنکہ قابل تر باشد در طلب او و یا اشتیاق بیشتر
باشد ہر آئینہ احب باشد و گفتہ اند خداوند سبحانہ طالب را دوست تر میدارد
بہ نسبت متوسط و منتہی زیرا چہ اوست کہ عزت و جمال الٰہیت را رواج میدہد
شوق و اضطراب و شہقہ و بکا از ہمہ در و بیشتر و این ہمہ محبوب خدا جمیلے باشد
اورا عاشقے رسیدہ باشد و عاشقے پیش در ایستادہ ماند عزت جمال او
را او رواج میدہد دیگر احب العباد و معنی دارد یکے محبوب ترین میان بندگان
تائب شاب است و دیگر محب و دوست دارندہ تر میان بندگان شاب
تائب است قولہ التوبۃ اول منزل من منازل السالکین و اول
مقام من مقامات الطالبین گفتہ ایم توبہ اول مقام سالکان است مختین
کار ہمین است مقدم گفتہ ایم کہ اصل است قولہ وحقیقۃ التوبۃ
فی لغۃ العرب الرجوع یقال تاب ای رجع من اول گفتہ ام التوبۃ
الرجعۃ قولہ فالتوبۃ الرجوع عما کان مذموما فی الشرع الی
ما ھو محمود فی الشرع رجوع منہ الیہ باشد از چیزے باز گردند و بسوے
چیزے باز گردند از مذموم باز گردند بسوے محمود یعنی از گنہ باز گردند
بسوے طاعت قولہ وقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
الندم توبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتہ است ندم توبہ است
یعنی سبب توبہ است و دیگر مرد فقیہ مذکر این گوید چو از گنہ پشیمان شد گوئی توبہ کرد
خداوند سبحانہ بہ پشیمانی او بخشد قولہ وارباب الاصول من اھل السنۃ
قالوا لا یصح شرط التوبۃ حتی تصح ثلثۃ اشیاء الندم علی ما

عمل من مخالفات وترك الزلة فى الحال والعزم على ان لا يعود
الى مثل ما عمل من المعاصى فهذه الاركان لا بد منها حتى تصح
توبتة توبہ نباشد تا سہ چیز نباشد یکے انچہ از جنس مخالفات کردہ بود ازاں کردہ
پشیمان شود و دوم زلت را ترک آرد فی الحال از و امتناع گیرد و سوم عزیمت
این بود کہ باشد کہ بدان باز نگردد پس توبہ وقتے صحیح شود کہ در و این چیزہا بجمع آید
قوله قال هؤلاء وما فى الخبر ان الندم توبة انما نص على معظمه
كما قال الحج عرفة اى معظم اركانه عرفة اى الوقوف بها
لانه لا ركن فى الحج سوى الوقوف بعرفات ولكن معظم اركانه
الوقوف كذلك قوله الندم توبة اى معظم اركانها الندم صوفیان
گفتہ اند آن سخنے کہ در خبر است الندم توبة معنی او انیست کہ معظم او و بزرگ
کار او ندم است چنانکہ گویند الحج عرفة و ارکان بسیار دارد و معظم کار او عرفہ ارکان
است یعنی آنجا وقوف است و ادائے فریضہ است قوله ومن اهل
التحقيق من قال يكفى الندم فى تحقيق ذلك لان الندم يستتبع الركنين
الاخرين فانه يستحيل تقديران يكون نادما على ما هو مصر
على مثله او عازم على الاتيان بمثله و بعضے از اہل تحقیق گفتہ اند ندم
کافی است زیرا چہ او ہر دو طرف را میگیرد یک طرف توبہ رجوع از گذشتہ دوم طرف
شروع بطاعت زیرا چہ متحیل است یکے بر کارے مصر باشد و ندم باشد
ندم آنجا چہ نسبت یا میخواہد گنہے کردہ است گنہے دیگر بکند اینجا ہم ندم متحیل است
قوله وهذا معنى التوبة على وجه التحديد والاجمال فاما
على جهة الشرح والابانة فان للتوبة اسبابا وترتيبا واقساما
و این توبہ را کہ گفتیم حد او گفتیم اما این کہ شرح کنیم و اظہار کنیم این است کہ او را

اسبابے است وترتیبے است واقسامے است قولہ فاول ذلک انتباہ القلب عن رقدۃ الغفلۃ ورویت العبد ماھو علیہ من سوء الحالۃ اول اینست کہ بندہ از خواب غفلت بیدار شود ونظر بر حال افتد کہ بدکارے است کہ این در وجود من می آید شیخ نیکو میفرماید برائے فہم را اما مکرر می افتد قولہ یصل الی ھذہ الجملۃ بالتوفیق الاصغاء الی ما یخطر ببالہ من زواجر الحق سبحانہ یسمع قلبہ وبدین دولت کہ انتباہے شود ورجوع بسوے طاعت شود بتوفیق شود بدین شود کہ زواجر کہ از ان حق تعالی است در دل او بگذرد شیخ رہ توبہ می فرماید یعنی توبہ ازین رہ در آید کہ بگوش دل اصغا کند زواجر حق را وآن سبب توبہ باشد یعنی توبہ بتوفیق حق است سبب بندہ نیست ہر کرا خدائے باز گرداند قولہ فان فی الخبر واعظ اللہ فی قلب کل امرء مسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم می فرماید در دل ہر مومنے پند دہندۂ از خدا ہست این برائے آن آوردہ کہ بالا گفتہ بود زواجر حق بسمع قلب اصغا کند وآن ثمر توبہ افتد قولہ وفی الخبر ان فی بدن المرء لمضغۃ اذا صلحت صلح جمیع البدن واذا فسدت فسد جمیع البدن الا وھی القلب در تن ہر آدمی پرکالۂ گوشت است اگر آن صالح کل انسان صالح واگر آن فاسد کل انسان فاسد وآن دل است ودر جائے دگر ان فی جسد ابن آدم لمضغۃ قولہ واذا فکر بقلبہ فی سوء ما یصنعہ وابصر ما ھو علیہ من قبیح الافعال سنح فی قلبہ ارادۃ التوبۃ والاقلاع عن قبیح المعاملۃ فیمده الحق سبحانہ بتصحیح العزیمۃ والاخذ فی جمیل الرجعی والتاھب لاسباب التوبۃ فاول ذلک ھجران اخوان السوء فانھم ھم الذین یحملونہ علی

رد هذا القصد ویشوشون علیه صحت هذا العزم چون بندہ مبتلا
بمعاصی شود و در آن مصر باشد چون بدل خویش اندیشہ کند در زشتی افعال
خویش و ناشایستگی اعمال خویش چون این فکر و اندیشہ کرد او را نظر افتاد بر آن
کارے بدے کہ او میکند از آن کرد خویش متنبہ میشود کہ چیست این بریں زشتی
و بریں بدکاری سمان ماندن و ہمہ عمر خود بدان سر بودن و در دل او خواست توبہ روشن
نمود و البتہ خواست از ین زشتی و ازین بدی باز باید آمدن و قلع باید کردن آن
معاملہ زشتے کہ ہست یعنی کارے باید کردن کہ آن از بنیاد بر افتد و ریں خطرہ
و ریں ورطہ مدد باری تعالی او را دستگیری کرد و توفیق آن داد کہ تصحیح توبہ کند
و اسباب توبہ را ساختہ کند و امید آن دارد کہ آن توبہ را قبول کند اول سامان
کار توبہ اینست آن یارانے کہ با ایشان این پریشانی و این قبیح افعال و این زشتی
اعمال با صطحاب بود ترک آن صحبت یاران بدکار کند و رنہ توبہ میسر نیاید زیرا چہ
ایشان مصاحبانند و ہریکے برائے آن کار را ممد بود و آن ہوائے کہ او را ہست
او را یاد دہانند و ممد باشند مثلاً ہوائے بہار آید یا آنکہ ہوا مغیم شود سرد گردد و
تقاطر آغاز شود آن یاران کہ شیطانند ترویح آن وقت کنند کہ ہوائے چنین و
فصلے چنین اول برآمدے چہ لذت دارد و اگر خوبے برابر باشد چہ ذوق دہد
خدائے کریم است او گناہان بندگان خود بخشیدن ما ہنوز جوانیم وقت توبہ ما بیشتر است
امید از خدا بیشتر داریم حالے نقد وقت را دریاب و آن لذت در کام شستہ
ہمیں چند روزے باشد کہ اشتہ و یاران عزیز و محرمان و نفس خود میل دارد آشنا
و ایشان ممد باشند عجب نہ باشد کہ نفس باز دران افتد چو افتاد باز گشتن
مشکل است پس اول و اعظم کار این باشد کہ قطع صحبت آن یاران کند
گر آنکہ یاران ہم ہمہ توبہ کنند قولہ ولا یتم ذلک الا بالمواظبۃ

علی المشاهدة التی تزید رغبة فی توبة توفر دواعیه علی اتمام
ماعزم علیه مما یقوی خوفه ورجاوه فعند ذلك ینحل عن قلبه
عقدة الاصرار علی ما هو علیه من قبیح الافعال واین کار بتمام مرتب
دست ندهد تا او را دوام این را مشاهده نباشد که خدای حاضر است آنچه من
میکنم می بیند البته این خوف وایں شرم وایں امید او را برین آرد او توبه کند
واگرچه یکبارے و دوبارے باز افتد باز باصل کار باز گردد چوں خوف ورجا
وشرم دامنگیر او باشد گره اصرار که در نفس او بسته بود کشاده گردد گره بگشاید
قوله فیقف عن تعاطی المحظورات ویکبح لجام نفسه عن متابعت
الشهوات فیفارق الزلة فی الحال ویبرم العزیمة علی ان
لا یعود الی مثلها فی الاستقبال واحتراز کند که محظورہ در نفس او نیاید
وعنان نفس را بگرداند از ان سوے که گسسته مهار می رفت وآن افعال ناشائسته
که میکرد از ان باز گرداند بره طاعت آرد چو این شود هر آئینه گنه را در نفس حال
بگذارد وعزیمت را مصمم ومحکم کند که بسوے او باز نگردد بعد ازین قوله فان
مضی علی موجب قصده ونفذ بمقتضی عزمه علی ان لا یعود
فهو الموفق صدقا وان نقض التوبة مرة او مرارا وتحمله ارادته
علی تجدیدها فقد یکون مثل هذا ایضا کثیرا فلا ینبغی قطع
الرجاء عن توبة امثال هولاء فان لکل اجل کتابا ایچنین کسے
اگر بر موجب ومقتضاے قصد خویش زمانے برود وبرین عزم کرده که باز
نگردد پس او ست موفق بصدق اگرچه او نقض توبه کند یکبارے یا دوبارے
چنانچه گفته اند الصلوة علی ما امس آن معتبر ومعتد به نباشد باز البته هم بکار
باز گردد وعذر این نخواهد وایچنیں بسیار افتد باین بهم امید توبه از و منقطع نشود

بسر کار باز گردد و زیرا چہ تقدیر است قسمے ازان برفتہ است آن قدر
کہ قسمت او بود آن بقیہ را فارغ کرد جنید رحمہ اللہ گفت وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ
قَدَرًا مَّقْدُوْرًا چو حکم ازل بریں رفتہ باشد چہ از و چیزے برآید ازان
باز گردد و عذر آن بخواہد قال علیہ السلام ان اللہ تعالی کتب لابن آدم
حظ من الزنا ادرکہ ذلک لا محالۃ نکو سخنے است کہ شیخ فرمود تفسیحے و توسیعے
برائے مومنان کردوالبتہ قطع رجا نکرد و اگر چنین زاید تو نومید مشو باز گرد کہ وقت
باز گشت باقی است در استقامت توبہ یک دو بارے کہ مراجعت افتد بدان
ماند کہ اندک پلیدی در آبے کردہ در دہ باشد افتد منجس نگرداند اما عین پلیدی
بیرون آرند و اگر نہ تمام پلید گردد و پلید ماند شیخ این فرمود و شفقت بر مومنان
ہمیں تقاضا کند کہ شیخ فرمود امید را بر جا دارد و اگر کسے را زلتے افتد از توبہ باز
نہ ایستد باز توبہ کند اورا سلوک میسر آید اما گویم اگر احتلام حرام افتد یا استعمال محرمے
در خواب بیند چنین گویم کہ توبہ او مستقیم نیست نفس او ہنوز در تخیل و توہم آنست
و اگر نہ چنانچہ در بیداری احتراز بود در خواب ہم بودے **قولہ** حکی عن ابی
سلیمان الدارانی رحمہ اللہ قال اختلفت الی مجلس قاص
فاثر کلامہ فی قلبی فلما قمت لم یبق فی قلبی شیء فعدت
ثانیا فسمعت کلامہ فبقی فی قلبی کلامہ فی الطریق ثم زال ثم
عدت ثالثا فبقی اثر کلامہ فی قلبی حتی رجعت الی منزلی وکسرت
الات المخالفات ولزمت الطریق فحکی ھذا لحکایۃ لیحیی بن
معاذ رضی اللہ عنہ فقال عصفورا صطاد کرکیا اراد بالعصفور
ذلک القاص و بالکرکی ابا سلیمان الدارانی رحمہ اللہ و حکایت گویند
کہ دارانی رحمہ اللہ حکایت از سبب توبہ خویش کرد در مجلس قصہ گوئے نشستہ بودم

سخن او در دل من اثر کرد چو خاستم از آن مجلس آن اثر در دل من نماند بار دگر حاضر شدم باز حکایت آن قصہ خوان در دل من اثر کرد بیرون آمدم تا در خانہ برسم ہم در میان راہ آن اثر از دل من رفت کرت سیوم در دل اثر کرد و تا خانہ ماند و در خانہ آمدم آوندہائے شراب را شکستم و رہ سلوک را ملازم شدم این حکایت دارائی را بیحیی معاذ رحمہ اللہ کردند کہ سبب توبہ او این بود گفت گنجشکے قاز را صید کرد شیخ میگوید از آن عصفور قاص را خواست و از آن کرکے سلیمان دارانی را و ہم چنین آمدہ است شئے یسیرے و سخنے اندکے آواز گنجشک و نشست گربہ و ایفائے سگے و ہمچو این قیاس اشیائے دگر سبب توبہ بسیار بزرگان شدہ است اگر ہر یکے را حکایت گویم تمام حکایت ہماں شود برد و قولہ ویحکیٰ عن ابی حفص رحمہ اللہ انہ قال ترکت العمل کذا مرۃ فعدت الیہ ثم ترکنی العمل فلم اعد بعدہ الیہ ابو حفص حداد رحمہ اللہ گفتہ است ہر بار عمل حدادی را ترک آوردم و باز بدان باز گشتم تا آنکہ عمل مرا ترک آورد یعنی پروائے عمل نماند خواجہ من قدس اللہ سرہ میگفت ہر بار پیش خواجہ یعنی پیش شیخ نظام الدین قدس اللہ سرہ برائے زیادتی علم و تعلم عرضہ داشت کردم شیخ نظام الدین علیہ الرحمۃ و الرضوان فرمود ترک نیاری تا علم ترا ترک نیارد ہماں معنی باشد کہ گفتیم اکنون شیخ این حکایت در توبہ برائے این آورد کہ مرد باید بخدا چنین مشغول شود کہ او را پروائے گنہ نماند و فرصت آن نماند کہ او گنہ کند و این جز بدوام مشاہدہ نباشد قولہ وقیل ان اباعمرو بن نجید رحمہ اللہ فی ابتداء امرہ اختلف الی مجلس ابی عثمان رحمہ اللہ فاثر فی قلبہ کلامہ فتاب ثم انہ وقعت لہ فترۃ فکان یھرب عن ابی عثمان رحمہ اللہ اذا رآہ ویتاخر عن مجلسہ فلما استقبلہ ابو عثمان رحمہ اللہ یوما فحاد ابو عمرو رحمہ اللہ

وحکی

یتاخر

عن طریقہ وسلك طریقا آخر فتبعہ ابو عثمان رحمہ اللہ فما
زال بہ یقفو اثرہ حتی لحقہ ثم قال لہ یا بنی لا تصحب مع من
لا یحبك الا معصوما انما ینفعك ابو عثمان فی مثل ھذہ الحالۃ
قال فتاب ابو عمرو بن نجید رحمہ اللہ وعاد الی الارادۃ ونفذ

وہمچنین گویند ابو عمرو نجید رحمہ اللہ در مجلس ابو عثمان رحمہ اللہ حاضر شدے سخن او
در دل او اثر کرد پس توبہ کرد بعد آنکہ او توبہ کردہ در کار سلوک او را سستی پیش آمد
و کارے دگر مباشر شد تا آنکہ از مجلس او باز ماندو ہر وقتے کہ ابو عثمان رحمہ اللہ
را دیدے از و گریختے تا روزے اینچنین شد میان ایشان در راہ مقابلہ افتاد
ابو عثمان رحمہ اللہ او را پیش آمد ابو عمرو رحمہ اللہ گریخت ابو عثمان علیہ الرحمہ دنبال
نمیگذاشت در پس او بر پے او می رفت تا آنکہ با بو عمرو رسید گفت ای
پسرک من صحبت با کسے مدار کہ ترا دوست ندارد مگر آنکہ ترا باصفت عصمت بیند
درین حالتے کہ تو افتادۂ ترا کسے دست نگیرد مگر ابو عثمان پس ابو عمرو رحمہ اللہ ازان
فترت توبہ کرد باز بطلب حق در رعایت اسباب وصول باز گشت این حکایت
برائے آن آوردکہ اگر زلتے افتد نومید نشود باز گردد کار از سر گیرد چنانچہ
بود ہم چنان شود کہ معصوم جز انبیا نیند قولہ سمعت الشیخ ابا علی الدقاق
رحمہ اللہ یقول تاب بعض المریدین ثم وقعت لہ فترۃ فکان
یفکر وقتا لو عاد الی التوبۃ کیف حکمہ فھتف بہ ھاتف یا ابا
فلان اطعتنا فشکرناك ثم ترکتنا فامھلناك فان عدت
الینا قبلناك فعاد الفتی الی الارادۃ ونفذ شیخ میفرماید از ابو علی
دقاق شنیدم میگفت بعضے مریدان را خداوند سبحانہ اناابت کرامت کرد
پس آن از وے فترتے زاد و او در دل خویش اندیشہ میکرد اگر کسے را فترتے

زاید و او باز گردد حکم او چه باشد یعنی باز او طالب باشد و رہ کار او را پیش آید
از غیب آواز شنید گوینده می گوید که اے فلان تو ما را ترک آوردی ما ترا فرصت
دادیم و اگر باز ما باز گردی آن باز گشت ترا قبول کنیم و طاعت ترا جزا دہیم پس
آن مرد باز بارادت حق و طلب باز گشت شیخ این حکایت برائے آن جملہ آورد
که اطعنا فشکرنا ک و ترکنا فامهلنا ک طاعت کردی قبول کردیم و عصیان
کردی مہلت دادیم تا اگر کسے را ازین جنس افتد او را این سخن دست آموزہ
باشد باز قدم در سلوک نہد قوله واذا ترک المعاصی وحل عن قلبه
عقد الاصرار وعزم علی ان لا یعود الی مثله فعند ذلک تخلص
الی قلبه صادق الندم فیتاسف علی ما عمله ویاخذ فی التحسر
علی ما صنعه من احواله وارتکبه من قبیح اعماله فتتم توبته و
وتصدق مجاهدته واستبدل بمخالطته العزلة وبصحبته
مع اخدان السوء التوحش عنهم ویرید الخلوة ویصل لیله
بنهاره فی التهلف ویعتنق فی عموم احواله صدق التاسف
بحوبصوب عبرة آثار عثرته ویاسو بحسن توبة کلوم حوبته
یعرف بین امثاله بزبوله ویستدل علی صحة حاله بنحوله چو معاصی
را ترک آورد و گره اصرار از دل او کشاد و عزیمت کرد که با مثل آن کارے
نکند در اینچنین حالت ندمے صادقے خالص در دل او شده باشد آنچه
گذشته است ازان اندوہے میخورد و از گذشته کارے که کرده بود ازان
حسرتے میکند ازان ایامے که ضائع گذشت و از ارتکاب قبیحه کرد پس توبه تمام
و صحیح باشد و مجاہدۂ او صدق باشد و استبدال کرد مخالطت را بعزلت
یعنی بجاے مخالطت عزلت اختیار کرد و بجاے انس صحبتے کہ با یارانے بدکار

داشت وحشت از ایشان شد چو استبدال مخالطت بعزلت کرد زیادت
خلوت شود و اتصال کند شب خویش را بروز بتلہف ہم بحضرت لمغانؒ و نالان
می باشد و اکثر احوال خویش در طلب صادق باشد و در تاسف ہر کہ این کار کند
باران عبرت او یعنی باران گریہ چشم او کہ در طلب کند گنہی کہ کردہ باشد
آن را محو کند و کدورت او از دل او برود و اگر عبرت باشد بکسر عین یعنی اعتبار
او کہ ہر بار اعتبار با خود میکند و می اندیشد کہ این کار چنین از خدا دور دارد این
باران اعتبار او گناہان او و آثار گناہان او را دور کند و دور میکند بحسن توبۂ خویش
جراحت گنہ خویش را و او آنچنان گردد میان اقران خویش و مشہور شود کہ این
آن کس است کہ بخدا بازگشتہ است و غم گنہ خویش میخورد و استدلال کردہ
شود بر صحبت حال او بلاغری او از بس غم اندوہ نبیۂ او لاغر گشتہ است قولہ
ولن یتملہ شئ من ہذا الا بعد فراغہ من ارضاء خصومہ
والخروج عما لزمہ من مظالمہ فان اول منزلۃ فی التوبۃ رضاء الخصوم بالتوبۃ
بما امکنہ فان اتسع ذات یدہ لایصال حقوقہم الیہم او سمحت
نفوسہم باحلالہ والبراءۃ عنہ والا فالعزم بقلبہ علی ان یخرج
عن حقوقہم عند الامکان والرجوع الی اللہ بصدق الابتہال
والدعاء لہم این ہمہ کار ما مرتب آنگہ او را دست دہد کہ خصمان را خشنود
کند در مظالم کند اگر غنا دارد و دستگہی و مکنتی دارد بدان خشنود کند و
اگر ندارد با سترضا و استحلال زیرا چہ اول توبہ اینست کہ حقوق خصمان در مظالم
مقدم داشت و اول این کار یعنی کلی و اصل این کار الرضا خصومت و اگر رضاء خصمان
خصمان راضی نمیشوند با ستحلال بخدا پناہد و دعاء ایشان کند تا خدا ایشان
را راضی کند اما در مظالم قصاص و شوار اگر تن بقصاص دہد خود طلب کہ خواہد کرد

وسلوک کہ خواہد کرد اما بہتر این باشد کہ جان در راہ خداوند دہد تا فردا مطالبہ آن نشود
قولہ وللتائبین صفات واحوال ھی من خصائصھم بعد
ذلک من جملۃ التوبۃ لکونھا من صفاتھم لا لانھا من
شرط صحتھا والی ھذا تشیر اقاویل الشیوخ فی معنی التوبۃ ومراد ایشان
را صفاتے واحوالے است یعنی درجاتے ومراتبے است کمال ایشان
در آنست وآن شرط صحت توبہ نیست وہمچنین کہ مراتب ودرجات است
داخل توبہ است اما شرائط صحت توبہ نیست اقاویل شیوخ اشارہ می کند
وشیخ آنرا بیگان بیگان خواہد آورد قولہ سمعت اباعلی الدقاق رحمہ اللہ
یقول التوبۃ علی ثلثۃ اقسام اولھا التوبۃ واوسطھا الانابۃ
وآخرھا الاوبۃ فجعل التوبۃ بدایۃ والاوبۃ نھایۃ والانابۃ
واسطتھا وکل من تاب بخوف العقوبۃ فھو صاحب توبۃ
ومن تاب طمعاً للثواب فھو صاحب انابۃ ومن تاب
مراعاۃ للامر لا لرغبۃ فی الثواب اورھبۃ من العقاب فھو
صاحب اوبۃ ابو علی دقاق رحمہ اللہ گفتہ است توبہ سہ قسم است یکے
قسم را توبہ نام کنند ودوم را انابت نام کنند وسیوم را اوبت شیخ
بیان میکند کہ ابو علی رحمہ اللہ بدایت را توبہ نام کرد ووسط را انابت ونہایت
را اوبت پس ہمچنین باشد ہر کہ از خوف عقوبت توبہ کردہ است اوصاحب
توبہ باشد وہر کہ بامید بہشت توبہ کردہ است اوصاحب انابت باشد
وہر کہ بازگشت نہ بنا بر خوف عقاب ونہ بنا بر امید ثواب بلکہ بنا بر این
کہ او تعالی خالق است الٰہ است استحقاق آن دارد کہ او را پرستند وبے
فرمانی او نکنند واین توبہ را اوبہ نامند رغبتے بہ ثواب نیست ورہبتے

از عقاب نہ اکنون این عنایت است و اگر نہ توبہ و اوبہ و انابت یک معنی دارد قولہ ویقال ایضا التوبۃ صفت المومنین قال اللہ تعالی وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ و الانابت صفۃ الاولیاء والمقربین قال اللہ تعالی وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ و الاوبۃ صفت الانبیاء والمرسلین قال اللہ تعالی نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ وچنین ہم گفتہ شود توبہ نسبت مومنان دارد و انابت نسبت با ولیا و مقربان خدائے تعالی دارد و اوبہ نسبت بہ انبیا دارد برائے ہر یکے را استشہاد آوردکہ تُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ توبہ نسبت بہ مومنان کرد وقال وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ انابت صفت اولیا گفتہ بود برائے آن را این آورد و اوبہ صفت انبیا گفتہ بود برائے آن را این آورد قال اللہ تعالی نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ اواب برائے مبالغت راست و این نعت انبیا است اکنون این عنایتے است از ان بزرگان و اگر نہ لغت دلیل نمیکند قولہ سمعت الشیخ اباعبدالرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت منصور بن عبداللہ رحمہ اللہ یقول سمعت جعفر بن نصیر رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید رحمہ اللہ یقول التوبۃ علی ثلثۃ معان اولہا الندم والثانی العزم علی ترک المعاودۃ الی ما نہی اللہ عنہ والثالث السعی فی اداء المظالم شیخ فرمودہ بود طالبان را درجات است و آن درجات کمال مراتب است نہ داخل در شرائط تصحیح توبہ و این کہ شیخ در محل حکایت جنید رحمہ اللہ آورد تصحیح توبہ خود جز بدین نباشد علی ہذا حکایت غیر محل افتادہ بود جنید گفت توبہ بر سہ معنی مرتب میگردد اول او ندم است و دوم توبہ کند در ان حال و عزم آن باشد کہ باز بداں باز نگردد و سیوم ادائے

مظالم است این ہر سہ صحت توبہ است درجات از کجا آمد قولہ وقال سہل بن عبد اللہ التوبۃ ترک التسویف توبہ ترک تسویف است یعنی این نکند کہ باز خواہم آمد تسویف توبہ نیست این کہ بنقد باز آید این توبہ است این حکایت برائے چہ آورد ترک تسویف آرے توبہ است یعنی نقد از گنہ باز آمدہ است و این توبہ است و این را شیخ در بیان درجات برائے چہ آورد گوئیم درجات را گفت ہمانچہ گفت توبہ و اوبہ و انابت باقی حکایت در توبہ میگوید قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا عبد اللہ القرشی رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید رحمہ اللہ یقول سمعت الحرث رحمہ اللہ یقول ما قلت قط اللھم انی اسألک التوبۃ ولکنی اقول اسألک شھوۃ التوبۃ جنید رحمہ اللہ میگوید از حرث رحمہ اللہ شنیدم او میگفت ہرگز نگفتم کہ خدا از تو توبہ میخواہم ولیکن از خدا این میخواہم کہ آرزوے توبہ در دل من شود خود را از توبہ فرو می آرد برائے تواضع را کجا من و کجا توبہ مرا با توبہ چہ نسبت اما میخواہم کہ آرزوے توبہ در دل من شود قولہ اخبرنا ابو عبد اللہ الشیرازی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا عبد اللہ بن مصلح رحمہ اللہ بالاھواز یقول سمعت ابن زیری رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید رحمہ اللہ یقول دخلت علی السری رحمہ اللہ یوما فرایتہ متغیرا فقلت لہ مالک فقال دخل علیّ شاب فسالنی عن التوبۃ فقلت ان لا تنسی ذنبک فعارضنی فقال بل التوبۃ ان تنسی ذنبک فقلت ان الامر عندی علی ما قالہ الشاب فقال لم قلت لانی اذا

کنت فی حال الجفاء فنقلنی الی حال الوفاء فذکر الجفاء فی حال الصفاء جفاء فسکت جنید رحمہ اللہ بر سری علیہ الرحمۃ الغفران آمد و سری رحمہ اللہ را متغیر دید و بعضے گفتہ اند وھو یبکی و او میگریست جنید رحمہ اللہ گفت چہ افتاد ترا سری رحمہ اللہ گفت جوانے بر من آمد و مرا از توبہ پرسید و گفتم ان لا تنسی ذنبک توبہ اینست کہ گنہ خویش را فراموش نکنی آن جوان بر من معارضہ کرد گفت بل التوبۃ ان تنسی ذنبک جنید رحمہ اللہ گفت من بر سری رحمہ اللہ گفتم کہ سخن آن بود کہ آن جوان گفت سری رحمہ اللہ گفت چرا گفتم زیرا چہ اگر من در حالت جفا باشم و مرا از حالت جفا نقل کند بسوے حالت وفا برد پس ذکر حال جفا در حال صفا مکدر حال صفا باشد پس سری رحمہ اللہ خاموش ماند معنی جوان را جنید رح این فرمود احتمال دیگر ہم دارد بعضے از گنہ توبہ کرد و بخدا و بمشاہدہ و توجہ او چنان مشغول شد کہ ہمہ چیز را فراموش کرد و فراموشی گنہ در دخول اولی در آمد و ان تنسی ذنبک بمعنی این ہم باشد ان تنسی لذت ذنبک اگر حکایتے یاد ماند لیکن آن حکایت قائد بسوے لذت نباشد **قولہ** سمعت اباحاتم السجستانی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا نصر السراج الصوفی رحمہ اللہ یقول سئل سھل بن عبد اللہ رحمہ اللہ عن التوبۃ فقال ان لا تنسی ذنبک این سخن بالا گفتہ ایم **قولہ** وسئل الجنید رحمہ اللہ عن التوبۃ فقال ان تنسی ذنبک این سخن ہم بالا گفتہ ایم ہمانکہ شاب گفتہ بود و جنید رحمہ اللہ گفت ان الامر عندی ما قالہ الشاب **قولہ** قال ابو نصر السراج رحمہ اللہ اشار سھل بن عبد اللہ رحمہ اللہ الی احوال المریدین و المعترضین تارۃ لھم و تارۃ علیھم و اما الجنید

رحمہ اللہ فانہ اشار الی توبۃ المحققین لا یذکرون ذنوبھم
مما غلب علی قلوبھم من عظمت اللہ ودوام ذکرہ ہماں سخنے کہ
ما گفتہ بودیم ہماں سخن میگوید از ینجا آمد کہ سری رحمہ اللہ اشارت بتوبہ مبتدیان
کرد و آن شاب اشارت بتوبۂ منتہیان کرد و جنید رحمہ اللہ ہماں را مستقیم داشت
قولہ قال وھو مثل ما سئل رویم رحمہ اللہ عن التوبۃ
فقال التوبۃ من التوبۃ این سخن کہ ان تنسی ذنبک ہماں باشد کہ
رویم رحمہ اللہ گفت التوبۃ من التوبۃ یعنی ان تنسی ذنبک کہ او ہم
خود گفت ان تنسی ذنبک مثل سخن رویم است رحمہ اللہ التوبۃ من التوبۃ
قولہ وسئل ذوالنون المصری رحمہ اللہ عن التوبۃ فقال
توبۃ العوام من الذنوب وتوبۃ الخواص من الغفلۃ ذوالنون
رحمہ اللہ را از توبہ پرسیدند گفت توبہ عوام از گنہ است وتوبہ خواص از غفلت
قولہ وقال النوری رحمہ اللہ التوبۃ ان تتوب من کل شی
سوی اللہ عز وجل نوری رحمہ اللہ میگوید توبہ اینست کہ از ہمہ چیز
باز آئی جز از خدائے تعالی اکنون این عنایت است ہر یکے عنایتے میکند
توبہ رجوع است رجوع از گناہ باشد رجوع از غفلت باشد ہر یکے بحسب
تعدیہ رجوع عنایتے میکند قولہ سمعت محمد بن احمد بن محمد الصوفی
رحمہ اللہ یقول سمعت عبد اللہ بن علی بن محمد التمیمی رحمہ اللہ
یقول شتان بین تائب یتوب من الزلات وتائب یتوب
من الغفلات وتائب یتوب من رویۃ الحسنات عبد اللہ تمیمی
رحمہ اللہ میگوید بسیار فرق باشد میان این سہ تائب یکے توبہ از گنہ کند و
یکے کو توبہ از غفلت کند و یکے توبہ از نظر بحسنات کند و توبہ از نظر بحسنات

چہ باشد طاعت وحسنات کند و بداند کہ سبب ایشان قربتے و فضیلتے نشود و قبولے و قربتے کہ باشد آن صرف فضل باری است و محض بخشش خدا است اما شاید کہ این حسنات را علامت گویند در مظہر کسے کہ خدا حسنات و مبرات بیافریند علامت این باشد کہ او قربتے و قبولے یابد و دگر گفتہ اند حسنات الابرار سیات المقربین پو حسنات ابرار سیات مقربان باشد ہر آئینہ آن حسنہ اگر از یشان زاید از ان توبہ کنند و این ہم گفتہ اند رویۃ حسنات موجب عجب است توبہ آن این باشد کہ از موجب عجب باز آید و آن رویت حسنات است

قولہ وقال الواسطی رحمہ اللہ التوبۃ النصوح لا تبقی علی صاحبہا اثرا من المعصیۃ سرا ولا جہرا توبہ نصوح آنست کہ صاحب آن توبہ را ہیچ اثر معصیت او نماند ظاہر نہ باطن توبہ نصوح چہ باشد معنی آن توبہ آنچنان است گوئی ناصحے است بروے مبالغت کہ او را از ان باز می دارد و دیگر گفتہ اند شخصے بود نصوح نام بانواع معاصی مبتلا بود پس آنکہ توبہ کرد آنچنان باز گردگشت گوئی وقتے عاصی نبود بعضے گویند یکے از اولیا گشت و بعضے گویند یکے از انبیا گشت ازین جہت توبہ نصوح گفتند اما بدین نمط توبہ نصوح گفتند باید

قولہ ومن کانت توبتہ نصوحا لا یبالی کیف امسی واصبح ہر کرا توبہ نصوح باشد او را این باشد کہ نداند صباح چوں شد و مساح چوں شد

قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی یقول سمعت محمد بن ابراہیم بن الفضل الہاشمی یقول سمعت محمد بن الرومی یقول سمعت یحیی بن معاذ الرازی یقول الہی لا اقول تبت ولا اعود لما عرف من خلقی ولا اضمن ترک الذنوب لما اعرف من ضعفی ثم انی اقول لا اعود لعلی اموت قبل ان اعود معاذ رازی رحمہ اللہ میگفت اے

بار خدایا نمیگویم که توبه کردم و نمیگویم لا اعود باز نگردم سوے گنه زیرا چه خلق خویش
میدانم میدانم که بگویم و بر آن مستقیم نمانم وضامن نمی شوم ترک ذنوب را
زیرا چه میدانم ضعف خویش را که قوت استقامت ندارم اما این میگویم که بگنه
باز نگردم بدین معنی که شاید بمیرم پیش از انکه باز گردم پس در توبه مرده باشم
که بگنه باز نگردم قوله وقال ذوالنون رحمه الله الاستغفار من
غیر اقلاع توبة الکذابین ذوالنون رحمه الله گفت استغفار ے که گنه
را قلع نکند این توبه دروغ گویان است قوله سمعت محمد بن الحسین
رحمه الله علیه یقول سمعت النصرابادی رحمه الله یقول
سمعت ابن یزدانیار رحمه الله یقول سئل عن العبد اذ
اخرج الی الله علی ای اصل تخرج فقال علی ان لا یعود الی ما منه
خرج ولا یراعی غیر من الیه خرج ویحفظ سره عن ملاحظة ما تبرأ
منه فقیل له هذا حکم من خرج عن وجود فکیف حکم من
خرج عن عدم فقال وجود الحلاوة فی المستانف عوضا عن
المرارة فی السالف ابن یزدانیار رحمه الله میگوید پرسیدند چو بنده باز نخدا
گردد از خود بیرون آید بخدا رود او کدام بنیاد برون آید یعنی اصل کار و مقصود
خروج چه باشد گفت بریں بیرون آید از چیزے که بروں آمد باز بخدا گشت
بسوے آن باز نگردد و نبیند جز کسے را که سوے او بیرون آمده است یعنی
جز خداے کسے را در میان نه بیند و دل خویش نگه دارد که نگه نکند سوے
چیزے که از ان تبرے کرده است گفتند این سخنے که او گفت حکم کسے
است که از وجود خویش بیرون آمد پس چوں باشد که او از عدم بیرون آید
جواب داد چه شود بعد آنکه از هستی خویش بیرون آید به نیستی رود آینده حلاوت

طاعت یابد تلخی کہ در گنہ و در عصیان بود عوض آن حلاوت طاعت یابد قولہ
رسئل الفوشنجی رحمہ اللہ عن التوبۃ فقال اذا ذکرت الذنب
ثم لا تجد حلاوتہ عند ذکرہ فھو التوبۃ فوشنجی رحمہ اللہ را
پرسیدند از توبہ گفت استقامت توبہ این باشد کہ وقت یاد کردن از گنہ
حلاوت آن گنہ نیابد این توبہ است قولہ وقال ذو النون حقیقۃ
التوبۃ ان یضیق علیک الارض بما رحبت حتی لا یکون
لک قرار ثم یضیق علیک نفسک کما اخبر اللہ تعالی فی کتابہ
بقولہ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا
إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ذوالنون رحمہ اللہ گفتہ است استقامت حقیقت
توبہ اینست کہ دنیا تمام بر تو تنگ شود با آن فراخی کہ او دارد تا آنکہ ترا ہیچ قرار
نماند بعد آنکہ این شدہ باشد نفس تو بر تو تنگ شود کما اخبر اللہ تعالی وَضَاقَتْ
علیھم انفسھم انفسہای ایشان بر ایشان تنگ شد و گمان بردند کہ ہیچ
رہ گریز نیست جز بخدا اینچنین کسے تائب بحقیقت باشد ذوالنون رحمہ اللہ
مبالغتے کردہ است و عبارت از استقامت توبہ کردہ است کہ در چنین
محلہا غیر آن متصور نباشد اما اگر مرد تائب برین نماند کہ اگر این روز پیش آید
آنگہ توبہ کنم این بر تائب مشکل قولہ وقال ابن عطاء رحمہ اللہ التوبۃ
توبتان توبۃ الانابۃ وتوبۃ الاستجابۃ فتوبۃ الانابۃ ان
یتوب العبد خوفا من عقوبۃ وتوبۃ الاستجابۃ ان یتوب
حیاءً من کرمہ ابن عطار رحمہ اللہ گفتہ است توبہ دو توبہ است یکے
آنکہ از توبہ باز گردد سبب خوف عقوبت و این توبہ انابت است و دیگر توبہ
استجابت است کسے از ناشایستہ باز آید سبب شرمے کہ از خدا آید بکرم گفتہ است

یعنی وگنه می کرد و او می دانست سبب کرم خویش از وی گذشت حیا از کرم او کرد توبه کرد سبب آن حیا من کرمه گفت و دیگر شرم آید ازین که او خالق من است وگنه خالق را نزد خویش موجب شرم باشد قوله وقیل لابی حفص رحمه الله لِمَ یبغض التائب الدنیا قال لانها دارُ باشر فیها الذنوب فقیل له فهی ایضا دار اکرمهم الله فیها بالتوبة فقال انه من الذنب علی یقین ومن قبول توبته علی خطر ابوحفص رحمه الله را گفتند تائب دنیا را چرا دشمن میدارد زیرا چه دنیا سرای است که او در وگنه کرده است موضع گنه خویش را دشمن میدارد بعد آن گفتند چنانچه او گنه کرده بود خداوند سبحانه او را اکرام بتوبه کرد گفت این نیز گنهی خفیه است بیقین معلوم نه که توبه او قبول شد یا نه پس او در خطر وجود است فعلی هذا ازین هم توبه باید قوله وقال الواسطی رح طهب داود علیه السلام وما هو فیه من حلاوة الطاعة اوقعه فی انفاس متصاعدة وهی فی حالة الثانیة اتم منه فی وقت ما ستر علیه امره واسطی رحمه الله گفته است داود علیه السلام خوش بود با آن چیزی که در حلاوت طاعت بود خدای تعالی او را در انفاس متصاعده انداخت که هر نفسی و زمانا فزمانا نفسی سردی از وی بر آید و او درین دوم حال که در انفاس متصاعده افتاد تمام تر از حالت اولی بود آن زمان نظر بخود داشت و بدان طرب و حلاوتی بود و بعد آنکه او را در انفاس متصاعده انداختند این حالت تمام از حالت اولی بود زیرا چه آن زمان نظر بخود داشت و این زمان نظر بخدا در قدسیات است یا داود جاءت الزلة علیك مبارکا قال داود علیه السلام کیف تکون الزلة مبارکا یا رب

فقال جل وعلا کنت تجی من قبل مجی المطیعین وآلان تجی مجی المذنبین
انین المذنبین احب الی من صراخ المطیعین بعد آنکہ دل شکستہ شد
اورا نماند توجہے جز بخدا و اگر دلے براستی است او را نظر بر خود است
از نجا این نباید البتہ ذنب بر طاعت افضل باشد اما این آید کہ مراجعت
از ذنب بسوے طاعت افضل است از ان طاعت کہ من قبل بود قولہ
ماستر علیہ از انچہ او بود آن ستور بود چو صفت او بر و کشف شد این اتم
باشد از ان اینجا سخنے ہست تجلیاتے است در طاعت و تجلیاتے است
در توبہ و شکستگی چو داود علیہ السلام را از ان تجلیات بدین تجلیات آوردند
داود علیہ السلام را حالتے اتم پیش آمد زیرا چہ ہنوعین محفوظ است خوب
طبعے گفتہ است نظم

تو از ہر در کہ باز آئی بدین خوبی و زیبائی درے باشد کہ از رحمت برو خلق بکشائی

قولہ وقال بعضہم توبۃ الکذابین علی اطراف لسانہم یعنی قول
استغفر اللہ توبہ کذابان اینست کہ بزبان استغفر اللہ گویند و از ان گنہ ہیچ اعتذارے
نہ و طلب مغفرتے بدل نہ و باز گشت در خاطر نہ قولہ وسئل ابو حفص
رحمہ اللہ عن التوبۃ فقال لیس للعبد فی التوبۃ شی لان التوبۃ
الیہ لا منہ ابو حفص رحمہ اللہ را از توبہ پرسیدند گفت بندہ را بتوبہ
ہیچ نسبتے نیست زیرا چہ توبہ از خودیش نمی کند توبہ بسوے خویش می کند
و دیگر توبہ از و بسوے او میکند او را چہ دران گنہ ہم از و آمدہ بود توبہ ہم بسوے
او ی کند قولہ وقیل اوحی اللہ سبحانہ الی آدم علیہ السلام یا
ادم ورثت ذریتک التعب والنصب وورثتہم التوبۃ
من دعانی منہم بدعوتک لبیتہ کتلبیتک یا آدم احشرالتائبین

من القبور مستبشرین ضاحکین ودعاؤهم مستجاب خداوند
سبحانہ بر آدم صلوات اللہ علیہ وحی کرد گفت ای آدم فرزندانِ تو رنج و مشقت
را میراث یافتند و ایشان را توبہ میراث رسید ہر کہ از ایشان بدعاے
کہ تو کردی برائے توبہ را بدان دعا خواند چنانچہ تو ایشان را لبیک میگوئی من ایشان را لبیک گویم از
آدم تا ایشان را حشر کنم ہمچنین کہ با ایشاں ست وخندان وخوشاں خیزند و ہر چہ
ایشان خواہند ایشان را بدہم قولہ وقال رجل لرابعة رحمة الله
عليها انى قد اكثرت من الذنوب والمعاصى فلو تبت هل
يتوب على فقالت لا بل لو تاب عليك لتبت واعلم ان الله
يحب التوابين ويحب المتطهرين شخصے از رابعہ رحمہا اللہ پرسید
من گناہان بسیار کردہ ام اگر من توبہ کنم مرا بیامرزد گفت نہ اگر او توبہ بر تو
کند یعنی قبول توبہ کند آن زمان تو توبہ کنی یعنی اگر او خواستہ باشد
توبہ ترا توبہ تو توبہ باشد قولہ ومن قارف الزلة فهو من خطاه
على يقين فاذا تاب فانه من القبول على شك لا سيما اذا
ما كان من شرطه وحقه ان يكون مستحقا لمحبة الحق
والى ان يبلغ العاصى محلا يجد فى اوصافه امارة محبة الله
اياه مسافة بعيدة قالوا حب اذا على العبد اذا علم انه
ارتكب ما يجب عنه التوبة دوام الانكسار وملازمة
التنصل والاستغفار كما قالوا استشعار الرجل الى الاجل ہر کہ مباشر
گنہے شد پس او بتحقیق میداند کہ من گنہ کردم بدکردم وبعد آنکہ توبہ کند قبول
او را احتمال است خصوصاً کہ در توبہ شرطے باشد وحق توبہ وثبوت او کہ او
برائے محبت حق مستحق شدہ باشد وتا آنکہ گنہ گار بمحلے رسد کہ بیابد در حق

نشان محبت خدا و میان خود و میان محبت حق کارے دورے بیند
چہ ہمچنین بود باشد این محب از ان محبوب مسلقتے بعیدے بیند این
محب دایم منکسر و متہل و مستغفر باشد چنانچہ گفتہ اند شعور بخوف تا آخر عمر
او باشد توبہ کند مع ہذا در ہمہ عمر خائف باشد قولہ وقال عز من قائل
قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وکان من سنۃ
علیہ السلام دوام الاستغفار خدائے تعالیٰ گفت بگو اے محمد اگر
شما خدا را دوست میدارید کہ محبوب او باشید ہر آئینہ ہر جا کہ محبتے است
در دل او این آرزوست کہ محبوب محب باشد پس اتباع من کنید تا محبوب
خدا شوید اتباع او چیست دوام الذکر و ملازمت استغفار و انکسار و تضرع
و ابتہال ہر کہ اینچنین کند امید باشد کہ توبہ او قبول شود و او محبوب خدا گردد
قولہ قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ لیغان علی قلبی انی
استغفر اللہ فی الیوم سبعین مرۃ ہمبرین آورد مصطفی فرمود صلی اللہ
علیہ وسلم ہر روزے بر عین دل من نقطۂ غینے شود حقیقت مجلائہا و
صفائہا پوشیدہ گردد و من ہفتاد بار استغفار کنم کہ این غین پوشیدہ شود
حقیقت بحق بجویش ظاہر گردد قولہ سمعت اباعبد اللہ الصوفی یقول
سمعت الحسین بن علی رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن
احمد رحمہ اللہ یقول سمعت عبد اللہ بن سہل رحمہ اللہ
یقول سمعت یحیی بن معاذ رحمہ اللہ یقول زلت واحدۃ بعد
التوبۃ اقبح من سبعین قبلہا معاذ رازی رحمہ اللہ گفتہ است
یک گنہ کہ بعد توبہ کنند مقابلہ ہفتاد گنہ باشد کہ پیش ازان بود زیرا چہ
این دلیل بر قساوت دل است و برخی نفس قولہ سمعت محمد بن

ابا عبد اللہ الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت عبد اللہ الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا عثمان رحمہ اللہ یقول فی قولہ جل جلالہ اِنَّ اِلَیْنَا اِیَابَھُمْ قال رجوعھم وان تمادی بہ الجولان فی المخالفات ابو عثمان رحمہ اللہ گفتہ است درین آیت اِنَّ اِلَیْنَا اِیَابَھُمْ بتحقیق بازگشت ایشان بسوے ماست معنی آیت اینست وابو عثمان میگوید اگرچہ کسے در مخالفات باری تعالی جولانی بغایت و نہایت کردہ باشد با این ہمہ رجوع بخدا میسر باشد قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا عمر الانماطی رحمہ اللہ یقول رکب علی بن عیسی الوزیر فی موکب عظیم فجعل الغرباء یقولون من ھذا فقالت امرۃ قائمۃ علی الطریق الی متی تقولون من ھذا من ھذا عبد سقط من عین اللہ فابتلاہ بما ترون فسمع علی بن عیسی ذلک فرجع الی منزلہ واستعفی من الوزارۃ وذھب الی مکۃ وجاور بھا ہمچنین گویند علی وزیر با کوکبۂ خویش سوار شدہ بود مردمانے کہ او را نمی شناسند در شہر غریب آمدہ اند می گفتند کیست این کیست این عورتے در رہ ایستادہ بود گفت تا کے میگوئید کیست این بندۂ است از نظر خدا فرو افتادہ است و بدانچہ می بینید بدین شورے و غوغاے خدا بدین مبتلا کردہ است علی وزیر این سخن شنید بخانہ باز گشت و از وزارت از بادشاہ عفو طلبید یعنی مرا ازین کار معذور دارید و در مکہ رفت و ہمانجا مجاور شد عجب کارے است اینجا و عجب مکر خفی خدا را با بندگان خود است و از خود و از در خود براند و آنچنان راند کہ ایشان بدان طرد و لعنت خوش باشند و دانند

زہے لطف وکرمے کہ درباب ما شد چون می باشد این یکے را شغلے دہند وزارتے امارتے تسلیم کنند او کلاہے کژ نہادہ با کوکبہ وسواران وباتوش وباش می رود بمقابلہ آن صدقہ وانعامے میدہد ومیداند کہ من بچنین دولتے رسیدہ ام واورا از خود راندہ اند صوفی پیش از انکہ نعمت محو ومحق برو لعنت افتد اورا قبولے میان مردم وفتوحے وسبوحے پیش آید او نیز فضلے ازین باب دارد وبالادر توبہ ذکر غفلت بسیار جا رفتہ است کہ توبۃ العوام من الزلۃ وتوبۃ الخواص من الغفلۃ الحق زلت از غفلت زاید پس اصل زلت غفلت باشد پس چونہ گویند کہ توبۂ عوام از زلت است وتوبہ خواص از غفلت کہ آن اشد از زلت است گوئیم ازین غفلت غفلتے خاصے مراد است یعنی غفلت از توچہ شود از مشاہدہ ومحاضرہ وعوام را ازین غفلت نیست نیکو سخنے است این کہ مشائخ فرمودند بندہ توبہ کند وقبول باشد ہم ونباشد ہم الحق انصاف ہمین است وسخن برمتانت واستقامت ہمین است اما اگر گویند ہر کہ توبہ کرد وبصدق ازان گنہ باز آمد البتہ ازان جا مدیم شتہ شود مردم را بتوبہ گرد انیدن رغبت بیشتر باشد وبرین سخن حدیث مصطفی علیہ السلام شاہد است التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ کافر تائب است از کفر ومومن تائب است از فسق اجماع اہل ملت است ہر کہ از کفر توبہ کرد ایمان آورد کفر از وساقط وایمان او ثابت پس چگونہ باشد آنکہ اکبر الکبائر است آن بے شبہ قبول وآنکہ دون او ست آن در خطر قبول ——

قوله (۲) باب المجاهدة

مجاہدہ را از جہد گرفتہ اند و جہد مشقت باشد پس ہر چہ در نفس مشقت نہی بارعایت قانون سنت و سیر صحابہ و آثار سلف صالح آنرا مجاہدہ نامند شیخ رحمہ اللہ نخست آیت کلام اللہ آورد و ہمیں شاید قوله قال الله تعالی وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا خواجہ من شیخ الاسلام نصیر الدین محمود اودھی قدس اللہ سرہ العزیز درین آیت میفرماید از روے لغت و نحو و معانی بیان بعبارت علم تحقیق حقیقت کردہ است گفت وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا الذین اسم اشارہ آورد کہ از اسماے موصولہ است دلیل کند بر تنزیہ و تعظیم شان آنانے کہ معاملۂ ایشان اینست جَاهَدُوْا فِيْنَا گفت جاهدوا لنا نگفت زیرا چہ در فی شدت اتصالی است کہ لازم اینست زیرا چہ او براے ظرف را است و اتصالے کہ ظرف را با مظروف است لام را در خصوص این اتصال نیست فینا ای لاجلنا لَنَهْدِيَنَّهُمْ لام آورد براے تاکید را و دوم نون تاکید آورد این لام تاکید با نون ثقیلہ در نہایت اہتمام و تاکید باشد سُبُلَنَا گفت سبیلنا نگفت یعنی ہر کہ براے ما در راہ ما مجاہدہ بیند ما او را راہہا نمائیم اکنوں لَنَهْدِيَنَّهُمْ اضافت بخویش کرد ما او را راہ نمائیم رسے خاصے از ان خویش از جملہ این بیان این معلوم شد ثبوت حکم بحقیق زیرا چہ جملہ اسمیہ آوردہ است و برین تواکید موکد کردہ است دلیل کند ہر کہ در راہ او مجاہدہ بیند البتہ ما او را راہ خویش نمائیم و او را ضایع نکنیم قوله اخبرنا علی بن

احمد الاھوازی رحمہ اللہ قال اخبرنا احمد بن عبید الصفار رحمہ اللہ قال حدثنا العباس بن الفضل الاسقاطی رحمہ اللہ قال حدثنا ابن کاسب رحمہ اللہ قال حدثنا ابن عیینۃ رحمہ اللہ عن علی بن زید رحمہ اللہ عن ابی نضرۃ رحمہ اللہ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن افضل الجہاد قال کلمۃ حق عند سلطان جابر فد معت عینا ابی سعید ابو سعید خدری رحمہ اللہ میگوید از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرسیدند بہترین مجاہدہ کدام است رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود بالاترین مجاہدہ اینست سخنے راست تا بتے بر روے پادشاہے ظالمے بگویند این گفتار انواع است یک نوع اینست بر روے او ایستادہ شوند سوے افعال وقبیح اعمال او بر روے او گویند کہ چنین میکنی وچنین میکنی فردا ترا گرفتاری است نیکو گفتارے است این در قابل قوتے باید صولتے وشوکتے باید دار سرجان وجہان خاستہ باید زیرا چہ تا آن ظالم بر وجہ کند و دمعت عینا ابو سعید وابو سعید گریست او چہ معنی داشت یعنی اگر من بدین مبتلا گرفتار شوم بر سلطان جابر توانم گفت یا نہ و دیگر طریقہ گفتن با ایشان اینست کہ حکایتے گویند از خلفا و امراے ما تقدم کہ بریشان چنین وچنین گفتند وایشان بحلم وتواضع پیش آمدند و دیگر بدین معاملہ ذکر خیر تو در صیت وبسیط شود قولہ سمعت الاستاذ اباعلی الدقاق رحمہ اللہ یقول من زین ظاہرہ بالمجاہدۃ حسن اللہ سرائرہ بالمشاہدۃ قال اللہ عز وجل وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ابو علی دقاق رحمہ اللہ فرمودہ است ہر کہ ظاہر

خویش را بمجاہدہ آراست خدائے تعالیٰ باطن او را بمشاہدہ آراست بتوان دانستن بغیر مجاہدہ کارے بسر نمیبرد شیخ ابو علی رحمہ اللہ این آیت را والذین جاھدوا تطبیق داد و صریح برائے آن معنی راست کہ شیخ آورد قولہ واعلم ان من لم یکن فی بدایۃ صاحب مجاھدۃ لم یجد من ھذہ الطریقۃ شمۃً شیخ میفرماید ہر کہ در بدایت حال مجاہدہ نہ بیند شمہ بوے ازین رہ نیابد شیخ بدایت حال را قید کرد دلیل بریں کرد شاید در آخر حال و در نہایت بدین جد نماید قولہ سمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت اباعثمان المغربی رحمہ اللہ یقول من ظن انہ یفتح علیہ شئ من ھذہ الطریقۃ ویکشف لہ عن شئ منہ الا بلزوم المجاھدۃ فھو غلط ہر کہ گمان برد کہ کسے را فتحے و کشفے ازین راہ چیزے شود و لازم نماند مجاہدہ پس آن غلط است در حق او این بیت درست آید بیت

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی این رہ کہ تو می روی بترکستان است

قولہ سمعت الاستاذ اباعلی الدقاق رحمہ اللہ یقول من لم یکن لہ فی بدایتہ قومۃ لم یکن فی نہایتہ جلسۃ ہر کہ در اول کار قومہ نباشد یعنی قیام بحق این کار نباشد بشرط مجاہدہ و ریاضت نبود او در قعد صدق جلسہ و شستنی بقرار نیاید قولہ وسمعتہ یقول قولھم الحرکت برکۃ حرکات الظواھر توجب برکات السرائر و این گفتہ اند برکت در حرکت آنست کہ در باطن ہم او را اثرے و برکتے باشد ظواہر ہمہ حرکات است ہر کرا این جنبش باشد او را مزیدے در باطن باشد قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن علی بن جعفر رحمہ اللہ یقول سمعت الحسین بن علویہ

رحمه الله يقول قال ابو يزيد رحمه الله كنت ثنتي عشرة سنة
حدادنفسي وخمس سنين كنت مراة قلبي وسنة انظر فيما
بينهما فاذا في وسطي زنار ظاهر فعملت في قطعه ثنتي عشرة سنة
ثم نظرت فاذا في باطني زنار فعملت في قطعه خمس سنين انظر
كيف اقطع فكشف لي فنظرت الى الخلق فرايتهم موتى فكبرت
عليهم اربع تكبيرات ابو يزيد رحمہ اللہ میگوید دوازده سال در کوشش
نفس خویش بوده ام والبته او را بے احداد نمیگذاشتم و پنج سال آئینه دل خود بوده
ام یعنی البته هرچه در دل من بودے آنرا بخود باز میگردانیدم و دران نظرے
صائب میکردم و یک سال میان نفس و میان دل می دیدم بعد آن زنارے
ظاهر میان ایشان دیدم یعنی هریکے با دیگرے مرتبط بود هیچ یکے از دیگرے
خالص نشده بود پس قصد کردم و در عمل کوشیدم دوازده سال که آن زنار را
ببرم یعنی از میان ایشان کدورت برود و صفا و یگانگی شود دیدم در باطن من
زنارے دیگر است در بریدن آن زنار هم پنج سال مشغول بودم در این فکر بوده ام که
چونه ببرم این را بعد آن پرده که بود در تن من آن پرده از من خاست خلق همه
را مرده دیدم یعنی نفس را و دل را و زنار ظاهر و باطن را همه را نیست و نابود دیدم
پس چهار تکبیر گفتم و همه را وداع کردم تا آنکه این نشد که همه را نیست و نابود دید
بحقیقت کار رسیدن نبود وجود هریکے زنار میدانست غرض حکایت این داشت
چندین مجاهده است و چندین مشقت و چندین زنار را قطع باید کرد تا آنگه رونده بمقصود
رسد قوله سمعت الشيخ اباعبد الرحمن السلمي رحمه الله يقول
سمعت ابا العباس البغدادي رحمه الله يقول سمعت جعفرا رحمه الله
يقول سمعت الجنيد رحمه الله يقول سمعت السري رحمه الله

یقول یا معشر الشباب جدوا قبل ان تبلغوا مبلغی فتضعفوا و تقصروا کما قصرت وکان فی ذلک الوقت لا یلحقه الشباب فی العبادة جنید رح میگوید سری رحمہ اللہ گفتے اے گروہ جوانان جہد کنید و مجاہدہ بینید و بر کارے جد باشید پیش از انکہ آنجا برسید کہ من رسیدہ ام پس ضعیف شوید و تقصیر در عمل کنید چنانچہ من تقصیر میکنم و دران وقت از ہم جوانان در عمل بیشتر بود یعنی ریاضت و مجاہدہ مطلوب کلی است **قوله وسمعته یقول** سمعت ابا بکر الرازی رحمه الله یقول سمعت عبد العزیز النجرانی رحمه الله یقول سمعت الحسین القزاز رحمه الله یقول بنی هذا الامر علی ثلثة اشیاء ان لا یاکل الا عند الفاقة ولا ینام الا عند الغلبة ولا یتکلم الا عند الضرورة سہ چیز ضرورت این کار است طعام نخورد مگر بعد فاقہ و نخسپد مگر آنکہ غلبہ خواب بر و قوت آورد و سخن نگوید مگر بضرورت ضرورت چہ دانی برائے وضوء اطلبد و سخنے کہ برائے خدائے را با کسے گوید و ہم بچنین آنچہ لابدی باشد مردمان گو و بسیار گو نباشد **قوله وسمعته یقول** سمعت منصور بن عبد الله رحمه الله یقول سمعت محمد بن حامد رحمه الله یقول سمعت احمد بن خضرویه رحمه الله یقول سمعت عن ابراهیم بن ادهم رحمه الله یقول لن ینال الرجل درجة الصالحین حتی یجوز ست عقبات اولها یغلق باب النعمة ویفتح باب الشدة والثانی یغلق باب العز ویفتح باب الذل والثالث یغلق باب الراحة و یفتح باب الجهد والرابع یغلق باب النوم ویفتح باب السهر والخامس یغلق باب الغنا ویفتح باب الفقر والسادس

یغلق باب الامل ویفتح باب الاستعداد للموت سلطان ابراہیم ادہم رحمہ اللہ فرمودہ است مرد در دو مرتبہ صالحان حضرت نیابد تا از شش عقبہ نگذرد اول در نعمت و تن آسانی بر خود ببندد و در سختی را بر خود کشاید و دوم باب عزت و جاہ کہ میان مردمان شدہ است ببندد و در خواری را بر خود بگشاید خود را چیزے نداند و خود را بمرتبۂ ننہند و خود را از کسے بہتر نداند و سیوم در راحت ببندد و در مشقت بگشاید ہماں سخن است اما آنجا را حتے مخصوصے تن آسانی گرفتہ ام و چہارم اینست در خواب را ببندد و در بیداری را بگشاید بدان اضطراب و قلق باشد و بدان اضطراب و شوق باشد کہ ہمہ شب خواب گرد او نگردد و ہمہ شب بخیال یار محبوب باشد و پنجم در تونگری ببندد و در درویشی گشاید و ششم باب امید حیات را ببندد این کہ بداند فردا زندہ خواہم ماند یا ساعتے دگر زندہ خواہم ماند این امل را از خویش بدور کند و در ساختگی مرگ را بگشاید چوں باشد کسے کہ بداند این دم متحمل مرا مرگ خواہد آمد او چہ ساختگی کند بر ان صفت ماند این ہمہ کہ سلطان ابراہیم رحمہ اللہ فرمود ثمرۂ این طائفہ است نشان و امارت ایشان ہمین است خصوص در ابتداے کار قولہ سمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت جدی اباعمرو بن نجید رحمہ اللہ یقول من کرمت علیہ نفسہ ھان علیہ دینہ ہر کہ نفس او بر و عظیم و بزرگ شد دین او بر و خوار شد او برائے عزت نفس را چیزہا خواہد کرد کہ ہوان دین او خواہد شد قولہ وسمعتہ یقول سمعت منصور بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول سمعت اباعلی الرودباری رحمہ اللہ یقول اذا قال الصوفی بعد خمسۃ ایام انا جایع فالزموہ السوق وامروہ بالکسب ابوعلی رودباری رحمہ اللہ فرمودہ است اگر صوفی بعد

پنج روز بگوید مرا گرسنگی گرفتہ است او را لازم شوید کہ بازار برود و او را فرمائید تا کسبے کند صوفی بر غیب شستہ و غیب تا کے از غیب آید و او در پنج روز از پا در آید تا دست در شکایت و اظہار نہاد او چہ لایق تصوف است او را بگوئید در بازار رود و کسبے کند بخورد قولہ واعلم ان اصل المجاہدۃ وملاکہا قطع النفس عن المالوفات وحملہا علی خلاف ہواہا فی عموم الاوقات این سخن را من قبل گفتہ ایم شیخ ہماں را در ذیل میفرماید اصل این مجاہدہ و مبنائے کار او و ملاک رہ او باز داشتن نفس از مالوفات است یعنی تا آنکہ از مالوفات نگذشت او شیر خوارہ است بعد آنکہ از مالوفات گذرد ایام فطام باشد گوئی از شیر جدا شد و حامل شوند او را بر خلاف ہوائے او در کل احوال حامل شوند و معنی است یکے آنکہ خلاف ہوائے را بر و بار کنند یعنی زیر بار خلاف ہوا کنند و دوم حامل شوند او را بریں آرند قولہ وفی النفس صفتان انہماک فی الشہوات وامتناع عن الطاعات فاذا جمحت عند رکوب الہوی نجب کبحہا بلجام التقوی واذا حرنت عند القیام بالموافقات نجب سوقہا علی خلاف الہوی واذا اثارت عند غضبہا فمن الواجب مراعات حالہا در نفس دو صفت جبلی است البتہ از طاعت گریزان باشد و میلے سختے دارد در شہوت ہا ہر چہ شود شوکو او را در مخالفت لذتے ہست اگر جموحی کرد یعنی سرکشی میکند ہوا را حمل کردن نمید ہد واجب باشد کہ عنان او را بلگام تقوی بگردانند عجب سخنے است این نزدیک ما این را در سخنہا مصادرہ بر مطلوب گویند او امتناع ہم از طاعتہا کردہ و شما می فرمائید تقوی را لگام او کنند تا او در رہ آید او ہم ازاں گریختہ است تدبیرے دیگر کنند تا او بتقوی آید و چوں حزونی کند در اقامت طاعت چنانچہ اسپے سرکش باشد در رہے کہ میرانند نمی رود البتہ

منحرف و کژمی رود واجب باشد کہ اورا برخلاف ہوائے او رانند یعنی البتہ اورا
سخت گیرند و بر ہوائے او رفتن ندہند و عادت برخلاف ہوا [illegible] کنند چنانکہ
کحال خواہد چشم راکہ پردہ بروے دویدہ است قدحے کنند و او بدین سر
نمی نہد تم گیرند و بدو زور کنند و چشم اورا قدح کنند تا بصحت و دیدن اشیا باز
آید و چوں توران کند بشورد و وقتے کہ خواہند اورا بندند واجب این باشد
کہ البتہ برو قدرے نرمی کنند تا او قائم ماند و ضایع نشود کہ با وے ہم کارے
ہست قولہ فما من منازلۃ احسن عاقبۃ من غضب یکسر سلطانہ
بخلق حسن و تحمد نیرانہ برفق ہرچہ ازان سو آید بہ ازان نباشد کہ اگر غضبے
بود سلطان اورا و صولت قوت او را بخلق بشکند اگر خلق یکے از حلم است
اما اینجا حلم بایستے و نیران اورا و آتش غضب اورا آہستہ ترے فرو آرند قولہ
واذا استحلت شراب الرعونۃ فضاقت الا عن اظہار مناقبہا
والتزین لمن ینظر الیہا و یلاحظہا فمن الواجب کسر ذلک علیہا
و احلالہا بعقوبۃ الذل بما یذکرہا من حقارۃ قدرہا و خساسۃ
اصلہا و قذارۃ فعلہا و چوں نفس رعونت را عادت گرفت و شیرین شد
و او تنگ آمدہ است البتہ میخواہد بزرگی خود را پیدا کند و بیاراید خود را در نظر
کسے کہ او می بیند چنانچہ مردمان بق بق را دیدہ در خیال خود خود را چیزے
تصور کنند خود را در مرتبۂ نہند بدیں وہم و خیال گرفتار و این را کارے دانستہ
پس طالب را واجب باشد کہ این وصف را بشکند و فرود آرد او را بر آستانہ
خواری بتذکیر تحقیر اندازۂ او تو کیستی و چیستی از چہ و بچہ باز خوانی گفتن مقدرت و
ندرت فانی و زائلے لا یعبأ بہ و ہر واز احتیاج بشری کہ دارد ہم دران فکرے
کند قولہ وجہد العوام فی توفیۃ الاعمال و قصد الخواص

تصفیۃ الاحوال فان مقاساۃ الجوع والسھر سھل یسیر ومعالجۃ الاخلاق والتنقی عن سفسافھا صعب شدید عوام را مجاہدہ ہمین است توفیت افعال بکنند یقین آن مقدار کہ ماموراینشان ست آن بواجبی بجا آرند و وخواص را تصفیۂ احوال حالاتے کہ براینشان طاری شود آن بحسب مطلوب ومحبوب باشد ومرغوب ارواح واشباح باشد زیرا چہ این کہ شب بیدار باشند وطعام کم خورند والبتہ گرسنہ باشند این سہل است ہر عامی کند اما تبدیل وتہذیب اخلاق دشواری دارد چنانچہ ہمت سفساف بلندی خصوص کسے کہ اعتیاد شدہ باشد بران ولذت وزدالہ یافتہ باشد قولہ ومن غوامض افات النفس رکوبھا الی استجلاء المدح فان من تحتی منہ جرعۃ حمل السموات والارضین مثلا علی اشفارہ وامارت ذلک انہ اذا انقطع ذلک الشرب آل حالہ الی الکسل والفشل ویکے ازان آفات وعیوب نفس کہ بر بسیاران خفی است میل او بمدح خلقان است بسیاران نماز گذارند در مجامع ومحافل ونوافل مطول مردمان نظر کنند والبتہ برآن معتقد شوند کہ مرد صالح ہمہ مصلی است نوافل بسیار میگذارد ہمہ بر قیاس بذے وتحلے وتقلیل طعامے آنکہ او مبتلا بمدح باشد کہ مردمان او را نیک گویند آن کسے است کہ ہفت آسمان وزمین را بر موے یکے بر گیرد بر لے یک شاد باشی را برائے امثال این حکایتہا بسیار است دانستن زیادتی است ونشان این مرد چنین باشد در محضر ومنظر مردم کارائے کند کہ ممدوح خلق باشد وہر کسے را بعزت دست دہد وچوں بخلوت شود کہ بیندۂ را نظر نیست آن قدر قیام وآن قدر اہتمام در کار نکند قولہ وکان بعض المشائخ یصلی فی مسجدہ فی الصف الاول سنین کثیرۃ فعاقہ یوما عن الابتکار الی المسجد عایق فصلی فی الصف الاخیر فلم یرمہ

فسئل عن السبب فقال کنت اقضی صلوۃ کذا وکذا سنۃ صلیتها
وعندی انی مخلص فیها لله عزوجل فدا خلنی یوما تاخری عن
المسجد من شهود الناس ایای فی الصف الاخیر نوع خجل فعلمت
ان نشاطی طول عمری انما کان علی رؤیتهم فقضیت صلوتی

بعضے از پیران صلحا سالہاے بسیار نماز در صف اول گذاردے پس مانعے
آمد او را روزے و نتوانست در وقت صبحے کہ در صف اول بایستد ضرورت
در صف آخر گذارد و پس آں دیر باز او را ندیدند از موجب اختفاے او
پرسیدند گفت قضا میکردم نمازہاے کہ چندین سال گذاردہ ام سبب آنکہ
من می دانستم کہ اینکہ مداومت دارم در صف اول مر اخلوص نیت است بعد
آنکہ من در صف آخر آمدم نماز گذاردم خجالتے شکل در دل من آمد کہ مردمان چہ
گویند کہ من سالہا در صف اول نماز گذاردم امروز پس اقتادم پس دانستم
کہ آن نشاطے کہ در صف اول می گذاردم نبود آں مگر آنکہ بران نظر خلق است
پس آن قدر نمازہا گذاردہ بودم باز گردانیدہ بودم زیرا چہ اخلاص خالص نیافتم
نیکو حکایتے است ایں اما حال جماعت او چہ بود مگر ہم در خانہ جماعت داشت
انگہ اختفا چہ معنی دارد یعنی اختفا از مزاحم خلق کرد و این قدر جملہ صلحا را باشد از سبب
این باشد کہ من سالہا بانفس استقامت دادہ بودم کہ نماز در وصف اول
گذاردم و خجالت از نفس خود آید این خجالت ممدوح باشد نہ مذموم و دیگر اگر
مردم در کارے از ہمکاران خود پس افتد او را ازین پس افتادگی خجالت آید این خجالت از
ریا نباشد این خجالت از پس افتادگی ہمت خود باشد قولہ وحکی عن ابی
محمد المرتعش رحمہ اللہ انہ قال حجمت کذا حجۃ علی التجرید فبان
لی ان جمیع ذلک کان مشوبا بحظ ذلک ان والدتی سالتنی

یوما ان استسقی لها جرة ماء فثقل ذلك علی نفسی فعلمت
ان مطاوعة نفسی فی الحاجات کانت لحظ وشرب لنفسی اذ لو
کانت نفسی فانیة لم یصعب علیها ما هو حق فی الشرع ابو محمد
مرتعش رحمہ اللہ میگوید چندیں بار حج را بجا آوردم بر تجرید یعنی بے آنکہ ساختگی زاد
وراحلہ کنم و بے آنکہ رفیقے وصحبت قافلہ باشد آخر امر معلوم شد کہ ان حظ
نفس من بود و از بقیۂ انیت من بود زیرا چہ ما در من روزے سبوے آب طلبید
بر من آں گراں آمد پس دانستم کہ نفس من با من در حجہا موافقت آں مشوب بحظ
من بود و نفس من فانی نگشتہ بود زیرا چہ اگر نفس من فانی گشتہ بودے در حقوق
ہمہ جا رعایت کردے چنانچہ آمدہ است پس دانستم کہ آں مشوب بحظ نفس بود
اکنوں از ین فنا چہ مراد است فنائے ذات یا فنائے صفات اگر نہ فنائے
صفات آری ہمیں آید اما اگر فنائے ذات است با وے مطالبہ نیست قولہ
وکان امراة قد طعنت فی السن فسئلت عن حالها فقالت کنت
فی حال الشباب اجد من نفسی احوالا اظنها قوة الحال فلما کبرت
زالت عنی فعلمت ان ذلك کان قوة الشباب فتوهمتها احوالا
عورتے عمرے درازے داشت او را از حال او پرسیدند یعنی در جوانی چگونہ
و در پیری چگونہ گفت من در ایام جوانی خود احوال سنیہ مرضیہ می یافتم و در عبادات منافات
مشقت نشاط می دیدم در خود تصور میکردم بعد آنکہ امروز بزرگ شدم عمر بر آمد
آن احوال فرو شد دانستم کہ آں ہمہ گذاشتہا از خاصیت جوانی واز نشاط نازگی
عمر بود اکنوں اینجا دو احتمال است یکے آنکہ آں قدر کہ بود آں نماند زیرا چہ شوق
واشتیاق کم شد یا آنکہ آں قدر ہست لکن لذت آں نمی یابد در نماز لذت بودے
آں نمی یابد ایں حکایت از بزرگے ہم منقول است ہم از مشائخ طبقات قولہ

سمعت الشیخ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول ما سمع ھذہ الحکایۃ
احد من الشیوخ الا رفقوا لھذہ العجوز وقالوا انھا کانت منصفۃ
ابو علی دقاق رحمہ اللہ میگوید حکایت آن عورت مشائخ شنیدند رفقے و شفقتے
بر و کردند و گفتند عورتے با نصاف بود آرے ایشان تجربہ در خویش کردہ اند
می دانند کہ آرے ہمان روز پیش می آید کہ عورت را بود قولہ سمعت محمد
بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن عبد اللہ بن شاذان
رحمہ اللہ یقول سمعت یوسف بن الحسین رحمہ اللہ یقول
سمعت ذا النون المصری رح یقول ما اعز اللہ عبداً بعز ھو اعز لہ
من ان یذل لہ علی ذل نفسہ وما اذل اللہ عبدا بذل ھو اذل
لہ من ان یحجبہ عن ذل نفسہ یوسف رح میگوید کہ ذو النون رح گفتہ است
خداوند سبحانہ نہ ہر بندہ را کہ بعزے عزیز کردہ است و او عزیز تر است ازین کہ او
آن کار کند کہ دلیل بر ہوان نفس او باشد و ہر کرا خدائے تعالی بخواری خوار
کردہ است او ذلیل تر ازانست کہ بذل خویش محجوب است قولہ وسمعتہ
یقول سمعت محمد بن عبد اللہ الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت
ابراھیم الخواص رحمہ اللہ یقول ما ھالنی شیء کما رکبتہ ابراہیم
خواص گفتہ است رحمہ اللہ ہیچ کارے و شوارے ہائلے پیش نیامدہ است
مگر آنکہ راکب شدہ ام او را قولہ وسمعتہ یقول سمعت عبد اللہ
الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن الفضل رحمہ اللہ
یقول الراحۃ ھو الخلاص من املنی النفس محمد فضل رح گفتہ است
راحت درین است کہ امان از شر نفس شود قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن
رحمہ اللہ یقول سمعت منصور بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول

سمعت اباعلی الرودباری رحمہ اللہ یقول دخلت الافۃ من ثلثۃ سقم الطبیعۃ وملازمۃ العادۃ وفساد الصحبۃ فسالتہ ما سقم الطبیعۃ فقال اکل الحرام فقلت ما ملازمۃ العادۃ قال النظر والاستماع بالحرام والغیبۃ قلت فما فساد الصحبۃ قال کلما ھاج فی النفس شھوۃ تتبعھا رودباری رحمہ اللہ گفتہ است آفت سالک صوفی کہ موجب حرمان او شود سہ چیز است سقم طبیعت مرض طبیعت چہ باشد کہ او کارے عظیم نتواند کرد مجاہدات وریاضات را بسر بردن نتواند و ملازمت العادۃ وآنچہ عادت بران است ورسمے کہ از آن بشریت است ملازمت ہم بدان کند وفساد الصحبت وصحبتے ناشائستہ باشد اخوان سوء وخلان قبیح الاعمال ازو پرسیدم سقم طبیعت چیست او موجب را بیان کرد وآن خوردن حرام است آنچہ من گفتم سخن از اصل سقم طبیعت این موجب آنست پرسیدم ملازمت عادت چیست گفت نظر طرف ناشائستہ باشد واستماع سخنانے کہ در آن غیبت باشد ولہو نفس باشد پرسیدم فساد صحبت چیست ہر بار کہ حاجت نفس شود تو پیروی آن کنی ہر چہ خواہد تو خواہی مباشر آن شوی نفس از ہمہ کسان ترا نزدیک تر وصاحب ترا ست او حاجتے بہواے خود خواہد تو پس آن روی ہر آئینہ موجب آفت باشد اما اخوان سوء وخلان صحبت عنایت کردہ ایم وقایل نفس را میگوید بباید دانست کہ نفس میل بجنس بخود بیشتر دارد از میل بچیزے دیگر چہ اخوان ویاران اشرار باشد ہر طرفے کہ نفس برد ہر آئینہ کشادہ کنان سوے ایشان برود تو پیروی او کنی ہر آئینہ موجب آفت باشد قولہ وسمعتہ یقول سمعت النصر آبادی رحمہ اللہ یقول سبحانک نفسک فاذا خرجت منھا وقعت

فی راحت الابدیۃ بندیخانہ تو نفس تست چو از ان خلاص یافتی راحت ابدیافتی قولہ وسمعتہ یقول سمعت محمد الفراء رحمہ اللہ یقول سمعت ابا الحسن الوراق رحمہ اللہ یقول کان احکامنا فی مبادی امرنا فی مسجد ابی عثمان رحمہ اللہ الایثار ربما یفتح علینا وان لا نبیت علی معلوم ومن استقبلنا بمکروہ نکر لا ننتقم لانفسنا بل نعتذر الیہ ونتواضع لہ واذا وقع فی قلوبنا حقارۃ لاحد قمنا بخدمتہ والاحسان الیہ حتی یزول ابوالحسن وراق رحمہ اللہ میگوید کار ما در اول حال این بود در مسجد ابوعثمان رحمہ اللہ می بودیم ہرچہ بر ما رسیدے ایثار می کردیم و ہرگز شب بر معلومے و معینے نمی خفتیم یعنی فردا چنین چیزے خواہد رسید چنین خواہیم خورد و چنین خرج خواہیم کرد این دو معنی احتمال دارد یا شخصے معینے ایثار کردہ است کہ فردا چنین چیزے خواہد آورد خواہیم خورد ہرگز بران اعتماد شب نخفتند یا از حال مردم این معلوم شد کہ فردا چنین چیزے خواہد رسید خواہیم خورد احتمال دوم این معلوم و محقق است کہ خداوند تعالی فرمودہ است وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا بر اتکال این مضمون اعتماد نمی کردند و برین نمی بودند کہ او رزق خواہد داد ما خواہیم خورد بلکہ برین می بودند کہ او رزق نخواہد داد ما خواہیم مرد بگرسنگی این اتکال بر رزق نیست این اتکال بر خدا است این سخن احرار است سخن ابرار نیست و ہر کہ بر ما بکروہے پیش آمدی بسببی یا باہانتے و امثال این او را اکرام میکردیم و از کردۂ نفس خویش بر و انتقام نمی کردیم یعنی بظاہر مکافات و مجازات نبودے و بباطن بدخواہی نہ بلکہ عذر او میخواستیم و تواضع میکردیم پیش او عذر میخواستیم یعنی میگفتیم از ین عزیز اینچنین ہا نیاید این مرد بزرگ است اوصاف جمیلہ

دارد نمیدانیم این از وچون در وجود آمده است نادره در حکم معدوم است
و دیگر میگفتم بر تو گنه نیست شومت گنه ما است که این گفتار تو مکافات گنه
ما کرده است و کفارت زلات ما شده است برای هر یکی را حکایت های
لطیف است اما گفتن زیادت باشد قوله وقال ابوحفص رحمه الله
النفس ظلمة کلها وسراجها سرّها ونور سراجها التوفیق فمن
لم یصحبه فی سرّه توفیق من ربه کان ظلمة کلها ابوحفص رحمه الله گفته است
نفس همه تاریک است چنانچه شبی تاریک باشد یا حجرهٔ در بستهٔ تاریک باشد وچراغ
این تاریکی در دل اوست و روشنائی آن چراغ توفیق است اگر دل موفق شد
بطاعت خدا یاد داشت حق پس آن تاریکی رفت و درونهٔ او روشن گشت پس
هر که این توفیق نیابد او را تاریکی در تاریکی باشد قال الاستاذ الامام
ابوالقاسم رضی الله عنه معنی قوله وسراجها سرها یرید سرّ العبد
الذی بینه وبین الله هو محل اخلاصه وبه یعرف ان الحادثات
بالله لا بنفسه ولا من نفسه یکون متبریا من حوله وقوته
علی استدامته وقائمة ثم بالتوفیق یعتصم من شره ونفسه
فان لم یدرکه التوفیق لم ینفعه علیه بنفسه ولا بربه شیخ ابوالقاسم
رحمه الله معنی سراجها سرّها میفرماید که چه مراد است مراد ازین سر اینست آن سری
که میان بنده و خدا است که بدان نفس شناخته می شود و آن محل اخلاص اوست وبدان
سر می داند که وجود حادثات بالله است به سبب نفس او و نه از نفس اوست تا از
حول قوت خویش بری باشد بداند که همه از اوست و دائم همچنین باشد بعد آن چه
توفیق یابد از شر نفس خویش اعتصام یابد بخدا پناه گیرد و هر که توفیق نیابد علمی که او را بنفس
او شود یا بر تب شود او را نفعی نکند نیکو سخنی است که شیخ فرمود عارفانه و محققانه گفت

اما او نفس را ظلمۃ کلها گفت و ران محلے کہ نفس عبارت از ہمہ تاریکی است
سرے کہ میان خدا و میان بندہ است چہ نسبت دارد و این سر بغیر عنایت و بغیر توفیق
چونہ دست دہد نکو سخنے است اما این اشکال دارد **قوله ولهذا قال الشيوخ**
من لم يكن له سر فهو مصر ہر آئینہ ہر کہ سر او بجلا و صفا نباشد او کسے مصر است
کہ بحران و بُعد مصر باشد **قوله وقال ابو عثمان رحمه الله لا يرى احد**
عيب نفسه وهو يستحسن من نفسه شيئاً وانما يرى عيوب
نفسه من يتهمها في جميع الاحوال ابو عثمان رحمہ اللہ گفتہ است نمی دانم
این عثمان کدام است کی مراد است یا حیری مراد است یا مغربی ہیچ کسے عیب نفس
خود را نہ بیند و نداند و حال آنست کہ او کسے است شیئے را از نفس خویش استحسان میکند و عیب
نفس کسے بیند ہر کہ جمیع احوال متہم بر نفس خود باشد اگرچہ او اطاعت و عبادت کند
متہم باشد بر وتا برائے چہ می کند **قوله وقال ابو حفص رحمه الله ما اسرع**
هلاك من لا يعرف عيبه فان المعاصي يريد الكفر چہ شتاب است
برائے ہلاک نفس خود را کسے کہ عیب نفس خود را نشناسد زیرا چہ معاصی برید
کفر است یعنی البتہ معاصی بکفر رساند و نشان کفر میدہد از انچہ ہر دو بے فرمانی خدا
است چہ کجا نفس قدم در بے فرمانی نہاد عجب نباشد کہ در دوم ہم کشد زیرا چہ
الذنب تجر الى الذنب والطاعة تجر الى الطاعة و دیگر دل بمثابہ آئینہ باشد
اگر این را اہمال کنند آئینہ دل بمثال تا بہ شود و این را بالا نویسانیدہ ام **قوله و**
قال ابو سليمان رحمه الله ما استحسنت من نفسي عملا فاحتسبت
به بهيج عملے نیک نکردم کہ آن را احتساب از نفس کردم **قوله وقال السري**
رحمه الله اياكم وجيران الاغنياء وقراء الاسواق وعلماء الامراء
برشما باد کہ احتراز کنید از ہمسایگی تونگران بسبب چند معنی یکے آنکہ ایشان اغنیا باشند

وترا فقیر بینند شاید از ایشان ترا خصمے برسد و فقیر را این صورت کردن و برین صفت بودن دلیل بر عدم صبر و عدم تقوی فقر است و دیگر مرد فقیر اغنیا را تمتع و ترفع بیند یتحمل نفس او نظر بران کند و شکستہ شود و دمے سردے برآرد پس این عیبے در فقر او شود و ازان مزید باز ماند و دیگر اہلے و ولدے دارد و غلام و خادم دارد و ایشان بدینہا شکستہ شوند و دیگر احتراز کند از علمائے کہ در بازار گردان باشند چنانچہ دیدۂ متعلمان باشند و ستارے بندند و قشے دراز کنند و آستین ہا فراغ یک دو جزوے دران آستین پیش دوکان طباخان و قصابان نحتے میکنند و سلمنا ولئن سلمنا ولا نسلم در کار می کنند و احتراز کنید ازان دانشمندانے کہ در صحبت ملوک باشند نعوذ باللہ من شرھم اکثر ایشان را این حال است البتہ نحتے گویند کہ دران تطریب نفوس امرا باشد و ہر شرے کہ ایشان میکنند تزئین آن پیش ایشان می کنند برائے آنکہ چیزے دنیائے وصدقۂ از ایشان برسد قولہ وقال ذوالنون المصری رحمہ اللہ انما دخل الفساد علی الخلق من ستۃ اشیاء ضعف النیۃ بعمل الآخرۃ والثانی صارت ابدانھم رھینۃ لشھواتھم والثالث علیھم طول الامل مع قرب الاجل والرابع آثروا رضاء المخلوقین علی رضاء الخالق والخامس اتبعوا اھواءھم ونبذوا سنۃ نبیھم صلوات اللہ علیہ وراء ظھورھم والسادس جعلوا قلیل زلات السلف حجۃ لانفسھم ودفنوا کثیر مناقبھم این کہ خلق از حق محروم ماندند و نفس ایشان از درون فاسد گشت چنانچہ تخمے گندہ شود کہ او را بکار ناید از وچیزے نروید از شش چیز است یکے نیت ضعیف باشد در عمل آخرت عملے کنند و صدق نیت نباشد دوم

نفوس ایشان بشہوات ظاہر ایشان گروگان ماندہ است ابدان گفتہ است برائے آن را شہواتے کہ در ظاہر نفس است اکلے و شربے و غیر آن بدان ماندہ است و سیوم بآنکہ اجل نزدیک است ہمت مع ہذا امید حیات دراز کنند و چہارم رضائے بندگان اختیار کردند بر رضائے خدا بدانچہ یار و برادر و مادر و پدر و زن و فرزند و ملک و بادشاہ خوش شود آن اختیار می کنند و رضائے خدا ترک میکنند و پنجم آفت اینست ہوا ہائے خویش را پیش گرفتند و سنت پیغمبر خویش را پس پشت انداختند و ششم اینست زلتے کہ از سلف زادہ است آن را پیش گرفتند و برائے زلات و معاصی راحجت ساختند و آنچہ مناقب سلف است آنرا ترک آوردند

قولہ (۳) باب الخلوۃ والعزلۃ

یکے از عزیمات امور متصوفہ اختیار خلوت است در ظاہر اختلاط مردم بگذارند و تنہا باشند آنجا کہ کسے نباشد اگرچہ او کار تو مزاحمتے دہد یا ندہد اما وجود او مزاحم باشد و خلوت در باطن کنند دل را از وہمیات و خیلات باز آرند و جز یک وجود در سینۂ ایشان نماند تنہا ماندن ظاہر او باطناً از لابدیات کار ایشانست

قولہ اخبرنا علی بن احمد بن عبدان رحمہ اللہ قال اخبرنا احمد بن عبید البصری رحمہ اللہ قال حدثنا عبد العزیز بن معویۃ رحمہ اللہ قال حدثنا القعنبی رحمہ اللہ قال حدثنا عبد العزیز ابی حازم رحمہ اللہ عن ابیہ عن نجیح ابن عبد اللہ بن بدر الجہنی رحمہ اللہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان من خیر

معاشرن معاشر الناس رجل اخذ بعنان فرسہ فی سبیل اللہ عز
وجل ان یسمع قرعۃ او ھیعۃ کان علی متن فرسہ یبتغی الموت
مقاتلہ رجلان او القتل فی مکانہ او رجل فی غنیمۃ لہ فی راس شعفۃ من
ھذہ الشعاف او بطن وادی من ھذہ الاودیۃ یقیم الصلوۃ
ویوتی الزکوۃ یعبد ربہ حتی یاتیہ الیقین لیس من الناس
الا فی خیر شیخ رحمہ اللہ مقدم حدیث رسول اللہ کرد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
باید و بہترین کسے باشد کہ تنہا ماند تحقیق مردے کہ بہترین گروہہائے مردم باشد
مردے است کہ عنان اسپ خویش گرفتہ است برائے رہ خدائے را اگر
خوفے بشنود یا ہیعتے یا فزعے بشنود او بر پشت اسپ خویش باشد طلب مرگ
کند یا بمیرد یا در مکان خویش قتلے کند اینچنیں مردے او بذل نفس خویش کردہ است
و کارے برائے خدائے اختیار کردہ است اینچنیں کسے بہترین مردم باشد
یا مردے کہ چند گوسفند یکے در بادیہ و کوہچہ ہا نجا گوسپندان می چراند و روزگارے
می گذراند و اگر مالے زیادتے می باشد در راہ خدا زکوۃ میدہد و اقامت
صلوۃ میکند و خدا را می پرستد برین صفت تا دولت یقین دریابد یا آنکہ تا آن
زمان می پرستد تا آنکہ یقین در آید موافق مرگ مراد داشتہ اند یقین گویند مرگ
مراد دارند زیرا چہ بعد موت البتہ یقین حاصل می شود کہ حالت ہر یکے چیست
و دیگر یقینے کہ در دین باشد شک و تردد برود و قرارے و استقرارے شود آنرا
کہ علم الیقین می نامند اینچنیں مردے از میان مردمان نباشد مگر بخیر قولہ الخلوۃ
صفۃ اھل الصفوۃ والعزلۃ من امارات الوصلۃ این کہ تنہا باشد
صفت اہل صفوۃ است یعنی آن کسان کہ تنہا باشند در پے صفوۃ اند یا ایشان
را صفوۃ شدہ است قولہ والعزلۃ من امارات الوصلۃ و اینکہ

کسے تنہا باشد و از مردمان عزلت گیرد نشان آن باشد کہ او را نسبت بوصلت
شدہ است چو گوئی اگر شخصے بعد مقاساۃ التی و اللتیا مقصود و محبوب را
در دام یابد و بر مراد او شود با وے خلوت خواہد یا نہ معاملتے است میان
محب و محبوب آن معاملہ جز بخلوت راست نیاید پس لابدی است محبوب
با محب عزلت گزیند خلوت و عزلت در معنی یکے اند اما خلوت برائے طائفہ
را اختیار گیرد و عزلت برائے طائفہ دیگر را و این بعنایت شیخ است و ہم نسبتے
بیدا کنیم خلوت امر عدمی است و عزلت امر وجودی صفوۃ ہم امرے عدمی است
برائے او را نسبتے تمامے بود گفت خلوۃ مر اہل صفوۃ راست باختیار تو ہم باشد
و بغیر اختیار تو ہم باشد و عزلت نباشد مگر باختیار شیخ خلوت و عزلت بیان کرد خلوت
برائے اہل صفوت راست و عزلت برائے اہل وصلت راست باز در تقریر
آنچنان گفت گوئی ہر دو یکے است و در واقع ہمیں می آید گوئی مترادف اند اما ما
مناسبت برائے بیان شیخ گفتیم قولہ ولا بد للمرید فی ابتداء حالہ
من العزلۃ عن ابناء جنسہ ثم فی نہایتہ من الخلوۃ لتحققہ
بانسہ قولہ عن ابناء جنسہ یعنی آن کسانیکہ در کارہائے او شریک بودند
و مونس بودند و در نہایت ہم خلوت است حاصلے کہ او دارد تحقق انس با او
خلوت شود قولہ ومن حق العبد اذا اثر العزلۃ ان یعتقد باعتزالہ
من الخلق سلامۃ الناس من شرہ ولا یقصد سلامتہ من یعتقد
شر الخلق فان الاول من القسمین نتیجۃ استصغار نفسہ والثانی
شہود مزیتہ علی الخلق برائے خلوۃ را مواجدے و اسبابے است
و سبب خلوت اینست کہ خلوت گیرد برائے آنرا کہ خلق از شر او ایمن باشند
او از شر خلق ایمن باشد این را قصد نکند زیرا چہ در اول کلام شہود و خواری و

ونیستی نفس است و در دوم شہود وجود مزیت نفس است سخن ہمین است
واگر کسے قصد این میکند کہ من از شر خلق ایمن باشم بدین معنی کہ سبب اختلاط ایشان
کدورتے در نفس افتد و شاید بغیبتے مبتلا گردد نفس محمول است بر امتزاج و اختلاط
ہم جنسان خویش و آن موجب کدورت و اصطلام است اگر بدین معنی او
میگوید کہ از شر خلق ایمن باشم این مزیت او بر خلق نباشد بلکہ اعتصام نفس خود بود
قولہ ومن استصغر نفسہ فھو متواضع ومن رای لنفسہ
مزیۃ علی احد فھو متکبر ہر کہ نفس خویش را از مردمان کمتر بیند او متواضع
باشد و ہر کہ نفس خود را از مردمان بہتر بیند او متکبر باشد قولہ رؤی بعض
الرھبان فقیل لہ انک راھب فقال لا انا حارس کلب ان
نفسی یعقر الخلق اخرجتھا من بینھم لیسلموا منھا حکایت
آرند کسے از راہبان بود او را گفتند تو مردے منقطع زاہدی گفت من زاہد نہ ام
من نگاہبان سگ نفسم زہد و انقطاع من برائے چیزے را نیست مگر برائے
این را کہ من نفسے سگے عقورے دارم مردماں را می گزد خلوت و عزلت گرفتہ ام
برائے آن را تا مردمان را نگزد قولہ ومر الانسان ببعض الصالحین فجمع
ذلک الشیخ ثیابہ منہ فقال الرجل لم تجمع عنی ثیابک لیست
ثیابی بنجسۃ فقال الشیخ وھمت فی ظنک ثیابی ھی النجسۃ
جمعتھا عنک لئلا تنجس ثیابک لانی تنجس ثیابی شخصے بصالحے
گذشت آن صالح جامہائے خود را گرد آورد و چنانچہ کسے از متنجسے متنزہ کند
آن گذرندہ گمان برد کہ از من متنزہ کرد آن مرد گفت من متنجس نہ ام از من چرا
متنزہ میکنی گفت از تو متنزہ نمی کنم اما ترا از خود منزہ میدارم شیخ رحمہ اللہ مصلحت
خلوت و عزلت را ہمین یک بیان فرمود کہ شر خود را از مردمان کفایت کند

ان اصطلام

یک مصلحت ہمیں باشد مشائخ رضوان اللہ علیہم باجماع این سخن فرمودند کہ مبنائے سلوک برچہار رکن است تقلیل طعام تقلیل منام وتقلیل صحبت انام وتقلیل کلام تقلیل کلام تقلیل صحبت بے اعتزال از ایشان نشود پس این خلوت برائے دفع شر خود را نیست برائے دفع شر ایشان است صحبت باخلق مختلف اکتساب اوصاف زدیدہ شود وانصاف باوصاف حمیدہ شود از صحبت حسد خیزد وشہوت خیزد وکبر وغضب ونخوت خیزد وموانست باجنسیت این ہمہ موانع راہ خدا است ودیگر از صحبت صور واشکال مختلفہ در متخیلہ نقش گیرد در وقت ذکر ومراقبہ دفع آن دشوار باشد واز صحبت مدارات ومداہنہ آید واز صحبت شرکت جبلی وشکایت دارد اما ہمیں مقدار کہ گفتیم بریں قیاس بسندہ باشد پس لابدی برائے آن عزلت گزیند قولہ ومن آداب العزلۃ ان یحصل من العلوم مایصح بہ عقد توحیدہ لکیلا یتمویہ الشیطان بوساوسہ ثم یحصل من علوم الشرع مایؤدی بہ فرضہ لیکون بناء امرہ علی اساس محکم این قدر کہ شیخ میفرماید این در ادب نمی باید گفت این از فرائض است اول این را تحصیل باید کرد بعد آن اختیار خلوت است شیطان اینجا چہ وساوس کند تزئین وترویج ہوا کند پیش او یا دل را در تشتت وتفرق اندازد یک مقصد خلوت ہمین است کہ از وساوس مداخل شیطانی عصمت شود واین ہمہ تحصیل ایشان پیش از آنکہ خلوت شیند لابدی است خلوت کسے شیند کہ نفس خود را ودل خود را چنان بکار دارد وچنان مشغول شود کہ فرصت کارے دگر نباشد واگر نہ برائے چہ خلوت شستہ است چو بریں نمط شست شیطان را مدخلے نباشد مرد خلوتی را اگر خضر بیاید یا ابدال وارواح خلاصہ وفرشتگان بیایند ایشان را مشوش وقت خود شمرد قولہ والعزلۃ فی الحقیقۃ اعتزال الخصال المذمومۃ والتاثیر لتبدیل الصفات لا للتنائی عن الاوطان ۴ فاتاثیر

ولهذا قيل من العارف قالوا كائن بائن يعني كائن مع الخلق بائن عنهم في السر بحقيقت عزلت اينست كه اوصاف ذميمه را ترك آرد و عزلت تاثير در تبديل صفات دارد و براے تهذيب اخلاق راست نه براے آنست كه از مكانے بمكانے جدا شود و هم اوصاف در وے باشد اما آن اوصاف آنچنان معتدل كرده است گوئی با او نمانده است غضب با او هست اما صرف في محله ميكند همبرين قياس اوصاف دگر يعني كائن مع الخلق بائن عنهم شيخ ميفرمايد كه بود او با خلق همچنان باشد كه با خلق است اما بدل از ايشان جدا باشد پس اينچنين ميفرمايد شيخ كه غضب دے دارد و في محله صرف كند بصفت غضب با خلق است اما در حرف او با اين است براے اين العارف كاين بسيار معانی گفته اينجا همين قدر مناسب بود

قوله سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمه الله يقول البس مع الناس ما يلبسون وتناول مما ياكلون وانفرد عنهم بالسر ابو علی دقاق رحمه الله گفتے آنچه مردمان می پوشند همان پوش و آنچه ايشان ميخورند همان خور يعني بصورت ظاهر همچو ايشان باش اما بدل از ايشان جدا باش قوله وسمعته يقول جاءني انسان وقال جئتك من مسافة بعيدة فقلت له ليس هذا الحديث من حيث قطع المسافات ومقاسات الاسفار فارق نفسك بخطوة وقد حصل مقصودك ابو علی دقاق گفته است مردے بر من آمد و گفت از دورے آمده ام و مسافت دراز را قطع كرده ام يعني براے آن را تا شيخ تلقينے كند و ارشادے و تعليمے فرمايد شيخ گفت من او را گفتم فارق نفسك بخطوة نزا از مكان خويش جدا شدن غرضے نيست اما از نفس خويش جدا شو يك گامے كه مقصود تو حاصل شد يعني از هوا ها بدر شو با نفس بهران كن اگر اين كنی غرض حاصل شود بدين معنی قطع مسافت غرضے حاصل نيست يعني از نفس بدر شو اگر اين چنين كنی

مقصود تو حاصل شود معنی دیگر تو از نفس جدا شو مقصود حاصل است از و بهم و وی
برآ مقصود خود بصفت کشف و جلا است این حکایتے کہ شیخ فرمود کہ او گفت
از دور آمدہ ام و شیخ گفت از دور آمدن حاجت نیست از نفس جدا شو بمقصود رسی
گوئی شیخ آمدن او را اعتبار کرد و مشقت او را قبول فرمود و تنبیہے و اطلاعے کہ بر مقصود
می بایست داد او از دور آمد شیخ مقصود او بدامن او بر بست. قولہ دخلت علی
ابی یزید رحمہ اللہ قال رایت ربی فی المنام فقلت کیف اجدک
فقال فارق نفسک حکایت ابو یزید رحمہ اللہ آرند شبے حضرت رب را در
خواب دید از و پرسید کہ چگونہ یابم خداوندا وے گفت فارق نفسک از خود
بیروں آے بمن بہ رس ازیں حکایت این معلوم شد دیدن رب در خواب یا در واقعہ
و بیداری عبارت از رسیدن او نیست و جدان او و وصول او چیزے دیگر
است و چنین اشارت میکند کہ آن عبارت ازین باشد فناؤک عنک بکلیتک
وبقاؤہ بذاتہ بازلیتہ وابدیتہ بصفۃ الفردانیۃ ونعت الوحدانیۃ
وقتے کسے گفتہ بود نظم

مرا گفتی بیا بر من وے بگذار از خود و خود را اطاعت را نہم گردن ولے شرطے محالے ست
از خود چوں بروں می توان شد و بدیگرے چوں یکے می توان گشت مگر اینچنین باشد
من من نہ ام او او ست یعنی ہموست قولہ سمعت الشیخ اباعبد الرحمن
السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت اباعثمان المغربی رحمہ اللہ یقول
من اختار الخلوۃ علی الصحبۃ ینبغی ان یکون خالیا من جمیع الاذکار
الا ذکر ربہ وخالیا من جمیع الارادات الا رضاربہ وخالیا من
مطالبۃ النفس من جمیع الاسباب وان لم یکن بھذہ الصفۃ فان
خلوتہ توقعہ فی فتنۃ او بلیۃ ابو عثمان مغربی رحمہ اللہ گفتہ است ہر کہ خلوت

را بر صحبت برگزیند باید کہ نصیحت لزوم و وجوب از جملہ اذکار و افکار خالی باشد مگر ذکر و فکر مقصود آن رب است تعالی ہیچ مراد دے نیاید در سینہ جز ہماں یک مراد کہ گفتیم و از جملہ مطالبتے کہ نسبت با سباب دارد نفس از ان خالی باشد ہر سہ شرط با احنت خود و اندذت بعنقہا است خلو نفس از جمیع اذکار جز یک ذکر میسر نیست مگر آنکہ از جملہ مرادات یک مراد باشد و کذلک الخلوۃ من الاسباب اگر خلوت برین صفت باشد خوف آن باشد کہ در فتنہ افتد و بلاے گرفتار شود و از شومت آن کہ نفس آن را از خود دفع نتوان کردن یا تنہا بودن و خالی از ان کار ہمین باز آید **قولہ** و قیل لا انفراد فی الخلوۃ اجمع لدواعی السلوۃ و گفتہ اند تنہائی در خلوت داعی بر آرام و آسودگی است **قولہ** و قال یحیی بن معاذ رضی اللہ عنہ انظر انسک بالخلوۃ او انسک معہ فی الخلوۃ فان کان انسک بالخلوۃ ذہب انسک اذا خرجت منہا و ان کان انسک بہ فی الخلوۃ استوت لک الاماکن فی الصحاری و البراری یحیی معاذ رازی گفتہ است اگر انس تو بخلوت است و آرام و قرار تو بہ تنہائی است از آنجا برون آئی آن آرام برود و اگر انس با وے است جا ہر کہ باشی او با تو باشد و انس او با تو باشد اگر بلدان و خلوات و صحاری و براری ہمہ برابر باشد خلوت برائے این راست کہ تو ہر جا کہ باشی انس با وے باشد در خلوت شینند این اکتساب کنند گوئی یحیی معاذ رحمہ اللہ بریں اشارت کرد کہ بمجرد خلوت بکار نیاید خلوت با وے شاید **قولہ** سمعت محمد بن حسین رحمہ اللہ یقول سمعت منصور بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن حامد رحمہ اللہ یقول جاء رجل الی زیارہ ابی بکر الوراق رحمہ اللہ فلما اراد ان یرجع قال لہ اوصنی فقال وجدت خیر الدنیا و الاخرۃ فی الخلوۃ و القلۃ و شرہما فی الکثرت و الاختلاط شخصے

بر ابو بکر وراق رحمہ اللہ آمد وقت باز گشت عرضہ داشت کرد مرا وصیتے کن وراق رحمہ اللہ گفت نیکی دنیا و آخرت را در خلوت و در فقر یافتم و شر در کثرت و خلطت یافتم کہ مردم ذات بسیار شود و اختلاط با مردم باشد قولہ و سمعتہ یقول سمعت منصور بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول سمعت الجریری رحمہ اللہ وقد سئل عن العزلۃ فقال ھی الدخول بین الزحام و تحفظ سرک ممن ان لا یزاحمونک و تعزل نفسک عن الاثام و یکون سرک مربوطا بالحق عزلت اینست میان مردم باشی و تنہا، ای یعنی سر تو با ایشاں نباشد سر تو با خدا باشد و تن تو با مردماں باشد ہماں سخن است الکائن البائن و نفس را از گناہاں معزول کنی و سر تو و دل تو بخدا متعلق باشد اما این قدر باید دانست تا بظاہر خلوت نکند این دولت بباطن میسر نیاید قولہ و قیل من آثار العزلۃ حصول العزت ہر کہ اختیار عزلت کرد عزت خاصہ او شد لفظ اینست من لہ العزلۃ کان العزلت عزۃ اللہ باشد عزت عند الناس باشد در عزلت ہر دو ہست قولہ و قال سھل رحمہ اللہ لا تصح الخلوۃ الا بأکل الحلال و لا یصح اکل الحلال الا باداء حق اللہ سبحانہ سہل رحمہ اللہ گفتہ است عزلت بشرطہا نباشد مگر آنکہ اکل حلال باوے باشد و اگر اکل حلال باوے میسر نباشد مگر بادائی حق باری تعالی یعنی اکل حلال نیست مگر ہمیں ادائے حق قولہ و قال ذو النون رحمہ اللہ لم ار شیا ابعث علی الاخلاص من الخلوۃ ہیچ چیزے باعث تر برائے اخلاص را از خلوت نیست یعنی بعض جزئیاتے چنانچہ گذاردنی و خواندنی و غض بصری و قلت کلامی و قلت منامی و قلت طعامی در خلوت باشد و کسے بر آن مطلع نباشد ہر آئینہ نزدیک باخلاص باشد کو سخنے است این اما ابتدا کہ در خلوت در آید نیت چیست اگر باخلاص در آید نیکو و اگر درین نیت ارادتے

وشهرت مطلوب باشد و دران خود را لاغر و زار آید نیکو و اگر درین نیت اراده ی
وشهرت مطلوب میکند می نماید تا مردمان چنین و چنان گویند این بلاے است
اما آنکه ذوالنون علیه الرحمه میگوید آن در بعض جزئیات است قوله وقال ابو
عبد الله الرملی رحمه الله لیکن خذ لذتک الخلوة وطعامک
الجوع وحدیثک المناجات فاما ان تموت او تصل الی الله
تعالی صفت خلوت بحق حقیقت اینست کو باشد یار تو خلوت و بجاے طعام
ترا گرسنگی باشد اگر کسے خود را در وقت طعام گرسنه داشت پس جوع طعام
باشد طبیعت از بدن آدمی غذا می گیرد و خون و گوشت بدن طبیعت میخورد و حکما
تو با مردمان مناجات با خدا باشد میان این دو چیز یکے پیش می آید یا بخدا برسی
یا بمیری اینجا سخنے است هر که خدا را بشرط طلب او جست هرگز نباشد در خواب
یا در بیداری هم درین جهان بمقصود نرسد یا در مرض موت یا عند الازهاق یا فی
القبر یا وقت البعث و اگر درین اوقات نشد در حضرت اقرب من کل قریب
و اعرف من کل عارف و اجره علی الله من کل مجتبی ان تصیبه شود او را
از انست که همه عارفان حسرت برند که اے کاشکے ما را در دنیا هیچ نصیبه نبود ے ایشان
آنند که یغبطهم الاولیاء والانبیاء در شان اینست قوله وقال ذوالنون
رحمه الله لیس من احتجب عن الخلق بالخلوة کمن احتجب
عنهم بالله هر که از خلق بحجابت خود را در محجب حجاب داشت همچو او نباشد
که او با خدا را از خلق محجب است یکے از خلق محجب گشت و یکے با خدا یکے گشت و از خلق محجب شد
فشتان بینهما قوله سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمه الله
یقول سمعت جعفر بن نصیر رحمه الله یقول سمعت الجنید
رحمه الله یقول مکابدة العزلة ایسر من ملاقاة الخلطة

جنید رحمہ اللہ فرمودہ است این کہ در خلوت باشی و رنج خلوت کشی بہ از آنکہ میان مردمان باشی و با ایشان مدارات کنی و بلاے ایشان کشی در خلوت مکابدہ سختی است اگر در تنہائی وحشت گرفت و قبضے شد پیش این بلاے است کہ ہماں کس داند کہ بچشد این مکابدہ آسان تر از ان مدارات است مداراۃ قریب بنفاق است مدارات البتہ برین معنی است بروے مردم بہ بشاشت و طلاقت وجہ پیش آئی و باطن تو از و متنفر و منکسر باشد قولہ وقال مکحول رحمہ اللہ ان کان فی مخالطۃ الناس خیر فان فی العزلۃ السلامۃ اگر در اختلاط مردم خیرے ہست آن خیر باش گوا در عزلت سلامت است و آن بہتر ین مغانم است قولہ وقال یحیی بن معاذ رحمہ اللہ الوحدۃ جلیس الصدیقین خلوت ہمنشین صدیقانست یعنی البتہ ایشان را انس بہ تنہائی باشد و چوں در خلوت اخلاص و صدق است پس ہمنشینی درست آید قولہ سمعت الشیخ اباعلی رحمہ اللہ یقول سمع الشبلی رحمہ اللہ یقول الافلاس الافلاس یا ناس فقیل لہ یا ابابکر ما علامت الافلاس قال من علامات الافلاس الاستیناس بالناس ابو علی رحمہ اللہ گفتہ است شنیدم کہ شبلی علیہ الرحمہ میگفت اے مردمان از افلاس بپرہیزید از افلاس بپرہیزید گفتند ای ابو بکر کیست شبلی است رحمہ اللہ علامت افلاس چیست گفت کہ انس با مردمان شود ترا قولہ وقال یحیی بن ابی کثیر رحمہ اللہ من خالط الناس داراھم ومن داراھم راایاھم ہر کہ با مردمان اختلاط کرد او مدارات کرد و ہر کہ مدارات با مردماں کرد او ریا کرد گفتم کہ مدارات شائبہ نفاق دارد قولہ وقال سعید بن حرب رحمہ اللہ دخلت علی مالک بن مغول رحمہ اللہ بالکوفۃ وھو فی

داره وحده فقلت له اما تستوحش وحدتك فقال ما كنت
اری احدا ان یستوحش مع الله سعید حرب میگوید من در کوفه در خانۀ
مالک بن معوّل درآمدم و او در سرای خود تنها نشسته بود گفتم ترا در تنهائی وحشت معوّل
نمی گیرد گفت من ندیدم هیچ کسی را وحشت گیرد و او با خدا باشد سخنی نیکویم هر که در ره
گذر شیند یا آنجا شیند که او در خلوت باشد و نظر او بر ره گذر مردمان افتد یا
استعمال مخدرے کند یا شعرے و غزلے و نظمے و نثرے بگوید یا بنویسد تا تصنیف
کتابے کند کذلک الالتقاط والتشریح یا نماز بسیار بگذارد او در خلوت نیست
و او خلوت شین نیست و خلوت او معتاد بها نیست **قوله** سمعت الشیخ
ابا عبد الرحمن رحمه الله یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمه الله
یقول سمعت ابا عمرو الانماطی رحمه الله یقول سمعت الجنید
رحمه الله یقول من اراد ان یسلم له دینه ولیستریح بدنه
وقلبه فلیعتزل الناس فان هذا زمان وحشة والعاقل
من اختار فیه الوحدة جنید رحمه الله گفته است هر که خواهد که دین او سالم ماند
و دل او و تن او بر بند و راحت یابد پس گو از مردمان عزلت گیرد زیرا که این
ایام ما ایام وحشت است نه ایام الفت این ایام نیست کسے را از دیگری نفع
نبود و دین بلکه زیان شود و عاقل اوست درین زمانه که وحدت اختیار کند
این گفتار دلیل بران نکرد که شر خود از مردمان کفایت میکند بلکه دلیل برین کرد که شر
مردمان از خود دفع کند بر آنچه ما اشارت کرده بودیم اما اگر کسے ترا پرسد
که چرا از مردمان متوحد و متوحش می باشی تو بگو تواضعاً و تسخاً شعاً که شر خود را از مردمان
کفایت میکنم **قوله** وسمعته یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمه الله
یقول قال ابو یعقوب السوسی رحمه الله الانفراد لا یقوی

علیہ احد الا الاقویاء ولا مثالنا الاجتماع اوفر وانفع بعمل بعضهم
علی رویۃ بعض ابو یعقوب صوفی گفتہ است رحمہ اللہ کہ تنہا بودہ کار مردان
قوی و استوار است ایشان نقدے با خود دارند در خلوت با آن نقد خوش اند
اما امثال ما را یکجا بہتر زیرا چہ ہر یکے مرد یگرے را بیند کہ او چہ می کند بصحبت او
و بدیدن او او ہم عمل کند قولہ وسمعتہ یقول سمعت ابا عثمان سعید
بن ابی سعید رحمہ اللہ یقول سمعت ابا العباس الدامغانی
رحمہ اللہ یقول اوصانی الشبلی رحمہ اللہ وقال الزم الوحدۃ
وامح اسمک عن القوم واستقبل الجدار حتی تموت شبلی رحمہ اللہ
گفتہ است تو تنہائی را لازم گیر و نام خویش را از دیوان صوفیان محو کن و دیوارے
پیش گیر بنشین تا آنکہ بمیری یعنی تنہا باش و آنچنان باش کہ ترا میان صوفیاں ندانند
و نشمرند و آنچنان گم نام شدہ باش کہ ترا کسے ندانند تا آنکہ بمیری قولہ وجاء رجل
الی شعیب بن حرث رحمہ اللہ فقال ما جاء بك قال اکون معك
یا اخی قال العبادۃ لا یکون بشرکۃ ومن لم یستانس باللہ لم یأنس
بشئ شخصے بر شعیب بن حرث رحمہ اللہ آمد او را پرسید سبب آمدن تو چیست
گفت میخواہم با تو باشم گفت اے برادر عبادت بشرکت درست نیاید ہر کہ انس
بخدا نباشد او را ہیچ چیزے انس نباشد قولہ وقیل لبعضهم ههنا
احد تستانس به فقال نعم ومد یده الی مصحف فی حجرہ
فقال هذا از کسے پرسیدند اینجا کسے ہست کہ او بچیزے انس میگیرد گفت
آرے و مصحفے در کنار او بود گفت بدین و اگر این ضمیر را باخدا باز گردانند یعنی اینجا
کسے ہست کہ او انس بخود دارد یکے ہمیں کہ چنانچہ حفاظ را است اکثر وقت بدان
میگذرانند ہست اینچنین کہ اگر التفت بتلاوت شود او بدان مشغول باشد واز

بسیار چیز باز ماند و دیگر در قرآن اسرار و معانی است اگر انس بدان شد زہے دولت و نہ ہے کار و دیگر در قرآن گفت عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ قرآن میفرماید بر شما باد تا لازم گیرید نفسہای خود را از ہمہ ہر کہ در تزکیۂ نفس مشغول باشد از جملہ چیزہا فارغ ماند و ہر کہ بنفس خویش مشغول ماند ہمہ جہان بی غم گشت قولہ وفی معناہ انشدوا

وکتبک حولی لا تفارق مضجعی وفیہا شفاء للذی انا کاتم

نشستہای تو گرد بر گرد منست از خوابگہ من جدا نیست و در ان کتب دردے کہ در سینہ پنہان می دارم درد مرا شفاست قولہ وقال رجل لذی النون المصری رحمہ اللہ متی تصح لی العزلۃ فقال اذا قویت علی عزلۃ النفس ذوالنون را رحمہ اللہ شخصے پرسید کے باشد کہ مرا عزلت درست گردد گفت وقتے کہ بر نفس غالب آئی قولہ فقیل لابن المبارک رحمہ اللہ ما دواء القلب فقال قلۃ الملاقات از عبد اللہ مبارک رحمہ اللہ پرسیدند دوائے دل چیست گفت با مردمان ملاقات نکنی یعنی تنہا باشی قولہ وقیل اذا اراد اللہ ان ینقل العبد من ذل المعصیت الی عز الطاعۃ آنسہ بالوحدۃ واغناہ بالقناعۃ وبصرہ بعیوب نفسہ فمن اعطی ذلک فقد اعطی خیر الدنیا والاخرۃ ہمچنیں گفتہ اند چوں خدا خواہد بندہ را کہ از ذل معصیت بیرون آرد و بعز طاعت رساند او را بوحدت انس دہد او را بقناعت غنی کند کہ القناعۃ کنز لا یفنی و او را بعیبہای نفس او بینا گرداند ہر کہ را ایں دادند او را نیکی دنیا و آخرت دادند.

قولہ (۴) باب التقوی

تقوی چیست لغت او پرہیزیدن است و پرہیز از اصنام باشد و اتقا از آثام باشد و پرہیز از صحبت آثام باشد و پرہیز از وجودات جز وجود خالق آثام باشد و پرہیز از خیلات و اوہام باشد گفتہ اند المتقی من یتقی الشرک المتقی من یتقی المعاصی المتقی من یتقی سوی وجود اللہ **قولہ** قال اللہ تعالی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ہر کہ اتقی است نزدیک خدای تعالی او کریم تر است مراتب تقوی گفتم ہر یکے برحسب آن عند اللہ مراتبے کرامتے دارد **قولہ** اخبرنا ابو الحسن علی بن احمد بن عبدان رحمہ اللہ قال اخبرنا احمد بن عبید الصفار رحمۃ اللہ قال حدثنا محمد بن الفضل بن جابر رحمہ اللہ قال حدثنا عبد الاعلی القرشی رحمہ اللہ قال حدثنا یعقوب القمی رحمہ اللہ عن لیث رحمہ اللہ عن مجاہد رحمہ اللہ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یا نبی اللہ اوصنی فقال علیک بتقوی اللہ فانہ جماع کل خیر وعلیک بالجہاد فانہ رہبانیۃ المسلم وعلیک بذکر اللہ فانہ نور لک مردے بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمد و گفت یا رسول اللہ مرا وصیتے کن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود بر تو باد تا ترسی از خدا در دل تو البتہ ترس خدا باشد و چوں ترس خدا در دل باشد جز خدا نترسد و خدا را گنہ نکند و جز خدا را نخواہد و از ہمہ پرہیز کردہ ہم بدو آرام گیرد زیرا چہ تقوی مجمع ہمہ خیرہا است و جمع کنندہ ہر نیکہا است و بر تو باد مجاہدہ در راہ خدا زیرا چہ مجاہدہ رہبانیت اہل اسلام است رہبانان از ہمہ روگرانیدہ بکنار و آوردہ اند اگرچہ بدینے دیگر اند اما مسلمان را ایں رہبانیت است مجاہدہ و احتمال

دارد یکی در راه خدا قتال کند و دوم مجاهده با نفس خود کند و بر تو باد یا ملازمت ذکر خدا باشد زیرا چه ذکر خدا نور ایمان است و مظهر اسرار باری است **قوله** اخبرنا علی بن احمد بن عبدان رحمه الله قال اخبرنا احمد بن عبید قال اخبرنا عباس بن الفضل اسقاطی رح قال حدثنا احمد بن یونس رحمه الله قال حدثنا ابوهرمز نافع بن هرمز رحمه الله قال سمعت انساً رضی الله عنه یقول قیل یا محمد من آل محمد قال کل تقی انس میگوید رضی الله عنه از رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم پرسیدند آل تو کیست گفت هر که متقی است او آل من است این پرسیدن از نسبت نیست این پرسیدن از پیمروانست یعنی پس رو تو کیست گفت هر که متقی است او آل منست یعنی پس رو منست **قوله** التقوی جماع الخیرات وحقیقه الاتقاء التحرز بطاعة الله سبحانه عن عقوبته گفتیم تقوی مجمع خیرات است وحقیقت تقوی اینست که بطاعت خدا مشغول شوی از خوف عقاب او وهیچ عقوبتی بدتر از بُعد نیست **قوله** یقال اتقی فلان بترسه هم چنین گویند در استعمال عرب اتقا بسپر کرد یعنی خود را بپنه سپر داشت **قوله** واصل التقوی اتقاء الشرك ثم بعده اتقاء المعاصی والسیئات ثم بعده اتقاء الشبهات ثم یدع بعده الفضلات اصل تقوی از شرک جلی است و بعد آن اتقا از گناهان خدا بعد آن آنچه مشتبه باشد اباحت وحلیت او معلوم نباشد ازان اتقا کند بعد آن آنچه زواید است آنرا ترک آرد و هر چه جز خدا باشد آن زائد باشد **قوله** کذلك سمعت الاستاذ ابا علی رحمه الله یقول ولکل قسم من ذلك باب و هر قسمی که در اتقا گفت او را بابی است

یعنی بسیار حکایت دارد قوله وجاء فی تفسیر قوله تعالی اتقوا الله حق تقاته ان یطاع فلا یعصی وان یذکر فلا ینسی وان یشکر فلا یکفر درین تفسیر نبشته اند حق تقی چیست که اطاعت کنند والبته عصیان نکنند وذکر خدا کنند البته فراموش نکنند وشکر خدا بجا آرند والبته کفران نعمت نکنند قوله سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمه الله یقول سمعت احمد بن علی بن جعفر رحمه الله یقول سمعت احمد بن عاصم یقول سمعت سهل بن عبد الله یقول لا معین الا الله ولا دلیل الا رسول الله ولا زاد الا التقوی ولا عمل الا الصبر علیه سهل گفته است رحمه الله در کار ها اعانت کردن در استقامت آن معینے نیست جز خدا وهیچ دلیلے سوی خدا نیست جز رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم هر رهے که ترا نمود تو بران رو اگر میخواهی که بخدا رسی وهیچ توشه نافع نیست در ره مگر تقوی چه دلیل جز رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم نیست یکے ازان دلیل تقوی است وعملے نافع تر ازین نیست که بریں دلیل وبرین زاد واتقاے معاصی صبر باشد قوله وسمعته یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمه الله یقول سمعت الکتانی قسمت الدنیا علی البلوی وقسمت الجنة علی التقوی کتانی گفته است قسمت دنیا ببلا شد وقسمت بهشت بتقوی شد هر که بدنیا گرفتار شد او بجمع بلا گرفتار شد وهر که تقوی را ملازم شد او را البته فوز بدرجات بهشت است قوله وسمعته یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمه الله یقول سمعت الجریری رحمه الله یقول من لم یحکم بینه وبین الله التقوی والمراقبة لم یصل الی الکشف والمشاهدة هر که میان خود ومیان خدا تقوی را استوار نه کرد ومراقبه را درست واستحکام

نداد دل او بدولت کشف و مشاہدہ نرسد در کشف و مشاہدہ دو چیز لابدی است تخلیہ و تجلیہ تقوی تخلیہ است و مراقبہ تجلیہ **قولہ** وقال النصرابادی رحمہ اللہ التقوی ان یتقی العبد ماسواہ تعالی ہماں سخن است کہ بالا گفتہ ام تقوی اینست کہ از ماسوی اللہ بپرہیزد **قولہ** وقال سہل رحمہ اللہ من اراد ان یصح لہ التقوی فلیترک الذنوب کلہا ہر آئینہ ہمیں آید این چہ گفتار است ہر کہ خواہد او را تقوی صحیح شود از ہمہ گناہان باز آید یعنی از صغیرہ کبیرہ از ہبات و ہفوات **قولہ** وقال النصرابادی رحمہ اللہ من لزم التقوی اشتاق الی مفارقۃ الدنیا لان اللہ تعالی یقول وَالدَّارُ الْآخِرَۃُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ نصرآبادی رحمہ اللہ فرمودہ است ہر کہ تقوی لازم گرفت او مشتاق مفارقت دنیا شد گوئیم لازم نیست شاید متقی باشد و حیات دنیا را دوست دارد و برائے از دیاد تجلی و کشف را و برائے دادن داد مقام تقوی را و این آیت کہ شیخ آورد برائے اثبات این را این آیت البتہ دلیل بریں نمی کند زیرا چہ معنی اینست و ہر آئینہ سرائے کہ پس این سرائے آید او بہتر است مر کسانے را کہ ایشان اتقا دارند شیخ از لازم معنی می گیرد چہ بہتر باشد مفارقت باشد و دیگرے گوید بیشتر نانم و تقوی بیشتر کنم و مر اخیریت بیشتر باشد تا آنکہ بیشترے صلحا و متقیان حیات را و مزید عمر را دوست دارند **قولہ** وقال بعضہم من تحقق فی التقوی ہون اللہ علی قلبہ الاعراض عن الدنیا ہر کہ ملازم تقوی شد و تقوی را بحقیقت ثابت کرد او را از دنیا اعراض کردن آسان باشد **قولہ** وقال ابوعبد اللہ الرودباری رحمہ اللہ التقوی مجانبۃ ما یبعدک عن اللہ تقوی چیست آنچہ ترا از خدا دور دارد ازاں اتقا کنی یک سخن است کہ بعبارت مختلف این بزرگان

گفتہ اند و ما مجموع این بالا گفتہ ایم آمدہ ایم قولہ وقال ذوالنون رحمہ اللہ
التقی من لا یدنس ظاہرہ بالمعارضات ولا باطنہ بالعلاقات
ویکون واقفا مع اللہ موقف الاتقاء متقی کیست کہ ظاہر خویش
بمعارضات نفس آلودہ و پلید نکند و باطن او بعلاقۂ چیزے آلودہ نباشد
و ہمارہ با خدا واقف موقف اتقاء باشد با خدا باشد و بے بر صفتے باشد
کہ رضاے خدا دران است قولہ سمعت محمد بن الحسین
رحمہ اللہ یقول سمعت ابا الحسین الفارسی رحمہ اللہ
یقول سمعت ابن عطا رحمہ اللہ یقول التقوی ظاہر و باطن
فظاہرہ محافظۃ الحدود و باطنہ النیۃ والاخلاص ابن عطا
رحمہ اللہ گفتہ است تقوی را ظاہرے و باطنے است او چیست کہ آنچہ
خدا فرمودہ است آنرا مباشر باشی و از انچہ نہی کردہ است ازان ممتنع باشی
و تقوی باطن چیست نیت و قصد تو برائے خدا یرا باشد و عملے خالصا للہ
فی اللہ کنی قولہ وقال ذوالنون رحمہ اللہ۔

لا عیش الا مع رجال قلوبھم تحن الی التقوی وترتاع بالذکر

ذوالنون رحمہ اللہ گفتہ است راحت زندگانی نیست مگر با مردانے کہ دلہاے
ایشان میل بتقوی دارد و بنا بر ذکر خوش میشوند قولہ وقیل یستدل علی
تقوی الرجل بثلث بحسن التوکل فیما لم ینل وحسن الرضا
فیما قد نال وحسن الصبر علی ما قد فات سہ چیز دلیل کنند بر مرد
کہ متقی است ہر چہ بدو نرسیدہ است او را بدرستی توکل است و ہر چہ
بدو رسیدہ است بران رضاے مستقیمے دارد و ہر چہ از دو فوت شد
بران صبرے دارد کہ البتہ آن صبر بجزع نکشد قولہ وقال طلق بن

حبیب رحمہ اللہ التقوی عمل بطاعۃ اللہ علی نور من اللہ مخافۃ عقاب طلق حبیب رحمہ اللہ گفتہ است تقوی او را گویند کہ طاعت و عبادت خدا باشد این طاعت کہ علی نور من اللہ بود بنا بر خوف عقوبت خدا باشد قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن رحمہ اللہ یقول سمعت محمد الفراء رحمہ اللہ یحکی عن ابی حفص رحمہ اللہ انہ قال التقوی فی الحلال المحض لا غیر ابو حفص رحمہ اللہ حکایت میکند تقوی کہ صوفیان کنند از حلال محض باشد اما تقوی کہ از حرام کنند آن کار ہر کسے است و تقوی از محرمات فرض خدا است و وظیفہ عوام است قولہ و سمعتہ یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا الحسین الزنجانی رحمہ اللہ یقول من کان راس مالہ التقوی کلّت الالسن عن وصفہ زنجانی رحمہ اللہ گفتہ است ہر کہ سرمایہ کار او تقوی باشد آن قدر او در دین سود کند کہ زبانہا در وصف آن سود گنگ باشد قولہ و قال الواسطی رحمہ اللہ التقوی ان یتقی من تقواہ یعنی من رویۃ تقواہ واسطی رحمہ اللہ گفتہ است تقوی چیست کہ نظر از تقوی نخیزد واسطی گفت ان یتقی من تقواہ شیخ تفسیر کرد من رویۃ تقواہ و احتمال دیگر ہم دارد مرد متقی باشد از ان تقوی ہم منسلخ باشد در تقوی اتقا است و متقی است متّقیا منہ و انکہ تقوی از تقوی کردہ است او مرد فانی است و تمام تقوی نباشد مگر مرد فانی را از تقوی قولہ و التقی مثل ابن سیرین رحمہ اللہ اشتری اربعین جبا من سمن فاخرج غلامہ فارۃ من جب فسالہ من ای جب اخرجتہا

فقال لا ادری فصبها کلها تقوی چنانچہ ابن سیرین کرد رحمہ اللہ چہل ڈبہ
داشت پر از روغن خادم او موشے آورد کہ از ڈبہ بیرون آورد م گفت از
کدام ڈبہ گفت نمی دانم پس ہمہ را بریخت علما در حکم شرع چہ گویند اگر اینچنین
حادثہ زاید جز آنکہ ہمیں گویند ہمہ را بریزند موشے مردہ بیرون آمد از یکے و ان
معلوم نہ از کدام بیرون آمد نہ بتحقیق و نہ بغالب ظن قولہ و مثلہ ان ابا
یزید رحمہ اللہ اشتری بهمدان حب القرطم ففضل
منه شیء فلما رجع الی بسطام رای فیه نملتین فرجع الی همدان
و وضع النملتین و مثل این تقوی ابو یزید رحمہ اللہ کردہ است در ہمدان
یک ڈبہ معصفر خرید قیاسے کہ دران گرفتہ بودند از ان چیزے فاضل آمد یا
آنکہ حب معیار بود بعد آنکہ او را پر کردند در بسطام آمد از ان چیزے زیادت
یافت مقدار یک دانۂ دو دانہ باز بہمدان باز گشت و آن ہر دو دانہ را کم
کرد و آمد نیکو سنجے است این امر را این مثل میشود و این شمار نیست
بوزن و کیل است و ہمچنین گویند بایزید جاے طعامے خریدہ بود با آن طعام
دو مورچہ بود بایزید رحمہ اللہ گفت این را من از سوراخ جدا کردہ ام باز
گشت بہمدان ایشان را ہمانجا انداخت قولہ و یحکی عن ابی
حنیفة رضی اللہ عنه کان لا یجلس فی ظل شجرة غریمه
و گفتہ اند ابو حنیفہ رحمہ اللہ در سایہ درخت کسے کہ غریم او بود نایستادے
و ہمچنین ہم گویند متقی در سایہ غریم نایستد زیرا چہ نسبت بر با دارد مناسب
این حکایت است تاجرے چند ہزار من غلہ بدست مضاربے در کوفہ
فرستاد تا آنجا بروز نرخ بفروشد او آن غلہ را فروخت بزاجر نبشت
کہ من غلہ در کوفہ آوردم خواستم بفروشم غلہ فروشان کوفہ با من گفتند

اگر دو سہ روز می داری مال یکے بدو زیادت می گردد زیرا چہ میان دو سہ روز غلہ گران خواہد شد من ہمچنان کردم مال یکے بدو افزود تا جز نشست کہ اے ظالم چہ کردی تمام مال مرا خراب کردی و مرا محتکر ساختی آن سرمایہ را با ربح او ہمانجا صدقہ بدہ بیاو اگر نہ تمام مال در شک و شبہ نافتد ہمچنان کردند قولہ ویقول فی الخبر کل قرض جر نفعا فھو ربوا ہر قرضے کہ از و ربح شود آن این را ربوا باشد قولہ وقیل ان ابا یزید رحمہ اللہ غسل ثوبہ فی الصحراء مع صاحب لہ فقال صاحبہ تعلق الثیاب من جدار الکروم فقال لا تغرز الوتد فی جدار الناس فقال تعلقہ من الشجر فقال لا انہ یکسر الاغصان فقال تبسط علی الارض فقال لا لانہ علف الدواب لا یستترہ عنھا فولی ظھرہ علی الشمس والقمیص علی ظھرہ حتی جف جانب ثم قلبہ حتی جف الجانب الآخر وچنین گویند ابو یزید رحمہ اللہ جائہ خود را شست و باو ے یارے بوداو گفت من این جائہ نہم را در شاخہاے انگور بیاویزم تا خشک شود بایزید رحمہ اللہ گفت نہ روا باشد کہ بر دیوار بیگانہ میخ زنند گوئی بایزید رحمہ اللہ ہمچنین گفت این را در شاخہا بیند از تا فیض ہوا را بگیرد میوہ را زیان کند بدان ماند کہ میخ بر دیوار کسے زنند گفت بہ شاخہاے درخت آویزم گفت نہ بار او بر شاخ افتد شاخ بشکند پس او گفت پرا ذخر گیاہے است بر زمین می روید بران بیند ازم گفت نہ این علف دواب است ایشان ازان باز مانند پس پیراہن را بر پشت خود انداخت و پشت را طرف آفتاب کرد تا آنکہ خشک شد باز طرف دیگر کرد تا آنکہ آن ہم خشک شد قولہ وقیل ان ابا یزید رحمہ اللہ دخل یوم الجامع فعثر عصاہ فی الارض فسقطت و وقعت

علی عصا شیخ بجنبہ رکز عصاہ فی الارض فسقطت فانحنی
الشیخ واخذ عصاہ فمضی ابو یزید رحمہ اللہ الی بیت الشیخ
واستحلہ وقال کان سبب عصای حیث احتجت ان تنحنی ازا!
یزید رحمہ اللہ حکایت آرند بایزید در سجد جامع رفت عصارا برزمین زد پیرے
نزدیک او بود او ہم عصاے برزمین زدہ بود عصاے بایزید رحمہ اللہ
برزمین نگونہ شست برعصا آورد عصاے او افتاد پیر منحنی شد و عصارا
از زمین برگرفت بایزید رحمہ اللہ در خانۂ آن پیر رفت و عذر خواست کہ سبب
من بود کہ تو محتاج شدی باآن چنان این مقدار را نحلے خواست قولہ
ورؤی عتبۃ الغلام قائما فی موضع وھو یتصبب عرقا
فی الشتا فقیل لہ فی ذلک قال انہ مکان عصیت فیہ ربی
فسئل عنہ فقال کشطت من ھذا الجدار قطعۃ طین غسل
ضیف لی یدہ ولما استحل صاحبہ عتبہ بن الغلام رحمہ اللہ در محلے
ایستادہ بود و عرق از اندام او میچکید و برو گفتند اینچنین ہوائے زمستان و ترا
چنین خوے از کجا است این گفت زیرا چہ این جا بیکے است ازین دیوار
پرکالۂ گلے جدا کردم مہمان من بدان پرکالۂ گل دست شست و نحلے از
صاحب دیوار نخواستم مگر چیزے دست آلودہ بود کہ بدان گل شستن پاک
شد یا ہماں مس کردن بگل آن دیوار را غسل گفت قولہ وقال ابراھیم
بن ادھم رحمہ اللہ بت لیلۃ تحت الصخرۃ بیت المقدس
فلما کان بعض اللیل نزل ملکان فقال احدھما لصاحبہ
من ھھنا فقال الاخر ابراھیم بن ادھم فقال ذاک الذی
حط اللہ درجتہ من درجاتہ فقال لم قال لانہ اشتری

بالبصرة التمر فوقعت تمرة علی تمرة من تمر البقال فلم یرد بها علی صاحبها قال ابراهیم رحمه الله فمضیت الی بصرة واشتریت التمر من ذلك البقال واوقعت تمرة علی تمرة ورجعت الی بیت المقدس وبت فی الصخر فلما کان بعض اللیل اذ انا بملکین نزلا من السماء فقال احدهما لصاحبه من ههنا فقال الآخر ابراهیم بن ادهم فقال ذلك الذی رزق مکافه ورفعت درجته واز ابراهیم ادهم حکایت آرند او گفت شبی بر صخرهٔ بیت المقدس خفته بودم چیزی از شب رفته بود دیدم دو فرشته از آسمان فرود آمدند یکی مر دیگری را پرسید اینجا کیست این دوم فرشته گفت ابراهیم ادهم است بار دوم گفت این همان ابراهیم است که درجهٔ او منحط شده است سبب آنکه خرمائی از بقال خرید و یک خرمای او بر خرمای او افتاد سلطان ابراهیم رحمه الله از آنجا قصد کرد باز در بصره آمد از آن بقال خرمه خرید و خرمای از آن خود بر خرمای او انداخت عوض آنکه از آن او افتاده بود برگشتم هم در آن صخره شبی خفتم دیدم دو فرشته فرود آمدند یکی دیگری را گفت کیست این گفت ابراهیم ادهم است گفت این همان باشد که مرتبهٔ او باز بلند کرده اند سبب آنکه در بصره بازگشت و یکی خرما را باز رد کرد آمد قوله وقیل التقوی علی وجوه للعامة تقوی الشرك وللخواص تقوی التوسل بالافعال وللانبیاء تقواهم منه الیه ومثل این سخن گفته است اما یک دوئی زیاده است تقوی عوام از شرک باشد و تقوی خواص از گناهان تقوی کند و مر اولیاء را اتقا از دین باشد که ما را بعمل خویش وصلتی شده است

بلکہ ما را وصلت بفضل محض است و تقوی انبیا از وسوے اوست این معنی
بالا گفتہ ام فی قول الواسطی التقوی من التقوی **قولہ عن امیر المومنین**
علی رضی اللہ عنہ انہ قال سادۃ الناس فی الدنیا الاسخیاء
وسادۃ الناس فی الآخرہ الاتقیاء از مرتضی رضی اللہ عنہ منقولست
کہ در دنیا بزرگانند کہ ایشان کہ بر صفاو سخا اند و در آخرت سادات مردم اتقیا
اند **قولہ** اخبرنا علی بن احمد الاھوازی رحمہ اللہ قال اخبرنا
ابو الحسن البصری قال اخبرنا بشر بن موسی رحمہ اللہ قال
اخبرنا محمد رحمہ اللہ قال حدثنا ابن المبارک رحمہ اللہ
عن یحیی بن ایوب رحمہ اللہ عن عبد اللہ بن زخر رحمہ اللہ
عن علی بن ابی یزید رحمہ اللہ عن القاسم رحمہ اللہ عن ابی
امامۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ
قال من نظر الی محاسن امراۃ فغض بصرہ فی اول مرۃ احدث اللہ
لہ عبادۃ یجد حلاوتہا فی قلبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود
ہر کہ سوے حسن و جمال عورتے بیند چنانچہ نظر بر او افتاد چشم خود را نگاہ داشت
از دوم دیدن خداے تو او را عبادتے روزی کند کہ لذت آن عبادت در دل
یا بد جواز شہوت نفسانی باز آمد خداے تعالی لذت روحانی و قلب روزی کرد
قولہ سمعت محمد الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا العباس
محمد بن الحسین رحمہ یقول سمعت محمد بن عبد اللہ
الفرغانی رحمہ اللہ یقول کان الجنید رحمہ اللہ جالسا
مع رویم و الجریری و ابن عطا رحمہم اللہ فقال الجنید رحمہ اللہ
ما نجا من نجا الا بصدق اللجا قال اللہ تعالی وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِ

خُلِّفُوْا اِلٰی قولہ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّآ اِلَیْہِ فقال
رویم رحمہ اللہ ما نجا من نجا الا بصدق التقی قال اللہ تعالی
وَیُنَجِّی اللّٰہُ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِہِمْ وقال الجریری رحمہ اللہ ما
نجا من نجا الا بمراعاۃ الوفا قال اللہ تعالی اَلَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ
وَلَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ وقال ابن عطا ما نجا من نجا الا بتحقیق
الحیا قال اللہ تعالی اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی فرغانی رحمہ اللہ میگوید
جنید رحمہ اللہ شنستہ بود و باو سے ابو محمد رویم و جریری و ابن عطا رحمہم اللہ
بودند جنید گفت نیافت نجات کسے از حرمان و ہجران مگر شخصے کہ او را صدق
التجا بخدا باشد و این آیت خواند وَعَلَی الثَّلٰثَۃِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا آن کسانیکہ
در غزوے تخلف کردہ بودند سبب قبول توبہ ایشان نبود مگر بصدق التجائے
کہ ایشان کردند وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّآ اِلَیْہِ این صدق التجا بود رویم
رحمہ اللہ گفت نجات یافت کسے مگر براستی تقوی زیرا چہ خدا گفتہ است
وَیُنَجِّی اللّٰہُ نجات دہیم بفوزے و ظفرے کسانے را کہ متقیانند و جریری رحمہ اللہ
گفت نجات نیافت مگر بمراعات وفا یعنی عقدے و عہدے کہ در طلب خدا
کردہ بود آن را بسر برد خدائے تعالی گفت مرتبہ ایشان کہ چنین است آنانند
عقدے و عہدے کہ با خدا کردند ایفائے آن کردند و ابن عطا رحمہ اللہ
گفت ہیچ کسے رستگاری نیافت مگر کسے کہ در افعال و اقوال حیا از خدا
کردنی داند انسان کہ خدا بیند چو در محضر و منظر او باشد و ہر چہ کند آنرا ناقص
و کم یابد ہر آئینہ شرم دارد و قولہ قلت ما نجا من نجا الا بالحکم والقضا
قال اللہ تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِنَّا الْحُسْنٰٓی شیخ ابو القاسم
رحمہ اللہ میگوید من گفتم ہیچ کس رستگار نشد از بعد و خذلان مگر بحکم و قضائے

خدا زیرا چہ خدائے تعالیٰ گفت برائے کسانے را کہ حکم ازلی رفتہ است ایشان چنین و چنین اند الحق والحق سخن آن بود کہ جنید رحمہ اللہ گفت و جملہ کلمات ہمہ مرتبط بسخن جنید است تو فکرے بکن بہ بین من بگویم اما سخن دراز خواہد شد و عجب ازین بزرگان کہ اختلاف لفظی کردند و ہمہ ایشان پیش جنید رحمہ اللہ در مرتبۂ تلمذ بودند و آنکہ شیخ فرمود بالحکم والقضا چہ گفتار است این کدام چیز است کہ بحکم قضا نیست آن التجا و آن وفا و آن حیا و آن تقی ہمہ بحکم و قضا بود و جز این چیزے نیست۔

قولہ (۵) باب الورع

ورع عبارت ازان کردہ اند تورع کردہ اند آنچہ در معاملات و مباشرت افعال و ہم ناشروع رود ازان تورع کردہ اند و باقی حکایات شیخ ہم برین مرتبط است کہ من نبشتم لذت بحلال و تمتع و تمرح با فعال ہمہ داخل این مقال است قولہ اخبرنا ابو الحسین عبد الرحمن بن ابراھیم بن محمد بن یحیی المزکی رحمہ اللہ قال اخبرنا محمد بن داود بن سلیمان الزاھد رحمہ اللہ قال اخبرنا محمد بن الحسین بن فتیبۃ رحمہ اللہ قال اخبرنا احمد بن ظاھر الخراسانی رحمہ اللہ قال حدثنا یحیی بن العیزار رحمہ اللہ قال حدثنا محمد بن یوسف الفریابی رحمہ اللہ عن سفیان رحمہ اللہ عن الاجلح رحمہ اللہ عن عبد اللہ بن یزید رحمہ اللہ عن ابی الاسود الدیلی رحمہ اللہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

من حسن اسلام المرء ترکه مالا یعنیه ابوذر رضی اللہ عنہ روایت
از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ در رسول اللہ علیہ السلام فرمودہ است
بتحقیق بعضے از استقامت امور دین است کہ مرد دین ترک مالا یعنی کند
ہر کسے را بحسب حال او مالا یعنی ہست باختلاف مقال حسب حال ہر یکے
مالا یعنی معلوم خواہد شد قوله اما الورع فانه ترک الشبهات
ورع اینست ہر چہ جاے شبہ باشد آنرا ترک آرند قوله قال ابراهیم
بن ادهم رحمه الله الورع ترک کل شبهة وترک
مالا یعنیك هو ترک الفضلات ابراہیم ادہم رحمہ اللہ گفتہ است
ورع اینست کہ ترک شبہات کنی یعنی چیزے کہ در وے ہم حرمت و کراہیت
باشد ترک آن کنی و این کہ ترک فضلات کنی این ترک مالا یعنی باشد قوله
وقال ابوبکر الصدیق رضی الله عنه کنا ندع سبعین
بابا من الحلال مخافة ان نقع فی باب من الحرام ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ گفتہ است ہفتاد در حلال را ترک میدہم خوف آنکہ در باب
حرام افتیم یعنی حلالے کہ در وے ہم شبہ باشد بعد ترک ہفتاد یکے از ان آنہا
باشد کہ آنرا استعمال کنند پس بے شبہ آن یکے از آنہا ست کہ در وے ہم
حرام نیست قوله وقال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
لابی هریرة رضی الله عنه کن ورعا تکن اعبد الناس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بابی ہریرہ رضی اللہ عنہ گفت متورع و پارسا باش
کہ چون پارسا باشی عابد ترین مردمان تو باشی یعنی ورع سرمہ عبادتہا ست
قوله سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن رحمه الله یقول سمعت
ابا العباس البغدادی رحمه الله یقول سمعت جعفر

بن محمد رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید رحمہ اللہ یقول
سمعت السری رحمہ اللہ یقول کان اھل الورع فی اوقاتھم
اربعۃ حذیفۃ المرعشی ویوسف بن اسباط وابراھیم بن
ادھم وسلیمان الخواص رحمھم اللہ فنظرھم فی الورع فلما
ضاقت علیھم الامور فزعوا الی التقلل سرے گفتے رحمہ اللہ در وقت
خویش متورعان چہار بودند ہریکے در وقت خویش متورعے بود یکے در وقت
خویش متورعے بود یکے در وقت خویش حذیفہ مرعشی رحمہ اللہ متورع بود
حذیفہ از تابعین است و دوم در وقت خویش یوسف اسباط بود و سیوم
در وقت خویش ابراہیم ادہم بود و چہارم سلیمان خواص ہر چہار بعضے تابعین بعضے
تبع تابعین است ایشان فکرے در ورع کردند کہ ورع بچہ میسر آید بعد آنکہ
کارہا بدیشان تنگ شد یعنی بہیچ وجہے تحقیق معلوم شود بتقلید فارغ شدند
ہر چہ کم کنیم ورع ہم خود شود قولہ وسمعتہ یقول سمعت ابا القاسم
الدمشقی رحمہ اللہ یقول سمعت الشبلی رحمہ اللہ یقول
الورع ان تتورع عن کل ما سوی اللہ ہر چہ از غیر خدا بپرہیزی تورع تمامست
ہر کسے را بحسب حال او ورع است یک ورع بحسب حال او انیست قولہ
وسمعتہ یقول اخبرنا ابو جعفر الرازی رحمہ اللہ قال حدثنا
العباس بن حمزۃ رحمہ اللہ قال حدثنا احمد بن ابی الحواری
رحمہ اللہ قال حدثنا اسحق بن خلف رحمہ اللہ قال
الورع فی المنطق اشد منہ فی الذھب والفضۃ والزھد
فی الریاسۃ اشد منہ فی الذھب والفضۃ لانک تبذل
ھما فی طلب الریاسۃ اسحق خلف رحمہ اللہ حکایت کرد برما کہ ورع

درسخن یعنی البتہ آنچنان گوید کہ حرفے و سخنے زیادۃ نیفتد یا خود سخن کم گوید جز بضرورت بشریت یا دعوت اللہ تعدے کہ لابدی باشد این سخت تر است از ورع در زر و نقرہ ترک زر و نقرہ آسان تر است از ترک سخن زاید و غیر مقصود و زہد در ریاست یعنی ترک ریاست کنی سخت تر است از ترک زر و نقرہ زیرا کہ بسیار بذل در و نقرہ شود برائے طلب ریاست وجاہ و بسیاران درین گرفتار اند قولہ وقال ابو سلیمان الدارانی رحمہ اللہ الورع اول الزہد کما ان القناعۃ طرف من الرضا دارانی رحمہ اللہ گفتہ است اول زہد ورع است بعد توبہ ورع است و بعد ورع زہد پس اول زہد ورع باشد چو ورع کمال شود زہد گردد چنانچہ قناعت چیزے نشان رضا است زیرا چہ اول توکل قناعت گفتہ اند و اول رضا توکل پس قناعت ہم بدین نسبت طرفے از رضا باشد قولہ وقال ابو عثمان رحمہ اللہ ثواب الورع خفۃ الحساب ثوابے کہ از ورع باشد آن ثواب بود کہ ہمہ ثواب ہا را در گیرد و اگر لفظ خفۃ الحساب باشد خود ظاہر است ہر کہ متورع باشد خفت حساب او را شود و حساب بر وے سبک باشد قولہ وقال یحیی بن معاذ رضی اللہ عنہ الورع الوقوف علی حد العلم من غیر تاویل ورع چیست ہر چہ شرع بر آن حکم کردہ است بغیر تاویلے دران مباشر شوی این ورع است قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت الحسین بن احمد بن جعفر رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن داود الدینوری رحمہ اللہ یقول سمعت ابا عبد اللہ الجلاء رحمہ اللہ یقول اعرف من اقام بمکۃ

ثلثین سنة لم یشرب من ماء زمزم الا ما اسقاہ برکوتہ الشقاء
ورشائہ ولم یتناول من طعام جلب من مصر کسے درکہ
سی سال ماند و آب زمزم نخورد مگر بدلو خویش و ریسمان خویش کشیدہ باشد
و طعامے کہ از مصر آوردہ شدہ است نخورد و ہم چنین معلوم می شود کہ عبد اللہ
بن الجلا کفایت از نفس خویش کرد قولہ وسمعتہ یقول سمعت
ابا بکر الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت علی بن موسی الطاہرتی
یقول وقع من عبد اللہ بن مروان فلس فی بیر قذرۃ فاکثر
علیہ بثلثۃ عشرۃ دینارا حتی اخرجہ فقیل لہ فی ذلک
فقال کان علیہ اسم اللہ تعالی از عبد اللہ مروان رحمہ اللہ یک
دانگے در چاہے پلیدے افتاد برائے کشیدن آن زر بسیار دہ دینار کرایہ گرفت
تا آن را کشید او را ازیں پرسیدند گفت درآن دانگ نام خدا نقش بود قولہ
وسمعتہ یقول سمعت ابا الحسین الفارسی رحمہ اللہ یقول
سمعت ابا علویہ رحمہ اللہ یقول سمعت یحیی بن معاذ
رحمہ اللہ یقول الورع علی وجہین ورع فی الظاہر
وھو ان لا یتحرک الا للہ وورع فی الباطن وھو ان لا
یدخل قلبک سواہ تعالی یحیی معاذ رحمہ اللہ گفتہ است دو ورع
است یکے ورع ظاہر است کہ ہیچ رگے از در دل تو خاطر نیاید و اگر
بیاید دفع کند قولہ وقال یحیی بن معاذ رحمہ اللہ من
لم ینظر فی الدقیق من الورع لم یصل الی الجلیل من
العطاء ہر کہ در دقیق ورع نظر نکند یعنی در باریکی ورع بمبالغت عطاے کہ
بزرگ باشد بدان نرسد قولہ وقیل من دق فی الدین نظرہ

ہ در نسخہ منقول عنہ عبارت ترجمہ ہیں طور مرقوم است ظاہر است کہ کاتب آن نسخہ بسیاے از الفاظ ترجمہ

جل فی القلمۃ خطرہ ہر کرا در دین نظر دقیق باشد یعنی مواجب دین را بمبالغت بجا آرد خطر و مرتبہ او در قیامت عظیم باشد **قولہ** وقال ابن الجلاء رح من لم یصحبہ التقی فی فقرہ اکل الحرام المحض ہر کہ فقیر باشد و با تقوی نباشد او حرام ظاہر خورد **قولہ** وقال یونس بن عبید رح الورع الخروج عن کل شبھۃ ومحاسبۃ النفس مع کل طرفۃ ورع اینست کہ از ہر شبہ بیرون آیند و ہر نفسے محاسبہ با نفس خود کنند **قولہ** وقال سفیان الثوری رحمہ اللہ ما رایت اسھل من الورع ماخلك فی نفسك ترکتہ ہیچ چیزے از ورع آسان تر ندیدہ ام ہر چہ ترا پیش آید آنرا ترک آری در نسخہ خلك ہست و در نسخہ جلك و در نسخہ جاك و در نسخہ حیاك ہمہ بیک معنی است و از ہمہ خلك دقیق تر است **قولہ** وقال معروف الکرخی رحمہ اللہ احفظ لسانك من المدح کما تحفظہ من الذم زبان خویش را نگہدار ازین کہ مردماں را مدح کنی چنانکہ نگہ می داری ازین کہ ذم کنی مدح کردن و ستودن یکے را تحمل از حد اعتدال تجاوز شود پس از و احتراز کن چنانچہ از ذم **قولہ** وقال بشر بن الحرث اشد الاعمال ثلثۃ الجود فی القلت والورع فی الخلوۃ وکلمۃ حق عند من یخاف و یرجی بشر حارث رحمہ اللہ گفتہ است سخت ترین عملہا سہ عمل است فقیر باشی و جوانمردی کنی این خاصہ شیوہ صوفیانست و در خلوت باشی و متورع آن ورع با خود است با دگرنیست و ورع در خلوت جز تورع باطنی نیست و سخن حق گفتن نزدیک کسے کہ از و خوف باشد و رجا باشد چنانچہ بادشاہ و امرا خوف قطع و قتل و جلاے است و امید آنست کہ ایشان کسے را چیزے می دہند و فقرا را از ایشان چیزے می رسد **قولہ** وقیل جاءت اخت بشر الحافی رحمۃ اللہ علیہا الی احمد حنبل رحمہ اللہ وقالت انا نغزل

علی سطوحنا فتمر بنا مشاعل الطاهریة ویقع الشعاع علینا
اتجوز لنا الغزل فی شعاعها فقال من انت عافاك الله قالت
اخت بشر الحافی فبکی احمد رحمه الله وقال من بیتکم یخرج
الورع الصادق لا تغزلی فی شعاعها خواهر بشر حافی رحمه الله علیهما
بر احمد حنبل رحمه الله آمد و گفت ما بر بام خویش می باشیم و ریسمان می ریسیم شعلهای
طاهریان دران ره می گذرد و طاهریان وزرای مامون خلیفه اند و شعاع آن بر بام
ما می افتد در روشنائی آن روا باشد که ما چندتا رے بریسیم احمد حنبل رحمه الله
پرسید تو کیستی از کجائی گفت من خواهر بشر حافی ام احمد رح گریست گفت ورع
هم از خانهٔ شما بیرون آید بعد آن فرمود که دران شعاع طاهریان مریسی قوله وقال
العطار رحمه الله مررت بالبصرة فی بعض الشوارع واذا مشایخ
قعود وصبیان یلعبون فقلت اما تستحیون من هؤلاء المشایخ
فقال صبی من بینهم هؤلاء المشایخ قد رءاهم فقلت هیبتهم
علی عطار رح گفته است در بعض شوارع بصره گذشتم ناگهان می بینم پیران نشسته
و کودکان بازی می کنند من آن کودکان را گفتم که شما شرم نمی دارید که پیش این پیران
بازی می کنید کودکے گفت ورع ایشان کم شد هیبت ایشان هم از دل ما رفت
همین نشست ایشان جائی که کودکان بازی میکنند دلیل بر قلت ورع ایشانست
قوله وقیل ان مالك بن دینار رحمه الله مکث بالبصرة اربعین
سنة فلم یصح له ان یاکل من تمر البصرة ولا من رطبها حتی مات
ولم یذقه وکان اذا انقضی وقت الرطب قال یا اهل البصرة
هذا بطنی ما نقص منه شیء ولا زاد فیکم چهل سال مالک دینار رح
در بصره مقیم بود هرگز او را این درست نشد که خرمائے بصره بخورد نه رطب بصره

یعنی نہ خرمائے تر نہ خشک تا آنکہ مرد البتہ نچشید و وقتے کہ رطب رفتے گفتے اے
اہل بصرہ ہیچ شکم من نقصان نشد و در شما زیادہ نشد قولہ وقیل لابن
ادھم رحمہ اللہ الا تشرب من ماء زمزم فقال لو کان
لی دلو لشربت ابراہیم ادہم را گفتند آب زمزم نمی آشامی گفت اگر مرا دلو
باشد یا شام قولہ سمعت الاستاد اباعلی الدقاق رحمۃ اللہ
یقول کان الحرث المحاسبی رح اذا مدّ یدہ الی طعام فیہ شبھۃ
ضرب علی راس اصبعہ عرق فیعلم انہ غیر حلال این حکایت
بالا رفتہ است ترجمہ کردہ ایم قولہ وقیل ان بشر الحافی رحمہ اللہ دعی
الی دعوۃ فوضع بین یدیہ طعام فجھد ان یمد یدہ فلم یمتد
ففعل ذلک ثلث مرات فقال رجل یعرف ذلک منہ ان یدہ
لا یمتد الی طعام فیہ شبھۃ ما کان اغنی صاحب الدعوۃ
ان یدعو ھذا الشیخ و ہمچنین گویند بشر حافی را رح برائے طعامے دعوت کردند
پیش او طعامے نہادند پس جہد کرد دست را بسوے طعام دراز کند البتہ دست
دراز نمی شد سہ بار قصد کرد دانست درین طعام شبہہ ہست
مردے گفت دانستم کہ دست بشر رح دراز نشود در طعامے کہ در وے شبہہ باشد
و آن مرد گفت غنی نکرد صاحب طعام ازین شیخ تا آنکہ او را بطلبید و فصیحت شد
قولہ اخبرنا محمد بن احمد بن محمد بن یحیی الصوفی
رحمہ اللہ قال سمعت عبد اللہ بن علی بن یحیی التمیمی رحمہ اللہ
قال سمعت احمد بن محمد بن سالم بالبصرۃ رحمہ اللہ
یقول سئل سھل بن عبد اللہ رحمہ اللہ عن الحلال فقال
الحلال الذی لا یعصی اللہ فیہ سہل را رحمہ اللہ از حلال پرسیدند گفت

آنکہ در مباشرت او گنہ خدا نباشد ہر جا کہ غیر حلال است استعمال او گنہ است مگر این
میگوید بعد خوردن او از برکت او گنہ خدا کردہ نشود قولہ وقال سھل رحمہ اللہ
الحلال الصافی الذی لا تنسی اللہ فیہ حلال صافی اینست کہ باستعمال آن
فراموشی از ذکر خدا نبود قولہ ودخل الحسن البصری رحمہ اللہ مکۃ
فرای غلاما من اولاد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قد اسند
ظھرہ الی الکعبۃ یعظ الناس فوقف علیہ الحسن رحمہ اللہ
وقال ما ملاک الدین فقال الورع فقال فما آفۃ الدین فقال
الطمع فتعجب الحسن رحمہ اللہ منہ حسن بصری رح در حرم کعبہ آمد کودکے
از فرزندان مرتضی علیہ السلام در تکیہ کعبہ نشستہ مردمان را پند می داد پس حسن رحمہ اللہ
بایستاد و پرسید از وے چہ چیز است کہ آن مالک و شامل دین است کودک
گفت ورع باز پرسید آفت دین چیست یعنی سستی دین و ضعف دین و تبے دینی
در چہ باشد فرزند علی علیہ السلام گفت طمع حسن رحمہ اللہ در شگفت شد یعنی
کودکے از اصول دین از دقایق کار اسلام اطلاع دارد و ازان خبری دہد قولہ و
قال الحسن رحمہ اللہ مثقال ذرۃ من الورع خیر من الف
مثقال من الصوم والصلوۃ ہم چند ذرہ از ورع بہتر باشد از ہزار چند
اعمالے کہ از صوم و صلوۃ است قولہ واوحی اللہ تعالی الی موسی
علیہ السلام لم یتقرب الی المتقربون بمثل الورع خداوند سبحانہ
بر موسی علیہ السلام وحی کرد کہ ہیچ نزدیک شوندہ بمن نزدیک نشد بسببے از اسباب
مثل ورع قولہ وقال ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ جلساء اللہ غدا اھل
الورع والزھد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ گفتہ است ہمنشینان خدا فردائے قیامت
آمنا وصدقنا اہل ورع و زاہدان باشند قولہ وقال سھل بن عبد اللہ

من لم یصحبه الورع اکل راس الفیل ولم یشبع ہر کرا ورع نباشد وسر فیل بخورد سیر نشود سر فیل سرے بزرگ گرانے وحرامے اوراخوک بزرگ گویند یعنی اوراآن حرص است کہ اگر این قدر حرام خورد ہم سیر نشود **قوله وقیل** حمل الی عمر بن عبد العزیز رحمه الله مسك من الغنایم فقبض علی مشامه وقال انما ینتفع من هذا بریحه وانا اکره ان اجد ریحه دون المسلمین حکایت آرند مشکے از غنایم پیش عمر بن عبد العزیز آوردند او بینی راگرفت تا بوے او نیابد وگفت یکے از نفع او بوے است من نمی خواہم کہ جز مومنان نفعے حاصے گیرم اکنون این مشکل سخنے است زیرا آنچہ در وسع تو نیست باد بیارد بوے در بینی تو بوے رساند تو چہ کنی واین باد ہمہ حاضران را بوے می رساند پس ہمہ رامی باید کہ بینی بگیرند مگر آنکہ از غایت تورع تنبیہ میکند کہ از غیر ملک خویش نفعے نگیرند **قوله وسئل** ابو عثمان الحیری رحمه الله عن الورع فقال کان ابو صالح بن حمدون رحمه الله عند صدیق له وهو فی النزاع فمات الرجل فنفخ ابو صالح فی السراج فقیل له فی ذلك فقال الی الان کان الدهن له فی المسرجة ومن الآن صار للورثة اطلبوا دهنا غیره ابو عثمان حیری را رحمہ اللہ از ورع پرسیدند او این حکایت گفت ابو صالح حمدون رحمہ اللہ را یارے بود حضور او مرد نفف زد چراغش را کشت وگفت تا این زمان چراغ در ملک این بود چہ آن مرد ملک ورثہ شد ما را نمی شاید کہ ازین نفعے گیریم روغنے دیگر بیارند تا بسوزد ومثل این حکایت از حرث محاسبی وابو حفص حداد مرد نیست رحمہ اللہ علیہما **قوله وقال** کهمش رحمه الله اذ نبت ذنبا بکی علیه منذ اربعین سنة وذلك انه

زارنی اخ لی فاشتریت بدانق سمکۃ مشویۃ فلما فرغ اخذت
قطعۃ طین من جدار جارلی حتی اغسل یدہ ولم یستحل لہ کمش گفت
رحمہ اللہ گنہے کردم وچہل سال بران گنہ گریستہ ام یارے مہمان شد ماہی بریان
کردہ بیک دانگ خریدم بعد ازان کہ آن یار ازان فارغ شد پرکالۂ گلے از دیوار
ہمسایہ خود گرفتم تا آنکہ آں ضعیف دست بران شست وآن را بگلے نخواستم
ازان ہمسایہ ومن آنرا حلال نمی پندارم کہ قطعہ گلے ازانِ کسے بستانم قولہ وکان
رجل یکتب رقعۃ وھو فی بیت بکراء فاراد ان یترب الکتاب من
جدار البیت فخطر ببالہ ان البیت بالکراء ثم انہ خطر ببالہ لا
خطر لھذا فترب الکتاب فسمعھا تقایقول سیعلم المستخف بالتراب
ما تلقاہ غدا من طول الحساب مردے صالح پرکالۂ کاغذے را نبشت
ودر خانۂ بود کہ آن خانہ بکرا بودہ است خواست کہ آن کتاب را تتریب کند
یعنی نجا کے خشک کند در خاطر او گذشت کہ این خانہ بکرا است ازان مردمان این
خاک استدن روا نباشد باز در خاطر گذشت کہ این چندان قدرے ندارد کہ خصم
بدان رضا ندہد بدان التفات نکردہ کاغذ را تتریب کرد ہا تفے آواز داد سرانجام بداند
بتحقیق آنکہ سک پنداشت تتریب را کہ فردا اورا طول حسابے باشد یعنی در
حساب مناقشہ باشد قولہ ورھن احمد بن حنبل رحمہ اللہ سطلا
لہ عند بقال بمکۃ فلما اراد فکاکہ اخرج البقال الیہ سطلین وقال
خذ ایھما لک فقال احمد رحمہ اللہ اشکل علی شطلی فھو
لک والدراھم لک فقال البقال سطلک ھذا وانا ارجو
ان اجر بک فقال لا اخذ ومضی وترک السطل عندہ احمد
بن حنبل رحمہ اللہ یکے طشطلکے گوشہ دار را در مکہ بردست بقالے گرو کرد خواست

از رهن او را باز ستاند وجه آن داد بدانچه رهن کرده بود بقال دو شتک را پیش آورد داشت گفت آنکه از ان شما است بستانی براحمد علیه الرحمه مشکل شد فرق نمی تواند کرد که از ان او کدام است گفت این سطل هم ترا باشد و دراهم هم ترا باشد بقال تعین کرد که این طشت تست و من ترا می آزمودم گفت نشانم درم و شطل را هم برو گذاشت روان شد درین حکایت چند اشکالے میرود گذاشتن او چه معنی داشت از قبیلے ورع است بعد آنکه مرهون الیه میگوید که امنیت محقق شد و درم را گذاشتن چه معنی داشت مگر اول که او را اشکال شد گمان برد که بقال هم مگر بو هم میگوید زیرا چه هر دو متماثل اند و سیم هم که برو گذاشت یعنی چیزے را که از ملک بیرون آورد آنرا باز چه ستاند **قوله** وقیل سَیَّبَ ابن المبارك رحمه الله دابة فقیمتها کثیرة وصلی صلوة الظهر فرتعت الدابة فی قریة سلطانیة فترك ابن مبارك رحمه الله الدابة ولم یرکبها دابهٔ ابن مبارک رح رفت در باغ سلطان افتاد سبزه آنجا چرید بعده بران دابه سوار نشد **قوله** وقیل رجع ابن المبارك رحمه الله من مرو الی الشام فی قلم استعاره فلم یرده الی صاحبه عبد الله مبارک در مرو قلمے از شخصے بعاریت استده بود در شام آمد دانست که این قلم از ان شخص عاریت است او را نداد ام گشت بمرو آمد و آن قلم او باز گردانید **قوله** واستاجر النخعی رحمه الله دابة فسقط سوطه من یده فنزل وربط الدابة ورجع واخذ السوط فقیل له لو حولت الدابة الی موضع الذی سقط السوط فاخذته فقال انما استاجرتها لامضی هکذا لا هکذا نخعی رح دابه را از شخصے باجارت استده بود تازیانه از دستش افتاد از دابه فرود آمد او را

بجاے بست پیاده بازگشت آنجا که تازیانه افتاده بود از انجا استد پرسیدند
اگر همچنان سوار بازمیگشتی و تازیانه می استدی چه بدبودے گفت من این دابه
را استجاره برین کرده ام که درین ره روم نه آنکه بازگردم این قدر زیاده افتد
هم بر دابه و هم بران شخص که از و اجارت ستده ام **قوله** وقال ابو بکر دقاق
رحمه الله تهت فی تیه بنی اسرائیل خمسة عشر یوما فلما وافیت
الطریق استقبلنی جندی فسقانی شربة من ماء فعادت
قسوتها علی قلبی ثلثین سنة ابوبکر دقاق رح گفت در بادیهٔ بنی اسرائیل افتاده
بودم پانزده روز گم شدم می گشتم ره نمی یافتم تا آنکه ره یافتم لشکری ملاقات شد
آب داد آن آب خوردم اثر کدورت آن آب در دل من باقی ماند و دل مرا
قاسی کرد تا سی سال **قوله** وقیل خاطت رابعة رحمه الله علیها
شقائی قمیصها فی ضوء مشعلة سلطان فافقدت قلبها زمانا
حتی تذکرت فشقت قمیصها فوجدت قلبها رابعه بعضی پیراهن
خویش را که پاره شده بود دوخت بروشنائی مشعلهٔ سلطان همان ساعت
دل را گم کرد در ساعت آن دوخته را پاره کرد دل گم کرده بازیافت چه
باشد دل گم کرد حضوری که با دل داشت آن حضور در دل نیافت و دیگر دل معکس انوار الهی است آن عکس را گم کرد چو آئینه
گم شد عکس هم گم شد و شومست دانست که ازین بود **قوله** رؤی
سفیان الثوری رحمه الله فی المنام وله جناحان یطیر فی الجنة
من شجرة الی شجرة فقیل له بم نلت هذا فقال بالورع بالورع
سفیان ثوری را رحمه الله بعد موت او بخواب دیدند که او در بهشت است
و دو بال دارد بدان می پرد از شاخے بشاخے و از درختے بدرختے بیننده پرسید

این بچہ یافتی گفت بورع قوله ووقف حسان بن ابی سنان رحمة الله
علی اصحاب الحسن رحمه الله فقال ای شی اشد علیکم قالوا
الورع فقال ولا شی اخف علی منه فقالوا کیف فقال لم ار دین
نهرکم منذ اربعین سنة حسان بن ابی سنان رحمه الله بر اصحاب حسن
ایستاد و گفت کدام کار است که بر شما سخت تر است گفتند ورع حسان گفت
شما می گوئید ورع سخت تر است من میگویم بر من آسان تر از ورع هیچ شی نیست
گفتند چونه باشد این گفت چهل سال باشد که از جوے شما آب سیر نخورده ام
ورع در اخذ است در مباشرت است یکے ترک اختیار کرد ورع بر و آسان
شد چو اصل کار گذاشت فرع بر و جه تهیه کنند قوله وکان حسان
بن ابی سنان رحمه الله لا ینام مضطجعا ولا یاکل سمنا ولا
یشرب ماء بارد استین سنة فرأی فی المنام بعد ما مات فقیل
له ما فعل الله بك فقال خیرا الا انی محبوس عن الجنة بابرة استعرتها
فلم ارد ها حسان بن ابی سنان رح وقتے در خواب تغلطیدے اگر خواب
آمدے شستہ خواب کردے و روغن نخوردے و آب بے سردے نیاشامیدے
برین صفت شست سال بود بعد مردن او را در خواب دیدند پرسیدند خدا
با تو چه کرد گفت نیکی کرد ولیکن مرا از بهشت باز داشتند سبب سوزنے که من
بعاریت استده بودم و آنرا بخصم باز نداده ام قوله وکان لعبد الواحد
بن زید رحمه الله غلام یخدمه سنین و تعبد اربعین سنة
وکان فی ابتداء امره کیالا فلما مات رأی فی المنام فقیل له ما
فعل الله بك فقال خیرا غیر انی محبوس عن الجنة وقد اخرج
علی من عیار القفیز اربعین قفیزا عبد الواحد زید رح را غلامے بود سالها خدمت

کردہ چہل سال خدارا پرستیدہ او در اول کار کیان بود بعد آنکہ او مردا و را در خواب دیدند بارے گفتند خدا با تو چہ کرد گفت نیکی کرد ولیکن مرا از بہشت باز داشت سبب آنکہ از عیار قفیز چہل قفیز بیرون آوردہ اند او کیانی میکرد قفیزی پیمودمی داد در ان پیمانہ عیار بود چہل قفیز چنین بیرون آوردہ اند کہ در ان عیار بود و اگر بجاے عیار باشد اشارت حکایت بریں باشد با اندک او غلام عبد الواحد زید بود و چہل سال عبادت کرد چو حق کسے متعلق بود از بہشت باز داشتند **قولہ** و مر عیسی بن مریم علیہ السلام بمقبرۃ فنادی رجلا منہم فاحیاہ اللہ تعالی فقال من انت فقال کنت حمالا انقل للناس فنقلت یوما لانسان حطبا وکسرت منہ خلالا تخللت بہ فانا مطالب بہ منذ مت عیسی صلوات اللہ علیہ در گورستانے می گذشت یک مردے را آواز داد خداوند تعالی او را زندہ کرد عیسی صلوات اللہ علیہ از و پرسید تو کیستی و حال تو چیست گفت من مردے حمال بمزدوری کالاے کسی بر سر می گرفتم و جاے می رسانیدم یکبارے ہیزمے بر سر بود قدرے خلال از ان شکستم خلال کردم تا آنکہ مردہ ام تا این ساعت در مطالبہ و مذمت ام **قولہ** و تکلم ابو سعید الخراز رحمہ اللہ فی الورع فمر بہ عباس بن المہتدی رحمہ اللہ فقال یا ابا سعید اما تستحی تجلس تحت سقف ابن الدوانقی وتشرب من برکۃ زبیدۃ وتتعامل بالدراہم المزیفۃ وتتکلم فی الورع ابو سعید خراز رحمہ اللہ سخن در ورع میگفت عثمان مہتدی رح بر وگذشت گفت اے ابا سعید خراز شرم نمی داری فروے سقف ابن دوانقی بنشینی و حوضے کہ زبیدہ حرم ہارون رشید کاوانیدہ است از ان آب مینوری و معاملہ چنین کنی چنانکہ در مے کہ اورا دواتے نباشد و در ورع سخن گوئی۔

قولہ (۶) باب الزھد

زہد از روے لغت ترک است یقال زھد فیہ ای ترکہ زہد عبارت ازاں باشد کہ ہر چہ ملذوذ نفس است تو ازاں تارک باشی اگر مال و اگر چہ حظ از احوال واز مقامات واز تجلیات است کار زہد بجائے ست کہ ہیچ با تو نماند نہ تو و نہ توئی تو و نہ اوئی او سخن دقیق است تا فہم کہ رسد قولہ اخبرنا حمزہ بن یوسف السہمی الجرجانی قال حدثنا ابو الحسین بن عبید اللہ بن احمد بن یعقوب المقری ببغداد قال اخبرنا جعفر بن محاشع رحمہ اللہ قال حدثنا زید بن اسمعیل رحمہ اللہ قال حدثنا کثیر بن ھشام رحمہ اللہ قال حدثنا الحکم بن ھشام رحمہ اللہ عن یحیی بن سعید رحمہ اللہ عن ابی فروہ رحمہ اللہ عن ابی خلاد رحمہ اللہ وکانت لہ صحبۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اذا رائتم الرجل قد اوتی زھدا فی الدنیا و منطقا فاقتربوا منہ فانہ یلقن الحکمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمود چوں مردے را بینند کہ تارک دنیا است و سخن نصیحتے میگوید بدو نزدیک شوید کہ او کسے است کہ خداوند تعالی بر و القاے حکمت کردہ است یعنی ملہم بحکمت شدہ است قولہ واختلف الناس فی الزھد فمنھم من قال الزھد فی الحرام لان الحلال مباح من قبل اللہ سبحانہ فاذا انعم اللہ علی عبد نعما من حلال و تعبدہ بالشکر علیہ فترکہ باختیارہ لا یقدم علی امساکہ بحق ذاتہ مردمان از ہر جنس مرد متعلم و دانشمند و صوفی اختلاف کردہ اند ہم ازیں جہت صوفی گفت ناس گفت بعضے گفتہ اند زہد در حرام است مردے حرام

ترک آوردہ زاہد باشد در فہم متعلم این آید زیرا چہ حلال شے خدائے مباح کردہ چوں خداوند سبحانہ بندہ را انعام بمال حلال کرد او را بندگی فرمود شکر مال پس این کہ ترک آرد باختیار خویش اقدام نکند بر امساک او بحق اذن او حاصل سخن این شد کہ زہد مستقیم در حرام است اما در حلال خداوند سبحانہ انعام مالے حلالے کرد برائے آنکہ شکر آن بجائے آری و ترا باختیار ترک آں نشاید قولہ ومنہم من قال الزھد فی الحرام واجب وفی الحلال فضیلۃ فان اقلال المال والعبد صابر فی حلہ راض بما قسم اللہ تعالی لہ قانع بما یعطیہ اللہ من توسعۃ وتبسطہ فی الدنیا بعضے گفتہ اند زہد در حرام فریضہ است و در حلال فضیلت است زیرا چہ مال کم کردن بریں حال کہ بندہ صابر باشد در حال خویش و اندکے مال را کہ برو خدائے قسمت کردہ است بداں راضی باشد و بدانچہ خدائے او را می دہد بداں قانع است این در حال او و درجہ او تمام تر است از کشادگی و فراخی مال او قولہ وان اللہ سبحانہ زھد الخلق فی الدنیا لقولہ تعالی قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ وغیر ذلک من الایات الواردۃ فی ذم الدنیا والتزھید فیھا وخداوند سبحانہ و تعالی بدیں آیت قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ اشارت بزہد کردن در دنیا و جز این آیت بسیار آیات وارد است در مذمت دنیا و زہد دراں قولہ ومنہم من قال اذا انفق مالہ فی الطاعۃ وعلم فی حالہ الصبر وترک التعرض لما ینھاہ الشرع فی حال العسر فحینئذ یکون زھدہ بناء فی المال عن الحال اتم و بعضے گفتہ اند شخصے مال خود را در طاعت خدا انفاق کرد یعنی برائے غزوے را انفاق کرد یا برائے فقرا را انفاق کرد واز حال او این معلوم است کہ او صابر است و چیزے کہ شارع منع کردہ است در حالت عسر خویش آں سو لحظہ نمی کند پس این چنین شخصے را زہد در حال حلال تمام تر باشد

از امساک مال اگرچہ شکر باشد قولہ ومنھم من قال ینبغی للعبد ان لا یختار ترک الحلال بتکلفہ ولا طلب الفضول مما لا یحتاج الیہ ویراعی القسمۃ فان رزقہ اللہ ما لا من حلال شکرہ وان ورقہ اللہ علی حد الکفاف لم یتکلف فی طلب ما ھو فضول المال فالصبر احسن لصاحب الفقر والشکر الیق لصاحب المال بعضے گفتہ اند نشاید بندہ ترک حلال بتکلف خویش کند وآنچہ محتاج الیہ نیست مالے زیادت طلب آن نکند وقسمت رب را رعایت کند اگر مالے حلالے خدائے روزی کند شکر کند واگر خدائے تعالی بحد کفاف او رسانید تکلف در طلب زیادتی نکند پس صبر مر فقیر را نیکوترین کارہا است وشکر لائق حال غنی است قولہ وتکلموا فی معنی الزھد فکل نطق عن وقتہ واشار الی حدہ صوفیاں در معنی زہد سخنے گفتہ اند وہر کس برانداز ۂ حال خویش وبراندازۂ حد خویش سخنے گفتہ اند قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول حدثنا احمد بن اسمعیل الازدی رحمہ اللہ قال حدثنا عمران بن موسی الاسفنجی رحمہ اللہ قال حدثنا الدروقی رحمہ اللہ قال حدثنا وکیع قال قال سفیان الثوری رحمہ الزھد فی الدنیا قصر الامل لیس باکل الغلیظ ولا لبس العبا سفیان ثوری رحمہ اللہ گفتہ است زہد در دنیا چیست کہ امید کوتہ شود بقا و حیات وغیر آں وزہد این نیست کہ غلیظے خورند وگلیمے بپوشند سفیان ثوری رح موجب زہد را زہد نامید زیرا چہ قصر امل موجب زہد است آرے قصر امل کہ موجب زہد افتد مرد عاقل وفہیم را امر داں باشند کہ قصر امل شود وموجب زہد نباشد وقت مردن ایشان شدہ است ہم زہد نشدہ است این تجربہ شدہ است بسیاراں را قولہ وسمعتہ یقول سمعت سعید بن احمد رح یقول

سمعت عیاش بن عاصم ؒ یقول سمعت الجنید ؒ یقول سمعت السری ؒ یقول ان اللہ تعالی سلب الدنیا عن اولیائہ وحماھا عن اصفیائہ واخرجھا من قلوب اھل وداده لانه لم یرضھا لھم سری رحمہ اللہ گفت بتحقیق خداوند تعالی از اولیاے خویش دنیا را سلب کردہ است و از اصفیاے خویش آنکہ مرتبہ ایشاں از اولیا مثیر است ایشاں را از دنیا حمایت کردہ است یعنی دنیا را گرد ایشاں گشتن نداده و از دلہاے اہل وداد خویش دنیا را بیرون آورد یعنی نگذاشت کہ خطرۂ و لحظۂ در دل ایشاں ماند سلب گفت برائے اولیا را یعنی دنیا بر ایشاں بیاید و ایشاں بگذارند و اصفیا را گفت کہ دنیا را گرد ایشاں گشتن نداد و آں ساکت است کہ خطرۂ آں در دل ایشاں نگذرد و اما اہل وداد را گفت کہ خطرۂ و لحظۂ دنیا در دل ایشاں نگذرد زیرا چہ خداے تعالی بدیں راضی نیست کہ خطرۂ دنیا در دل ایشاں باشد قولہ وقیل الزھد من قولہ سبحانہ لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ والزاھد لا یفرح بموجود من الدنیا ولا یتاسف علی مفقود منھا اشارہ بزہد درین آیت کردہ است لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ اندوہ مکنید از آنچہ از شما فوت شدہ است و خوش مشوید بدانچہ شما را دادہ است پس زاہد او ست موجودے کہ از دنیا از و برود بدان ناخوش نشود قولہ وقال ابو عثمان رحمہ اللہ الزھد ان یترک الدنیا ثم لا یبالی من اخذھا زہد چیست کہ ترک دنیا شود و مبالات نباشد از کسے کہ دنیا را بستاند قولہ سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق یقول الزھد ان یترک الدنیا کما ھی لا تقول ابنی رباطا او اعمر مسجدا ترک ابو علی دقاق رحمہ اللہ گفتہ است دنیا بگذار چنانچہ او است یعنی سر بسر این نہ گوئی کہ رباطے را بنا کنم یا مسجدے را عمارت قولہ وقال یحیی بن معاذ رحمہ اللہ الزھد

یورث السخاء بالملک والحب یورث السخاء بالروح زہد عبارت
از نیست سخا کردن بدانچہ بدست تو باشد و حب عبارت ازانست
کہ در راہ محبوب بذل روح کنند حاصل زہد بذل مال مملوک است و دوستی
بذل روح است زہد عین بذل مالست اما دوستی عین بذل روح نیست اما از
دوستی این باشد قولہ وقال ابن الجلاء رحمہ اللہ الزھد ھو النظر
الی الدنیا بعین الزوال لتصغر فی عینیک فیسھل علیک
الاعراض عنھا ابن جلاء رحمہ اللہ زہد و موجب زہد بیان کرد موجب زہد چہ
کرد بہ بینی دنیا البتہ فانی است سرسبز از مبتدا منتہا و آنچہ بدست تست خود چہ
قدر دارد یا تو او را گذاری یا او ترا گذارد پس باختیار گذاشتن شرف دارد چو اینچنین
محقق شد کہ او البتہ صفت فنا دارد خود در نظر خوار نماید ضرورت مرد عاقل
تارک گردد قولہ وقال ابن خفیف رح علامۃ الزھد وجود الراحۃ
فی الخروج من الملک عبد اللہ خفیف گفتہ است نشان زہد چیست کہ مال
مملوک از دست او برود او را راحتے افتد این راحت خاصۂ مشغول خدا است
زیرا چہ مال برو بود مشوش وقت او بود در خرجے و حفظے و محل صوفی و غیر آں چو
آنرا اخراج کرد راحتے در دل مشغول خدا افتاد قولہ وقال ایضاً الزھد
سلوۃ القلب عن الاسباب ونقض الایدی من املاک
و ہماں عبد اللہ خفیف رح گفتہ است زہد چیست از اسباب حصول دنیا دل را سلوتے
شود یعنی دل ترک اسباب کند و دست بیفشاند از انچہ در ملک او ست
یعنی آنچہ محصول او ست ازان بیرون آید و در تحصیل او نباشد قولہ وقیل
الزھد عزوف النفس عن الدنیا بلا تکلف وگفتہ اند زہد چیست
کہ نفس از دنیا برون آید بغیر مشقتے قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن

السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت النصرابادی رحمہ اللہ یقول الزاھد
غریب فی الدنیا والعارف غریب فی الآخرۃ زاہد در دنیا نادر است و در
آخرت عارف نادر است پس در دنیا اندر باشد قولہ وقیل من صدق فی
زھدہ اتتہ الدنیا راغمۃ ولھذا قیل لو سقطت قلنسوۃ من
السماء لما وقعت الا علی راس من لا یریدھا ہر کہ در زہد صادق شد دنیا
بر و بیاید شکستہ شدہ و ہم بنا بریں گفتہ اند اگر از آسمان کلاہے افتد نیفتد مگر بر سر کسے کہ
خواہان آن کلاہ نیست عجب سخنے است این حکمت این تقاضا کند کہ آنکہ مرید نباشد
اورا دہند و آنکہ خواہانِ او باشد اورا ندہند چہ معشوقہ در بر عاشق نباشد در بر کسے باشد
کہ اورا خواہان نبود و لگد و قفاز ندبرون کند قولہ وقال الجنید رحمہ اللہ
الزھد خلق القلب عما خلت منہ الید و جنید رح گفتہ است دل خالی
باشد فارغ باشد از چیزے کہ دست خالی و فارغ است قولہ وقال ابو سلیمان
الدارانی رحمہ اللہ التصوف علم من اعلام الزھد فلا ینبغی ان
یلبس صوفا بثلثۃ دراھم وفی قلبہ رغبۃ خمسۃ دراھم
دارانی گفتہ است گلیم پوشیدن نشانے از نشانہاے زہد است نباید و نشاید کہ تو
بسہ درم صوفے را بخری و در دل تو ہواے آن باشد کہ صوف پنج درم بخرم بپوشم
قولہ وقد اختلف السلف فی الزھد فقال سفیان الثوری و
احمد بن حنبل وعیسی بن یونس وغیرھم رحمھم اللہ الزھد
فی الدنیا انما ھو قصر الامل وھذا الذی قالوا یحمل علی انہ من
امارات الزھد والاسباب الباعثۃ علیہ والمعانی الموجبۃ لہ
سفیان ثوری و احمد بن حنبل و عیسی رحمہ اللہ علیہم و دیگر صوفیان گفتہ اند زہد در دنیا نیست
مگر قصر امل شیخ این را بیان می کند ما ہم بالا گفتہ ایم قصر امل از امارات و اسباب

زہد است قولہ وقال عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ الزھد ھو الثقۃ باللہ مع حب الفقر وبہ قال شقیق ویوسف بن اسباط رحمہما اللہ وھذا ایضاً من امارات الزھد فانہ لا یقوی العبد علی الزھد الا بالثقۃ باللہ زہد اعتماد بخدا است برین صفت کہ فقر محبوب باشد در دل و ہمبریں سخن اند شقیق و یوسف اسباط رحمہ اللہ چنانچہ فقر امل است این نیز از امارات زہد است زیرا چہ بندہ در زہد قوی نباشد تا ثقت بخدا نبود ازین ثقہ باللہ چہ مراد است یعنی رازق خدا است بخدا ثقہ کردہ است ہمانجا استوار کردہ است کہ ملک از من برود خدا مرا ضایع نگذارد این خود زہد نیست زیرا چہ بمقابلہ چیزے است اما اگر ثقت باللہ این بود باشد کہ کار من بخدا است من بخدا بسندہ کردہ ام مرا چیزے کار نمی آید اینجا کہ شیخ مختلف گفت جاے اختلاف گفتن نیست زیرا چہ گفتار ایشان متحد است زیرا چہ اختلاف لفظی است معنی ہمہ یکے است قولہ وقال عبد الواحد بن زید رحمہ اللہ الزھد ترک الدنیا ولذتہا عبد الواحد گفتہ است زہد ہمین ترک عالم است قولہ قال ابو سلیمان الدارانی رحمہ اللہ الزھد ترک ما یشغلک عن اللہ دارانی گفتہ است زہد چیست ترک چیزے کنی کہ ترا از خدا باز دارد قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن علی رحمہ اللہ یقول سمعت ابراھیم بن فاتک رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید رحمہ اللہ وسالہ رویم رحمہ اللہ عن الزھد فقال استصغار الدنیا ومحو آثارھا من القلب رویم از جنید رح زہد را پرسید گفت دنیا را خوار می آری و آثار دنیا را از دل محو کنی قولہ وقال سری رحمہ اللہ لا یطیب عیش الزاھد اذا اشتغل بنفسہ چو زاہد از نفس معرض باشد عیش او خوش نشود یعنی زاہد البتہ با نفس خود است و عیش

عارف خوش نباشد اگر مشغول بنفس خود است اگر عارف نفس خود را وجودے دیدن عارف عارف نباشد و عیش او خوش نباشد **قولہ** وسئل الجنید رحمہ اللہ عن الزہد فقال خلو الید من الملک والقلب من التتبع جنید رح گفت زہد چیست کہ دست از ملک خالی باشد و دل از تتبع **قولہ** وسئل الشبلی رحمہ اللہ عن الزہد فقال ان تزہد فیما سوی اللہ تعالی شبلی رح گفت زہد چیست ہر چہ جز خدا است آنرا ترک آری من در اول باب معانی زہد گفتہ ام این ہمہ اقوال را شامل است بیشترے مکرر است معانی واحد است و الفاظ مختلف است **قولہ** وقال یحیی بن معاذ رحمہ اللہ لا یبلغ احد حقیقۃ الزہد حتی یکون فیہ ثلث خصال عمل بلا علاقۃ وقول بلا طمع وعز بلا ریاسۃ یحیی معاذ رحمہ اللہ گفتہ است ہیچ کس بمنع معانی زہد نرسد تا سہ خصال در وے نباشد عملے کند و دران عمل او را تعلقے نباشد یعنی بحضور دل باشد یعنی از ہمہ فارغ باشد یعنی جز خدا را نخواہد یعنی ترک دنیا کند و تعلق با دنیا نباشد و سخنے گوید نصیحتے و وعظے کند و دراں طمع نباشد و در وعزتے باشد ہر آئینہ تارک دنیا عزیز کسے باشد میان طلاب دنیا و دریں عزتے کہ خدا او را دادہ است سبب زہد و دران اکتساب ریاستے نکند و معاشر اہل جاہ نباشد **قولہ** وقال ابو حفص رحمہ اللہ الزہد لا یکون الا فی الحلال ولا حلال فی الدنیا فلا زہد ابو حفص گفتہ است زہد نباشد مگر از حلال و حلال در زمانہ شیخ وجود ندارد یعنی حلالے کہ بر و اعتماد باشد مگر شیخ حکایت از زمانۂ خویش میگوید اما در زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جز حلال مطلق نبودہ است آنگہے کہ عہد خلافت عثمان رضی اللہ عنہ شد در حلال شبہ افتاد اگر قصہ نویسم قصہ خوانی باشد و کتاب دراز شود **قولہ** وقال ابو عثمان رحمہ اللہ ان اللہ تعالی

یعطی الزاھد فوق ما یرید ویعطی الراغب دون ما یرید ویعطی المستقیم موافقۃ ما یرید ابوعثمان گفتہ است خدائے تعالیٰ زاہد را بیش ازان دہد کہ او میخواہد و آنکہ راغب بدنیا است فروتر آن دہد کہ خواہش اوست و آنکہ او در کار مستقیم است یعنی استقامت در ترک و در عبادت خدا دارد آنچہ او میخواہد ہماں می دہد اما من میگویم عارف را ہرچہ دہد آن خواست او نباشد زیرا کہ او خواستے دارد کہ قابل نیست کہ آن در دامن او بدہند آہ محال طلب است ازدو یکے نشوند و اگر شدند او شد من نشدم مراد کہ یافت و کرا داد سخنے است این چہ دانم از عارفان روزگار و گذشتگان تا کہ باشد کہ در فہم او آید قولہ وقال یحیی بن معاذ رحمہ اللہ الزاھد یسعطک الخل والخردل والعارف یشمک المسک والعنبر زاہد بدیں ماند کہ یکے مرد دیگر را در بینی او سرکہ یا سرشف سودہ در بینی چکاند و عارف کسے است کہ ترا مشک و عنبر بویاند یعنی زاہد کارے باختیار کردہ و مشقتے بتکلف بر نفس خود نہادہ ہمارہ مشقت و ہمارہ کار ترا فرماید بدان ماند کہ در بینی تو سرکہ و خردل می چکاند اگرچہ مرد مزکوم کہ زکامے غلیظے دارد ایں سعوط نافع آید و عارف از جمال الٰہی و از وصال خدائی نشانے دہد و بداں امکانے فرماید نہ آنکہ مشامش ہمچنین باشد کہ مشکے و عنبرے می بویاند عارف از مشرب خود گوید و زاہد از مذاق خود قولہ وقال الحسن البصری رحمہ اللہ الزھد فی الدنیا ان تبغض اھلھا او تبغض مافیھا حسن بصری گفت رحمہ اللہ زہد چیست کہ با اہل دنیا چنان باشی گوئی ایشان را دشمن می داری و آنچہ در اہل دنیا و دنیا است آنرا ہم دشمن داری قولہ وقیل لبعضھم ما الزھد فی الدنیا فقال ترک مافیھا علی مافیھا زہد اینست ترک آری دنیا را و آنچہ در دنیا است بر کسے کہ در دنیا است قولہ وقال رجل لذی النون المصری رحمہ اللہ متی ازھد فی الدنیا

فقال اذا زھدت فی نفسک مردے باذ والنون رحمہ اللہ گفت تا کے زہد کنم گفت چوں ترک نفس خود کردی زہد تمام شد **قولہ** وقال محمد بن الفضل رحمہ اللہ ایثار الزھاد عند الاستغناء وایثار الفتیان عند الحاجۃ قال اللہ تعالی یُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ محمد فضل بلخی رحمہ اللہ گفتہ است ایثارے کہ زاہد کردند آنچہ زاید بود در ان ایثار کردند و چوں مردان با وجود حاجت ایثار کردند خدا و ند فرمود ایشان دیگر از ابر نفس خویش اختیار می کند **قولہ** وقال الکتانی رحمہ اللہ الشئ الذی لم یختلف فیہ کوفی ولا مدنی ولا عراقی ولا شامی الزھد فی الدنیا وسخاوۃ النفس والنصیحۃ للخلق یعنی ان ھذہ الاشیاء لا یقول احد انھا غیر محمودۃ چیزے کہ ہمہ خلق بر ان اجماع دارند کسے آن را مخالف نیست شیخ اجماع صوفیان آورد اما اجماع ادیان است آن انیست زہد در دنیا دیگر بذل نفس و بدانی ہیچ دینے فی بذل نفس تمام نیست دیگر نیک خواہی بندگان خدا کردن و کسے را کارے نیکے فرمودن و بر سیرتے نیکے آوردن **قولہ** وقال رجل لیحیی بن معاذ رحمہ اللہ متی ادخل حانوت التوکل والبس رداء الزھد واقعد مع الزاھدین فقال اذا صرت من ریاضتک لنفسک فی السر الی حد لو قطع اللہ عنک الرزق ثلثۃ ایام لم تضعف فی نفسک فاما ما لم تبلغ ھذہ الدرجۃ فجلوسک علی بساط الزاھدین جھل ثم لا آمن ان تفتضح مردے یحیی معاذ را گفت تا کے در دکان توکل در خواہم آمد و تا کے رواے زہد را در بر خواہم کرد و تا کے با زاہدان خواہم شست یعنی این کار انتہا دارد و قتے کہ توکل تمام شود و رواے زہد ازین بدر رود تا کے در ین بند مانم کہ البتہ پس روز اہدان

باشم وازیشان پذیرم یعنی ہموارہ ہمیں معاملہ کنم گہے مقصود من بدامن من خواہد داد
یا نہ یحییٰ رح گفت اگر تو نکردی اینچنین ریاضتے کہ تو میکنی بسر میرسد و بدل برسد
این ریاضت بجاے رسد کہ اگر سہ روز خدا از تو رزق گم کند و نرسد تو ضعیف
نشوی چہ باشد این سخن سائل ازیں پرسید تا کے درین معاملہ باشم باشد روزے
کہ ازیں بیروں آیم و کار من بمقصود رسد یحییٰ گفت چو کار بدل رسد سیرے و
سلوکے کہ بدل نسبت دارد و ریاضتے کہ بدل نسبت دارد بداں رسی و اینچنیں شود
کہ غذاے تو ہم از دل تو باشد و ہم از شغل تو باشد ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی
نقد وقت تو شود آن ساعت این باشد کہ از مکاشفہ و معاملہ برون آئی و بروح مشاہدہ
برسی و اگر تا آنجا نرسیدی پس نشست تو بر مرتبۂ زاہدان یعنی کہ خود را زاہد دانی
جہل باشد ہمان شد کہ الزہد ترک ما شغلک عن اللہ اگر این صفت
بودہ باشد کہ دل بدست نیامدہ و بمقصود نرسیدہ عجب نباشد کہ فردا آمنا و
صدقنا فضیحت شود ترجمۂ ظاہر کلام برین میرود کہ باشد کہ من در دکان توکل نشینم
و ہمچنین باقی کلام اما بحسب فہم خویش معنی گفتیم تو اندیشہ کن فہمے بر قولہ وقال
بشر الحافی رحمہ اللہ الزہد ملک لا یسکن الا فی قلب مخلی
زہد بادشاہے است کہ جز در دلے خالی نہ نشیند یعنی بادشاہ در محلے کہ نشیند
خالی باشد دیگر ہر انبانے نبود ملک احتمال سہ اعراب دارد و ہر سہ معنی درست می آید
بفتح اللام والمیم وکسر اللام مع فتح المیم وسکون اللام مع ضم المیم قولہ سمعت
محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمہ اللہ
یقول سمعت محمد بن محمد بن الاشعث سمیکندی رحمہ اللہ
یقول من تکلم فی الزہد و وعظ الناس ثم رغب فی ما الہم
فی رفع اللہ حب الآخرۃ من قلبہ ہر کہ سخن در زہد گفت و مردمان را بزہد

پند داد بعد آن رغبت در مال ایشان کند خداوند تعالی دوستی آخرت از دل او دور کرده است الله سبحانه وتعالی نخست دوستی آخرت از دل او دور کرده است انگه او نصیحت بزهد میکند و رغبت در مال ایشان میکند دانی این چه ماند مر طبیب معلولی را دوای مقوی بدهد تا علت او دفع شود بعد آنکه طبیعت خوابد قی دفع کند طبیب دهن را فراز کند بگوید در دهن قی کند مردمان را پند دهد که دنیا را بگذارید و خود رغبت دران کند **قوله و قیل اذا ازهد العبد فی الدنیا اوحی الله ملکا یغرس الحکمة فی قلبه** چنین گفته اند چون بندهٔ ترک دنیا کند خداوند سبحانه فرشته را گمارد که در دل او درخت حکمت را نهاد کند **قوله وقیل لبعضهم لم زهدت فی الدنیا فقال لزهدها فی** بعضی را گفتند دنیا را چرا گذاشتی گفتند دنیا ما را گذاشت او جوابی خوشی داد یعنی دنیا در قسمت من نرفته است پس همچنان شد که دنیا مرا گذاشته است چو او مرا گذاشت من چه گذارم اینجا پرسند ترک شی بعد وجود او چو وجود او نبود ترک چه معنی داشت بالا گفته شده است زهد دو معنی دارد یکی آنکه باشد و بگذارد دوم آنکه شخصی است بر شرف تحصیل است ره آن دارد و قادر بران است و امکان آن دارد که دنیا را حاصل کند معه ذا دست دران نزند این نیز زاهد باشد **قوله وقال احمد بن حنبل رحمه الله الزهد علی ثلثة اوجه ترک الحرام وهو زهد العوام والثانی ترک الفضول من الحلال وهو زهد الخواص و الثالث ترک ما یشغل العبد عن الله تعالی وهو زهد العارفین** این سخن بالا گفته ام مکرر چه کنم **قوله سمعت استاذ ابا علی الدقاق رحمه الله یقول قیل لبعضهم لم زهدت فی الدنیا فقال لما زهدنی** ن زهدت **اکثرها انفت من الرغبة فی اقلها** یعنی بعضی دیگر را پرسیدند چرا زهد در دنیا کردی گفت چو دنیا تمام و کمال مراد ست نمیدهد اندک او مرا چه کار آید یکی با خود

دید تمام دنیا بر سلاطین است کمال او آنجا است چہ جاہ و چہ مال و چہ لذائذ و چہ دستگہ چوں سلطان نشدم بارے چاکرہم نباشم قولہ وقال یحیی بن معاذ رحمہ اللہ الدنیا کالعروس ومن یطلبہا ما شطتہا والزاہد فیہا یسخم وجہہا وینتف شعرہا ویخرق ثوبہا والعارف مشتغل باللہ لا یلتفت الیہا یحیی رحمہ اللہ میگوید دنیا مثل عروسے است طالب او او را می آراید شانہ او بر موے او می زند و آنکہ تارک دنیا و زاہد است بدان ماند روے او را سیاہ میکند و موے سر او را میکند و جامہاے او پارہ میکند و عارف مشغول بخدا است نہ او را آراید و نہ او را بزداید بوقت خویش با خداے خویش فارغ باشد قولہ سمعت اباعبد اللہ الصوفی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا الطیب السامری یقول سمعت الجنید یقول سمعت السری رحمہ اللہ یقول مارست کل شئ من علوم الزہد فتلت ما ارید الا الزہد فی الناس فانی لم ابلغہ ولم اطقہ سری میگوید ہر چہ در کار زہد بود دران ممارست کردم یعنی عارف و عالم بدان کار شدم پس ازان این یافتم کہ ترک مردمان باید کرد و من بدین نرسیدہ ام و بطاقت من نشد کہ این کار بسر برم قولہ وقیل ما خرج الزاہدون الا الی انفسہم لانہم ترکوا النعیم الفانی للنعیم الباقی چنین گفتہ اند زاہدان چیزے ترک نیاوردند مگر رغبت ہم بنفس خود کردند دنیاے فانی گذاشتن کہ دران بلا و محنت بود آخرت را اختیار کردند کہ دران نعمت و راحت خواہد بود قولہ وقال النصرابادی رحمہ اللہ حقن دماء الزاہدین وسفک دماء العارفین خداے تعالی نگاہداشت خون زاہدان را و ریخت خون عارفان را یعنی زاہدان را با وجود ایشان داشت و عارفان را از وجود ایشان راہد کرد قولہ وقال حاتم الاصم رحمہ اللہ الزاہد یذیب

کیسہ قبل نفسہ والمتزھد یذیب نفسہ قبل کیسہ زاہد پیش از انکہ خود را از خود کیسہ از مال خالی میکند و متزہد اوست کہ بتسم زہد میکند اول نفس را بتسم درین رہ می آرد و مشقت برو نہد پس او اول اذابت نفس میکند بعد ان اذابت مال قولہ سمعت محمد بن عبد اللہ رحمہ اللہ قال حدثنا علی بن الحسن الموصلی رحمہ اللہ قال حدثنا احمد بن الحسین رحمہ اللہ قال حدثنا محمد بن الحسن رحمہ اللہ قال حدثنا محمد بن جعفر رحمہ اللہ قال سمعت الفضیل بن عیاض رحمہ اللہ یقول جعل اللہ الشر کلہ فی بیت واحد وجعل مفتاحہ حب الدنیا وجعل اللہ الخیر کلہ فی بیت واحد وجعل مفتاحہ الزھد خدائے تعالی شر را در یک خانہ نہاد یعنی یکجا کرد بدین ماند کہ خدائے تعالی ہر جا کہ شرے است در یک خانہ داشت یعنی یکجا آورد و کلید در آن خانہ حب دنیا کرد یعنی ہر کہ دنیا را دوست داشت ہر جا کہ شرے است بدان مبتلا شد و زہد بدان ماند ہر جا کہ خیرے است خدائے تعالی جمع کرد در یک مقام داشت و کلید در آن مقام زہد کرد بدان ماند کہ مردمان طریق حدیث خوانند طلب الدنیا رأس کل خطیئۃ وترک الدنیا راس کل عبادۃ

قولہ (۷) باب الصمت

صمت خاموش بودنست از اصول این طائفہ است ہر کہ سخن بسیار گوید دلش بحضور کم آید ہر کہ سخن بسیار گوید دل او کدر گردد ہر کہ سخن بسیار گوید البتہ کذبے در زبان او رود ہر چند کہ او در گفتار صادق باشد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع ہر کہ سخن بسیار گوید

ہتک حرمات اللہ ازو شود ہر کہ سخن بسیار گوید حفظ اسرار او را میسر نیاید ہر کہ سخن بسیار گوید جمع نفس او را میسر نشود و ہر کرا جمع نفس میسر نیاید اثر مراقبہ بر وظاہر نشود تو بدانی من اصاب الصمة اصاب السمت قولہ اخبرنا عبد اللہ بن یوسف الاصفہانی رحمہ اللہ قال حدثنا ابو بکر محمد بن الحسین القطان رحمہ اللہ قال حدثنا احمد بن یوسف السلمی رحمہ اللہ قال حدثنا عبد الرزاق رحمہ اللہ قال اخبرنا معمر رحمہ اللہ عن الزہری رحمہ اللہ عن ابی سلمة رحمہ اللہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یؤذ جارہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یومن باللہ والیوم الاخر فلیقل خیرا او لیصمت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت میکند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود ہر کہ ایمان بخدا و روز آخرت دارد او ہمسایہ خویش را نرنجاند ہمسایہ چہ مخصوص است معاملہ با او بسیار است ہر کہ قریب تر است احسان او بیشتر باید و ایذاے او زیانکار تر باشد و ہر کہ ایمان بخدا و آخرت دارد او اکرام ضیف کند و ہر کہ ایمان بخدا و آخرت دارد سخن نیک گوید یا خاموش ماند از اینجا این آید سخن خیر گویند یا ساکت باشند پس صمت از کلام بیشتر آید قولہ اخبرنا علی بن احمد بن عبدان رحمہ اللہ قال اخبرنا احمد بن عبید رحمہ اللہ قال حدثنا بشر بن موسی الاسدی رحمہ اللہ قال حدثنا محمد بن سعید الاصفہانی رحمہ اللہ عن ابن المبارک رحمہ اللہ عن یحیی بن ایوب رحمہ اللہ عن عبید اللہ بن زحر رحمہ اللہ عن علی بن ابی یزید رحمہ اللہ

عن القاسم رحمه الله عن ابی امامة رحمه الله عن عقبة بن عامر رضی الله عنه قال قلت یا رسول الله ما النجاة قال احفظ علیك لسانك ولیسعك بیتك وابك علی خطیئتك عقبہ عامر از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پرسید نجات در چیست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود زبان خود بر خود نگاہدار یعنی از غیبت ونمیمت وفحش واظہار عوار مومنے وبسیار گفتن ومراد شیخ ہمین است ودر خانۂ تو باید کہ ترا آنچنان باشد کہ بسندہ بود واگر ہمچو عش طیرے بود ومعنی دگر ولیسعك بیتك یعنی خانہ تو بقدر وسع تو توسیع براہل وولد باشد ودیگر خانہ تو ترا بسندہ بود یعنی اختلاط با مردم بسیار نبود سنائی گوید

داشت لقمان یکے کرتہ بجے تنگ — چوں گلوگاہ نائے وسینۂ چنگ
شب در آنجا برنج وتاب بدے — روز نیمے در آفتاب بدے
بوالفضولے سوال کرد از وے — کین چہ خانہ است شش بدست تہے
از دلِ سرد وچشم گریان پیر — گفت ہذا لمن یموت کثیر

ودیگر خویش اگر از تو زاد بران نگری قوله قال رضی الله عنه الصمت سلامة وهو الاصل وعلیه مدامة شیخ میفرماید صمت سلامتی است از بسیار چیز واصل او ہمین است یعنی صمت اصل کار است یا سالم بودن اصل کار است وبر مومن باید کہ دوام باشد قوله اذا ورد عنه الزجر فالواجب ان یعتبر فی الشرع والامر والنهی واگر در صمت منعے آید محل گفتار است باید کہ دراں محل اعتبار شرع کند اعتبار امر کند یعنی آنچہ بدان شرع وارد است و امر بدان است بجا آورد نکند قوله والسکوت فی وقته صفة الرجال کما ان النطق فی موضعه من اشرف الخصال سکوت در وقت سکوت صفت مردان دین است چنانچہ سخن در محل سخن بہترین خصلتہا است قوله

سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمه الله یقول من سکت عن الحق فهو شیطان اخرس و بعضی این را حدیث گویند و شاید ابو علی رح هم بمان حدیث میگوید و سند نمیکند هم بزبان خود میگوید ساکت از حق شیطانی گنگ است شیطان در وقت سکوت خواهد سخن گوید و در وقت سخن خود را گنگ سازد پس او شیطان اخرس باشد این ساکت از حق را شیطان آخرس گفت زیرا چه او همچو اوست درین محل قوله والصمت من آداب الحضرة قال الله تعالی وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا وصمت از آداب حضور است حضرت محل دهشت است حضرت محل اعتبار و فکر است حضرت محل خوایت اسرار است و بسیار چیز است اما همین یکی دوی در گفتار بسنده است پس در حضرت صمت باید صفت ملازمان حضرت بادشاه شنیده باشی که حد صمت و سکوت دارند خداوند تعالی همبرین سخن اشارت کرد چون قرآن خوانند استماع آن کنید و از سخن دیگر خاموش باشید قوله وقال سبحانه خبر عن الجن بحضرة الرسول صلی الله علیه وسلم فلما حضروه قالوا أنصتوا وقال الله تبارك وتعالی وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا خداوند سبحانه و تعالی از جن خبر داده است نزدیک رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم حاضر شدند و گفتند خاموش باشید و گوش بدارید که او چه می خواند و قال الله تعالی وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ و اصوات نزدیک رحمن فروشسته است آنچنان تو نشنوی مگر آوازی بارکی قوله وکم بین عبد یسکت تسارنا عن الکذب والغیبة وبین عبد یسکت لاستیلاء سلطان الهیبة یک سکوت سبب هیبت تجلی جلال است و یک سکوت سبب آنست که بر زبان غیبتی و یطیبتی و نمیمتی نرود فشان وبینهما قوله

وفی معناہ انشدوا۔

انکرما اقول اذا افترقنا واحکم ما بیناج المقال
فانساھا اذا نحن التقینا فانطق حین انطق بالمحال

اندیشہ میکنم من چہ میگویم وقتے کہ جدا می شویم وحجج ومقال را تحکیم میکنم دریں حال کہ او را از فتہ می بینم قولہ فانساھا وقتے کہ باو ملاقات می شود آن ہمہ گفتار ہا را فراموش می کنم وسخن میگویم وقتے کہ سخن میگویم بمحال وہرزہ یعنی وقت فراق اندیشہ می کنم کہ سخن من ہمہ سنج است، ووقتے کہ ملاقات می شود آن ہمہ فراموش میشود وسخنے کہ میگویم ہرزہ میگویم قولہ وانشدوا

فیا لیل کم من حاجۃ لی مھمۃ اذا جیتکم لم اذ کرھا لیل ماھیا

اے شب چند حاجتے است مرا کہ آن مہم است ووقتے کہ ملاقات میکنم نمی دانم کہ شب چہ بود وچہ حکایت بود غرض اینست کہ در وقت حضرت سکوت است قولہ وانشدوا

وکم من حدیث لک حتی اذا ملکنت من لقیاک انسیت

وچند حکایت باشد کہ بنا بر تو باشد ووقتے کہ مرا لقاے تو مسلم شد ہمہ فراموش شد قولہ والسکوت علی قسمین سکوت بالظاھر وسکوت بالقلب والضمائر فالمتوکل یسکت قلبہ عن تقاضی الارزاق والعارف یسکت قلبہ مقابلۃ للحکم ببغت الوفاق فھذا بجمیل صنعہ واثق وھذا بجمیع حکمہ قانع وسکوت بر دو قسم است یکے خاموشی در ظاہر بجمیع است خاموش کہ در ظاہر است خاموش باشد بہرزہ باہر کسے سخن نگوید وسکوتے است کہ بدل باشد وبضمیر باشد وسکوتے کہ در باطن است مثال او اینست کہ ضمیر مرد متوکل از طلب رزق ساکت باشد از خدا نخواہد کہ رزق بدہ چنانچہ

از اکتساب ظاہر ساکت است بدل ہم ساکت است از خدا رزق نمیخواہد و عارف ضمیر او ساکت است آنچہ ازان سو آید آید و بروفق خویش نخواہد پس این متوکل من جمیل صنع تعالی را واثق است فعل وصنع خواہد بودن این بجمیل آن واثق است ہرچہ شایستے و بایستے آنست و این عارف آنچہ او حکم کردہ است بدان قانع است او در جمیل فعل است این در جمیل حکم است قولہ و فی معناہ قالوا

یجری علیک صروفہ وہمومہ سرک مطرقہ

ہر صیرفے کہ باری تعالی کند و بر تو رود سر تو ساکت و فرو افتادہ باشد ہر طرفے او را لحظۂ شود قولہ و ربما یکون سبب السکوت حیرت البدیہۃ فانہ فاذا ورد کشف علی وصف البغتۃ حرست العبارۃ عند ذلک فلا بیان ولا نطق وطمست الشواہد ہنالک فلا علم ولا حس قال اللہ تعالی یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا و بسا باشد سبب سکوت چیزے ناگہانی ازان سو آید کشفے و ہیبتے این در حیرت افتد و ساکت ماند زیرا چہ چو کشفے وارد شود بر صفت ناگہانی انتظارے نہ و ترصدے نہ و او خود را دران محل و مرتبہ نداشتہ یکایک ازان سو چیزے آمد در اینچنین حالت عبارات گنگ شود نہ بیانے ماند و نہ نطق ماند و در اینچنیں حالت ہر شاہدے کہ بود مطموس باشد اگرچہ شواہد ہستند اما چو او در حیرت مستغرق است ایشان مطموس اند اینجا اطلے نباشد و حسے نباشد یا آنکہ فجاءت آن کشف شدہ است کہ ہمہ شواہد او مطموس کردہ است و ہمہ در عرض فنا رفتند علم نماند حس نماند معلومے نیست محسوسے علم چہ ماند قال اللہ تعالی یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم

قالوا لا علم لنا این حال پیش آید کہ گویند ما را علمے نیست قولہ فاما ایثار ارباب المجاهدة السکوت بالاگفتہ بود نطقے بخیر باشد وسکوت بخیر باشد اما اینجا میگوید اختیار اہل مجاہدہ ہمیں سکوت است قولہ فلما علموا ما فی الکلام من الآفات ثم ما فیہ من حظ النفس واظہار صفات المدح والمیل الی عن یتمیز بین اشکالہ لحسن النطق وغیرہ هذا من آفات الخلق وذلک نعت ارباب الریاضة وهو احد کانهم فی حکم المنازلة وتهذیب الخلق اہل ابتلا و مجاہدہ سکوت اختیار کردہ اند بنا برین کہ دانستند در کلام بعض آفات ہست چنانچہ ایشان ترک کلام کردند ہر چہ دران حظ نفس است آن را ہم ترک کردند و اظہار صفات مدح ومیل برین کہ میان اشکال و امثال خویش متمیز باشد کہ مردے چنین مبین است وجز ایں کہ آفات خلق انسانی است بسیار چیزہا است طالب ترک آن کردہ وخلاف آن اختیار کردہ و ایں ہمہ صفت اہل ریاضت است کہ البتہ ہر چہ کنند خلاف نفس کنند و یکے از ارکان منازلت و تہذیب خلق صمت است قولہ وقیل ان داود الطائی رحمہ اللہ لما اراد ان یقعد فی بیتہ اعتقد ان یحضر مجالس ابی حنیفة رحمہ اللہ اذ کان تلمیذاً لہ یقعد بین اضرابہ من العلماء ولا یتکلم فی مسئلة فلما قوی نفسہ علی ممارسة هذه الخصلة سنة کاملة قعد فی بیتہ عند ذلک وآثر العزلة داود طائی رحمہ اللہ ہر گاہ کہ خواست در خانہ بنشیند با خود این اعتقاد کرد کہ در مجلس ابو حنیفہ رح بنشینم زیرا چہ شاگرد او بود و این اعتقاد کرد اگر چہ میان اقران خویش بنشینم و سخن بمسئلہ نگویم و سخنے نکنم بعد آنکہ نفس او قوی شد کہ برین خصلت کہ بحث با اقران نکند و یکسال برین خصلت ممارست شد

در خانۂ خود نشست و اختیار عزلت کرد قولہ وکان عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ اذا کتب کتابا فاستحسن لفظا مزق الکتاب وغیرہ عمر بن عبد العزیز چون چیزے نبشتے و اورا خوش آمدے آن نبشتہ پارہ کردے و گرد ایندے دگر نبشتے مگر حظ نفس در وے می یافت قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن رح یقول اخبرنا عبد اللہ بن محمد الرازی رحمہ اللہ قال حدثنا ابو العباس محمد بن اسحاق السراج رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن الفتح رحمہ اللہ یقول سمعت بشر بن الحرث رحمہ اللہ یقول اذا اعجبک الکلام فاصمت واذا اعجبک الصمت فتکلم شبرجانی رح گفتہ است اگر سخن گوئی و آن گفتار ترا خوش آید خاموش کن و اگر سکوت ترا خوش آید سخن آید قولہ وقال سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ لا یصح لاحد الصمت حتی یلزم نفسہ الخلوۃ ولا یصح لہ التوبۃ حتی یلزم نفسہ الصمت ہیچ یکے را صحت خاموشی نباشد تا خلوت را ملازم نگیرد و مگر ازین سکوت ہمین سخن گفتن با مردم مراد باشد آنگہ خلوت صحیح آید و اگر در خلوت تلاوت بسیار میکند و قصہ ہا و افسانہ ہا و اشعار می خواند اینجا سکوت نیست کلام اللہ تلاوت میکند اگرچہ کلام اللہ است و چنین و چنان است امام دمتفکر و مراقب را تلاوت بقدرت و حصہ است و توبہ بشرط درست نشود تا صمت لازم نباشد گفتہ ام حدیث را کفی المرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع قولہ وقال ابو بکر الفارسی رحمہ اللہ من لم یکن الصمت وطنہ فہو فی الفضول وان کان صامتا ہر کرا وطن او صمت او نشد یعنی قرار و مستقر نشد پس او در فضول است البتہ سخن زاید افتد و اگرچہ او صامت نماید قولہ والصمت لیس

الحارث

بخصوص علی اللسان لکنہ علی القلب والجوارح کلها وصمت مخصوص
بلسان نیست اگرچہ وصف لسان است القلب وجوارح چشم و دست و
پاے ایشان ہم نسبتے بصمت دارند دست در فعلے و علمے ہست و قدم بکارے
ہست وچشم در نظارہ ہست گوئی ایشان ہم ناطق اند باعتبار حال ایشان و
گفتہ اند لسان الحال انطق من لسان القال قولہ وقال بعضهم
من لم یستغنم السکوت فاذا انطق نطق بلغو ہر کہ سکوت غنیمت
نداشت چوں سخن گوید سخن لغو گوید یعنی چوں البتہ خود را در گفتار دارد لغوے
ہم از زبان او بیرون آید چوں سکوت را کارے ندانست تکلم بلغو باشد قولہ
سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت محمد
بن عبد اللہ بن شاذان رحمہ اللہ یقول سمعت ممشاد الدینوری
رحمہ اللہ یقول الحکماء ورثوا الحکمۃ بالصمت والتفکر حکما کہ بحکم
رسیدند بدین دو چیز یکے بصمت دوم بتفکر و تفکر لازمۂ صمت است تفکر
بغیر صمت میسر نیاید ہر جا کہ متفکرے است او در گوشہ نشیند و سر فرو
افگند یا نظر بر ہواے وصحراے ندارد بلکہ تغمیض عین کند مغزے و خلاصہ
بفکر خویش بیرون آرد قولہ وسئل ابوبکر الفارسی رحمہ اللہ عن
صمت السر فقال ترک الاشتغال بالماضی والمستقبل ابوبکر فارسی
را پرسیدند از صمت سر کہ صمت سر چہ معنی دارد و عبارت از چیست گفت
گذشتہ را در دل نیارد و کذلک آیندہ را قولہ وقال ابوبکر الفارسی
رحمہ اللہ اذا کان العبد ناطقا فیما یعنیہ مالا بد لہ منہ
فهو فی حد الصمت چون بندہ سخن لایعنی گرد آرد و آنچہ لابدی است
ازان سخن گوید او در حد صمت باشد یعنی وما لا یعنی ہر یکے بر اندازہ حال اوست

قولہ ویروی عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ انہ قال کلم الناس قلیلا وکلم ربک کثیرا لعل قلبک یری اللہ تعالی از معاذ جبل رض مروی است او گفتہ است با مردماں سخن اندک گو و با خدا بسیار گو یعنی دل را و زبان را ملازم ذکر او دار بزبان ذکر جلی گوید بدل ذکر خفی تحقیق دل تو خدا را ببیند یعنی بے شبہ دل تو در حضور حق است و در اعتقاد قریب اوست و دیگر بعضے صوفیاں گویند چو اینچنین مجاہدہ کنند خدا را ہم در دنیا ببینند و گفتہ اند بدل ببینند و گفتہ اند میان خواب و بیداری ببینند و آنکہ گفتہ اند در بیداری ببینند ایشاں دانند قولہ وقیل لذی النون المصری رحمہ اللہ من اصون الناس لنفسہ فقال املکھم لسانہ از ذوالنون پرسیدند کدام کس است کہ نگاہ دارندہ ترمرد ماست مر نفس خود را و از ہمہ چیزہا امساک کردہ و خود را از ہمہ چیزہا باز آوردہ است گفت آنکہ زبان خود را مالک است یعنی زبان بدست اوست در یعنی سخن گوید در لا یعنی سخن نگوید و شاید بعض اوقات در یعنی ہم سخن نگوید قولہ قال ابن مسعود رضی اللہ عنہ ما شیء یطول السجن احق من اللسان ہیچ چیزے نیست سزاوار تر بہ بند داشتن از زبان او لایق آنست کہ ہمارہ در بند بدارند قولہ وقال علی بن بکار رحمہ اللہ جعل اللہ لکل شیء مابین وجعل للسان اربعۃ ابواب فالشفتان مصراعان والاسنان مصراعان خدائے تعالی ہر چیزے را دو در کردہ است و برائے زبان را چہار در کردہ است دو لب و دو تختہ در دو در بستہ دندان گوئی دو تختہ در است ہر تختہ را درے می شمرد بسیار درہا باشد کہ ہمہ بیک تختہ بستہ شود حاصل کلام یعنی سخن را ہر کسے نتواند نگہ داشتن زیرا کہ ہر چیزے درے دارد و آن درہا

دو تختہ و زبان دو دروازہ و چہار تختہ و دو معنی مفہوم شود یکے آنکہ دو دروازہ نگاہ داشتن آن دشوار باشد دوم آنکہ دو دروازہ چو بند محکم بستہ شود قولہ وقیل ان ابابکر الصدیق رضی اللہ عنہ کان یمسک فی فیہ حجرا لکی لا سمعہ لیقل کلاما قبیحا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ را می آرند سالہا در دہن خویش سنگے داشتے تا سخن اندک گفتہ شود یعنی اگر چیزے در دہن بود تا ہر زہ سخن گفتہ شود و یاد می داشت کہ سخن نکو و دیگر قولہ وربما یکون السکوت یقع علی المتکلم تادیبا لہ لانہ اساء ادبہ فی شیء و بسا باشد کہ سکوت بر متکلم افتد و دران مطلوب تادیب متکلم باشد سخن میگفت و دران عادت گرفتہ آن بسکوت باز آید تا ادیب متکلم است زیرا چہ او بران عادت گرفتہ و او را بسکوت آرند بر و سخت دشوار است قولہ کان الشبلی رحمہ اللہ اذا قعد فی حلقتہ ولا یسالونہ یقول وقع القول علیہم بما ظلموا فہم لا ینطقون و شبلی رح چوں در حلقۂ مجلس خویش نشستے و از و چیزے سخن نمی پرسیدند گفتے سخن بر ایشان افتاد بسبب چیزے کہ ایشان ظلم کردند پس ایشان را سخن ماند سخن گفتن نمی توانند برائے این را آوردہ چہ صمت بر متکلم افتاد تادیب او باشد پس ایشان سخن

ے عبارت شرح بالفاظہ "سخن نکو و دیگر خیر یعنی" اتمام است و در نسخہ شرح منقول عنہ از سہو کاتب آن نسخہ غالبا یک یا دو سطر عبارت از کتابت متروک ماند چونکہ نسخہ دیگر موجود نیست لامحالہ این مضمون در طباعت ہم ناتمام گذاشتہ شد علاوہ ازین بعد این مضمون شرح یک جملہ متن از رسالہ قشیریہ ہیچ شرح آن ہم در نسخہ شرح منقول عنہ منقول نیست۔ انشاء متن از رسالہ قشیریہ قلمی و مطبوعہ نقل کردہ میشود و ہو ہذا۔ وقیل ان ابا حمزۃ البغدادی کان حسن الکلام فہفہف بہ ہاتفٌ تکلمت فاحصنت بقی ان تسکت فتحصن فما تکلم بعد ذلک حتی مات و مات قریبا من ہذہ الحالۃ علی رأس اسبوع او اکثر۔ ع ح

نمی گویند سبب ظلمے که ایشان کردند پس عدم سخن ایشان تادیب ایشان باشد
قوله وربما یقع السکوت علی المتکلم لان فی القوم من هو اولی
منه بالکلام وشاید متکلم سخن نگوید ازین جهت که نزدیک او شخصے است که
او لایق است ازیں که سخن گوید این سکوت ارباب صمت نیست اما شخصے باشد که
با ادب خود را نگه دارد شیخ ادبے می آموزد در حضرت کسے بد و لایق باشد که
برائے سخن گفتن سخن نگوید قوله سمعت ابن السماك رحمه الله یقول
کان بین الشاه الکرمانی ویحیی بن معاذ صداقة فجمعهما بلد
فکان شاه لا یحضر مجلسه فقیل له فی ذلك فقال الصواب
هذا فمازال وابه حتی یحضر یوما مجلسه وقعد ناحیة لا یشعر
به یحیی بن معاذ فلما اخذ یحیی فی الکلام سکت شاه وقال ههنا
من هو اولی بالکلام منی وارتج علیه فقال شاه قلت لکم
الصواب ان لا احضر مجلسه از ابن سماک شنیدم میگفت میان شاه
شجاع کرمانی ویحیی معاذ رحمهما الله شدند و شاه رح در مجلس یحیی رح حاضر نشدے شاه را
گفتند مجلس او گفت بهتر اینست که حاضر نشوم همیشه همچنین بوده اند
تا آنکه بارے در مجلس او حاضر شد نشست و یحیی رح بدان علم نداشت که او در گوشه
نشسته هست ابو یحیی رح سخن آغاز کرد او خاموش ماند بعد آن گفت اینجا کسے
است که در سخن او از من اولی تر است زبان یحیی رح بسته شد شاه رح گفت من نگفتم
که صواب نیست که من در مجلس او حاضر شوم قوله وربما یقع السکوت
علی المتکلم لمعنی فی الحاضرین وهو انه یکون هناك لیس
باهل السماع لذلك الکلام فیصون الله لسان المتکلم غیرة
وصیانة لذلك الکلام عن غیر اهله وبسا باشد که سکوت بر متکلم

افتد متکلمے کہ او حق بکلام سبب آنکہ حضار لایق کلام او نیند خدائے تعالی زبان
آنکہ او حق بکلام است نگاہ می دارد تا سخن او نا اہلان نشنوند اینجا دو معنی است یکے
آنکہ زبان بستہ می شود سخن گفتن نمی تواند فیصون اللہ بدین معنی درست شنیند و
دیگر او با اختیار نمی خواہد سخن نگوید آن اختیارے کہ او را افتادہ است آن صون
بارنی است کہ او با نا اہل سخن نگوید قولہ وربما یکون السکوت الذی
یقع علی المتکلم ان بعض الحاضرین کان معلوم اللہ سبحانہ
من حالہ انہ یسمع من ذلک الکلام فیکون فتنۃ لہ اما لتوھمہ
انہ وقتہ ولا یکون اولانہ تحمل نفسہ مالا یطیق
فیرحمہ اللہ عز وجل بان تحفظ سمعہ عن ذلک الکلام
اما صیانۃ لہ وعصمۃ عن غلط وبسا باشد کہ سخن نگوید زیرا چہ بعضے
حاضران از انہا باشند سخن بشنوند و سخن عالی آن حاضرگان بر دگر این وقت من
است پس این فتنہ باشد او را با خود سخن بشنود و نفس خویش تحمیل کند آنچہ طاقت
او نباشد سخن صوفیاں در دو چیز باشد یا از موارد و حقایق یا از ریاضات و مجاہدات
اگر از حقایق و معارف است شخصے بشنود و آن بداند کہ وقت من است
و آں گماں فتنہ باشد مر او را و اگر سخن از مجاہدات است و آن اشق و اصعب
است سامع آں بار بر نفس خویش نہد و نتواند برداشتن ضمیر وقتہ احتمال دارد
بر سامع باز گردد و احتمال دارد کہ بر حکم متکلم تو فکرے کن باندک فکر معلوم خواہی
کرد قولہ وقال مشائخ ھذہ الطریقۃ ربما یکون السبب
فیہ حضور من لیس باھل لسماعہ من الجن اذ لا تخلو
مجالس القوم من حضور جماعۃ من الجن وبسا باشد کہ سخن نگویند
سبب آنکہ جن در مجلس ایشاں حاضر می شود ایشاں سخن نگویند تا ایشاں نشنوند جن

انواع اند دیہوری گویند وطیہوری مائی وناری وارضی وہوائی وقدسی جن قدسی مومن ومسلمان بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان آوردہ اند ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در رکن ایمان ایشان این شرط کردہ بود کہ بر مسلمانان ظاہر نشوند وایشان ظاہر شدند پس ایشان ایمانے دارند اما بشرط اسلام نہ اینچنین کسان حاضر باشند واسرار وسخن ملوک مشنوند زیان دارد ہم گوینده را ہم شنونده را

قوله سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمه الله یقول اعتللت مرة بمرو فاشتقت ان ارجع الی نیسابور فرایت فی المنام کان قایل یقول لی لا یمکنك ان تخرج من هذا البلد فان جماعة من الجن استحلوا کلامك ویحضرون مجلسك فلاجلهم تحبس ههنا شیخ میگوید از ابو علی رح شنیدم کہ میگفت در شہر مرو رنجور شدم خواستم کہ بہ نیسابور باز گردم پس در خواب دیدم گوئی مردے میگوید ممکن نیست ترا کہ از مرو بیرون آئی زیرا چہ جماعتے از پریان کلام ترا شیرین گرفتہ اند ودر مجلس تو حاضر می شوند از سبب ایشان ترا محبوس دارند شیخ این حکایت برائے آن را آورد کہ جن در مجلس ایشان حاضر می شوند اما اینجا این سخن ماند کہ بالا گفت سخن نگویید تا نشنوند یعنی اہل نشنوند وناہل نشنوند ومیان ایشان اہل ہم می باشد محمد حسینی (ادر الله سا یبب انفاسه علینا ما دامت الشمس طالعة والطلع طالعة چنین می گوید مرد عارف چودر بیان اسرار حقایق ومعارف شود کرامات کاتبین را از ہر دو طرف او دور کنند تا ایشان اسرار خداوند تعالی نشنوند واگر نہ ایشان از کتابت مانند عجب فرشتگان لائق سخن اسرار نباشند جن خود کدام است قوله قال بعض الحکماء رحمه الله ان ما خلق للانسان لسان واحد او عینان واذنان یسمع ویبصر

اکثر ما یقول حکما گفتہ اند خدائے تعالی انسان را زبان یک داد و چشم و گوش دو برائے آنکہ آنچہ بگوید کمتر از آں باشد کہ می بیند و می شنود اینجا سخنے ہست بسیاران باشند کہ چشم و گوش ایشان بر دو و زبان باقی ماند چندان نہ یانے گوید کہ اندازہ نباشد قولہ ودعی ابراھیم بن ادھم رحمہ اللہ الی دعوۃ فلما جلس اخذ وانی الغیبۃ فقال عندنا یوکل اللحم بعد الخبز وابتدأ ثم یاکل اللحم اشار الی قولہ تعالی اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا سلطان ابراہیم را جائے برائے طعام دعوت شد آمد در مجلس شست و مردماں در غیبت شدند گفت نزد یک ما اینچنین است گوشت بعد نان بیارند و گوشت را با نان خورند و اینجا مردانے اند کہ گوشت پیش از نان میخورند مرا دراین داشت کہ در کلام اللہ است اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا قولہ وقال بعضھم الصمت لسان الحکیم صمت زبان حکیم است یعنی صمت او نطق حالی دارد صمت حکیم گوئی این سخن گفت کہ مرد عاقل و حکیم ساکت باشد و دیگر صمت او دلیل بریں میکند کہ او در فکرے و حکمتے است و دیگر حکیم را باید کہ ہمارہ ساکت باشد زیرا چہ متدبر و متفکر است قولہ وقال بعضھم تعلم الصمت کما تتعلم الکلام فان کان الکلام یھدیک فان الصمت یقیمک بعضے گفتہ اند تعلم صمت کن یعنی بیاموز کہ صمت کجا کنند و بیاموز کہ صمت چہ نفع و چہ اثر دارد چنانچہ تعلم کلام کردی مرد عالم معانی بیان میگوید کہ اینجا تاکید می آرد و فلان جا سخن بغیر تاکید آرد بحث از مقتضی حال و مقتضی مقام دارد و تو صمت را ہم تعلم کن زیرا چہ کلام ترا رہ راست می نماید و صمت ترا از تو نگاہ میدارد

قولہ وقیل عفۃ اللسان صمتہ وگفتہ اند ہر عضوے را عفت باید
کہ لایق آن عضو باشد وعفت لسان صمت است قولہ وقیل مثل
اللسان مثل السبع ان لم توثقہ عدا علیک وہم چنین گفتہ
اند کہ زبان بجیوانے درندہ ماند چنانچہ شیرے وگرگے اگر آن حیوان درندہ
را محکم نہ بندی او بر تو بدود یعنی زبان ترا رنگاہ دار اگر نہ ترا زبان فاحش کند
قولہ وسئل ابو حفص رحمہ اللہ ای الحالین للولی
افضل الصمت او النطق فقال لو علم الناطق ما آفۃ النطق
لصمت ان استطاع عمر نوح علیہ السلام ولو علم الصامت
ما آفۃ الصمت لسأل اللہ تعالی ضعفی عمر نوح علیہ السلام
حتی ینطق از ابو حفص رح پرسیدند ولی را چہ بہتر خاموشی یا سخن گفتن ابو حفص رح
جواب داد اگر سخن گوینده بداند کہ در سخن گفتن چہ آفت است ہر آئینہ ساکت
ماند اگر تواند مدت عمر نوح علیہ السلام اگر مرد خاموش بداند کہ در خاموش ماندن
چہ آفت است ہر آئینہ از خدائے خواہد دو چند عمر نوح علیہ السلام تا سخن
گوید مشکل کارے ہم در سخن گفتن آفت وہم در ساکت ماندن آفت پس
ولی چہ کند اما این قدر معلوم شد برائے یکے را عمر نوح گفت وبرائے یکے
را ضعفے عمر نوح علیہ السلام گفت اینجا تو فہم بکن چہ بہتر این آید کہ نطق بہتر ولکن
برائے صمت را این گفت کہ دو چند عمر نوح یابد ودرین دو چند عمر از خدا قدرت
نطق خواہد بعد آن سخن گوید پس صمت دو چند از نطق باید پس صمت بہتر قولہ
وقیل صمت العوام بلسانہم وصمت العارفین بقلوبہم
وصمت المحبین من خواطر اسرارہم گفتہ اند خاموشی عوام از سخن
است وخاموشی عارفان حق بقلوب است یعنی دل از ہمہ چیز ساکت وصامت

است جز محادثاتے و مناجاتے کہ با خدا دارد و دران مناجات سخن نیست
وصمت دوستان خدا صمت درستے است آنچہ میان او و میان محبوب
میگذرد و محب با محبوب در خیال خویش خطراتے دارد اے عزیز عجب سخنے
است این چہ دانم فہم کردہ باشی یا نہ و ایما اللہ حالتے میان محب و محبوب
گذرد کہ محب نتواند آن حالت را با خود باز گردانیدن قولہ وقیل لبعضہم
تکلم فقال لیس لی لسان فاتکلم فقیل لہ اسمع فقال لیس
فی مکان فاسمع وچنین گویند کسے را گفتند سخن گو گفت زبان ندارم مگر اشارت
بدیں میکند کارم بجاے است کہ زبانم گنگ است یا خود فرصت سخن ندارم
یا خود میگوید یک زبان دارم آن بذکر خدا مشغول زبان دگر کجا دارم کہ سخن گویم
و او را گفتند بشنو گفت در من مسمع نیست کہ بشنوم یعنی آن گوش نیست کہ بحق
شنیدن بود با تمام حواس من بجاے دیگر مستغرق است آن گوش نماندہ است
کہ سخن کسے دران گوش در آید اگر وقتے تو بنظارۂ محبوب مستغرق شدہ
باشی بدانی کہ آن گوش نماندہ است کہ سخن کسے در گوش آید قولہ وقال
بعضہم مکثت ثلثین سنۃ لا یسمع لسانی الا من قلبی ثم
مکثت ثلثین سنۃ لا یسمع قلبی الا من لسانی سی سال شدہ باشد کہ من سخن نمی شنوم
مگر از دل من یعنی ہر چہ دل را احوال محبوب واز شکایت و حکایت او دل با خود
گوید گوش من آن شنود و دیگر ہر چہ بدل الہام شود من ہمان شنوم قولہ
وقال بعضہم لو اسکت لسانک لم تنج من کلام قلبک کلانم
ولو صرت رمیما لم تتخلص من حدیث نفسک ولو جہد
کل جہد لم تملک روحک لانہا کاتمۃ للسر اگر زبان
خود را از سخن ساکت کردی دل تو از حکایت نخواہد ماند و اگر تو استخوان

ریختہ گردی از حدیث نفس خلاص نیابی گوئی از تعسر سکوت بیان میکند کہ سکوت دست ندہد مگر بحسرت زبان تو ساکت ماند دل تو ساکت ماند و حدیث نفس نباشد کار این کار اگر توفیق دہد پروردگار و ہر جہدے کہ توانی کرد بکنی روح تو با تو سخن نگوید زیرا چہ او کاتم سر است روح واقف اسرار است او جز اسرار چیزے دیگر نداند اگر سخن گوید از سر گوید و صفت او خود کتمان سر است و دیگر روح محب خالق البوح است و اہل محبت را در سخن گفتن از جمال محبوب و آنچہ میان محب و محبوب رود غیرت باشد قولہ وقیل لسان الجاہل مفتاح حتفہ گفتہ اند زبان جاہل کلید مرگ اوست یعنی جاہل سخن گوید آنچنان گوید کہ موجب ہوان و ذالت و بر افتاد او شود قولہ وقیل المحب اذا سکت ہلک والعارف اذا سکت ملک گفتہ اند اگر محب خاموش ماند ہلاک گردد گفتہ اند نظم

نوعے ز دوائے درد باشد گفتن غم دل بغمگسارے

و چوں عارف ساکت ماند ملک اسرار گردد تملک و تمکین در علم الیقین و عین الیقین قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت عبد اللہ بن محمد الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت محمد من نصر الصائغ رحمہ اللہ یقول سمعت مزید الصائغ یقول سمعت الفضیل بن عیاض رحمہ اللہ یقول من عد کلامہ من عملہ قل کلامہ الا فیما یعنیہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرمودہ است ہر کہ کلام خود را از عمل خود شمرد یعنی او را موجب نجات و موجب فوز و ظفر شناخت سخن او اندک شود ضرورت او را آن باید گفتن کہ موجب نجات و فوز و درجہ باشد و آن اندک

شد

قولہ (۸) باب الخوف

خوف ترسیدن باشد از وقوع غیر ملائم حالاً مآلاً و ہر کسے را خوفے
باعتبار حال اوست مرد تا می ترسد کہ فردا در آتش دوزخ نسوزم و در نقد بفوت مرد عامی
مالے و منالے طالب ترسد نباید ہمہ بریں حرماں دارند و بریں حرمان برند و بریں
حرمان برانکہ برند فردا مراد بدام و ہندیا ندہند متوسط ترسد نباید اکمال حال
نشود و تکمیل و تمکین نیابد منتہی ترسد از مکر و خداع چیزے را باو سے کند او را گمان
رود بمقصود رسیدم و در واقع آں پردہ باشد کہ چشم روے دل او البتہ بدان
پوشیدہ ماند و بدین وہم مگر روے محبوب می بینم و منتہی خوف دارد کہ اسرار
بروے قلب نمایند اگر جزئیات می نویسم بسیار سخن می شود مرد سالک خرد مند
را این مقدار کفایت باشد و بریں قیاس ہر چہ نہ مقصود و مراد باشد و یک خوفے
دگر است منتہی را کہ از انچہ او واجد است ازاں بر نخورد بلہ عنان کلام باز گردانیم
بسخن شیخ باز آئیم بسیار گفتن رسم ما نیست قولہ قال اللہ تعالیٰ یَدْعُوْنَ
رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا خوف بسیار انواع را بیان کردہ ام مرد ما اوّل ہر خوفے
را کہ عنایت کند کلام آبی آن نباشد و آن قدر کہ مخاوف گفتیم بر عکس آن
مطامع باشد قولہ اخبرنا ابوبکر محمد بن احمد بن عبدوس
الحیری العدل رحمہ اللہ قال اخبرنا ابوبکر محمد بن
احمد بن دلویہ الدقاق رحمہ اللہ قال حدثنا محمد
بن یزید رحمہ اللہ قال حدثنا عامر بن ابی الفرات رحمہ اللہ
قال حدثنا المسعودی رحمہ اللہ عن محمد بن عبد الرحمن

عن عیسی بن طلحۃ رحمہ اللہ عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل النار من
بکی من خشیۃ اللہ حتی یلج اللبن فی الضرع ولا یجتمع غبار
فی سبیل اللہ ودخان جھنم فی منخری عبد ابدا از رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود ہر کہ بخوف خدا گریست او در آتش دوزخ
نیفتد تا آنکہ شیر در پستان باز گردد یعنی این واقع نہ ود خول ہم در نار واقع نہ وغبار
کہ در رہ خدا است و دود دوزخ در سوراخ بینی مردم جمع نشوند یعنی البتہ آنکہ در
رہ خدا مشقت دیدہ باشد و گرد غبار آن رہ کشیدہ باشد اثر دوزخ باو
نبود قولہ حدثنا ابو نعیم احمد بن محمد بن ابراھیم
المھرجانی رحمہ اللہ قال حدثنا ابو محمد عبد اللہ بن
محمد بن الحسین بن الشرقی رحمہ اللہ قال حدثنا
عبد اللہ بن ھاشم رحمہ اللہ قال حدثنا یحیی بن
سعید القطان رحمہ اللہ قال حدثنا شعبۃ رحمہ اللہ
قال حدثنا قتادہ رحمہ اللہ عن انس رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو تعلمون ما
اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا انس رضی اللہ عنہ از رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کردہ است کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فرمودہ است اگر شما بدانید آنچہ من دانم اندک بخندید و بسیار
بگریید آرے بر غور کار کسے را کہ اطلاع نباشد اگرچہ کند وجہ باشد
برین صفت خندہ معدوم باشد و گریہ ملازم باشد قولہ الخوف معنی
متعلقۃ فی المستقبل لانہ انما یخاف ان تحل بہ

مکروہ او یفوتہ محبوب ولا یکون ھذا الا لشئ سیحصل
فی المستقبل فاما ما یکون فی الحال موجودا فالخوف لا یتعلق
بہ شیخ رحمہ اللہ گفتہ است خوف معنی است متعلق در استقبال زیرا چہ خوف
انیست کہ مکروہے بر و افتد یا محبوبے از و فوت شود و آن صفت نباشد
مگر در استقبال کہ شاید حاصل شود اما چیزے کہ نقد است در ان خوف متعلق نیست
ولیکن این ہست چیزے بدست تو است و تو مالک اوئی خوف آن ہست
در ان مملوک با تو مکرے و خداعے باشد محبوبے در بر تو بر صفتے کہ تو تحقیق کردہ
کہ این محبوب منست و خوف آنکہ آن منحرف و منحرف نبود **قولہ** والخوف
من اللہ سبحانہ وتعالی ھو ان یخاف ان یعاقبہ اما فی الدنیا
واما فی الاخرۃ وقد فرض اللہ سبحانہ علی العباد ان یخافوہ
فقال وخافون ان کنتم مومنین وقال وایای فارھبون
ومدح المومنین بالخوف فقال یخافون ربھم من فوقھم
خوف خدا انیست کہ او خوف خدا کند از خدا کہ او را عقاب کند یا در دنیا یا در
آخرت و خدا تعالی بر بندگان فرض کردہ است کہ از و ترسند و گفتہ است
وخافون ان کنتم مومنین و گفت وایای فارھبون ہم از من
بترسید از دیگرے نہ الحق از ہیچ کسے خوف نیست مگر از خدا چہ گویم اگر با تو
مخاوف بیان بکنم فالکلمۃ بطولھا و خائفان را خدا بستود گفت یخافون
ربھم **قولہ** سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ
یقول الخوف علی مراتب الخوف والخشیۃ والھیبۃ فالخوف
من شرط الایمان وفضیلتہ قال اللہ تعالی وتخافون ان کنتم
مومنین والخشیۃ من شرط العلم قال اللہ تعالی انما یخشی

اللہ من عبادہ العلماء والھیبۃ من شرط المعرفۃ قال اللہ تعالی ویحذرکم اللہ نفسہ خوف راسہ مرتبہ است یکے ہمن خوف راست وآن از شرط ایمان است وخافون ان کنتم مومنین ویکے خشیت است وآن از شرط علم است یعنی بداند کہ خدا عالم است خدا قادر است پس آن نفس نیاید کہ رضاے خدا دراں نباشد قال اللہ تعالی انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء ترسند از خدا مگر علما ہر دو خوف یکے است اما این از علم خاست وآن از سماع اخبار علما بر قدرت او وبر بے نیازی او عالم اند بموجب آن ایشان را خوف است یکے ہیبت است وآن از شرط معرفت است چو او را شناختہ باشد یا صفات او یا او تجلی کردہ باشد بر و بصفات خویش ہر آئینہ ہیبت آید او قہر دارد او جلال دارد عزت وعظمت لازمۂ آن ذات ہر آئینۂ عرفان او موجب ہیبت باشد قال اللہ تعالی ویحذرکم اللہ نفسہ خدا شما را از خود می ترساند از فعل بصفت آیند واز صفت بذات آیند واز ذات کجا گریزند ذات حجاب است مر ذات را حجاب ذات او ذات او ست چہ گمان بری این حجاب وقتے دفع شود وقتے نشود بے چارہ طالب ہمہ وقت سوختہ ودردمند ماند قولہ سمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن علی الحیری رحمہ اللہ یقول سمعت محفوظا رحمہ اللہ یقول سمعت اباحفص رحمہ اللہ یقول الخوف سوط اللہ یقوم بہ الشاردین عن بابہ خوف تازیانہ بر در خویش ایستادہ دارد قولہ وقال ابو القاسم الحکیم رحمہ اللہ الخوف علی ضربین رھبۃ وخشیۃ فصاحب الرھبۃ یلتجی الی الھرب اذا خاف ورھب وھرب یصح ان یقال ھما واحد مثل

جذب وجذبۃ فاذا ھرب الجذب فی مقتضی ھواہ کالرھبان
الذین اتبعوا اھواءھم فاذا کبحھم لجام العلم وقاموا
بحق الشرع فھو الخشیۃ خوف بر دو نوع است خشیت است و رہبت است آنکہ
صاحب رہبت است و قتے تبر سد بگریزد و رہبت و ہرب اگر ہر دو
را نیکے گویند شاید چنانچہ جذب و جذبۃ پس چوں بگریزد بمقتضی ہوا بگریزد و چنانچہ
قومے کہ رہبانند ایشاں گرفتہ اند اتباع ہوا کردند پس چوں لگام علم ایشاں را
بگرداند و بحق شرع ایستند این خشیت است قولہ سمعت محمد بن
الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت عبد اللہ بن محمد الرازی
رحمہ اللہ یقول سمعت اباعثمان رحمہ اللہ یقول سمعت
اباحفص رحمہ اللہ یقول الخوف سراج القلب بہ یبصر
ما فیہ من الخیر والشر خوف بمثل چراغے باشد در دل کہ آنچہ خیر و شر
اوست بداں می بیند قولہ سمعت الاستاد اباعلی الدقاق رحمہ اللہ
یقول الخوف ان لا تغلل نفسک بعسی وسوف خوف آنست
کہ نفس خویش را بمسویف و امہال تعلیل نکنی امہال بمہلتے خواہم کردن وسوف
سر انجام چنین کار خواہم کردن قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ
یقول سمعت اباالقاسم الدمشقی رحمہ اللہ یقول سمعت
اباعمرو الدمشقی رحمہ اللہ یقول الخائف من یخاف من
نفسہ اکثر مما یخاف من الشیطان خائف اوست کہ از نفس خویش
بیش از ان ترسد کہ از شیطان شیطان عدوے خارجی است و نفس عدوے
داخلی ہر آئینہ خوف از و بیشتر باشد چون وزدے بود کہ نقدے کہ تو در گرہ
بستہ اے وزد درون آن گرہ باشد قولہ وقال وابن الجلاء رحمہ اللہ

الخائف من يامنه المخوفات خائف کسے است کہ از مخوفات ایمن باشد مثلا شیر ہیکلے مخوفے است مما یخاف منه او از وایمن است زیرا کہ خائف اورا خوف خدا است واز مخلوقات ایمن است قوله وقيل ليس الخائف الذى يبكى ويمسح عينيه الخائف من يترك ما يخاف ان يعذب عليه خائف آن نیست کہ می گرید وچشم را پاک می کند خائف اوست کہ ترک آرد چیزے را کہ مقابلہ آن اورا فرد اعذاب شود قوله وقيل للفضل مالنا لا نرى خائفا فقال لو كنت خايفا لرايت الخايفين ان الخايف لا يراه الا الخايفون وان الشكلى هى التى تحب ان ترى الشكلى افضل رحمہ اللہ گفتند چیست ما را کہ خایف را نمی بینم گفت خایف را خایف بیند زیرا چہ ہر جا کہ عورتے را کہ پسر او مردہ است او دوست میدارد کہ ببیند عورتے را کہ پسر او مردہ است زیرا چہ ہر جا کہ دردمندے است بحکم جنسیت خواہد با دردمندے نشیند ہر کہ میان صوفیان مقام خوف دارد خایفے بیند آن مقام خود بشناسد قوله وقال يحيى بن معاذ رضى الله عنه مسكين ابن آدم لو خاف من النار كما يخاف من الفقر لدخل الجنة يحيى بن معاذ رضی اللہ عنہ گفتہ است مسکین فرزند آدم چنانچہ از فقر می ترسد اگر ہمچنان از آتش دوزخ ترسد در بہشت در آید قوله وقال شاه الكرمانى رحمه الله علامة الخوف الحزن الدائم نشان خوف اندوہ دائم است قوله وقال ابو القاسم الحكيم رحمه الله من خاف من شئ هرب منه ومن خاف الله هرب اليه ہر کہ از چیزے ترسد از و گریزد وہر کہ از خدا ترسد ہم بسوے او گریزد قوله وسئل ذو النون المصرى

تحب الشكلى

رحمہ اللہ متی یتیسر علی العبد سبیل الخوف فقال اذا نزل نفسہ منزلۃ السقیم تحتمی من کل شیء مخافۃ طول السقام ذوالنون رحمہ اللہ را پرسیدند کہ باشد مقام خوف بندہ را میسر آید گفت وقتے کہ نفس را بمنزلہ سقیمے مریضے دارد آنزا کہ سقمے مرضے باشد پرہیز کند از چیزے کہ آن سبب ازدیاد مرض باشد و ہر کرا مقام خوف شد ہر چہ موجب آن باشد ازان محترز ماند قولہ وقال معاذ بن جبل رحمہ اللہ ان المومن لا یطمین قلبہ ولا تسکن روعتہ حتی یتخلف جسر جہنم معاذ بن جبل رحمہ اللہ گفتہ است بتحقیق مومن را از خوف امنے نیست تا آنکہ از پل صراط بسلامت نگذرد پل صراط را دو معنی است حسی و معنوی حسی امنیست چنانچہ از احادیث و اخبار تحقیق شدہ است کہ پلے بنہند صفت او چنین و چنین باشد ہر کہ ازان بسلامت بگذرد او ناجی باشد و ہر کہ نتواند گذشت و ہمانجا بچفسد بماند او ہالک باشد و معنوی اگر ترا بر اتباع مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استقامت شد و قدم تو بحسب اتباع اعمال تو درست و راست آمد این صراط مستقیم است ہر کہ بریں سلامت بگذرد چنین و چنین باشد آن صراط حسی کہ گفتم بر و سلامت نگذرد کسے مگر کسے کہ بریں صراط معنوی مستقیم باشد قولہ وقال بشر الحافی رح الخوف ملک لا یسکن الا فی قلب متقی خوف بادشاہے است قرار نگیرد جز در دلے کہ او پرہیزگار باشد قولہ قال ابو عثمان الحیری رحمہ اللہ عیب الخائف فی خوفہ السکون الی خوفہ لانہ امر خفی عیب خائف در خوف چیست کہ بخوف قرار گیرد چو بخوف قرار گیرد ازان ترقی نتواند کرد و ہر چہ البتہ کارے است کہ تمام مردم گیرد چو تمام در گیرد مردم پیشتر نتواند شد قولہ وقال

الواسطی رحمہ اللہ الخوف حجاب بین اللہ وبین العبد وھذا اللفظ فیہ اشکال ومعناہ ان الخائف منقطع لوقت ثان وابناء الوقت لا تطلع لھم المستقبل وحسنات الابرار سیات المقربین واسطی رحمہ اللہ گفتہ است خوف حجابے است میان بندہ وخداو در ظاہر این سخن نوع اشکالے ہست وشیخ رحمہ اللہ مینماید مزد آں نیست خائف منقطع مروقتے دوم راست زیراچہ گفتہ ایم خوف در استقبال است وکار صوفی شغل بنقد وقت است چہ او آیندہ منقطع شد از نقد وقت محروم ماند وحسنات الابرار سیئات المقربین اگرچہ حسنہ بود اما بنسبت حال او سیئہ باشد نکو سخنے کہ شیخ فرمود اما ما میگوئیم محب آن محبوب ہیچ بر نخورد مادام کہ خوف ملازم حال او باشد آن ساعت کہ خوف از غلبۂ محبت وصدمۂ شوق از دلش برود دلیر گردد وتحمل دران دلیری بشئے ائی فائز تو اندشد تو چہ میگوئی از کسے کہ بترسی ازو توانی بخود وصال جستن از بادشاہ تواند کسے التماس اعتناقے واتصالے کند چو محبوبے بران صفت باشد تو اندازو مراد خواستن نہ آنکہ محروم ومحجوب ماند قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت محمد علی النھاوندی رحمہ اللہ یقول سمعت ابراھیم بن فاتک رحمہ اللہ یقول سمعت النوری رحمہ اللہ یقول الخائف یھرب من ربہ الی ربہ خائف از خدا سے گریختہ بسوے خدامی رود قولہ وقال بعضھم علامۃ الخوف التحیر علی باب الغیب علامت خوف جاے گرفتن بر در غیب است قولہ سمعت ابا عبد اللہ الصوفی رحمہ اللہ یقول سمعت علی بن ابراھیم العکبری رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید

رحمه الله يقول وسئل عن الخوف فقال توقع العقوبة مع مجاري الانفاس از منبید رحمه الله پرسیدند خوف را گفت انتظار عقوبت با مجاری انفاس یعنی هر نفسے که از تو برود انتظار عقوبت باشد قوله سمعت الشيخ اباعبد الرحمن السلمي رحمه الله يقول سمعت الحسين بن احمد الصفار رحمه الله يقول سمعت محمد بن المسيب رحمه الله يقول سمعت هاشم بن خالد رحمه الله يقول سمعت ابا سليمان الدارانی رحمه الله يقول ما فارق الخوف قلبا الا خرب مفارق نشود خوف هیچ دلے را مگر آنکه خراب شود یعنی آنچه بود نماند معنی دگر دلے را خوف مفارق نشود مگر آنکه از دل از انچه بود خراب گردد خوف مادام بود که او معمور بود چو او خراب گشت یا بالجمله یا بغلبهٔ محبت یا بغلبهٔ رجا از اینچنین دلے خوف مفارق الا خرب مگر آنکه خراب شد یا مگر آنکه خراب شود و فارق تصحیف فارق است آن هم معنی درست می آید تواند دیشه کن بین قوله وسمعت يقول سمعت عبد الله بن محمد بن عبد الرحمن رحمه الله يقول سمعت ابا عثمان رحمه الله يقول صدق الخوف هو الورع عن الآثام ظاهرا وباطنا ابو عثمان رحمه الله گفته است درستی خوف بورع بود و ترک آثام ظاهر او باطنا کند درستی خوف بود قوله وقال ذو النون رحمه الله الناس على الطريق ما لم يزل عنهم الخوف فاذا زال عنهم الخوف ضلوا عن الطريق مردمان همواره بر رود بین اند مادام که از ایشان خوف زایل نشده است و چون خوف از ایشان برود ایشان ره گم کنند کلام ذو النون رحمه الله را دو احتمال است یکے همین ظاهر که گفتیم

معنی دوم گفتہ ایم من قبل کہ خوف حجابے است میان بندہ و خدا تا مادام
خوف با سالک است او در رہ سلوک است ہنوز بمنزل نرسیدہ است
چوں بمنزل رسد بمقصود پیوندد خوف از میان بخیزد و زیرا چہ خوف در استقبال
خوف عدم حصول بود یا عدم خوف وصال یا خوف عدم اکمال ہر چہ بودہ است بارے خوف
مقصود نبودہ است بمقصود رسیدن عبارت از با مقصود یکے شدن است
چو او یکے شد خوف چہ نسبت خوف از کہ قولہ وقال حاتم الاصم
رحمہ اللہ لکل شیٔ زینۃ وزینت العباد الخوف وعلامۃ
الخوف قصر الامل حاتم اصم رحمہ اللہ گفتہ است آراستگی ہر چیزے
بزینت است و آراستگی عبادت بخوف است زیرا چہ خائف عبادت
را بشرطہا بجا آرد چوں بشرط ہا بجا آرد زینت عبادت ہمان است و نشان
خوف اینست کہ امل کم شود زیرا کہ یک خوف ہم از تعجیلی اجل است شاید
اجل قریب باشد و تو از و غافل باشی پس بضرورت ہر ساعت عمر را در
اغتنام باشد قولہ قال الرجل لبشر الحافی رحمہ اللہ ارأیت
تخاف الموت فقال لقد قدم علی اللہ شدید مردے
بشر حافے رضی اللہ عنہ را گفت ترا خائف از موت می بینم جواب داد
اقبال بروے بستم دشوار است پس بضرورت خوف ملازم باشد
زیرا چہ کارے بدست تو نیست تا او چہ کند قولہ سمعت الاستاذ
ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول دخلت علی الامام ابی بکر
بن فورک رحمہ اللہ عائدا فلما رانی دمعت عیناہ
فقلت لہ ان اللہ یعافیک ویشفیک فقال لن ترانی
اخاف من الموت انما اخاف مما وراء الموت

ابو علی دقاق رحمه الله میگوید ابن فورک رحمه الله مریض بود من بعیادت او رفتم مرا دید چشمهائے او روان شد گفتم خدا ترا صحت دهاد ازین زحمت نیکو خواهی شد ابن فورک رحمه الله گفت چه گمان می بری که گریه من سبب وقوع مرگ است ترسم ازان است آنچه بعد مرگ پیش آید آرے لکل داخل دهشة معلوم نه بعد از مرگ تا او بکدام تجلی شاهد شود مرد منجلی و مکشوف را جز این خوف نیست قوله اخبرنا علی بن احمد الاهوازی رحمه الله قال اخبرنا احمد بن عبید رحمه الله قال حدثنا محمد بن عثمان رحمه الله قال حدثنا القسم محمد رحمه الله قال حدثنا یحیی بن ابان رحمه الله عن مالك بن مغول رحمه الله عن عبد الرحمن بن سعید بن موهب رحمه الله عن عائشة رضی الله عنها قالت قلت یارسول الله اَلَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْ وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اهو الرجل یسرق ویزنی ویشرب الخمر قال لا ولکن الرجل یتصدق ویصلی ویصوم ویخاف ان لایقبل منه عایشه رضی الله عنها یارسول الله صلی الله علیه وآله وسلم گفت اَلَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْ وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ آن کسانیکه داده می شوند آنچه می آرند از اعمال و دلهاے ایشان در خوف یعنی چه باشد هر چه باشد بستے کردن می کنند مع هذا خائف چرا چه آن مرد زنا کرد و سرقه کرد و شرب خمر کرد که می ترسد چرا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم گفت جز این خوف ندارند ایشان ولیکن مردے باشد که او زکوٰة دهد و روزه دارد و نماز گذارد و ترس آن دارد که قبول نشود قوله وقال ابن المبارك رحمه الله الذی یهیج الخوف حتی یسکن فی القلب

دوام المراقبة فی السر والعلانیة آن کسانیکہ برایشان ہیجان
خوف باشد یعنی خوف غالب شدہ است تا آنکہ این خوف در دل قرار گیرد
ازان دوام حضور و مراقبہ آید قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله
یقول سمعت ابا القسم بن ابی موسی رحمه الله یقول
حدثنا محمد بن احمد رحمه الله یقول حدثنا
علی الرازی رحمه الله یقول سمعت ابن المبارك رحمه الله
یقول ذلك وسمعت محمد بن الحسین رحمه الله یقول
سمعت ابا بکر الرازی رحمه الله یقول سمعت ابراهیم
بن شیبان رحمه الله یقول اذا سکن الخوف فی القلب
احرق مواضع الشهوات منه وطرد رغبة الدنیا عنه
ابراہیم شیبان رحمہ اللہ گفتہ است چوخوف خدا در دل قرار گیرد محل شہوتہا
را بسوزد یعنی نماند و ازوے بکلی رود و خوف رغبت دنیا ازدل بکلی برود قوله
وقیل الخوف قوة العلم بجاری الاحکام خوف درستی علم است
در محلے کہ از حکمہاے او جاری است تا ہر کسے در ازل چہ حکم است و چہ تقدیر
است خوف ازین است قوله وقیل الخوف حرکة القلب من
جلال الرب خوف جنبش دل است از ہیبت جلال باری تعالی او تعالی
عظیم است جلیل است ہر چہ خواہد کند دل را این لحظہ افتد خوف ضروری
باشد و دیگرے تجلی جمال است و تجلی جلال است خوف دل از تجلی جلال است و گفتہ اند فردا ے قیامت
مقربان حضرت را خوف باشد گفت آرے باشد از بکلی جلال قوله و
قال ابو سلیمان رحمه الله ینبغی للقلب ان لا یکون الغالب
علیه الا الخوف فانه اذا غلب الرجاء علی القلب فسد القلب

ابو سلیمان رحمہ اللہ گفتہ است باید کہ دل را ہیچ چیزے بر و غالب نباشد مگر خوف زیرا چو بر دل رجا غالب شود دل فاسد گردد چو خوف غالب شود متحضر ومنزجر باشد از بسیار چیزہا و ملجا شدہ بحضور آید و چو رجا غالب شود در انبساط انفساح افتد و آن موجب فساد او گردد **قولہ** ثم قال یا احمد بالخوف ارتفعوا فان ضیعوہ نزلوا بعد آن شیخ گفت ای احمد ملمتلذے از ان است و شاید احمد جواری باشد اے احمد مرتبہ صوفیان بلند بخوف شدہ است اگر خوف ضایع کردند از مرتبہ فرو افتادند **قولہ** وقال الواسطی رحمہ اللہ الخوف والرجاء زمامان علی النفوس لئلا یخرج الی رعوناتها واسطی رحمہ اللہ گفتہ است خوف و رجا ہم چو دو مہار اند بر نفسہا تا رعوناتے در نفس دارد آں سو نرود و مہار گفتن چہ معنی دارد باشد بعض دواب سخت مستشرد و متنفر ایشان را ابیض دو مہار کند دو نفر راست و چپا گرفتہ رواں دارند تا او بطرفے دگر نشود بر راست عادت گیرد و معنی دگر دو مہار اند یعنے وقتے مہار خوف می باشد و وقتے مہار رجا اگر نفس تشردے کند مہار خوف باز دارد و اگر نومید گردد مہار رجا باز در رہ آرد اگر رجا بر و غالب آید خواہد انبساط کند مہار خوف ازاں باز دارد و اگر خوف غالب آید یاس شود مہار رجا باز بر جا آرد **قولہ** وقال الواسطی رحمہ اللہ اذا ظہر الحق علی السرائر لا ینفی فیہا فضیلة الرجاء والخوف (قال الاستاد الامام) وہذا فیہ اشکال ومعناہ اذا اصطلمت شواہد الحق الاسرار ملکتہا فلا یبقی فیہا مساغ لذکر الحدثان والخوف والرجاء من آثار بقاء الاحساس بالاحکام البشریة چون حق بر سرائر ظاہر شد شاہد گشت در سرائر خوف و رجا را فضیلتے نماند یعنی خوف و رجا با فضیلت خویش منتفی گردند شیخ رحمہ اللہ میفرماید در سخن

واسطی اشکالے ہست و مراد این سخن چیست چون شواہد حق را بر اسرار اصطلام آرد آن اسرار مالک گردد یعنی غالب آید وراں اسرار محل مجاری خوف و رجا نماند احکام بشریت را اثرے نماند خوف و رجا از احکام بشریت اند چو شاہد حق بحقیقت خویش ظاہر شدہ اشیا بکلی مضمحل گشتہ قولہ وقال الحسین رحمہ اللہ من خاف من شیء سوی اللہ و رجا سواہ غلق علیہ ابواب کل شیء وسلط علیہ المخافۃ وحجب سبعین حجابا ایسرہ الشک وان مما اوجب شدۃ خوفہم فکرتہم فی العواقب وخشیۃ یغیر احوالہم قال اللہ تعالی وَبَدَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ وقال اللہ تعالی قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا حسین رحمہ اللہ گفتہ است مگر حسین منصور است ہر کہ از جز خدائے ترسید یا جز خدائے امیدے دگر کرد در ہر چیزے را بر و بربستند سالک را بسیار در راہ است بداں رہ می برد چو خوف غالب آمد تا آنکہ بر وہمین خوف مسلط شد ہر آئینہ ہمہ درہا بر و بستند و او بہفتاد حجاب محجوب شد و آسان ترین آن حجاب ہا است وجود آن شک است ازین ہفتاد حجاب کثرت مراد است یعنی او بحجب کثرت محجوب گشت کمترین آن حجابہا وجود شک باشد زیرا چہ خوف و رجا امرے مستقبل است عبارت ازین است تا ما را چہ پیش آید و تا با ما چہ کند و این ہم از معین شک است دیگر حجاب باشد کہ آن یک حجاب بجائے ہفتاد حجاب بلکہ بیشتر بود اگر ازان یک حجاب ہفتاد عنایت کنند شاید بعد آنکہ یکے محجوب شد او کہ محجوب است خواہد یک حجاب گو خواہد ہفتاد این نمی گوید کہ ترا خوف و رجا نباید این میگوید کہ

مقر و مستقر نگردد و برائے اثبات آنرا کہ مغفا و حجاب می شود قولہ والسیر الشک
این سخن گفت و ان مما اوجب شدۃ خوفھم فکرتھم فی العواقب
وخشیۃ یغیر احوالھم و این عجب غلاظ است و موجب شک است بنقد
باو سے غرق نیند و در صوادم و تلاطم او نہ قال اللہ تعالی بَدَا لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ مَا
لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ ازین کہ می ترسند تحمل حالتے پیش آید کہ منتظر عارف و
سالک نیست این ہمہ مخاوفے کہ حسین رح بیان کرد ہمہ اہل ابتدا و توسط را است
اما غریقان دریاے وحدت را جز خوف نیست و آن چیست کہ ذات او حجاب
ذات اوست اکنون این حجابے است این بلاے است ہمان غریق
و اندچہ کند در دریا غرق و آن دریا حجاب از دریا اینجا عافیتے نیست اینجا استقبالے
نیست اینجا مقامے نیست و دیگر تمسک براے این را کہ حجب بسیار است
و السیر ایشان شک است این آیت آورد قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ
أَعْمَالًا بگو اے محمد بیا گاہانم شمارا کسے کہ او زیانکارتر است در عمل خویش
آنانند در دنیا سعی کردند نہ بر رہ ایشان پنداشتند کہ ما کارے می کنیم قولہ
فکم من مغبوط فی احوالہ انعکست علیہ الحال ومنی بمقارنۃ بفقد
قبیح الاعمال فبدل بالانس وحشۃ وبالحضور غیبۃ
این ہم احوال مبتدیان و متوسطان است بسیاران باشند کہ در احوال
خویش غبطہ سالکان دگر باشند حال بر و منعکس گردد و داغ شود او را بسبب
مفارقت و اکتساب قبیح اعمال و تبدیل شود انس بوحشت باز آید و حضور
بتفرقہ بدل گردد این ہمہ گفتیم اما تو بداں باشد کسے ہمہ روز ہمہ شب در بر محبوب
باشد و ہرگز خود را بمراد رسیدہ نداند و نہ بیند اضطراب و ابتلا و گرفتاری
ساعت فساعت در ازدیاد و تموج باشد کسے گفتہ است نظم

عجبے نیست کہ سرگشتہ شود طالب دوست عجب اینست کہ من واصل سرگردانم

و باتفاق این معنی دقاق رح این دو بیت بسیار خواندے قولہ وسمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ ینشد کثیرا شعر

اَحْسَنْتَ ظَنّك بالایام اذ حَسُنَت ولم تخف سوء ما یاتی به القدر

وما لملتك اللیالی فاغتررت بها وعند صفو اللیالی یحدث الکدر

بروزگار خویش با خود گمانے نیک بردی اگر فرض کنیم ہمچنان نیک است ونمی ترسی تا محبوب در خفی علمی خویش با تو چہ دارد و تنہا ترا بہ مراد تو داشت تو بدان مغرور حال اینست بحضور صفا از تنہا کدورتے پیدا شود میگوید محبوب کسے است کہ خود را تمام بتو نخواہد داد در عین احسان اساءتے دارد کہ تو آنجا ترسی در عین اتصال و اعتناق بیگانگی دارد کہ میان تو و میان او از مغرب و مشرق بیشتر و بیشتر تصور تواں کرد بہشتیانے کہ در بہشت ابدی اند و کارہا بر مراد ایشان است و با ایشان وعدہ ما تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ است ہم بیگانگی او ایشان را در عین آن گمان کہ دارند کہ کارہا بر مراد است انا مرادی است آنجا کہ آن مسکینان از ان غافل اند وخبر ندارند قولہ سمعت منصور بن خلف المغربی رح یقول کان رجلان اصطحبا فی الارادۃ برہۃ من الزمان ثم ان احدھما سافر وفارق صاحبہ وانی علیہ مدۃ زمان ولم یسمع منہ خبر فبینا ھذا الاخر کان فی غزات یقاتل عسکر الروم اذ خرج علی المسلمین رجل مقنع فی السلاح یطلب المبارزۃ فخرج الیہ من ابطال المسلمین واحد فقتلہ الرومی ثم خرج آخر فقتلہ ثم ثالث فقتلہ فخرج ھذا الصوفی

وتطاردا فخسر الرومی عن وجهه فاذا هو صاحبه الذی صحبه
فی الارادة والعبادة سنین فقال هذا له ایش الخبر فقال
انه ارتد وخالط القوم وولد له اولاد واجتمع له مال فقال
وکنت اقرأ القرآن بقراءات کثیرة فقال لا اذکر منه حرفا
فقال له هذا الصوفی لا تفعل وارجع فقال لا افعل فی فیهم
جاه ومال فانصرف انت والا لافعلن بک ما فعلت باولئک
فقال هذا الصوفی اعلم انک قتلت ثلثة من المسلمین و
لیس علیک انفة فی الانصراف فانصرف انت وانا
امهلک فرجع الرجل مولیا فتبعه هذا الصوفی فطعنه وقتله
فبعد تلک المجاهدات ومقاسات تلک الریاضات قتل
علی النصرانیة منصور خلف مغربی رح حکایت کردو یاران بودند ہر دو در ارادت
وطلب حق ملازمتے ومصاحبتے داشتند یکے از چند سال[1]

مسلمانان بارومیان اتفاق قتال افتاد ولاورے از لشکر اسلام یار شد و ازو
پیشتر شخصے از لشکر روم خودے برسر نہادہ برقعہ باز خود روے پوشیدہ
آمدہ بود میان ہر دو مقاتلہ شد رومی مسلمانے را کشت دیگرے از لشکر اسلام
بیرون آمد آن رومی اورا ہم کشت سیومی بیرون آمد اورا کشت آن یارے کہ
در ارادت با او انباز بود یکجا بموافقت عبادت می کردند موا جب طلب
ارادت را بسر می بردند برائے رومی او بیرون آمد رومی روے خود را کشاد

---

[1] در نسخہ منقول عنہ بعد "از چند سال" یک یا دو سطر عبارت در کتابت نیامدہ لاجرم اینجا بیاض گذاشتہ شد ح ع

این صوفی دید کہ آن یارمست گفت چہ حال شد و چہ زاد ترا خبر چیست بگو آں رومی
گفت آن رومی مرتد شد و زنی خواستہ و فرزند و اولاد شدہ و آنجا جاہے و مالے بسیار
دست داده این صوفی گفت نہ آنکہ تو قرآن را با خلاف قراتے کہ آمدہ است
میخواندی رومی گفت یک حرف ازان مرا یاد نماندہ است صوفی گفت
مکن اینچنین باز گرد گفت نکنم اینچنین مرا میان ایشان جاہے و مالے است
رومی گفت باز گرد واگرنہ آنچہ کہ با ایشان کردم با تو خواہم کرد یعنی چنانچہ
ایشان را کشتم ترا ہم خواہم کشت صوفی گفت میدانم کہ مسلمانان را کشتہ و تو
نمی خواہی کہ باز گردی این مدان کہ اگر باز گردی مردمان گویند باز گشت زیرا چہ سہ نفر
را کشتہ تو باز گرد من ترا مہلت میدہم و نخواہم کشت او باز گشت صوفی از
سر صدق و صفا بحمیت دین پس او رسید و سنان زد رومی بدوزخ رفت
بعد آنکہ این مجاہدہ و مقاسات دید بر دین نصرانی کشتہ شد این حکایت برائے
آن آوردکہ او حالے حسنے بود با ان احسن اعمال با قبح حال باز گشت و بر نصرانیت
مرد بر ان مدعائے کہ شیخ گفتہ بود کہ شخصے باشد مغبوط چنین و چنین حال
باشد بعد آن حال برو منعکس شود این حکایت بدان سخن نسبتے نہ دارد و
حکایت خواجہ محمد بکاء و خواجہ خواجہ ما شیخ نظام الدین قدس اللہ سرہ بارہا
بر یاران گفتہ باشم ایشان را یاد است مکرر چہ کنم کتاب دراز شود
چیزے بدینجا نسبت دارد سخن در کسے است مغبوط محسود قوم باشد
قولہ وقیل لما ظہر علی ابلیس ما ظہر طفق جبرئیل
علیہ السلام ومیکائیل علیہ السلام یبکیان زمانا طویلا
فاوحی اللہ الیہما ما لکما تبکیان کل ہذا البکاء فقالا یا رب
لانا من مکرک فقال اللہ تعالی ہکذا کونا ولا تامنا مکری

وہمچنین گویند ابلیس را پس آنکہ او را از درجۂ او فرود انداختند و شد باو سے آنچہ شد جبرئیل و میکائیل علیہما السلام با فراط می گریستند خداوند سبحانہ پرسید از موجب گریہ ایشان گفتند یارب ما مکر ترا ایمن نباشیم خدائے تعالی فرمود ہمچنین باید از مکر من ایمن مباشید کسے را در دل و جان این خلجان آید کہ فرشتہ را با گریہ چہ نسبت کہ منبع گریہ چنانکہ حکما و علما گفتہ اند[۵] تحمل این گریہ عبارت ازان باشد کہ ایشان را بس چیزے و تعلقے کہ پیش افتاد بدان ماند کہ کسے بسیار گرید و تحمل کہ تمثل بصورت انسان کردند و از متمثل آنچہ از متمثل بہ شود انکار نیست **قولہ** ویحکی عن السری السقطی رحمہ اللہ انہ قال انی انظر الی النفی فی الیوم کذا مرۃ مخافۃ ان یکون قلبی اسود لما اخاف من العقوبۃ سری سقطی گفتہ است روزے چندین بار روے خود را می بینم خوف آنکہ مبادا روے من سیہ شدہ باشد این حکایت نیز مناسب این مقام نیست **قولہ** وقال ابو حفص رحمہ اللہ منذ اربعین سنۃ اعتقادی فی نفسی ان اللہ تعالی ینظر الی نظر السخط و اعمالی تدل ذلک ابو حفص گفتہ است چہل سال اعتقاد من در نفس من این بود کہ من در سخط باری ام تعالی او مرا بہ نظر نمی بیند بنظر غضب می بیند و کارے کہ من میکردم بنظر رحمت آن کار دلیل برین کرد کہ او بسخط می بیند مگر عبادتے کہ می کرد بشرط آنکہ می باید نمی کرد و تعبد خویش را خالصاً للہ نمی یافت ہر آئینہ این گمان برد **قولہ** وقال حاتم الاصم رحمہ اللہ لا تغتر بموضع صالح فلامکان اصلح من الجنۃ فلقی آدم علیہ السلام فیہا ما لقی ولا تغتر بکثرۃ العبادۃ فان ابلیس بعد طول تعبدہ لقی ما لقی ولا تغتر بکثرۃ العلم فان بلعم

---

[۵] غالباً بعد از لفظ گفتہ اند "قدرے عبارت در نسخہ منقول عنہ در کتابت نیامدہ ج ح

کان یحسن اسم اللہ الاعظم فانظر ماذا لقی ولا تغتر برویۃ الصالحین فلا شخص اکبر من المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم لم ینتفع بلقائہ اقاربہ واعداوہ حاتم اصم رح گفتہ است بموضع صالحے یعنی مقامے وجاے کہ ترا عبادت بفراغت میسر است بران مغرور مشو زیرا چہ ہیچ جاے صالح تر از بہشت نیست ببین کہ آدم علیہ السلام در بہشت بود باوے چہ گذشت نکو سخنے است اما بہشتے کہ دران آدم را داشتہ بودند آن بہشت قرار نبود آن بہشت ابتلا بود بسیاری عبادت کہ توفیق یافتہ بدان مغرور مشو زیرا چہ ابلیس علیہ اللعنۃ سالہا عبادت کرد و بر و پیش آمد و بسیاری علم مغرور مشو بران اعتماد مکن زیرا چہ بلعم باعور علمے داشت و اطلاعے براسم اعظم بود باین ہمہ نگر کہ با او چہ گذشت و مغرور بصحبت صالحان مشو کہ پیشوا و رہنماے ہمہ مصطفی علیہ السلام و لقاے او اقارب او اعمام و عمات و دیگراں کہ بدو قریب بودند صحبت او و لقاے او ایشان را ہیچ نفع نکرد این نیز نکو سخنے است اما ایشان اجانب بودہ اند و رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم داعی بکسر اضام و رسوم بود و آن بدبختان را اطاعت مشکل می شد باآنکہ می دانستند کہ او برحق است قولہ خرج ابن المبارک رحمہ اللہ یوما علی اصحابہ فقال انی قد احببت المبارحۃ علی اللہ سالتہ الجنۃ عبد اللہ ابن مبارک رح بر اصحاب خود برون آمد گفت دوش باخدا دلیری کردم کہ از خدا بہشت طلبیدم عبد اللہ مبارک رح این میگوید مرد صوفی محقق را نخست موارد الٰہی مطموس معدوم و مغلوب باید بودن نہ آنکہ خواست بشوخی و دلیری باشد لازمان حضرت پادشاہ را ہراس ایشان را مجال نباشد کہ مرتبہ از پادشاہ التماس کنند قولہ وقیل خرج عیسی علیہ ومعہ صالحی من صالحی بنی اسرائیل فتبعہما رجل خلیع مشہور بالفسق فیہم

بر و پیش آمد

فقعد منتبذا عنهما منكسرا فدعا الله سبحانه وقال اللهم
اغفر لي ودعا هذا الصالح وقال اللهم لا تجمع غدا بيني
وبين ذلك العاصي فاوحى الله تعالى الى عيسى عليه السلام
اني قد استجبت دعاءهما جميعا ردت ذلك الصالح وغفرت
ذلك المجرم عیسی صلوات اللہ علیہ با صالحے از بنی اسرائیل برون شدہ
بود مردے گنہ گارے پس ایشان میرفت آن گنہ گار فاسق از ایشاں جدا شد
وشکستہ خاطر شست از خدا خواست گفت اللھم اغفر لی وآں مرد صالح کہ
با عیسی علیہ السلام بود دعا کرد گفت خداوندا مرا و آن فاسق را یکجا نکنی خداوند
سبحانہ با عیسی علیہ السلام وحی کرد کہ من دعاے ہر دو قبول کردم کہ ہر دو را فردا
یکجا نکنم فاسق شکستہ دل را آمرزیدم وصالح خود بین را راندم ہر آئینہ ہر دو یکجا
نشوند مثل کارے صالح کہ گفتہ بود مرا با او جمع مکن بسبب معصیت وخطاے او
وخداوند سبحانہ او را با آن فسق وخطا بیامرزید واین را با ایں احتیاط براند یفعل
الله ما يشاء قوله وقال ذو النون المصري رحمه الله قلت
لغليم لم سميت مجنونا قال لما طال حبسي عنه صرت مجنونا
لخوف فراقه غلیم گویند شخصے را کہ او بکسے مبتلا شدہ باشد بحسب شہوتے ورد
او را گفتم ترا مجنون چرا نام نہادند گفت چو مرا از مہوی من حبس کردند از بسیاری فراق
او مجنون گشتم قوله وفي معناه انشدوا

لو ان مابي على صخر لا نحله فكيف يحمله خلق من الطين

آن بارے کہ بر من نہادہ اند اگر بر کوہ نہند آن بار نتواند برداشت پس مخلوقے
کہ از گل باشد چوں تواند آن بار را برداشتن قوله وقال بعضهم ما رأيت
اعظم رجاء لهذه الامة ولا اشد خوفا على نفسه من

ابن سیرین بعضے صوفیان گفتہ اند ہیچ امتے امیدوار تر از امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ہیچ یکے ترسندہ تر از محمد بن سیرین نہ رحمہ اللہ **قولہ** مرض سفیان الثوری رحمہ اللہ فعرض دلیلہ علی الطبیب فقال ھذا رجل قطع الخوف کبدہ ثم جاء وحسّ عرقہ ثم قال ما علمت ان فی الحنیفیۃ مثلہ وچنین گوید سفیان ثوری رح رنجور شد دلیل او را بطبیب نصرانی بردند نصرانی از دلیل او این احساس کرد کہ این دلیل مردے است کہ جگر او را خوف بریدہ است بعد آن آمد و نبض او را دید و گفت من نمی دانستم کہ در دین حنیفیہ یعنی در دین اسلام مثل او ہست و تمام حکایت اینست فاسلم پس مسلمان شد این حکایت را خواجہ ابو علی فضل محمد فارمدی در مجالس من پیش آوردہ است بعد اتمام این حکایت گفت فاسلم خواجہ ابو محمد رح اینجا لطیفہ گفتہ است الحق بانصاف توان گفت کہ بول ایشان بہ از قول ماست **قولہ** وسئل الشبلی رحمہ اللہ لم تصفر الشمس عند الغروب فقال لانھا عزلت عن مکان التمام فاصفرت بخوف المقام وکذا المومن اذا قارب خروجہ من الدنیا اصفر لونہ لانہ یخاف المقام فاذا طلعت الشمس طلعت مضیۃ کذلک المؤمن اذا بعث من قبرہ وخرج وجھہ لیشرق از شبلی رح پرسیدند کہ آفتاب نزدیک غروب زرد شود شبلی رحمہ اللہ گفت زیرا چہ مقامے کمالے و شرفے کہ او داشت از آنجا معزول شد و فرو افتاد پس زرد می شود از خوف مقام کہ مرا باز گردانند بدان مقام تا چہ کنند و باز چون بر آید و ہم چنین مومن چوں آخر

ہ بعد از لفظ "آید" تمام این کلام در نسخۂ منقول عنہ از سہو کاتب متروک ماندہ است ۔ح

وقت او شود زرد شود خوف آنکہ مقامے کہ می رود تا با او چہ کنند و چون برانگیزند
روشن و منور باشد نیکو حکایت است این اما باکتاب سلوک و حکایت محققان
نسبتے ندارد حکایت عامیانہ و مذاکرانہ است مذکرے بر منبر برآید و این بگوید و عامیان
چند باشند و بشنوند و آہے زنند سخن درین است بارے شبلی رح این حکایت گفتہ
است و نسبت بدین دادہ است زیرا چہ محقق و معلوم است کہ آفتاب از نظر ما دور
شد او در دریا می رود بدریا قریب شد عکس آن دریا از نظر ما دور زرد نمود
گرفت و ازین جا کہ تو او را زرد می بینی بر قومے ہمان زمان طلوع کردہ است چنانچہ
اینجا وقت شروق می بینی ایشان آنجا ہمچناں می بینند قومے باشند کہ بریشان
نماز خفتن دور تر نیست سبب آنکہ بر ایشان مترتب نمی شود چنانچہ غروب کردہ
مردان نماز شام گذارند تا باز احساس کنند او برآمدہ بود ہم در کنز می نویسد
ومن لم یجد وقتهما لم تجبهما ہر کہ وقت خفتن و نماز دیگر نیابد بر ایشان
واجب نشود این دم کہ نشستہ ایم چاشت فراخ است موضعے باشد کہ آفتاب
آنجا ایندم طلوع می کند و جاے دیگر غروب می شود و مردمے دگر را نیم شب است
کہ می خسپند و بریں نمط اصغر را و انجلاے او را موجب او محقق بیان نکند و اگر
این سخن از شبلی رحمہ اللہ تحقیق شود معنی این باشد کہ شبلی علیہ الرحمہ طریقہ تمثیل
و تخییل گفت یعنی اصغر را شمس بدان ماند کہ مومنے را آخر شدہ باشد و ضیا و شروق
او بدان ماند کہ روز محشر خیزد وقولہ ویحکی عن احمد بن حنبل رحمہ اللہ
انہ قال سالت ربی عز وجل ان یفتح علی بابا من الخوف ففتح
فخفت علی عقلی فقلت یا رب علی قدر ما اطیق فسکن ذلک
احمد حنبل رح میگوید من از خدا خواستم کہ بر من درے از خوف کشاید کشاید بدان قہر
و بدان سلطان بود آن خوف کہ ترسیدم سلامتی عقل از من برود گفتم خداوندا

براندازۂ من خوف بدہ خداوند سبحانہ آن سلطان اوراکم کرد عجب از مقالاتے
کہ شیخ ترتیبے نگاہ داشتہ است خوف اہل ابتدا و خوف اہل توسط و خوف
زاہدانہ و عابدانہ و عامیانہ خبط کردہ است نبشتہ است شیخ قدس اللہ روحہ مرشد
بود و مقبول عامہ بود علما و مشائخ زہاد و عباد و عامہ خلق توجہ بر شیخ داشتند شیخ ضرورت
برمثال خوانچہ ساخت غذاے ہر کسے وران کرد تا ہر کسے براندازۂ خویش غذا
گیرد۔

قولہ (۹) باب الرجا

رجا امید باشد رجا در مقامات ازین عبارت کنند مرد صالح سالک عبادت
کند مواجب بندگی بحق بجا آوردن آرد از خدا امید دارد کہ آن عبادت او قبول
کند قبول طاعت عبارت ازینست کہ خداوند سبحانہ عبادت و طاعت یکے را
بہانہ سازد فضلے در باب او خواستہ بود بتقدیر ازلی بدان بندہ ایصال آن کند
بندہ را درین فرحتے و نشاطے بافراط باشد او داند کہ من کارے کردم کار مرا قبولے
افتاد و اینچنین جزائے مرا نصیب شد چنانچہ مرد کاسب و تاجر کسبے و تجارتے
کند بدانچہ رنجے و نفعے دست دہد خوشی و خرمی او بیش ازان باشد کہ آن قدر
مال را او افتادہ یابد قولہ قال اللہ تعالیٰ مَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ اللّٰهِ
فَإِنَّ أَجَلَ اللّٰهِ لَآتٍ ہر کہ امید لقاء اللہ دارد آن امید او ضائع نشود زیرا چہ
مہالہ لقاء اللہ آیندہ است البتہ بر سد ہر کہ خواہد با خدا او را التفاتے شود
برین امید استوکام شود البتہ ازین دولت نصیب مائی یابد و مفسران ازین
لقاء اللہ موت مراد داشتہ اند گفتہ اند من احب لقاء اللہ ای مات آن زمان معنی
چنین باشد ہر کہ را تحقیق است امید براے مردن گوساختہ شو کہ براے آن عمل

نیک زیرا چه تحقیق است که مهلت مرگ البته آینده است و آمدنی است هر جا که انسانی است مرگ را امید دارد فعلی هذا این طریقه توبیخ و تنبیه است یعنی هر که امید دارد او ساخته شود بعمل نیک قوله اخبرنا ابو الحسن علی بن احمد الاهوازی رحمه الله قال اخبرنا احمد بن عبید الصفار رحمه الله قال حدثنا عمر بن مسلم الثقفی رحمه الله قال حدثنا الحسن بن خالد رحمه الله قال حدثنا العلاء بن زید رحمه الله قال دخلت علی مالک بن دینار رحمه الله فرایت عنده شهر بن حوشب فلما خرجنا من عنده قلت لهشم یرحمك الله زودنی زودك الله فقال نعم حدثتنی عمتی ام الدرداء رضی الله عنها عن ابی الدرداء رضی الله عنه عن نبی الله صلی الله علیه و آله وسلم عن جبرئیل علیه السلام قال قال ربکم عز و جل عبدی ما عبدتنی و رجوتنی و لم تشرك بی شیئاً غفرت لك علی ما کان فیك و لو استقبلتنی بملاء الارض خطایا و ذنوبا استقبلتك بملأهن مغفرة فاغفر لك ولا ابالی علاء بن زید رح میگوید بر مالک دینار رح رفتم و نزدیک او شهر بن حوشب بود بعد آنکه از نزدیک مالک دینار رحمه الله بیرون آمدیم شهر رحمه الله گفتم خدا بر تو رحمت کند مرا توشه بده خداوند سبحانه نیز بمقابله آن ترا توشه دهد یعنی چیزی مرا بیاموز و سخنی مرا گو که آن توشهٔ عمر من باشد گفت نکو باشد عمهٔ من ام الدرداء رحمه الله از ابو الدرداء رح روایت کرد که او گفته من از پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم و پیغمبر علیه السلام از جبرئیل صلوات الله علیه شنید که گفت پروردگار شما گفته است ای بندهٔ من پرستیدی مرا بدانچه پرستیدی و امید بردی

از من آنچہ امید بردی و در عباد تے کہ مرا کردی و رجاے کہ از من کردی شریک نکردی یعنی دانستی کہ ہمین را پرستند و امید ہم ازین دارند پس آمرزیدم و پوشیدم گنہ ترا و آنچہ در تو بود و اگرچہ بہ من پیش آئی بمقدار پری زمین خطاہا و گناہا نزدیک آیم باتو پری این زمین مغفرت را پس ترا بیامرزیدم و بدین باکے ندارم از ملک من چیزے کم نشود قولہ اخبرنا علی بن احمد رحمہ اللہ قال اخبرنا احمد بن عبید رحمہ اللہ قال حدثنا بشر بن موسی رحمہ اللہ قال حدثنا خلف بن الولید رحمہ اللہ قال حدثنا مروان بن معاویۃ الفزاری رحمہ اللہ قال حدثنا ابو سفیان بن طریف رحمہ اللہ عن عبد اللہ بن الحرث رحمہ اللہ عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالی اخرجوا من النار من کان فی قلبہ مثقال حبۃ شعیر من ایمان ثم یقول اخرجوا من النار من کان فی قلبہ مثقال خردل من ایمان ثم یقول وعزتی وجلالی لا اجعل من آمن بی ساعۃ من لیل او نہار کمن لم یومن بی انس رضی اللہ عنہ روایت می کند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است فرداخداے تعالی گوید بیرون آرید از دوزخ ہر کہ در دل او ہمچند دانہ سرشف از ایمان باشد بعد آنکہ این فرمان دہد گوید بعزت خویش و بزرگی خویش نگردانم کسے را کہ یک ساعتے از شب یا یک ساعتے از روز ایمان آوردہ باشد ہمچو کسے کہ یک ساعت از شب یا یک ساعت از روز ہم ایمان نیاوردہ باشد تحقیق معنی حدیث مشکل است مقدار خردلے ایمان چہ باشد و کسے کہ یک ساعت ایمان آوردہ باشد ہمچو کسے یک ساعت

ایمان نیاوردہ باشد معنی این چہ باشد مگر معنی حدیث این باشد کہ شخصے ایمان بشرط
او آورد چنانچہ ایمان باید فلتۃ وفجأۃ اورا اجل دریافت اورا البتہ نجات
باشد اما این مشکل شود دشمر یقول مرتبط بر کلام بالا باشد فعلی ہذا اخراج از نار چہ
معنی باشد اینجا گوئیم بندہ ہمہ عمر شرک کردہ گنہ کرد مستحق آں شد گوئی اورا در دوزخ
انداختند خدا گوید اورا از دوزخ بیرون آرند کہ او از زمرۂ دوزخیاں نیست او کسے
است کہ بمن ایمان آوردہ ساعتے قولہ الرجا تعلیق القلب بمحبوب
سیحصل فی المستقبل فکما ان الخوف یقع فی مستقبل الزمان
کذلک الرجا یحصل لما یؤمل فی الاستقبال استاد ابو القاسم
رحمہ اللہ میفرماید رجا عبارت ازین است ما مولے باشد و مرجوے باشد
کہ زمان آیندہ دست دہد تو بدان امید بر بندی رجا اینست چنانچہ خوف را
شیخ در استقبال فرمود رجا را ہم بر ان اصل تمہید کرد قولہ الرجا
عیش القلوب واستقلالها صفت رجا اینست کہ حیات دلہا
بدانست واستقلال دلہا بر جا است قولہ والفرق وبین الرجا
وبین التمنی ان التمنی یورث لصاحبہ الکسل ولا یسلک
طریق الجهد والجد ویعکسہ صاحب الرجا وفرق میان
رجا و تمنی اینست کہ صاحب تمنی موجب تمنی کسلان شود و جہدے وجدے
در کار کردن نہ و صاحب رجا خلاف این این فرق میان صاحب تمنی و صاحب
رجا باشد نہ میان تمنی و رجا اما فرقے گوئیم میان تمنی و رجا خصوصے و عمومے ہست
ہر جا کہ رجا ہست تمنی ہست اما ہر جا کہ تمنی است لازم نیست کہ رجا باشد
زیرا چہ مرد تمنی طلب محال و امید محالے ہم کند اما راجی امید چیزے کند کہ
متوقع الوقوع باشد قولہ فالرجا محمود والتمنی معلول پس رجا

محمود باشد و تمنی معلول قولہ وتکلموا فی الرجا فقال شاہ الکرمانی رحمہ اللہ علامۃ الرجا حسن الطاعۃ نشان رجا اینست کہ حسن طاعت کند چو او امید قبول دارد عمل بشرط آنکہ باید و نشاطے کہ شاہد ہمچنان کند حسن طاعت باشد قولہ قال ابن خنیق رحمہ اللہ الرجاء ثلثۃ رجل عمل حسنۃ فھو یرجو اقبولھا و رجل عمل سیئۃ ثم تاب فھو یرجو المغفرۃ والثالث الرجل الکاذب یتمادی فی ذنوب ویقول ارجو المغفرۃ ابن خنیق رحمہ اللہ گفت رجا باسہ کس است مردے کارے نیکے کرد و امید قبول از خدا دارد یک رجا اینست و دوم این مردے نادرہ گنہ کرد و ازان توبہ کرد امید مغفرت می دارد و سیوم مردے کہ در امیدواری کاذبست او کسے است کہ فسوق را بنہایت می رساند وازان باز نمی آید و میگوید خدائے مرا خواہد آمرزید این رجا از مقامات قوم نباشد عوام الناس اندگناہ بسیار کنند و ایمان برین دارند یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ ہر کرا خواہد بیامرزد شاید یکے ازین من باشم ہر چند فاسق را بیامرزد اما سیاہ روئی فسق باوے باقی ماند در خبر است کہ فرد اگنہ گاران کہ در دوزخ ماندہ باشند بقدر گنہ ایشان عذاب شود و خداوند سبحانہ بفضل خویش ایشان را بیرون آرد ایشان ہمہ سیاہ شدہ باشند ہمچو انگشت گشتہ ایشانرا در نہر کوثر برند غسل دہند تمام اندام ایشان ہمچو بہشتیان شود مگر یک خالے سیاہے بر روئے ایشان ماند کسے را بر پیشانی کسے را بر لب کسے را بر رخسارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میفرماید ذلک بزینتہ آن خال جمال ایشان را بیارا ید زیبائی زیادت دہد چنانچہ می دانی سپید پوستے را خالے بر لب در رخسارہ می باشد چوں زیب زیادت می دہد ہمچناں من گفتہ ام ہر چند آن خال سیہ

سبب تزئین حسن ایشان شود نہ آنکہ نشان آن سیہ روئی باقی باشد اگر فرض کنیم ہر بار بہشتی آئینہ بیند آن خال را بہ بیند بداند کہ این نشان آن سیہ روئی است بدین معنی سنائی لطیفہ گفتہ است نظم

کو جمال طاعتے تا مرترا رخصت بود بہر دفع چشم بد خالے ز عصیان داشتن

قولہ رحمہ عرف نفسہ بالاساءۃ ینبغی ان یکون خوفہ غالبا علی رجائہ ہر کہ نفس خویش را بدین شناخت کہ البتہ او بدی کند واز و بدی آید خوف او غالب از رجا باشد قولہ وقیل الرجا ثقۃ الجود من الکریم ورجا اینست کہ راجی را ثقہ باشد کہ کریم من جواد است پس اعتماد بر جود کریم و امید بر آن کند این رجا است قولہ وقیل الرجا رویۃ الجلال بعین الجمال رجا چیست دیدن جلال بعین جمال این سخن دو معنی دارد یکے در جلال جمال بیند دوم دیگر جلال بیند و امید جمال دارد قولہ وقیل ھو قرب القلب من ملاطفۃ الرب گفتہ اند رجا اینست کہ دل قریب رحمت خدا گردد قولہ وقیل سرور الفواد بحسن المیعاد ورجا چیست کہ دل شاد باشد کہ وعدۂ او کردہ است بوفا رسد لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ چو او وعدہ کرد تو نومید مشو امید از رحمت خدا و برین امید بر بندید رجا ہمین باشد قولہ وقیل ھو النظر الی سعۃ رحمۃ اللہ تعالی رجا چیست کہ نظر بر وسعت رحمت خدا کند رحمت او فراخ است و بسیار قولہ سمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت منصور بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول سمعت اباعلی الرودباری رحمہ اللہ یقول الخوف والرجا ھما کجناحی الطائر اذا استویا استوی الطیر واتم طیرانہ واذا نقص احدھما

وقع فیہ النقص واذا ذہبتا صار الطائر فی حد الموت
ابو علی رودباری رحمہ اللہ گفتہ است خوف و رجا ہمچو دو بال پرندہ اند کہ
بدان می پرد اگر یکے نقصان شود از پرندن بماند و ایمان بندہ وقتے صحتی
یابد کہ خوف و رجا برابر باشد قولہ وسمعتہ یقول سمعت النصر اباذی
رحمہ اللہ یقول سمعت ابن حاتم رحمہ اللہ یقول سمعت
علی بن شہمردان رحمہ اللہ یقول قال احمد بن عاصم
الانطاکی رحمہ اللہ وسئل ما علامۃ الرجا فی العبد
قال ان یکون اذا احاط بہ الاحسان آلہم الشکر
راجیا لتمام النعمۃ من اللہ علیہ فی الدنیا وتمام عفوہ فی
الاخرۃ احمد انطاکی را از نشان رجا پرسیدند گفت نشان رجا آنست
وقتے کہ او را احسان باری تعالی محاط گردد او را خداوند سبحانہ توفیق شکر
دہد این شکر بریں گوید کہ بر بندہ بشکر اتمام و اکمال نعمت میشود در دنیا
تا آنکہ خدائے تعالی میفرماید لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ و امید میدارد
کہ خداوند سبحانہ عفو کند از ان نظر کہ او را بر احاطت احسان و شکر نعمت
بود قولہ وقال عبد اللہ بن خفیف الرجا استبشار بوجود
فضلہ وقال ارتیاح القلوب لرویۃ کرم المرجو رجا چیست
کہ بتحقیق بشارت دارد بفضل اللہ تعالی وگفتہ است رجا چیست خوشی
دلہا بسبب کرمے کہ از و امید می دارند قولہ سمعت الشیخ ابا
عبد الرحمن رحمہ اللہ یقول سمعت ابا عثمان المغربی
رحمہ اللہ یقول من حمل نفسہ علی الرجا تعطل ومن
حمل نفسہ علی الخوف قنط ولکن من ہذہ مرۃ ومن

من هذه مرة ابوعثمان مغربی رحمه الله میگوید هر که بر نفس خویش حمل رجا کرد البته بهان راحمل کرد فقط خوف آن باشد که او عطلت پیش گیرد و از کار باز ماند و هر که بر نفس خویش همین بار خوف نهد و بس عجب نباشد که او قنوط پیش گیرد و لکن از مخافت هم چیزی و از رجا هم چیزی و دوم معنی گهی خوف و گهی رجا قوله و سمعته حدثنا ابو العباس البغدادی رحمه الله قال حدثنا الحسین بن صفوان رحمه الله قال حدثنا ابن ابی الدنیا رحمه الله قال حدثت عن بکر بن سلیم الصواف رحمه الله قال دخلنا علی مالک بن انس رضی الله عنه فی العشیة التی قبض فیها فقلنا یا اباعبد الله کیف تجدك فقال ما ادری ما اقول لکم الا انکم ستعاینون عن عفو الله ما لم یکن لکم فی حساب ثم ما برحنا حتی اغمضاه بکر سلیم رح میگوید شبی که مالک انس رضی الله عنه را از دنیا بردند بر مالک رضی الله عنه در آمدیم گفتیم ای ابوعبد الله خود را امشب چون می یابی گفت نمی دانم با شما چه گویم مگر آنکه معاینه کنید عفو خدا را که در حساب نباشد مادام که وقت حساب شود بعده شما بدانید که بعد مردن چه شود و چه قدر عفو است پس جدا نشدیم تا آنکه او مرد دو چشم او را فرو خوابانیدیم قوله وقال یحیی بن معاذ رحمه الله یکاد رجائی لك مع الذنوب یغلب رجائی لك مع الاعمال لانی اجدنی اعتمد فی الاعمال علی الاخلاص کیف احرزها وانا بالآفة معروف واجدنی فی الذنوب اعتمد علی عفوك وکیف لا تغفرها وانت بالجود موصوف رجائی

من امید من باگناہاں غالب می آید از رجاے و امیدے کہ با اعمال زیرا
می یابم خود را معتمد در اعمال بر اخلاص چون نگہ دارم آن را و من شخصے ام کہ بآفت
معروفم چو انسان است و انسان ہم معروف بآفت است و من در گناہان
اعتماد بر عفو تو می کنم پس چگونہ تو آنرا نیا مرزی و تو موصوف بجودی جود کار تست
حاصل در اعمال باخلاص نظر بر جود است و من در آفتہا معروف از من کجا در
آید از من کجا کارے مستقیم آید و در گنہ نظر بر عفو تست از ان من چون غافل
شوم کہ تو در جود معروفی قولہ وکلموا ذا النون المصری رحمہ اللہ
وھو فی النزع قال لا تشغلونی فقد تعجبت من کثرۃ لطف اللہ
تعالی معی ذوالنون در نزع بود و مردماں با وسخن گفتن گرفتند گفت
مرا با خود مشغول مکنید زیرا چہ من در شگفتم از بسیاری لطفے کہ با من خدا میکند
قولہ وقال یحیی بن معاذ رحمہ اللہ الھی اجل العطایا
فی قلبی رجاؤک واعذب الکلام علی لسانی ثناؤک
واحب الساعات الی ساعۃ یکون فیھا لقاؤک یحیی
معاذ رح گفت اے بار خداے روشن ترین و بزرگترین عطایا لذیذ ترین
عطایا در دل من امید تست و گوارا ترین سخنان بر زبان من ستودن تست
و بہترین ساعتہا مرآن ساعت است کہ بتو پیوندم قولہ وفی بعض
التفاسیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دخل
علی اصحابہ من باب بنی شیبہ فرأھم یضحکون فقال
ایضحکون لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا
ثم مر ثم رجع القھقری وقال نزل علی جبرئیل علیہ السلام
واتی بقولہ نبئ عبادی انی انا الغفور الرحیم و در بعض تفاسیر است

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر اصحاب در آمد از در بنی شیبہ در ے است در ملہ
وایشان شستہ می خندند گفت شما میخندید اگر بدانید آنچہ من می دانم ہر آئینہ اندک خندید و بسیار
بگریید و از یشان گذشت و باز پس پا باز گشت و گفت جبرئیل علیہ السلام بر من این
آیت آورد و نَبِّئْ عِبَادِیْ اَنِّیْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ خبر دہ بندگان مرا کہ گناہان ایشان
را بپوشم و الیصال مراد ایشان بدیشان کنم گوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہمچنان اشارت کردہ بود غفران نادرہ باشد تا کرا شود و آیت برین آمد ایشان را
نومید مکن و بگو اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ والبتہ خواہم بخشید والبتہ رحمت خواہم کرد انی
گفت تاکید کرد و بخود اضافت کرد و انا باان گفت من غفور و رحیم قولہ اخبرنا ابو الحسن
علی بن احمد الاھوازی رحمہ اللہ قال اخبرنا ابو الحسن الصفار
رحمہ اللہ قال حدثنا عباس بن تمیم قال حدثنا یحیی بن ایوب
قال حدثنا مسلم بن سالم رحمہ اللہ قال حدثنا خارجہ
بن مصعب رحمہ اللہ عن زید بن اسلم رحمہ اللہ عن
عطا بن یسار رحمہ اللہ عن عایشۃ رضی اللہ عنہا قالت سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ لیضحک من
یاس العباد و قنوطھم و قرب الرحمۃ منھم فقلت بابی و امی
یا رسول اللہ او یضحک ربنا عز وجل قال والذی نفسی بیدہ انہ
لیضحک فقالت لا یعدمنا خیرا اذا ضحک و اعلم ان الضحک
فی وصفہ من صفات فعلہ وھو اظھار فضلہ کما یقال ضحکت
الارض بالنبات وضحکہ من قنوطھم اظھار تحقیق فضلہ الذی
ھو ضعف انتظارھم لہ عائشہ رضی اللہ عنہا گفت کہ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمودہ است بدرستی کہ خدائتعالی استہزا کند بر بندہ کہ نومید باشد [illegible]

از رحمت خدا باشد و رحمت من بر ایشان نزدیک خنده در عادت دو است یکی خنده در رضا باشد و دوم خنده در تسخر و استهزا و اینجا عبارت از تسخر و استهزا و عدم رضا است عائشه رضی الله عنها گفت اے رسول الله خدا ضحک دارد در رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فرمود بر آئینه بسوگند او که او ضحک دارد یعنی اطلاق ضحک بر وکنند و معنی دگر مراد باشد و اگر صوفی درین حکایت از شکل و تمثل کند او داند فله ما له وعلیه ما علیه پس عائشه رضی الله عنها گفت چون او بخندد هیچ چیز ما را کم نیاید و اعلم ان الضحک ضحک در صفت او مراد آنست که اظهار فضل خویش میکند یعنی ضحک میکند بدین معنی که این قائط و این آبس چه نادان و احمق است نمیداند که رحمت من نزدیک اوست پس این ضحک متضمن استهزا و این استهزا متضمن فضل و کرم چنانکه کسے بر تو بیاید و نومید شده از لطف تو و کرم تو خود را گریزان میدارد او بخندد حق تعالی لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ گفت درین آیت اظهار کمال فضل خویش کرد یقال ضحکت الارض بالنبات عبارت از تازگی اوست وضحکه من قنوطهم همانکه گفتیم ضحک او متضمن استهزاے که متضمن فضل و کرم است قوله وقیل ان مجوسیا استضاف ابراهیم الخلیل صلوات الله علیه فقال ان اسلمت اضفتك فمر المجوسی فاوحی الله تعالی الی ابراهیم یا ابراهیم لم تطعمه الا بتغییره دینه نحن من سبعین سنة نطعمه علی کفره فلو اضفته لیلة ما ذا علیك فمر ابراهیم علیه السلام خلف المجوسی واضافه فقال المجوسی ایش کان السبب فی الذی بذلك فذکر له ذلك فقال المجوسی اهکذا یعاملنی ثم قال عرض علی الاسلام فاسلم مجوسی را ابراهیم

صلوات اللہ علیہ خواست مہمان دارد او را گفت مسلمان شو تا ترا مہمان دارم
او مسلمان نشدہ برخاست رفت خدائے تعالی بر ابراہیم علیہ السلام
وحی کرد تو او را طعام نمی دہی مگر کہ تغیر دین کند و من ہفتاد سال است کہ در
کفر او را طعام می دہم ابراہیم علیہ السلام در پس او رفت و مہمان طلبید او
گفت چہ شد این گفت خدائے تعالی مرا ہمچنین گفت مجوسی گفت اسلام
عرضہ کن و اسلام آورد جائے دگر است ابراہیم علیہ السلام طلب اسلام
نکرد از و گفت موے لب بستان و ناخن ببر تا ترا مہمان دارم و با تو طعام خورم
و ابراہیم علیہ السلام را رسمے بود بے مہمان طعام نخوردے او سنت
ابراہیم علیہ السلام بجا نیاورد برخاست رفت خدائے تعالی بر ابراہیم
علیہ السلام وحی کرد کہ او ہفتاد سال است کہ موے لب و ناخن نمی ستاند
من او را طعام می دہم و من یک ساعت بر تو مہمان فرستادم تا با او تو
طعام خوری تو او را طعام نمی دہی بعدہ طلبید آورد با او طعام خورد و این حکایت
بروے گفت و او مسلمان شد و سنت ابراہیم علیہ السلام بجا آورد قولہ سمعت
الشیخ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول رأی الاستاد ابو سہل
الصعلوکی رحمہ اللہ ابا سہل الزجاج رحمہ اللہ فی المنام
وکان یقول بوعید الابد فقال لہ کیف حالک فقال وجدنا
الامر اسہل مما توہمنا ابو سہل صعلوکی رح ابو سہل زجاجی رح را بخواب
دید و البتہ مذہب او بر غلبۂ خوف بود صعلوکی رح پرسید
چونست حال تو زجاجی رح گفت کار آسان تر و سہل تر یافتیم
از آنچہ گمان می بردم یعنی می دانستم جز محنت و مشقت نخواہد بود
چوں بحضرت پیوستم ہمہ رحمت و مغفرت بود ہمہ حکایت کہ

میگوید اشارت برجا می کند قوله سمعت ابا بکر بن اسکاف رحمه الله
یقول رایت الاستاذ اباسهل الصعلوکی رحمه الله فی المنام
علی هیئة حسنة لا یوصف فقلت یا استاذ بم نلت هذا
فقال بحسن ظنی بربی ابو بکر پسر کفش گر را میگوید من ابوسهل صعلوکی را رحمه الله
در خواب دیدم در هیئتی نیکے و باجمالے بسیارے کہ صفت نتوان کرد پرسیدم
بدین بچہ رسیدی گفت بدین کہ بخدائے خویش گمانے نیکے داشتیم کریم
و رحیم است و البتہ خواند بخشید مرتبط ہم بدان سخن کہ انا عند ظن عبدی بی
قوله روی مالک بن دینار رحمه الله فی المنام فقیل له
ما ذا فعل الله بك قال قدمت علی ربی بذنوب کثیرة فمحاها
عنی حسن ظنی بالله و دینار را در خواب دیدند پرسیدند خدا با تو چہ کرد گفت
برخدائے خویش بگناهان بسیار رفتم ہمہ گناهان مرا حسن ظن کہ باخدا داشتم محو کرد قوله
روی عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم انه قال یقول الله
عزوجل انا عند ظن عبدی بی وانا معه اذا ذکرنی ان ذکرنی
فی نفسه ذکرته فی نفسی وان ذکرنی فی ملاء ذکرته فی ملاء هو
خیر منه وان اقترب الی شبرا اقتربت الیه ذراعا وان اقترب
الی ذراعا اقتربت الیه باعا ان اتانی یمشی اتیته هرولة اخبرنا
بذلك ابو نعیم عبد الملك بن الحسین الاسفرائنی رحمه الله
قال اخبرنا ابو عوانة یعقوب بن اسحق رحمه الله قال حدثنا
علی بن حرب رحمه الله قال حدثنا ابو معویة و محمد بن
عبید رحمهما الله عن الاعمش رحمه الله عن ابی صالح
رحمه الله عن ابوهریرة رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه

وسلم یقول ذلک و از مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مروی است
کہ خدائے تعالی گفتہ است من نزدیک بندۂ خویش بحسب گمان اویم وقتے
کہ او مرا ذکر کند من با او ام بلطف و رحمت اگر او با من ذکرے خفی گوید
کہ جز او کسے نداند من نیز او را در علم نفسی خویش ذکر او گویم یعنی در علم نفسی من آن
بود کہ او مرا ذاکر باشد و ہمان خواست من است کہ او مرا ذکر میکند و اگر او مرا
در جمعے ذکر کند من نیز او را در میان بندگان خواص خویش ذکر کنم چنانچہ فرشتگان
و اگر بیک دستے بمن نزدیک شود من بیک گزے بدو نزدیک تو م چو خواست
او مقدم است و ازلی است این بندہ قاصد قرب او باشد پس صورت
حسی این آید گوئی این یک بدستے نزدیک شد او تعالی بیک گزے پیش آید من
بیک باعی پیش آیم و اگر بیاید بر من بگام من برود و ان و پویان بیایم فقولہ انا
عند ظن عبدی بی یعنی ہر کرا من خواستہ ام او را باعمال حسنات موفق
گردانم تا آنکہ او بمن گمان نیک برد من بحسب گمان او با او معاملہ کنم ہر آئینہ
صالح و مصلح را در حق باری تعالی گمان نیک است یعنی بر من نیکی و رحمت خواہد
کرد و فاسق و مظلم را گمان بد بحسب عملے کہ او دارد تا آنکہ دیدہ باشی و شنیدہ باشی
و در حق خود ہم این احساس کردہ باشی و اگر وقتے مرجوے ترا یافتہ شد
و طاعتے و حسنہ در وجود آمد ہمان ساعت در حضرت خدائے تعالی دست
بر می آری و خواستے میکنی زیرا چہ آن وقت ترا حسن ظن شد کہ بطاعتے موفق
گشتہ ام وقت نزول رحمت است وقت استجابت دعا است
و اگر عکس آن کارے در نفس رفت بندہ متنزجر و خیم است و بر زبانش این
می رود استغفر اللہ استغفر اللہ از انچہ دانست خوف وقوع قہر است
استغفارے کنم تا بموجب او قہر بر من نرود شنیدہ باشی اذا ساء فعل المرء ساءت

ظنونہ وکذلک العکس اکنون آن توفیق تقریب حدیث باجملے چند کہ در ذیل
آن آمدہ است این باشد چو بندہ باعمال حسنہ موفق شود ظن او حسنہ باشد اگر او
مرا ذکر کند من با او باشم بلطف و رحمت و اگر او بمن نزدیک شود من بدو
نزدیک تر شوم این معنی خاصے است تو فکر کن ببین ہیچ محدثے این معنی نگفتہ
است ایشان اینچنین گویند انا عند ظن عبدی بی یعنی اگر بندہ صد نوع گنہ کردہ
باشد و حسن ظن باخدا برد او را مغفرت کند قولہ وقیل کان ابن المبارک رحمہ اللہ
یقاتل علجا مرۃً وقد دخل وقت صلوۃ العلج فاستمہل فامہلہ
فلما سجد للشمس اراد ابن المبارک رحمہ اللہ ان یضربہ
بسیفہ فسمع من الہواء قایلا یقول وَاَوْفُوْا بِالْعَہْدِ اِنَّ الْعَہْدَ
کَانَ مَسْئُوْلًا فامسک فاسلم المجوسی فقال لہ لم امسکت
عما ہممت بہ فذکر لہ ما سمع فقال المجوسی نعم الرب
ربک یعاتب ولیہ فی عدوہ واسلم وحسن اسلامہ یکبار
عبد اللہ مبارک رح مقاتلہ با کافرے میکرد وقت پرستیدن علج آفتاب
را درآمد و از عبد اللہ مبارک رح مہلت طلبید او مہلت داد ہر گاہ کہ او آفتاب
را سجدہ کرد عبد اللہ مبارک خواست دران حالت او را بزند از ہوا
آوازے شنید اَوْفُوْا بِالْعَہْدِ وفاے عہد کنید زیرا چہ عہد از آنہا ست
کہ فردا ازو پرسند او کشتن را داشت پس مجوسی از عبادت خود فارغ
شد از عبد اللہ رح پرسید تو خواستی کہ مرا بکشی ترا چہ مانع آمد او منع را گفت
آن علج گفت نکو پروردگارے است کہ دوست خویش را عتاب کند
از سبب دشمن خود پس مسلمان شد مثل حکایتے اگر او مید انست کہ عبد اللہ رح
ولی و آن علج عدو چونہ بر کفر خویش و عداوت خویش می ماند مگر ہم

زین حکایت او را ولی دانست کہ باو سے از غیب تنبیہ می شود و این نباشد مگر ولی را
و آن ولی چو باو سے قتال می کند پس بے شک عدو باشد آنکہ قتال میکند قولہ
وقیل انما اوقعہم فی الذنب من سمی نفسہ غفورا گفتہ اند
او تعالی خود را بصفت غفور ذکر کرد اول وجود ذنب باید بعد آن غفور چنانچہ مردم
گویند نظم

گناہ من ارنامدے در شمار ترا کے شدے نام آمرزگار

و حدیث ہم بریں اشارت است لو لم یذنبوا لجاء اللہ بقوم یذنبون
فیغفر لہم قولہ وقیل لو قال لا اغفر الذنوب لم یذنب
مسلم قط لما انہ قال لا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِہٖ لم یشرک مسلم
قطُّ ولکن لما قال وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ طمعوا فی
مغفرتہ اگر خداوند سبحانہ این گفتے من گناہ را نخواہم آمرزید ہیچ مومنے مسلمے
گنہ نکردے چنانچہ گفتہ است البتہ شرک را نیامرزد ہیچ مسلمانے شرک نمی آرد
ولیکن ہرگاہ کہ گفت جز شرک ہر کرا خواہم بیامرزم ہمہ مومنان طمع مغفرت او
کردند قولہ ویحکی عن ابراھیم بن ادھم رحمہ اللہ انہ قال
کنت انتظر مدۃ من الزمان بمکۃ ان یخلو المطاف لی فکانت
لیلۃ ظلماء یجیء المطر الشدید فخلا المطاف فدخلت الطواف
وکنت اقول اللھم اعصمنی اللھم اعصمنی فسمعت ھاتفا
یقول یا ابن ادھم انت تسألنی العصمت وکل الناس یسألونی
العصمت فاذا عصمتکم فعلی من ارحم حکایت از ابراہیم ادہم
علیہ الرحمۃ والغفران آرند گفتہ است مدتے منتظر بود طواف کعبہ را کہ از مردم
تعالی یابم تا آنکہ شبے تاریک بود و باراں سخت می بارید سلطان ابراہیم ادہم

رحمہ اللہ آن خلوت یافت طواف میکرد واین دعا میکرد واللّٰھم اعصمنی خدایا
مرا بگنہے وزلتے گرفتار مکن نداشنید چنانچہ تو از من عصمت میطلبی ہمہ بندگان
من از من عصمت می طلبند اگر ہمہ را معصوم خواہم کرد رحمت بر کہ خواہم کرد اینجا کسے
گوید کہ بندہ مستحق ہیچ نیست پس ہر رحمتے کہ بروکنند فضل حق بودہ باشد
وفعلی ہذا البتہ رحمت سابقہ گنہ تقاضا نکند وبشر از ین او بشر است وبشریت
با او ہست جرم وعصیان لازمہ حال اوست ومع ہذا اللہ سبحانہ رحمت کند
پس وجود ذنب آمد مغفرت ہم با آن آمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فرمودہ است لو اخذنی اللہ واخی عیسی بما کسبھاتان واشار
باصبعیہ السبابۃ والوسطی یعذبنا عذابا لا یعذب احدا معلوم
است کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہ گناہ کرد وعیسی صلوات اللہ علیہ چہ گنہ
کرد ومعلوم است از اصبعین ایشان چہ آید ومع ہذا بر ایشان عذاب کند نہ آنکہ
ہمیں بشریت است وجود ذنب لا یقاس بہ ذنب جز این معنی دگر
ندارد وگفتیم قولہ وقیل رای ابو العباس بن شریح رحمہ اللہ
فی منامہ فی مرض موتہ کان القیامۃ قد قامت واذا الجبار
سبحانہ یقول ابن العلماء قال فجاءہ ثم قال ماذا عملتم فیما
علمتم قال فقلنا یا رب قصرنا واسانا فاعاد السوال کانہ لم
یرض بہ واراد جوابا اخر فقلت اما انا فلیس فی صحیفتی
الشرک وقد وعدت بان تغفر ما دون الشرک فقال اذھبوا
فقد غفرت لکم ومات بعد ثلث لیال چنین گویند ابو العباس
شریح رحمہ اللہ در مرض موت خویش خواب دید گوئی قیامت قائم شدہ است
وناگہان می بیند خداوند سبحانہ بصفت جباری خویش میگوید این العلماء مرا

کہ ایشان دعوی علم کردہ اند ایشان کجا اند یعنی لطلبید پس آمدند خداوند پرسید آنچہ
دانستید بدان عمل کردید پس من و علما گفتیم تقصیر کردیم و گنہ کردیم بمقتضاے علم
عمل نکردیم خداوند سبحانہ این پرسش را باز گردانید از اقتضاے حال این معلوم
شد ابو العباس را گر او نیز ہمچو اے دگر گویند ابو العباس رحمہ اللہ میگوید
من گفتم در صحیفۂ من رقم شرک نیست و تو گفتہ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ جز شرک
را بیامرزم کسے را کہ خواہم خداوند سبحانہ گفت بروید شما را آمرزیدم بعد دیدن
خواب سہ شب زیست قولہ وقیل کان رجل شریب جمع قوما من
ندمائہ ودفع الی غلام لہ اربعۃ دراہم وامرہ ان یشتری شیئا
من الفواکہ للمجلس فمر الغلام بباب مجلس منصور بن عمار رحمہ اللہ
وھو یسأل لفقیر شیئا ویقول من دفع لہ اربعۃ دراہم دعوت
لہ اربع دعوات قال فدفع الغلام الدراہم فقال المنصور رحمہ اللہ
ما الذی تریدان ادعولک فقال لی سید اریدان اتخلص
منہ فدعا منصور رحمہ اللہ وقال الآخر فقال ان یخلف اللہ دن الاخری
علی دراہمی فدعا ثم قال والآخر فقال ان یتوب اللہ علی سیدی دن الاخری
فدعا وقال الآخر فقال ان یتوب اللہ لی ولسیدی ولک ولقوم دن الاخری للقو
فدعا منصور رحمہ اللہ فرجع الغلام الی سیدہ فقال لم ابطأت
فقص علیہ القصۃ فقال وبم دعا فقال سالت لنفسی العتق
فقال اذھب فانت حر وایش الثانی فقال ان یخلف علی الدراہم
فقال لک اربعۃ آلاف درہم فقال وایش الثالث فقال ان
یتوب علیک فقال تبت الی اللہ فقال وایش الرابع فقال یغفر اللہ
لک ولی وللقوم وللذکر فقال ھذا الواحد لیس الی فما بات

رای فی المنام کان قائلا یقول له انت فعلت ما کان الیلت
تری انی لم افعل ما انی قد غفرت لك وللغلام وللمنصور بن عمار
وللقوم الحاضرین حکایت گویند مردے مدمن شراب بود روزے مجلس
کرد غلام را چہار درم داد کہ برو میوہ بخر بیار غلام بر در منصور عمار رح گذشت و او
برائے فقیرے را میخواست و این سخن میگفت ہر کہ چہار درم بدہد او را چہار
دعا کنم آن غلام آن چہار درم را داد منصور عمار رحمہ اللہ گفت غلام را چہ میخواہی
کہ من از خدائے برائے تو آن دعا کنم گفت مرا خواندکارے ہست میخواہم
از بندگی او خلاص یابم پس منصور رح دعا کرد پس منصور گفت چہ دعا کنم گفت دعا کن
تا خدائے تعالی این چہار درم من باز گرداند گفت دگر گفت خدائے تعالی
خواندکار مرا توبہ دہد او دعا کرد و گفت دگر چہ گفت خدائے تعالی ما بیامرزد و ترا
بیامرزد و مر خوندکار مرا بیامرزد و قومے کہ اینجا ہستند ایشان را بیامرزد پس
منصور رحمہ اللہ این دعا ہم کرد غلام باز گشت بر خوندکار آمد خوندکار پرسید
درنگ چرا کردی قصہ گفت پرسید بچہ دعا کردی او گفت برائے خود و آزادی
طلبیدم خوندکار گفت برو تو آزادی گفت دوم دعا چہ کردی گفت خدائے تو
درم مرا بمن باز گرداند گفت ترا چہار ہزار درم باشد گفت سوم دعا چہ بود گفت خدا
ترا توبہ روزی کند گفت تبت الی اللہ بخدا باز گشتم و ازین گنہ توبہ کردم گفت
چہارم چہ بود گفت خدا مرا و ترا و حاضران مجلس را بیامرزد گفت این بمن باز نمی گردد
تا خدا چہ کند بعد آنکہ مرد شب را خفت خواب دید گوئی گوینده می گوید کارے
کہ بتو نسبت داشت آن کار کردی و آنچہ بمن بود تو دران گمان بردی کہ من نکنم
ترا و غلام را و منصور را و قوم را بیامرزیدم حکایت برائے تحقیق رجا آورد قوله
وقیل حج رباح القیسی رحمه الله حجات کثیرة فقال یوما قد

وقف تحت المیزاب الٰہی وھبت من حجاتی کذا وکذا من الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعشرۃ من اصحابہ العشرۃ المبشرۃ واثنین من والدی والباقی للمسلمین ولم تحبس شیئا لنفسہ فسمعھا ھاتفا یقول ھو ذا یتمنی علینا لاغفرن لک ولابویک ولمن تشھد شھادۃ الحق راح قیسی رحمہ اللہ زیارت کعبہ بسیار کرد وروزے فرود آمد وبر ان کعبہ ایستاد واین سخن گفت الٰہی چندین حجہائے خود را بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخشیدم ودہ حج بعشرہ بخشیدم یعنی ابابکر وطلحہ وزبیر وعبدالرحمن وعمر وعثمان وسعد بن ابی وقاص وعلی وسعید بن زید وابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم اجمعین ودو بمادر وپدر بخشیدم ودگر حجہائے خویش بمسلمانان بخشیدم وہیچ حجے برائے مرا نماند اتقی راشنید میگوید این برادعوے سخا میکند ہر آئینہ ترا بیامرزیدم ومرا مادر وپدر ترا بیامرزیدم وہر کہ براستی باخدا بیگانگی وصدق پیغمبر گواہی داد راست قولہ وروی عن عبدالوھاب بن عبدالمجید الثقفی رحمہ اللہ قال رایت جنازۃ تحملھا ثلثۃ رجال وامراۃ قال فقدمت فاخذت مکان المراۃ وذھبنا الی المقبرۃ فصلینا علیھا ودفناھا فقلت للمراۃ من کان ھذا منک قالت کان ابنی قلت ولم یکن لکم جیران قالت نعم ولکنھم صغروا امرہ فقلت وایش کان ھذا فقالت مخنث قال فرحمتھا وذھبت بھا الی منزلی واعطیتھا دراھم وحنطۃ وثیابا ونمت تلک اللیلۃ فرایت کانہ اتانی ات کانہ القمر لیلۃ البدر وعلیہ ثیاب بیض فجعل یتشکر لی فقلت من انت فقال المخنث الذی دفنتموہ الیوم رحمنی

ربی باحتقار الناس ایای از عبد الوہاب بن عبد المجید رح روایت کنند
گفت دیدم جنازہ را سہ مرد و یک عورت سر کردہ می برند مقام عورت
من سر کردم و نزدیک دفن او بردیم نماز جنازہ او گذاردیم و او را دفن کردیم
گفتم آن زن را این میت ترا چہ باشد گفت پسر من است گفتم ترا ہمسایگان
نبودند کہ بجاے یک مرد تو بر سر گرفتی گفت آرے بودند ولکن او را خوار کردند
از ننگ کسے گرد نگشت گفتم چہ بود این کہ ایشان او را خوار پنداشتند
گفت مخنث بود گفتم بر ان عورت رحمت کردم و بخانۂ خود بردم و او را در
چندے دادم قدرے گندم دادم و جامہا دادم و آن شب خسپیدم دیدم
آیندۂ می آید بر من گوئی مہ شب چہاردم است برو جامہاے سپید و او شکر
من میگفت گفتم کیستی تو گفت آن مخنثے کہ امروز دفن کردی خدا بر من رحمت
کرد بسبب آنکہ مردماں مرا خوار داشتند قولہ سمعت الاستاذ ابا
علی الدقاق رح یقول مر ابو عمرو البیکندی رحمہ اللہ یوما
بسکۃ فزای قوما اسراد و اخراج شاب من المحلۃ لفسادہ و امرأۃ
تبکی قیل انہا امہ فرحمہا ابو عمرو فیشفع لہ الیہم وقال
ہبوہ منی ہذہ المرۃ فان عاد الی فسادہ فشانکم بہ فوہبوہ
منہ فمضی ابو عمرو فلما کان بعد ایام اجتاز بتلک السکۃ
فسمع بکاء العجوز من وراء ذلک الباب فقال فی نفسہ لعل
الشاب عاد الی فسادہ فنفی من المحلۃ فدق علیہا الباب
وسألہا عن حال الشاب فخرجت العجوز وقالت انہ
مات فسألہا عن حالہ فقالت انہ لما قرب اجلہ قال
لی لا تخبری الجیران بموتی فقد اذیتہم فانہم یشمتون

ولا یحضرون جنازتی واذا دفنتنی فهذا خاتمی مکتوب علیه
اسم الله فادفنه معی فاذا فرغت من دفنی فتشفعی لی الی
ربی قالت ففعلت وصیته فلما انصرفت عن راس قبره سمعت
صوته یقول انصرفی یا اماه فقد قدمت علی رب کریم شیخ رحمه الله
میگوید از ابو علی دقاق شنیدم رحمه الله میگفت ابو عمرو بیکندی را روزے
بکوچه می گذشت دید مردمان را جمع شده از جوانے را بیرون میکنند از محله سبب
آنکه مردے مفسد بود و عورتے میگرید و همچنین گفتند این عورت مادر آن جوان
ست ابو عمرو را رحمه الله بر و شفقت و رحمت آمد براے او و ایشان مردم شفاعتے
کرد گفت این بار این جوان را بمن بخشید اگر بار دگر آن فساد ے که میکرد بکند شما دانید
آنچه خوش آید بکنید پس او به شیخ بخشید ند ابو عمرو رحمه الله این کار کرد و رفت
بعد از چند روز همدران کوچه گذشت بران در آواز گریه آن زال شنید با خود گفت
مگر آنکه آن جوان باز بدان فساد گرفتار شد تا عورت می گرید که باز برون خواهند کرد
در کوفت آن عورت را پرسید عورت گفت بعد آنکه اجل این جوان نزدیک
شد گفت همسایگان را از مرگ من خبر نکنی زیرا چه من ایشان را رنجانیده ام ایشان
دشنام خواهند گفت و بر جنازهٔ من حاضر نخواهند شد و چون دفن کنی من این
انگشتری دارم در ان نام خدا نبشته اند آنرا بمن دفن کن چون از دفن فارغ شوی شفاعت
بحضرت خدا کن گفت وصیت او کردم بعد آنکه از سر گور باز گشتیم آواز او شنیدم
او میگوید باز گرد اے مادر من که من به پروردگارے کرتمے رفتم قوله وقیل
اوحی الله تعالی الی داود علیه السلام قل لهم انی لم اخلقهم
لارتع علیهم وانما خلقتهم لیرتعوا علی یا داود علیه السلام وحی
شد تو بگو مرایں بندگان را که این خلق را که آفریدم نه براے این را که مرا سود ے

شود برائے آنرا آفریدم کہ ایشان را سود دے شود چہ باشد رنج یعنی از کتم عدم بصحن وجود آرم العدم اخس الاشیاء والوجود اشرفہا پس ہمیں خلقت ایشان از عدم بوجود اول رنجے نقدے ہمین است **قولہ** سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن عبد اللہ بن شاذان رحمہ اللہ یقول سمعت ابا بکر الحربی رحمہ اللہ یقول سمعت ابراھیم الاطروش رحمہ اللہ یقول کنا قعوداً ببغداد مع معروف الکرخی رحمہ اللہ علی الدجلۃ اذ مرت بنا قوم احداث فی زورق یضربون بالدف ویشربون ویلعبون فقلنا بمعروف اما تراھم یعصون اللہ مجاھرین ادع اللہ علیھم فرفع یدہ وقال الٰھی کما فرحتھم فی الدنیا ففرحھم فی الاخرۃ فقالوا انما نسالک ان تدعو علیھم فقال اذا فرحھم فی الاخرۃ تاب علیھم ابراہیم اطروش رح گفتہ است ما در بغداد نشستہ بودیم با معروف کرخی رح بر کرانۂ دجلہ جوانے چندے بما گذشتند در زورق سوار سرود میگویند و شراب میخورند خلق بر معروف رح گفتند نمی بینی ایشان چہ قوم اند ایشان را دعاے بد کن معروف رحمہ اللہ دست برداشت گفت الٰہی چنانچہ ایشان را در دنیا خوش کردۂ در آخرت ہم خوش کن ایشان گفتند ما این خواستیم کہ ایشان را دعاے بد کنی نہ دعاے نیک معروف رحمہ اللہ گفت چون خدا ایشان را در آخرت خوش کند ایشان را توبہ روزی کند **قولہ** سمعت ابا الحسن عبد الرحمن بن ابراھیم بن محمد المزکی رحمہ اللہ قال حدثنا ابو زکریا یحیی بن محمد الادیب رحمہ اللہ قال حدثنا الفضل بن صدقہ رحمہ اللہ قال حدثنی ابو عبد اللہ الحسین بن عبد اللہ

بن سعید رحمہ اللہ قال کان یحیی بن اکثم القاضی رحمہ اللہ صدیقا لی وکان یودنی واودہ فمات یحیی رحمہ اللہ فکنت اشتھی ان اراہ فی المنام فاقول ما فعل اللہ بک فرایتہ لیلۃ فی المنام فقلت لہ ما فعل اللہ بک قال غفر لی ربی الا انہ وبخنی ثم قال لی یا یحیی خلطت علی فی دار الدنیا فقلت یا رب اتکلت علی حدیث حدثنی بہ ابو معویۃ الضریر رحمہ اللہ عن الاعمش رحمہ اللہ عن ابی صالح رحمہ اللہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انک قلت انی لا ستحی ان اعذب ذا شیبۃ بالنار فقال قد عفوت عنک یا یحیی وصدق نبی الا انک خلطت علی فی دار الدنیا

حدیث

ابو عبد اللہ رحمہ اللہ گفت یحیی اکثم مرا یارے بود او مرا دوست میداشت من او را دوست میداشتم پس یحیی مرد مرا آرزوے آن بود او را در خواب بینم و بپرسم کہ خداے تعالی با تو چہ کرد گفت مرا آمرزید ولیکن سرزنشے کرد گفت ای یحیی مراد مرا و مراد خود را خلط کردی گفتم یارب من بر یک حدیثے کہ از تو بر من رسید ہر چہ کردم باعتماد آن حدیث کردم و آں حدیث این ست کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ گفتہ است کہ خداے تو گفت کہ شرم دارم کہ عذاب کنم کسے را کہ در اسلام موے سفید کردہ باشد گفت اے یحیی ترا بخشیدم و پیغمبر من صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راست گفتہ است ولکن تو کار مرا با ہواے خود خلط کردی و بالا یحیی کہ گفت این آن تو بیخ است

قولہ (۱۰) باب الحزن

قال اللہ عزوجل وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ
حزن اندوہ را گویند اندوہ از عدم وجدان باشد یا آنکہ وجدانے ہست انمی تواں
از و بمراد برخوردن یا مرادے بکمال نیست یا منتظرے ہست تا آن منتظر کے
رسد یا آنکہ مخافت از وے باشد مگر نتوان واجد او شدن و اگر حزن در دل قرار
گیرد البتہ مرد محزون میباشد اگر مرد واجد و واصل است یا آنکہ مطلوب او
در خنبۂ اوست و کار بمراد او ست با این ہمہ او را ابتلاے است باوے
کہ آن حزن از وے رفتنی نیست گوئی میان او و او بعد المشرقین است وَقَالُوا
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ در تفسیر نوشتہ اند ازین حزن
حُزُن مراد است و ازین حزن ہر جا کہ حزنے است دینی و دنیوی مراد است
چو در بہشت روند ہیچ حزنے با ایشان نماند اما حزن عدم اکمال وقتے رفتنی
نیست و کذلک حزن ادراک و احاطت و عدم استماع و تجلی نہ برحسب مراد
قولہ اخبرنا علی بن احمد بن عبدان رحمہ اللہ قال اخبرنا احمد
بن عبید رحمہ اللہ قال حدثنا علی بن جبیش رحمہ اللہ
قال حدثنا ابن وھب رحمہ اللہ قال حدثنا اسامۃ
بن زید اللیثی رحمہ اللہ عن محمد بن عمرو بن عطا
رحمہ اللہ قال سمعت عطا بن یسار رحمہ اللہ قال سمعت
ابا سعید الخدری رضی اللہ عنہ یقول سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من شئ یصیب العبد
المومن من وصب او نصب او حزن او ھم یھمہ الا
کفر اللہ عنہ من سیاتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است
نہ رسد مر مومن را چیزے مصیبتے یا رنجے یا اندوہے یا قصدے کہ مومن را

در اندوہ دارد مگر آنکہ خداوند سبحانہ سبب کفارۂ گناہان او گرداند قولہ
الحزن یقبض القلب عن التفرق فی اودیۃ الغفلۃ والحزن
من اوصاف اھل السلوک اندوہ جمع می کند دل را از تفرقہ و پریشیئے
کہ او داشت و بر یک چیز میدارد و ہر حزن دل را از ہر طرف بے گرد می آرد با خود
می دارد و حزن از احوال اہل سلوک است یعنی قومے کہ ایشان در سلوک
اند بتبیدیان اند حزن صفت ایشانست قولہ سمعت الاستاد ابا علی
الدقاق رحمہ اللہ یقول صاحب الحزن یقطع من طریق اللہ
فی شھر ما لا یقطع من فقد حزنہ سنین ابو علی دقاق رح گفتہ بنین
است بقوت حزن آن قدر کہ صاحب حزن یک مہے رہ را قطع کند دیگرے سالہا
نتواند چو محقق شد حزن دل را جمع میکند و مہم ترین سالک جمع کردن دل است
چو دل جمع شد پیشتر رہ سلوک آسان و کشادہ گشت اعوجاجے و انحرافے
کہ در سہر رہ باشد کوہے و عمقے و شیبے و فرازے کہ در راہ است چو دل جمع آید
ہمہ آسان شود اکثر حزن از شدت طلب است و از غلبۂ یک نفسے جملہ احوال
و مقامات را پس انداز دوند اند کہ من ایشان را گذاشتم و پس انداختم انتہائے
مقامات و کامل ترین مقامات رضا را گفتہ اند تو چہ میگوئی محب با فعال و اقوال
و حرکات و سکنات محبوب راضی ہست یا نیست اگر راضی نیست خود محب نیست
قولہ فی الخبر ان اللہ تعالی یحب کل قلب حزین و در خبر ہمیں دادہ است
خدائے تعالی دوست دارد ہر دلے را کہ برائے خدا را اندوہگین باشد و دیگر
خدا فرمودہ انا عند منکسرۃ قلوبھم لاجلی چو او نزدیک شکستہ دلان است
و حزن لازمۂ شکستگی دل است پس ہر آئینہ حزین محبوب خدا باشد قولہ
و فی التوراۃ اذا احب اللہ عبدا نصب فی قلبہ نائحۃ و اذا

بغض عبد اجعل فی قلبہ مزمار آگفتہ اند در توریت است خدائے تعالی چوں بندہ را دوست دارد در دل او نوحہ کنندہ نصب کند کہ ساعت ساعت او را دراندوہ و رنج میدارد و چوں خدا بندہ را دشمن دارد در دل او مزمارے آفریند یعنی موجب شادی بیافریند در نیاحت ہم مزمار است و لے آن مزمارے است کہ حزن را زیادت می کند **قولہ** و روی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان متواصل الاحزان دائم الفکر و مروی است کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حزنے با حزنے متواصل داشت و ہمیشہ در اندیشہ بودے حدیثے دگر بدین عبارت است وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائم الحزن والبکا وازین فکر بقرینہ متواصل الاحزان جز اندیشہ دگر عنایت نتوان کرد و اگرچہ فکر در بسیار چیز است ہر جا کہ شاعر است او فکرے دارد و ہر جا کہ بادشاہے و وزیرے است او فکرے دارد اما اینجا اندیشہ مراد است کہ مقابل حزن باشد **قولہ** وقال بشر الحارث بن الحزن ملک فاذا سکن فی موضع لم یرض ان یسکنہ احد بشر حارث گفتہ است حزن بادشاہے است ہر جا کہ او فرود آمد دیگرے را مساغ نباشد چنانچہ گفتہ **نظم**

عشق سلطانیست ہر جا خیمہ زد ۔۔۔ بے خلاف آں مملکت بروے مسلم میشود

این سخن را ہمبران بازگشت میشود کہ حزن جامع متفرقات دل است **قولہ** و قیل القلب اذا لم یکن فیہ حزن خرب کما ان الدار اذا لم یکن فیہا ساکن تخرب و ہمچنین گفتہ اند وقتے کہ در دل حزن نباشد آن دل خراب است چنانچہ سرائے و خانہ اگر در و ساکنے نباشد آن حکم خراب گیرد و اعجبا خرابی در خرابی را عمارت نام کردند بدین معنی باشد **نظم**

آتش بیار خرمن آزادگان بسوز تا بادشہ خراج نخواہد خراب را

آرے این خرابی است کہ از جملہ آبادانیہا آباداں تر اہل عشق و محبت دوام درد و غم را دوست داشتہ اند و آنرا کارے و بارے شمردہ درجہ و منزلے شمردہ تا آنکہ گفتہ نظم

ہجران خواہم صنما وصل نخواہم من تجربہ کردہ ام کہ ہجران خوشتر

فرید عطار رح کہ یگانۂ روزگار خود بود بوے ازین مقام در مشام او گرفتہ بود تا میگوید نظم

کفر کافر را و دین دیندار را ذرہ دردت دل عطار را

ای عزیز آن ہجران محقق است وصال متوہم وصال بقدرت و حصہ ہست اما ہجران بتمامہ و کمالہ است اے عارف اے واصل اے محقق گمان نبری کہ تو بمرادے رسیدی و ایم اللہ و اگر تو انستے فرض کردن از بعد المشرقین چیزے دگر ہم بدان نسبت می کردم کجا تو و کجا عرفان کجا تو و کجا وصال کجا تو و کجا ادراک لا حول ولا قوۃ الا باللہ کجا افتادہ ام قولہ وقال ابو سعید القرشی رحمہ اللہ بکاء الاحزان یعمی وبکاء الشوق یغشی علی البصر ولا یعمی قال اللہ تعالی وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ ابو سعید قرشی رح میگفت گریہ کہ از اندوہ باشد آن گریہ چشم را کور کند و گریہ شوق چشم را بپوشد اما کور نکند زیرا چہ خداوند سبحانہ گفتہ است وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ نگفت عمیت ابیضت گفت یعنی پوشید این حزن متولد از شوق بود شوق یوسف علیہ السلام یعقوب علیہ السلام را می گریانید اما آنکہ گفتہ بکاء الحزن یعمی آں بکائے مصیبت است یارے بود ازان خواجہ ما پیش شیخ گلہ کرد از پسرکہ او بسیار می گرید کور خواہد شد شیخ گفت بگذار تا گرید کہ

او کور نخواہد شد مگر ہم بدان اشارت است کہ گریۂ او گریۂ مصیبت است تفرقہ کردن از حزنے بحزنے مشکل باشد **قولہ** وقال ابن خفیف رحمہ اللہ الحزن حصر النفس عن النهوض فی الطرب حزن چیست منع کردن نفس است از چیزے کہ آن موجب شادی باشد اینجا لفظ حصر استعمال کردن مناسب نیست انحصار بایستے گفتن زیرا چہ این فعل نیست انفعال است **قولہ** وسمعت رابعة رحمها الله رجلا يقول واحزناه فقالت قل واقلة حزناه لو كنت محزونا لم يتهيا لك ان تتنفس رابعہ رح شنید شخصے میگوید واحزناہ از غلبۂ اندوہ می نالد رابعہ رح گفت واحزناہ مگو بچنین بگو واقلة حزناہ از اندوہ منال ولیک از قلت اندوہ بنال اگر تو اندوہگین باشی ترا این میسر نیاید کہ نفسے زنی یعنی واحزناہ گوئی و ہمہ خویش بحزن غرق باشی **قولہ** وقال سفيان بن عيينة رحمه الله لو ان محزونا بكى فى امة لرحم الله عز وجل تلك الامة ببكائه اگر در گروہے یک اندوہگینے بگریاند سبحانہ برحمتے کہ بر آن باکی کند تمام امت آمرزیدہ شود **قولہ** وكان داود الطائى رحمه الله الغالب عليه الحزن وكان يقول بالليل انهى همك عطل على الهموم وحال بينى وبين الرقاد وكان يقول كيف يتسلى من الحزن من يتجدد عليه المصائب فى كل وقت برداود طائی رح حزن غالب بود شبہا این سخن گفتے ای خداوند من اندوہ تو ہمہ اندوہہا مرا بر من معطل کرد یعنی ہماں یک غم شد ہیچ غمے دگر نماند و میان من و میاں خواب من اندوہ تو حائل شد این چنانست چنانکہ یکے پیش دوست خویش گوید من از بہر تو ہر غمے و اندیشۂ کہ بود از من رفت اندیشہ تو ماندہ است و اندوہ

تو خواب مرا برده است تا آن محبوب برو لطفی و رحمی کند این حکایت از گرفتاری و درماندگی خویش است و دادو درخ گفتی چونه از اندوه راحت یابد و خلاص یابد آنکه مصیبتها بر و متجدد میشود ساعت فساعت فرصت نمیدهد قوله وقیل الحزن یمنع من الطعام والخوف یمنع من الذنوب اندوه از طعام باز دارد و خوف از گنه باز دارد چیزی تقلیدی میرود خوف چرا مانع از طعام نیست حزن بچه مانع طعام است اگر دل را فرو گرفته اگر خوف و اگر حزن بی شبه مردم را از طعام باز دارد قوله وسئل بعضهم بم یستدل علی حزن الرجل فقال بکثرة البکیة کسی را پرسیدند که بچه معلوم شود یکی اندوهگین هست گفت از بسیاری نالهٔ او نالهٔ یا از ضعف بنیهٔ او ست یا قوت حزن است آنکه دل و بنیهٔ او ضعیف است باندک حزن نالد و آنکه دل و بنیهٔ او قوی است او اندوه و درد را آن مقدار باشد که تحمل کند و دمی برنیارد گفته اند محب و عاشق غمخوار باشد و درد آشام باشد خواجه من قدس الله سره رباعی میخواند

رباعی

صوفی شوم و خرقه کنم قیروزه ورد سے سازم ز درد تو هر روزه
زنبیل بدست دل دیوانه دهم تا از در تو درد کند دریوزه

قوله وقال سری السقطی رحمه الله وددت ان حزن کل الناس القی علی سری رحمه الله گفته است مرا خوش می آید و این دوست میدارم که اندوه همه مردم بر دل من نهند قوله ویکلم الناس فی الحزن فکلهم قالوا انما یحمد حزن الآخرة فاما حزن الدنیا فغیر محمود الا ابو عثمان الحیری رحمه الله فانه قال الحزن بکل وجه فضیلة وزیادة للمومنین ما لم یکن بسبب شبه

معصیۃ لانہ ان لم یوجب تخصیصا فانہ یوجب تنغیصا

ومردمان در حزن اختلاف سخن گفتہ اند و برین متفق اند کہ حزن از آخرت محمود است حزن دنیا محمود نیست مگر ابو عثمان حیری رح میگوید حزن بہمہ وجہ اگر دنیاوی و اگر اخروی فضیلتے دارد مر مومن را زیادت است و زیادۃ للمومن بیان للفضیلۃ مگر آنکہ اندوہے کہ بسبب معصیت بود و باشد یعنی یکے میخواہد خطے ناشائستہ براندو آں دست نمیدہد بسبب آن حزنے و اندوہے دارد این اندوہ ممدوح نیست این غیر ممدوح است و دیگر آنکہ معصیتے در وجود آمدہ است اندوہ می خورد این معصیت از من چرا در وجود آمد و در خود نمی بیند کہ ثانی حال ازین توبہ کند و خود را ہم دران گرفتار می یابد این حزن نیز عین ممدوح باشد اگر توبہ کند بعضے مدمنان را دیدہ در عین شراب خوردن بگریند و بگویند چہ کنیم اما بدین معصیت گرفتاریم این گریہ بدمستی ایشان است مثل این اندوہ ممدوح نیست و فضیلت مر مومن را چرا است زیرا چہ اگر تخصیصے نشود بارے تنغیص بنقد شود بے شبہ اندوہ خار است یا بس است این گرمی و خنکی بر دل افتد تنغیص کدورت او کند و خدائے تعالی اندوہ از کفر بیبیات کردہ است ہم موجب تنغیص آید بر قول حیری رحمہ اللہ این آمد کہ البتہ حزن چیزے خیرے ہست قولہ وعن بعض المشائخ انہ کان اذا سافر واحد من اصحابہ یقول ان رایت محزونا فاقرئہ منی السلام بعضے مشائخ اگر یارے از آن ایشان سفر کردے میگفتے ہر جا کہ دردمندے را بینی از من سلام برسانی رسمے است کہ دردمند دردمند را دوست دارد جنس را با جنس تسے باشد و این ہم دلیل کند کہ دردمند نادرہ کسے است بسیار صوفیان و طالبان و واصلان باشند و اما دردمند اگر کسے میان ایشان باشد خواجہ من قدس اللہ سرہ العزیز

می گفت خدمت شیخ فرید الدین مسعود اجودھنی قدس اللہ سرہٗ بر ہر صوفی و طالبے کہ خوش شدے او را فرمودے خدا ترا در دے روزی کند
قولہ سمعت الاستاد ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول کان بعضھم یقول للشمس عند غروبھا ھل طلعت الیوم علی محزون ابو علی دقاق رح گفتہ است بعض صوفیان ہر گاہ کہ آفتاب را بغروب بینند گویند بر ہیچ اندوہگینے امروز برآمدۂ گفتہ ام المحزون فی اللہ بس نادرہ است
قولہ وکان الحسن البصری رحمہ اللہ لا یراہ احد الا ظن انہ حدیث عھد بمصیبۃ حسن بصری رح را ہر کہ دیدے گمان بردے کہ ہمیں زمان او را مصیبتے جدید رسیدہ است یعنی بر حسن بصری دوام حزن بدین قوت بود
قولہ وقال وکیع رحمہ اللہ لما مات الفضیل رحمہ اللہ ذھب الحزن الیوم من الارض وکیع رحمہ اللہ گفتہ است آن روز کہ فضیل عیاض رحمہ اللہ از جہاں رفت حزن و اندوہ امروز از جہاں رفت گویند حزن او را بود
قولہ وقال بعض السلف اکثر ما یجد المومن فی صحیفتہ من الحسنات الھم والحزن اکثر مومن چون در صحیفۂ اعمال خود نظر کند حزن و غم را بسیار بیند یعنی باید کہ چنین باشد اکثر حسنۂ او حزن باشد ہر حسنہ کہ او را در وجود می آید حزنے مقارن آن ہست حزن اکمال حزن قبول و ہم برین است قیاس ہر عملے بحسب آن حزنے ہست
قولہ سمعت ابا عبد اللہ الشیرازی رحمہ اللہ یقول سمعت علی بن بکران رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن علی المروزی رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن ابی روح رحمہ اللہ یقول سمعت ابی رحمہ اللہ یقول سمعت الفضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ

یقول کان السلف یقولون ان علی کل شئ زکوۃ وزکوۃ العقل طول الحزن فضیل عیاض رحمہ اللہ گفتہ کہ پیشینیاں چنین می گفتند ہر چیزے بنوعے تزکیہ می یابد واورا زکوٰۃ می شود مثلا چنانچہ چرم را صاف کنند تزکیہ میکنند پاک می گردد وبوے مردارے میرود وباغت اوزکوۃ اوست ہم چنین عقل اگر حزن آمد سفلے کہ مزاحم عقل بود کدورتے کہ با او مقارن بود پردہ کہ بردیدۂ دل او بود حزن آمد ہمہ بزدود عقل چنانچہ بود بروشنی خود باقی ماند قولہ سمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن احمد الفراء رحمہ اللہ یقول سمعت ابا الحسن الوراق رحمہ اللہ یقول سالت اباعثمان رحمہ اللہ یوما عن الحزن فقال الحزین لا یتفرغ الی سوال الحزن فاجتھد فی طلب الحزن ثم سل وراق میگوید رحمہ اللہ ابوعثمان را از حزن پرسیدم ابوعثمان رح گفت مرد حزین فراغت آن ندارد کہ از حزن بپرسد جہد کن کہ محزون باشی یعنی حزن امر وجدانی است محزون را احتیاج بپرسیدن نیست او بوجدان خویش می داند یعنی این شئے حسی است اگر می توانی دران کوش کہ محزون باشی

قولہ (۱۱) باب الجوع وترک الشہوات

جوع گرسنہ بودن از اہم مہام صوفیہ است البتہ معدہ را خالی دسبک دارند والبتہ ہمت برین مصروف باشد کہ اگر کلی ترک شود اکل وشرب کار ہمین است واگر گرسنگی باختیار آید یعنی باوجود آنکہ مالک طعام باشد وطعام پیش آید او نخورد واگر نخورد یک لب جوع بدہ کشد واگر جوع بغیر اختیار افتد گفتہ اند آنکہ جوع اختیاری کند آن بہتر ازین کہ جوع اضطراری آید نکو سخنے است این

اما انکسار نفس مطلب قوم است وانکسار در جوع اضطرار باشد و در اختیار شاذ
کسے را این در خاطر آید که من این کار باختیار کرده ام و این نوع میان این طائفه معلول
باشد و این را نسبت بعجب کنند و آن قومے که خواسته اند البته خفته معده
باشد با طلب طعام این مطلب قوم است درین منافع بسیار حاصل
تصفیه وانکسار و از بسیار شهوتها نفس باز می ماند از بسیار شرور خویش ممتنع
میشود و چون خواهند باعتیاد گرسنگے کنند و معده خالی دارند چند تدبیر میکنند
که در قوت بنیه ضعف نپذیرد و در بعض عبادت خلل نیفتد چنین گویند مردے
که هفتاد درم غله خوردن روزے وظیفه دارد یک درم کم کند نیکوتدبیرے
است اما باید که روزے کم شود برود در یک مه سی درم کم شود در دوم شصت
درم کم در سیوم ماه بنیه ضعیف شود نیم درم آید بنیه سخت سست شود و از کار
بکلی ماند و بعضے گفته اند چوبے بیارد بدارد هر روز چنانکه چوب خشک میشود غذا
را کم میکند درین هم تقلیل فاحش ست بنیه برجا نماند اما یک تدبیرے خوشے
است هر که کند تقلیل با فراط شود و بنیه سالم می ماند غله که میخورد آنرا در پله
اندازد و نخود را یا لوبیا را و اگر سبک خواهد دانه ماش را در پله دگر اندازد و
وزن کند بخورد بعد آن آن دانه را که سنگ ساخته بود هر روز یکے دانه کم
کند در یک سال سیصد و شصت دانه شود دو سال نگرچه قدر سال نگرچه قدر
آنکه باقی ماند چهار پنج سال غذا اکل قلیل شود بچند درمے باز آید و قوت چنانچه
بود همچنان آن سنگ را بردارد و غذاے او همان مقدار که رسیده است
و حکماے هنود اند ایشانرا جوگیان گویند ایشان کاله دارند از پوست کدو
و طعام را آن قدر که غذاے ایشان معهود است مالا مال پر کنند بخورند و هر روزے
یک بار بر سنگ بیک گردش بسانید در فضل جوع و عطش حدیثے در کشف

مجحب روایت میکند اجیعوا بطونکم و اظمؤا اکبادکم و اعروا اجسادکم لعلکم تزورن اللہ عیانا فی دار الدنیا عظیم فضلے است این اگر محدثے در صحت این حدیث گوید ما بیان حکمتے درستے است گفت جوع و ترک شہوت جوع خاص است و ترک شہوت عام یکے از ترک شہوت جوع است قولہ قال اللہ تعالی وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ ثم قال فی آخر الایۃ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ فبشرهم بجميل الثواب علی الصبر علی مقاسات الجوع آیت کلام اللہ بدین معنی آمد خداوند تعالی میفرماید ہر آئینہ بیازمائیم شما را بچیزے کہ از جنس جوع باشد و خوف و فرزندے و اہلے و ولدے مجرد مالے زیان شود و میوہ و ثمرہ وفا نکند و بعدہ گفت وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ این آمد جوع قہرے من اللہ است و تبشیر بداں کرد جوع باشد و صبر بران کند یعنی سببے متعلق نشود برائے رفع جوع را شکایتے بر کسے نکند تمنی شبع نکند و شکستگی بدیدن دیگرے نکند کہ او سیر است و من گرسنہ اینچنین گرسنہ برین صفت مبشر باشد من اللہ او را جزائے او را نصیبہ او را نقد باوے وعدے او نیک بختے است او از دائرہ صوفیان شمرند قولہ و قال اللہ تعالی وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ نزول این آیت در باب قتلی احداست ہر یکے زخم خوردہ افتادہ است و تشنہ آرزوے آب میکند و میگوید واعطشاہ شخصے ہم از صحابہ قدحے پر آب کردہ بر یکے آورد او خواست تا آنرا بیاشامد دیگر گفت واعطشاہ او شنید گفت آب برد ببرد برونداد خواست تشربے کند دیگر گفت واعطشاہ ہم چنین بر ہفت نفر گشت بعد آنکہ بعض برائے ہر یکے را از سر گرفت ہر یکے مردہ بود گویند ما تواعطشی

والکاس یدور بینھم وفقہا نویسند ایثار سبب آن بود ہر یکے میخواست بعد خوردن زخم لگلے و شربے نگیرم تا درجۂ شہادت کہ اول مرتبہ است آں فوت نشود نکو سخنے است این اینجا کلمہ یُؤثِرُونَ مفید نیاید ایثار نشود دیگرے را داد بلند مرتبۂ خود خواست و بدیگرے داد صوفیان چنین گویند اینجا ما مرتبہ دون اختیار کنیم مرتبہ بلند بدیگرے عطا کنند صوفیان صف اول بدیگران ایثار کنند خود صف آخر بایستند بنا برین کہ در صف اول مرتبہ و ثواب بیشتر است ان ببرادر رسد و دست بگدائی فراز کند تا دست برادر مومن علیا شود و دست من فرو! شد قولہ اخبرنا علی بن احمد الاھوازی رحمہ اللہ قال اخبرنا احمد بن عبید الصفار رحمہ اللہ قال حدثنا عبد اللہ بن ایوب رحمہ اللہ قال حدثنا ابو الولید الطیالسی رحمہ اللہ قال حدثنا ابو ھاشم صاحب الزعفرانی رحمہ اللہ قال حدثنا محمد بن عبد اللہ رحمہ اللہ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ حدثہ قال جاءت فاطمۃ علیہا السلام بکسرۃ خبز الی رسول اللہ صلی اللہ رضی اللہ عنہا علیہ وعلی آلہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذہ الکسرۃ یا فاطمۃ قالت قرصا خبزتہ ولم تطب نفسی حتی اتیتک بھذہ الکسرۃ فقال اما انہ اول طعام دخل فم ابیک منذ ثلثۃ ایام وفی بعض الروایات جاءت فاطمۃ (علیہا السلام) بقرص شعیر فاطمہ علیہا السلام برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پارۂ نانے آورد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرسید چیست این گفت قرصے پختہ بودم نفس من خوش نشد مگر آنکہ پارۂ ازان بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت ای فاطمہ بدان این طعام اول طعامے است

بعد سہ روز در دہن من رفتہ است و در بعض روایت تعیین است کہ نان جو بود قولہ
وقال (رضی اللہ عنہ) الجوع من صفات القوم وھو احد ارکان
المجاھدۃ وان ارباب السلوک تدرجوا الی اعتیاد الجوع والامساک
عن الاکل ووجدوا ینابیع الحکمۃ فی الجوع وکثرت الحکایات
عنھم فی ذلک شیخ رحمہ اللہ میفرماید کہ جوع از صفات طائفہ صوفیان است
البتہ چنانچہ صفات باذات ملازم است ہمچنان جوع با ایشان ملازم است وجوع
یکے از ارکان مجاہدہ است و اصحاب سلوک البتہ اندک اندک برین کوشیدہ
اند کہ ایشان را عادت بر سنگی شود و از خوردن باز مانند و ایشان چشمہہائے حکمت را
در گرسنگی یافتہ اند یعنی شکم را گرسنہ دارند تا علم و حکمت درست آید جملہ انبیا را کسے
نگفت کہ بسیار خوردے و پر خوردے و کذلک اکثر الاولیاء مصطفیٰ و مرتضیٰ و فاطمہ
و حسن و حسین شیمۂ ایشاں ہم گرسنگی بود صلی اللہ علیہم اجمعین و حکایت آنکہ ایشان در
جوع مبالغتے دارند و جوع اختیار کردہ اند بسیار حکایت است قولہ سمعت
محمد بن احمد بن محمد الصوفی رحمہ اللہ یقول سمعت
عبد اللہ بن علی التمیمی رحمہ اللہ یقول سمعت ابن سالم رح یقول
ادب الجوع ان لا ینقص عادتہ الا مثل اذن السنور ادب
جوع اینست یعنی طریقہ تقلیل اینست کہ ہر روز مقدار گوشش گربہ کم کند بزرگانند
خوب تدبیر گفتہ اند اما عنقریب انقاصے فاحشے شود شاید مرد بسر بردن نتواند و
دیگر این ہم باشد کہ او بدین معنی میگوید تو طعامے نخوری و ترا طلب طعام مقدار
گوشش گربہ ماند این مقدار گرسنگی بدار آن ترا نفع کند قولہ وقیل کان سھل
بن عبد اللہ رحمہ اللہ لا یاکل الطعام الا فی کل خمسۃ عشر یوما
فاذا دخل شھر رمضان کان لا یاکل حتی یری الھلال وکان

یفطر کل لیلۃ علی الماء القراح چنین گویند کہ سہل عبد اللہ تستری رحمہ اللہ در مہ پانزدہم
پانزدہ روز طعام خوردے واگر ماہ رمضان بودے تمام ماہ رمضان طی بودے
در ہلال شوال افطار کردے و در شب افطار نکردے گر باب صاف کہ دراں بودے
طعام نبودے **قولہ** وقال یحیی بن معاذ رضی اللہ عنہ لو ان
الجوع یباع فی السوق لما کان ینبغی لطلاب الآخرۃ اذ دخلوا
السوق ان یشتروا غیرہ اگر چنین بودے کہ گرسنگی در بازار فروختہ
شدے نبایستے و نسزیدے مرطالبان خدا را کہ در بازار غیر آن بخرند **قولہ** اخبرنا
محمد بن عبد اللہ بن عبید اللہ رحمہ اللہ قال حدثنا
علی بن الحسین الارجانی قال حدثنا ابو محمد عبد اللہ بن جعفر الاصبہانی
بمکۃ قال قال سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ لما خلق اللہ الدنیا
جعل فی الشبع المعصیۃ والجہل وجعل فی الجوع العلم والحکمۃ سہل
عبد اللہ رحمہ اللہ گفتہ است خدائے تعالی دنیا را آفرید در شبع و سیری غفلت
وجہل نہاد تا موجب غفلت و معصیت و جہل آمد و از گرسنگی حکمت خاست
و علم ظاہر گشت **قولہ** قال یحیی بن معاذ رحمہ اللہ الجوع للمریدین
ریاضۃ وللتائبین تجربۃ وللزہاد سیاسۃ وللعارفین مکرمۃ
یحیی معاذ رح گفتہ است جوع مر مریدان را ریاضت نفس است چنانچہ دابہ را
گرسنہ میدارند تا ریاضتے کہ رایض کند او آن را قبول کند و اگرنہ در سیری سرکشی خواہد
کرد و اگر خواہند نفس را راست آرند و بر استی آرند کژیہائے او را مقابل آنش
بدارند و او را بشپلند تا کژیہائے او بر استی بدل شود و متطائبا نرا تجربہ است
مردے توبہ کرد و نفس حرونی میکند مراد خود و طالب را بگرسنگی می آزماید تا او را در
گرسنگی قرار شود و عادت شود تا دغدغہ شہوانی فرو شیند و مرزاہد را سیاست

خود را بگرسنگی قرار می دهند تا او در مقام زهد قایم ماند و عرفا را کرامت است بگرسنگی مرد عارف قرار گرفته و بدان قناعت کرده احتیاج از میان برگرفت هرچند محتاج نبود بجوع اما کرامت نفس او شد **قوله** سمعت الاستاد ابا علی رحمه الله یقول دخل بعضهم علی بعض الشیوخ فراه یبکی فقال مالک فقال انی جائع فقال او مثلک یبکی من الجوع فقال اسکت اما علمت ان مراده من جوع ان ابکی شخصی بر یکی از پیران آمد دید که می گرید آینده پرسید ترا چه افتاد گفت من گرسنه ام گفت همچو توئی از گرسنگی بگرید شیخ گفت خاموش کن درین سرے است تو آنجا نمی رسی او که مرا گرسنه کرده است مراد او همین است که من بگریم او گریه را دوست می دارد چو او دوست میدارد من چرا نگریم حکایتی تحفه است با تو گویم زلیخا با بندیوان گفت که دیر باز است که آوازه گریه یوسف علیه السلام نشنیده ام دل من می طلبد برو او را بزن تا او بگرید من شنوم بندیوان دانست تا زلیخا را چه سر است که او میخواهد و گریه او بشنود اما این که من او را بزنم و در اندام او المے رسد و زلیخا بداند و تحمل کند این هرگز نباشد اما اطاعت زلیخا لابدی است بر یوسف علیه السلام گفت مرا زلیخا چنین کارے فرموده است من دوال بر دیوارے می زنم تو بگری تا او بداند که من می زنم او دوال بر دیوار زد یوسف علیه السلام ساز گریه کرد زلیخا پیراهن پاره کرد بر دیوار برآمد در بندیخانه افتاد و گفت ای ظالم سخت دل چندین نازنین مرا بر نجانی اکنون این هم باشد که محب را خوش آید که گریه محبوب بشنود و محبوب را خوش آید که گریهٔ محب بشنود گریه صاحب حسن هم بر قضیهٔ حسن او ست پس محب میخواهد از ان حسن نصیبه گیرد گریه محب محبوب را خوش آید از انچه دلیل بر عزت او و کمال او برین آمد جمال و جلال است هرچند که محب می گیرد او باز امه جمال خویش گران تر میکند

توشنید و خداوند فرموده است انین المذنبین احب الی من صیاح العابدین
مذنبان همین محبانند دوست داشتن او گنه است زیرا چه در دوستی شوخی هست
طلب محالے هست و در بعض محال ارتفاع حشمت هم هست این هم گناهے
است که جز در دیوان اهل محبت ننویسند ازینجا فهمے برخداوند سبحانه باد و زخیان گوید
اخْسَؤُا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ یعنی خاموش باشید و هم در آنجا قرار گیرید نالہ و زاری
و گریۂ خویش را اظهار مکنید مباد اکه بهشتیان شنوند بهشت برایشان دوزخ گردد همه
نعیم بهشت برایشان زهر تلخ گردد و هست این محبان را باشد این آرزو که باشد
هم وقتے بهر صفتے که هست مگر خطابے با ما شود تا ما در زاویۂ نسیان نباشیم ازینجا است
کسے که گوید هم درین آیت اخْسَؤُا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ طوبی لمن له هذا الخطاب
ولاحول ولاقوة الا بالله کجا افتادۂ ترجمه را باش قوله سمعت ابا عبد الله
الشیرازی رحمه الله یقول حدثنا محمد بن بشر رحمه الله قال
حدثنا الحسین بن منصور رحمه الله قال حدثنا داود بن معاذ
رحمه الله قال سمعت مخلداً رحمه الله یقول کان الحجاج بن
فرافصة رحمه الله معنا بالشام فمکث خمسین لیلة لا یشرب الماء
ولا یمتنع من شی یاکله مخلد رحمه الله میگوید حجاج رح با ما بود در زمین شام پنجاه
شب بود با ما هر طعامے که بود میخورد آب نمیخورد این باب در بیان جوع بود و عطش
هم ازان قسم است این حکایت مناسب بود گفت تقلیل آب اکثر نفعها است
برائے تصفیه دل را از تقلیل طعام قوله وسمعته یقول سمعت ابا بکر
الغزال رحمه الله یقول سمعت محمد بن علی رحمه الله یقو
سمعت ابا عبد الله احمد بن یحیی الجلاء رحمه الله یقول
دخل ابو تراب النخشبی رحمه الله من بادیة البصرة مکة

فسالناہ عن اکلہ فقال خرجت من البصرۃ فاکلت بنباج ثم بدات عرق ومن ذات عرق الیلم فقطع البادیۃ باکلتین ابوتراب نخشبی رح از بادیہ بصرہ در مکہ آمد از قوت او پرسیدند گفت یکبار در نباجا خوردہ بودم نام موضعے است دوم در ذات عرق خوردہ بودم این ہم نام موضعے است یعنی می این است کہ بر شما آمدہ ام درین قطع بادیہ دو بار طعام خوردہ ام قولہ وسمعتہ یقول حدثنا علی بن نحاس المصری رحمہ اللہ قال حدثنا ھرون بن محمد الدقاق رحمہ اللہ قال حدثنا ابو عبد الرحمن بن الدرفش رحمہ اللہ قال حدثنا احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ قال سمعت عبد العزیز بن عمیر رحمہ اللہ یقول تجوع صنف من الطیر اربعین صباحا ثم طاروا فی الھواء فرجعوا بعد ایام وکان یفوح منھم رائحۃ المسک عبد العزیز عمیر رحمہ اللہ میگوید صنفے از پرندگان چہل صباح گرسنہ بودند بعد ازان پریدند در ہوا شدند چون باز گشتند از پرہائے ایشان بوے مشک می آمد چہل صباح گرسنہ بودند گرسنگی آن ایشان را پاک وصاف کردہ آنچنانک بوے مشک از ایشان می آید دیگر شاید خداوند سبحانہ ایشان را بمقامے رسانید اگر در بہشت گویند ہم شاید دران باغ و بوستان بوستانہائے خوش و میوہ ہائے لطیف ایشان آن میوہ ہا چریدند و بدان خوشبوئیہا خوشبو گشتند تا آنکہ میگوید فرجعوا بعد ایام علی ھذا جائے بود چندین روز قولہ وکان سھل بن عبد اللہ اذا جاع قوی واذا اکل شیئا ضعف وسہل عبد اللہ رح وقتے کہ چیزے خوردے ضعیف شدے و وقتے کہ گرسنہ بودے تندرست و قوی بودے این قدر تجربہ است ہر کہ عادت بگرسنگی دارد وقتے کہ چیزے خورد مریض شود قولہ وقال ابو عثمان المغربی رحمہ اللہ الربانی لا یاکل فی الیوم

یوما را الصمد انی فی ثمانین یوما ابو عثمان مغربی رح گفتہ است آنکہ او ربانی باشد چہل روز چیزے نخورد یعنی او قوت از وگیرد و آن قوت از وگرفتن عبارت ازین باشد کہ او تشبہو وذوق و باستماع کلام و باطلاع اسرار آن استغراق دارد کہ اینہا ہمہ بجاے غذاے او اند بل غذا را قوی من کل غذا پر او ربانی است او در لطافت ترتیب رحمانیت است و آنکہ او در صفت صمدیت است او غرق است صفت صمدیت او را این صفت است کہ در ہیچ صفتے در نیاید آنجا این گویند لا قرب ولا بعد ولا فصل ولا وصل ولا وجد ولا فقد کما قال ھو اللہ الواحد القھار کسے کہ حالش این باشد کہ گفتیم بروہشتاد روز رود او را قوت آن باشد کہ بے طعام و آب تواند ماندن او را کجا پرواے طعام و آب است کہ او در ریاے غرق است آن دریا را این نام نا مند لا تحت ولا فوق ولا قبل ولا بعد چنین شخصے اگر بے طعام و آب چند روز ماند عجب مپندارد ایشان چنین عبارت ہم کنند بخورند و بیاشامند و نکاح کنند و بگویند نخوردیم و نیاشامیدیم و نکاح نکردیم حکایت شنیدہ باشی آن مردے کہ میانہ آب مقام داشت بر پیر گفت بر آب چونہ گذرم آن پیر گفت بگوئی بحق آنکہ آن پیر وقتے نکاح نکردہ است مرا رہ دہ رہے خشکے پیدا شد مرد گذشت طعامے کہ پیر براے کسے فرستادہ بود طعام پیش او داشت او خورد این مرد وقت مراجعت با او گفت پیر مرا سخنے گفتہ بود بر آب عمیق من بدان آمدم اکنون چون روم گفت بر آب بگو بحرمت فلاں کہ وقتے طعام نخوردہ است مرا رہ دہ آب رہ دا د پیر آمد گفت مشکل دارم دو دروغ لقمہ این اثر دیدم او گفت نخواندہ قصہ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ قولہ سمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن علی العلوی رحمہ اللہ یقول سمعت علی

بن ابراهيم القاضي بدمشق رحمه الله يقول سمعت محمد
بن علي بن خلف رحمه الله يقول سمعت احمد بن ابي الحواري
رحمه الله يقول سمعت ابا سليمان الداراني رحمه الله يقول
مفتاح الدنيا الشبع ومفتاح الاخرة الجوع این که در دنیا کشاید و هوا از
جنس سر برکند موجب آن سیری بود و کلید در آخرت که بدان همه امر صواب و درجه
و ثواب جنت و مقام مستطاب گشاده شود قوله سمعت محمد بن عبد الله
بن عبيد الله رحمه الله يقول سمعت علي بن الحسين الارجاني رحمه الله
يقول سمعت ابا محمد الاصطخري رحمه الله يقول سمعت
سهل بن عبد الله رحمه الله وقيل له الرجل ياكل في اليوم
اكلة فقال اكل الصديقين قال فاكلتين قال اكل المومنين
قال فثلثة قال قل لاهلك يبنوا لك معلقاً سهل عبد الله رحمه الله
را گفتند مردے باشد که روزے یک وقت طعام بخورد گفت این اکل
صدیقانست گفت آنکه دو وقت خورد گفت این اکل مومنانست گفت آنکه
روزے سه بار خورد گفت او را بگویید معلقه آویزد که باشد تا طعام بر سینه
او آویخته باشد هر بار که خوش آید بخورد اکلة و اکلتین وثلثة یک بار و دو بار
سه بار طعام خوردن عنایت کنند هم درست آید و اگر بجاے معلقه معلوبا شد
هم درست آید یعنی آخورے سازند براے او تا همچو ستورے و خرے بچرد
اگر مرا پرسند الرجل ياكل في اليوم اكلتين گویم هذا طعام البهائم
و اگر پرسند ثلث اكلات من گویم هذا طعام الشياطين قوله
و سمعته يقول حدثنا عبد العزيز بن الفضل رحمه الله قال
حدثنا ابو بكر السايح رحمه الله يقول سمعت يحيى بن معاذ

رحمه الله یقول الجوع نور والشبع نار والشهوت مثل الحطب
یتولد منه الاحراق ولا ینطفئ ناره حتی یحرق صاحبه گرسنگی تعالی
نور است وسیری آتش یعنی از گرسنگی نور وصفا می زاید واز سیری غلظت
و درشتی وشهوت هم چو هیزمی که در آتش گشته نشود تا صاحب خود را نسوزد
آتش از چوب می خیزد چوب گوئی صاحب اوست وآتش گشته نشود تا صاحب
را تمام نسوزد قوله سمعت اباحاتم السجستانی رحمه الله یقول
سمعت ابا نصر السراج الطوسی رحمه الله یقول دخل رجل
من الصوفیة علی شیخ فقدم الیه طعاما فابی قال له مذ کم لم تاکل
لم تاکل فقال مذ خمسة ایام فقال جوعك جوع بخیل علیك
ثیاب وانت تجوع لیس هذا جوع فقر شخصی بر صوفی در آمد او طعامی
پیش کشید گرا متناع آورد از خوردن شیخ پرسید چند روز باز طعام نمی خوری گفت
پنج روز گفت گرسنگی تو گرسنگی بخل است گرسنگی عجز واضطرار نیست
زیرا چه جامه درستی در برداری گرسنه چرائی همانا لقمه وش بخور نیکو سخنی است
که آن بزرگ فرموده است اما اگر گرسنه با جامه است ستر گرسنگی است
اما اگر گرسنگی با برهنگی است کشف حال گرسنگی است از ظاهر حال او معلوم
شد که او گرسنه است قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله
یقول سمعت محمد بن احمد بن سعید ن الرازی رحمه الله
یقول سمعت العباس بن حمزه رحمه الله یقول حدثنا
احمد بن ابی الحواری رحمه الله یقول قال ابو سلیمان
الدارانی رحمه الله لان اترك من عشائی لقمة احب الی
من ان اقوم اللیل الی آخره ودارانی رحمه الله گوید اگر لقمه از طعام عشا

خویش کم کنم نزدیک من دوستر باشد که هر شب بیدار باشم بعبادت آن یک لقمه کم کردن دل را تصفیه کند و موجب نور و جلا باشد و انحسار نفس شود این همه از مطالب قوم است در شب بیداری هر آینه درجه و ثواب است و شاید صفائی هم دارد اما خوف رویت هم است که کسی را بر این لحظه افتد و در گرسنگی بیشک شکستگی است حکایت گویند خداوند سبحانه نفس را گفت من انت گویدانا انا انت انت یکی منم منم و یکی توئی خداوند تعالی او را در دوزخ انداخت هفتاد هزار سال بسوخت پس آن برون آورد باز گفت من انت او همان گفت انا انا انت انت همبرین صفت سه بار هفتادگان هزار سال بسوخت و برون آورد و جواب او همین بود انا انا انت انت فسلط الله علیه الجوع خداوند تعالی بر وی گرسنگی مسلط کرد عاجز و مضطر گشت پرسیدمن انت گفت انا عبدك و انت ربی من گرسنه ام چیزی بده بخورم پس در گرسنگی البته شکستگی هست

قوله سمعته یقول سمعت ابا القسم جعفر بن احمد الرازی رحمه الله یقول اشتهی ابو الخیر الصقلانی رحمه الله السمك سنین ثم ظهر له ذلك من موضع حلال فمدّ یده الیه لیاکل اخذت شوكة من عظامه اصبعه فذهب فی ذلك یده فقال یارب هذا لمن مدّ یده بشهوة الی الحلال فكیف لمن مدّ یده بشهوة الی حرام ابو الخیر عقلانی رح آرزوی ماهی داشت سالها بعد چند سال از موضع حلال ماهی بر وی پیدا شد دست دراز کرد خواست از ماهی بخورد خاری از ان ماهی بر دست او خلید بدان زحمت کشید که دست گداخت و رفت یا بیکار شد روزی با خدا می گفت الهی من دست را بشهوت بسوی حلالی دراز کردم از شومت آن دست

من رفت چوں باشد حال کسے کہ بسوے حرامے دست دراز کند بشہوت
قولہ سمعت الاستاذ الامام ابا بکر بن فورک رضی اللہ
عنہ یقول شغل العیال نتیجۃ متابعۃ الشھوۃ بالحلال فما
ظنک بقضیۃ شھوۃ الحرام اینک ترا عیال از کار خدا باز میدارد این
نتیجہ شہوت حلال است پس چوں باشد کسے کہ متعلق بشہوت حرام شود و حال
او چہ باشد قولہ سمعت رستم الشیرازی الصوفی رحمہ اللہ
یقول کان ابو عبد اللہ بن خفیف رحمہ اللہ فی دعوۃ فمد
واحد من اصحابہ الی الطعام قبل الشیخ لما کان فیہ من الفاقۃ
فاراد بعض اصحاب الشیخ ان یبکت علیہ لسوء ادبہ حیث
مد یدہ الی طعام قبل الشیخ فوضع سنیا بین یدی ھذا الفقیر
فعلم الفقیر انہ بکت علیہ لسوء ادبہ فاعتقد ان لا یاکل
خمسۃ عشر یوما عقوبۃ لنفسہ وتادیبا لھا واظھار التوبۃ
من سوء ادبہ وکان قد اصابتہ فاقۃ قبل ذلک عبد اللہ خفیف
راحمہ اللہ در مجلسے دعوت بود طعامے پیش آوردند فقیرے پیش از آنکہ شیخ
در طعام دست اندازد دست انداخت سبب آنکہ او فاقہ داشت این کہ
اختیاری یا اضطراری ازان ساکت است و بعضے اصحاب عبد اللہ رحمہ اللہ
او را تبکیتے کردند و بسوء ادب نسبت کردند کہ چیزے پیش این فقیر داشتند
او بنفس این احداث نہاد کہ پانزدہ روز نفس را طعام ندہد و پیش ازان خود
فاقہ بود قولہ سمعت محمد بن عبد اللہ الصوفی رحمہ اللہ
یقول حدثنا ابن الفرج الورثانی رحمہ اللہ قال حدثنا عبد اللہ بن
محمد بن جعفر قال حدثنا ابراھیم بن محمد الحرشی رحمہ اللہ قال حدثنا سلیمان

بن داود رحمه الله قال حدثنا جعفر بن سلیمان قال سمعت
مالك بن دینار رحمه الله یقول من غلب الشهوات
الدنیا فذلك الذی یفر الشیطان من ظله ہر کہ بر شہوت ہای
دنیا غالب آمد قادر بر نفس خود شد زمام نفس بدست او نداد شیطان از سایہ
او بگریزد یعنی نزدیک بدو نتواند شد وسوسہ نتواند داد وقوله وسمعته
یقول سمعت منصور بن عبد الله الاصفهانی رحمه الله
یقول سمعت اباعلی الرودباری یقول اذا قال الصوفی بعد
خمسة ایام انا جائع فالزموه السوق وامروه بالکسب ترجمہ این
آیت بالا رفته است قوله سمعت الاستاذ اباعلی الدقاق
رحمه الله یقول حاکیا عن بعض المشایخ انه قال ان
اهل النار غلبت شهوتهم حمیتهم فلذلك افتضحوا
ابوعلی دقاق رح از شیخے حکایت میکند او گفته است مردانے کہ در دوزخ
اند آنانند کہ شہوت ایشان بر حمیت ایشان غالب آمده بود وبنا برین فضیحت
گشتند چون حمیت مغلوب گشت فضیحتے آمد قوله وسمعته یقول و
(اخی) قیل لبعضهم الا تشتهی فقال اشتهی ولکن لا اتمنی ابوعلی رح
گفته است یکے را پرسیدند آرزو داری گفت این آرزوے دارم کہ
آرزو نباشد قوله وقال وقیل لبعضهم الا تشتهی فقال اشتهی
ان لا اشتهی وهذا اتم همان سخن است وهذا اتم اینک اشتہا
باشد کہ اشتہا نباشد این تمام تر باشد چو اشتہا نباشد کار ہا ہمہ مرتب
گردد بشری برخیزد چو اکثر بشری در صدد زوال افتد البتہ از الٰہی نصیبہ
شود وهذا اتم ای اکمل واثبت وادوم قوله سمعت الشیخ

اباعبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول اخبرنا احمد بن منصور رحمہ اللہ قال حدثنا ابن مخلد رحمہ اللہ قال حدثنا ابو الحسین بن الحسن بن عمرو بن جہلم رحمہ اللہ قال سمعت ابا نصر التمار رحمہ اللہ قال اتانی بشر رحمہ اللہ لیلۃ فقلت الحمد للہ الذی جاء بک جاء نا قطن من خراسان فغزلتہ البنت وباعتہ واشترت لنا لحما فتغدی عندنا فقال لو اکلت عند احد لاکلت عندکم ثم قال انی لاشتھی الباذنجان منذ سنین لم یتفق فقلت ان فیھا باذنجان من الحلال فقال حتی یصفو الی حب الباذنجان، ابو نصر تمار رح گفت شبے بر من بشر آمد رحمہ اللہ وبعضے حکایت کنند کہ در رہ ملاقات شد تمار گفت برما افطار کنی وجہے حلالے است بر من شخصے از وجہ حلال ہدیہ بر من فرستاد و دختر من آنرا بدید و آن را فروخت و ما را نانے و گوشتے پختہ است گفت اگر نزد یک کسے طعام می خورم بر شما میخورم اتفاقی حکایت گفت ساہا باشد کہ نفس من آرزوے باذنجان می کند گفت من باذنجان پختہ ام گفت تا آنکہ بدانم تخم آں باذنجان از کدام وجہ است این بگفت و رفت این حکایت در باب ورع نسبت داشت اما اینجا نسبت باشد کہ ترک طعام کرد و جوع اختیار کرد قولہ سمعت ابا عبد اللہ بن باکویہ الصوفی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا احمد الصغیر رحمہ اللہ یقول امرنی ابو عبد اللہ بن خفیف رحمہ اللہ ان اقدم الیہ کل لیلۃ عشر حبات زبیب لافطارہ فلیلۃ اشفقت علیہ فحملت الیہ خمسۃ عشرۃ حبۃ فنظر وقال من امرک بھذا واکل

عشر حباه وترك الباقی عبد الله خفیف را معتاد بود هر شبے بده
مویز افطار کردے خادم را شفقت آمد پانزده کرد برد گفت این نزاکه فرمود که
بجاے ده پانزده بیاری ده خورد و پنج را باز گردانید **قوله** سمعت محمد
بن عبد الله بن عبید الله رحمه الله یقول سمعت ابا العباس
احمد بن محمد بن عبد الله الفرغانی رحمه الله یقول سمعت
ابا الحسین الرازی رحمه الله یقول سمعت یوسف بن الحسین
رحمه الله یقول سمعت ابا تراب النخشبی رحمه الله یقول
ما تمنت نفسی من الشهوات الا مرة واحدة تمنت خبزاً وبیضاً
وانا فی سفر فعدلت الی قریة فقام واحد وتعلق بی وقال
هذا کان مع اللصوص فضربونی سبعین درة ثم عرفنی رجل
منهم فقال هذا ابو تراب النخشبی واعتذروا الی فحملنی
رجل الی منزله وقدم الی خبزاً وبیضاً فقلت لنفسی کلی بعد سبعین
درة این حکایت بالا گذشته است ترجمه کردم

قوله (۱۲) باب الخشوع والتواضع

خشوع وخضوع طریقه ترادف اما خشوع استعمال قوم در محلے مخصوص است
در وقت بیان آن شود **قوله** قال الله تعالی قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ
الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ بتحقیق مقصود خویش رسید
اند آن مومنان که در نماز خویش صفت خشوع دارند چه مراد است در حدیث
اینست اذا تجلی الشیء خضع له وخشع واین سخن بواسطه رح نسبت کنند
والفلاح الظفر بالغیبة والفوز بالطلبة حاصل معنی آیت چه باشد

مقصود و فوز بمطلوب و ظفر بمقصود آنکسانرا است کہ حق تعالی برایشان تجلی
کردہ است مفسران جزاین سخن گویند بظاہر اما تحقیق سخن اینست کہ ما گفتیم
قولہ اخبرنا ابو الحسن عبد الرحمن ابراهیم بن محمد بن
یحیی المزکی رحمہ اللہ قال اخبرنا ابو الفضل سفیان بن محمد
الجوهری رحمہ اللہ قال حدثنا علی بن الحسن قال حدثنا
یحیی بن حماد رحمہ اللہ قال حدثنا شعبة رحمہ اللہ عن
ابان بن ثعلب رحمہ اللہ عن فضیل الفقیمی رحمہ اللہ عن
ابراهیم النخعی رحمہ اللہ عن علقمة بن قیس رحمہ اللہ عن
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا یدخل الجنة من فی قلبه مثقال ذرة من کبر و
لا یدخل النار من فی قلبه مثقال ذرة من ایمان فقال رجل
یا رسول اللہ ان الرجل تحب ان یکون ثوبه حسناً فقال ان اللہ
جمیل یحب الجمال الکبر من بطر الحق و غمض الناس در بہشت
نیاید کسے کہ اندک ترے کبر در وی باشد و در دوزخ در نیاید
کسے کہ اندک ترے ایمان در دل او باشد قلت و کثرت ایمان
بالا بیان کردہ ام مردے گفت یا رسول اللہ مرد دوست میدارد
کہ جامۂ او خوب و حسن باشد این داخل کبر باشد گفت این داخل کبر نباشد
کبر حق پوشی و خوار کردن مردمان است قولہ اخبرنا علی بن احمد الاهوازی
قال اخبرنا احمد بن عبید البصری رحمہ اللہ قال حدثنا
محمد بن الفضل بن جابر رحمہ اللہ قال حدثنا ابو ابراهیم قال
حدثنا علی بن مسهر رحمہ اللہ عن مسلم الاعور رحمہ اللہ

عن انس بن مالك رضی الله عنه قال كان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعود المریض ویشیع الجنازة ویركب الحمار ویجیب دعوة العبد وكان یوم قریظة والنضیر علی حمار مخطوم بحبل من لیف علیه اكاف من لیف انس بن مالک رضی اللہ عنہ میگوید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زحمتی را پرسیدے وپس جنازہ رفتے وبر لاشہ سوار شدے واگر بندۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را طلبیدے دعوت اورا اجابت کردے آن روزے کہ با بنی قریظہ وبا بنی نضیر حصار کرد بر خرے سوار بود کہ مہار او ریسمانے بود از پوست درخت وبر پالانے ہم از لیف بود پوست درخت **قوله** قال رضی الله عنه الخشوع الانقیاد للحق والتواضع هو الاستسلام للحق وترك الاعتراض علی الحكم شیخ ابو القاسم رضی اللہ عنہ فرمود خشوع انقیاد مرحق را است یعنی انقیاد مرخدائے را یا انقیاد قول حق را وتواضع استسلام مرحق را است وآنچہ حکم کردہ باشد او آن معالمہ نکند چنانچہ معترضے کند سخنے کہ شیخ گفت فرق نمیشود میان تواضع وخشوع مگر اختلاف لفظی اما ایجاز زیادہ کرد وترك الاعتراض علی الحكم وآنجا کہ انقیاد گفت کہ در انقیاد ہم اعتراض است آن انقیاد نیست پس آنجا ہم ترک اعتراض است اما ما را این معلوم است کہ تواضع عبارت ازین است یکے با شرف نفس با ہمہ فضل خود در تکلف ومحل ضعت نہد اما خشوع ہیں شکستن است وپس خاشع شود چہ شود متکبر گردد وخاشع شود چہ شود متکین گردد **قوله** وقال حذیفة رضی الله عنه إن اول ما تفقدون من دینكم الخشوع حذیفہ رضی اللہ عنہ میگوید اول چیزے کہ در دین بجوئید خشوع است یعنی مہم ترین کارہا در دین خشوع است **قوله** وسئل بعضهم عن معنی الخشوع قال الخشوع قیام القلب بین یدی الحق بهیم مجموع بعضے صوفیان را از معنی خشوع پرسیدند او گفت بین

یای اللہ دل بحق او اے او ثابت باشد قولہ وقال سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ من خشع قلبہ لم یقربہ منہ الشیطان دل ہر کہ خاشع باشد شیطان نزدیک او نشود چو خاشع است حافظ است غافل نیست شیطان نزدیک او چون آید قولہ وقیل من علامات الخشوع للعبد انہ اذا اغضب او خولف او رد علیہ ان یستقبل ذلک بالقبول علامت خشوع آنست بعد آنکہ او را در غضب آرند و موجب غضب بدو پیش آرند یا کسے با او مخالفت کند یا آنکہ چیزے بر و رد کنند سخنے یا چیزے ہر چہ بر و کنند او بقبول پیش آید او پروائے غضب او پروائے مخالفت او پروائے رد ندارد و ہر آئینہ خاشع باشد قولہ وقال بعضہم خشوع القلب قید العیون عن النظر علامت خشوع دل چیست کہ از فضول نظر نماند تا آنکہ بعضے صوفیان را کہ نظر ایشان از بین بدیہ راست و چپ نمی رود قولہ وقال محمد بن علی الترمذی رحمہ اللہ الخاشع من خمد نیران شہواتہ وسکن دخان صدرہ واشرق نور التعظیم فی قلبہ فمانت شہواتہ وحی قلبہ فخشعت جوارحہ محمد علی ترمذی رحمہ اللہ گفتہ است خاشع او را گویند کہ آتش شہوت او کشتہ شدہ باشد یعنی لہب او فرو شستہ است و بخارے و خیالے و ہیاتے کہ در سینہ است سکون یافتہ است از ہیجان خویش باز ماندہ است و نور تعظیم رب تعالیٰ در دل او روشن بر آمدہ باشد پس ہمچنین شد او و حاصل این آمد کہ شہوت مُردہ و رفت و دل او زندہ شد و جوارح او خاشع شد یعنی مطیع پروردگار گشت و در عبادات و طاعات مشغول گشت فہو الخاشع للہ ایشنین کسے خاشع باشد از خشوع باطن خشوع ظاہر پیدا شد قولہ وقال الحسن رحمہ اللہ الخشوع الخوف اللازم للقلب حسن رضی اللہ عنہ موجب خشوع میفرماید خوفے دایمے و لازمے

در دل باشد ہر آئینہ صاحب او خاشع باشد قولہ وسئل الجنید رحمہ اللہ
عن الخشوع فقال تذلل القلوب للعلام الغیوب قال اللہ تعالی
عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِینَ یَمْشُونَ عَلَی الْأَرْضِ هَوْنًا خشوع چیست دلہا
حضرت خداوند تعالی را ذلیل و مہین باشد قال اللہ تعالی عِبَادُ الرَّحْمٰنِ مگر قول
جنید برین تمسک کرد بندگان خاص او آنند کہ در زمین بصفت عبودیت و خواری می
روند قولہ سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول معناہ
متواضعین متخاشعین و ابو علی دقاق رح معنی این آیت گفتہ است هَوْنًا
ای متواضعین تواضع و تخاشع می روند قولہ وسمعتہ یقول هم الذین
لا یستحسنون شسع نعالهم اذا مشوا آنانند کہ بند نعلین را استحسان
نمی کنند یعنی این نمی کنند البتہ خوب پوشند قولہ واتفقوا علی ان الخشوع
محلہ القلب و صوفیان بران اتفاق کردہ اند کہ تحقیق محل خشوع قلب است و
چون محل او قلب است ہم ازان در جوارح اجناتے و انکسارے ظاہر می شود قولہ
ورای بعضهم رجلا منقبض الظاهر منکسر الشاهد قد نهوی
منکبیہ فقال لہ یا فلان الخشوع ههنا واشار الی صدرہ لا ههنا
واشار الی منکبیہ مردے را دید کہ او در ظاہر نیک منقبض می نماید و منکسر در
شاہد می نماید یعنی در جوارح دست و پا و غیر آن و ہر دو منکب خویش را گرد آوردہ است
دیگرے گفت ای فلان خشوع در سینہ است نہ در منکب این سخن بود کہ اثر باطن بود
کہ در ظاہر افتادہ است اما از سخن قایل این می نماید کہ در باطن خشوع نداشت قولہ
وروی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رای رجلا یعبث
فی صلوتہ بلحیتہ فقال لو خشع قلب هذا لخشعت جوارحہ
و روایت کنند کہ شخصے نماز می گزارد و دست در ریش می زد چنانچہ معتاد بعضے

مردم است دست بر ریش دارند و بعضے باریش کنند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود اگر دل این مرد خاشع بودے جوارح او ہم بتبع دل خاشع بودے آن مرد ہمچنان بود کہ دل او خاشع نبود و جوارح او ہم اما چنین ہم باشد مردے بود دلش بفکرے و بشغلے مستغرق است و جوارح بعادت خود رود و بغیر قصد دل **قولہ وقیل شرط الخشوع فی الصلوٰۃ ان لا یعرف من علی یمینہ ومن علی یسارہ** و بعضے گفتہ اند شرط خشوع در نماز اینست کہ مرد مصلی خاشع نداند کہ راست و چپ اے او کیست **قولہ وتحمل ان یقال الخشوع اطراق السریرۃ بشرط الادب بمشہد الحق** خشوع عبارت ازین است کہ درونہ شکستہ گشتہ فرو افتد سبب ادبے کہ حقیرے بحضرت عظیمے کند **قولہ او یقال الخشوع ذبول یرد علی القلب عند اطلاع الرب** خشوع اینست کہ در دل پژمردگی ظاہر شود نزدیک رویت رب دل داند کہ من در حضرت خدا حاضر خدا مرا می بیند در ان حالت دل او امتناع ظاہر مردم کند از چیزہاے کہ مباین این حضور باشد درین خشوع چشم نادیدنی نہ بیند زبان ناگفتنی نگوید دست ناگرفتنی نگیرد پا در ناجا رفتنی نرود این خشوع را صوفیان مشاہدہ نامیدہ اند و بعضے خود در اے این چیز دیگر گویند **قولہ او یقال الخشوع ذوبان القلب وانخناسہ عند سلطان الحقیقۃ** و چنین ہم گفتہ اند کہ خشوع عبارت از گم شدن دل بود در ظہور سلطان حقیقت کہ سلطان حقیقت بقوت غلبہ خود پیدا آید دل انجا گم شود خشوع بکمال خود جز این نباشد **قولہ او یقال الخشوع مقدمات غلبات الہیبۃ** مقدمات چہ باشد ہم چنین گویند من آثار ظہور ما یہاب منہ **قولہ او یقال الخشوع قشعریرۃ ترد علی القلب بغتۃ عند مفاجات کشف الحقیقۃ** خشوع اینست در دل خشیتے شود و بلرزد چنانچہ رعشہ می باشد ناگہانی کہ سلطان

حقیقت ظاہر گردد و شیخ کہ او یقال او لا یقال گفت نہ اینچنین است استفہامے منفصل باشد بلکہ می گوید یا این گویند ہر سہ عبارت معنی متحد است قولہ وقال فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کان یکرہ ان یری الرجل من الخشوع اکثر مما فی قلبہ کردہ است و در دل خشوعے دارد و در ظاہر اکثر آن می نماید قولہ وقال ابو سلیمان الدارانی رحمہ اللہ لو اجتمع الناس علی ان یضعونی کما تضاءع عند نفسی لما قدروا علیہ اگر مردمان جمع شوند کہ مرا خوار کنند چنانچہ نفس من نزدیک من خوار است نتوانند قولہ و وقیل من لم یتضع عند نفسہ لہ یرتفعہ عند غیرہ ہر کہ نزدیک نفس خویش خوار نباشد نزدیک غیرے بلند نطلبند و اکنون این سخن عاقلان است و اہل مروت است اما بسیاران باشند کہ خود را نیکو می دانند کہ خوارترین مردمان ایم مع ہذا ترفع بر کریمان کنند قولہ وکان عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ لا یسجد الا علی التراب بود عمر بن عبد العزیز رح سجدہ نکردے مگر بر تراب چنانچہ مرتضیٰ را کرم اللہ وجہہ بود سجدہ بر خاک کردن صورت تذلل ظاہرے ست قولہ اخبرنا علی بن احمد الاہوازی رحمہ اللہ قال اخبرنا احمد بن عبید البصری رحمہ اللہ قال حدثنا ابراہیم بن عبد اللہ رحمہ اللہ قال حدثنا ابو الحسن علی بن یزید الفرائضی رحمہ اللہ قال حدثنا محمد بن کثیر رحمہ اللہ وہو المصیصی عن ہرون بن حیان رحمہ اللہ عن حصیف رحمہ اللہ عن سعید بن جبیر رحمہ اللہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من کبر ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت می کند از رسول اللہ صلی اللہ علیہ

الہ وسلم کہ فرمودہ است ہرگز در بہشت در نیاید کسے کہ در دل او چیزے از کبر باشد و نہ خرد دل از بسیارے جوب خرد تر است ما ہم ازان این ترجمہ کردیم کہ در دل او چیزے از کبر باشد قولہ وقال المجاھد رحمہ اللہ لما اغرق اللہ قوم نوح علیہ السلام شمخت الجبال وتواضع الجودی فجعلہ اللہ قرار السفینۃ نوح علیہ السلام و ہمچنین گویند گاہ طوفان نوح علیہ السلام ہر کوہے برآمد برین کہ کشتی بر من نشیند یک کوہ جودی خود را از ہمہ کمتر دید با خود گمان برد من از ہمہ خرد بر من چوں فرو آید چو کوہ جودی تواضع کرد کشتی ہم بر وفرو آمد قولہ و کان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یسرع فی المشی ویقول انہ اسرع للحاجۃ وابعد من الزھو و چنین گویند عمر رضی اللہ عنہ در رہ شتاب رفتے و گفتے شتاب رفتن بمنزل زود تر رساند واز زہو خود بینی و بزرگی دور تر دارد قولہ وکان عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ یکتب لیلۃ شیئا وعندہ ضیف فکان السراج ینطفی فقال الضیف اقوم الی المصباح فاصلحہ فقال لا لیس من الکرم استعمال الضیف قال فانبہ الغلام قال لا ھی اول نومۃ فاسمھا فقام الی البطۃ وجعل الدھن فی المصباح فقال الضیف قمت بنفسک یا امیر المومنین فقال ذھبت وانا عمر فاتیت وانا عمر عبد العزیز رحمہ اللہ شبے نشستہ چیزے می نبشت چراغ مظطلم شد نزدیک آن بود کہ کشتہ شود مہمانے نزدیک او بود او اجازت طلبید کہ بخیرم این را راست کنم عمر عبد العزیز رح گفت او ہمین زمان در خواب رفتہ است این اول خوابست اگر مردم در اول خواب بیدار می شود گرانی در تن او می باشد خود برخاست چراغ را اصلاح کرد مہمان گفت تو خود بنفس خواستی برائے این کار را گفت من رفتم ہمان عمر م و باز گشتم ہمان عمر م چیزے

بعد لفظ راست کنم، ترجمہ یک جلد از عبارت متن را کاتب نسخہ منقول الشرح رسالہ قشیریہ را در کتابت نیاورد لاجرم اینجا نیز متروک ماند ۱۲ ح۔

زیادہ وکم نشد قولہ وروی ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلف البعیر ویقم البیت و
یخصف النعل ویرقع الثوب ویحلب الشاۃ ویاکل مع الخادم و
یطحن معہ اذا اعیا وکان لا یمنعہ الحیاء ان یحمل بضاعتہ من
السوق الی اھلہ وکان یصافح الغنی والفقیر ویسلم مبتدیا ولا
یحقر ما دعی الیہ ولو الی حشف التمر وکان ھین المؤنۃ لین
الخلق کریم الطبیعۃ جمیل المعاشرۃ طلق الوجہ بساما من
غیر ضحک محزونا من غیر عبوسۃ متواضعا من غیر مذلۃ جوادا
من غیر سرف رقیق القلب رحیما بکل مسلم لم تجتمع
من شبع ولم یمد یدہ الی طمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
شتر را علف خورانیدے یا دانہ کہ می دہند در آوندے کردے پیش او نہادے
وخود چرانیدے یا کاہے و برگے پیش او خود انداختے وگاہے بوقت ضرورت
خانہ را خود جاروب زدے چہ ضرورت است خود جاروب زنند خس و خاشاک
افتادہ باش کو مرد نظیف ترو طبیعت او راضی نباشد بدینہا این کار مردے
است کہ ایشان بطبیعت ظرافتے ندارند او صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معلم امت
است متمم مکارم اخلاق است در ہر حرکتے تعلم امت می کند عوام وخواص را
واغنیا را اگر اینچنین نکند فقیرے ومحتاجے کہ خادم وخادمہ ندارد و در رفتن قمامہ
شکستہ دل شود چو این از سیرت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشنود خوش شود
بلکہ طلب مزیدے کند بدان واگر بند نعل او شکستے آنرا خود باز بر محل او دوختے
یکجا این وجہ گفتہ ام ہر جا کہ نسبت دارد ہم آنجا آن سر بیان کن وجامہ را پیوند کردے
وگوسفند را خود دوشیدے وباکسے کہ خدمت کردے یا غلامے را جزاد

کسے خدمت کردے یا او طعام خوردے و وقتے کہ دیدے خادم از طحن ماندہ شدے
یاری دادے یا خود طحن کردے و اگر در بازار رفتے و چیزے برائے خانہ خریدے
خود بر گرفتے در خانہ آوردے و برائے حمل این اشیا شرم نکردے و با غنی
و فقیر مصافحہ بصفت استوا کردے ملاقات شدے اول رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم سلام گفتے این تقدیم در تسلیم مراد تعلیم است و ہر چیزے کہ او
را مہمان میخواندند تحقیق نکردے بر خستہ خرا مہمان بطلبند اما فرض میکند اگر فرض
کنیم بر خستہ خرا طلبند انتفاع نیارد و آنرا محقر نداند و سبک مونۃ بودہ است گران بار
بر کسے و بر نفس خود نبودہ است خلقے نرمے داشت البتہ با درماندہ و با فقیر و با آن
ضعیف و قوی نرمی کردے تا آنکہ در حدود و قصاص خواستے البتہ ثابت نشود
و کتمان شہادت درین محلہا مستحب داشت و طبیعتے با کرام داشت یعنی چنانچہ
کسے را چیزے طبیعی باشد او را کرم طبیعی بود جعلی نبود با کسانیکہ او را عشرت بود
عشرتے حسنہ کردے و درشتی نداشت با زوجات با بنات و با خادم و با اصحاب
عشرتے داشت کہ معجزہ باشد و کشادہ روے بود و بسیار تبسم کردے چنانچہ
آواز خندہ نیاید و ہمہ وقت اندوہگین بودے نہ بچنین اندوہگین کہ ترش روے باشد و تواضع کردے
نہ اینچنین کہ ذلیلے ضعیفے کند بلکہ با ہمہ شرف نفس خود بتکلف در صنعت آوردے
و جوانمرد بودے نہ اینچنین جوانمردے کہ اسراف کند اسراف اینست کہ در
غیر محل دہند یا آنکہ اضاعت کنند چنانکہ مالے بگیرند میان آبے بیفگنند یا
تا آنکہ برائے شادباشی و برائے نام را باشد این نیز اسراف است فقیر را دادے
محتاج را دادے و اہل و ولد را دادے و نرم دل بودہ ہر جا کہ مسلمان بودے
بر و رحمت کردے ہیچ وقتے از سب سیری آروغے نزدہ است اگرچہ بسیار
بودہ نہ از سیری بخارے در سینہ جمع شدے پس آنکہ کشادے بضرورت طرف

وہاں طریقہ ارد غ برون آمدے و وقتے دست خویش را بطمع دست دراز نکردہ است
بطمع مالے و نانے از کسے از مزنی خود و از کرمے وقتے دست دراز نکرد کہ مرا چیزے
بدہی قولہ سمعت الشیخ اباعبدالرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول
سمعت عبداللہ بن محمد الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت
محمد بن نصر الصایغ یقول سمعت مردویہ الصایغ رحمہ اللہ
یقول سمعت الفضیل بن عیاض رحمہ اللہ یقول قراء الرحمن
اصحاب خشوع وتواضع وقراء الشیطان اصحاب عجب وتکبر
مہمانان خدا ایشانند کہ تواضع وخشوعے دارند و مہمانان شیطان اصحاب عجب
وتکبرند و اگر قرنا بودے سخن مرتب بودے معنی دیگر احتمال می رود قاریانے کہ
ایشان رحمانی و خدائی اند اصحاب تواضع وخشوع اند و آنکہ قاریان عصاۃ اند ایشان
اصحاب عجب وتکبر اند حاصل اینست قاریانے کہ تکبر و عجب دارند ایشاں عاصیانند
قولہ وقال الفضیل رحمہ اللہ من رای لنفسہ قیمۃ فلیس
لہ فی التواضع نصیب ہر کہ خود را قیمتے نہاد کہ من چیزے ہستم او را از تواضع
نصیبے نباشد یعنی بابہ فضل وشرف و بزرگی خود را قیمتے نہد و اگر نہد او متواضع
نیست قولہ وسئل الفضیل رحمہ اللہ عن التواضع فقال التخضع
للحق وتنقاد لہ وتقبلہ من قالہ فضیل رضی اللہ عنہ را از تواضع پرسیدند
گفت براے حق او خاضع باشد و دیگر اگر او را سخنے حق گوید او بران گردن نہد
وقبول کند حق را از کسے کہ حق گفتہ است اینجا ہم دو معنی میشود قولہ وقال
الفضل رحمہ اللہ اوحی اللہ الی الجبال انی مکلم علی واحد منکم
نبیا فتطاولت الجبال وتواضع طور سیناء فکلم اللہ عز وجل
علیہ موسی علیہ السلام لتواضعہ وفضیل میگوید کہ خداوند سبحانہ

بر کوہ ہا وحی کرد کہ من بر یکے از شما با پیغمبرے سخن خواہم گفت ہر یکے میان ایشان سر فرازی کرد کہ آنکس من خواہم بود و طور سینا خود را در مرتبۂ نہاد و منکسر شد خداوند سبحانہ با موسی پیغمبر صلوات اللہ علیہ بر و سخن کرد بنا بر تواضعے کہ او را بود یک معنی این گفتیم دوم معنی خدائے تعالی جبال را حیات داد و فہم خطاب داد بعد آن وحی کرد قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن علی بن جعفر رحمہ اللہ یقول سمعت ابراھیم بن فاتک رحمہ اللہ یقول سئل جنید رحمہ اللہ عن التواضع فقال خفض الجناح ولین الجانب تواضع خفض جناح است ولین این جانب بیان خفض جناح است چنانچہ طائر پرندہ ہر دو بازوے خود را فرو می نہد در وقت نشاط خود و در وقت شکستگی و در ماندگی خود ہمچنان مرد متواضع با شخص عظیم قدر یا با یار مساوی خویش کند یا بر دونے چنین کند نماید تا او با وے انس و اتفاق گیرد قولہ وقال وھب رحمہ اللہ مکتوب فی بعض ما انزل اللہ من الکتب انی اخرجت الذر من صلب آدم فلم اجد قلبا اشد تواضعا لی من قلب موسی فلذلک اصطفیتہ وکلمتہ وہب مورخ و مفسر رح گفتہ است در بعض کتب کہ بر انبیا منزل است و ران تبشتہ است کہ خداوند تو از صلب آدم علیہ السلام ذراری آدم را بیرون آورد و ہیچ دے را از دل موسی علیہ السلام متواضع تر نیافت ہم ازان او را گفت و اصطفیتہ لنفسی او را برائے خود ساختہ ام و برگزیدم او را و سخن گفتم با دے قولہ وقیل لابی یزید رحمہ اللہ متی یکون الرجل

سہ در نسخہ منقول عنہ قبل ازین عبارت یک جملہ از متن رسالہ قشیریہ و شرح آن موجود نیست۔ عبارت متن اینست :۔ وقال ابن المبارک التکبر علی الاغنیاء والتواضع للفقراء من التواضع ع ج

متواضعا فقال اذا لم یر لنفسه مقاما ولا حالا ولا یری ان فی الخلق من هو شرمنه بایزید رحمہ اللہ را پرسیدند کے تواضع چیست شخصے راکہ او متواضع است بایزید رح جواب داد ہر وقتے کہ مر نفس خود را حالے نہ بیند مقامے نہ بیند و نداند کہ میان خلق کسے از و بدتر ہست چوں باشد این با ہمہ وجود حالے و مقام و با وجود شرف و علم و توفیق بصلاح نداند کہ مرا حالے و مقامے ہست و نباید در دلش کہ فلانے بد کسے ہست اگر نظرش بر فعل اللہ افتد کارے بقصد و اختیار او نبود او تعالی چنین کرد چو کارے از تو نسزیدہ است نظر بر ان حال و بر ان مقام چہ معنی دارد و چون نظر برین افتد الفاعل واحد لیس الا هو خداوند سبحانہ در مظہرے حسنات آفریدہ و در مظہرے سیئات فاعل و خالق یکے پس دیگرے را از خود بدتر دانستن چہ معنی دارد و دیگر مردمان در مختم ہم نظر کنند تا ختم بر چہ شود و در طرف اکمال و اتمام ہمہ لحظہ باشد این ہم اسبابے است کہ سبب این مردم متواضع ماند **قوله وقیل التواضع نعمة لا یحسد علیها والکبر محنة لا یرحم علیها والخرق فی التواضع فمن طلبه فی الکبر لم یجده** و تواضع نعمتے است کہ کسے بر ان حسد نکند سبحان اللہ یکے تواضع میکند و دیگرے گوید این ہم مکر و خداع است این ہمہ برائے صید دل است و کبر رنجے است کہ کسے بر ان رنج رحمت نکند و غرت، در تواضع ست و چو غرت در تواضع مستقیم شد پس بداں کہ ہیچ شئے محمود تر از ان نیست کہ تواضع باشد و من میگویم کہ تواضع نہ آنچنان کند کہ در ان افراط باشد و کذلک الکبر ہر یکے را بر محل او صرف کند این صفت حکمت باشد و مرد مفرط و مفرط نبود نظم

خود را بزبان خود ستودن رسوائی و رسوائی و رسوائیست

خود را بزبان خود شکستن رعنائی و رعنائیست

و ہر کہ عزت زاور کبر جوید ہرگز نیابد **قولہ** سمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا بکر محمد بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول سمعت ابراھیم بن شیبان رحمہ اللہ یقول الشرف فی التواضع والعز فی التقوی والحریۃ فی القناعۃ شرف در تواضع است زیرا چہ مرد متواضع بلند ہمت است ہر چہ در وے است و ہر چہ بدو ہست در نظر ہمت او حقیر است پس ہر آئینہ در تواضع شرف باشد و عزت در تقوی است یعنی ہیچ شخصے از و ذلیل تر نباشد کہ او کار سفلہ کند کل من یعصی اللہ فھو سفلۃ سفلہ کیست آن کہ معصیت خدا کند و نیست ہیچ ہوائے نفس کہ در و خواری نیست نباشد و نبی اللہ بادشاہ مالک الرقاب خواہد تقرب چو برتنی کند اندک ذلے باید کشید ہمہ بریں قیاس ہر ہوائے نفس را کہ گیری در و خواری ہست و در حلال نیست حرام را خود چہ گویم حکایت بادشاہے و غلامے کہ بادشاہ پیالہ فرستاد شنیدہ باشی و آزادی در قناعت است تقوی ہم نوعے از قناعت است انواعے دگر ہست آرے گفتہ اند نظم

آزبگذار سرفرازی کن گردن بی طمع بلند بود

قولہ اطعت مطامعی فاستعبدنی ولو انی قنعت لکنت حرا

محل طمعہا را طاعت کردم او مرا بندہ کرد اگر من قناعت میکردم در محل طمع نمی آمدم آزادے می بودم **قولہ** وسمعتہ یقول سمعت الحسن السامری رحمہ اللہ یقول سمعت ابن الاعرابی رحمہ اللہ یقول بلغنی ان سفیان الثوری رحمہ اللہ قال اعز الخلق خمسۃ انفس عالم زاھد و فقیہ صوفی و غنی متواضع و فقیر شاکر و شریف

سنی پنج کس نادرہ باشند عالمے کہ ترک دنیا کند و فقیہ باشد و صوفی باشد و بعضے فقیہ را کہ صوفی مبنی ایشان صوفی نیند صالحانند زاہدانند معتقدانند اما صوفی کجا صوفی نادرہ است در شان او ست الصوفی لم یتخلق وغنی کہ متواضع باشد نادرہ است و فقیرے کہ بر فقر خویش شکر گوید و شریف باشد حسنی و حسینی و علوی و سنی باشد کہ فقیہان و علما از مذہب سنت و جماعت نام نہادہ اند بران کمتر باشد او البتہ میل بسوے آبا و اجداد کند اما با این میل بہم احادیث و اخبار کہ در شان ایشان نازل است و معاملتے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم با ایشان کردند این نوع مزاحم ایشان بیشتر است من حسینی ام علوی ام صحبت و شست و خاست با ایشان بسیار کردہ ام من ایشان را نکو تر دانم با این میل ایشان این را حجت آرند سبب اینست کہ ایشاں سنی کمتر باشند اما اگر راست پرسی آن نادرہ جہاں منم **قولہ وقال یحیی بن معاذ رحمہ اللہ التواضع حسن فی کل احد لکنہ فی الاغنیاء احسن والتکبر شنیع فی کل احد لکنہ فی الفقراء اسمج** یحیی معاذ رضی اللہ عنہ گفتہ است تواضع در ہر یکے نیکوست اما در اغنیا نیکو تر است و تکبر در ہر یکے بد است اما در فقرا بد تر اما اگر فقیر بسبب فقر خود تکبرے کند بدین نسبت کہ بدین دولت مرا ادمشرف کرد اگر بدین نسبت بر اغنیا تکبر کند فضلے فاضل و شرفے شارف باشد جاے دو بیتے ازان خواجہ ابو سعید ابو الخیر است رحمہ اللہ نظم

با فاقہ و فقر ہم نشینم کردی — با محنت و درد و غم قرینم کردی
این مرتبہ مقربان درست — یارب بچہ دولت اینچنینم کردی

اما آن تکبرے کہ یحیی رح سمج گفتہ است تکبر نفسانی شیطانی است **قولہ**

وقال ابن عطاء رحمه الله التواضع قبول الحق ممن كان يسمع تواضع چیست هر که سخن حق گوید از وی بشنود قوله وقيل ركب زيد بن ثابت رضي الله عنه فلقيه ابن عباس رضي الله عنه ليأخذ بركابه فقال مه يا ابن عم رسول الله صلى الله عليه فقال ابن عباس رضي الله عنه هكذا امرنا ان نفعل بعلمائنا فأخذ زيد بن ثابت يد ابن عباس فقبلها فقال هكذا امرنا ان نفعل باهل بيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم زید بن ثابت رضی الله عنه استاد ابن عباس بود رضی الله عنه فقه بر وی خوانده است زید رضی الله عنه سوار شد ابن عباس رضی الله عنه نزدیکش شد تا رکابش گیرد سوار کند یا نزدیک شد که رکاب گرفته برود زید رضی الله عنه گفت خاموش کن ای پسر عم رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ابن عباس رض گفت ما همچنین ماموریم که با بزرگان خویش همچنین کنیم زید رضی الله عنه گفت دست خویش بمن نما یعنی مراده او دست خویش بیرون آورد و زید بن ثابت رضی الله عنه دست ابن عباس رضی الله عنه بوسید و گفت ما همچنین فرموده شده ایم که با اهلبیت رسول الله صلی الله علیه واله وسلم همچنین کنیم هر دو تواضع کرده اند ابن عباس هم و زید بن ثابت هم قوله وقال عروة بن الزبير رحمه الله رأيت عمر بن الخطاب رضي الله عنه وعلى عاتقه قربة ماء فقلت يا امير المومنين لا ينبغي لك هذا فقال لما أتاني الوفود سامعين مطيعين دخلت نفسي نخوة فاحببت عن اكسرها ومضى بالقربة الى حجرة امراة من الانصار ففرغها في انائها عروه بن زبیر رحمه الله گفت عمر خطاب رضی الله عنه را دیدم در ایام خلافت مشک آب بر دوش گرفته می آورد عروه

رحمہ اللہ گفت ترا نشاید اینچنین کردن عمر رضی اللہ عنہ گفت بر من گروہا آمدند بسمع وطاعت در نفس من خود بینی پیدا شد پس خوش آمد مرا نفس را بشکنم ومشک را در حجرۂ عورتے از انصار برد وآب را در آوند او ریخت امامن میگویم نفس بدینہا شکستہ نشود بعد آنکہ وفود بسمع واطاعت آمدند او را نخوتے شد آنکہ بدین مشک آوردن آن نخوت شکستہ شد بلکہ نخوتے دیگر اگر ہم نشود عجب نباشد آرے اگر بدین نخوت شکستہ شد قل تموتوا بغیظکم باحسین رضی اللہ عنہ چہ نسبت داشت آن شکستگی اختیار می بایستے کردن **قولہ سمعت ابا حاتم السجستانی رحمہ اللہ قال سمعت ابا نصر السراج الطوسی رضی اللہ عنہ یقول رؤی ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ وھو امیر المدینۃ وھو علی ظہر حرمۃ حطب وھو یقول طرقوا للامیر** وچنین گویند ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روزے کہ در مدینہ امیر بود پشتوارۂ ہیزم بر پشت گرفتہ می آید ومیگوید کہ رہ دہید مر امیر را **قولہ وقال عبد اللہ الرازی رحمہ اللہ التواضع ترک التمیز فی الخدمۃ** تواضع آنست ہر کہ پیش او آید او بخدمت پیش او بایستد میان یکے ودیگرے فرق نکند **قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن احمد بن ھرون رضی اللہ عنہ یقول سمعت محمد بن العباس الدمشقی رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ یقول سمعت ابا سلیمان الدارانی رحمہ اللہ یقول من رای لنفسہ قیمۃ لم یذق حلاوۃ الخدمۃ** ہر کہ نفس خود را قیمتے دانست یعنی دانست کہ بچیزے می ارزد وصفت ائی کہ بحسن نسبت دارد در وے است او لذت وحلاوت خدمت نیابد

یکے مردیگر را خدمتے میکند بذل نفس خویش پیش او میکند و دران لذتے
می یابد و وقتے میگیرد و اگر درین میان نفس را عزتے نہد او لذت خدمت
نیابد و دیگر ہر کہ نفس خود را قیمتے نہاد او در بندگی خدا وقتے نیابد قولہ وقال
یحیی بن معاذ رضی اللہ التکبر علی من تکبر علیک بمالہ تواضع کسے کہ بر تو
تکبر کند بمالے تکبر کردن تو بر و تواضع است قولہ وقال الشبلی رحمہ اللہ
ذل عطل ذل الیہود شبلی رح گفت ذل من ذل یہود را معطل یعنی ذل من
از ذل ایشان بیشتر است من از ایشان خوار ترم قولہ تعالی وَضُرِبَتْ
عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ معنی انیست خواری من ایشان را محیط است قولہ
وجاءہ رجل فقال لہ الشبلی رحمہ اللہ ما انت فقال یا سیدی
النقطۃ التی تحت الباء فقال انت شاهدی مالم تجعل
لنفسك مقاما شخصے بر شبلی رح آمد شبلی رح گفت تو کیستی گفت نقطۂ کہ زیر با
است شبلی رح گفت تو شاہد منی و یار منی تو ہمچو منی و تو گواہی بر حال من مادام
کہ نفس خود را مقامے تعین نکردہ و خود را چیزے نپنداشتہ نقطۂ کہ زیر با
است یکے بارے نقطہ دوم فرو یا است در غایت ذل است زیرا چہ
زیر با است با حرفے در شتے این نقطہ از و چیزے بدو نسبت دارد اگر حروف
مفردات نویسند چند نقطہ جمع کنند آنگہ یک با شود معنی دیگر انا نقطۃ تحت
الباء یعنی من جزوے از کلی ام مقیدے از مطلقے ام شبلی رح گفت تا آنگہ چنینی
یار منی شاہد وقت منی این ہمان سخن است کہ از شبلی رحمہ اللہ آوردہ اند
انا نقطۃ باء بسم اللہ این نقطہ بعضے از جمع و این بعض دران جمع کما النقطہ
تحت الباء اصل و حرف نقطہ است پس مبگوید اصل وجود منم کثرت
و تعداد اعتباری است بمن منم نقطہ ام بضرورت حروف بیا نظاہر شدہ ام

استغفر اللہ کجا افتادہ ام چہ میگویم لاحول ولا قوۃ الا باللہ اگرچند سخنے
مستانہ رفت تو از من مگیر اینجا سخن بسیار است اما از جہت مصلحتے کوتہ کردم قولہ
وقال ابن عباس رضی اللہ عنہ من التواضع ان یشرب الرجل
من سؤر اخیہ بعضے از تواضع باشد کہ مردم پس خوردۂ برادر مومن خورد نکو
تواضعے است این کہ گویند کن کا حد من الناس قولہ وقال بشر
سلموا علی ابناء الدنیا بترک السلام علیہم ابنائے دنیا را سلام
مکنید سلام ایشان ہمیں ترک سلام است قولہ وقال شعیب بن
حرب رحمہ اللہ بینا انا فی الطواف اذ لکزنی انسان بمرفقہ
فالتفت فاذا ھو الفضیل رحمہ اللہ فقال یا ابا صالح ان کنت
تظن انہ شھل اللو سم من ھو شر منی ومنک فبئس ما ظننت
شعیب حرب رح میگوید من در طواف بودم شخصے مرا بمرفقے جنبانید سر پس کردم
دیدم او فضیل عیاض است رحمہ اللہ گفت ابو صالح اگر گمان بردی کہ در موسم
حاضر است کسے کہ بدتر از من و از تست پس تو گمان بد بردی یعنی آن مقدار
مردم کہ دران موسم حاضر ند خود را از ہمہ بدتر دان قولہ وقال بعضھم
رایت فی الطواف انسانا بین یدیہ شاکریۃ یمنعون الناس لاجلہ
عن الطواف ثم رایتہ بعد ذلک بمدۃ علی جسر بغداد
یسال شیئا فتعجبت منہ فقال لی انا تکبرت فی موضع
یتواضع الناس ھنالک فابتلانی اللہ بالتذلیل فی موضع
یترفع فیہ الناس بعض مشایخ میگویند مردے را در طواف دیدم کہ پیش او
مردمان دو رباش میکنند تا او بفراغ طواف کند بعد ازاں بمدتے او را دیدم بر پل
بغداد گدیہ میکنند از و پرسیدم گفت جائے کہ مردمان تواضع میکردند

من آنجا تکبر کردم خدا مرا بدین خواری مبتلا کرد و در نسخهٔ دگر افتاده است عاری حافی اندام برهنه پا برهنه موا دراز شده و ناخن دراز شده برین خواری ایستاده گدائی میکرد قوله وبلغ عمر بن عبد العزیز رحمه الله ان ابنا له اشتری خاتما بالف درهم فکتب الیه عمر رضی الله عنه بلغنی اشتریت فصا بالف درهم فاذا اتاک کتابی فبع الخاتم واشبع الف بطن واتخذ خاتما بدرهمین واجعل فصه حدیدا صینیا واکتب علیه رحم الله امرءا عرف قدر نفسه پرعمر بن عبد العزیز رحمه الله رسید که پسر او انگشترین خریده بهزار درم او نبشته برو فرستاد و نبشت چون این نبشته بر تو برسد انگشترین را بفروش و هزار شکم را سیر کن و خاتمی از نقره بساز و نگینهٔ او از آهن چینی کن و بنویس بر ان خدا بران بنده رحمت کند که او اندازهٔ نفس خود را بشناسد قوله وقیل عرض علی بعض الامراء مملوک بالوف درهم فلما احضر الثمن استکثره فبدا له فی شرائه فرد الثمن الی الخزانة فقال العبد یا مولی اشترنی فان فی کل درهم من هذه الدراهم خصلة تساوی اکثر من الف درهم فقال ما هی فقال اقلها رادناها ما لو اشتریتنی وقد متنی علی جمیع مماليك لا اغلط فی نفسی واعلم انی عبدك فاشتراه بعضے امرا خواستند غلامے را بخرند هزار درم بخرند چون ثمن را حاضر کردند بسیار نمود ثمن را باز بخزانه باز گردانید غلام گفت مرا بخر که من خصلتے دارم که این هزارها بمقابلهٔ آن خصلت دهی چیزے نباشد خندکا گفت آن خصلت چیست گفت اگر مرا بر سر همه غلامان خویش کنی و تمام خزانه مرا دهی مرا هیچ نخوتے نشود و بدانم که همان بندهٔ تو ام آن مرد عزیز عاقل را سخن او

خوش آمد آں غلام را خرید قولہ وحکی عن رجاء بن حیوۃ رحمہ اللہ انہ قال قومت ثیاب عمر بن عبد العزیز وھو یخطب باثنی عشر درھما وکان قباءہ وعمامۃ وقمیصا وسراویلا ورداء وخفین وقلنسوۃ رجا حیوۃ رحمہ اللہ میگوید جامہاے عمر بن عبد العزیز قیمت کردم بہ دوازدہ درم وآن جامہا قبا بود ودستار بود وپیراہن بود وازار وچادر وموزہ وکلاہ بود ہمہ دوازدہ درم را بودند قولہ وقیل مشی عبد اللہ بن واسع رحمہ اللہ علیہ مشیا لا یحمد فقال لہ ابوہ وتدری بکم اشتریت امک بثمنیۃ دراھم وابوک لا اکثر اللہ تعالی فی المسلمین مثلہ ابا وانت تمشی ھذہ المشیۃ عبد اللہ پسر محمد واسع رحمہ متبختر در راہ می رفت پدر طلبید وگفت مادر ترا بہشت درم خریدہ ام ومباد اکہ ہمچو پدر تو در جہاں کسے دگر باشد وتو چہ تبختر میکنی قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن احمد الفراء رحمہ اللہ یقول سمعت عبد اللہ بن منازل رحمہ اللہ یقول سمعت حمدون القصار رحمہ اللہ یقول التواضع ان لا ترى لاحد الى نفسك حاجة لا فى الدين ولا فى الدنيا تواضع چیست ہیچ را ندانی کہ تو حاجتے وارد نہ در دین نہ در دنیا قولہ قال ابراھیم بن ادھم رحمہ اللہ ما سررت فی اسلامی الا ثلاث مراۃ مرۃ کنت فی سفینۃ وفیھا رجل مضحاک کان یقول کنا فاخذا العلج فی بلاد ترک ھکذا وکان یاخذ بشعر راسی و یھزنی فسرنی ذلک لانہ لم یکن فی تلک السفینۃ احد اعز منی فی عینہ منی والآخر کنت علیلا فی المسجد فدخل المؤذن وقال اخرج فلما طق فاخذ برجلی وجرنی الی خارج والثالث

کنت بالشام وعلیّ فرو فنظرت فیه فلم امیز بین شعره وبین
القمل لکثرته فسترنی ذلک سلطان ابراهیم رح میگوید در هیچ وقتی خوش
نشده ام مگر سه بار یعنی سه بار نفس خود را بمراد خود یافته ام یک کرت من در کشتی
بوده ام و مردے که مردمان را بخنداند مضحاک او هم بود هر بار موے سر من
می گرفت و می جنبانید و مردمان می خندیدند چو او بر من این کرد مرا این خوش
آمد نفس خود را ذلیل و خوار یافتم تمام حکایت همچنین نبشته اند هر بار موے را می گرفت
و می گذاشت چنانکه بر سر تختهٔ کشتی رسید یکبار چنین کرد برخاست کرد
خندهٔ مردمان زیاده شد انت نفس من بیشتر شد اتفاقاً کشتی در غرق افتاد
اتفاق برین کردند که این کشتی در غرق افتاده است سبب آنکه در خنده و هزل
بودیم اگر این مرد در میان ما نبودے ما در هزل نمی افتادیم خواستند تا ابراهیم را
غرق کنند او در حضرت خدا نالید اے بار خدایا تو کشتی از شومت آنکه ایشان
بر من چنین کردند غرق می کنی و ایشان هم مرا غرق می کنند کشتی سالم ماند و دوم بار رحمت
کناک داشتے شبے سردے مغیم بود بر من زحمت سخت زور آورده پنهے خواستم
گرفتن بمسجدے در شدم دانستم این زمان مردمان برائے نماز بیایند و مرا بدین
حال بینند البته برون کنند بر بام مسجد شدم بدشواری محرابے بالائے بام مسجد
کرده اند دران خزیدم تا مرا کسے نه بینند و بیرون نیارد موذن بالائے مسجد آمد برائے
بانگ نماز گفتن را برق درخشید موذن احساس کرد در محراب چیزے هست
دید مرا گفت این همین زمان میر و گفت برون شو و مراقوت فاستن نه او پائے
مرا گرفت از بالائے بام پائے کشاله کرده آورد هر بارے که سر من از زنو بانے جدا
میشد بزنو بانے دگر می رسید من خوش می شدم که نفس را بمراد خود می یابم و سیوم
بار این بود من بزمین شام بودم و بر من پوستے بود و آن فرو را دیدم آن قدر

پیش دران بود کہ میان مو یہاے او و میان پیش تفرقہ نکردم بدین ہم خوش
شدم کہ نفس من بدین ذل ہست **قولہ** وفی حکایۃ اخری عنہ قال ما
سررت بشئ کسروری کنت یوما جالسا فجاء انسان وبال
علی وحکایتے دگر ہم گفتہ اند کہ ابراہیم رحمہ اللہ گفتہ است وقتے چنین
خوش نشدہ ام کہ وقتے من نشستہ بودم مردے بر سر من بول کرد این حکایت
ہمان ست کہ بالا گفتہ ام ہم ازان جزوے شیخ علیحدہ کردہ است گفتہ است
قولہ وقیل تشاجر ابوذر وبلال رضی اللہ عنہما فعیر ابوذر
بلالا بالسواد فشکاہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فقال یا ابوذر ما علمت انہ بقی فی قلبک من کبر الجاہلیۃ
سرف فالقی ابوذر رحمہ اللہ نفسہ وحلف ان لا یحمل
راسہ حتی یطاء بلال خدہ بقدمہ فلم یرفع حتی فعل بلال
رضی اللہ عنہ میان بلال و ابوذر رضی اللہ عنہما سخنے رفت ابوذر بلال رضی
اللہ عنہ را طعنے بہ سیاہی کرد چنانچہ کسے گوید برو کہ تو سیاہ رنگی بلال رضی اللہ
عنہ در حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گلہ کرد رسول اللہ علیہ السلام
گفت یا اباذر در دل تو اثر کبر جاہلیت بقیہ ہست ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ
سر خویش را پیش نہاد گفت سر بر ندارم تا آنکہ بلال رضی اللہ عنہ رخسارۂ او را
بقدم خویش پے سپر کند او سر بر ندارد و سر بر نداشت تا بلال رضی اللہ عنہ
پا بر رخسار نہاد **قولہ** ومر الحسن بن علی رضی اللہ عنہما بصبیان
معہم کسر خبز فاستضافوہ فنزل فاکل معہم ثم حملہم
الی منزلہ واطعمہم وکساہم وقال الید لہم لانہم
لم یجدوا غیر ما اطعمونی ونحن نجد اکثر منہ سحنین گویند امیر المومنین

حسن رضی اللہ عنہ بکودکان گذشت برابر ایشان پرکانان بودکودکان برحسن رضی اللہ عنہ عرض کردند کہ بدین پرکانان مہمان ماشوحسن رضی اللہ عنہ ازاسپ فرود آمد باایشان آن پرکانان خورد وایشان رادرخانۂ خود مہمان ماشود وگفت دست ایشان را شوید است برمن یعنی ایشان فاضل اند ازمن زیراچہ ایشان جزاین کسر نداشتند وبرما ازان بیشتر است قولہ وقیل قسم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ الحلل بین الصحابۃ من غنیمۃ فبعث الی معاذ رضی اللہ عنہ حلۃ ثمینۃ فباعھا واشتر منھا ستۃ اعبد واعتقھم فبلغ عمر ذلک وکان یقسم الحلل بعدہ فبعث الیہ حلۃ دون ذلک فعاتبہ معاذ رضی اللہ عنہ فقال عمر رضی اللہ عنہ لانک بعت الاولی فقال معاذ رضی اللہ عنہ وما علیک ادفع الی نصیبی وقد حلفت لاضربن بھذا راسک فقال عمر رضی اللہ عنہ ھا راسی بین یدیک وقد یرفق الشیخ بالشیخ عمر رضی اللہ عنہ قسمت غنائم میکرد یک حلہ بر معاذ جبل رضی اللہ فرستاد وآں بیش بہا بود معاذ رضی اللہ عنہ فروخت وشش بندہ بہاے او خرید ایشان را آزاد کرد عمر رضی اللہ عنہ شنید حلہ دگر فرستاد معاذ رضی اللہ عنہ عمر را عتاب کرد عمر گفت آن بر تو نیست آنچہ نصیب من است آن بر من بفرست وسوگند خورد کہ آں حلہ بر سر تو زنم عمر رضی اللہ عنہ گفت اینک سر من پیش تو است اگر میخواہی بزن وپیرے بہ پیرے دگر رفقے کند اکنون وقد یرفق الشیخ بالشیخ دو معنی دارد یکے آنکہ این عمر رضی اللہ عنہ گفت سر پیش او نہاد وگفت پیر بر پیرے رفقے کند یعنی نرمی ودوم معنی بعد تمام حکایت گفت وقد یرفق الشیخ بالشیخ یعنی سر پیش او نہاد ومعاذ رضی اللہ عنہ رفقے کرد نزد ــــ

قولہ (۱۳) باب مخالفۃ النفس وذکر عیوبہا

بتوان دانست البتہ بانفس بہمہ وجہ مخالفت شرط است زیرا چہ او کسے است مجبول پر کبری و بر ستیہش مخالفت فرمان رب است اورا بستم بر غیر مراد او باید داشت تا او آنچناں شود کہ غیر مراد او مراد او گردد و او عیوب دارد چنانچہ شکنبہ را ہر چند کہ بشوئی بدان چیزے کہ او پرورده شده است البتہ گندگی رفتنی نیست وعجب چیزے در ہر وسط کہ اورا می غلطانی و ہر تصفیہ کہ اورا می کنی باز آنجا یک حفیہ بیرون می آرد کہ اندازہ و رفع نیست ہم ازین گفتہ رفع نفس ساعت فساعت التجا بخدا باید کرد قولہ وقال اللہ تعالیٰ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى خدا گفتہ است ہر کہ از خدا بترسد و نفس را از ہوا باز دارد او کسے است کہ بہشت جاے بود او ست وجاے بازگشت اوست فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى دو معنی دارد یکے آن کہ فردا بہشت ماوائے او گردد و دوم ہر کہ نفس را از ہوا باز داشتہ واز تشتت و تفرق باز آورده او در بہشتے نقدے قرار یافتہ وصوفیان گفتہ اند الجنۃ جنتان معجلۃ وموجلۃ قولہ اخبرنا علی بن احمد بن عبدان رحمہ اللہ قال اخبرنا تمام رحمہ اللہ قال حدثنا محمد بن معاویۃ النیسابوری رحمہ اللہ قال حدثنا علی بن ابی علی بن عنبۃ بن ابی لہب رحمہ اللہ عن محمد بن المنکدر رحمہ اللہ عن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اخوف ما اخاف علی امتی اتباع الہوی وطول الامل فاما اتباع الہوی فیصد عن الحق واما طول الامل فینسی الآخرۃ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ والہ وسلم فرمودہ است مخوف ترین چیزہاے کہ در امت منست یکے
اتباع ہوی یعنی ہوی در نفس آید و مردم بحسب او کارے کند و دوم طول امل
بسیاری امید حیات اما اتباع ہوی چرا مخوف تر است زیرا چہ باتباع ہوی مرد
گمراہ گردد از رہ سلوک باز ماند بطرف دیگرے رفتہ و اما طول امل چرا مخوف
تر است زیرا چہ او منسی آخرت است **قولہ واعلم ان مخالفۃ النفس**
راس العبادۃ شیخ میفرماید بدانکہ مخالفت نفس سر عبادتہا است **قولہ**
وقد سئل المشائخ عن الاسلام فقالوا ذبح النفوس بسیوف
المخالفۃ مشایخ را از اسلام پرسیدند یعنی مہم ترین کار ہا در اسلام چیست
گفتند کہ نفسہا را ذبح کنند بہ تیغ ہاے مخالفت تو بدانکہ ہر چہ بلا است در نفس
تا مخالفت او تسمیہ ذبح می یابد **قولہ واعلم ان من نجم طوارق**
نفسہ اقل شوارق انسہ بدان ہر کہ طوارق نفس او روشن شد شوارق
انس او فرود آمد یعنی اگر نفس برآمد انسے کہ باخدا است فروشست **قولہ**
وقال ذو النون المصری رحمہ اللہ مفتاح العبادۃ الفکرۃ وعلامۃ
الاصابۃ مخالفۃ النفس والہوی ومخالفتہا ترک شہواتہا
کلید عبادت فکرت است یعنی مرد بیندیشد کہ چہ کار بہتر و کدام شغل نافع تر و در چہ
چیز عزت کاملتر چو این اندیشہ کند بدین اندیشہ در عبادت کشادہ گردد و این
فکرتے کہ کردنشان آنکہ او بدین فکرت بصواب وحق رسید آن کہ
ہوی کند و مخالفت ترک شہوت او ست آرزوہاے او را ترک آرند **قولہ**
وقال ابن عطاء رحمہ اللہ النفس مجبولۃ علی سوء الادب
والعبد مامور بملازمۃ الادب فالنفس تجری بطبعہا فی میدان
المخالفۃ والعبد یردہا بجہدہ عن سوء المطالبۃ فمن اطلق

عنانہا فہو شریکہا معہا فی فسادہ حیلۂ نفس بر بے ادبی است
و بندہ بدین مامور کہ البتہ حفظ ادب کند پس نفس بطبیعتے کہ ازان او جبلی است
او در میدان مخالفت جولانگری کند و بندہ کہ مامور بملازمت ادب است جہد
کند اورا ازان بگرداند و باز آرد از مطالبہ ہوائے کہ او دارد ہر کہ عنان او گشادہ
داد ہر طرفے کہ خوش آید برود پس او با نفس خویش شریک است در فساد او
قولہ سمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ علیہ
یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت اباعمرو
الانماطی رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید رحمہ اللہ یقول
النفس الامارۃ بالسوء ہی الداعیۃ الی المہالک المعینۃ
للاعداء المتبعطۃ للہوی المتہمۃ باصناف الاہواء جنید رح
گفتہ است نفس امارہ است او داعیہ است میخواند بطرفے کہ ہلاک صاحب
او باشد او آنکہ خصم تست او را یاری می دہد او پس ہلاک خویش میرود کہ ہوائے او
او است او تہمت زدہ بانواع ہوا ہا او ازین تہمتہا باک ندارد قولہ وقال ابوحفص
رحمہ اللہ من لم یتہم نفسہ علی دوام الاوقات ولم
یخالفہا فی جمیع الاحوال ولم یجرہا الی مکروہہا فی سائر
ایامہ کان مغرورا ومن نظر الیہا باستحسان شیء منہا
فقد اہلکہا وکیف یصح لعاقل الرضا عن نفسہ والکریم بن
الکریم یقول وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ استاد
ابوحفص رح فرمود ہر کہ نفس خود را ہر نفسے اتہام نکند بمخالفت او بہمہ حال نکند و نفس را بر وے
کہ مکروہ است نگذارد در گردش روزگار خویش ایمن کسے مغرور باشد و ہر کہ
طرف نفس بنظر استحسان دید یعنی او نکو کارے کرد پس او را ضایع کرد و چون

روا باشد مر عاقل را کہ او راضی باشد از نفس خویش و پیغمبر یوسف بن داؤد علیہما السلام
این سخن گفت وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ الایۃ قولہ سمعت محمد بن الحسین
رحمہ اللہ یقول سمعت ابن مقسم رحمہ اللہ ببغداد یقول
سمعت ابن عطاء رحمہ اللہ یقول قال الجنید رحمہ اللہ وقد سئل
لیلۃ فقمت الی وردی فلم اجد ما کنت من الحلاوۃ فاردت
ان انام فلم اقدر علیہ فقعدت فلما طق القعود ففتحت الباب
وخرجت فاذا رجل ملتف فی عباءۃ مطروح علی الطریق فلما
احسّ بی رفع راسہ وقال یا ابا القاسم الی الساعۃ فقلت یا
سیدی من غیر موعد فقال بلی سالت محرک القلوب
ان تحرک لی قلبک فقلت فقد فعل فما حاجتک فقال متی یصیر
داء النفس دواءھا فقلت اذا خالفت النفس ھواھا صار
داءھا دواءھا فاقبل علی نفسہ وقال اسمعی قد اجبتک بھذا
الجواب سبع مراۃ فابیت الا ان تسمعیہ من الجنید فقال
سمعت ونصرف عنی ولما عرفہ ولما اقف علیہ جنید رحمہ اللہ میگوید
غلطیدم شبے خواب نمی آمد پس از خواب خاستم بسوے ورد خویش شدم بورد
مشغول شدم ذوقے نمی یابم پس خواستم بخسپم خواب نمی آمد ے شدم قرارے نیست
در کشادم برون شدم می بینم مردے گلیمے پیچیدہ میان رہ افتادہ است
بعد آنکہ مرادید سر خویش را بر کرد گفت این ساعت تا کجا می روی گفتم جائگہے معین
ندارم کہ برون آمدم گفت آرے راست میگوئی من از خدا خواستم کہ دل ترا
قرارے ندہد مضطرب دارد تا بمن بیائی جنید رحمہ اللہ میگوید گفتم حاجت تو
چیست گفت کے باشد کہ رنج نفس و درد نفس دوائے او گردد گفتم وقتے

کہ نفس مخالفت ہوائے خویش کند دائے او دوائے او گردد اگر کسے نفس را از ہوائے
بگرداند والبتہ برین قاصد و جازم عازم باشد دائے او دوائے او شود بعد آن نفس
خویش باز آمد و نفس خویش را گفت می شنوی جنید چہ میگوید من میگفتم و ہفت
بار گفتم تو گفت من نشنیدی این زمان از جنید رح بشنو کہ چہ میگوید و برخاست او را
نشناختم و ندانستم کہ بود **قولہ** وقال ابوبکر الطمستانی رحمہ اللہ النعمۃ العظمی
الخروج من النفس لان النفس اعظم حجاب بینک وبین اللہ
تعالی نعمتے بزرگ است از ہوائے نفس برون آیند زیرا چہ نفس عظیم حجابے است
نقط: میان تو و میان خداوند نفس تو توئی تو اللھم باشد ہم ازین نکتہ کہ بدل افتادہ است
شستہ گردد من ندانستم کہ البتہ شستہ خواہد گشت **قولہ** وقال سہل رحمہ اللہ
ما عُبِد اللہ بشیء مثل مخالفۃ النفس والھوا ہیچ عبادتے بہتر ازین خدا
پرستیدہ نشدہ است کہ مخالفت نفس و ہوا کنی **قولہ** سمعت محمد
بن الحسین رح یقول سمعت منصور بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول
سمعت ابا عمر الاتماطی رحمہ اللہ یقول سمعت ابن عطاء رحمہ اللہ
وسئل عن اقرب شیء الی مقت اللہ قال رویۃ النفس واحوالہا
واشد من ذلک مطالعۃ الاعواض علی افعالہا پرسیدند کہ کدام
چیز بغض خدا نزدیک تر است گفت نظر رضا بنفس کردن و ہوائے او خوش بودن
و سخت تر از ان نیست کہ کارے نفس کند و تو از خدا عوض آن خواہی و رمے
ہوائے نفس دہی و عوض آن فردا از خدا ثواب طلبی ہمہ ریں مثال تواں دانست
ہر چہ از نفس زاید در وچیزے نیست زہے بدبختے کہ معتزلی است ہمہ افعال خود
را بدان نفس بدبخت خود اضافت کند و نسبت دہد **قولہ** وسمعتہ یقول
الحسن سمعت الحسین بن یحیی رحمہ اللہ یقول سمعت جعفر بن

نصیر رحمه الله یقول سمعت ابراهیم الخواص رحمه الله یقول
کنت فی جبل لکام فرایت رمانا فاشتهیته فدنوت فاخذت
منه واحدا فشققته فوجدته حامضا فمضیت وترکت الرمان
فرایت رجلا مطرحا وقد اجتمع علیه الزنابیر فقلت السلام
علیک فقال وعلیک السلام یا ابراهیم فقلت کیف عرفتنی
فقال من عرف الله لا یخفی منه شیء فقلت اری لک حالا
مع الله فلو سالته ان یحمیک ویقیک الاذی من هذا الزنابیر
فقال وانا اری لک حالا مع الله فلو سالته ان یقیک شهوة
الرمان فان لدغ الرمان تجد الانسان المه فی الآخرة ولدغ الزنابیر
تجد المه فی الدنیا فترکته ومضیت ابراهیم خواص رح میگوید برکوه لکام
برفتم درخت انار دیدم وخوش آمد که بخورم نزدیک او شدم یک انار بشکستم
اورا پاره کردم چشیدم ترش است رها کردم وگذشتم مردی را دیدم افتاده
زنبوران بروی جمع شده اند او را می زنند برو سلام علیک گفتم او جواب سلام
داد و گفت علیک السلام یا ابراهیم گفتم تو مرا چون شناختی که من ابراهیم ام گفت هر که
خدا را بشناسد وحقیقت او بداند هیچ چیزی بروی خفی نماند یعنی هر چه
مقابلهٔ دل او آئینه شده است هر چه هست عکس در وپیدا آید ابراهیم رحمه الله
گفت من ترا حالی با خدا می بینم چرا نمی خواهی که خدای تعالی زنبوران را از تو دفع
کنند ان مطرح گفت ابراهیم را من می بینم ترا با خدا حالتی هست چرا نمی گوئی
که ترا از آزروی انار نگاه دارد زیرا چه کاری که انار بر تو زند آن درد و آن رنج و آن
زیان در آخرت باشد و این زنبوران که مرا می گزند الم او در دنیا می یابم این زیانی
که ترا رسان کرد در آخرت و رنجی که زنبوران مرا دادند جز در دنیا نه پس این بهتر باشد

پس اورا آنجا گذاشتیم وگذشتیم قوله وحکی عن ابراهیم بن شیبان
رحمه الله انه قال ما بِتُّ تحت سقف ولا فی موضع علیه
غلق اربعین سنة وکنت اشتهی فی اوقات ان اتناول
شبعة عدس فلم یتفق فکنت وقتا بالشام فحمل الی عصارة
فیها عدس فتناولت منه وخرجت فرایت قواریر معلقة
فیها شیء شبه نموذجات فظننته خلاً فقال لی بعض الناس
ایش تنظر هذه نموذجات الخمر وهذه الدنان خمر فقلت
فی نفسی لزمنی فرض فدخلت حانوت الخمار ولما ازل اصب
تلک الدنان وهو یتوهم ان اصبّه بامر السلطان فلما علم
حملنی الی ابن طولون فامر بضربی مایتی خشبة وطرحنی فی السجن
وبقیت مدة حتی دخل ابو عبد الله المغربی استاذ ذلک البلد
فتشفّع فی فلما وقع بصره علیّ قال ایش فعلت فقلت شبعة عدس
ومائتی خشبة فقال بجوت مجانا از ابراهیم شیبان رح حکایت آرند او گفته
است که من زیر سقفی نخفتم که بر و بلندی و غرفه باشد چهل سال و در دل من این آرزو
بود که عدس را سیر خورم و البته اتفاقی دست نمی داد پس وقتی در شام بودم
عصارهٔ بر من آوردند در ان عدس بود آن را سیر خوردم و بیرون آمدم پس دیدم
قواریر معلق است شبه نموذجات گمان بردم که سرکه است من طرف ایشان
دیدن گرفتم مردمان گفتند چه می بینی این همه خمر است این خمها که می بینی همه خمر است
گفتم مرا فرضی شد که در آیم ایشان را بشکنم پس در دوکان او در آمدم و آن خمها را
می ریختم و آن صاحب گمان می برد که این که می ریزد بفرمان سلطان است پس چون
دانست مرا به ابو طولون برد مگر کسی مهتر ایشان بود او فرمود که مرا دویست چوب

بزنند و در بند نخانہ مرا گذاشت و مدتے در بند نخانہ ماندم تا آنکہ عبد اللہ مغربی رحمہ اللہ
آمد استاد آن شہر بود برائے مرا شفاعت کرد ہر گاہ عبد اللہ رحمہ اللہ مرا دید گفت
چہ کردی تو گفتم عدس را سیر خوردم و دویست چوب زدند گفت رایگان خلاص یافتی
قولہ سمعت اباعبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت
ابا العباس البغدادی رحمہ اللہ یقول سمعت جعفر بن نصیر
رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید رحمہ اللہ یقول سمعت
السری رحمہ اللہ یقول ان نفسی تطالبنی منذ ثلثین او اربعین
سنۃ ان اغمس جزرۃ فی دبس فما اطعتہا جنید رحمہ اللہ از سری
رحمہ اللہ روایت کرد کہ او گفت مدت چہل سال باشد کہ نفس من از من این میطلبد
کہ برائے او گذرے و رد و شاب بیندازم بخورم پس او را چہل سال خوردن
ندادم **قولہ** و سمعتہ یقول سمعت جدی یقول آفۃ العبد رضاہ
من نفسہ بما ھو فیہ آفت مرد سالک رضائے او از نفس خود است
بدانچہ او باشد حاصل بہر چیزے کہ نفس او خوش است بدان رضا باشد **قولہ**
و سمعتہ یقول سمعت محمد بن عبد اللہ الرازی رحمہ اللہ
یقول سمعت الحسن بن علی القومسی یقول وجد عصام بن
یوسف رحمہ اللہ شیئا الی حاتم الاصم فقبلہ فقیل لہ لم
قبلتہ فقال وجدت فی اخذہ ذلی و عزہ و فی ردہ عزی و ذلہ
فاخترت عزہ علی عزی و ذلی علی ذلہ عصام لنجی رح چیزے بر حاتم
اصم رحمہ اللہ فرستاد حاتم قبول کرد پرسیدند چہ بود کہ فرستادۂ او قبول کردی
گفت در اخذ آن شئی ذل من است و عز عصام و در رد او ذل او و عز من پس
اختیار کردم عزت او را بہ ذلت خویش و ذل خود را بر ذل او **قولہ** و قیل لبعضہم

انی اریدان احج علی التجرید فقال جرد اولا قلبك عن السهو ونفسك عن اللهو ولسانك عن اللغو ثم اسلك حیث شئت کسے بر صوفی گفت من میخواہم حج کنم بر تجرید یعنی زاد و راحلہ برابر نباشد بفقر و توکل حج کنم درویش فرمود دل را از سہو مجرد کن یعنی حافظ اوقات می باش و نفس را از لا یعنی مجرد کن و زبان را از لغو مجرد کن سخنے کہ فضول باشد و زاید از مقصود باشد گو چون این نہ کار کردہ باشی ہر کارے کہ خوش آید کہن خواہد کہ در کعبہ رود خواہد در بتکدہ برود قولہ وقال ابو سلیمان الدارانی رحمہ اللہ من احسن فی لیلہ کوفی فی نہارہ ومن احسن فی نہارہ کوفی فی لیلہ ومن صدق فی ترك شهوة کفی مؤنتها واللہ اکرم من ان یعذب قلبا ترك شهوة لاجلہ دارانی رحمہ اللہ گفتہ است کہ ہر کہ در شب خود عملے نیکے کرد روز ہم در پنہ شب باشد و ہر کہ در روز خویش نیکی کرد شب او در پنہ روز باشد این را دو معنی است یعنی ہر کہ شب را کار نیکے کند در روز ہم موفق بکارہاے نیک شود دیگر چو شب کارے نیک کرد اگر در روز تقصیر شود این تقصیر در توفیر شمر نذیر اچہ روز در پنہ شب است و شب در پنہ روز و دیگر معنی ہم ہست ہر کہ شب را کارے کند نیک روز را حاجت نباشد ہماں عمل بندہ است و کذلک العکس چنیں مردان ہم باشند کہ عمل شب در روز کنند و عمل روز در شب کنند و مردمانے ہم ہستند کہ روز و شب را ضرب کنند مثلاً شب در روز چندیں رکعت نماز خواہم گذاردیا این قدر در شب تمام کندیا در روز ہر کہ در ترک شہوتے صادق باشد یعنی بصدق براے خدا را ترک آوردہ باشد مؤنت آن شہوت با او کفایت کردہ شود و خداوند سبحانہ و تعالی کریم تر است ازیں کہ عذاب کند دلے را کہ برائے او آرزو ترک آوردہ باشد قولہ واوحی اللہ تعالی الی داود علیہ السلام یا داود حذر واندر اصحابك

اکل الشھوات فان القلوب المعلقۃ بشھوۃ الدنیا عقوبتھا عمی
محجوبۃ بود داود علیہ السلام وحی شد کہ بترسان و باز دار یاران خود را از خوردن
مشتہیات نفس زیرا چہ دلہاے کہ متعلق بشہوت دنیا است عقلہاے آن دلہا
از من محجوب است قولہ ورای رجل جالسا فی الھوا فقیل لہ بم
نلت ھذا فقال ترکت الھوی فسخرنی الھوا مردے را دیدند در ھوا
نشستہ او را پرسیدند بدین بچہ رسیدی گفت ہواے نفس را گذاشتم ہوا یکہ
میان آسمان و زمین است کہ قرار کسے نباشد او را مسخر من کردند آنچہ مرا قرار دادہ
قوم ابدال راطیر است و ابدال را کہ ابدال گویند ہم ازیں کہ ہوا ہاے خود را بدل ہم
خدا کردہ اند قولہ وقیل لو عرض للمومن الف شھوۃ لاخرجھا
بالخوف ولو عرضت للفاجر شھوۃ واحدۃ لاخرجتہ من الخوف
اگر مومن را ہزار شہوت عرضہ کنند آن ہمہ شہوت را بخوف خدا برون آرد و اگر فاجر را
یک شہوت عرضہ کنند آن شہوت بیرون آرد او را از خوف خدا قولہ وقیل لا
تضع زمامک فی ید الھوی فانہ یقودک الی ظلمۃ وگفتہ اند مہار خود را در ظلمۃ
را بدست ہوا مدہ زیرا چہ او ترا بسوے تاریکی دل کشد و ترا از خدا باز دارد چو دل
تاریک شد از خدا ہم خود محروم ماند قولہ وقال یوسف بن اسباط
رحمہ اللہ لا یمحو الشھوات من القلب الا خوف مزعج او شوق
مقلق یوسف اسباط رحمہ اللہ گفتہ است شہوات را محو نکند از دل مگر خوفے
کہ ترا مضطرب کند از جا بجنباند یا شوقے کہ ترا در قلق دارد قولہ وقال الخواص
رحمہ اللہ من ترک شھوۃ فلم یجد عوضھا فی قلبہ فھو کاذب
فی ترکھا خواص رحمہ اللہ گفتہ است ہر کہ ترک شہوتے کرد بظنہ برا ے خدا را است
و او عوض آں در دل خود نیابد یعنی صفاے و نورے از دیدار طلبے و رغبت بر

عبادت در ترک آن شهوت آن مرد را کاذب شمرند ظهور این اثر در نقد لازم نیست شاید بعد سالها باشد گفته می شود بصدق و کذب ترک شهوت کنند که در جملهٔ ادیان ترک شهوت محمود است قوله وقال جعفر بن نصیر رحمه الله دفع الی الجنید رحمه الله درهما وقال اشتر به التین الوزیری فاشتریته فلما افطر اخذ واحدا ووضعه فی فمه ثم ابقاه ویکی وقال احمله فقلت له فی ذلک فقال هتف فی قلبی اما تستحی ترکتها من اجلی ثم تعود الیها جعفر نصیر رحمه الله میگوید جنید قدس الله سره مرا درمی داد و گفت انجیر وزیری بخر پس خریدم بعد آنکه افطار کرد یکی از ان انجیرا ستد و در دهن کرد پس آن از دهن برون انداخت و بگریست و گفت بگیر این را این سخن از و پرسیدم گفت هاتفی آواز داد ترا شرم نمی آید برای خدا ترک آوردی و باز همیدان باز میگردی برین معنی بیتی خواند قوله وانشدوا - شعر

نون الهوان من الهوی مسروقة وصریع کل هوی صریع هوان

نون هوان از هوی مسروق است یعنی هوی عین هوان است نونی را از هوان دور کرده اند هوا شده است یعنی هر دو یکی اند و صریع کل هوی هر که را هوا فرو انداخته است او را هوان فرو انداخته است بر و خواری غالب آمد تا آنکه عزت او را فرو انداخت اما اگر هوی را از هوا گویند این مقصوره را ممدود کنند این مقصوره ممدود است که در وقف مقصوره میکنند و هوا شئی معلق او را قرار نه او را اعتبارے نه پس این هوا لغت آن هوا با شد گوئی ممدود بود که مقصور کرده اند

قوله واعلم ان للنفس اخلاقا ذمیمة فمن ذلک الکسل

بدان مرنفس را اخلاق ذمیمہ است یکے ازان حسد است عقدیات در مخالفت نفس وعیوب او بود ہم بدان نسبت است کہ یکے ازان عیوب حسد است

قولہ (۱۴) باب الحسد

حسد عبارت ازین است یکے را بوہم وظن او دیگرے بجاے رسید کہ دیگر را متعسر است یا چیزے است کہ متمنائے اوست این را دست نمیدہد او بدان فائز و یکے را شرفے ہست و دیگرے بران شرف شریک اکنون حاسد ہمچنین میخواہد این دران شخص محسود نباشد مرا باشد یا خود مرا باشد یا نباشد او را نباشد و آنکہ غیرت و غبطہ گویند و بعضے ہم از حاسد است آرے شکنبہ حسد را شستہ اند بمبالغت اما ازان بوے خالی نیست و دیگر گویم آن حاسد را چیزے کہ می رنجاند و در عذاب میدارد این مغبطہ و غائر را بعینہ است فافہم واغتنم

قولہ قال اللہ تعالی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ الی ان قال وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ فختم السورۃ التی جعلہا عوذۃ بذکر الحسد از چند چیزے بالا تعوذ کرد یکے ازان حسد شمرد پس حسد شرّے عظیم است کہ با نفاثات وغسق و وقب وقعوذ کرکرد چو ہمچنین باشد دفع او امر ضروری باشد ان شاء اللہ وبہ

قولہ اخبرنا ابو الحسن الاھوازی رحمہ اللہ قال اخبرنا احمد بن عبید البصری رحمہ اللہ قال حدثنا اسمعیل بن الفضل رحمہ اللہ قال حدثنا یحیی بن مخلد رحمہ اللہ قال حدثنا معافی بن عمران رحمہ اللہ عن الحرث بن شہاب الحارث رحمہ اللہ عن معبد رحمہ اللہ عن ابی قلابۃ رحمہ اللہ عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ثلث هن اصل کل خطیئة فاتقوهن واحذروهن ایاکم والکبر فان ابلیس حمله الکبر علی ان لا یسجد لادم وایاکم والحرص فان آدم حمله الحرص علی ان اکل من الشجرة وایاکم والحسد فان ابنی آدم انما قتل احدهما صاحبه حسدا ابن مسعود رضی اللہ عنہ از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت میکند سہ خصلت است کہ ایشان سرہمہ گناہ از ایشان برسید و بپرہیزید بیان آن سہ چیز این کرد ایاکم والکبر برشما باد کہ از خودبینی بپرہیزید زیرا چہ ابلیس لعنہ اللہ کبر او را برین آورد کہ آدم علیہ السلام را سجدہ نکند بہ بین کہ از کبر باو سے چہ باشد و دیگر فرمود و ایاکم والحرص و برشما باد کہ گرد حرص مگردید یعنی از حرص بہ پرہیزید زیرا چہ آدم علیہ السلام را حرص باعث شد برا سے خوردن چیزے از درختے و دیگر فرمود بپرہیزید از حسد زیرا چہ یک پسر آدم علیہ السلام دوم را کشت و سبب جز حسد نبود قصہ در تفاسیر نوشتہ اند کتاب چہ دراز کنم قولہ وقال بعضهم الحاسد جاحد لانه لا یرضی بقضاء الواحد حسود ہمچو منکرے باشد مر مشیت و قدرت خدا را زیرا چہ او بقضاے خدا راضی نیست اکنوں سخنے در کلام نگاہ داشت قولہ وقال بعضهم الحسود لا یسود و بعضے گفتہ اند حسود مہتر و بزرگ نشود و دیگر اغلبہ حسود دیگر را فائز بشرفے می بیند کہ او را نیست پس ہر آئینہ او را آن بزرگی نیست آنگہ حسد می کند چنین مردان ہم باشند در جہاں ہیچ کسے را بمرادے رسیدہ نتواند دید چہ خوب بودے اگر معنی الحسود لا یسود این بودے کہ حسود ہرگز نیاساید بعضے عوام این لفظ را ہمچنین گویند حسود نا سود از زبان این مسکینان سخنے درستے و راستے بیرون می آید قولہ وقیل فی قولہ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قیل ما بطن الحسد تفسیر این

قیل الحسود لا یسود

آیت خداوند تعالی حرام کرده است مگر آنچه حد تجاوز دارد ظاهر او و باطن او را حرام کرده است و باطن محرم در بعض تاویلات حسد مراد داشته اند فواحش ظاهر شرب و کذب و امثال آن باطن چنانچه حسد و حقد و عداوت و بغض و امثال آن قوله فی بعض الکتب الحاسد عدو نعمتی و در کتب منزل است خداوند تعالی میگوید حاسد دشمن نعمت من است یعنی من یکے را انعام نعمتے کرده ام او زوال آن میخواهد قوله وقیل اثر تبین فیك ان یتبین فی عدوك آنکه بر کسے حسد میکند هر آینه اورا دشمن میدارد تا آنکه زوال نعمت محسود شود حاسد در عذاب تفرق و تشتت بنقد است قوله وقال الاصمعی رحمه الله رایت اعرابیا اتی علیه مایة وعشرون سنة فقلت ما اطول عمرك فقال ترکت الحسد فبقیت اصمعی رح میگوید من اعرابی را دیدم عمرش صد بست سال رسیده بود گفتمش چه عمرے دراز ے که تو داری گفت ترکت الحسد فبقیت حسد را ترک کردم و باقی ماندم حسد گداز ندهٔ روح حیوانی است چو روح حیوانی بگداز د عمر کم شود قوله وقال ابن المبارك رحمه الله الحمد لله الذی لم یجعل فی قلب امیری ما جعل فی قلب حاسدی سپاس و ستایش مر خدائرا در دل امیر من ان نینداخت که در دل حاسد انداخت قوله وفی بعض الاثار ان فی السماء الخامسة ملکا یمر به عمل عبد له ضوء کضوء الشمس فیقول قف فانا ملك الحسد اضرب به وجه صاحبه فانه حاسد در بعض آثار است در آسمان پنجم فرشته ایست عمل بنده که ضوء او همچو ضوء شمس است آن عمل بر آن فرشته می گذرد فرشته میگوید باست که من ملک حسد م حسد را بروے صاحب او بزنم زیرا که او حاسد است

ہیچ خوش نشود مگر بزوال نعمت قولہ وقال معویۃ رضی اللہ عنہ کل انسان
اقدر علی ان ارضیہ الا الحاسد فانہ لا یرضیہ الا زوال النعمۃ
معویہ رضی اللہ عنہ گفتہ است ہر جا کہ صاحب باشد توانم او را خشنود کردن اما حاسد
را نتوانم خشنود کردن زیرا چہ او زوال نعمت محسود طلبد و مسکین محسود را چیزے بدست
او نہ موہب خدا را چوں تواں از خود زائل کردن قولہ ویقال الحسد ظالم
غشوم لا یبقی ولا یذر و گفتہ اند حسد نظلے ماند کہ در ظلم مبالغتے دارد او ہرگز
بقاے حاسد نکند و ترک نیارد قولہ وقال عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ
ما رأیت ظالما اشبہ بمظلوم من الحاسد غم دائم و
نفس متتابع ظالم کہ بمظلوم ماند مانند تر از حاسد نباشد و حسد غمے دائمے
است و رنجے متتابع بلاے است در سینہ او کہ البتہ نرود قولہ وقیل
من علامات الحاسد ان یتملق اذا شہد ویغتاب
اذا غاب ویشمت بالمصیبۃ اذا نزلت و گفتہ اند نشان حاسد چہ است
وقتے کہ بر محسود حاضر شود تملق نماید خود را او دوست نماید و بہ نعمت محسود را راضی
نماید و وقتے کہ غائب شود از وے غیبت کند و در تعییب او باشد و اگر مصیبتے
بدان محسود رسد او بدان خوش شود قولہ وقال معویۃ لیس فی خلال
الشر خلۃ اعدل من الحسد یقتل الحاسد عما قبل المحسود
نیست در میان دل خصلتے عادل تر از حسد پیش از آنکہ محسود بمیرد حاسد بدست حسد
بنقد خود را خود می کشد قولہ وقیل اوحی اللہ تعالی الی سلیمان بن
داود علیہما السلام اوحیک بسبعۃ اشیاء لا تغتاب صالحی
عبادی ولا تحسدن احدا من عبادی فقال سلیمان علیہ السلام
یا رب حسبی خداوند تعالی بر سلیمان علیہ السلام وحی کرد بندگان صالح

مرا غیبت مکن و نبیج بندهٔ مرا حسد مکن سلیمان علیه السلام گفت یارب این چیست مرا بسنده است قوله وقیل رای موسی علیه السلام رجلا عند العرش فغبطه فقال ما صفته فقیل کان لا یحسد الناس علی ما اتاهم الله من فضله چنین گویند موسی علیه السلام شخصی را نزدیک عرش دید غبطه کرد یعنی آرزو کرد که من هم چنین باشم و پرسید که کرده باشد نعمت خویش را این بران حسد نکردی قوله وقیل الحاسد اذا رای نعمة بهت واذا رای عثرة شمت حاسد چون نعمتی را به بیند مبهوت شود و اگر دشواری بیند بر محسود خوش شود قوله وقیل اذا اردت ان تسلم من الحاسد فاستر فلیس علیه امرك گفته اند اگر خواهی از حاسد سالم مانی عزتی و شرفی که تو داری از او بپوش من چنین دانم که قابل پوشیدن نیست یکی قدری لطیفی دارد و کلامی فصیحی دارد و معاملتی خوبی دارد این را چون پوشد آری مهما امکن در اظهار نکوشد قوله وقیل الحاسد مغتاظ علی من لا ذنب له یخیل بما لا یملکه حاسد خشم دارد بر کسی که او را گنهی نیست بخیالی گرفتار است که آن در ملک او نیست خدا او را شرفی داده است و فضلی و غرقی داده و صاف و پاک گردانیده گنهی دروند و تو خشم بر و میکنی و زوال آن نعمت میخواهی و آن ترا میسر نه نکوهشی است این اگر گویند الحسد داء لیس له دواء والحسد مرض لیس له شفاء قوله وقیل ایاك ان تسعی فی مودة من یحسدك فانه لا یقبل احسانك بر تو باد یا که رنج مبر بر دوستی کسی که حسد میکند با تو زیرا چه او هرگز احسان تو قبول کردنی نیست هر چند تو بر و احسان خواهی کرد فضل و شرف بیشتر خواهد دید بیشتر حسد خواهد کرد اما اگر خواهی او را بر نجانی و تهیج حسد او کنی احسانی بر و کن قوله وقیل اذا اراد الله

ان یسلط علی عبد عدو الا یرحمہ سلط علیہ حاسدا

چون خدا خواہد بر بندہ کسے را گمارد کہ البتہ بروے رحمت نکند حاسدے بروے گمارد قولہ وانشدوا۔ شعر

وحسبک من حادث بامرئ ترى حاسدیہ لہ راحمینا

بسندہ است از حادثات روزگار بمردے کہ بینی تو حاسدان بر و رحمت میکنند

قولہ وانشدوا

کل العداوۃ قد ترجی امانتہا الا عداوۃ من عاداک من حسد

ہر جا کہ عداوتے است امید امن باشد از وے مگر عداوتے کہ در وے حسد باشد قولہ وقال ابن المعتز

قل للحسود اذا تنفس طعنۃ یا ظالما وکأنہ مظلوم

حسود را بگو چوں او از تو یک طعنہ دور کند این ظالمے کہ گوئی مظلومے

قولہ وانشدوا۔ شعر

واذا اراد اللہ نشر فضیلۃ طویت اتاح لہا لسان حسود

وچوں خدا خواہد فضیلت کسے کہ پوشیدہ است آشکارا کند زبان حسودے را بر و کشاید۔

قولہ ومن الاخلاق المذمومۃ للنفس الغیبۃ ویکے از اخلاق ذمیمہ نفس اغتیاد غیبت است۔

قولہ (۱۵) باب الغیبۃ

غیبت کسے در پس او سخن گفتن کہ آن سخن او را بحضور او گویند او را دشوار آید بسیار مردم درین مبتلا باشند و بعضے را کالضرورۃ لہم است

چنانچہ مر مقربان بادشاہ البتہ در گوش او خبرے از مردم رسانند ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعیم صحابی قدیم پیوستہ بودے اورا امارت و لایتے داد و طبلے و علمے بدو تسلیم کرد امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ بر ابو بکر خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت چہ کردی و قتے او با بنی ہاشم میگفت یا ابن عباس وغیر آن ای بنی ہاشم شما حمیت وغروبیت گم کردید روا داشتید کہ شخصے از بنی تیم بر شما امیر شود و شما بنی ہاشم ابو بکر رضی اللہ عنہ کم کرد گفت بروید طبل و علم از و بیارید نعیم رضی اللہ عنہ کم بیرون انداخت گفت واللہ نہ بدادن او خوش بودم نہ از ایستدن ایں ناخوش اکنوں چہ باشد ایں کہ بر ابو بکر رضی اللہ عنہ این سخن گوید کہ نعیم چنین و چنین است مگر آنکہ برائے مصلحت را روا باشد و مانند این حکایت ہا بسیار است قولہ قال اللہ تعالیٰ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا شیخ آیت آورد برائے آنکہ غیبت نہی است عقلاً و شرعاً و مروۃً و ترک آن ضروری است خداوند تعالیٰ فرمود وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا ترجمہ غیبت مکنید یکے مرد یگر را یعنی در غیبت او آن نگوید کہ اگر بحضور او گویند دشوار آید این بدین ماند کہ یکے مر گوشت آدمی را بخورد چنانچہ حیوانے است کہ ماکول است آن حیوان زندہ باشد و گوشت او ببرد بخورد این بدان ماند و آن گوشت خوردن حرام و حکم آن گوشت مردار قولہ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا در تفاسیر است کہ این از قبیل تخییل و تمثیل است درین تخییل و تمثیل تشنیع حال مغتاب میکند بدین مبالغت قولہ اخبرنا ابو سعد محمد بن ابراھیم الاسمعیلی

رحمہ اللہ قال اخبرنا ابوبکر محمد بن الحسین بن الحسن
بن الخلیل رحمہ اللہ قال حدثنا علی بن الحسن رحمہ اللہ
بن ہند قال حدثنا اسحق بن عیسی بن داود بن ابی ہند رحمہ اللہ
قال حدثنا محمد بن ابی حمید رحمہ اللہ عن موسی
بن وردان رحمہ اللہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان
رجلا قام وھو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس
فقال بعض القوم ما اعجز فلانا فقال اکلتم اخاکم واغتبتموہ
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت میکند مردے با رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نشستہ بود ایستاد گفت میان بعض مردم فلان چہ کرد عاجز است
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود خوردید شما گوشت برادر خود را و بیان
آن خوردن اغتیبتموہ شما غیبت کردید او را قولہ واوحی اللہ الی موسی
علیہ السلام من مات تائبا من الغیبۃ فھو آخر من
یدخل الجنۃ ومن مات مصرا علیھا فھو اول من یدخل
النار بر موسی علیہ السلام خداوند تعالی وحی کرد کسے کہ غیبت کرد و از ان
توبہ کرد در بہشت در آید و لے پس از ہمہ و ہر کہ بمیرد و بر غیبت مصر باشد
یعنی توبہ نکردہ باشد او اول کسے باشد کہ در دوزخ در آید اینجا سخنے می آید
غیبت حق دیگر است بتوبہ چو عفو شود تا خصم خشنود نشود مگر گوئیم این توبہ
باسترضا باشد قولہ وقال عوف دخلت علی ابن سیرین
رحمہ اللہ فتناولت الحجاج فقال ابن سیرین رحمہ اللہ
ان اللہ حکم عدل فکما یاخذ من الحجاج یاخذ للحجاج و
ازینجا انک اذا لقیت اللہ غدا کان اصغر ذنب اصبتہ اشد

علیك من اعظم ذنب اصابه الحجاج یوسف حجاج حاکم بود همه
کس دانند شخصے برابن سیرین رحمه الله ابن حجاج را بسے کرد ابن سیرین رح گفت
تحقیق خدائے تعالی حاکمے عادلے است چنانچه جبرئیلے از حجاج بگیرد دیگرے را سبب حجاج
که او را بدگوید بگیرد تو فردا بحضرت رسی غم ترین گناه ابدان سیه بخت تر باشد بر تو از عظیم ترین
گناهها که حجاج کرد قوله وقیل دعی ابراهیم ادهم رحمه الله
الی دعوة فحضر فذکروا رجلا لمیاتهم وقالوا انه ثقیل فقال
ابراهیم رحمه الله انما فعل فی هذا نفسی حیث حضرت
موضعا یغتاب فیه الناس فخرج ولم یاکل ثلثة ایام سلطان ابراهیم
ادهم رحمه الله را جائے مهمان طلبیدند آنجا مردمانے حاضر بودند سلطان ابراهیم
ادهم رحمه الله آنجا حاضر شد گفتند فلانے نیامد گفتند او ثقیل است گران است
نمیتواند آمد اکنون گران یا مردے فربه است یا کسلان است یا طریقه تمسخر گفتند
که او مردے بزرگ است سلطان ابراهیم رحمه الله با خود گفت درین کار مرا نفس
من انداخت زیرا چه حاضر شدم موضعے را که مردمان غیبت میگویند پس ازان مجلس
برون آمد و سه روز طعام نخورد برائے احداد نفس را که چرا آنجا حاضر شود جائے که
مردمان غیبت کنند قوله وقیل مثل الذی یغتاب الناس کمثل
من ینصب منجنیقا ویرمی حسناته شرقا وغربا یغتاب واحدا
خراسانیا واخر حجازیا واخر ترکیا فیفرق حسناته ویقوم ولا شیء
له مردے که او را غیبت عادت است البته غیبت کند مثل او شخصے است
که منجنیقے نصب کرده باشد حسنات خویش را پرتاب میکند هر طرفے شرق وغرب
وجنوب وشمال هر که در طرف شرق است او را غیبت می کند گوئی حسنات خود
را طرف شرق انداخت و کسے در طرف غرب است او را غیبت میکند گوئی حسنا

خویش را طرف غرب انداخت پس حسنات خویش را تفرقہ کرد چون ازان مجلس برخیزد
ہیچ حسنہ با او نماند قولہ یوتی العبد یوم القیمۃ کتابہ فلا یری فیہ حسنۃ
فیقول این صلوتی وصیامی وطاعاتی فیقال ذھب عملک کلہ
باغتیابک للناس چنین گویند اعمال نامۂ شخصے بدستش دہند او ہیچ حسنہ در اعمال نامہ
خویش نیابد گوید نماز من چہ شد و روزہ من چہ شد گویند تو غیبت میکنی ہمہ حسنات
تو بدان رفت اینجا شخصے گویند اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّئَاتِ لا السیئات
یذھبن الحسنات مذہب حق برین است کہ کبیرہ موجب حبط عمل نیست چنین
گوئیم کہ حسنات او را مقابلہ غیبت گیرند شخصے را کہ غیبت کرد این حسنات او بدو
دہند چنانچہ در احادیث آمدہ است یکے باشد کہ اصحاب حقوق فردا او را بگیرند
حسنات او با صحاب حقوق بدہند او بے حسنات ماند قولہ وقیل من اغتاب
بغیبۃ غفر اللہ نصف ذنوبہ ہر کرا غیبت گفتند بقدر غیبت خدائے
تعالی گناہان او را بیامرزد قولہ وقال سفیان بن الحسین رحمہ اللہ
کنت جالسا عندا یاس بن معویۃ رحمہ اللہ فنلت من انسان
فقال ھل غزوت العام الروم والترک فقلت لا فقال سلم منک
الترک والروم وما سلم منک اخوک المسلم شخصے پیش کسے
غیبتے گفت ایاس معویہ با سفیان حسین رحمہ اللہ گفت کہ تو امسال با ترک و روم غزا
کردی او گفت نہ گفت ترک و روم از تو سالم ماندند و برادر مسلمان از تو سالم نماند
قولہ وقیل یعطی الرجل کتابہ فیری فیہ حسنات لم یعملھا فیقال
لہ ھذا بما اغتابک الناس وانت لم تشعر چنین گویند مردے را
فردا بیارند کارے نکردہ و نبشتۂ بدست او بدہند دران حسنات بیند گوید من آن
کار نکردہ ام کہ موجب حسنات باشد گویند مردمان ترا غیبت کردند و تو نمی دانستی

این حسنات بمقابلۂ آن است قولہ وسئل سفیان الثوری رحمہ اللہ
عن قولہ علیہ السلام ان اللہ یبغض اھل بیت اللحمیین فقال
ھم الذین یغتابون الناس یاکلون لحومھم سفیان ثوری رحمہ اللہ
را پرسیدند ازین حدیث ان اللہ یبغض اھل بیت اللحمیین معنی این چہ
باشد او گفت آنان مردانند کہ مردمانرا غیبت کنند و بدان مانند کہ گوشتہائے ایشان
میخورند و اللحمی گوشت خوار را گویند و معنی حدیث اینست خدا دشمن دارد قومے را
کہ ایشان غیبت کنند قولہ وذکر الغیبۃ عند ابن المبارک رحمہ اللہ
فقال لو کنت مغتابا احدا لاغتبت والدی لانھما احق
بحسناتی پیش ابن مبارک رحمہ اللہ مردمان ذکر غیبت کردند او گفت من کسے
را غیبت نکنم و اگر کنم مادر و پدر خود را غیبت کنم زیرا چہ نیکیہائے مرا بمادر و پدر
من بدہند قولہ وقال یحیی بن معاذ رضی اللہ عنہ لیکن حظ
المؤمن منک ثلث خصال ان لم تکن تنفعہ فلا تضرہ وان
لم تسرہ فلا تغمہ وان لم تمدحہ فلا تذمہ کو باد حظ مومن از تو سہ
خصلت اگر نفعے نرسانی بارے زیان ہم مرسان و اگر او را نمی توانی خوش کردن بار
غمگین ہم مکن و اگر او را مدح نکنی بارے بد مگو قولہ وقیل للحسن البصری رحمہ اللہ
ان فلانا اغتابک فبعث الیہ طبق حلواء وقال بلغنی انک
اھدیت الی حسناتک فکافیتک حسن بصری رح را گفتند کہ فلاں ترا
غیبت گفت بر آن شخص یک طبق حلوا فرستاد و گفت مرا رسید کہ تو برائے مرا
حسنات خود ہدیہ فرستادی این طبق حلوا شکرانۂ اینست نیکو نشترے خفیہ است کہ
حسن رضی اللہ عنہ در جگر او زد و خوش تنبیہے کرد او را کرد و بیان حدیث بطریق بہتر
کرد قولہ اخبرنا احمد بن علی بن احمد الاھوازی رحمہ اللہ

قال اخبرنا احمد بن عبید البصری رحمہ اللہ قال حدثنا
احمد بن عمرو القطوانی رحمہ اللہ قال حدثنا مہل
بن عثمان العسکری رحمہ اللہ قال حدثنا الربیع بن بدر رحمہ اللہ
عن ابان رحمہ اللہ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من القا جلباب الحیاء
فلا غیبۃ لہ ہر کہ ردائے حیا بر ون انداخت اگر در غیبت او را چیزے
غیبت گویند این قسمت غیبت نباشد و ے ہم ازان قسمے کہ نسبت بجلباب
حیا دارد و اگر چیزے است کہ نزدیک او و بوہم او شئے حسنے است و تو در آن
تقبیح شان گوئی آن غیبت باشد قولہ سمعت حمزہ بن یوسف السہمی
رحمہ اللہ یقول سمعت ابا طاہر محمد بن اسید الرقی رحمہ اللہ
یقول سمعت جعفر بن محمد بن نصیر رحمہ اللہ یقول قال
الجنید رحمہ اللہ کنت جالسا فی مسجد الشونیزیۃ انتظر
جنازۃ اصلی علیہا و اہل بغداد علی طبقاتہم جلوس ینتظرون
الجنازۃ فرایت فقیرا علیہ اثر النسک یسال الناس فقلت
فی نفسی لو عمل ہذا عملا یصون بہ نفسہ کان اجمل بہ
فلما انصرفت الی منزلی وکان لی شیء من الاوراد باللیل حتی
البکاء والصلوۃ وغیرہ فثقل علی جمیع اورادی فسہرت وانا
قاعد فغلبنی النوم عینی فرایت ذلک الفقیر جاء ابہ علی خوان
ممدود فقالوا کل لحمہ فقد اغتبتہ وکشف لی عن الحال فقلت
ما اغتبتہ انما قلت فی نفسی شیئا فقیل لی ما انت ممن یرضی
منک بمثلہ اذہب واستحلہ فاصبحت ولم ازل اتردد حتی رایتہ

فی موضع یلتقط من الماء عند تراد الماء اوراقاً من البقل مما
تساقط من غسل البقل فسلمت علیہ فقال تعود یا ابا القاسم
فقلت لا فقال غفر اللہ لنا ولك از جنید رحمہ اللہ حکایت می آرند کہ
جنید رحمہ اللہ گفتہ است کہ من شستہ در مسجد شونیزیہ و اہل بغداد انتظار نماز جنازہ
می کردیم دیدیم فقیرے را از سیماے او معلوم بود کہ مرد متعبد است و از مردمان
سوال میکرد جنید رحمہ اللہ میگوید در دل من آمد اگر این مرد کارے کند برائے
قوت را بہتر باشد ازیں کہ سوال کند جنید رح میگوید چون در خانہ رفتم و مرا اوراد
در شب معین بود گزاردنی و خواندنی و بکائی کہ از سبب ذوقے و وجدے بودے
آن ہم طریقۂ دروے شدہ بود پس جملہ اوراد من از گذاردن خواندن بر من
گران شد پس بیزار شدم و من شستہ بودم خواب بر من غلبہ کرد دیدم آن فقیر را
آوردند بر خوانے کشیدہ و مرا گفتند بخور گوشت این را کہ تو این را غیبت کردۂ و
گفت کہ تو اینچنین در دل گذرانیدۂ جنید رحمہ اللہ گفت من غیبت نکردہ ام چیزے
در دل خویش گذرانیدہ ام گفتند تو ازانہا نۂ کہ از تو راضی باشند کہ در دل تو اینچنین لا
یعنی بگذرد برو و کسے را کہ غیبت کردۂ از و بحلے بخواہ پس صبح شد بیدار گشتم و بسیار
تردد کردم در ہر طرفے تا آنکہ او را در موضعے دیدم کہ آنجا ہر جنس ترہ و ترب
می شویند و برگہاے کہ فاسد می باشند دوام آن را بروں می اندازند آنرا ایستادہ
این فقیر می چیند من برو سلام کردم آن فقیر گفت باز اینچنین خیالات را در دل
رہ خواہی داد من گفتم نہ گفت خداے ما را و ترا بیامرزد یعنی من خشنود گشتم قولہ
سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت
ابا طاہر الاسفرائینی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا جعفر البلخی
رحمہ اللہ یقول کان عندنا شاب من اہل بلخ وکان یجتہد

ویتعبد الا انہ کان ابدا یغتاب الناس ویقول فلان کذا وفلان کذا فرایتہ یوما عند المخنثین القاسین خرج من عندھم فقلت یا فلان ما حالک فقال تلک الوقیعۃ فی الناس اوقعتنی الی ھذا ابتلیت بمخنث من ھولاء وانا ھوذا اخدمھم وتلک الاحوال کلھا قد ذھبت ابو جعفر بلخی رحمہ اللہ حکایت میکرد جوانے بود تعبد بسیار کردے والبتہ بخدا مشغول بودے اما غیبت بسیار میکرد کہ فلان چنین کرد و فلان چنین نکرد و فلان چنین کسے است پس روزے اورا دیدم نزدیک مخنثان بدکار کہ ایشان غلو دارند در کار از نزدیک ایشان بیرون آمد ازو پرسیدم اے فلان این چہ حال است و چہ پیش آمد ترا گفت آن غیبت مردماں کہ میکردم مرا بدین واقعہ انداخت و بدین بلا مبتلا شوم کہ خدمت مخنثے میکنم و آن احوالے کہ داشتم گذاردنی و خواندنی یا اگر با آن گذاردن چیزے دیدن نورے و نارے بود آن ہمہ گم کردم نکو سخنان کہ شیخ در باب غیبت ذکر کرد یک سخن بایستے گفتن کہ این غیبت کار بیکاران است کار بیوہ زنان است کار بے ہنران ست اگر کسے را اندک طلبے در خاطر باشد و اندک میلے با خدا باشد با آوا مخنثین تا چہ نسبت اگر او آن دل ندارد آن نظر ندارد کہ جز یاد محبوب جز دیگر یاد نیاید و جز بر محبوب چشم او نکشاید و اگر بکشاید بر طریق عادت چنانچہ در رہ رفتن نظر بر ہر چیزے افتد بغیر قصد جز این شخص او نہ از عوام این طایفہ است و نہ از مریدان است و نہ از متوسطان و فہمیان این پند برو چہ سود آید۔

قولہ (۱۶) باب القناعۃ

قناعت باندکے قرار گرفتن است بلغۃ من العیش باشد تو بدان

فارغ مانی وطلب زیادتی نکنی این قناعتست قناعت از قناع گرفتہ اند باز ماندن
از چیزے وگرد آوردن خود است ازین معنی اشتقاق گرفتہ اند بسیار صلحا این کردہ
اند وبسیار زہاد این کردہ اند ونکوکارے است قولہ قال اللہ تعالی مَنْ
عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً قال اکثر من
اھل التفسیر الحیوۃ الطیبۃ فی الدنیا القناعۃ ہر مردے مومن وزنے
مومنہ کہ عمل نیک کند تحقیق ما بزیانیم اورا بحیاتے خوشے اکثرے مفسران حیوۃ طیبۃ
در دنیا قناعت گفتہ اند ہمچنین گویند نظم

انکس کہ بدہر نیم نانے دارد — در گوشۂ شہر آشیانے دارد
نے خادم ہیچ کس نہ مخدوم کسے — انصاف بدہ کہ خوش جہانے دارد

قولہ اخبرنا الشیخ ابو عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ قال حدثنا
ابو عمر محمد بن جعفر بن مطر رحمہ اللہ قال حدثنا
محمد بن موسی الحلوانی رحمہ اللہ قال حدثنا عبد اللہ
بن ابراھیم الغفاری رحمہ اللہ عن محمد بن المنکدر عن المنکدر بن
بن محمد رحمہ اللہ عن ابیہ عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال محمد عن ابیہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القناعۃ کنز لا یفنی رسول
اللہ صلی اللہ فرمود قناعت گنجے است کہ فانی نشود مقابلہ او این سخن ہم آید الحرص
نار لا تنطفی حرص آتشے است کہ ہرگز کشتہ نشود قولہ اخبرنا ابو الحسین
الاھوازی رحمہ اللہ قال اخبرنا احمد بن عبید البصری
رحمہ اللہ قال حدثنا عبد اللہ بن ایوب القرنی رحمہ اللہ المقری
قال حدثنا ابو الربیع الزھرانی رحمہ اللہ قال حدثنا اسمعیل
بن زکریا رحمہ اللہ عن ابی رجاء رحمہ اللہ عن مرۃ بن سنان

رحمہ اللہ عن مکحول رحمہ اللہ عن واثلہ بن الاسقع رحمہ اللہ
عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کن ورعا تکن اعبد الناس وکن قنعا تکن
اشکر الناس واحب للناس ما تحب لنفسک تکن مومنا
واحسن مجاورۃ من جاورک تکن مسلما واقل الضحک
فان کثرۃ الضحک تمیت القلب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ از رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کرد کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود
متورع باش یعنی از مشتبہات بپرہیز خرقہ ولقمہ صاف کن از ہمہ خداپرستان پرستندہ
باشی وقانع باش تا از ہمہ شکرگویان تو شاکرتر باشی قناعت نعمتے است
ہنیئے فارغ وبیغم شستہ دل از ہمچو خودے کشیدن و بردر کسے باحتیاج رفتن
نہ قانع کہ بادشاہ وقت خویش است چہ اینچنین کند ہر آئینہ اینچنین کسے اشکر
الناس باشد ودوست دار برائے مردمان آنچہ برائے خود را دوست
میداری تا مومن باشی وآنکہ ترا ہمسایہ باشد بحق ہمسایگی برو نیکی کن برین صفت
تو مسلمان باشی وخندہ را اندک کن کہ بسیار خندہ دل را بمیراند خندہ از سبکی
دل وغلبہ مزاج سودا است اندک چیزے دید در دل او عجبے آمد رگہا یکجا
جمع آمدند دندان کشید آوازے از دہن او بیرون آمد این خندہ است
این ہمہ از سبکی دل است وسودائے دماغ ہر آئینہ در ہر کہ این صفت
کثرت باشد دل را بمیراند دل مردن عبارت از قساوت اوست وکم فہمی
اوست قولہ وقیل الفقراء اموات الا من احیاہ اللہ بعز
القناعۃ فقرا ہمہ گوئی مردگانند مگر کسے کہ خدائے تعالیٰ او را بقناعت
زندہ میدارد زیرا چہ فقیرے کہ باحتیاج بردر اغنائے رود موت اوست

قولہ وقال بشر الحافی رحمہ اللہ القناعۃ ملک لا یسکن الا فی قلب مؤمن قناعت فرشتہ است کہ مقر او نباشد مگر در دل مومن قلب مومن خواہد باضافت او و خواہد بصفت او قناعت را ملک نام کرد یا تشبیہ کرد بریں کہ او مصلح است و مترقی درجہ است بنا برین قناعت را فرشتہ خواند یا خود قناعت نام فرشتہ است کہ او جز در دل مومن قرار ندارد و اگر ملک بکسر لام باشد ہم معنی درست می آید و اگر بضم میم و جزم لام دارند ہم معنی درست تر آید قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت عبد اللہ بن محمد الشعرانی رحمہ اللہ یقول سمعت اسحق بن ابراھیم بن ابی حسان الانماطی رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن ابی الجواری رحمہ اللہ یقول سمعت ابا سلیمان الدارانی رحمہ اللہ یقول القناعۃ من الرضا بمنزلۃ الورع من الزھد ھذا اول الرضاء وھذا اول الزھد دارانی رحمہ اللہ میگوید قناعت بدایت مقام رضا باشد چو قناعت قسمے از توکل است و توکل قسمے از رضا پس قناعت بدین اعتبار اول مقام رضا باشد قولہ وقیل القناعۃ السکون عند عدم المالوفات و ہمچنین گویند قناعت عبارت از قرار باشد بحضور عدم مالوفات یعنی نفس الف بر اکلے چنینے و چنانے یا بر لبسے چنین و الف بر صحبت دارد یا بر جاہ و مال ازین ہم باز آید این قناعت باشد قولہ وقال ابو بکر المراغی رحمہ اللہ العاقل من دبر امر الدنیا بالقناعۃ والتسویف عاقل اوست کہ تدبیر دنیا کند و باندکے قناعت کند ہر چہ برسد بدان دل بنہد و خاموش کند قولہ وقال ابو عبد اللہ بن خفیف رحمہ اللہ

التشوف القناعة ترك التشرف الى المفقود والاستغناء بالموجود قناعت
اینست میلے بسوے مفقود نکند و باسباب تحصیل مفقود مباشر نشود و ہم بدانچہ
موجود است بے نیاز شود باند قوله فی معنی قوله تعالی لَيَرْزُقَنَّهُمُ
اللهُ رِزْقًا حَسَنًا یعنی القناعة خدا ایشان را رزقے حسنے بدہد یعنی قناعت
روزی کند و درین آیہ گفتہ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ای نعیم القناعة
وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ای جحیم الحرص قوله وقال محمد بن
علی الترمذی رحمه الله القناعة رضاء النفس بما قسم لها
من الرزق ابو علی محمد حکیم ترمذی رحمہ اللہ گفت قناعت عبارت ازین است
کہ آنچہ قسمت برائے او رفتہ است نفس بداں راضی باشد یعنی اسبابے را
مباشر نشود کہ بدان وہم رود کہ ازین سعی او انچہ قسمت اوست زیادہ خواہد
شد قوله ویقال القناعة الاکتفاء بالموجود وزوال الطمع
فیما لیس بحاصل قناعت بسندہ کردن بچیزے کہ موجود است و آنچہ
حاصل نیست طمع بدان نہ بندد قوله وقال وهب رحمه الله ان العز والغنی
خرجا یجولان فلقیا القناعة فاستقرا وہب رحمہ اللہ میگوید عز
و غنا ہر دو بروں آمدند و ہر یکے بصولتے کہ دارند جولانی میکردند پس ملاقی شدند
خوب قناعت را سپاس گزار گرفتند بعضے عزت در قناعت است طریقہ حزف
مثلے آوردہ است اگر غنی بقدرے کہ غنا دارد قناعت میکند بیشتر طمع نمیکند
او عزت دارد و کذلک الفقیر قوله وقیل من کانت القناعة
سجیته فطابت له کل مرقة ہر کہ قناعت او فربہ باشد ہر خوردنیئے
کہ او بخورد خوب باشد قوله ومن رجع الی الله تعالی علی کل حال
رزقه الله القناعة ہر کہ در حال رجعت بسوے خدا کند خدائے تعالی او را

قناعت نصیبہ کند چہ گفتار است چو رجوع الی اللہ مستقیم شد ہمان قناعت است و ہمان رضا است و ہمان توکل است قولہ وقیل مر ابو حازم بقصاب ومعہ لحم سمین فقال خذ یا اباحازم فاتۃ سمین فقال لیس معی درہم فقال انا انظرک فقال نفسی احسن نظرۃ لی منک ابو حازم بر قصابے گذشت او گوشت فربہ می فروخت قصاب گفت ای ابو حازم گوشت فربہ است بخر گفت درم ندارم گفت ترا مہلت خواہم داد بدہی گفت بہترین مہلتہا اینست کہ نفس من مرا مہلت دہد یعنی نفس من صبر میکند و مہلت می دہد وقتے باشد کہ بخورم قولہ وقیل من اقنع الناس فقیل اکثرہم للناس معونۃ واقلہم علیہم مؤنۃ قانع ترین مردمان کیست گفت آن کسے کہ مردماں را بیشتر یاری کند و معونت خویش بر ایشان اندک انداز و معونت با قناعت چہ نسبت دارد مگر آنکہ صورتے فرض کنیم چند درمے بدست کسے افتد و بدان چند درم معونت کسے کند لابد اندکے کہ بر و باشد بدان قناعت کند و بار بر دیگران نمی اندازد ہر آئینہ خود قناعت کردہ است آنکہ بار خود بر کسے نمی اندازد قولہ وفی الزبور القانع غنی وان کان جائعا آنکہ قناعت کردہ است غنی است اگرچہ گرسنہ باشد قولہ وقیل وضع اللہ خمسۃ اشیاء فی خمسۃ مواضع العز فی الطاعۃ والذل فی المعصیۃ والہیبۃ فی قیام اللیل والحکمۃ فی البطن الخالی والغنا فی القناعۃ خدائے تعالی پنج چیز را پنج محل نہاد عزت نفس در طاعت خدا و خواری نفس در گنہ خدا است گفتہ اند کل من یعصی اللہ فہو السفلۃ و ہیبت در بیداری شب است و اگر ذا الہیبۃ باشد مناسب کلام است ہر کہ بخشش

خدایا بدو بیداری شب یا بدو اگر لفظ الهیبته باشد یعنی بخاصیت عبادت
شب لمعانے در خشنے در روے او باشد کہ مردان در روے او نظر
تواند کرد از ہیبت و اگر ہیبت باشد یعنی آسان کارے و چیزے بآسانی یافتن در بیداری
شب باشد و اگر الهیت باشد نعمتے گوارے و ہیبتے در بیداری شب است و اگر
الهیبت باشد یعنی ہیبت انسانیت و سلامتی ہنیاوکہ انسان را انسان دانند و شمرند در بیداری
شب است و مقر حکمت در شکمے کہ خالی باشد نہ آنچنان شکم خالی کہ این بدان
را می باشد خالی شکم کہ عقلا و زہاد و عباد دارند بے نیازی از مردم در قناعت
است قوله سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمه الله
یقول سمعت نصیر بن محمد رحمه الله یقول سمعت
سلیمان بن ابی سلیمان رحمه الله یقول سمعت ابا القسم
بن ابی نزار رحمه الله یقول سمعت ابراهیم المارستانی
یقول انتقم من حرصك بالقناعة کما تنتقم من عدوك
بالقصاص از حرص انتقام بکش بقناعت یعنی حرص عدو است مر قناعت
را چو قناعت آید حرص منہزم شود چنانچہ انتقام میکشی از دشمن بقصاص قوله
وقال ذو النون رحمه الله من قنع استراح من اهل زمانه
واستطال علی اقرانه ہر کہ قناعت اختیار کرد از ننگ اہل زمانہ خویش
خلاص یافت و بر ہمکارگان خویش سر فرازی کند و بزرگی کند بر ہمسران خویش
اگر از قرین داری ہم درست است و اگر از قرن داری ہم درست است
قوله وقیل من قنع استراح من الشغل واستطال علی الکل
ہر کہ قناعت اختیار کرد از شغل فارغ شد و بر جملہ اہل شغل او سر افراز بد قوله
وقال الکتانی رحمه الله من باع الحرص بالقناعة ظفر

بالعز والمروۃ ہر کہ حرص را بقناعت بدل کرد یعنی حرص گذاشت قناعت اختیار کرد باع میگوید ترک نمی گوید زیرا چہ مبیع ملک دیگرے می گردد و بکلی برین نمی ماند یعنی حرص بکلی از وے برود و باز او گردد و وے نکرد و عزتے و مروتے او را نصیبہ شود قولہ وقیل من تبعت عیناہ ما فی ایدی الناس طال حزنہ چشمہاے ہر کہ پس رو مملوک مردم شد یعنی بنظر استحسان و بنظر رغبت دید ہم و اندوہ او دراز شد قولہ وانشد واشعر

واحسن بالفتی من یوم عار ینال بہ الغنی کرم وجوع

نیکوتر است بفتی از روز خواری کہ بداں غنا برسد کرمے و غرتے بنفس خویش و جوعے و فقرے باآن قولہ وقیل رای رجل حکیما یاکل ما تساقط من البقل علی راس ماء فقال لو خدمت السلطان لم تحتج الی اکل ھذا فقال الحکیم وانت لو قنعت بھذا لم تحتج الی خدمۃ السلطان مردے حکیمے را دید کہ او آبے ایستادہ کہ آنجا بقال ہر چیز از تزہ فروشی شستہ بود و برگ ساقط زرد وام برون انداخت حکیم چید و در دہن انداخت خائید و فرو برد مرد باد ے گفت اے حکیم اگر تو خدمت سلطان کنی بدین برگ ساقط محتاج نگردی حکیم گفت اگر تو برین برگ قناعت کنی از خدمت سلطان بی نیاز شوی قولہ وقیل العقاب عزیز فی مطارہ ولا یسموا الیہ طرف صیاد ولا طمعہ فاذا طمع فی جیفۃ علقت علی حبالہ نزل من مطارہ فیعلق علی حبالہ عقاب عزیز است نادر است در محل طیر خویش زیرا چہ او بدان بلندی می شنیند کہ نظر صیاد آنجا نمی رسد و چوں طمع کند بر جیفۃ افتد در صید صیاد و در ریسمان او فتد آن قناعت بود این حرص است قولہ وقیل لما نطق موسی علیہ السلام بذکر الطمع فقال لو

شئت لاتخذت علیہ اجرا قال الخضر علیہ السلام لہ ھذا
فراق بینی وبینک اگرچہ سہ جا مبتلا متحیر بود موسی علیہ السلام اما اضافت
بیکجا کرد جاے کہ طمع بود الحکم یضاف الی آخر وصف العلۃ ہمان شد معنی
سخن این ست جاے کہ موسی علیہ السلام وخضر علیہ السلام رفتند وطلب طعام
کردند ایشان طعام ندادند خضر وموسی علیہما السلام دیوار برآورد ند موسی علیہ السلام
گفت اگر اجر این دیوار برآوردن می استدی محتاج نمی گشتی خضر علیہ السلام سبب
طمع او در اجرت او را گفت ھذا فراق بینی وبینک قولہ وقیل لما قال
ذلک موسی علیہ السلام وقف بین یدی موسی والخضر
علیہما السلام ظبی وکانا جا یعین الجانب الذی یلی موسی
علیہ السلام غیر مشوی والجانب الذی یلی الخضر علیہ السلام
مشوی وگفتہ اند وقتے کہ موسی علیہ السلام این سخن گفت لو شئت لاتخذت
علیہ اجرا یک آہوے میان ایشان آمد ایستاد جانب موسی علیہ السلام خام
وجانب خضر علیہ السلام مشوی بریان کردہ خضر قناعت کرد جانب او بریان
کردہ آمد وموسی قناعت نکرد جانب او غیر بریان کردہ بود قولہ وقیل فی قولہ
تعالی ان الابرار لفی نعیم ھو القناعۃ فی الدنیا وان الفجار
لفی جحیم ھو الحرص فی الدنیا ای القناعۃ نعیم نقد والحرص جحیم
نقد القانع فارغ وای جنۃ نقد اھنی من الفراغ قولہ وقیل
فی قولہ تعالی فک رقبۃ ای فکھا من ذل الطمع خدا منت می نہد یعنی
اینچنین نعمتے دادکہ از ذل طمع خلاص یافت قولہ وقیل فی قولہ تعالی
انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت یعنی
البخل والطمع وتاویل کردہ اند لیذھب عنکم الرجس یعنی رجس البخل

والطمع وذل الحرص قوله ويطهركم تطهيرا يعني بالسخا والايثار والقناعة
قوله وقيل في قوله هب لي ملكا لا ينبغي لاحد من بعدي
اي مقاما في القناعة انفرد به من اشكالي واكون راضيا
فيه بفضلك يعني مرا قناعتي روزي كند بدين مبالغت كه بعد من كسي
را باشد و در آنجا بحكم و قضاي تو راضي باشم قوله وقيل في قوله تعالى
لاعذبنه عذابا شديدا لاسلبنه القناعة ولابلينه بالطمع
يعني اسال الله ان يفعل به ذلك سليمان عليه السلام هدهدرا ديد حاضر
نبود گفت اورا عذابي سختي كنم از عذاب سخت اين عنايت كرده اند كه
از خدا نخواهم از و سلب قناعت كند و مبتلا بطمع كند قوله وقيل لابي
يزيد رحمه الله بم وصلت الى ما وصلت فقال جمعت
اسباب الدنيا فربطتها بحبل القناعة ووضعتها في منجنيق
الصدق ورميت بها في بحر اليأس فاسترحت ازابو يزيد
پرسيدند سرچه يافتي بچه يافتي گفت اسباب دنيا را جمع كردم بريسمان قناعت بستم
و در منجنيق صدق نهادم و او را در دريائي نوميدي انداختم پس راحت يافتم
و خلاص يافتم حاصل اين ميگويد كه دنيا را بتمام از خود دور كردم و از و نوميد
شدم شستم و فارغ گشتم قوله سمعت محمد بن عبد الله الصوفي
يقول سمعت محمد بن فرحان بسامره رحمه الله يقول
سمعت خالي عبد الوهاب رحمه الله يقول كنت جالسا
عند الجنيد رحمه الله ايام الموسم وحوله جماعة كثيرون
من العجم والمولدين فجاء انسان بخمسمائة دينار ووضعه
بين يديه وقال تفرقه على هؤلاء فقال الك غيره قال

نعم لی دنانیر کثیرۃ فقال تریدغیر ما تملک فقال نعم فقال الجنید رحمہ اللہ خذھا فانک فقیر واخوج الیھا منا ولم یقبلھا عبدالوہاب رحمہ اللہ حکایت میکرد نزدیک جنید رحمہ اللہ نشستہ بودم روز موسم وجماعت عجم مولدان حاضر بودند مردے آمد پانصد دینار آورد پیش جنید رحمہ اللہ داشت گفت این مال را بدین حاضران بدہ جنید رحمہ اللہ پرسید بر تو غیر این مال دیگر ہست گفت آرے ہست جنید گفت دیگر ہم میخواہی کہ زیادہ شود گفت آرے جنید رحمہ اللہ گفت این مال را ہم توبستان کہ تو از ما محتاج تری وقبول نہ کرد آن مال را۔

قولہ (۱۷) باب التوکل

توکل گفتہ اند مصدر او تیقن بمضمون رزق باشد و دیگر تحقق برین انہ خالق کل شئ و رازق کل حی و دیگر شق و ما نحن فیہ است کہ آن مصدر و معین توکل گویند اما من ہم چنین گویم توکل اورا مستقیم است کہ عقیدہ کند کہ خدائے سبحانہ نہ طعامے خواہد داد کہ بخورم و نہ جامہ خواہد داد کہ بپوشم و من مباشر اسباب تحصیل او نخواہم شد بگرسنگی و برہنگی خواہم مرد اگر برین قرار کند بنشیند توکل او درست باشد باقی ہر چہ خدا با او کند گو کند کہ او از ان ہمہ فارغ است بمرگ شتہ است قولہ قال اللہ عزوجل وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ چند وجہے در خاطر می آید بنویسانم قال عزمن قائل وَمَنْ یَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ فی الآیۃ من الاحتمالات عند السادات وکل احتمال من المعانی السدیدۃ والفھوم العتیدۃ وکل ذلک مما یعتمد ویعتد یقال وَمَنْ یَتَوَکَّلْ

عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ای فالله یحاسب یوم القیامة علی توکله واتکاله هل کان علی شرط الاتکال کما هو دیدن اهل الحال وعادت ارباب الکمال و یقال وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ای فالله کافی للمتوکل حیث یبقیه ولا یضیعه کما عرف قوله سبحانه وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا فهو حسبه ای یوصله من مضمون رزقه ویقال وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ای التوکل حسب للمتوکل لان المتوکل اذا لمس فی صدق توکله یکون التوکل له کالغذاء بدل الطعام والماء ویقال وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ای التوکل حسب للمتوکل کافی له لذوقه فی المقاسات ولذته فی الشدة قال الخواص رحمه الله لو کان الامر الیّ لسالت الله ان یجعل الدنیا ابدیة لاتذوق فی الدنیا ذوق التوکل ولذة مقاساته وشدته ویقال وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ای ومن یتوکل علی الله فالتوکل حسب للمتوکل بمعنی ان الله سبحانه تجریه جزاءً لو یتصور ان لم یکن له فی الدنیا سوی التوکل یکون کافیا له تقربه وفوز درجاته ویقال وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ فالمتوکل من بین الاناسی فی حساب واعتلاذ کأنه امن واعتقد علی جمیع صفاته واسمائه ویقال وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ای فالله حسب له هو الذی لم یلتفت الی احد قبولهم ورده واقبالهم وادبارهم ویقال وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ یعنی فلذلک العبد المتوکل حسب لله للعبودیة وادائه حقه تیقنه بربه واکتفائه بوجوده یعنی لو لم یخلق الله احداً لتعبده ومعرفته وطلبه وتجلیه فهذا العبد المتوکل کافی لله مع عدم العرفاء والمتعبدین باجمعهم انه ادی حق العبودیة بحقها ویقال وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ

ای ومن توکل علی اللہ فھو الذی جعلہ اللہ فی عزتہ وعظمتہ وقدرتہ وحکمتہ اللھم ھذا مما الھمتنی والحق والصواب الیک والخطاء والغلط منی وانت ارحم الراحمین **قولہ** وقال وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مؤمنین وقال فتوکل علی اللہ انک علی الحق المبین توکل شرط ایمان داشت **قولہ** اخبرنا الامام ابو بکر محمد بن الحسین بن فورک رحمہ اللہ قال اخبرنا عبد اللہ بن جعفر بن احمد الاصفہانی رحمہ اللہ قال حدثنا یونس بن حبیب بن عبد القاھر رحمہ اللہ قال حدثنا ابو داؤد الطیالسی رحمہ اللہ قال حدثنا حماد بن سلمۃ رحمہ اللہ عن عاصم بھدلۃ رحمہ اللہ عن زر بن حبیش رحمہ اللہ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اریت الامم بالموسم فرایت امتی قد ملوء السھل والجبل فاعجبتنی کثرتھم وھیئتھم فقیل لی ارضیت قلت نعم قال ومع ھولاء سبعین الفا یدخلون الجنۃ بغیر حساب لا یکتوون ولا یتطیرون ولا یسترقون وعلی ربھم یتوکلون فقام عکاشۃ بن محصن الاسدی رضی اللہ عنہ فقال یا رسول اللہ ادع اللہ تعالی ان یجعلنی منھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللھم اجعلہ منھم فقام آخر فقال ادع اللہ ان یجعلنی منھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبقک بھا عکاشۃ ابن مسعود رضی اللہ عنہ از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم این خبر روایت کردہ کہ رسول فرمودہ است

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمہ امتہا را بمن نمودند امت خود را دیدم شیب و بلند و فراز را در گرفتہ کثرت ایشان و ہیبت ایشان مرا در عجب آوردہ مرا گفتند تو بدین راضی ہستی گفتم آرے بدین راضی ہستم قال احتمال دارد کہ قال اللہ یا قال رسول اللہ اھولاء سبعین الفا کیانند ایشان ہفتاد ہزارانند کہ بغیر حساب در آیند کار ایشان چیست داغ نمیکنند یک دو اد رزحمتہا داغ است ایشان در زحمتہا داغ نمیکنند برائے صحت راد لا یتطیرون و پرندہ را فال نمیگیرند اصل لغت تطیر فال از پرندہ گرفتن است اما در استعمال عام است در رود و میان و در وحوش و اصوات ہمہ جا تطیر میگویند ایشان بدینہا گوش نمی نہند و بدین چیزہا کارے برآمدہ نمی بینند و لا یسترقون و طلب افسوں نمیکنند و بر خدائے تعالی توکل میکنند بعضے ایشان بر جملہ کارہا متوکل بر خدائے اند اما مخصص این کارہا سبب آنکہ این کارہا شدید است کسے کہ اینجا توکل کند جاہا دیگر بطریق اولی و دیگر کی کنند ولی اثر را بکی اضافت نمیکنند و کذلک الاسترقاء و الرقی مرد متوکل کامل الحال در عین مباشرت این افعال خود را و افعال را در طمس و رمس بیند و جز فاعل حقیقی فاعلے دیگر را نظارہ نیست عکاشہ رضی اللہ عنہ خاست گفت یا رسول اللہ مرا دعا کن کہ یکے از ایشاں باشم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دعا کرد کہ خدایا عکاشہ را یکے از ایشان گردان این دو معنی احتمال دارد یکے آنکہ مرا اینچنین توکلے روزی کن کہ استرقانکنم و تطیر نکنم و دوم معنی کہ مرا از ایشان گردان و فردا مرتبہ ایشان بدہ با ایشان حشر کن از حال عکاشہ رضی اللہ عنہ این معلوم شد کہ طلب درجہ اولی کردہ است کہ آن اعلی مرتبہ است و دیگرے خاست کہ یا رسول اللہ مرا ہم دعا کن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمود عکاشہ سابق شد بدین سبقہ را چہ اثر است مگر بمعجزہ دانست کہ آن شخص چنین شدنی نیست

یا بدین معنی گفتہ است سبقك بها عکاشة یعنی محل قبول دعا ہماں بود کہ عکاشہ طلبید و یاد آنست کہ ہر یکے از جملہ ایشان باشد و این ہم گویند کہ از دوزخی منافق بود ازاں گفت کہ سبقك عکاشة قولہ سمعت عبد اللہ بن یوسف الاصفہانی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا نصر السراج رحمہ اللہ یقول حدثنی ابو بکر الوجی رحمہ اللہ یقول قال علی الرودباری رحمہ اللہ قلت لعمرو بن سنان رحمہ اللہ احك لی عن سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ حکایة فقال انہ قال علامة التوکل ثلث لا یسال ولا یرد ولا یحبس رودباری میگوید مر عمرو سنان را گفتم کہ حکایتے از سہل رحمہ اللہ بگو او گفت کہ سہل گفتہ است علامت متوکل سہ است از کسے نخواہد اگر چیزے بدہند رد نکند و زیادہ از قوت لایموی خویش جمع نکند قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت منصور بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول سمعت ابا عبد اللہ الشیرازی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا موسی الدیلی رحمہ اللہ یقول قیل لابی یزید رحمہ اللہ ما التوکل فقال لی ما تقول انت قال قلت ان اصحابنا یقولون لو ان السباع والافاعی عن یمینك ویسارك ما تحرك لذلك سرك فقال ابو یزید نعم ھذا قریب ولکن لو ان اھل الجنة فی الجنة یتنعمون واھل النار فی النار یعذبون ثم وقع بك تمییز علیھما لخرجت من جملة المتوکلین ابو موسی دیلی رح میگوید از ابو یزید رح پرسیدند توکل چیست بایزید رح گفت تو چہ میگوئی گفت دلی من گفتم یاران ما ہمچنین میگویند اگر ماران و شیران و گرگان و انواع موذیان و گرگ گرد بر گرد باشند در گے از سر او بجنبند یعنی بسبب ایشان متزلزل

ومنزعج شود او از جملہ متوکلان نباشد بایزید رح گفت نکو می گوئی این سخن قریب سخن ما است یا قریب بتوکل بایزید رح گفت لکن توکل اینست اگر بہشتیان در بہشت باشند با تنعم و نعیم و دوزخیان در دوزخ با عذاب و گرفتاری پس ترا میان ہر دو فریق تمیزے شود تا تو از جملہ متوکلان نباشی این توکل در خرقہ و لقمہ و معاش نیست این توکل عبارت ازین است کہ یکے خود را تمام بخدا سپرد گو فرحان کند شادان سازد گو کند و سازد و اگر غمگین کند و رنجور و دردمند سازد گو بسازد او را میان این ہر دو تمیزے نباشد او خود تمام او شدہ بدو سپردہ او در میان نماند تمیز کہ توکل عبارت از توحد و تفرد است بندہ بحق متفرد و متوحد گردد از روے لغت توکل آید اما آنکہ در اصطلاح توکل گفتہ اند آن اینست و یک اعتبار عدم تمیز این ہم باشد کہ در سرا و ضرا نظر ہم بر وا فتد بدین ہر دو سر نہد بغیر اضطراب و انتہاے قولہ وقال سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ اول مقام فی التوکل ان یکون العبد بین یدی اللہ کالمیت بین یدی الغاسل یقلبہ کیف اراد لا یکون لہ حرکۃ ولا تدبیر سہل رحمہ اللہ گفتہ است اول حال توکل اینست کہ بندہ بین یدی اللہ ہمچنین باشد چنانچہ مردہ پیش غسال ہیچ اختیارے و حرکتے و تدبیرے ندارد این مرد متوکل بین یدی اللہ ہمچناں باشد قولہ وقال حمدون رحمہ اللہ التوکل ہو الاعتصام باللہ بخدا پنہ گرفتن ہمین توکل است قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا بکر محمد بن احمد البلخی رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن حامد رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن خضرویہ یقول قال رجل لحمانۃ الاصم رحمہ اللہ من این تاکل فقال وللہ خزائن السموات والارض ولکن

الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ احمد خضرویہ رح میگوید یکے از حاتم اصم رحمہما اللہ پرسید از کجا میخوری او این آیت خواند خداے تعالی را خزائن آسمان و زمین ولیکن منافقان نمی دانند یعنی ما رزق از عالم غیب میخورم تا کسے چیزے بیارد آن بخورد یا طعامے از غیب برو بیاید آن خورد اول بسیار است و دوم نادر است تا کرا باشد وچنان مخفی می آید گوئی از غیب است قوله واعلم ان التوکل محله القلب والحرکة بالظاهر لا ینافی توکل القلب بعد ما یحقق العبد ان التقدیر من قبل الله عز وجل فان تعسر شیء فبتقدیره وان اتفق فبتیسیره اصل توکل بدل است عقیدہ و یقینے بران مصدرے کہ گفتیم در دل مستحکم شود حرکت ظاہر بر تبع آں رود و اگر زود و تاوح آن توکل دل نبود اگر تیسیرے باشد تیسیر او و اگر تعسرے باشد تبعسیر او علی ہذا حرکت ظاہر را اعتبارے نباشد اینجا یک سخنے ہست برین بیان توکل از مقامات شمردند از علم توحید و تجلی و کشف گویند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را حراست بودے البتہ یک روزے پاس می شستند این آیت نازل شد واللہ یعصمک من الناس از دست مردمان ترا خدا نگاہ میدارد فترک الحرس پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی شک عقیدہ این داشت کہ حراست ایشان معصوم نہ ام مع ہذا حراست میکرد بعد آنکہ این آیت آمد حراست گذاشت پس معلوم شد توکل اینست کہ باعمل ظاہر باشد قوله اخبرنا علی بن احمد عبدان رحمه الله قال اخبرنا احمد بن عبید البصری رحمه الله قال حدثنا غیلان بن عبد الصمد رحمه الله قال حدثنا اسمعیل بن مسعود الجحدری رحمه الله قال حدثنا خالد بن یحیی رحمه الله قال حدثنی عمی المغیرة بن ابی قرة رحمه الله عن

انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال جاء رجل علی ناقۃ لہ فقال یارسول اللہ ادعھا اتوکل علی اللہ فقال اعقلھا وتوکل انس رضی اللہ عنہ میگوید در حضرت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بودہ ام اعرابی شتر سوار آمد گفت یارسول اللہ این ناقہ را میگذارم وتوکل میکنم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہر کسے را بر حسب حال او معاملہ میکند او را آن سو ترغیب می فرماید این مرکسے است کہ اگر توکل کند و یا وہ گذارد و شتر برود و نیابد سخن در عقیدہ او شود در رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم عقیلہ میفرمایند و حفظ ظاہر می نمایند تا از ینجا او را عقیدہ شود ترک اسباب ظاہر نکند تا انجا کہ باز گردد ہم بدان اسباب باز گردد و در ان عقیدہ متحقق بودہ باشد آنرا جمع نامند این را جمع الجمع قولہ وقال ابراھیم الخواص رحمہ اللہ من صح توکلہ فی نفسہ صح توکلہ فی غیرہ ہر مردے کہ بر نفس خود توکل کرد بر زن و فرزند و غیر آن کند ہست آن تدبیر صوفیان میکنند اگر چیزے بر ایشان می رسد اہل و ولد و خادم را چند روزہ می دہند و بر نفس خویش توکل میکنند اما صحت توکل اینست بر اہل و ولد ہم توکل کند قولہ قال بشر الحافی رحمہ اللہ یقول احدھم توکلت علی اللہ وھو یکذب علی اللہ تعالی التوکل علی اللہ لا یرضی بما یفعل اللہ بہ بشر حافی رح میگوید یکے از مردم میگوید توکلت علی اللہ و او دروغ میگوید اگر توکل بر خدا صحیح بودے ہر چہ خدا بر وکند او بران راضی بودے شرط وکالت اینست ہر چہ وکیل کند موکل بدان راضی باشد قولہ وسئل یحیی بن معاذ رحمہ اللہ متی یکون الرجل متوکلا فقال اذا رضی باللہ وکیلا یحیی رحمہ اللہ گفتہ است ہر کہ بوکالت خدا راضی باشد او متوکل بود قولہ سمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن علی بن الحسین رحمہ اللہ یقول

سمعت عبد الله بن محمد بن الصامت رحمه الله يقول
سمعت ابراهيم الخواص رحمه الله يقول بينما انا اسير في البادية
فاذا بهاتف يهتف فالتفت اليه فاذا اعرابي يسير فقال
لي يا ابراهيم التوكل عندنا اقم عندنا حتى يصح توكلك الا تعلم
ان رجاءك لدخول بلد فيه اطعمة يمحاك اقطع رجاءك عن
البلدان وتوكل ابراهیم خواص رحمه الله میگوید من در بادیه می رفتم ناگهان شخصی
آواز داد پس سر کردم دیدم اعرابی هست گفت اے ابراهیم توکل نزدیک ما است
یعنی توکلے که ما می کنیم آن توکل است نزدیک ما باش تا صحت توکل تو شود یعنی چنانچه
ما در بادیه می باشیم هیچ وقتے در شهر در نمی آئیم تو همچنان باش تا صحت توکل تو
شود این قدر نمی دانی که رجاے تو براے در آمدن در شهر که در ان طعامها است
ترا حاصل می شود یعنی امید تو که وقتے در شهر در آئی وطعامے خوری این ترا
حاصل می شود براے سفر در بادیه نزدیک ما باش وقطع رجا در آمدن در شهر بکن توکل
تو صحیح باشد این سخن مخالف بالا است بالا گفته بود هر که متحقق باشد اسباب ظاهر
او قادح تحقق او نباشد واین سخن موافق آنست که گفته ایم قوله وسمعت
يقول سمعت محمد بن احمد الفارسي رحمه الله يقول سمعت
ابن عطاء رحمه الله وسئل عن حقيقة التوكل فقال ان
لا يظهر فيك ان تاخ الى الاسباب مع شدة فاقتك اليها و
لا تزول عن حقيقة السكون الى الحق مع وقوفك عليها
ابن عطاء رح گفت بعد آنکه او را از حقیقت توکل پرسیدند گفت در تو بسوے
اسباب انزعاجے نشود التفاتے و لحظے نه کنی باوجود آنکه ترا سخت حاجت بود
باشد بسوے آن اسباب چو ترا حاجتے سخت بسوے آن اسباب بود که البته

باید کرد با این ہم ترا انزعاجے نشود لا یزول عن حقیقۃ السکون و سکونے کہ
باحق است آن زائل نشود یا وقتے کہ ترا است بران قولہ سمعت ابا حاتم
السجستانی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا نصر السراج رحمہ اللہ
یقول شرط التوکل ما قالہ ابو تراب النخشبی رحمہ اللہ و ھو
طرح البدن فی العبودیۃ و تعلق القلب بالربوبیۃ و الطمانینۃ
الی الکفایۃ فان اعطی شکر و ان منع صبر سراج رح میگوید شرط توکل آنست
کہ ابو تراب نخشبی رح گفتہ است اعضاے ظاہر را بندگی گذارد و دل بخدائی
خدا سپارد و آنچہ رسد بدان آرام باشد و کفایت بقدرے کہ قوام بنیہ بدان شود
اگر دہند شکرے کند اگر ندہند صبر کند یعنی در بود و نابود بصفت توکل باشد اصبر و شکر این نخشان زیادتی
است اگر صبرے و شکرے دارد و متوکل نیست قولہ و کما قال ذو النون رحمہ اللہ
التوکل ترک تدبیر النفس و الانخلاع من الحول و القوۃ ذو النون
رحمہ اللہ گفتہ است توکل آنست کہ تدبیر بقاے نفس و از حول و قوت
خویش کہ از من کارے سزد ازین منخلع و بدور باشد قولہ و انما یقوی
العبد علی التوکل اذا علم ان الحق سبحانہ یعلم و یری ما ھو فیہ
بندہ در توکل قوی گردد اگر این مشاہدہ نقد وقت او باشد آنچہ از و است
خدا می داند و می بیند و کذلک در جمیع چیزہا قولہ سمعت محمد بن
الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا الفرج الوراق رحمہ اللہ
یقول سمعت احمد بن محمد القرمیسینی رحمہ اللہ
یقول سمعت الکتانی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا جعفر
بن الفرج رحمہ اللہ یقول رایت رجلا یعرق بالحمل علی عاتقہ
من الشطار یضرب بالسیاط فقلت لہ ای وقت یکون لہ

الضرب علیکم اسهل فقال اذا کان من ضربنا لاجله
یرا نامردے شطارے بود بار ہا اورا تازیانہ می زدند ابوجعفر رحمہ اللہ از وپرسید
کے باشد کہ آن الم ضرب برتو آسان باشد وچندان احساس الم نشود گفت
وقتے کہ برائے کسے راکہ می زنند او بیند کہ برائے من می زنند فعلی ہذا اگر کسے
مستغرق برویت حدا باشد و بروشقت توکل افتد اورا منزعج نیابد واو
مضطر نشود قوله وسمعته یقول سمعت عبد الله بن محمد
رحمه الله یقول قال الحسین بن منصور رحمه الله لابراهیم
الخواص رحمه الله ماذا صنعت فی هذه الاسفار وقطع
هذه المفاوز قال بقیت فی التوکل اصلح نفسی علیه فقال
الحسین رحمه الله افنیت عمرك فی عمران باطنك فاین
الفناء فی التوحید چنین حکایت گویند حسین رح را ابراہیم خواص رحمہ اللہ
در حرم کعبہ ملاقات شد حسین رح گفت ابراہیم را علیہ الرحمہ چہ کردی درین سفرہا
کہ میکردی وقطع مفاوز میکنی یعنی حاصل تو ازین چہ شد وچہ نقد در گرہ جان تو
بستہ ابراہیم رح جواب داد صحت نفس خویش میکردم حسین رح گفت فانی
کردی عمر خویش را در آبادان کردن باطن خود واین کہ در توحید فانی شوی این کجا یعنی
نیکوکارے ہست کہ تو میکنی اما مقصود اینست کہ تو در روے فانی شوی کہ اینجا
گم گشتن فضلے وصلے نیست قربے وبعدے نقدے ووجدے مقصود نیست گشتن
تست در وجود حق قوله سمعت ابا حاتم السجستانی رحمه الله یقول
سمعت ابا نصر السراج رحمه الله یقول التوکل ما قاله ابو بکر
الدقاق رحمه الله وهو ورد العیش الی یوم واحد واسقط
هم غد توکل کہ معتاد جاری است وعادت مردم است عبارت ازین

است آنچہ عیش روزینہ وقوت وقت است بدان خوش باشی و از غم فردا
دل رافارغ داری شیخ قدس اللہ سرہ سخن درخلط وخبط کردہ میگوید جاے اعلیٰ
مرتبہ گرفتہ کہ آن حکایت بایزید و ابراہیم خواص رحم اللہ علیہما گفت و این
دم ہمچنین میگوید و بالاہم بسیار ہمچنین گفتہ مگر مقصود شیخ اینست مثل مائدہ کشند
دران اطعمہ ہر جنس انداز ند تا در سکرچہ وصحنکے کہ دست اندازد طعمے دگر مزہ
دگر یابد قولہ وھو کما قال سھل بن عبد اللہ رحمہ اللہ التوکل الاستر سال
مع اللہ علی ما یرید وتوکل اینست کہ سہل عبد اللہ گفت نفس را
بگذاری چنانچہ او خواہد و ایں اللہ این سخن مشکل است ہر متوکل را چیزے
حرکتے و سکنے در ظاہر وے است یا نہ لابدی است کہ گوئی ہست پس
استرسال النفس مع اللہ چونہ شد اما اگر گوئی در بعض امور در قومے و در بعض
بشرے و بعض معاش لہ درست آید تا آنکہ شیخ ہمہ بر ین سخن راند و ھو کما قال
سہل رحمہ اللہ قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ
یقول سمعت محمد بن جعفر بن محمد رحمہ اللہ یقول سمعت
ابا بکر البردعی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا یعقوب النہرجوری
رحمہ اللہ یقول التوکل علی اللہ بکمال الحقیقۃ وقع لابراھیم
علیہ السلام فی الوقت الذی قال لجبرئیل علیہ السلام
ما الیک فلا لانہ غابت نفسہ باللہ فلم یر مع اللہ غیر اللہ
بو یعقوب نہرجوری رح گفتہ است توکل بحقیقت آنست کہ مرا براہیم
علیہ السلام را واقع شد در وقتے کہ جبرئیل علیہ السلام گفت ھل لک حاجۃ
حاجتے داری ابراہیم علیہ السلام گفت اما الیک فلا بسوے تو حاجتے
ندارم زیرا چہ نفس ابراہیم علیہ السلام در شاہد غائب شد پس باخدا جز خداوند

ندید ضرورت گفت اما الیک فلا یعنی حقیقت توکل از اینجا مستقیم شود
ہر کرا در سر این بود باشد ظاہر او سہم بکسے متعلق نشود قولہ وسمعتہ
یقول سمعت سعید بن احمد بن محمد رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن احمد
بن سہل رحمہ اللہ یقول سمعت سعید بن عثمان الخیاط رحمہ اللہ یقول سمعت
ذا النون المصری وسألہ رجل فقال ما التوکل فقال خلع الارباب
وقطع الاسباب فقال السائل زدنی فقال القاء النفس فی
العبودیۃ واخراجہا من الربوبیۃ شخصے از ذوالنون رح پرسید
توکل چیست گفت ارباب را خلع کنی یعنی اینک بدانی از کسے چیزے نشود
این دور کن وہیچ سبب تحصیل را مباشر نشوی سائل گفت ازین زیادہ سخن
گو برائے من زدنی ای فی الوضوح والبیان گفت نفس را در عبودیت
داری اورا از ربوبیت اخراج کنی یعنی اورا بدانی کہ ہمہ وقت محتاج است
و دیگر آنکہ از وچیزے کارے نیزد ازین برون آری این ہمان سخن است
خلع ارباب معنی آں جملہ خداوندان را از خداوندی ایشان برون آرو خود در بے
خداوندی شوکہ بسببے مباشر شوم غرضے حاصل شود قولہ وسمعتہ یقول
سمعت عبد اللہ بن محمد المعلم رحمہ اللہ یقول سمعت
عبد اللہ بن منازل رحمہ اللہ یقول سمعت حمدون القصار
رحمہ اللہ وسئل عن التوکل فقال ان کان لک عشرۃ
آلاف درہم وعلیک دانق دین لم تأمن ان تموت
ویبقی ذلک فی عنقک ولو کان علیک عشرۃ آلاف
درہم دین من غیر ان تترکہا وفاء لا تیأس من روح اللہ
ان یقضیہ عنک حمدون قصار را رحمہ اللہ از توکل پرسیدند گفت

اگر ترا دہ ہزار درم باشد در ملک و بر تو یک دانگ دین باشد ایمن نباشی کہ تو بمیری دین در گردن تو ماند یعنی اعتماد بر بود آن دہ ہزار نیست بحمل آن ہر دہ ہزار بروند و تو بمیری و آن دانگ دین دادہ نشود و در گردن تو بماند یعنی مرد متوکل را بر ظاہر اعتمادے نیست تا از غیب چہ پیش آید و اگر بر تو دہ ہزار درم دین باشد با آنکہ چیزے نداری کہ او را دادہ شود از خدا نومید مباشی کہ از جہت تو خدا او اکند این توکل نیست ایا مرد متوکل را این صفت باشد قولہ وسئل ابو عبد اللہ القرشی رحمہ اللہ عن التوکل فقال التعلق باللہ فی کل حال فقال السائل زدنی فقال ترک سبب یوصل الی سبب حتی یکون الحق ہو المتولی لذلک ابو عبد اللہ قرشی را از توکل پرسیدند گفت تعلق بخدا در ہر حالے کہ ہستی سرّاً و جہراً نعماء یا سأنہ ایچنین تعلقے کہ عوام دارند با ہم اندوہ و غم کہ از خدائے آید کہ در ضراچنان باشد بدانند کہ سرّ است پرسندہ گفت وضوحے و بیانے زیادہ کن گفت ہر سببے کہ ترا رساند ترک آن سبب کن تا حق ہمہ را متولی ہمو باشد بحقیقۃ ترک سبب کہ سبب رساند چہ باشد مثالش این بود مرد در دکان شیند خرید و فروختنی کہ دران دکان کند سبب قوت روا باشد ترا در رہ زفتن و دکان کشادن شستن این ہمہ اسباب دکانداری است ترک این اسباب کن کہ بدین اسباب رسی کہ ازان قوتے حاصل کنی مرد جولاہہ بتی کردن و کوکافتن این ہمہ اسباب آن ترک این اسباب کند ہمبرین قیاس اسباب دگر قولہ وقال سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ التوکل حال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والکسب سنتہ فمن بقی عن حالہ فلا یترکن سنتہ توکل حال نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بود و کسب سنت او بود یعنے گہے بودے بند نعلے کہ شکستے خود شستے آنرا وصل کردے گوسفند را خود دوشیدے و در طحن و عجز

خادم را یاری داد ے تا آنکہ گفتہ اند یقیم القمامۃ ہر کہ از حال او فرو افتد یعنی نتواند بصفت توکل ماند سنت او ترک نیاز دیعنی کسبے کند و قوت را سبب سازد

قولہ وقال ابو سعید الخراز رحمہ اللہ التوکل اضطراب بلا سکون و سکون بلا اضطراب توکل میان این دو چیز است اضطراب بغیر سکونے و سکونے بغیر اضطرابے یعنی او در تقلبات و تصرفات الٰہی افتادہ است چنانچہ او را میگردانند میگردد این اضطرابے است کہ آنرا سکون نیست او میگوید قولہ وارندہ چنانکہ دارد می باشم و سکون بلا اضطراب یعنی برین حالت کہ گفتیم کہ او را تقلبات الٰہی برین اضطراب او را سکونے قرارے است کہ وہم اضطراب نیست و دیگر ہمارہ در اضطراب انظار تجلیات است تا چہ آید و تا کدام صورت و ہیئت آید این اضطراب است کہ البتہ نیاید این اضطراب سکون باشد و سکون بلا اضطراب و قرارے باشد در تنوعات تجلیات و در مختلفات حالات کان ما کان بدین صفت کہ البتہ او را اضطرابے نباشد این حالت را مثال بحرے عمیقے لاساحل لہ تصور کن و توکل چیزے از سکان آن بحر مرد متعلم درین عبارت این سخن گوید اضطراب بلا سکون یعنی متوکل ہمیشہ مضطرب باشد کہ از جاے برسد البتہ این اضطراب را سکون نیست و چوں برسد آرام و قرار گیرد غم آن نخورد کہ فردا بیاید یا نیاید این سکون بلا اضطراب است این بیت بر روے آن متعلم و دانشمند خواندن مناسب باشد نظم

ہیچکس نیست آگہ از سعدی بارک اللہ ایہا العلماء

قولہ وقیل التوکل ان یستوی عندک الاکثار والتقلل توکل اینست کہ مال بسیار و اسباب بسیار و اندکے این نزدیک تو برابر باشد و این نیز از آثار توکل است قولہ وقال ابن مسروق رحمہ اللہ التوکل استسلام

لجریان القضاء والاحکام ابن مسروق رح گفتہ است توکل گردن نہادن است قضا و احکام را چنانچہ خدا جریان کردہ است و حکمے راندہ است بصبرے و نفسے ترا دران انقیاد باشد اکنون الاستسلام طوعا و کرھا طوعا خواص است کرھا عوام را چہ کنند کہ گردن نہند قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت عبد اللہ الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا عثمان الحیری رحمہ اللہ یقول التوکل الاکتفاء باللہ مع الاعتماد علیہ توکل ہمین اکتفا بخدا کردن است اکتفا باللہ برین معنی ہرچہ او خواستہ است آن خواہد کردن سعی من زیادتی است و دیگر اکتفا باللہ یعنی بحضور خدا و بذوق شہود او چنان مشغول است او را پروائے کسے و تعلق بشے نماندہ است و دیگر اکتفا بذات خدا کردہ است بدو یکے گشتہ است خود را فدا و فانی ساختہ است از و چیزے نماندہ است پروانہ سوختہ است نیست و نابود گشتہ است آتش یکے شدہ است اکتفا باللہ این معنی باشد مع الاعتماد علیہ با این اکتفا اعتماد برین دارد کہ البتہ ضائع نگذارد او سبقت رحمتی علی غضبی گفتہ است قولہ وسمعتہ یقول سمعت محمد بن محمد بن غالب رحمہ اللہ یحکی عن الحسین بن منصور رحمہ اللہ قال المتوکل المحق لا یاکل فی البلد من ھو احق بہ منہ حسین منصور گفتہ است مرد متوکل کہ او محق است بحقیقت توکلی رسیدہ است طعامے پیش او بیارند در آن شہرے کہ او ست او را معلوم باشد کہ دیگرے درین طعام سزاوار تر است خود نخورد بدو دہد این متوکل است بہ خزانہ غیب است تا از غیب چہ کشایند توکل او بر ان طعام منحصر نیست این سخن نیز از معاملات متوکلانست قولہ وسمعتہ یقول سمعت عبد اللہ بن علی رحمہ اللہ یقول سمعت منصور بن احمد الحربی رحمہ اللہ یقول حکی لنا

ابن ابی شیخ رحمہ اللہ قال سمعت عمر بن سنان رحمہ اللہ
یقول اجتاز بنا ابراھیم الخواص رحمہ اللہ فقلنا لہ حدثنا
باعجب ما رایتہ فی اسفارک فقال لقینی الخضر علیہ السلام
فسالنی الصحبۃ فخشیت ان یفسد علی توکلی لسکونی الیہ ففارقتہ

عمر سنان رح میگوید برما ابراہیم خواص رح آمد گفتم حکایت کن با ما از اعجوبہ ترین چیزے
کہ در سفر دیدہ گفت در بادیہ مرا خضر علیہ السلام ملاقات شد او از من صحبت طلبید
یعنی یکجا باشیم من باخود ترسیدم اگر من با وے باشم توکل من فاسد شود
زیرا چہ نفس من با وے انس گیرد و یک غذا انست با جنس خویش بودن پس از و
جدا شدم و با وے نماندم اینجا چند سخنے ہست ایشان از عجائب بادیہ پرسیدند
چہ بود کہ ابراہیم رحمہ اللہ از حال خویش سخنے گوید و حال خود را از عجائب حکایت
گوید نہ آنکہ از قبیل عجب باشد گوئیم ابراہیم رحمہ اللہ مرشد است مردم از عجائب
بادیہ پرسیدند او بر اسلوب حکیم با ایشان گفت این چہ پرسیدن است و ازین
شما را چہ نفع باشد و سخنے کہ لایق پرسیدن شما باشد و نفع شما باشد این سخن است
و آنکہ حکایت از خود گفت رسم اہل ارشاد است ہر مشقتے و محنتے و سختیئے کہ بر مسترشد
نہند در نظر او سہل و آسان کنند نمایند و امکان واقع آیندہ نمایند تا آنکہ از تجربۂ خود
گویند کہ ما چنین کردہ ایم شما ہم بکنید قولہ وسئل سہل رحمہ اللہ عن
التوکل فقال قلب عاش مع اللہ بلا علاقۃ سہل رحمہ اللہ گفت
متوکل دلے است کہ از دنیا زیستہ است بغیر علاقتے یعنی بغیر حجابے و بغیر کدورتے
و بغیر مانعے۔ قولہ وسمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ
یقول التوکل ثلث درجات التوکل ثم التسلیم ثم تفویض فالمتوکل
لیکن الی وعدہ وصاحب التسلیم یکتفی بعلمہ وصاحب التفویض

یرضی بحکمہ ابو علی دقاق رح گفتہ است توکل را سہ درجات است سہیں توکل را باختلاف حالت اونامے نہند توکل وتفویض وتسلیم صفت متوکل انیست اوراکہ متوکل خوانند او برین صفت باشد وعدہ خداوند سبحانہ کردہ است طریقہ ضمانت فرمودہ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا اورا البتہ ان بوفا رسانید است اورابرین سکون باشد وصاحب تسلیم اکتفا بعلم او کردہ است یعنی او میداند کہ مرا چہ حالت است واوقادر است کہ غیر این نکند پس برین نظر او خود را بدو تعالی تسلیم کردہ است وآنکہ خداوند تفویض است بدین معنی است کہ او راضی بحکم خدا است واینک رضا است یا بسبب جمال او یا بسبب آنکہ او حکیم است ہرچہ شایستہ است خواہد کرد یا آنکہ مراد ست رہے نیست او ہر چہ ہست کردنی است پس رضا بحکم ضرورت باشد ہر سہ از احوال متوکلان است اما بسبب صفتے خاصے نامے خاصے یافتہ است قولہ وسمعتہ یقول التوکل بدایۃ والتسلیم وسائط والتفویض نہایۃ این بلفظے کہ بیان کرد توکل وتسلیم وتفویض نام کردم قولہ وسئل الدقاق رحمہ اللہ عن التوکل فقال الاکل بلا طمع وقاق را رحمہ اللہ از توکل پرسیدند گفت طعامے بخوری کہ دران ترا طمعے نباشد یعنی دل تو متعلق نباشد از آنجا خواہد آمد خوہم خود ودر ظاہر طمع نہ بندی کہ فلان خواہد آورد خواہم خورد قولہ قال یحیی بن معاذ رضی اللہ عنہ لبس الصوف حانوت والکلام فی الزہد حرفۃ وصحبۃ القوافل تعرض ہذہ کلہا علی القلب یحیی معاذ رضی اللہ عنہ میگوید جامۂ گلیم پوشیدن برزی فقرا این دکانے باشد مردمان بفقر وفاقہ شناسند اوراچیزے بدہند مردے نذر کردہ باشد کہ چہار درم بفقیر بدہم گلیمے پوشیدہ بینید بداند کہ او فقیر است اورا بدہد وسخن در ترک دنیا گفتن حرفتے باشد

گوی صنعتے است کہ بدین تراچیزے حاصل شود سخن درزند سخنے مرغوبے
است وترک دنیا در دینہا ممدوح است ونزدیک جملہ غفلتہا ازاں جنس سخن
گوئی مردماں متعقد شوند این حرفتے باشد برائے جاہ ومال وترا صحبت قافلہا
رفتن تعرف باشد یعنی مرد در صحبت چندے ہست وایشاں درگرہ چیزے
دارند دمی برند میخورند وبرین پیچ لابد ہر کسے بقدرے کہ اورا وسع باشد چیزے
اورا پیش آید این در معنی گوئی سوائے کرد وگدائی کرد یعنی مردم را کہ این صفت
باشد اورا متوکل نامند واین ہمہ چیز ہا در حال متوکل علاقہ است تصحیح توکل نیست
قولہ وجاء رجل الی الشبلی رحمہ اللہ یشکو الیہ کثرۃ العیال
فقال ارجع الی بیتک فمن لیس رزقہ علی اللہ فاطرحہ عنک
من لم یکن رزقہ علی اللہ
مردے بر شبلی رحمہ اللہ آمد از بسیاری عیال گلہ کرد شبلی رحمہ اللہ گفت بازگرد
بخانہ ببین ہر کہ خدائے تعالی رزق اورا ضامن نشدہ است تو اورا از خود مران
قولہ سمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول
سمعت عبد اللہ بن علی رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن
عطاء رحمہ اللہ یقول قرأت علی محمد بن الحسین رحمہ اللہ
قال سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول من طعن فی الحرفۃ
فقد طعن فی السنۃ ومن طعن فی توکل فقد طعن فی الایمان
ہر کہ در کسب طعن کند او در سنت طعن کرد در سنت صحابہ ودر سنت سلف
صالح وچیزے کسب بہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نسبت دارد چنانچہ بالا
گفتہ ام وہر کہ در توکل طعن کرد در ایمان طعن کرد وقولہ تعالی اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ
شرط ایمانست ہر کہ در حرکات وسکنات ودر افعال باری را فاعل نداند در ایمان
او طعن باشد قولہ وسمعتہ یقول سمعت احمد بن علی بن

جعفر رحمہ اللہ یقول قال ابراھیم الخواص رحمہ اللہ کنت فی طریق
مکۃ فرایت شخصا وحشیا فقلت جنی ام انسی فقال جنی فقلت الی این
فقال الی مکۃ فقلت بلا زاد فقال نعم فینا ایضا من یسا
علی التوکل فقلت ایش التوکل فقال الاخذ من اللہ عز وجل

ابراہیم خواص رحمہ اللہ میگوید من در رہ مکہ بودم مردے را دیدم کہ او مرا آنسا
نشد پرسیدم کیستی تو انسی یا جنی گفت جنی ام گفتم تا کجا میخواہی بروی گفت
تا مکہ گفتم بے زاد و راحلہ گفت آرے و گفت میان جنیان ہم کسے باشد
کہ سفر بتوکل میکند گفتم توکل چیست گفت رزق از خدا گیرند و بغیر واسطہ کسے

قولہ وسمعتہ یقول سمعت ابا العباس البغدادی رحمہ اللہ
یقول سمعت الفرغانی رحمہ اللہ یقول کان ابراھیم الخواص
رحمہ اللہ مجردا فی التوکل یدقق فیہ وکان لا یفارقہ ابرۃ
وخیوط وركوة ومقراض فقیل یا ابا اسحاق لم تحمل ھذا و
انت تمنع من کل شئ فقال مثلہ لا ینقض التوکل ان اللہ مثل ہذا
تعالی علینا فرائض والفقیر لا یکون علیہ الا ثوب واحد
فربما یتخرق ثوبہ فاذا لم یکن معہ ابرۃ وخیوط تبدو عورتہ
فیفسد علیہ صلوتہ واذا لم یکن معہ رکوۃ یفسد علیہ طہارتہ واذا رایت الفقیر
بلا رکوۃ ولا خیوط فاتھمہ فی صلوتہ فرغانی رحمہ اللہ میگوید ابراہیم خواص رحمہ اللہ در توکل
مجرد بود ہیچ سببے از اسباب باخود نداشتے و او در مقام توکل نیک مرفق
بود با این ہمہ ہیچ وقتے از ریسمانے و سوزنے و جامہ آبے دو دکاردہ خالی
نبودے اورا پرسیدند گفت فقیر را یک جامہ طرفے پارہ شود کشف عورت
شود بچہ رود و کشف عورت شود صلوت بچہ گذارد و اگر باوے رکوہ نباشد

طہارت نشود یا مبتلا بکشف عورت شود ابراہیم رحمہ اللہ میگوید اگر فقیر را بینی برو
سوزنے و ریسمانے نیست و رکوہ نیست او را اتہام در نماز او کن یا نماز نمیگذارد
یا اگر میگذارد بشرط آں نمیگذارد قولہ سمعت الاستاد ابا علی رحمہ اللہ
یقول التوحد صفة المومنین والتسلیم صفة الاولیاء والتفویض
صفة الموحدین فالتوکل صفة العوام والتسلیم صفة الخواص
والتفویض صفة خواص الخواص وسمعتہ یقول التوکل
صفة الانبیاء والتسلیم صفة ابراهیم علیہ السلام والتفویض
صفة نبینا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استاد ابو علی دقاق رح
میگوید توکل صفت مومنان است و تسلیم صفت اولیا است و تفویض صفت
موحدان ست پس توکل صفت عوام است و تسلیم صفت خواص و تفویض صفت
خواص خواص ازین قسمت این آید کہ توکل صفت انبیا باشد و تسلیم صفت
ابراہیم صلوات اللہ علیہ و تفویض صفت پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قولہ سمعت
محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا العباس البغدادی
رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن عبد اللہ الفرغانی رحمہ اللہ
یقول سمعت ابا جعفر الحداد رحمہ اللہ یقول مکثت بضع
عشر سنة اعتقد التوکل وانا اعمل فی السوق واخذ کل یوم
اجرتی ولا انتفع منها بشربة ماء ولا بدخلة حمام وکنت اجئ
باجرتی الی الفقراء فی الشونیزیة واکون علی حالی ابو جعفر حداد رحمہ اللہ
میگوید من در بازار کار میکردم و اعتقاد بر توکل داشتم یعنی عقیدۂ من توکل
بود و با این ہمہ متعلق بکسب ظاہری بودم و لقمہ و خرقہ از غیب بودے زیرا کہ
ہر روزے اجرت خویش می گرفتم و از ان انتفاع بطعامے و آبے نبودے و غسلے

ہم بر ان نشد نے واجرت خویش می آوردم بر فقرا کہ در مسجد شونیزیہ اند بر ایشان
خرج میکردم و من بر حال خویش می ماندم قولہ سمعتہ یقول سمعت ابا بکر
محمد بن عبد اللہ بن شاذان رحمہ اللہ یقول سمعت
الخواص رحمہ اللہ یقول سمعت ابا بکر بن الحسن اخا سنان سمعت الحسن
رحمہ اللہ یقول حججت اربع عشرۃ حجۃ حافیا علی التوکل فکان
یدخل فی رجل شوکۃ فاذکر انی قد اعتقدت علی نفسی فاحلہا
فی الارض وامشی خواص رحمہ اللہ میگوید از حسن برادر سنان رحمہ اللہ شنیدم
میگفت چہاردہ حج پابرہنہ بتوکل کردم اگر پاے من خارے در آمدے یاد میکردم
باخود کہ تو بتوکل می روی باختیار خود خار از پا چون کشم پس آنرا بر زمین می سودم و در
رہ می رفتم قولہ وسمعتہ یقول سمعت محمد بن عبد اللہ
الواعظ یقول سمعت خیر النساج رحمہ اللہ یقول سمعت ابا
حمزہ رحمہ اللہ یقول انی استحیی من اللہ ان ادخل البادیۃ
وانا شبعان وقد اعتقدت التوکل لئلا یکون سعی علی الشبع
زاد اآ انزوہ ابو حمزہ رحمہ اللہ گفتہ است شرم دارم کہ در بادیہ در ایم و سیر باشم
وعقیدہ من توکل باشد تا سعی من در توکل بر شبع نباشد زیرا کہ شبع نوعے از
زاد است حالے نقد بارے شکم پر دارد یک دو روز بدان شکم پر می تواند ماندن
پس این توکل معلول شد قولہ وسئل حمدون رحمہ اللہ عن
التوکل فقال تلک درجۃ لم ابلغہا بعدُ وکیف یتکلم فی التوکل
من لم یصح لہ حال الایمان حمدون رحمہ اللہ را از توکل پرسیدند گفت
این درجہ است کہ من ہنوز نرسیدم کسے را کہ حال ایمان صحت نباشد او
چگونہ سخن در توکل گوید قولہ وقیل المتوکل کالطفل لا یعرف شیئا

یاوی الیه الا تذی امه وکذلك المتوکل لا یهتدی
الا الی ربه وگفته اند متوکل همچو طفل شیر خواره است او رسیے ندارد وجز مادر خود را وکذلك المتوکل جزره بخدا نبرد قوله وعن بعضهم قال
کنت فی البادیة فتقدمت القافلة فرایت قدامی احد
فتسارعت حتی ادرکته فاذا هی امراة بیدها عکازة تمشی
علی التؤدة فظننت انها اعیت فدخلت یدی فی جیبی
واخرجت عشرین درهما فقلت خذها وامکثی حتی
یلحقك القافلة فتکتری بها ثم ائتنی اللیلة حتی اصلح امرك
فقالت بیدها هکذا فی الهواء فاذا فی کفها دنانیر فقالت انت
اخذت الدراهم من الجیب وانا اخذت الدنانیر
من الغیب بعضے گفته اند من در بادیه بودم قافله را پیش شدم پیش خویش
یکے را دیدم شتاب کردم تا او را دریافتم عورتے بست بدست او چوبے
خردے آہستہ آہستہ میرود دانستم که او ماندہ شدہ است در جیب من درم
بود دست درم کشیدم و او را گفتم بستان وساکن شو تا قافله برسد وچیزے برائے
خود بخر وشب بر من بیا تا ساختگی کار تو کنم رفتن و بودن را تو بفراغ بروی آن
زن دست در هوا کرد و در دست او دینارها هست گفت دست تو در جیب
کردی درا هم کشیدی من دست در غیب کردم دینارها یافتم قوله وروی
ابو سلیمان الدارانی رحمه الله رجلا بمکة لا یتناول شیئا
الا شربة من ماء زمزم فمضی علیه ایام فقال له ابو سلیمان
رحمه الله یوما ارایت لو غارت زمزم ایش کنت تشرب
فقام وقبل راسه وقال جزاك الله خیرا حیث ارشدتنی

فانی کنت اعبد زمزم منذ ایام ومضی دارانی رحمہ اللہ میگوید من
مردے را دزمکہ دیدم وروزہا گذشت ہیچ نخوردے مگر قطرہ آب زمزم دارانی
باوے گفت اگر زمزم خشک شود آب دروے نماند تو از کجا خوری او دعا کرد
دارانی رحمہ اللہ را و سر بوسید و گفت روزہا باشد کہ زمزم را می پرستیدم
تو مرا ارشاد کردی و آفت ہمیں اعتقاد او بر زمزم کہ من ازین نفعے میگیرم ہمیں را
عبادت نامید قولہ وقال ابراھیم الخواص رحمہ اللہ رایت
فی طریق الشام شابا حدثا حسن المراعاۃ فقال لی ھل لک فی
الصحبۃ فقلت انی اجوع فقال ان جعت جعت معک
فبقینا اربعۃ ایام ففتح علینا شیء فقلت ھلم فقال اعتقدت
ان لا اخذ بواسطۃ فقلت یا غلام دقفت فقال یا ابراھیم
لا تبتھرج فان الناقد بصیر مالک والتوکل ثم قال اقل التوکل
ان یرد علیک موارد الفاقات فلا تسمو نفسک الا الی
من الیہ الکفایات خواص رحمہ اللہ گفتہ است در رہ شام میرفتم
جوانے را دیدم در اول شباب نیکو نگاہ داشتنے کہ وباخود بامیشتیہ میکند آن
شاب گفت ابراہیم خواص را کہ ہست ترا در صحبت من رغبتے یعنی یکجا باشیم
گفتم من گرسنہ می باشم شاب گفت اگر تو گرسنہ خواہی بود من ہم گرسنہ
خواہم بود با تو پس چند روزے گرسنہ ماندم چیزے برا پیدا نمی شد پس جوان
را گفتم بیا گفت من دل بریں بستہ ام کہ من رزق بواسطہ نگیرم یعنی اینک
کسے چیزے بیارد برا ے خوردن بر تو مرا بطلیبی برا ے خوردن رزق بواسطہ
است و من با دل خود این کردہ ام کہ رزق بغیر واسطہ کسے خورم گفتم اے
کودک در توکل بسیار ترقیق کردی و باریک کار پیش گرفتی گفت ای ابراہیم

بنہر چہ کمن زیرا چہ آنکہ او سرہ میکند او بینا است یعنے از غیر خدا چیزے گیری و
این را توکل نامی این بنہ ہر چہ باشد وسیلے است کہ مردماں آنرا کھوجر گویند
وگفت ترا با توکل چہ کار است وگفت اقل توکل اینست کہ بر تو مشقت
فاقہا برسد و نفس تو میل نکند مگر بسوے کسے کہ کفایات از وست یعنی
واسطہ درمیان نباشد و متولی کفایات اوست ہم از و کفایت شود مثال
این بادیہ گرد ترا بسیار پیش آمد تمثلے از غیب افتاد و ازاں تنبیہے میکند یا خود
شہبازے است ہم از سکان حضرت روندگان را تنبیہے کند قولہ وقیل التوکل نفی
الشکوک والتفویض الی مالک الملوک توکل اینست شک برود
تا چیزے کہ در ازل رفتہ است آن البتہ شدنی است و دیگر میان مردم
است تا کسے متعلق بسبب نشود مرزوق نشود این شک برود و کار بمالک
الملوک گذارد و عبارت این تقاضا کند کہ انتفاء الشکوک گفتے نفی الشکوک
چہ باشد قولہ وقیل دخل جماعۃ علی الجنید رح فقالوا نطلب الرزق
فقال ان علمتم ای موضع ھو فطلبوہ فقالوا نسال اللہ ذلک
فقال ان علمتم انہ ینساکم فذکروہ وقالوا ندخل البیت
فنتوکل علی اللہ فقال التجربۃ شک قالوا فما الحیلۃ قال ترک
الحیلۃ جماعتے بر جنید رح آمدند گفتند ما رزق خویش می طلبم گفت اگر میدانید
شما در موضعے رزق ہست بروید آنجا بطلبید گفت ما رزق از خدا میخواہیم
گفت اگر میدانید خدا شما را فراموش کردہ است یاد بدہانید گفتند در خانہا
در آئیم بر خدا توکل کنیم بنشینیم گفت این کہ خواہید بنشینید در خانہ کہ خدا خواہد داد
یا نہ این شک باشد در دین گفتند حیلہ چیست تدبیر کار چیست گفت شما این
حیلہا بگذارید و دل بر خدا بندید آنچہ برائے شما از غیب آید آن برائے شما

باشد دیگر ترک حیلہ این باشد کہ اگر رزقے بکسب بخوری بگوئی خدادادیا کسے
نا طلبیدہ بغیر خواست تو بیارد بگوئی خدادادو فتوحے از غیب آید بگوئی خدادادا
یا رزقے از آسمان فرود آید یا از زمین برون آید بگوئی خدادادین ترک
حیلہ باشد قولہ وقال ابو سلیمان الدارانی رحمہ اللہ لاحمد
بن ابی الحواری رحمہ اللہ یا احمد ان طرق الآخرۃ کثیرۃ و شیخک
عارف بکثیر منہا الا ھذا التوکل فانی ما شممت منہ رائحۃ
دارانی رحمہ اللہ مر احمد جواری رحمہ اللہ را میگوید اے احمد رہ بخدا بسیار است
و شیخ تو آزادیفسہ بسیارے ازان را ہہا عارف است مگر توکل کہ بوے
ازان نبوئیدہ است اگر نظر بدقت توکل کنند کہ ہمہ افعال خود را بدو سپارند
بظاہر وقتے دارد کہ بوے ازان کسے را رسیدہ است زیرا چہ انخلاع
کلی ہیچ کسے را میسر نیست قولہ وقیل التوکل الثقۃ بما فی ید اللہ
والیاس عما فی ایدی الناس بدانچہ در حضرت خدا است بدان
ثقہ باشد این توکل است یعنی آنچہ در علم نفسی اوست آن شدنی و بودنی است
و آنچہ در دست مردمان باشد ازان نومیدی کلی باید قولہ وقیل التوکل
فراغ السر عن التفکر للتقاضی فی طلب الرزق توکل ایست کہ
دل فارغ شود از اندیشہ کہ بیش تقاضا طلب رزق نباشد قولہ وسئل
الحرث المحاسبی رحمہ اللہ من المتوکل ھل یلحقہ طمع فقال
لحقہ عن طریق الطباع خطرات لا یضرہ شئ ویقویہ علی اسقاط
الطمع والیاس عما فی ایدی الناس از حارث محاسبی رحمہ اللہ پرسیدند
متوکل را طمعے باشد گفت خطرہ طبیعت بشری شود و آن قادح توکل نباشد
و تقویت دہد بر اسقاط جمع یاس از آنچہ در ایدی مردمان است قولہ

وقیل جاع النوری فی البادیۃ فھتف بہ ھاتف ایما
احب الیک سبعا وکفایۃ فقال الکفایۃ لیس فوقھا
نھایۃ فبقی سبعۃ عشر یوما لم یاکل نوری رحمہ اللہ در بادیہ
گرسنہ شد آواز دہندہ آواز داد وگفت چہ میگوئی نزدیک تو چہ بہتر ترا
چیزے بدہم سبعے کہ بدان قوت تو شود یا کفایت تمامے گفت نوری رحمہ اللہ
گفت کفایت ورائے ہمہ نہایت است بعد آں ہفدہ روز دگر گرسنہ
اند ہفدہ روز چہ باشد این حکایت این تقاضا کردے کہ بعدہ طعام نخورد
ہمیں کفایت بجوع کردے قولہ وقال ابو علی الرودباری رحمہ اللہ
اذا قال الفقیر بعد خمسۃ ایام انی جائع فالزموہ السوق و
مروہ بالعمل والکسب این سخن را بالا ترجمہ کردہ ام قولہ وقیل نظر ابو تراب
النخشبی رحمہ اللہ الی صوفی مد یدہ الی فشر بطیخ لیاکلہ
بعد ثلثۃ ایام فقال لہ لا یصلح لک الصوف الزم السوق
این سخن بالا ترجمہ کردہ ام قولہ وقال ابو یعقوب الاقطع البصری
رحمہ اللہ جعت مرۃ بالحرم عشرۃ ایام فوجدت ضعفا
فحدثتنی نفسی فخرجت الی الوادی لعلی اجد شیئا یسکن
ضعفی فرایت شلجمۃ مطروحۃ فاخذتھا فوجدت فی
قلبی منھا وحشۃ وکان قائلا یقول لی جعت عشرۃ ایام فاطلب
یکون حظک شلجمۃ متغیرۃ فرمیت بھا ودخلت المسجد
فقعدت فاذا انا برجل اعجمی جلس بین یدی ووضع
قمطرۃ وقال ھذہ لک فقلت کیف خصصتنی بھا فقال اعلم
انا کنا فی البحر منذ عشرۃ ایام واشرفت السفینۃ علی الغرق

فنذر کل واحد منا ان خلصنا اللہ تعالی ان یتصدق بشئ ونذرت
انا ان خلصنی اللہ ان اتصدق بھذہ علی اول من یقع علیہ
بصری من المجاورین وانت اول من لقیتہ فقلت افتحھا فقلھا
فاذا فیھا کعک سمید مصری ولوزمقشر وسکر کعاب فقبضت
قبضۃ من ذا وقبضۃ من ذا وقبضہ من ذا وقلت رد الباقی صبیانک
ھو ھدیۃ منی لکم وقد قبلتھا ثم قلت فی نفسی رزقک
لیس الیک من عشرۃ ایام وانت تطلبہ من الوادی ابو یعقوب
اقطع رحمہ اللہ گفت یکبارے در حرم دہ روز گرسنہ ماندم در خود ضعف حشا
احساس کردم حدیث نفس این شد در بادیہ بروم چیزے افتادہ یابم بخورم
قدرے ضعف من رفع شود دیدم شلغمے گندہ افتادہ است آن را گرفتم چو آں متغیر
بود وحشتے در دل من آمد کہ نتوانم خورد گوئی گویندہ می گوید دہ روز گرسنہ ماندی
پس آخر حظ تو شلغمے متغیر باشد آنرا برون انداختم باز آمدم در حرم شستم ناگہاں می بینم
آدمی نہ از عرب پیش من آمد شست وطبقے پیش من نہاد وگفت این برائے
تست گفتم برین قطرہ میان چندین مردان مرا بچہ تخصیص کردی گفت بدانکہ ما در
دریا بودیم دہ روز قریب شد کہ کشتی غرق شود ہر یکے نذرے کرد اگر خدائے تعالی
ما را خلاص دہد ہر یکے در راہ خدا صدقہ دہد من نذر کردم اگر خلاص یابم صدقہ بدہم
این از مجاوران کعبہ اول کسے کہ ملاقات شود واول کسے کہ ملاقات شد تو بی گفتم
او را بگشائی این را او گشاد آنرا دیدم در وکعک ست وبادام پوست دور کردہ و
شکرے خوب ہست چیزے از سہ چیز گرفتم باقی را رد کردم بگو کان خود از من ہدیہ
دہ زیرا چہ من این را قبول کردم وباخود گفتم رزق تو بسوے تو می آید بعد دہ روز و
تو در بادیہا میگردی امثال این حکایتہا بسیار است شیخ رحمہ زیادتی است کہ می نویسد

قولہ وسمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول
سمعت ابا بکر الرازی رحمہ اللہ یقول کنت عند ممشاد الدینوری
رحمہ اللہ فجری حدیث الدین فقال کان علیّ دین فاشتغل
قلبی فرایت فی النوم کانّ قایلا یقول یا بخیل اخذت علینا
ھذا المقدار خذ علیک الاخذ وعلینا العطاء فما حاسبت
بعد ذلک بقلا ولا قصابا ولا غیرھما ممشاد دینوری رحمہ اللہ گفتہ
بود حکایت در دینے می رفت ممشاد رحمہ اللہ گفت بر من دینے بود دل من متعلق
شد در خواب دیدم گوئی گوینده میگوید باین مقدار درم تو بر ما قرض کردی یعنی بر اعتماد
ما قرض کردی کہ دین ما را قضا کنیم بستان تو گرفتن از تو و دادن از ما بعد ازان با ہیچ بقالے
و قصابے و غیر آن حساب نکردم و دیگر محتاج آن نشدم کہ قرض از ایشان استدم و حساب
کردم خدا مرا داد و من خرج کردم و دیگر اگر استدم ہمان قدر رسید کہ او را دادم
قولہ ویحکی عن بنان الحمال رحمہ اللہ قال کنت فی طریق مکة
اجیئ من مصر ومعی زاد فجاءتنی امراة وقالت لی یا بنان انت
حمال تحمل علی ظھرک الزاد وتتوھم انہ لا یرزقک قال فرمیت
بزادی ثم بقیت علی ثلثة ایام لم آکل فوجدت خلخالا فی الطریق فقلت
فی نفسی احمله حتی یجیئ صاحبه فربما یعطینی شیئا فاردہ علیه
فاذا انا بتلک المراة قالت لی انت تاجر تقول یجیئ صاحبه
فاخذ منه شیئا ثم رمت الی شیئا من الدراھم وقالت
لی انفقه فاکتفیت بھا الی قریب من مصر بنان حمال رحمہ اللہ میگوید
در رہ مکہ می رفتم و توشہ را بر داشتم عورتے مرا ملاقات شد او گفت تو حمالی توشہ
را بر پشت کردہ می بری و گمان می بری کہ اگر این زاد نباشد خدا ترا رزق ندہد آن توشہ

را بروں انداختم سہ روز گذشت کہ ہیچ نخوردم دیدم در رہ خلخال افتادہ است
گفتم این را بردارم و بصاحب او برسانم او مرا چیزے خواہد داد ناگہان بدان عورت
رسیدم عورت گفت تو مردے تا اجری برداشتی تا صاحب را بدہی تا او ترا چیزے
بدہد چند درمے طرف من برون انداخت و گفت بستان این را انفاق کن تا قریب
مصر مرآن بسندہ بود این عورت ہمان عورت است کہ گفتہ بود اے حمال زاد را برداشت
کردہ می گردی اینجا سخنے می آید با حمال گویند زاد را برون انداختی یا از معین بغیب بروی
وآن غیبے کہ او را آمد آنرا داشت تا قریب بمصر رسید باز ہمان پیش آمد وقعت
فیما ابیت مگر چنین باشد ہر بار آن درم آخر میکرد درمے در گرہ می یافت قولہ وحکی
ان بنان الحمال رحمہ اللہ انہ احتاج الی جاریۃ تخدمہ فانبسط
لی اخوانہ فجمعوا لہ ثمنہا وقالوا ھو ذا تجیئ النفر فنشتری ما یوافق
فلما ورد النفر اجتمع رایہم علی واحدۃ وقالوا انہا تصلح لہ فقالوا ایضا
بکم ھذہ فقال انہا لیست للبیع فالحوا علیہ فقال انہا لبنان
الحمال اھدت الیہ امراۃ من سمرقند فحملت الی بنان رحمہ اللہ
وذکرت لہ القصۃ وحکایت گویند حمال بنان را رحمہ اللہ احتاج بکنیزکے
شد با اصحاب خویش انبساط کرد یعنی مرا اینچنین حاجتے ہست اصحاب جمع کردند
بہاے کنیزک را دادند و گفتند قافلہ بیاید برائے تو بخریم آنچہ موافق تو باشد بعد آنکہ
قافلہ آمد برائے ایشان جمع شد برین یکے برائے او بخریم صاحب آن کنیزک را پرسیدند
بچند است این کنیزک گفت این کنیزک برائے بیع را نیست الحاح بردے
کردند البتہ بفروش او گفت این کنیزک را از سمرقند برائے بنان حمال را رحمہ اللہ
عورتے فرستادہ است پس بر بنان رح بردند این قصہ گفتند این حکایت
بر توکل نسبت ندارد اما ہمین قدر ہست کہ از غیب چیزے آمد چنانچہ بر متوکل بیاید

وآنکہ در خاطر او گذشت جاریہ باید کہ خدمت کند آن خطرہ آن بود و او را منتظر و رہ می بود
کہ می آید دل او دانست و با بنان رح بران مطلع نشد انبساط با اصحاب کرد و حاصل این شد
برائے رزق را اہتمام مکن زیرا چہ آنچہ رسیدنی است برسد قولہ سمعت محمد
بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن الحسن المخرومی
رحمہ اللہ یقول حدثنا احمد بن محمد بن صالح رحمہ اللہ
قال حدثنا محمد بن عبدون رحمہ اللہ قال حدثنا الحسن
الخیاط رحمہ اللہ قال کنت عند بشر الحافی رحمہ اللہ فجاء
نفر فسلموا علیہ فقال من انتم قالوا نحن من الشام جئنا نسلم
علیک و نزید الحج فقال شکر اللہ لکم فقالوا نتزوج معنا فقال بثلث
شرایط لا تحمل معنا شیئا و لا تسال احدا شیئا و ان اعطانا احد
لا تقبل قالوا اما ان لا تحمل فنعم و لا تسال فنعم و اما ان
لا نقبل ان اعطینا فھذا لا نستطیع فقال خرجتم متوکلین
علی زاد الحج ثم قال یا حسن الخیاط الفقراء ثلثۃ فقیر لا یسال
و ان اعطی لا یاخذ فذلک من جملۃ الروحانین و فقیر لا یسال
و ان اعطی قبل فذلک یوضع لہ موائد فی حظائر القدس و
فقیر یسال و ان اعطی قبل قدر الکفایۃ فکفارتہ صدقہ جمعے بشر رح آمدند بر او
سلام گفتند ما از شام بیم آمدیم ترا سلام گوئیم و مقصود حج است بشر رحمہ اللہ دعا کرد
خدائے تعالی سعی شما قبول کند و ثواب و جزا بدہد گفتند با بیرون می آئی تا در حج
برویم گفت برون آئیم نسبت بہ سہ شرط کہ ہیچ چیزے با ابر نباشد و از ہیچ
یکے چیزے نخواہیم و اگر یکے بیاید ما را چیزے بدہد ما آنرا قبول نکنیم گفتند آن دو
چیز کہ زادے برابر نستانیم و از کسے چیزے نخواہیم آدے ہمچنین کنیم اما این کسے

مارا چیزے بدہد ما آنرا قبول نکنیم این نتوانیم کرد و در وسع ما نیست گفت شما برون آمدید متوکل بر توشۂ حاجیان بعدہ بشر رحمہ اللہ گفت ای حسن خیاط فقر ابر سہ نوع اند یکے اینست از کسے نخواہد و اگر بدہند نستاند و از جملہ روحانیان است یعنی غذاے او از خدا است غذاے او ہمان عبادت اوست و ذکر اوست و فقیرے است کہ او نخواہد اگر بدہند بستاند او کسے است کہ در حظائر قدس او را مائدہ نہادہ اند یعنی مائدہ در حظیرۂ قدس برائے او نہادہ اند مائدہ پاکے بغیر تعبے آں از غیب برائے او میدہند و فقیرے باشد بخواہد و قدر کفایت بگیرد و کفارت آن اخذ او چو براستی خواستہ است و بصدق گرفتہ است کفارت خواست او و اخذ او صدق او باشد قولہ وقیل لحبیب العجمی لم ترکت التجارۃ فقال وجدت الکفیل ثقۃ حبیب عجمی رحمہ اللہ را گفتند تجارت چرا ترک آوردی گفت او کفیل برائے رزق شدہ است ثقہ بر شد کہ او البتہ خواہد داد و دیگر یعنی کفیل را موثوق بہر یافتم قولہ وقیل کان فی الزمن الاول رجل فی سفر ومعہ قرص فقال ان اکلت مت فوکل اللہ ملکا وقال ان اکلہ فارزقہ وان لم یاکلہ فلا تقطہ غیر فلم یزل القرص معہ الی ان مات ولم یاکل وبقی عنہ القرص گویند در زمان پیشین شخصے مسافر بود با او قرص بود میگفت اگر نخورم بمیرم یعنی اگر نخورم بر من چیزے نماند این در کمر بستہ ہست بدین تسلی می روم خدا تعالی فرشتہ را برگماشت و گفت اگر او بخورد رزق دگر بدہ و اگر نہ خورد اورا رزق دیگر دہ ہماں با وے بندہ است باقی ہمیشہ قرص با وے بود او نخورد تا آنکہ مرد و قرص باقی بود ازین حکایت این معلوم شد ہر کہ امساک کند ہم بدان امساک نمیرد و ہر کہ خرچ کند خدا ے تعالی اورا دیگر برساند قولہ وقیل

من وقع فی میدان التفویض یزف الیه المراد کما یزف العروس
الی اهلها ہر کہ در میدان تفویض افتاد و در میدان او جولانگری کرد مراد او در
کنار او دہند چنانچہ عروس را در کنار او میدہند قوله والفرق بین التفویض
والتضییع ان التضییع فی حق الله تعالی وذلک مذموم والتفویض
فی حظك وهو محمود چہ مشکل افتاد شیخ را رحمہ اللہ کہ فرق میان تضییع و
تفویض کردن گرفت سخنے ظاہر بیّنے است تضییع مذموم است نا آنہا و
بجملہ دینہا و برعکس آن تفویض شیخ را برائے فرق چہ وہم زد یعنی شخصے بروے
چیزے نقدے ہست آنرا تفویض بخدا کرد مرد و ستار بندرش در از براو ہم
رود کہ این تفویض نیست تضییع ہست شیخ برائے این فہم اورا این فرق گفت
قوله وقال عبد الله بن المبارك رحمه الله من اخذ فلسا
من الحرام فلیس بمتوکل ہر کہ یک دانگے حرام از کسے بگیرد او متوکل نیست
یعنی مع العلم قوله سمعت محمد بن عبد الله الصوفی یقول سمعت
نصر بن ابی نصر العطار رحمه الله یقول سمعت علی بن محمد
المصری رحمه الله یقول سمعت ابا سعید الخراز رحمه الله
یقول دخلت البادیة مرة بغیر زاد فاصابتنی فاقة فرایت
المرحلة من بعید فسررت بان وصلت ثم تفکرت فی ان
ت نفسی انی سکنت وتکلت علی غیره فالیت علی ان لا ادخل
المرحلة الا ان احمل الیها فحفرت لنفسی فی الرمل حفیرة ووریت
جسدی فیها الی صدری فسمعوا صوتا فی نصف اللیل عالیا
یا اهل المرحلة ان الله ولیا حبس نفسه فی هذا الرمل فالحقوه
فجاء جماعة واخرجونی وحملونی الی القریة ابو سعید خراز رحمہ اللہ میگوید

وقتے در بادیہ شدم بغیر توشہ مرا فاقہ رسید دیدم از دور قافلہ می روند پس خوش شدم بدینکہ بدیشان رسیدم بعدہ با خود اندیشہ کردم کہ ساکت شدم و قرار گرفتم و تکیہ کردم بغیر خدا سوگند خوردم کہ مرحلہ نیابم مگر آنکہ ترا برگیرند بستم آنجا برند برائے خود را در ریگ کوکے کافتم و تمام تن تا سینہ خود را پوشیدم علق مرحلہ در نیم شب آوازے شنیدند کسے برایشان آوازے میکند اے مرحلہ بتحقیق مر خدارا دوستے است تن خود را درین ریگستان انداختہ است و حبس کردہ است برو برسید و او را دریابید پس جماعتے ازان آمدند و مرا کشیدند و تا دیر میرسانیدند حکایت ابو سعید رحمہ اللہ ریگستانے را کافت و خود را و ان کوک کرد و انپاشت بریں امید کہ آخر وقت من شود نفسے مضطر گردد مخلصے و مہربانی نماند ان مرا بدم لابدی دل باید برجا است تدو بدان غرض بحصول پیوندد اتفاقا قافلہ از انجا یا بید سعید خراز رحمہ اللہ خود را اینجا دفن کردہ است او را در بران نشان کہ آنجا گفتہ بود آمدند شیخ را کشیدند موجبش پرسیدند ہانکہ بالا بیان کرد قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن الحسن مخزومی رحمہ اللہ یقول سمعت ابن المالکی رحمہ اللہ یقول قال ابو حمزۃ الخراسانی رحمہ اللہ حججت سنہ من السنین فبینما انا امشی فی الطریق اذ وقعت فی بیر فنازعتنی نفسی ان استغیث فقلت لا واللہ لا استغیث فما استتممت ھذا الخاطر حتی مر برأس البیر رجلان فقال احدھما للآخر تعال حتی نسد رأس ھذہ البیر لئلا یقع فیھا احد فاتوا بقصب و بریۃ وطموا رأس البیر فھممت ان اصیح ثم قلت فی نفسی الی من ھو اقرب منھما و سکت فبینما انا بعد ساعۃ اذا انا بشیء جاء

وکشف من راس البیر وادلی رجله وکانه یقول لی تعلق بی
فی فهمته له کنت اعرف ذلك منه فتعلقت به فاخرجنی
فاذا هو سبع فمر وهتف بی هاتف یا اباحمزه الیس هذا
احسن نجیناك من التلف بالتلف فمشیت وانا اقول۔

نهانی حیائی منك ان اکتم الهوی ... واغنیتنی بالفهم منك عن الکشف
تلطفت فی امری فابدیت شاهدی ... الی غائی واللطف یدرك باللطف
تراءیت لی بالغیب حتی کانما ... تبشرنی بالغیب انك فی الکف
اراك وفی من هیبتی لك وحشة ... فتؤنسنی باللطف منك بالعطف
وتحیی محبا وانت فی الحب حتفه ... وذا عجب کون الحیوة مع الحتف

ابو حمزہ رحمہ اللہ در رہے میگذشت چاہے میان راہ بود و دہن او بچیزے پوشیدہ بود نمی نمود دران چاہ افتادم نفس من با من منازعہ کردم کہ فریاد کنم گفتم واللہ فریاد نکنم بغیر اختیار افتادہ ام بغیر اختیار برون آیم پس آن خاطر را تمام نکردم گذاشتم افتادہ ماندم تا آنکہ بر سر آن چاہ دو مردے گذشتند گفتند چاہ میان راہ است گاہ بگاہ مسلمانے بیفتد یکے مردیگرے را گفت بیایید نیفتد چوبے آورند و بوریاے دینی کردم کہ فریاد کنم با نفس خود منازعہ کردم گفتم این فریاد بکسے کنم کہ از یشان او نزدیک تر است و قرار گرفتم ماندم ہر چہ میشود گوشو گوہم درمیان این ہستم بعد ساعتے کسے آمد دہن چاہ را کشاد و دُم را یا پارا و ظاہر ہمین کہ دُم را طرف من آویخت چنانستے کہ میگوید من متعلق شو من بدو متعلق شدم او مرا بیرون آورد می بینم سبعے بود و گذشت ہاتفے آواز داد کہ اے اباحمزہ این نیکو نیست کہ ترا آنجا گاہ دادیم از تلفے بتلفے و چاہ ہم تلفے و سبع ہم تلفے پس من روان شدم و این بیت می گفتم نهانی حیائی منك

حیاے من از تو مرا منع شد کہ ہوا را پوشم او بے نیاز مرا بفہمے کہ مراد او ی از کشف کردن آن ہوا در کار من تو تلطفے کردی پس شاہدرا بغایب ابدا کردم حالتے کہ در شاہد بود بغایبے سپردم و ادراک لطف ہم بلطف شود آن لطیفے بود و این ہم لطیف لطیف را ہم بلطیف توان یافت و حاجتہاے است نمودار کردی مرا بغیب تا آنکہ اینچنین است کہ تو بغیب مرا بشارت میدہی کہ آں را کشف خواہی کرد و می بینم ترا و بمن از تو ہیبتے است و لطفے کہ داری بر من بدان مرا انس میدہی و می آیم محبتاً و تو در محبت مرگ اوئی و این عجب است کہ حیات در مرگ باشد

قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت منصور بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول سمعت ابا سعد ابن الناھرتی رحمہ اللہ یقول سمعت حذیفۃ المرعشی رحمہ اللہ وقد خدم ابراھیم بن ادھم رحمہ اللہ وصحبہ فقیل لہ ما اعجب ما رایت منہ فقال بقینا فی طریق مکۃ ایاما لم نجد طعاما ثم دخلنا الکوفۃ فاوینا الی مسجد خراب فنظر الی ابراھیم بن ادھم رحمہ اللہ وقال یا حذیفۃ اری بک الجوع فقلت ما ھو رای الشیخ فقال علی بدادوۃ وقرطاس فجیت بہ فکتب بسم اللہ الرحمن الرحیم انت المقصود الیہ بکل حال والمشار الیہ بکل معنی ؎

انا حامد انا شاکر انا ذاکر انا جائع انا تائہ انا عاری
ھی ستۃ وانا الضمین لنصفھا فکن الضمین لنصفھا یا باری
مدحی لغیرک لھب نار خضتھا فاجر عبیدک من دخول النار

ثم دفع الی الرقعۃ وقال اخرج ولا تعلق قلبک بغیر اللہ وادفع الرقعۃ

الی اول من یلقانی قال فخرجت فاول من لقینی کان رجلا علی
بغلة فدفعتها الیه فاخذ و بکی و قال ما فعل صاحب هذه الرقعة
فقلت فی مسجد الفلانی فدفع الی صرة فیها ستمایة دینار ثم
لقیت رجلا آخر فقلت من صاحب هذه البغلة فقال نصرانی
فجیت الی ابراهیم بن ادهم رحمه الله واخبرته بالقصة
فقال لا تمسها فانه یجیئ الساعة فلما کان بعد ساعة واذا
النصرانی واقف علی راس ابراهیم بن ادهم واسلم حذیفة

مرعشی رحمہ اللہ ابراہیم ادہم رحمہ اللہ را خدمت کردہ بود و در صحبت بود حذیفہ
رحمہ اللہ را پرسیدہ شد چہ عجب دیدی حذیفہ رحمہ اللہ گفت در رہ کہ چند روز
بے طعام ماندیم بعد آن در کوفہ آدیم مسجدے خرابے بود و در آدیم ابراہیم
رحمہ اللہ سوے من دید گفت اے حذیفہ من در تو سنگے می بینم حذیفہ رحمہ اللہ
گفت چنانچہ شیخ میگوید ہمچنانست گفت دوات و قلم بیار دوات و
قلم آوردم او این بنشست بسم اللہ الرحمن الرحیم انت المقصود الی
آخرہ تو مقصودی بہمہ حال و بہر رنجے شادی بسوی تست انا حامدا انا شاکرا انا ذاکر
انا جائع انا عاری انا تابع ہی سنتہ آن چیز است نیمے من بر خود گرفتم نیمے تو بر خود
بگیر یا باری مدح من برائے غیر تو زبانہ آتشے است کہ در رود در آدم پس خلاص دہ
مرا از دخول نار یعنی از مدح غیر فدیتک جملہ دعائیہ معترضہ است فدا کردہ شدم من برائے
تو بعد آن رقعہ بمن داد و گفت تو دل خود بغیر خدا متعلق مکن اول کسے کہ ملاقات
شود ترا این رقعہ بدو رفع کن بیرون آدم اول کسے کہ ملاقات شد مردے بر ادہ
شتر سوار است او را آن رقعہ دادم رقعہ را گرفت و بگریست و گفت کجا
است صاحب رقعہ گفتم در فلان مسجد ہست یک بدرہ بمن داد شصد دینار

دران بود بعد آن مردے دگر را ملاقات شدم پرسیدم این صاحب بغلہ کیست گفت نصرانی است برابراہیم ادہم رحمہ اللہ آمدم گفت کہ صاحب او این زمان خواہد آمد بعد ساعتے آمد سر خود پیش ابراہیم رحمہ اللہ افتاد و مسلمان شد از جملہ گفتار شیخ این معلوم شد کہ ہر کہ توکل کند البتہ ضائع نرود وان کان بعد حین اما من می گویم شرط من چنین ہم باشد و آنچنان ہم بود وکل منہا من فضل اللہ وقد رقد اگر نرسد و بشرط توکل میرود زہے دولت ایں چنین شہباز کجا است

تمت

فہرست مضامین کتاب شرح رسالہ قشیریہ

شمار	مضمون	صفحہ	شمار	مضمون	صفحہ
دیباچہ کتاب شرح رسالہ قشیریہ		۲	دیباچہ رسالہ قشیریہ وسبب تصنیف کتاب		۸
فصل (۱) در بیان عقاید صوفیہ در اصول مسائل		۲۷	فصل (۲) در بیان عقاید اجمالاً		۵۳
باب (۱) در ذکر مشائخ صوفیہ					۵۴
۱	ابو اسحٰق ابراہیم بن ادہم	۵۸	۲	ابو الفیض ذو النون المصری	۶۲
۳	ابو علی فضیل بن عیاض	۶۵	۴	ابو محفوظ معروف بن فیروز الکرخی	۶۸
۵	ابو الحسن سری السقطی	۷۳	۶	ابو نصر بشر بن الحرث الحافی	۷۸
۷	ابو عبد اللہ الحرث المحاسبی	۸۴	۸	ابو سلیمان داؤد بن نصیر الطائی	۸۸
۹	ابو علی شقیق بن ابراہیم البلخی	۹۳	۱۰	ابو یزید طیفور بن عیسٰی البسطامی	۹۷
۱۱	ابو محمد سہل بن عبد اللہ التستری	۱۰۳	۱۲	ابو سلیمان عبد الرحمٰن الدارانی	۱۰۷
۱۳	ابو عبد الرحمن حاتم الاصم	۱۱۲	۱۴	ابو زکریا یحیٰی بن معاذ رازی	۱۱۵

فہرست مضامین کتاب شرح رسالہ قشیریہ

شمار	مضمون	صفحہ
۱۵	ابوحامد بن احمد بن خضرویہ	۱۱۹
۱۷	ابوحفص عمر بن مسلمہ حداد	۱۲۳
۱۹	ابومحمد عبداللہ بن خنبق	۱۲۹
۲۱	ابوالسری منصور بن عمار	۱۳۳
۲۳	ابوالقاسم جنید بن محمد البغدادی	۱۳۸
۲۵	ابوالحسن احمد بن محمد النوری	۱۴۸
۲۷	ابومحمد رویم	۱۵۴
۲۹	ابوبکر احمد بن نصر الزقاق	۱۵۹
۳۱	سمنون بن حمزہ	۱۶۲
۳۳	ابوالفوارس شاہ بن شجاع الکرمانی	۱۶۵
۳۵	ابوعبداللہ محمد بن علی الترمذی	۱۶۹
۳۷	ابوسعید احمد بن عیسی الخراز	۱۷۱
۳۹	ابوالعباس احمد بن محمد المسروق	۱۷۴
۴۱	ابومحمد احمد بن محمد الحسن البحریری	۱۷۷
۴۳	ابواسحٰق ابراہیم بن احمد الخواص	۱۸۱
۴۵	ابوالحسن بنان بن محمد بن جمال الوراق السطی	۱۸۵
۴۷	ابوالحسن الدینوری	۱۹۲
۴۹	ممشاد الدینوری	۱۹۵
۵۱	ابوحمزہ خراسانی	۱۹۹

شمار	مضمون	صفحہ
۱۶	ابوالحسین احمد بن ابی البجاسی	۱۲۱
۱۸	ابوتراب عسکر بن حصین النخشبی	۱۲۵
۲۰	ابوعلی احمد بن عاصم الانطاکی	۱۳۲
۲۲	ابوصالح حمدون بن احمد القصار	۱۳۶
۲۴	ابوعثمان سعید بن اسمعیل الحیری	۱۴۵
۲۶	ابوعبداللہ احمد بن یحیی الجلاء	۱۵۱
۲۸	ابوعبداللہ محمد بن فضل البلخی	۱۵۷
۳۰	ابوعبداللہ عمرو بن عثمان المکی	۱۶۰
۳۲	ابوعبید البسری	۱۶۴
۳۴	ابویعقوب یوسف بن الحسین	۱۶۸
۳۶	ابوبکر محمد بن عمر الوراق الترمذی	۱۷۰
۳۸	ابوعبداللہ محمد بن اسمعیل المغربی	۱۷۲
۴۰	ابوالحسن علی بن سہل الاصبہانی	۱۷۶
۴۲	ابوالعباس بن احمد بن سہل بن عطاء الادمی	۱۸۰
۴۴	ابومحمد عبداللہ بن محمد الخراز	۱۸۳
۴۶	ابوحمزۃ البغدادی	۱۸۷
۴۸	ابواسحٰق ابراہیم بن داود الرقی	۱۹۴
۵۰	خیر النساج	۱۹۷
۵۲	ابوبکر دلف بن جحدر الشبلی	۲۰۰

فہرست مضامین شرح رسالہ قشیریہ

شمار	مضمون	صفحہ	شمار	مضمون	صفحہ
۵۳	ابو محمد عبداللہ بن محمد مرتعش	۲۰۲	۵۴	ابو علی احمد بن محمد الرودباری	۲۰۳
۵۵	ابو محمد عبداللہ بن المنازل	۲۰۵	۵۶	ابو علی محمد بن عبدالوہاب الثقفی	۲۰۷
۵۷	ابو الخیر الاقطع	۲۰۸	۵۸	ابو بکر محمد بن علی الکتانی	۲۰۹
۵۹	ابو یعقوب اسحٰق بن محمد النہرجوری	۲۱۰	۶۰	ابو الحسن علی بن محمد المزین	۲۱۲
۶۱	ابو علی بن کاتب	۲۱۴	۶۲	مظفر القرمیسینی	۲۱۵
۶۳	ابو بکر عبداللہ بن طاہر الابہری	۲۱۷	۶۴	ابو الحسین بن بنان	۲۱۸
۶۵	ابو اسحٰق ابراہیم بن شیبان القرمیسینی	۲۱۹	۶۶	ابو بکر الحسین بن علی بن یزدانیار	۲۲۰
۶۷	ابو سعید بن الاعرابی	۲۲۲	۶۸	ابو عمرو محمد بن ابراہیم الزجاجی	۲۲۳
۶۹	ابو محمد جعفر بن محمد بن نصیر	۲۲۴	۷۰	ابو العباس السیاری	۲۲۵
۷۱	ابو بکر الدقی	۲۲۷	۷۲	ابو محمد عبداللہ بن محمد الرازی	۲۲۸
۷۳	ابو عمر و اسمٰعیل بن نجید	۲۲۹	۷۴	ابو الحسن علی بن احمد بن سہل الدینجی	۲۳۰
۷۵	ابو عبداللہ محمد بن خفیف الشیرازی	۲۳۲	۷۶	ابو الحسین بندار بن الحسین الشیرازی	۲۳۴
۷۷	ابو بکر الطستانی	۲۳۵	۷۸	ابو العباس احمد بن محمد الدینوری	۲۳۶
۷۹	ابو عثمان سعید بن سلام المغربی	۲۳۹	۸۰	ابو القاسم ابراہیم بن محمد النصرآبادی	۲۴۰
۸۱	ابو الحسن علی بن ابراہیم الحصری	۲۴۳	۸۲	ابو عبداللہ احمد بن عطاء الرودباری	۲۴۴

باب (۲) تفسیر الفاظ یدور بین ہذہ الطائفۃ وبیان ما یشکل منہا ۲۴۹

۱	الوقت	۲۵۰	۲	المقام	۲۵۵
۳	الحال	۲۵۹	۴	القبض والبسط	۲۶۵
۵	الہیبت والانس	۲۷۵	۶	التواجد والوجد والوجود	۲۷۹
۷	الجمع والفرق	۲۹۳	۸	الفنا والبقا	۳۰۰

فہرست مضامین شرح رسالہ قشیریہ

شمار	مضمون	صفحہ	شمار	مضمون	صفحہ
۹	الغیبت والحضور	۳۰۶	۱۰	الصحو والسکر	۳۱۵
۱۱	الذوق والشرب	۳۲۰	۱۲	المحو والاثبات	۳۲۴
۱۳	السر والتجلی	۳۲۸	۱۴	المحاضرہ والمکاشفہ والمشاہدہ	۳۳۱
۱۵	اللوائح والطوالع واللوامع	۳۳۶	۱۶	البوادہ والہجوم	۳۴۱
۱۷	التلوین والتمکین	۳۴۲	۱۸	القرب و البعد	۳۵۰
۱۹	الشریعۃ والطریقۃ والحقیقۃ	۳۶۱	۲۰	النفس	۳۶۴
۲۱	الخواطر	۳۶۶	۲۲	علم الیقین وعین الیقین وحق الیقین	۳۷۱
۲۳	الوارد	۳۷۳	۲۴	الشاہد	۳۷۴
۲۵	النفس	۳۷۸	۲۶	الروح	۳۸۲
۲۷	الستر	۳۸۴			

طرف من تفسیر اطلاقاتہم وبیان عباراتہم فیما تفرد وابہ من الفاظ ۳۸۶

۱	باب التوبۃ	۳۸۷	۲	باب المجاہدہ	۴۱۴
۳	باب الخلوۃ والعزلۃ	۴۳۱	۴	باب التقویٰ	۴۴۴
۵	باب الورع	۴۵۷	۶	باب الزہد	۴۷۲
۷	باب الصمت	۴۸۵	۸	باب الخوف	۵۰۳
۹	باب الرجا	۵۲۶	۱۰	باب الحزن	۵۵۱
۱۱	باب الجوع وترک الشہوات	۵۵۸	۱۲	باب الخشوع والتواضع	۵۷۴
۱۳	باب مخالفۃ النفس وذکر عیوبہا	۵۹۸	۱۴	باب الحسد	۶۰۹
۱۵	باب الغیبت	۶۱۴	۱۶	باب القناعۃ	۶۲۲
	۱۷ باب التوکل	۶۳۲			